

...امام ابی جعفر صادق محمد بن علی رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ انہون نے فرمایا کان قدوم اصحاب الفیل
...فی النصف من المحرم وبین الفیل وبین مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس وخمسون لیلة
اس روایت مین جو جو ہے کہ حضرت امام ابی جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے وقت بیان مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مولد رسول اللہ کا لفظ فرمایا اگر یہ کہنا منع ہوتا تو آپ اسوقت بیان مولد شریف کے ہرگز نہ فرماتے
جاننا چاہیے کہ بعض لوگون بیچ بیان مولد شریف مین نزاع ورد وکد واقع ہے اور کلمات ناشائستہ دل سے
نکلتے ہین کہ اونکو کیا بیان کرکرین نعوذ باللہ منہا اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہین کہ اس کے بیان سے
کیا فائدہ ہے ہم لوگ ایکدفعہ پیدا ہو چکے ہین ہمارے اختیار مین تو اسطرح پیدا ہونا نہین ہے اگر کوئی دوسرا بیان
آپکے حال شریف کا ہوگا تو ہم اسطرح اوسپر عمل کرینگے مثلا احوال کہانے پینے سونے وغیرہ کا اور
یہ بھی سنا ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہین کہ بھلا آپ نے بھی کبھی اپنا حال مولد شریف کا اور حال اپنی پیدائش
مبارک بیان فرمایا ہے یا آپ نے کبھی حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوة والسلام مین سے
بیان فرمایا ہے کہ تم لوگ اسکو آپ کے خلاف بیان کرتے ہو یا کسی خلیفہ نے خلفاء راشدین مین سے
رضی اللہ تعالی عنہم یا اور کسی نے بقیہ صحابہ سے یا تابعین یا تبع تابعین سے حال مولد شریف کا اور آپ کی پیدائش
مبارک کا بیان کیا ہے اور جب قرون ثلثہ مین پایا نہ گیا تو یہ بیان کرنا بدعت سیئہ ہے اور بعضون سے یہ سنا
گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہین کہ یہ بیان مولد شریف تو مستحسن ہے بلکہ مستحب ہے مگر اسکا بیان تنہا پڑھ لیوے لوگون
مین نہ پڑہے اور اس بیان شریف کو تکرار نہ کرے اس واسطے کہ مولد شریف کو اگر تکرار پڑہیگا تو منع اور بدعت سیئہ
ہو جاویگا اور اس بیان مولد شریف کو شعرون مین بھی نہ پڑہے اور چوکی اور منبر پر بھی نہ پڑہے ورنہ
بدعت سیئہ ہو جاویگا سو جاننا چاہیے کہ یہ جو وہ کہتے ہین تو وہ اسطرح نہین ہے کیونکہ وارد ہے عند
ذکر اولیاء اللہ تنزل الرحمة یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت الہی نازل ہوتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ذکر شریف کی وقت بطریق اولی نزول رحمت الہی ہوتی ہے چنانچہ بتصریح وارد ہے کہ آپکے اس ذکر
کرنے والون مین سے دروازے کہولے جاتے ہین اور تمام ملائکہ اون کے واسطے استغفار کرتے ہین اور
نجات عذاب دنیا وآخرت سے اون کے واسطے ہوتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
اون کے واسطے واجب ہوتی ہے تو اس بیان مولد شریف مین بڑا فائدہ ہے رزقنا اللہ سبحانہ وتعالی
اور بروایات صحیحہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا حال ولادت سعادت
اپنے آپ یا بسبب عزت وبڑائی بیان کرنے منکرین کے یا بخواہش ودرخواست کسیکی صحابہ کرام
رضی اللہ تعالی عنہم مین بکرات ومرات بیان فرمایا ہے اور یہ بھی بروایات صحیحہ ثابت ہے

ع
نحن انا اصحاب فیل کا نصف محرم کو بس فاصلہ درمیان اس واقعہ کے اور پیدا ہونے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پچپن روز کا تھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال پیدائش انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا بھی اپنی حال پیدائش
بیان فرمایا ہے اور کبھی آپ نے حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام
بیان فرمایا ہے اور اسیطرح صحابہ و تابعین میں سے بھی رضی اللہ تعالی عنہم حال پیدائش انبیاء
علیہم الصلوۃ والسلام میں سے علیحدہ بھی اور اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش
بھی بیان فرمایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم میں سے بھی آپکی مدح کرنے کے
واسطے آپ کے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو شعرون مین بیان کیا ہے اور آپ نے اونکے
حق مین وقت طلب اذن کے اذن دیکر دعا فرمائی ہے کہ قل لا یفضض اللہ فاک یعنی مت
کرو نہ توڑے اللہ تمہارے منہ کو مراد اسسے دعاؤن کے واسطے ہے واسطے حفاظت اسکے منہ کے
نہ فقط دانتون کے گرنے سے اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی اسکا بیان کرنا ثابت ہے
اور عمر سے امر اسکو کر کہ اس بیان شریف کو لوگون کے سامنے سنا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ اور بعض
صحابہ اور صحابیات امہات المومنین وغیرہا سے اور تابعین اور تبع تابعین میں سے بھی بروایات صحیحہ اسکا
بیان کرنا ثابت ہے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور شعرون مین بھی اس بیان شریف کو آپ کے سامنے
صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین مین سے پڑہا ہے کہڑے ہوکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر
پر کہڑے ہوکر اپنا نسب شریف اور حال پیدائش مبارک بیان فرمایا ہے چنانچہ بیان اسکا مفصل روایات
صحیحہ سے کتب معتبرہ سے عنقریب کیا جائیگا ان شاء اللہ تعالی سو یہ بیان مولد شریف ہرگز ہرگز ممنوع و بدعت
سیئہ نہین ہے اور بعضے لوگ یہ کہتے ہین کہ ہم بیان مولد شریف کا انکار نہین کرتے ہان ہم تو اوسکو مستحب یا
مستحب کہتے ہین مگر اسکا بیان بطور روایت کرے جسطرح کتب احادیث شریفہ مین بطور روایت ہے اور
بغیر روایت کے طور پر علیحدہ یہ بیان نہ کرے کیونکہ اسطرح بیان کرنا درست نہین ہے سو جاننا چاہئے
کہ یہ کہنا اونکا صحیح نہین ہے دونون طور سے حالات ولادت بلا کراہت کا بیان کرنا کتب احادیث شریفہ
سے ثابت ہے چاہی بطور روایت چاہے بطور احادیث شریفہ کے بیان کرلے اور یا چاہے احوال شریفہ
ولادت باکرامت کو علیحدہ جو کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہوئے ہین اونکو بغیر اسناد کے بیان کیجئے بیان کرے
چنانچہ صحابہ اور صحابیات رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین مین سے بھی کبھی بلا اسناد ذکر کیئے حالات ولادت
باسعادت کو علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے جیساکہ اسکا حال روایات صحیحہ سے ذکر کیا جائیگا
ہوجائیگا ان شاء اللہ تعالی اور جاننا چاہیئے کہ بعضے لوگ عمل مولد شریف کو جو کہ مروج ہے
بیان عنقریب ہوگا جبکہ وہ خالی محرمات و منکرات شرعیہ سے ہو اور اس مین تعین و تخصیص

بدعت سیئہ کہتے ہین سو یہ بھی اسطرح نہین ہے بلکہ بدعت حسنہ ہے بلکہ بعضی اکابر علما نے آپکے فضائل و معجزات کے ذکر کو خصوصًا وقت ناپید ہونے فضائل کا اور کسے اوچھیلانے منکرین کے مطاعن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اور عوام کے ذہنون مین شبہات اور شکوک ڈالتے وقت واجب علی الکفایہ فرمایا ہے بلکہ بعضے اکابر علما نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ اگر مسلمان دین کے دشمنون کا حال بدیدۂ حمیت اسلامی ملاحظہ فرماوین خصوصًا اس زمانے مین ہر جگہ وہ نشر فضائل اپنے پیغمبر کا اپنے دین کی ترویج کے واسطے اور لوگون کو ترغیب دینے کیواسطے کرتے ہین تو انعقاد مجلس مولود شریف کہ موجب نشر فضائل و معجزات سرور کائنات علیہ الصلوات والتحیات ہے ربیع الاول مین بلکہ ہر مہینے مین لازم و واجب جانین چنانچہ بیان اسکا بھی بتصریح ہوگا انشاء اللہ تعالی

اور بعضے لوگ اس عمل مولد شریف کو جو ہر برس اوس دن مین ہو جو کہ موافق دن ولادت باسعادت ہے اور وہ خالی محرمات و منکرات شرعیہ سے ہو بدعت سیئہ کہتے ہین سو یہ بھی اس طرح نہین ہے بلکہ یہ بھی بدعت حسنہ ہے اس تعیین کی اصل بھی شرع شریف سے ثابت ہے اسکا بیان بھی اور جو اسپر لوگون کا اعتراض ہے اسکا بیان بھی اور اسکا جواب بھی بتفصیل بیان ہوگا **اور جاننا چاہیئے** کہ اگر یہ عمل مولد شریف بتعیین و تخصیص روز ہو یا بلا تعیین و تخصیص روز ہو مگر اوس مین ادخال محرمات و منکرات ہو تو تمام اکابر علماء محققین متفق ہین اس بات پر کہ انعقاد مجلس مولد شریف بادخال محرمات و منکرات شرعیہ ناجائز ہے اسطرح کی مجلس کرنے کو وہ بھی نہین تجویز فرماتے ہین بلکہ اسطرح کی مجلس کرنیکو منع فرماتے ہین سو اسمین تمام علماء محققین متفق ہین نزاع و اختلاف اسمین کسیکو نہین باقی رہی یہ بات کہ بعضی علماء اس طرح کی مجلس مولد شریف کیصورت مین نفس مولد شریف کو بدعت سیئہ و بدعت ضلالت و حرام کہتے ہین اور وہ یہ بھی کہتے ہین کہ اصل مولد شریف ہی سے منع کرنا بہت لائق ہے کیونکہ اسمین بہت مفاسد حاصل ہوتے ہین اور جو اکابر علماء محققین ہین وہ اسکے رد مین یہ فرماتے ہین کہ تحریم تو اسمین آئی ہے حرام چیزون کی جہت سے وہ اسمین داخل کیگئے ہے نہ باعتبار اجتماع کے واسطے اظہار شعار مولد شریف کے اگر مثل ایسے امور کے واقع ہو اجتماع مین نماز جمعہ کے واسطے مثلا وہ البتہ ہوگا قبیح برا اور اس سے لازم نہین آتا ہی حرمت اجتماع کے نماز جمعہ کے لیئے جیسا کہ یہ ظاہر ہے اور ہمنے تو یہ بیشک دیکھا ہے بعضے ان امور کو رمضان شریف کی راتون مین نزدیک اجتماع لوگون کے نماز تراویح کے واسطے کیا حرام ہوجائیگا اجتماع بسبب ان امور کے وہ جو ملے ہین اوسکی ساتھ کلا یعنی ہرگز نہین یون بلکہ ہم کہتے ہین اصل اجتماع نماز تراویح کے واسطے حسن ہے اور سنت ہے اور قربت ہے اور جو اس سے امور ملائے گئے ہین اوسکی وہ قبیح ہین برے ہین اسیطرح ہم کہتے ہین کہ اصل اجتماع واسطے اظہار شعار مولد شریف کے مندوب ہے اور قربت ہے اور امور قبیحہ جو ملائے گئے ہین اوسکی طرف وہ برے ہین

الی ہو گر جو ابہنا چاہیئے اور وہ یہ ہے فرماتے ہین کہ مولد النبی مین تعظیم مضاف کی
بیت اللہ او ماہ اللہ سبحانہ وتعالی تعظیما وتشریفا یعنی جب کسی چیز کی نسبت بڑے کی
کسی چیز کا علاقہ بڑی چیز سے لگاتے ہین تب اوس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہے جیسے
موی مبارک اور نعلین شریف وغیرہ یا جیسے اللہ کا گھر اور بادشاہ کا غلام تو اس
اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہے اور یہ اضافت تحقیر کے واسطے کب ہوتی ہے جب
اور حقیر اور ذلیل چیز کیطرف کرتے ہین جیسے ولد الحجام یعنی حجام کا بیٹا تو مولد
نہ ہوگا یہ لفظ کہ کہیے کہ مولد بدعت مذمومہ ہے یا گمراہی یا حرام ہے یا مکروہ ہے اور
کہ یہ رسالہ مولد کے باطل کرنیکی واسطے ہے عمل مولد شریف جو کہ مستحسن ہے اوسکو ہم بدعت
حرام ومکروہ اور ممنوع ہرگز نہین کہتے ہین بلکہ جو کوئی اوسمین محرمات وممنوعات شامل
ہین اور اوس محرمات وممنوعات شرعیہ کو بدعت سیئہ وبدعت ضلالت وحرام ومکروہ
ہین اور یہ کہتے ہین کہ اونکو اس مجلس مولد شریف مین نکرنا چاہیئے اور پاک وصاف
کو اون سے رکہنا چاہیئے اور جو بدعات عوام نے نکالین ہین یعنی اور اسباب محرمہ
ان سے خالی رکہنا چاہیئے تاکہ باعث حرام طریقہ اتباع سے نہو چنانچہ ان
لین کتب معتبرہ کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی **اور جاننا چاہیئے** کہ یہ جو
کہ عمل مولد شریف منع ہے اسواسطے کہ تعیین اسمین کسیوقت کا دن کو ہو یا رات کو ہو
اپنی طرف سے کرنا منع ہے اور بے تعیین ہرگز عمل مولد شریف ہوتا نہین ہے ایسا
سو یہ طرح نہین ہے بلکہ تعیین وہ ممنوع وباطل ہے کہ جسمین یہ لحاظ ہو کہ فلانے
اسکا درست ہے اور اسکے سوا ناجائز ہے کیونکہ اس صورت مین تشریع شرع جدید اور
اور اگر تعیین بغیر اس لحاظ کے ہی تو کچھ مضائقہ نہین جیساکہ تذکیر وموعظت
لوگون کے جمع وقتون مین مؤکد مستحب ہے اور تعیین کرنا کسی روز کا
تاریخون مین سے اسکی واسطے ہے جیساکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی
واسطے موعظت کی مقرر فرمایا تہا صحیح بخاری مین ہے عن ابی وائل کان
خمیس انتہی اس بیان کو خوب تفصیل سے جناب حضرت مولانا واستاذنا ا
بہتر اب قدس سرہ نے رسالہ ہدایۃ النحو مین نفی مسائل العیدین مین ترقیم فرمایا
فرمادی **اور جاننا چاہیئے** کہ جو لوگ قیام وقت ذکر ولادت باسعادت

بعض لوگ مشرکین مین شمار کرتے ہیں اور قیام کو شرک کہتے ہین اور حرام و بدعت سیئہ سو یہ طرح نہیں ہے
قیام تعظیما وقت ذکر ولادت باسعادت کے علماء معتبرین محققین نے مستحسن فرمایا ہے اور بدعت حسنہ چنانچہ
استکا بیان بھی بتفصیل سے ہوگا سواب بعد حمد و نعت بیان مو رخ کو وہ شروع کرتا ہے اور اس رسالہ کو آٹھ باب
مرتب کرتا ہے **پہلا باب** بیان مین اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال ولادت با کرامت
اپنا آپ با سبب نعمت و برائی بیان کرنے منکرین کی یا بخواہش و درخواست کسیکی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی
عنہم مین سے برکات و نعمت بیان فرمایا ہے اور اس باب مین **سات فصلین** ہین **پہلی فصل** بیچ بیان
سے ان احادیث صحیحہ کا کہ جسمین ذکر ہے کہ آپ نے اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے اور اس مین
نعمت و برائی منکرین کا ذکر نہین ہے اور کسیکی درخواست کا بھی اوس مین ذکر نہین ہے **دوسری فصل**
مین بیان ہے اوس روایات صحیحہ کا کہ جسمین ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوکے اپنا نسب
شریف اور پیدایش کا حال بیان فرمایا ہے بسبب نعمت و برائی بیان کرنے منکرین کے اور بغیر سبب بھی
تیسری فصل مین بیان ہے ان احادیث شریفہ کا کہ جسمین ذکر ہی کہ کسیکی درخواست کرنیسے آپنے اپنی ولادت
باسعادت کا ذکر فرمایا ہے **چوتھی فصل** اس بیان مین ہے کہ کبھی آپنے اپنی حال پیدایش مبارک کے ساتھ حال پیدایش
انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا بھی بیان فرمایا ہے **پانچوین فصل** اس بیان مین ہی کہ کبھی آپنے حال پیدایش کسی
انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام مین سے علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے اور اسیطرح صحابہ اور تابعین مین سے بھی رضی اللہ
تعالی عنہم حال پیدایش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام مین سے علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے **چھٹی
فصل** اس بیان مین ہے کہ کبھی آپ نے اپنی حال پیدایش مبارک کے ساتھ حال پیدایش خلفاء اربعہ
رضی اللہ تعالی عنہم کا بھی بیان فرمایا ہے اور کبھی اپنی حال پیدایش مبارک کے ساتھ حال پیدایش بعض
ہی خلیفہ کا بیان فرمایا ہے **ساتوین فصل** اس بیان مین ہے کہ کبھی آپ نی حال پیدایش خلفاء اربعہ
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے اور اس بیان مین ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع
تابعین مین بھی خلفاء راشدین کی پیدایش کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پیدایش مبارک
کے ساتھ اور علیحدہ بھی بیان کیا ہے رضوان اللہ تعالی اجمعین **دوسرا باب** اس بیان مین ہے
کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین مین سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنی اس حال ولادت
باسعادت کو بیان فرمایا ہے اور اس باب مین تین فصل ہین **پہلی فصل** اس بیان مین ہی کہ بعض
صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت واذن لیکے مرح بیان کرنیکا
آپکے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو شعرون مین بیان کیا ہے اور آپ نے ادنکی حق مین

[illegible] کہ عمل کا فضل اللہ تعالیٰ [illegible] بیان

[illegible] خلافت [illegible] عمل [illegible]

دوسری فصل [illegible] بیان مین ہی کہ آپ نے [illegible] بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

[illegible] شریف مین واقعہ باسعادت کا بہی ذکر

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ

[illegible] وہ اسپر خوب کہڑے ہو کی آپ کی مدح اور مشرکون کی ہجو

فصل مین بیان ہے اسکا کہ آپکے سامنے آپکی مدح بغیر طلب آپ کے اور بغیر [illegible]

[illegible] عورتون [illegible] نے بیان کیا ہے اور آپ نے اونکو منع [illegible]

[illegible] کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپکی مدح مین آپ کے

[illegible] جزاک اللہ یا عائشہ خیرا اور یہ فرمایا کہ [illegible] ذکر نے سے سرور [illegible]

[illegible] کیا گیا اور مسرور ہوا ہون مثل اپنی خوشی و سرور [illegible]

تیسرا باب اس بیان مین ہے کہ خلفاء راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ مین سے [illegible]

اون سے بہی اونکا بیان کرنا ثابت ہے اور غیرے بہی [illegible] کرکے من جانب شریف [illegible]

سے بہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اسکا بیان کرنا ثابت ہے اور اس باب مین دس فصلین

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پہلی فصل مین ہے بیان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ [illegible]

فصل مین ہے بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیسری فصل مین ہے بیان حضرت [illegible]

چوتہی فصل مین ہے بیان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچوین فصل مین بیان [illegible]

تعالیٰ عنہ چہٹی فصل مین بیان ہے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتوین فصل

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹہوین فصل مین ہے بیان حضرت [illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوین فصل مین ہے بیان حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

بیان مین ہے [illegible] جو کہ اس باب مین ہے بقیہ صحابہ اور صحابیات ام المومنین وغیرہ [illegible]

عنہم اجمعین [illegible] بنظر اختصار ذکر بعض صحابہ و بعض صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

[illegible] فصلین مین پہلی فصل مین ہے بیان حضرت عباس رضی اللہ [illegible]

[illegible] حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تیسری فصل مین [illegible]

[illegible] چوتہی فصل مین ہے بیان حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ [illegible]

اور اسکو بہت صفت دیکھے ہیں اور اسکو مزاج و مساوس کو بخشدی

اور اسکے کے باعث ہوئے ہیں جزائی خیر انکو عطا فرما وے اور اسکو

ہمارے ساتھ جنت الفردوس میں داخل فرما وے اور مرافقت اپنے

رسول حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت فرما وے بمنہ وکرمہ

پہلا باب بیان میں ہے اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال ولادت

و نعت اپنی آپ یا بسبب تحدیث نعمت برائی بیان کرنے منکرین کے یا بخواہش صحابہ

کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم میں سے کرات و مرات بیان فرمایا ہے اور اس باب میں

سات فصلیں ہیں **پہلی فصل** میں بیان ہے اون احادیث صحیحہ کا کہ جن میں ذکر

اپنی ولادت با سعادت کا ذکر فرمایا ہے اور جسمیں نعمت و برائی منکرین کا ذکر نہیں

اور کسی خصوصیت کا بھی اوس میں ذکر نہیں ہے **اخرج** البخاری عن ابی ہریرۃ قال

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ

واخرج مسلم عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم

اسماعیل واصطفی من ولد اسماعیل بنی کنانۃ واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من

قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم وکذا اخرجہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح

واخرج البیہقی والطبرانی وابو نعیم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ

اختار خلقہ فاختار منہم بنی آدم ثم اختار من بنی آدم العرب ثم اختار من العرب مضر ثم اختار من مضر

قریشا واختار من قریش بنی ہاشم واختارنی من بنی ہاشم فانا من خیار الی خیار

واخرج ابن سعد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر العرب

مضر وخیر مضر بنو عبد مناف وخیر بنی عبد مناف بنو ہاشم وخیر بنی ہاشم بنو عبد المطلب

واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرہما **واخرج** ابن ابی عمر العدنی

فی مسندہ عن ابن عباس ان قریشا کانت نورا بین یدی اللہ تعالی قبل ان یخلق

آدم بالفی عام یسبح ذلک النور وتسبح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم القی ذلک النور فی صلبہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهبطني الله الى الارض في صلب
آدم وجعلني في صلب نوح وقذفني في صلب ابراهيم لم يزل الله ينقلني من
الاصلاب الكريمة والارحام الطاهرة حتى اخرجني من بين ابوي لم يلتقيا
على سفاح قط وفي احكام ابن القطان فيما ذكره ابن مرزوق عن علي
بن الحسين (بن علي بن ابي طالب الملقب بزين العابدين التابعي) عن ابيه
عن جده (علي كرم الله وجهه) ان النبي صلى الله عليه وسلم قال كنت نورا
بين يدي ربي (اي في غاية القرب المعنوي منه) قبل خلق آدم باربعة عشر
(قال ابن القطان بحيث بين نهاره اي حديث علي ان النور النبوي جسم قبل خلقه
باثني عشر الف عام وزيد فيه سائر قريش والنطق بالتسبيح) واخرج ابن سعد و
ابن عساكر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجت
من لدن آدم من نكاح غير سفاح واخرج الطبراني عن ابن عباس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما ولدني من سفاح الجاهلية شيء
ما ولدني الا نكاح كنكاح الاسلام [illegible]
صحيح [illegible] وان لم يكن [illegible] الاسلام [illegible]
[illegible] الازواج وغيره [illegible]
فان كان [illegible] ملكا لابراهيم [illegible]
وسيتها سارة

وأخرج ابن سعد وابن عساكر عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خرجت من نكاح غير سفاح. وأخرج ابن سعد وابن أبي شيبة
في المصنف عن محمد بن علي بن الحسين أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنما
خرجت من نكاح ولم أخرج من سفاح من لدن آدم لم يصبني من سفاح
الجاهلية شيء لم أخرج إلا من طهرة. وأخرج العدني في مسنده والطبراني
في الأوسط وأبو نعيم وابن عساكر عن علي بن أبي طالب أن النبي صلى الله
عليه وسلم قال خرجت من نكاح ولم أخرج من سفاح من لدن آدم إلى أن
ولدني أبي وأمي لم يصبني من سفاح الجاهلية شيء. وأخرج أبو نعيم عن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يلتق أبواي قط
على سفاح لم يزل الله ينقلني من الأصلاب الطيبة إلى الأرحام الطاهرة
مصفى مهذبا لا تنشعب شعبتان إلا كنت في خيرهما. وفي حديث
ابن بريدة مرفوعا إن الله حين خلق الخلق بعث جبريل فقسم الناس
قسمين فقسم العرب قسما وقسم العجم قسما وكان خيرة الله في العرب ثم قسم
العرب فقسم اليمن قسما وقسم مضر قسما وقريشا قسما وكانت خيرة الله
في قريش ثم أخرجني من خير من أنا منهم رواه الطبراني وحسن العراقي
إسناده. وأخرج ابن عساكر عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لم يلدني بغي قط منذ خرجت من صلب آدم ولم تزل

هنا وحق الامر كما براهين كالحجج ظهرت من افضل حيهم من العرب [illegible]
واخرج الطبراني في الاوسط عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله اختار خلقه فاختار منهم بني آدم ثم اختار من بني آدم العرب
ثم اختارني من العرب فلم ازل خيارا من خيار الا من احب العرب فبحبي احبهم
ومن ابغض العرب فببغضي ابغضهم وفي الدلائل لابي نعيم عن عائشة
رضي الله تعالى عنها عنه صلى الله عليه وسلم عن جبريل قال قلبت
مشارق الارض ومغاربها فلم ار رجلا افضل من محمد عليه الصلاة والسلام
ولم ار بني اب افضل من بني هاشم وكذا اخرجه الطبراني في الاوسط و
الامام احمد والبيهقي والديلمي وابن لال وغيرهم قال الحافظ ابن حجر
العسقلاني لوائح الصحة لائحة على صفحات هذا المتن واخرج
البيهقي عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لما اقترف (مال الى وضل) آدم الخطيئة قال
يا رب اسألك بحق محمد الا غفرت لي وفي نسخة لما [illegible]
فقال الله تعالى يا آدم وكيف عرفت محمدا ولم اخلقه (اي
بجسده وظاهرا فانه خلق نوره صلى الله عليه وسلم قبل جميع الكائنات
قال يا رب لانك لما خلقتني بيدك اي من غير واسطة
ونفخت في من روحك رفعت راسي فرأيت على قوائم العرش مكتوبا

الا محمد رسول الله فعلمت انك لم تضف الى اسمك الا احب الخلق اليك
فقال الله تعالى صدقت يا آدم انه لاحب الخلق الي واذ سألتني بحقه
(اي وسيلة اليك بذاتي) بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك رواه الحاكم وصححه
وذكره الطبراني وزاد في آخره وهو آخر الانبياء من ذريتك واخرج ابن مردويه
عن انس رضي الله تعالى عنه قال قرأ النبي صلى الله عليه وسلم لقد جاءكم رسول
من انفسكم بفتح الفاء وقال انا انفسكم نسبا وصهرا (اي حسبا الا باء والامهات)
وحسبا (اي شرفا) ليس في آبائي من لدن آدم سفاح كلنا (اي انا
وآبائي) نكاح (اي ذو نكاح) واخرج ابن سعد عن قتادة مرسلا قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول الناس في الخلق وآخرهم في البعث
واخرج ابن لال من قتادة عن الحسن عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول النبيين في الخلق و
آخرهم في البعث واخرج احمد والبزار والطبراني والحاكم والبيهقي وابو
نعيم عن العرباض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني
عبد الله وخاتم النبيين وان آدم لمنجدل في طينته وسأخبركم عن ذلك
دعوة ابي ابراهيم وبشارة عيسى ورؤيا امي التي رأت وكذلك
امهات النبيين يرين وان ام رسول الله صلى الله عليه وسلم رأت
حين وضعته نورا اضاءت له قصور الشام

واخرج ابن سعد من طریق محمد بن یزید عن ابی العجفا عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال رأت امی حین وضعتنی سطع منہا نور اضاءت لہ قصور بصری
واخرج الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم والخطیب وابن عساکر من طرق
عن انس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من
کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یر احد سوأتی وصححہ الضیاء فی المختارة
واخرج الطبرانی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم انا اعرب العرب ولدت فی قریش ونشأت فی بنی سعد
فانی یاتینی اللحن وفی المواہب اللدنیہ عن ابی قتادة الانصاری
الخزرجی انہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صیام یوم الاثنین قال ذاک
یوم ولدت فیہ وانزلت علی فیہ النبوة لانہ اول یوم اوحی الیہ
فیہ رواہ مسلم ولفظہ سئل عن صوم یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت
فیہ ویوم بعثت فیہ او انزل علی فیہ فالمصنف نقلہ بمعناہ انتہت
مع شرحہا للعلامة الزرقانی باختصار المختصر اسی طرح بہت سے
احادیث صحیحہ میں اس باب میں بیان تولد شریف کچھ ذکر اونکا
کردیا ہے کتب معتبرہ سے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

دوسری فصل میں بیان ہی اون روایات کا

کہ جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے [illegible]

اپنا نسب شریف اور ہمیشہ مبارک کا اصل بیان فرمایا ہے بسبب
مذمت و ہجا کی بیان کرنے منکرین کے اور بغیر اس سبب کے بھی۔

اخرج الترمذی عن المطلب بن ابی وداعة قال جاء العباس الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکانہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ علیک السلام قال انا محمد
بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین
فجعلنی فی خیرہم فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتا فجعلنی
فی خیرہم بیتا وخیرہم نفسا وقال ہذا حدیث حسن **واخرج ایضا**
عن العباس بن عبد المطلب قال قلت یا رسول اللہ ان قریشا جلسوا
فتذاکروا احسابہم بینہم فجعلوا مثلک مثل نخلۃ فی کبوۃ من الارض ود
ہی الکناسۃ والتراب الذی یکنس من البیت فقال النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ان اللہ خلق الخلق فجعلنی من خیر فرقہم وخیر الفریقین ثم خیر القبائل
فجعلنی من خیر القبیلۃ ثم خیر البیوت فجعلنی من خیر بیوتہم فانا خیرہم نفسا
وخیرہم بیتا وقال ہذا حدیث حسن **واخرج** البیہقی فی الدلائل عن انس
رضی اللہ تعالی عنہ قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال انا محمد بن
عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب
بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن

كما قاله محمد بن عمر بن محمد بن ابی العباس ... الراز ...
انه فرق الناس ... الطلب ... خیرها ... من
ابوی فلم یصبنی شئ من عهد الجاهلیة وخرجت من نکاح ولا من
سفاح صلی الله علیه وسلم آپ دم حتی انتسبت الی ابی وامی فانا خیرکم نفسا وخیرکم
واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیسری فصل ... بیان
اور ان احادیث شریفہ کا جسمیں ذکر ہے کرسی کی درخواست کر...
آپ اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے **روی** عبد الرزاق
بسندہ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری الصحابی ابن الصحابی قال
قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ
تعالی قبل الاشیاء فقال یا جابر ان اللہ تعالی قد خلق قبل الاشیاء
نور نبیک من نورہ) اضافۃ تشریف واشعار بانہ خلق عجیب وان لہ شانا
مناسبۃ ما الی الحضرۃ الربوبیۃ ... تعالی ... فی ... بیانہ
ای من نور ہو ذاتہ لا بمعنی انہا مادۃ خلق نورہ منہا بل بمعنی تعلق الارادۃ
بہ بلا واسطۃ شیء فی وجودہ اھ شرح المواہب اللدنیۃ للعلامۃ الزرقانی
ثم فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ ولم یکن فی ذلک الوقت
لوح ولا قلم ولا جنۃ ولا نار ولا ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی
ولا انسی فلما اراد اللہ ان یخلق الخلق قسم ذلک النور اربعۃ اجزاء ...

[illegible]

[illegible] نور المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم

[illegible] صورة [illegible] بصورة التي [illegible]

[illegible] (شرح المواهب اللدنية للعلامة الزرقاني رح)

[illegible] من جزء الاول القلم ومن الثاني اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم

الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش ومن الثاني الكرسي

ومن الثالث بقية الملائكة ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السموات

ومن الثاني الارضين ومن الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع اربعة اجزاء

فخلق من الاول نور ابصار المؤمنين (يعني ابصارهم والاعم منها ومن الحسية

والبصيرة ابصار الكفار لانهم لما فقدوا نفعها كانت مضرة عليهم لا نفعها لهم

(شرح المواهب للعلامة الزرقاني رح) ومن الثاني نور قلوبهم وهي المعرفة

بالله ومن الثالث نور انسهم وهو التوحيد لا اله الا الله محمد رسول الله [illegible]

قال العلامة القاري عليه رحمة الباري في رسالة المورد الروي في

مولد النبوي بعد نقل هذا الحديث الشريف **قلت** ويشير الى هذا المعنى

قوله تعالى الله نور السموات والارض مثل نوره اي نور محمد صلى الله تعالى

عليه وسلم كمشكوة فيها مصباح الآية اهـ **وعن** ميسرة الضبي قال

قلت لرسول الله [illegible] متى كنت نبيا قال وآدم بين الروح والجسد [illegible]

[illegible] رواه [illegible] البخاري في تاريخه الكبير وابو نعيم [illegible] الحاكم [illegible]

[illegible]

سنده قوي وقال الحافظ ابن رجب [illegible]

[illegible] بيد اي حديث ميسرة متى كتبت نبيا اي متى [illegible]

اي ثبتت وحصلت من الكتابة [illegible]

[illegible] جزء من حديث ابي عمرو واسمعيل [illegible]

[illegible] ميسرة متى كتبت نبيا قال كنت نبيا وآدم بين الروح

والجسد وعن ابي هريرة انهم قالوا يا رسول الله متى وجبت

لك النبوة اي حصلت وثبتت قال وآدم بين الروح والجسد

رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن الشعبي مرسلا [illegible]

الكوفي [illegible] التابعي قال رجل [illegible] عمر رضي الله تعالى

عنه يا رسول الله متى بعثت قال وآدم بين الروح والجسد

[illegible] الميثاق وعند ابي نعيم عن الصنابحي عن عمر بن الخطاب انه

قال يا رسول الله متى جعلت نبيا قال وآدم بين الروح

والجسد رواه ابو عبد الله محمد بن سعد من رواية جابر

الجعفي ضعيف شيعي تركه الحفاظ وثقه شعبة [illegible] وقال

ابو داود وليس لي في كتابي [illegible] حديث [illegible]

فيما ذكره ابن رجب فهذا اي [illegible]

[illegible]

[illegible] بی دارہ منہ البتنا فی ثم عید الی الظہر

اخرج [illegible] وقت [illegible] والذی قدر اللہ خروجہ فیہ بہواء [illegible]

ام المؤمنین [illegible] انتہاء واختصار مع شرحہا العلامۃ الزرقانی

[illegible] واقتصا فیہا وعن شداد بن اوس الصحابی ابن الصحابی ابن

ابی حسان بن ثابت ان رجلا من بنی عامر سأل رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما حقیقۃ امرک قال فقال بدو شانی انا دعوۃ

ابی [illegible] دعوۃ ابراہیم وبشری اخی عیسی وانی کنت بکر امی

[illegible] اول اولادہا وانہا حملت بی کاثقل ما تحمل النساء و

جعلت تشتکی الی صواحبہا ثقل ما تجد من ذلک الحمل ثم ان امی رأت

فی منامہا ان الذی فی بطنہا نور الحدیث ففیہ تصریح ان امہ علیہ

الصلاۃ والسلام وجدت الثقل فی حملہ وفی سائر

الاحادیث انہا لم تجد ثقلا فحصل التعارض وجمع

ابو نعیم الحافظ بینہما بان الثقل بہ کان فی ابتداء

علوقہا بہ والخفۃ عند استمرار الحمل فیکون علی الحالین

خارجا عن المعتاد المعروف عند النساء اھ واخرج

ابن سعد وعبد والطبرانی والبیہقی وابو نعیم

من [illegible] مت قال قیل یا رسول اللہ

اول الامام کی بین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ شریفہ فرماتی ہیں کہ [illegible] نکلا نور میں نے دیکھا [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت آنکھوں نے دیکھا چنانچہ روایت بھی اسی کتاب میں موجود ہے چونکہ دونوں روایتوں میں غلط ہوتا تھا الفاظ صریح بعض روایات کے [illegible] مضمون [illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible] فصل [illegible]

[illegible]

فصل [illegible]

[illegible]

اخرج البخاري ومسلم [illegible]

[illegible]

واخرج الحاكم [illegible] رضي الله تعالى عنه [illegible]

[illegible] ان الله [illegible] الاعز [illegible] على نبينا و عليه الصلوة و السلام [illegible]

ارتحج الروح [illegible] بچاره [illegible] حمزه بن [illegible] قال كان العرش [illegible]

[illegible] السموات فكان يصل الى [illegible]

[illegible] الله عليه وسلم [illegible] قال [illegible] الاثنين حين طلع الفجر و [illegible]

فصل چھٹی اس بیان میں ہے کہ کبھی آپ نے اپنے حال پیدایش مبارک کے ساتھ

حال پیدایش خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی بیان فرمایا ہے اور کبھی اپنے

حال پیدایش مبارک کے ساتھ حال پیدایش بعض ہی خلیفہ کا بیان فرمایا ہے **عن**

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اخبرنی جبرئیل

ان اللہ لما خلق آدم وادخل الروح فی جسدہ امرنی ان اخذ تفاحۃ من الجنۃ فاعصر

[illegible] فی فیہ فخلقک اللہ من النقطۃ الاولی انت یا محمد و من الثانیۃ ابا بکر و من الثالثۃ

عمر و من [illegible] فقال آدم من ہولاء الذین اکرمتہم فقال اللہ تعالیٰ

[illegible] من ذریتک فقال ہولاء اکرم عندی من جمیع خلقی قال فلما عصی آدم

[illegible] الذین [illegible] علی [illegible] الخ

[illegible] بسندہ [illegible] بن عبد اللہ بن [illegible] الطبری الشافعی الی رحمہ اللہ علیہ ایضا

[illegible] بن [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسندہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت

انا و ابو بکر و عمر و عثمان و علی انوارا علی یمین العرش قبل ان یخلق آدم بالف عام فلما خلق

[illegible] ننتقل فی الاصلاب الطاہرۃ الی ان نقلنی اللہ الی صلب عبد اللہ [illegible]

قال فقل لا يفضض فوك فانشد فقال

من قبلها طبت في الظلال وفي	مستودع حيث يخصف الورق
ثم هبطت البلاد لا بشر	انت ولا مضغة ولا علق
بل نطفة تركب السفين وقد	الجم نسرا واهله الغرق
تنقل من صالب الى رحم	اذا مضى عالم بدا طبق
وانت لما ولدت اشرقت	الارض وضاءت بنورك الافق
حتى احتوى بيتك المهيمن من	خندف علياء تحتها النطق
فنحن في ذلك الضياء وفي النور	وسبل الرشاد نخترق
وردت نار الخليل مكتتما	في صلبه انت كيف يحترق

كذا في الخصائص الكبرى للعلامة جلال الدين سيوطي رح و

في شرح المواهب اللدنية للعلامة الزرقاني رح

ولما دخل المدينة في رمضان عند ابن سعد وتبعه مغلطاي وقال بعضهم في شعبان وبدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس للناس كما في حديث كعب بن مالك في الصحيح قال العباس بن عبد المطلب كما رواه الطبراني والبزار

يا رسول الله اني اريد ان امتدحك اه فقال لي في ان امتدحك

قال قل لا يفضض الله فاك المراد الرباعيات فمع عمره ما نقل

يا من ثم الانسان خيطا فقال من قبلها اي الارض او الدنيا

[illegible] ولدت كنت طيبا في الظلال اي ظلال الجنة في صلب آدم وفي مستودع
[illegible] ادم اي الموضع الذي كان آدم وحواء به في الجنة حيث يخصف يخرق الورق * ثم هبطت
[illegible] في صلبه ثم البلاد والارض لا بشر * انت ولا مضغة ولا علق * بل نطفة تركب السفين
[illegible] السفينة جمع لسفينة الشعراء وهو مفرد وقد * الجم نسرا اسم الاصنام عبدوا
[illegible] قوم نوح واهله الغرق * تنقل من صالب الى صلب الى رحم * اذا مضى عالم بدا اي ظهر طبق
* [illegible] وردت نار الخليل مستترا مختفيا في صلبه تجره انت تو كيد الضمير في وردت كيف
يحترق * اي لا يحترق ببركتك وانت في صلبه حتى احتوى بيتك المهيمن اي المحفوظ من كل
نقص من خندف علياء تحتها النطق * يأتي شرحه وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاءت
بنورك الافق * فنحن الآن في ذلك الضياء وفي النور وسبل الرشاد نخترق * والبيان من
انموذج عند العرب [illegible] الذي امتزج عجزه في الكلمة التي فيها آخر الصدر فلم يتميز احدهما عن الآخر
تحفه وميابزه بها **وقوله** حتى احتوى بيتك المهيمن الخ النطق جمع نطاق وهي اعراض
جبال بعضها فوق بعض اي نواح واوساط منها شبهت بالنطق التي تشد بها اوساط الناس
ضرب مثلا في ارتفاعه وتوسطه في عشيرته وجعلهم تحته بمنزلة اوساط الجبال واراد ببيته شرفه
والمهيمن نعته اي احتوى شرفك الشاهد على فضلك اعلى مكان مفعول مطلق صفة الفضلا
محذوف من نسب محذوف وهو اي هذا اللفظ بكسر الخاء وكسر الدال المهملة في الاصل المشي
بهرولة ثم جعل علما على امرأة الياس بن مضر وهي ليلى القضاعية لما خرجت تهرول خلف
بنيها الثلاثة عمرو وعامر وعمير حين ندلهم ابل فطلبوها فابطؤوا عليها ثم ضرب مثلا للنسب العالي في
كل شيء لانها كانت ذات نسب انتهى باختصار وزيادة من محل آخر والله سبحانه وتعالى
اعلم وعلمه اتم **دوسری فصل** اس بیان میں ہے کہ آپنے خود بعض صحابہ کو
رضی اللہ تعالی عنہم مدح ومکارم بیان کرنے کو فرمایا اور انہوں نے اس مدح شریف
میں ولادت باسعادت کا بھی ذکر فرمایا شعروں میں کھڑے ہوکے اور اس بیان
میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے واسطے منبر
رکھتے تھے مسجد میں وہ اوسپر خوب کھڑے ہوکے آپ کی مدح اور شکر گون کی
بھبیاں فرماتے تھے **فی شرح المواہب اللدنیہ**
علامۃ الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ

قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حسانا یجیبہم فقام فقال قصیدہ

بل المجد الا السودد والعود والندی	وجاہ الملوک واحتمال العظائم
نصرنا وآوینا النبی محمدا	علی انف راض من معد وراغم
الی ان قال ونحن لدنا فی قریش عظیما	ولدنا نبی الخیر من آل ہاشم
بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم	یعود وبالا عند ذکر المکارم

انتہی باختصار. **واخرج البخاری** عن عائشۃ قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ینافح ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیسری فصل

بیان ہے اسکا کہ آپکے سامنے آپ کی مدح شریف بغیر طلب و بغیر آپکے فرمانے شعروں مین عورتون نے اور لڑکون اور لونڈیون نے بیان کیا ہے اور آپنے اونکو منع نہین فرمایا ہے اور اس کا بیان ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے آپ کی مدح مین آپکے سامنے شعرون پڑھے اور آپنے اونکو دعا فرمائی کہ جزاک اللہ یا عائشہ خدا اوسکے عوض مین تمکو ثواب دیوے اور یہ فرمایا کہ فلانی کی شعر پڑھنے سے میری بڑی عزت ہوئی اور مین بہت خوش ہوا اور مسرور ہوا ہون

یعنی خوشی و سرور کے اظہار کلام کے ساتھ **فی شرح**
المواهب اللدنیة للعلامة الزرقانی رح فی بیان غزوہ تبوک
فلما دنا ای قرب صلی اللہ علیہ وسلم من المدینة خرج الناس ای الرجال
الکاملون لانهم الذین جرت العادة بخروجهم للقاء الامیر تلقیا له
والاماء لطول غیبته وتحدث المنافقین علیه بالسوء وخرج النساء
والصبیان مع الولائد الاماء فالعطف مباین وان ارید بالناس ما یشمل
الرجال وغیرهم فافرد هؤلاء بالذکر لبیان خروجهم حال کونهم یقلن ای
النساء والولائد علی ذکور الصبیان لکثرتهن وانما خرج الجمیع فرحا وسرورا
بعد ما ارجف بها المنافقون ولانهن الفنه صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف
الهجرة فقد بت المخدرات علی الاسطحة لانهن لم یکن راینه وان فشا
فیهم الاسلام - طلع البدر علینا * من ثنیات الوداع * وجب
الشکر علینا * ما دعا للہ داع * وبعدهما فیما یروی - ایها المبعوث
فینا * جئت بالامر المطاع * انتهی باختصار **واخرج** الخطیب وابن
عساکر وابو نعیم والدیلمی من طریقین عن محمد اسماعیل البخاری عن عائشة
رضی اللہ تعالی عنها قالت کنت قاعدة اغزل والنبی صلی اللہ علیه و
سلم یخصف نعله فجعل جبینه یعرق وجعل عرقه یتولد نورا فبهتت فقال
ما لک بهت قلت جعل جبینک یعرق وجعل عرقک یتولد نورا

ولو رآك ابو كبير الهذلي ليعلم انك احق منه حيث يقول

ومبرأ من كل غبر حيضة	وفساد مرضعة وداء معضل
واذا نظرت الى اسرة وجهه	برقت كبرق العارض المتهلل

فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان فی یدہ وقام الی وقبل بین عینی وقال جزاک اللہ یا عائشة خیرا فما ذکر انی سررت کسروری بکلامک انتہی سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیسرا باب اس بیان میں جسمیں خلفاء راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں رضی اللہ تعالی عنہم اونکو بھی اسکا بیان کرنا ثابت ہی اور غیرے بھی امرا دسکو کرکے اس بیان شریف کو سنا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ سے رضی اللہ تعالی عنہم اسکا بیان کرنا ثابت ہی اور اس باب میں دو فصلیں ہیں بعد عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرماتے اور نیز تھوڑا سا بیان تبرکا وضمنا ذکر ہوتا ہے

پہلی فصل بیچ ہے بیان حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ اخرج ابن عساکر فی تاریخ دمشق عن عیسی بن حبیب قال قال ابو بکر الصدیق جالسا بفناء الکعبة وزید بن عمرو بن نفیل قاعد فمر بہ امیة بن ابی الصلت فقال یا ان ہذا النبی الذی ینتظر منا ومنکم او من اہل فلسطین

قال [illegible] ولم اکن سمعت قبل ذلک بنبی ینتظر ویبعث فخرجت ارید ورقة
[illegible] فقصصت علیه الحدیث فقال نعم یا ابن اخی ابی اهل الکتاب
والعلماء الا ان هذا النبی الذی ینتظر من اوسط العرب نسبا ولی علم بالنسب وقومک
اوسط العرب نسبا قلت یا عم وما یقول النبی قال یقول ما قیل له الا انه لا ظلم
ولا تظالم قال فلما بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم آمنت وصدقته
اخرج ابن عساکر فی تاریخ دمشق عن کعب قال کان اسلام ابی بکر
الصدیق سببه وحی من السماء وذلک انه کان تاجرا بالشام فرای
رؤیا فقصها علی بحیرا الراهب فقال له من این انت قال من مکة قال
من ایها قال من قریش قال فای شیء انت قال تاجر قال صدق الله رؤیاک
فانه یبعث نبی من قومک تکون وزیره فی حیاته وخلیفته بعد موته فاسرها
ابو بکر حتی بعث النبی صلی الله علیه وآله وسلم فجاءه فقال یا محمد ما الدلیل
علی ما تدعی قال الرؤیا التی رایت بالشام فعانقه وقبل ما بین عینیه
وقال اشهد انک رسول الله واخرج ابن عساکر عن محمد بن عبد الرحمن
الباهلی عن ابیه عن جده قیل لابی بکر هل نبئت قبل الاسلام شیئا
من دلائل نبوة محمد صلی الله علیه وسلم قال نعم وهل یبقی احد من قریش
او من غیر قریش لم یحتج الله علیهم فی نبوته بینا انا قاعد فی شجرة
فی الجاهلیة اذ تدلی علی غصن من اغصانها حتی صار علی راسی فجعلت

فجعلت انظر اليه واقول ما هذا فسمعت صوتا من الشجرة هذا النبي يخرج في
وقت كذا وكذا فكن انت من سعد الناس به **واخرج** ابو نعيم عن ابي
بكر الصديق رضي الله تعالى عنه قال كان وجه رسول الله صلى الله عليه
وسلم كدارة القمر والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

دوسری فصل

بيان حضرت عمر رضي الله تعالى عنه **اخرج** ابو موسى المديني
في الذيل عن ابن الكلبي عن عوانة قال قال عمر لعجب هل فيكم احد
وقع اخبر بسن امر رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجاهلية فقال الطفيل بن
زيد الحارثي وكان قد اتت عليه ستون ومائة سنة نعم يا امير المؤمنين
كان المامون بن معاوية على ما بلغك من كهانة فذكر الحديث في انذار
النبي صلى الله عليه وسلم وقوله باليت اني الحقه * وليتني لا اسبقه * قال
طفيل فاتانا خبر النبي صلى الله عليه وسلم ونحن بتهامة فقلت يا نفس هذا ذاك
الذي انذره به المامون قال وتراخت الايام الى ان وفدت فاسلمت
واخرج ابن عساكر من طريق الحسن عن سلمان قال فقال عمر بن الخطاب
لكعب اخبرنا من فضائل رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل مولوده فقال نعم
يا امير المؤمنين قرات فيما قرات ان ابراهيم الخليل وجد حجرا مكتوبا عليه اربعة
اسطر الاول انا الله لا اله الا انا فاعبدني والثاني انا الله لا اله الا انا محمد
رسولي طوبى لمن امن به واتبعه والثالث اني انا الله لا اله الا انا من اعتصم

في نجاة الرابع اني انا الله لا اله الا انا الحرم لي والكبرياء ...
يعني ابن عرابي **واخرج** الطبراني في الاوسط والصغير وابن عدي
والحاكم في المعجزات والبيهقي وابونعيم وابن عساكر عن عمر بن الخطاب
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في محفل من اصحابه اذ جاء اعرابي
من بني سليم قد صاد ضبا فقال واللات والعزى لا امنت بك حتى
يؤمن بك هذا الضب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ضب فقال
الضب بلسان عربي مبين يفهمه القوم جميعا لبيك وسعديك يا رسول رب
العالمين قال من تعبد فقال الذي في السماء عرشه وفي الارض سلطانه
وفي البحر سبيله وفي الجنة رحمته وفي النار عذابه قال فمن انا قال انت رسول
رب العالمين وخاتم النبيين قد افلح من صدقك وقد خاب من كذبك
فاسلم الاعرابي ليس في اسناده من ينظر في حاله سوى محمد بن علي بن الوليد
البصري السلمي شيخ الطبراني وابن عدي فقال البيهقي الحمل في هذا الحديث
عليه قال الواقدي من طرق آخر عن عائشة وابي هريرة رضي الله تعالى
عنهما وقد ذهب ابن دحية ان هذا الحديث موضوع وكذلك الذهبي
قلت لحديث عمر طريق آخر ليس فيه محمد بن علي بن الوليد اخرجه ابونعيم
وقد ورد ايضا مثله من حديث علي اخرجه ابن عساكر كذا افاده
العلامة جلال الدين السيوطي في الخصائص الكبرى **واخرج**

الحاکم والبیہقی والطبرانی فی الصغیر وابونعیم وابن عساکر عن عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اقترف آدم الخطیئۃ قال یا رب
اسألک بحق محمد لما غفرت لی قال وکیف عرفت محمدا قال لانک لما خلقتنی
بیدک ونفخت فی من روحک رفعت راسی فرایت علی
قوائم العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انک لم تضف الی
اسمک الا احب الخلق الیک قال صدقت یا آدم ولولا محمد ما خلقتک واللہ سبحانہ
وتعالی اعلم وعلمہ اتم **تیسری فصل** میں ہے بیان حضرت عثمان
رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابونعیم عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی
عنہ قال خرجنا فی عیر الی الشام قبل ان یبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فلما کنا بافواہ الشام وبہا کاہنۃ فتعرضتنا فقالت اتانی صاحبی
فوقف علی بابی فقلت الا تدخل قال لا سبیل الی ذلک خرج احمد جاء امر
لا یطاق ثم انصرفت فرجعت الی مکۃ فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قد خرج بمکۃ یدعو الی اللہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چوتھی**
فصل میں ہے بیان حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ **فی**
احکام ابن القطان عن علی رضی اللہ تعالی عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نورا بین یدی ربی قبل خلق آدم باربعۃ
عشر الف عام **واخرج** العدنی فی مسندہ والطبرانی فی الاوسط

وابو نعیم وابن عساکر عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم الی ان ولدنی ابی و
امی لم یصبنی من سفاح الجاہلیۃ شیء **واخرج** الحاکم والبیہقی وابن عساکر
عن علی بن ابی طالب ان یہودیا کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنانیر
فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد
حتی تعطینی فقال اذن اجلس معک فجلس معہ فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر
والعصر والمغرب والعشاء والغداۃ وکان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتہددون
الیہودی ویتوعدونہ فقالوا یا رسول اللہ یہودی یحبسک قال منعنی ربی
ان اظلم معاہدا ولا غیرہ فلما ترجل النہار اسلم الیہودی قال شطر مالی فی سبیل اللہ
اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک فی التوراۃ محمد
بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام ولیس بفظ ولا غلیظ ولا
سخاب فی الاسواق ولا متزی بالفحشاء ولا الخنا اشہد ان لا الہ الا
اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال
وفی المواہب اللدنیہ روی عن علی ابن ابی طالب انہ قال لم
یبعث اللہ نبیا من آدم فمن بعدہ الا اخذ علیہ العہد فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئن
بعث وہو حی لیؤمنن بہ ولینصرنہ ویاخذ العہد بذلک علی قومہ وہو مروی
عن ابن عباس ایضا موقوف علیہما لفظا مرفوع حکما لانہ لا مجال للرای

فیہ کما ذکرہ العماد بن کثیر فی تفسیرہ اھ باختصار **واخرج ابن عساکر**

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بتنا اللیلۃ بغیر عشاء ، فاصبحت فالتمست

فاصبت ما اشتریت طعاما ولحما بدرہم ثم اتیت بہ فاطمۃ فخبزت وطبخت فلما

فرغت قالت لو اتیت ابی فدعوتہم فجئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و

ہو یقول اعوذ باللہ من الجوع ضجیعا فقلت یا رسول اللہ عندنا طعام فہلم

فجاء ، والقدر تفور فقال اغرفی لعائشۃ فغرفت فی صحفۃ ثم قال اغرفی

لحفصۃ فغرفت فی صحفۃ حتی غرفت لجمیع نسائہ التسع ثم قال اغرفی

لابیک وزوجک فغرفت فقال اغرفی فکلی فغرفت ثم رفعت القدر وانہا

لتفیض فاکلنا منہا ما شاء اللہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

پانچوین فصل

میں ہے بیان حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخرج ابو نعیم من طریق حریش بن ابی حریش عن طلحۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وجد فی البیت حجر منقور فی الہدمۃ الاولیٰ فدعی

رجل فقرأہ فاذا فیہ عبدہ المنتخب المتوکل المنیب المختار مولدہ بمکۃ ومہاجرہ طیبۃ

لا یذہب حتی یقیم السنۃ العوجاء ویشہد ان لا الہ الا اللہ امتہ الحمادون

یحمدون اللہ بکل اکمۃ یأتزرون علی اوساطہم ویطہرون اطرافہم

واخرج ابن سعد والبیہقی من طریق ابراہیم بن محمد

بن طلحۃ بن عبید اللہ حضرت سوق بصری فاذا راہب فی صومعۃ

يقول سلوا اهل هذا الموسم هل فيهم احد من اهل الحرم قال قلت نعم

انا قال هل ظهر احمد بعد قلت ومن احمد قال ابن عبد الله بن عبد المطلب

هذا شهره الذي يخرج فيه وهو آخر الانبيا مخرجه من الحرم ومهاجره الى نخل وحجارة

سباخ فاياك ان تسبق اليه قال طلحة فوقع في قلبي ما قال فخرجت سريعا حتے

قدمت الى مكة فقلت هل من حدث قالوا نعم محمد بن عبد الله الامين تنبا

قد تبعه ابن ابي قحافة فخرجت حتے دخلت على ابي بكر فاخبرته بما

قال الراهب حتى دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره فسر بذلك

واسلم ابو طلحة فاخذ نوفل بن العدوية ابابكر وطلحة فشدهما في حبل واحد

فلذلك سميا القرينين والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم ؛ ؛ ؛

چھٹی فصل میں ہے بیان حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج البغوی فی معجمه عن عبد الله بن الزبير عن الزبير انه قال

يا بني كانت عندي امك وعندي رسول الله صلى الله عليه وسلم

خالتك عائشة وبيني وبينه من الرحم والقرابة ما قد علمت وعمته لابي ام

حبيبة بنت اسد جدته وامي عمته امه امنة بنت وهب بن عبد مناف

وجدتي هالة بنت وهب بن عبد مناف وزوجته خديجة بنت خويلد

عمتي اه كذا في كتاب الرياض النضرة في فضائل العشرة **وايضا**

فيه عن الزبير بن العوام رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انک بارکت فی سہم ابی بکر فلا تسلبہ البرکۃ واجعلھم علی ابی

بکر وانت بعدہ فانہ لم یتل بشئ ارکب من امرنا ثم حمد عمر بن الخطاب وصہیب

عثمان ووفق سیاوا عفر الطلحۃ وثبت الزبیر وسلم سعدا و عمر عبد الرحمن

والحق بالسابقین الاولین من المہاجرین والانصار والتابعین باحسان

اخرجہ الی نخط الثقفی واخرجہ الواحدی مسندا وزاد بعد قولہ ولا تسلبہم البرکۃ. بارکت

الاصحابی فی ابی بکر ولا تسلبہم البرکۃ واجمعہم علیہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم.

ساتویں فصل بیچ بیان حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج ابو نعیم عن عبد الرحمن بن عوف عن امہ الشفاء بنت عوف (اسلمت وہاجرت) قالت لما ولدت امنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقع علی یدی (لا بعارضۃ الروایۃ ثم وقع علی الارض لجواز ان ذلک بعد ہذا بالعرینۃ) ثم فاستہل (ای صاح) فسمعت قائلا (ای ملکا) یقول رحمک اللہ قالت الشفاء واضاء لی ما بین المشرق والمغرب حتی نظرت الی بعض قصور الروم قالت ثم البستہ واضجعتہ فلم انشب (ای البث) الا قلیلا ان غشیتنی ظلمۃ و رعب وقشعریرۃ بضم القاف وفتح الشین عن یمینی فسمعت قائلا یقول این ذہبت بہ قال الی المغرب واسفر عنی ذلک (ای انکشف) ثم عاودنی الرعب والقشعریرۃ عن یساری فسمعت قائلا یقول این ذہبت بہ قال الی المشرق قالت فلم یزل الحدیث منی علی بالی حتی بعثہ اللہ فکنت فی اول الناس اسلاما

الی جماعة السابقین اھ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم احکم

فصل بیچ بیان حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج ابونعیم عن سعد بن ابی وقاص قال اقبل عبداللہ بن عبدالمطلب

ابو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بنا ر لہ وعلیہ اثر الطین والغبار فمر بلیلی العدویة

فلما راتہ ورات بین عینیہ دعتہ الی نفسہا وقالت لان وقعت بی فلک مائة من

الابل فقال لہا عبداللہ بن عبدالمطلب حتی اغسل عنی الطین فارجع الیک فدخل عبداللہ

علی آمنة بنت وہب فوقع بہا فحملت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجع الی لیلی

فقال لہا ہل لک فیما قلت فقالت لا قال لم قالت لانک مررت بی وبین عینیک

نور ثم رجعت الی قد انتزعتہ آمنة منک فی لفظ لقد دخلت بنور ما رجعت

ولئن کنت الممت بآمنة لتلدن ملکا **وفی کتاب الریاض**

النضرة فی فضائل العشرة عن عائشة بنت سعد

قالت سمعت ابی یقول رایت فی المنام قبل ان اسلم بثلث کانی فی ظلمة لا ابصر

اذا اضاء لی قمر فاتبعتہ کانی انظر الی من سبقنی الی ذلک القمر فانظر الی زید

عائشة والی ... بکر وکانی ... [illegible]

... [illegible]

فسالت الی ... قال تشہد ان لا الہ الا اللہ ... فلت تشہد ان لا الہ الا اللہ ...

فما تقدم من الاسم الفضائل ... واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم ۞ ۞ ۞ ۞

پس جس صاحب جنون کو بیچ خواب میں دیکھا تھا وہ لوگ بیچ فضائل کے سب سے پہلے اولی واقدم ہیں ۱۲

نوین فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ

عن سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ قال خرج ورقة بن نوفل و زید بن عمرو یطلبان الدین حتی مرا بالشام فاما ورقة فتنصر واما زید فقیل له ان الذی تطلب امامک فقال فانطلق حتی اتی الموصل فاذا هو براهب فقال من این اقبل صاحب الراحلة قال من بیت ابراهیم قال ما تطلب قال الدین فعرض علیه النصرانیة فقال لا حاجة لی فیها وابی ان یقبل فقال ان الذی تطلب سیظهر بارضک فاقبل وهو یقول لبیک حقا حقا تعبدا ورقا مهما تجشمنی فانی جاشم حاجة راغما عذت بما عاذ به ابراهیم قال و مر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو وابو سفیان بن الحارث یاکلان من سفرة لهما فدعواه الی الغداء فقال یا ابن اخی انی لا اکل مما ذبح علی النصب قال فما رؤی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یومه ذلک یاکل مما ذبح علی النصب حتی بعث صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتاه سعید بن زید فقال ان ابی کان کما قد رایت وبلغک فاستغفر له قال نعم فانه یبعث یوم القیمة امة واحدة اخرجه ابو عمرو واللہ سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

دسوین فصل میں ہے بیان حضرت ابو عبیدة بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج البیهقی وابو نعیم عن ابی عبیدة بن الجراح ومعاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الامر بدا نبوة ورحمة ثم یکون خلافة ورحمة ثم کائن ملکا عضوضا ثم کائن عتوا وجبریة وفسادا فی الامة یستحلون الفروج والخمور

يهتدون على ذلك سيندقون ابلهتهم ... والله

دوسرا علم چوتھا باب بیان مین ہی روایات صحیحہ کے جو ک

اس باب مین ہی تقیہ صحابہ اور صحابیات ام المؤمنین رضی اللہ تعالی عنهم عنہن

کے سوا بنظر اختصار ذکر بعض صحابہ اور بعض صحابیات رضی اللہ تعالی عنهم

اجمعین کے اوپر اکتفا کرتا ہے اور جو اونہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے فضائل بیان کیے ہین انمین سی تھوڑا سا تبرکا و تیمنا ذکر ہوا ہے اور

اس باب مین تینتیس ۳۳ فصلین ہین پہلی فصل مین ہی بیان

حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ اخرج الحاکم والبیہقی وابو نعیم

من طریق ابی عون عن المسور بن مخرمة عن المسور بن مخرمة عن ابن عباس عن

ابیہ قال قال عبد المطلب قدمنا الیمن فی رحلة الشتاء فنزلت علی حبر

من الیهود فقال رجل من اهل الزبور یعنی الکتاب ممن الرجل قلت من

قریش قال من ایهم قلت هاشم قال اتاذن لی ان انظر الی بعضک قلت

نعم ما لم یکن عورة قال ففتح احدی منخری فنظر فیه ثم نظر فی الآخر فقال اشهد

ان فی احدی یدیک ملکا و فی الاخری نبوة و اری ذلک فی ... و انا نجد ذلک

فی بنی زهرة فکیف ذلک قلت لا ادری قال هل لک من شاعة قلت وما الشاعة قال

الزوجة قلت اما الیوم فلا قال فاذا قدمت فتزوج منهم فرجع عبد المطلب الی مکة فتزوج

هالة بنت وهیب بن عبد مناف فولدت حمزة وصفیة وتزوج ابنه عبد الله

آمنة بنت وهب فولدت لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت قريش رُجّ

عبد الله على ابيه واخرج ابو نعيم عن ابن عباس قال كان في عهد الجاهلية

اذا ولد لهم المولود من تحت الليل كفؤوه تحت الاناء فلا ينظرون اليه حتى يصبحوا فلما

ولد النبي صلى الله عليه وسلم طرحوه تحت برمة فلما اصبحوا اتوا البرمة فاذا هي قد انفلقت ثنتين و

عيناه الى السماء فعجبوا من ذلك فدفع الى امرأة من بني بكر ترضعه فلما دفعته قال

عليه الخير من كل جانب لها شويهات فبارك الله فيها فنمت وزادت واخرج

البيهقي وابو نعيم وابن عساكر عن العباس بن عبد المطلب قال ولد النبي صلى الله عليه

وسلم مختونا مسرورا واعجب ذلك عبد المطلب وحظي عنده وقال ليكونن لابني هذا

شان والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم دوسری فصل میں بیان

حضرت عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما عن ابن عباس رضي الله

تعالى عنهما في تفسير قوله تعالى وتقلبك في الساجدين من صلب الى صلب نبي

ورسل الوسائط حتى اخرجك نبيا رواه البزار وكذا رواه ابن سعد و

ابو نعيم في الدلائل بسند صحيح والطبراني ورجاله ثقات وعنه اي عن

ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ايضا في تفسير الآية قال ما زال النبي

صلى الله عليه وسلم يتقلب في اصلاب الانبياء حتى ولدته امه رواه ابو نعيم

وروى ابو نعيم في الدلائل عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما انه قال

كان من دلالة حمل آمنة برسول الله صلى الله عليه وسلم

وبها سوقون نطقا وحكمه الرفع اذ لا يقال رايا ان كل دابة لقريش نطقت

تلك الليلة وقالت حمل برسول الله صلى الله عليه وسلم ورب الكعبة وهو امان الدنيا

وعدة مع الهاء في نسخة امان بالنون اي انها من العلامات العامة وسراجها

الا صاحبه العالمين وسراج اهلها ولم يبق سرير لملك من ملوك الدنيا الا اصبح منكوسا

وفرت وحوش المشرق الى وحوش المغرب بالبشارات وكذلك اهل البحار يبشر

بعضهم بعضا وله في كل شهر من شهوره نداء في الارض ونداء في السماء ان

ابشروا فقد آن ان يظهر ابو القاسم صلى الله عليه وسلم ميمونا مباركا الحديث

وهو شديد الضعف وعن غيره اي غير ابن عباس لم يبق في تلك الليلة دار

الا اشرقت ولا مكان الا دخله النور ولا دابة الا نطقت وروى الحافظ

ابو بكر بن عائذ عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما انه قال لما ولد صلى

الله عليه وآله وسلم قال في اذنه رضوان خازن الجنان ابشر يا محمد فما

بقي لنبي علم الا وقد اعطيته فانت اكبرهم علما واشجعهم قلبا ارسله ابن عباس من

مرسل الصحابة وصل في الاصح وحكمه الرفع اذ لا مجال فيه للتراي وروى

محمد بن سعد من حديث جماعة منهم عطاء بن ابي رباح وابن عباس

ان امنة بنت وهب قالت لما فصل اي خرج مني تعني تريد ابنه

النبي صلى الله عليه وسلم خرج معه نور اضاء له ما بين المشرق والمغرب ثم وقع الى الارض

على يديه ثم اخذ قبضة من التراب فقبضها ورفع رأسه الى السماء — وروى ابن

في المسند عن ابن عباس رضي الله تعالى عنها قال ولد صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين و

استنبئ (اى نبئ فالسين للتوكيد) يوم الاثنين وخرج مهاجرا من مكة الى المدينة يوم

الاثنين و دخل المدينة يوم الاثنين رفع صلى الله عليه وسلم الحجر الاسود الى موضعه

فهو مرسل صحابي لانه لم يدرك ذلك

كان في الجاهلية وابن ثلث ... شرح المواهب للعلامة الزرقاني باللفظ مختصرا

واخرج ابو نعيم عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كان من دلالات

حمل رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كل دابة كانت لقريش نطقت تلك الليلة و

قالت حمل برسول الله صلى الله عليه وسلم ورب الكعبة وهو امان الدنيا وسراج اهلها ولم

يبق كاهنة في قريش ولا في قبيلة من قبائل العرب الا حجبت عن صاحبها وانتزع

علم الكهنة منها ولم يبق سرير ملك من ملوك الدنيا الا اصبح منكوسا والملك مخرسا

لا ينطق يومه ذلك ومرت وحش المغرب الى وحش المشرق بالبشارات وكذلك اهل

البحار يبشر بعضهم بعضا وله في كل شهر من شهوره نداء في الارض ونداء في السماء

ان ابشروا فقد آن لابي القاسم ان يخرج على الارض ميمونا مباركا قال وبقي في

بطن امه تسعة اشهر كملا لا تشكو وجعا ولا ريحا ولا مغصا ولا ما يعرض النساء ذوات

الحمل وهلك ابوه عبد الله وهو في بطن امه فقالت الملائكة الهنا وسيدنا بقي نبيك

هذا يتيما فقال الله انا له ولي وحافظ ونصير وتبركوا بمولده فمولده ميمون مبارك

وفتح لمولده ابواب السماء وجنانه وكانت آمنة تحدث عن نفسها وتقول اتاني

أتت حين مر لي من حمله ستة اشهر فوكزني برجله في المنام وقال يا آمنة انك قد حملت بخير العالمين جميعًا فاذا ولدتيه فسميه محمدًا وكانت تحدث عن شأنها وتقول لقد اخذني ما يأخذ النساء ولم يعلم بي احد من القوم فسمعت وجبة شديدة وامرًا عظيمًا فهالني ذلك فرأيت كأن جناح طير ابيض قد مسح على فؤادي فذهب عني كل رعب وكل وجع كنت اجد ثم التفت فاذا انا بشربة بيضاء لبنا وكنت عطشى فتناولتها فشربتها فاضاء مني نور عالٍ ثم رأيت نسوة كالنخل الطوال كأنهن من بنات عبد مناف يحدقن بي فبينا انا اعجب اذا بديباج (و في نسخة اتعجب) واقول واغوثاه من اين علمن بي وقال في غير هذه الرواية فقلن لي نحن آسية امرأة فرعون ومريم بنت عمران وهؤلاء من الحور العين واشتد الامر وانا اسمع الوجبة في كل ساعة اعظم مما تقدم فبينا انا كذلك (اذا بديباج) ابيض قد مد بين السماء والارض فاذا قائل يقول خذوه من اعين الناس قالت ورأيت رجالا قد وقفوا في الهواء بايديهم اباريق من فضة ورأيت قطعة من الطير قد اقبلت حتى غطت حجري مناقيرها من الزمرد واجنحتها من اليواقيت فكشف الله عن بصري وابصرت تلك الساعة مشارق الارض ومغاربها ورأيت ثلاثة اعلام مضروبات علما في المشرق وعلما في المغرب وعلما على ظهر الكعبة فاخذني المخاض فولدت محمدًا صلى الله عليه وسلم فلما خرج من بطني نظرت اليه فاذا انا به ساجد قد رفع اصبعيه الى السماء

كالمتضرع المبتهل ثم رأيت سحابة بيضاء وقد أقبلت من السماء حتى غشيته

فغيب عن وجهي وسمعت مناديا ينادي طوفوا بمحمد شرق الأرض

وغربها وادخلوه البحار ليعرفوه باسمه ونعته وصورته ويعلموا انه سمي فيها

الماحي لا يبقى شيء من الشرك الا محي في زمنه ثم تجلت عنه في أسرع وقت

فاذا انا به مدرج في ثوب صوف ابيض وتحته حريرة خضراء وقد قبض على

مفاتيح من اللؤلؤ الرطب واذا قائل يقول قبض محمد مفاتيح النصرة ومفاتيح الريح

ومفاتيح النبوة ثم اقبلت سحابة اخرى يسمع منها صهيل الخيل وخفقان

الاجنحة حتى غشيته فغيب عني فسمعت مناديا ينادي طوفوا بمحمد الشرق و

الغرب وعلى مواليد النبيين واعرضوه على كل روحاني من الجن والانس والطير

والسباع واعطوه صفاء آدم ورقة نوح وخلة ابراهيم ولسان اسماعيل و

بشرى يعقوب وجمال يوسف وصوت داود وصبر ايوب وزهد يحيى وكرم

عيسى واغمروه في اخلاق الانبياء ثم تجلت فاذا انا به قد قبض حريرة خضراء

مطوية واذا قائل يقول بخ بخ قبض محمد على الدنيا كلها لم يبق خلق

من اهلها الا دخل في قبضته واذا انا بثلاثة نفر في يد احدهم ابريق فضة

وفي يد الآخر طست من زمرد اخضر وفي يد الثالث حريرة بيضاء فنشرها

فاخرج منها خاتما تحار ابصار الناظرين دونه فغسله من ذلك الابريق سبع

مرات ثم ختم بين كتفيه بالخاتم ثم لفه في الحريرة ثم حمله فادخله بين اجنحته ساعة

...الخ وفي انسان العيون وعن ابن عباس رضي الله عنهما انه ولد يوم الاثنين في ربيع الاول وانزلت عليه النبوة يوم الاثنين في ربيع الاول وهاجر الى المدينة يوم الاثنين في ربيع الاول قال بعضهم هذا غريب جدا ۱۲ واخرج الدارمي وابن سعد وابن عساكر عن ابي فروة عن ابن عباس انه سأل كعب الاحبار كيف تجد نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في التوراة فقال كعب نجده محمد بن عبد الله يولد بمكة ويهاجر الى طابة ويكون ملكه بالشام وليس بفحاش ولا سخاب في الاسواق ولا يكافئ بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويغفر الحديث واخرج الحاكم وصححه عن ابن عباس قال اوحى الله الى عيسى آمن بمحمد ومر من ادركه من امتك ان يؤمنوا به فلولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنة ولا النار ولقد خلقت العرش على الماء فاضطرب فكتبت عليه لا اله الا الله محمد رسول الله فسكن واخرج ابن عساكر من طريق كريب عن ابن عباس قال لم يزل الله تعالى يتقدم في النبي صلى الله عليه وسلم الى آدم فمن بعده ولم تزل الامم تتباشر به وتستفتح به حتى اخرجه الله في خير امة وفي خير قرن وفي خير

ستجاب في خير بلد فاقام بها ما شاء الله وهو حرم ابراهيم ثم اخرجه
الى طيبة وهي حرم محمد فكان مبعثه من حرم ومهاجره الى حرم
واخرج ابن جرير عن ابن عباس قال لما امر ابراهيم باخراج هاجر
حمل على البراق فكان لا يمر بارض عذبة سهلة الا قال انزل ههنا
يا جبرئيل فيقول لا حتى اتى مكة فقال جبرئيل انزل يا ابراهيم قال حيث
لا ضرع ولا زرع قال نعم ههنا يخرج النبي الذي من ذريتك الذي تتم به
الكلمة العليا واخرج ابن سعد وابن عساكر عن ابن العباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجت من لدن آدم من نكاح غير سفاح و
اخرج الطبراني عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولدني من سفاح الجاهلية شيء وما ولدني الا نكاح كنكاح الاسلام
واخرج ابو نعيم من طرق عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لم يلتق ابواي قط على سفاح لم يزل الله ينقلني من الاصلاب الطيبة
الى الارحام الطاهرة مصفى ومهذبا لا ينشعب شعبتان الا كنت في خيرهما
واخرج ابن سعد من طريق الكلبي عن ابي صالح عن ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خير العرب مضر وخير مضر بنو عبد مناف وخير بني عبد مناف
بنو هاشم وخير بني هاشم بنو عبد المطلب والله ما افترق فرقتان منذ
خلق الله آدم الا كنت في خيرهما واخرج ابن عمر العدني في مسنده

عن ابن عباس ان قريشا كانت نورا بين يدي الله تعالى قبل ان يخلق
آدم بالفي عام يسبح ذلك النور وتسبح الملائكة بتسبيحه فلما خلق الله آدم القى
ذلك النور في صلبه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهبطني الله الى الارض
في صلب آدم وجعلني في صلب نوح وقذف في صلب ابراهيم ثم لم يزل الله
ينقلني من الاصلاب الكريمة والارحام الطاهرة حتى اخرجني من بين ابوي
لم يلتقيا على سفاح قط **واخرج** ابو نعيم والخرائطي وابن عساكر من طريق
عطاء عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال لما خرج عبد المطلب بابنه ليزوجه
مر به على كاهنة من اهل تبالة متهودة قد قرأت الكتاب يقال لها فاطمة
بنت مر الخثعمية فرأت نور النبوة في وجه عبد الله فقالت له يا فتى هل لك
ان تقع علي الآن واعطيك مائة من الابل فقال عبد الله **شعر**
اما الحرام فالممات دونه ❊ والحل لا حل فاستبينه ❊ فكيف لي الامر الذي تبغينه
يحمي الكريم عرضه ودينه ❊ ثم مضى مع ابيه فزوجه آمنة بنت وهب فاقام
عبد الله عندها ثلاثا ثم ان نفسه دعته الى ما دعته اليه الخثعمية فاتاها فقالت
ما صنعت بعدي قال زوجني ابي آمنة بنت وهب فاقمت عندها ثلاثا قالت
اني والله ما انا صاحبة ريبة ولكني رايت في وجهك نورا فاردت ان يكون
في وابى الله الا ان يصيره حيث احب **واخرج** ابن عساكر عن ابن عباس
رضي الله تعالى عنهما قال لما ولد النبي صلى الله عليه وسلم عق عنه عبد المطلب بكبش

وسماه محمدا فقيل له يا ابا الحارث ما حملك على ان سميته محمدا ولم تسمه باسم آبائه قال
اردت ان يحمده الله في السماء ويحمده الناس في الارض **واخرج**
البيهقي وابو نعيم وابن عساكر من طريق عكرمة عن ابن عباس قال كانت
امرأة من خثعم تعرض نفسها في مواسم الحج وكانت ذات جمال ومعها
ادم تطوف كأنها تبيعه فأتت على عبد الله بن عبد المطلب فلما رأته اعجبها
فعرضت نفسها عليه فقال مكانك حتى ارجع اليك فانطلق الى آمنة فواقعها
فحملت بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما رجع اليها قالت من انت قال انا الذي
قلت لك قالت لا انت هو الذي كنت ارى لقد رأيت بين عينيك نورا ما اراه
الآن **واخرج** ابو نعيم عن بريدة وابن عباس قال رأت آمنة
في منامها فقيل لها انك قد حملت بخير البرية وسيد العالمين فاذا ولدتيه
فسميه احمد ومحمدا **واخرج** ابن سعد وابن عساكر عن ابن عباس
ان آمنة قالت لقد علقت به فما وجدت له مشقة حتى وضعته فلما فصل
مني خرج معه نور اضاء ما بين المشرق الى المغرب ثم وقع الى الارض
معتمدا على يديه ثم اخذ قبضة من تراب فقبضها ورفع رأسه الى السماء
واخرج ابن سعد وابو نعيم عن ابن عباس قال كانت يهود قريظة والنضير
وفدك وخيبر يجدون صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندهم قبل ان
يبعث وان دار هجرته المدينة فلما ولد قالت احبار يهود ولد احمد الليلة

ہذا الکوکب قد طلع فلما تنبأ قالوا تنبأ احمد کانوا یعرفون ذلک ویقرؤن

واخرج ابن عدی وابن عساکر من طریق عطاء عن ابن عباس قال ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسرورا مختونا **واخرج** البیہقی عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یری باللیل فی الظلمۃ کما یری بالنہار فی الضوء واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیسرے فصل میں بیان حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج الزبیر بن بکار فی اخبار مدینۃ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منتقی ... المتوکل ... [illegible]

... من ... لا ... [illegible]

واخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال ... [illegible] ... قبل ان یبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت علی شیخ من الازد ... انت علیہ بعمامۃ سنۃ الا عشر سنین فقال لی احسبک ... قلت نعم ... قلت نعم قال بقیت لی منک خصلۃ قلت ... قال اکشف لی عن ... قال اجد فی العلم الصادق ان نبیا یبعث فی الحرم یعاونہ ... فتی وکہلا فاما الفتی فخواض غمرات ودفاع معضلات واما الکہل فا... علی بطنہ شامۃ وعلی فخذہ الیسری علامۃ وما علیک ان ترینی فقد تکاملت فی الصفۃ الا ما خفی علی قال ابو بکر فکشفت لہ عن بطنی فرای شامۃ سوداء فوق سرتی فقال انت ہو ورب الکعبۃ **واخرج** الطیالسی والبیہقی عن ابن مسعود قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا قریشا فان عالمها یملأ الارض علما قال
الامام احمد وغیرہ ہذا العالم ہو الشافعی لانہ لم ینتشر فی طباق الارض من علم عالم
قریشی من الصحابۃ وغیرہم ما انتشر من العلم الشافعی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین واللہ
سبحانہ تعالی اعلم وعلمہ اتم

چوتھی فصل

میں ہے بیان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار خلقہ
فاختار منہم بنی آدم ثم اختار من بنی آدم العرب ثم اختارنی من العرب فلم ازل
خیارا من خیار **واخرج** ابن عساکر عن عبداللہ بن عمر قال ولد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مسرورا مختونا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

پانچویں فصل

میں ہے بیان حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص الصحابی ابن الصحابی
رضی اللہ تعالی عنہما **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما
قال کان بمر الظہران راہب یسمی عیصا من اہل الشام وکان یقول یوشک ان
یولد فیکم یا اہل مکۃ مولود تدین لہ العرب (ای تنقاد و تخضع و تذل) و
یملک العجم ہذا زمانہ فکان لا یولد بمکۃ مولود الا یسأل عنہ فلما کان صبیحۃ الیوم
الذی ولد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عبدالمطلب حتی اتی عیصا وناداہ فاشرف
علیہ فقال عیص کن اباہ فقد ولد ذلک المولود الذی کنت احدثکم یوم الاثنین
قال (ای عبدالمطلب) ولد فی اللیلۃ مع الصبح مولود قال فما سمیتہ قال محمد

(ای عزمت علی التسمیة) قال ولقد کنت اشتہی ہذا المولود فیکم اہل ہذا البیت
(والکتیبة) بثلاث خصال تعرفہ (ای تمیزہ تلک الخصال وتدل علی انہ ذلک المولود)
فقد اتی علیہن منہا انہ طلع النجم البارحة وانہ ولد الیوم وان اسمہ محمد رواہ ابو جعفر بن
ابی شیبة وخرجہ ابو نعیم فی الدلائل کذا رواہ ابن عساکر **اخرج** مسلم فی
صحیحہ من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال
ان اللہ عز وجل کتب مقادیر الخلق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف
سنة وکان عرشہ علی الماء ومن جملة ما کتب فی الذکر وہو ام الکتاب ان محمدا
خاتم النبیین (ای فی الوجود) واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چھٹی فصل میں**
ہے بیان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کا **اخرج** البیہقی و
ابو نعیم عن حسان بن ثابت (ابن المنذر بن عمرو بن حرام الانصاری شاعر
المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم المؤید بروح القدس جوز فیہ الصرف وعدمہ قال انی لغلام
ابن سبع سنین او ثمان سنین علی التقریب فقد ذکروا انہ عاش مائة وعشرین سنة
کابیہ وجدہ وابی جدہ ومات سنة اربع وخمسین اعقل ما رایت وسمعت اذ یہودی
یصرخ (بالمدینة ففی روایة ابن اسحاق یصرخ علی اطمة یثرب) ذات غداة
یا معشر یہود فاجتمعوا الیہ انا اسمع قالوا ویلک ما لک قال طلع نجم احمد الذی ولد بہ
(عندہ او سببہ لاعتقاد الیہودی تاثیر النجم) فی ہذہ اللیلة واللہ سبحانہ
وتعالی اعلم وعلمہ اتم **ساتویں فصل میں** ہے بیان حضرت

چھٹی فصل میں ہے بیان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کا

ساتویں فصل میں ہے بیان حضرت

واخرج البیہقی عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ تعالی عنہ
والطبرانی وابونعیم وابن عساکر عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالی عنہ
قال حدثتنی امی انہا شہدت ولادۃ امنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ ولدتہ قالت فما
شئ انظر الیہ فی البیت الا نور وانی انظر الی النجوم تدنو حتی انی لاقول لیقعن
علی فلما وضعتہ خرج منہا نور اضاء لہ البیت والدار حتی جعلت لا اری الا نورا
واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

آٹھویں فصل میں ہے بیان ابو ... بن لبید رضی اللہ تعالی عنہ انہ حدث انہ کان یطلع من آطام المدینۃ
یا اہل یثرب قد ذہب واللہ نبوۃ بنی اسرائیل ... ہذا نجم قد طلع بمولد احمد وہو نبی آخر الانبیاء
ومہاجرہ الی یثرب واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

نویں فصل میں ہے بیان حضرت بریدۃ الاسلمی صحابی رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج**
ابونعیم عن بریدۃ وابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم قالا رأت امنۃ فی منامہا قیل
لہا انک قد حملت بخیر البریۃ وسید العالمین فاذا ولدتیہ فسمیہ احمد ومحمدا **اخرج**
ابونعیم وابن سعد عن بریدۃ عن مرضعۃ فی بنی سعد وہی امراۃ سہیمۃ غیر حلیمۃ المشہور
قالہ الشامی ان امنۃ قالت رأیت کانہ خرج من فرجی شہاب اضاءت لہ الارض
حتی رأیت قصور الشام

دسویں فصل میں ہے بیان حضرت قیس بن مخرمۃ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج الترمذی** فی باب ما جاء
فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قیس بن مخرمۃ قال ولدت انا ورسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل قال و سأل عثمان بن عفان قباث بن اشیم انت اکبر ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکبر منی وانا اقدم منہ فی المیلاد واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

گیارھویں فصل

میں ہی بیان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج ابن ابی حاتم** فی تفسیرہ وابونعیم فی الدلائل من طریق عن قتادہ عن الحسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک الآیۃ قال کنت اول النبیین فی الخلق وآخرہم فی البعث فبدء بی قبلہم **واخرج** البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ **واخرج** ابن عساکر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یلدنی بغی قط مذ خرجت من صلب آدم ولم تزل تنازعنی الامم کابرا عن کابر حتی خرجت من افضل حیین من العرب ہاشم وزہرۃ **فی المواہب اللدنیۃ** ولد صلی اللہ علیہ وسلم معذورا ای مختونا مسرورا ای مقطوع السرۃ کما روی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ذلک وفیہ الیہ عند ابن عساکر وابن عدی انتہت بزیادۃ من شرحہا للعلامۃ الزرقانی **واخرج** البیہقی وابن عساکر عن ابی ہریرۃ

ترجمه

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله آدم اراه بنيه فجعل
يرى فضائل بعضهم على بعض فرأى نورا ساطعا في اسفلهم فقال يا رب من
هذا قال هذا ابنك احمد وهو اول وهو آخر وهو اول شافع **واخرج**
عبد الرزاق في جامعه والحاكم وابو نعيم عن ابي هريرة ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال اني لانظر الى ما ورائي كما انظر الى ما بين يدي **واخرج** ابن
عساكر عن ابي الاشجعي قال لما نسخ عثمان المصاحف قال له ابو هريرة اصبت و
وفقت اشهد لسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اشد امتي
حبا لي قوم يأتون من بعدي يؤمنون بي ولم يروني يعملون بما في الورق
المعلق فقلت اي ورق حتى رأيت المصاحف فاعجب ذلك عثمان وامر
لابي هريرة بعشرة آلاف وقال والله ما علمت انك لتحبس علينا حديث
نبينا صلى الله عليه وسلم **واخرج** الشيخان عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأتين على احدكم يوم لان يراني احب اليه من
اهله وماله **واخرج** عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وددت
اني رأيت اخواني قالوا اولسنا اخوانك يا رسول الله قال بل انتم اصحابي و
اخواني الذين لم يأتوا بعد **واخرج** ابو نعيم عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لو كان العلم بالثريا لتناوله رجال من ابناء فارس

في خيرات الحسان في مناقب ابي حنيفة النعمان

قال الشيخ الاجل احمد بن حجر المكي الشافعي رحمة الله عليه بعد نقل الحديث الشريف قال الحافظ المحقق الجلال السيوطي هذا اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة بابي حنيفة وفي الفضيلة التامة انظير الحديث الذي في مالك رحمه الله وهو قوله صلى الله عليه وسلم يوشك ان يضرب الناس اكباد الابل يطلبون العلم فلا يجدون اعلم من عالم المدينة والحديث الذي في الشافعي رحمة الله وهو قوله لا تسبوا قريشا فان عالمها يملاء الارض علما وهو حديث لطرق كثيرة وزعم بعضهم وضعه لقوة دشمنوا على زاعمه ومخترعه قال العلماء عالم المدينة في الحديث الاول مالك وعالم قريش في الحديث الثاني الشافعي قال بعض تلامذة الجلال وما جزم به شيخنا من ان الامام ابا حنيفة هو المراد من هذا الحديث ظاهر لا شك فيه لانه لم يبلغ احد في زمنه من ابناء فارس في العلم مبلغه ولا بلغ اصحابه وفيه معجزة ظاهرة للنبي صلى الله عليه وسلم حيث اخبر بما سيقع وليس المراد بفارس البلد المعروف بل جنس من العجم وهم الفرس وان جد الامام ابي حنيفة منهم على ما عليه الاكثرون وفي خبر عن الديلمي خير العجم فارس انتهت بحروفها **واخرج** الحاكم وصححه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الناس ان يضربوا اكباد الابل فلا يجد واعلم من عالم المدينة قال سفيان هو هذا العالم مالك بن انس رضي الله تعالى عنه والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

بارھویں فصل

میں ہے بیان حضرت عرباض بن ساریہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج احمد والبزار والطبرانی والبیہقی عن العرباض بن ساریۃ ان رسول الله
صلی الله علیہ وسلم قال انی عبد الله لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ وسأنبئکم
عن ذلک انی دعوۃ ابی ابراہیم وبشارۃ عیسی ورؤیا امی التی رأت و
کذلک امہات النبیین یرین وان ام رسول الله صلی الله علیہ وسلم رأت
حین وضعتہ نورا اضاءت لہ قصور الشام والله سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیرھویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو امامہ صحابی رضی الله تعالی عنہ۔

اخرج ابن سعد عن حرام بن عثمان الانصاری قال
قدم اسعد بن زرارۃ من الشام تاجرا فی اربعین رجلا من قومہ فرأی رؤیا
ان آتیا اتاہ فقال ان نبیا یخرج بمکۃ یا ابا امامۃ وصاحب لہ سیعنہ

واخرج ابن سعد واحمد والطبرانی والبیہقی وابو نعیم عن ابی امامۃ قال
قیل یا رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما کان بدء امرک قال دعوۃ ابراہیم
وبشری عیسی ورأت امی انہ یخرج منہا نور اضاءت بقصور الشام والله سبحانہ
وتعالی اعلم وعلمہ اتم

چودھویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو جہم رضی الله تعالی عنہ وکان من المعمرین من قریش

اخرج ابو نعیم من
طریق [illegible] عبد الله بن ابی جہم عن ابیہ عن جدہ قال سمعت ابا طالب
یحدث عن عبد المطلب قال بینا انا نائم فی الحجر اذ رأیت رؤیا ہالتنی ففزعت
منہا فزعا شدیدا فاتیت کاہنۃ قریش فقلت لہا انی رأیت اللیلۃ کان

...قد قال رأيتها السماء وضربت باغصانها المشرق والمغرب وما
رأيت نوراً أزهر منها أعظم من نور الشمس بسبعين ضعفاً ورأيت العرب والعجم
ساجدين وهي تزداد كل ساعة عظماً ونوراً وارتفاعاً ساعة تخفى وساعة تظهر
ورأيت رجالاً من قريش قد تعلقوا باغصانها ورأيت قوماً من قريش يريدون
قطعها فاذا دنوا منها اخذهم شاب لم ار قط احسن منه وجهاً ولا اطيب منه
ريحاً فيكسر ظهورهم ويقلع اعينهم فرفعت يدي لاتناول منها نصيباً فقلت
لمن النصيب فقال النصيب هو الذين تعلقوا بها وسبقوك اليها فانتبهت مذعوراً
فزعاً فرأيت وجه الكاهنة قد تغير ثم قالت ان صدقت رؤياك ليخرجن
من صلبك رجل يملك المشرق والمغرب ويدين له الناس ثم قال لابي طالب
لعلك ان تكون هذا المولود فكان ابو طالب يحدث بهذا الحديث والنبي
صلى الله عليه وسلم قد خرج ويقول كانت الشجرة والله ابا القاسم الامين فيقال له
الا تؤمن به فيقول السبة والعار والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

پندرھوین فصل

مین ہے بیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ

فی المواہب اللدنیۃ

حدیث سلمان الفارسی
عند ابن عساکر قال هبط جبرئیل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... سلمان ... علی ان
... فقال ان ربک یقول کنت اتخذت ابراہیم
خلیلا فقد اتخذتک حبیبا وما خلقت خلقا اکرم علی منک ولقد خلقت الدنیا واهلها

... حبیبا کو اس سے پیدا کیا ہے

لا عز فہم کرامتک منزلتک عندی ولولاک ما خلقت الدنیا **واخرج** ابن عساکر

عن سلمان قال قال جبریل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ موسی تکلیما وخلق عیسی من روح القدس

واتخذ ابراہیم خلیلا واعطی آدم فما اعطیت من الفضل فہبط جبریل فقال ان کنت

جبریل کلمت اتخذت ابراہیم خلیلا فقد اتخذتک حبیبا وان کنت کلمت موسی

فی الارض تکلیما فقد کلمتک فی السماء وان کنت خلقت عیسی من روح القدس فقد خلقت اسمک من قبل ان اخلق

الخلق بالفی سنۃ ولقد وطئت فی السماء موطئا لم یطاہ احد قبلک ولا یطاہ احد

بعدک وان کنت اصطفیت آدم فقد ختمت بک الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم

علی منک وقد اعطیتک الحوض والشفاعۃ والناقۃ والقضیب والتاج والہراوۃ

والحج والعمرۃ وشہر رمضان والشفاعۃ کلہا لک وظل عرشی فی القیامۃ علیک

ممدود وتاج الحمد علی راسک معقود وقرنت اسمک مع اسمی فلا اذکر فی موضع

حتی تذکر معی ولقد خلقت الدنیا واہلہا لاعرفہم کرامتک ومنزلتک لولاک ما خلقت

الدنیا

سولہویں فصل

میں ہے بیان حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج البیہقی وابن عساکر من طریق مالک عن الزہری عن انس ان النبی صلی

اللہ علیہ وسلم قال ما افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرہما فاخرجت من بین

ابوی فلم یصبنی شیء من عہد الجاہلیۃ وخرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من

لدن آدم حتی انتہیت الی ابی وامی فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا **واخرج**

ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ الی موسی

يا رب ما بال ... من النبي ... قال يا رب من ...
... الكرم على ... كتبت اسمه مع اسمي في العرش قبل ان اخلق السموات
والارض ان الجنة محرمة على جميع خلقي حتى يدخلها هو وامته قال من امته قال الحمادون
يحمدون صعودا وهبوطا وعلى كل حال يشدون اوساطهم ويطهرون اطرافهم صائمون
بالنهار رهبان بالليل اقبل منهم اليسير وادخلهم الجنة بشهادة ان لا اله الا الله قال
اجعلني نبي تلك الامة قال نبيها منها قال اجعلني من امة ذلك النبي قال استقدمت
واستاخر ولكن ساجمع بينك وبينه في دار الجلال **واخرج** ابن مردويه عن انس
قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد جاءكم رسول من انفسكم بفتح الفاء وقال
انا انفسكم نسبا وصهرا وحسبا ليس في آبائي من لدن آدم سفاح كلنا نكاح **واخرج**
ابن سعد وابو نعيم عن انس قال كنا نعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
اقبل بطيب ريحه **واخرج** البزار وابو يعلى عن انس قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا مر في الطريق من طرق المدينة وجدوا منه رائحة
الطيب قالوا مر رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الطريق **واخرج** الطبراني
في الاوسط وابو نعيم وابن عساكر من طرق متعددة عن انس رضي الله تعالى عنه
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كرامتي على ربي اني ولدت مختونا ولم ير احد
سوآتي والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **سترهوين فضل** مين ہے
بيان حضرت زيد بن اسلم صحابي رضي الله تعالى عنه **اخرج**

ابن سعد وغيره عن زيد بن اسلم ان آمنة لما حملت النبي صلى الله عليه وسلم كانت
لها اسامعی انک قد حملت مولودا شانه والله لمثله فقالت اجد ما يجد النساء
من حمل ولقد اوحيت فقيل لي انک تلدين غلاما فسميه محمدا وهو سيد العالمين [illegible]
شمالها بيده رضا راسه الى السماء ثم خرجت عليه الى زوجها فاخبرته فسر بذلك والله
سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **اٹھارہویں فصل** میں بیچ بیان حضرت
واثلة بن الاسقع رضی الله تعالی عنه **اخرج** مسلم عن واثلة بن الاسقع قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله اصطفی من ولد ابراهیم اسمعیل واصطفی من ولد اسماعیل
بنی کنانة واصطفی من بنی کنانة قریشا واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی
من بنی هاشم والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم **انیسویں فصل** میں بیچ
بیان حضرت ابو مریم غسانی رضی الله تعالی عنه **اخرج** الطبرانی وابونعیم
عن ابی مریم الغسانی رضی الله تعالی عنه ان اعرابیا قال للنبی صلی الله علیه وسلم
ای شیء کان اول نبوتک قال اخذ الله منی المیثاق کما اخذ من النبیین میثاقهم
ودعوة ابی ابراهیم وبشری عیسی ورأت امی فی منامها انه خرج من بین
رجلیها سراج اضاءت له قصور الشام **قوله** ابی مریم فی التقریب ابو مریم الغسانی
جد ابی بکر بن عبد الله بن ابی مریم وقد قیل ان الغلطة صحبة له وفی اسد الغابة
فی معرفة الصحابة ابو مریم الغسانی جد ابی بکر بن عبد الله بن ابی مریم قال
اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله ولدت لی اللیلة جاریة

قال والعلماء انزلت علی سورة مریم فلما قرأ مریم قال کنی بابی مریم فقرأ ح
النبی صلی الله علیه وسلم وقال ابو حاتم الرازی سالت بعض ولد ابی مریم عن
فقال فیه یعنی الشامیین اه والله سبحانه وتعالی اعلم علمه اتم ستائیسویں

فصل میں ہے بیان حضرت ابو صخر عقیلی رضی الله تعالی عنه

اخرج احمد وابن سعد عن ابی صخر العقیلی قال حدثنی رجل من الاعراب
قال مر رسول الله صلی الله علیه وسلم بیهودی معه سفر فیه التوراة یقرأها علی ابن له
فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا یهودی انشدک بالله الذی انزل التوراة علی موسی
اتجد فی توراتک نعتی وصفتی ومخرجی فقال برأسه ان لا فقال ابنه لکنی اشهد بالله الذی
انزل التوراة علی موسی انا لنجد نعتک وزمانک وصفتک ومخرجک فی کتابنا وانا اشهد
ان لا اله الا الله وانک رسول الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم اقیموا الیهودی عن
صاحبکم وقبض الفتی فصلی علیه النبی صلی الله علیه وسلم واخرج البیهقی نحوه من حدیث
انس وابن مسعود وفی اسد الغابة فی معرفة الصحابة فاقیموا الیهودی عن اخیکم فقال
الفتی [illegible] فولی رسول الله صلی الله علیه وسلم حنوطه وکفنه وصلی علیه اه والله
تعالی اعلم علمه اتم اٹھائیسویں

فصل میں ہے بیان حضرت شداد بن اوس
رضی الله تعالی عنه **اخرج** ابو یعلی وابو نعیم وابن عساکر عن شداد بن اوس ان
رجلا من بنی عامر سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم ما حقیقة امرک فقال بدء شأنی
انی دعوة ابراهیم وبشری اخی عیسی وانی کنت بکر امی وانها حملت بی کاثقل

ادخل بها وجعلت أتشكل الى صورة احابها تشكل ... فرأيت في منامي

ان الذي في بطنها نور قالت فجعلت اتبع بصري النور يسبق بصري بالنور يسبق

بصري حتى اضاءت لي مشارق الارض ومغاربها ثم انها ولدته فما ...

نشأت فبغضت الي اوثان قريش وبغض الي الشعر فكنت مسترضعا في بني ليث

بن بكر فبينا انا ذات يوم منتبذ من اهلي في بطن واد مع اتراب لي من الصبيان

اذ انا برهط ثلاثة معهم طست من ذهب ملئ ثلجا فاخذوني من بين اصحابي و

انطلق الصبيان هرابا مسرعين الى الحي فعمد احدهم فاضجعني على الارض اضجاعا

لطيفا ثم شق ما بين مفرق صدري الى منتهى عانتي وانا انظر اليه لم اجد لذلك حسا

ثم اخرج احشاء بطني ثم غسلها بذلك الثلج فانعم غسلها ثم اعادها مكانها ثم قام الثاني

فقال لصاحبه تنح ثم ادخل يده جوفي فاخرج قلبي وانا انظر اليه فصدعه ثم اخرج

منه مضغة سوداء فرمى بها ثم قال بيده يمنة ويسرة كانه يتناول شيئا فاذا

انا بخاتم في يده من نور يحار الناظر دونه فختم به قلبي فامتلأ نورا النبوة والحكمة

ثم اعاده مكانه فوجدت برد ذلك الخاتم في قلبي دهرا ثم قال الثالث لصاحبه تنح

فامر يده بين مفرق صدري الى منتهى عانتي فالتأم ذلك الشق باذن الله تعالى

ثم اخذ بيدي فانهضني من مكاني انهاضا لطيفا ثم قال للاول زنه بعشرة من امته

فوزنوني بهم فرجحتهم ثم قال زنه بمائة من امته فوزنوني بهم فرجحتهم ثم قال زنه

بالف من امته فوزنوني بهم فرجحتهم فقال دعوه فلو وزنتموه بامته كلها لرجحهم ثم

فشدوني الى صدورهم وقبلوا راسي وما بين عيني ثم قالوا يا حبيب لم ترع
انك لو تدري ما يراد بك من الخير لقرت عيناك ثم جاء الحي ناجبهم فقال بعض
القوم ان هذا الغلام اصابه لمم او طائف من الجن فانطلقوا به الى كاهننا
حتى ينظر اليه ويداويه فقلت يا هذا ليس بي شيء مما تذكرون اني ارى نفسي سليمة وفوادي
صحيحا فقال زوج ظئري الا ترون ان كلامه كلام صحيح اني لارجو ان لا يكون بابني باس
فذهبوا بي الى الكاهن فقصوا عليه قصتي فقال اسكتوا حتى اسمع من الغلام فانه
اعلم بامره منكم فقصصت عليه فلما سمع قولي وثب الي فضمني الى صدره ثم نادى باعلى
صوته يا للعرب يا للعرب اقتلوا هذا الغلام واقتلوني معه فواللات والعزى لئن
تركتموه وادرك ليبدلن دينكم وليسفهن عقولكم وعقول آبائكم وليخالفن امركم وليأتينكم
بدين لم تسمعوا بمثله فعمدت ظئري فانتزعتني من حجره وقالت لانت اعته
منه واجن ولو علمت ان هذا يكون من قولك ما اتيت به اليك فاطلب لنفسك من
يقتلك فانا غير قاتلي هذا الغلام ثم احتملوني فادوني الى اهلي واصبح اثر الشق ما بين صدري
الى منتهى عانتي كانه الشراك **قال ابو نعيم** اما في هذا الحديث ان امنة وجدت
الثقل في حمله وفي سائر الاحاديث انها لم تجد ثقلا والجمع ان الثقل به في ابتداء علوقها
والخفة عند استمرار الحمل بها ليكونا على الحالين خارجا عن المعتاد المعروف
والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **باسيون فصل** مين ہو بيان حضرت
ابو سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه **اخرج** الطبراني عن ابي سعيد الخدري

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اعرب العرب ولدت فی قریش ونشأت
فی بنی سعد فانی یاتینی اللحن والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم **تینتیسویں**
فصل میں ہے بیان حضرت ابو قتادہ انصاری رضی الله تعالی
عنہ **اخرج** مسلم عن ابی قتادة الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
سئل عن صوم یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت فیه ویوم بعثت او انزل
علی فیه **و اخرج ایضا** عنه رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم سئل عن صوم یوم الاثنین فقال فیه ولدت وفیه انزل علی والله
سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم **چونتیسویں فصل** میں ہے بیان حضرت
جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما **اخرج** عبد الرزاق بسنده عن جابر
بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال قلت یا رسول الله بابی انت وامی
اخبرنی عن اول شیء خلقه الله تعالی قبل الاشیاء قال یا جابر ان الله
قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نوره فجعل ذلك النور یدور بالقدرة
حیث شاء الله ولم یکن فی ذلك الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا
ملك ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی ولا انسی فلما اراد الله ان یخلق الخلق
قسم ذلك النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ومن الثانی اللوح
ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول
حملة العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث بقیة الملائکة ثم قسم الرابع

اربعة اجزاء فخلق من الاول السموات ومن الثانی الارضین ومن الثالث
الجنة والنار ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول نور ابصار المؤمنین
ومن الثانی نور قلوبهم وهی المعرفة باللہ ومن الثالث نور انسهم وهو التوحید
لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ الحدیث **واخرج** الدارمی والبیهقی وابو نعیم
عن جابر بن عبد اللہ قال کان فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال لم یکن
فی طریق فیتبعه احد الا عرف انه قد سلکه من طیبه او عرفه ولم یکن یمر بحجر
ولا شجر الا سجد له واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمه اتم

چھیاسٹھویں فصل

میں ہے بیان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** الخطیب
عن الحسین بن علی رضی اللہ تعالی عنهما قال لما کانت اللیلة التی ولد
فیها النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبر کان بمکة یولد اللیلة فی بلدکم هذا النبی
الذی وصف بانه یعظم موسی ویقتل ... اخطأکم فبشروا
اهل الطائف واهل ... فقال فولد فی تلک اللیلة فخرج الحبر حتی دخل الحجر
فقال اشهد ان لا اله الا اللہ وان موسی حق وان محمدا حق ثم فقد الحبر
فلم یعلم ... واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمه اتم

ستاسٹھویں فصل

میں ہے بیان حضرت حویصة بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج**
الواقدی وابو نعیم عن حویصة بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا
ویهود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکة اسمه احمد ولم یبق من الانبیاء

غیرہ وہو فی کتبنا واخذ علینا صفۃ کذا وکذا حتی اتی الی صفتہ

قال وانا غلام ووراءی احفظ واعی او سمعت صباحا من جہتہ

بنی عبد الاشہل فاذا قومی فزعوا وخافوا ان یکون امر حدث فخرجوا

ثم جاء وفصاح فعلمنا صیاحہ یا اہل یثرب ہذا کوکب احمد قد ولد بہ قال فجعلنا

نعجب من ذلک ثم اقمنا دہرا طویلا ونسینا ذلک فہلک قوم وحدث

آخرون وصرت رجلا کبیرا فاذا مثل ذلک الصیاح بعینہ یا اہل یثرب قد

خرج احمد وتنبأ وجاءہ الناموس الاکبر الذی کان یاتی موسی علیہ السلام

فلم انشب ان سمعت ان بمکۃ رجلا خرج یدعی النبوۃ وخرج من خرج من

قومنا وتاخر من تاخر واسلم فتیان منا احداث ولم یقض لی ان اسلم

حتی قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

ستائیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو الطفیل صحابی

رضی اللہ تعالی عنہ وہو آخر من مات من الصحابۃ کا اسلام وغیرہ

اخرج ابو نعیم وابن مردویہ فی تفسیرہ والدیلمی فی مسند الفردوس

عن ابی الطفیل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی عشرۃ اسماء عند ربی

انا محمد واحمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب والماحی

ویس وطہ واخرج الترمذی فی الشمائل عن سعید الجریری قال سمعت

ابا الطفیل یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما بقی علی وجہ الارض احد

حتى قلت صدقوا قال كان يعني لما سمعته والله سبحانه وتعالى
اعلم وعلمه اتم واحكم **التاسع والعشرون فصل** میں ہے بیان حضرت ام المؤمنین
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا **اخرج** البیہقی والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر
عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي جبريل قلبت الارض
مشارقها ومغاربها فلم اجد رجلا افضل من محمد ولم اجد بني اب افضل من
بني هاشم **واخرج** ابن سعد وابن عساكر عن عائشة رضي الله تعالى
عنها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجت من نكاح غير سفاح **وفي**
انسان العيون روى ابن حبان عن عائشة رضي الله تعالى
عنها عن آمنة ام النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت ان لابني هذا شانا
اني حملت به فلم اجد حملا قط اخف علي ولا اعظم بركة منه **واخرج** ابن سعد
والحاكم والبيهقي وابو نعيم عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان يهودي
قد سكن مكة يتجر فيها فلما كانت الليلة التي ولد فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
في مجلس من قريش يا معشر قريش هل ولد فيكم الليلة مولود فقال القوم والله
ما نعلمه قال انظروا فانه ولد في هذه الليلة نبي هذه الامة الاخيرة بين كتفيه علامة
فيها شعرات متواترات كانهن عرف فرس لا يرضع ليلتين وذلك ان عفريتا
من الجن ادخل اصبعه في فمه فمنعه الرضاع فتصدع القوم من مجلسهم وهم متعجبون
من قوله فلما صاروا الى منازلهم اخبر كل انسان منهم اهله فقالوا قد ولد لعبد الله

بن عبد المطلب ثم حمزة ثم ما اتاه حتى اقدم حتى جاء اليهودي فاخبره والخبر
قال فاذهبوا بي حتى انظر اليه فخرجوا به حتى ادخلوه على امنة فقال اخرجي الينا
ابنك فاخرجته وكشفوا له عن ظهره فراى تلك الشامة فوقع اليهودي مغشيا عليه فقالوا
ما لك ويلك قال ذهبت والله النبوة من بني اسرائيل افرحتم يا معشر قريش
اما والله ليسطون بكم سطوة يخرج خبرها من المشرق الى المغرب و اخرج ابن
عدي والبيهقي وابن عساكر عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يرى في الظلماء كما يرى في الضوء و اخرج ابن عساكر
عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كنت اخيط في السحر فسقطت مني الابرة فطلبتها
فلم اقدر عليها فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فتبينت الابرة بشعاع نور وجهه
فاخبرته فقال يا حميراء الويل ثم الويل ثلاثا لمن حرم النظر الى وجهي والله
سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **فصل الستون** في ... بيان حضرة
ام سلمة ام المؤمنين رضي الله تعالى عنها اخرج ابو نعيم عن عطاء بن يسار عن
ام سلمة هند بنت ابي امية ام المؤمنين) عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه
وسلم) قالت لقد رايت ليلة وضعته نورا اضاءت له قصور الشام حتى رايتها
و اخرج الطبراني في الكبير وابو نعيم عن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم في الصحراء فاذا مناد ينادي يا رسول الله فالتفت فلم ير احدا ثم
التفت فاذا ظبية موثقة فقالت ادن مني يا رسول الله فدنى منها فقال

...فقال بلال لی ...ین لی بها الجبل ... حتی ذهبا ومنها ...
...فقال ... قالت ... الله ... ان لم ... فاطلقها فذهبت ...
... ثم جعت ... فاتبعه اعرابی فقال الک حاجة یا رسول الله فقال ...
... فاطلقها فخرجت تعدو وهی تقول اشهد ان لا اله الا الله وانک رسول
الله فی اسناده الاغلب بن تمیم ضعیف لکن للحدیث طرق کثیرة تشهد بان للقصة
اصلا کما افاده مولانا جلال الدین فی خصائص الکبری والله سبحانه وتعالی
اعلم وعلمه اتم **چھبیسویں فصل** میں ہے بیان حضرت اسماء بنت
ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنها **اخرج** الخرائطی من طریق هشام بن عروة
عن ابیه عن جدته اسماء بنت ابی بکر قالت کان زید بن عمرو بن نفیل وورقة بن
نوفل یذکران انهما اتیا النجاشی بعد رجوع ابرهة من مکة قالا فلما دخلنا علیه قال
اصدقانی ایها القرشیان هل ولد فیکم مولود اراد ابوه ذبحه فضرب علیه بالقداح
فسلم ونحرت عنه جمال کثیرة قلنا نعم قال فهل لکما علم به ما فعل قلنا تزوج امراة
یقال لها آمنة ترکها حاملا وخرج قال فهل تعلمان ولدت ام لا قال ورقة اخبرک
ایها الملک انی لیلة قد بت عند وثن لنا اذ سمعت من جوفه هاتفا یقول
ولد النبی فذلت الاملاک * ونای الضلال وادبر الاشراک
... علی راسه فقال زید عندی کخبره ایها الملک انی فی مثل هذه اللیلة خرجت
حتی اتیت جبل ابی قبیس اذ رایت رجلا ینزل من السماء له جناحان خضران

فوقفت على ابي قبيس ثم اشرفت على كرة تقال لها الشيطان ٭ وجلت اوذان
و ولد الاهين ثم نشر ثوبا سعدا هوى به نحو المشرق والمغرب ثم عرج الى نحت الشباك
وطلع نور كاد يخطف بصري و الذي ما رايت مثل الهاتف بجناحيه حتى سقط على
الكعبة فطلع نور اشرقت له تهامة وقال زكت الارض وادت ٭ بيهاوا و
الى الاصنام التي كانت على الكعبة فسقطت كلها قال النجاشي ويحكم اخبركم عما
اصابني اني نائم في الليلة التي ذكرتها في قبتي وقت خلوتي اذ خرج لي عنق من الارض
هو يقول حل الويل باصحاب الفيل رميتهم طيرا ابابيل ٭ بحجارة من سجيل هلك الاثرم
المعتدي المجرم ولد النبي الامي من اجابه سعد ومن اباه عند ثم دخل الارض فغاب
فذهبت اصيح فلم اطلق الكلام ورمت القيام فلم اطلق القيام فاتاني اهلي فغطت
اجبوا عني الحبشة فحجبوهم عني ثم اطلق عن لساني ورجلي والله سبحانه وتعالى اعلم

علامات الستیوین فصل میں ہے بیان حضرت فاطمہ بنت عبد الله

الثقفية الصحابية رضي الله تعالى عنها اخرج البيهقي والطبراني وابن عبد البر
عن عثمان بن ابي العاص عن امه ام عثمان الثقفية (الصحابية) واسمها فاطمة
بنت عبد الله قالت لما حضرت ولادة رسول الله صلى الله عليه وسلم رايت البيت
راى الذي ولد فيه حين وقع راى نزل من بطن امه قد امتلا نورا ورايت
النجوم تدنو (تقرب مني) حتى ظننت انها ستقع علي والله سبحانه وتعالى اعلم

علامات سینتیسوین فصل میں ہے بیان حضرت حلیمہ سعدیہ رضی الله تعالى عنها

اخرج ابن حبان في صحيحه عن حليمة السعدية مرضعته ان امنة قالت انّ ابني

هذا شانا اني حملت به فلم احمل حملا قط كان اخف علي ولا اعظم بركة

منه ثم رايت نورا كانه شهاب خرج مني حين وضعته اضاءت له اعناق الابل

ببصرى من ارض الشام ثم وضعته فما وقع كما يقع الصبيان وقع واضعا

يده بالارض رافعا راسه الى السماء **وفي مورد الروي في مولد**

النبوي للعلامة علي القاري عليه رحمة الله الباري قالت حليمة فيما

رواه ابن اسحاق وابن راهويه وابو يعلى والطبراني والبيهقي وابو نعيم قدمت

مكة في نسوة من بني سعد بن بكر نلتمس الرضعاء في سنة شهباء فقدمت

على اتان لي ومعي صبي لنا وشارف لنا اي ناقة مسنة هرمة والله ما تبض

بقطرة وما ننام ليلنا اجمع مع صبينا ذاك ما نجد في ثديي ما يغنيه ولا في شارفنا ما يغذيه

فقدمنا مكة فوالله ما علمت منا امراة الا وقد عرض عليها رسول الله صلى الله عليه و

سلم فتاباه اذا قيل يتيم فوالله ما بقي من صواحبي امراة الا اخذت رضيعا

غيري فلما لم اجد غيره قلت لزوجي والله اني لاكره ان ارجع من بين صواحبي

ليس معي رضيع لانطلقن الى ذلك اليتيم فلاخذنه فذهبت فاذا هو مدرج في ثوب

صوف ابيض من اللبن ويفوح منه المسك تحته حريرة خضراء راقد على قفاه

يغط فاشفقت ان اوقظه من نومه لحسنه وجماله فدنوت منه رويدا فوضعت

يدي على صدره فتبسم ضاحكا وفتح عينيه ينظر الي فخرج من عينيه نور حتى دخل

فحال الحمار وما ظهر فصالة بين عينيه حليمة فعلى الاتان ، فاقبل عليه
بما شاء من لبن ، فحولته الى الايسر فابى وكانت تلك حاله بعد قال اهل العلم
اعلمه ان له شريكا فالهمه العدل ، فقالت فروي وروي اخوه ثم اخذه الحمو
ولا ان جئت به على رحلي قام صاحبي فقمنا زوجها الى شارفنا تلك فاذا انها لحافل
فحلب ما شرب وشربت حتى روينا وبتنا بخير ليلة فقال صاحبي يا حليمة والله اني
لاراك قد اخذت نسمة مباركة الم تري ما بتنا به الليلة من الخير والبركة حين
اخذناه فلم يزل الله يزيدنا خيرا قالت حليمة فودعت بعضهم بعضا وودعت
انا ام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ثم ركبت اتاني واخذت محمدا صلى الله عليه
وسلم بين يدي قالت فنظرت الى الاتان وقد سجدت نحو الكعبة ثلث سجدات
ورفعت راسها الى السماء ثم مشت حتى سبقت دواب الناس الذين كانوا
معي وصار الناس يتعجبون مني ويقلن لي النساء ، وهن ورائي يا بنت ابي
ذؤيب اهذه اتانك التي كنت عليها وانت جائية معنا تخفضك طورا وترفعك
اخرى فاقول بالله انها هي فيتعجبن منها ويقلن ان لها شانا عظيما قالت فكنت
اسمع اتاني تنطق وتقول ان لي شانا ثم شانا بعثني الله بعد موتي ورد لي
سمني بعد هزلي ويحكن يا نساء بني سعد انكن لفي غفلة وهل تدرين من
على ظهري خير النبيين وسيد المرسلين وخير الاولين والآخرين و
حبيب رب العالمين قالت حليمة ذكره ابن اسحق وغيره ثم قدمنا

منازل بنی سعد ولا اعلم ارضا من ارض اللہ اجدب منها فكانت

غنمی تروح علی حین قدمنا به شباعا لبنا فنحلب ونشرب وما يحلب انسان قطرة

لبن ولا يجدها فی ضرع حتی كان الحاضر من قومنا يقولون لرعائهم اسرحوا

حيث يسرح غنم بنت ابی ذويب فتروح اغنامهم جياعا ما تبض بقطرة لبن

وتروح اغنامی شباعا لبنا فلله درها من بركة كثرت بها مواشی حليمة ونمت

وارتفع قدرها به وسمت ولم نزل حليمة تتعرف الخير والسعادة وتفوز منه

بالحسنی والزيادة **شعر** لقد بلغت بالهاشمی حليمة * مقاما علا فی ذروة

العز والمجد * وزادت مواشيها واخصب ربعها * وقد عم هذا السعد كل

بنی سعد وفی كتاب الترقيص لابی عبد اللہ محمد بن المعلی الازدی ان من شعر

حليمة مما كانت ترقص به النبی صلی اللہ عليه وسلم **شعر** يا رب اذ اعطيته فابقه

واعله الی العلا وارقه * وادحض اباطيل العدی بحقه * وزدت انا بحقه

بحقه + انتهى بحروفه **والصافية** واخرج البيهقی وابن عساكر

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال كانت حليمة تحدث انها اول فطمت

رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم تكلم فقال اللہ اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله

بكرة واصيلا واللہ سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم **پانچواں باب**

بیان میں روایات صحیحہ کے جو کہ اسباب میں ہے تابعین رضی اللہ

تعالی عنہم اجمعین سے ہوا ب بنظر اختصار ذکر بعض تابعین رضی اللہ تعالی عنہم

وبیر اکتفا کرتا ہوں اور جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
فضائل بیان فرمائے ہیں اونمیں سے تھوڑا سا تبرکاً وتیمناً ذکر ہوتا
ہے اور اس باب میں کئی فصلیں ہیں پہلی فصل میں یہ بیان
حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ ذکر الامام العارف الربانی عبد اللہ
بن ابی جمرة فی کتابہ بہجة النفوس من قبل ابن سبع فی شفاء الصدور
ورواہ ابو سعد فی شرف المصطفی وابن الجوزی فی الوفاء عن کعب الاحبار
الا نبی المخضرم ادرک المصطفی ولم یراہ المتفق علی علمہ وتوثیقہ قال لما اراد
اللہ ان یخلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم امر جبریل ان یاتیہ بالطینة التی
ہی قلب الارض وبہاؤہ ونورہا قال فہبط جبریل فی ملائکة
الفردوس وملائکة الرفیع الاعلی فقبض قبضة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من موضع قبرہ الشریف وہی بیضاء منیرة فعجنت بماء التسنیم — وہو
شراب الجنة فی معین انہار الجنة حتی صارت کالدرة اللؤلؤة العظیم
البیضاء لہا شعاع عظیم ثم طافت بہا الملائکة حول العرش وحول الکرسی
وفی السموات والارض والجبال والبحار فعرفت الملائکة وجمیع الخلق سیدنا
محمداً صلی اللہ علیہ وسلم وفضلہ قبل ان تعرف آدم علیہ الصلوٰة والسلام —
قال بعض العلماء وہذا لا یقال بالرای فحکمہ یعنی فہذا ماخوذ من کتب
القدیمة فانہ حبر الامة عن المصطفی لو بواسطة فہو مرسل وقد ضعفہ بعض المتاخرین

هذا باحتمال اخذه من الكتب القديمة فهذه دلت بغير مرفوع فان التضعيف

انما هو من جهة السند لا من جهة ... كما هو معلوم عند من له ادنى المام بالفن

وليس كل ما ينقل عن الكتب القديمة مردود وابطل هذا الاحتمال في شرح المواهب

العلامة الزرقاني رح **والضافية** في رواية لكعب الاحبار انه نودي

تلك الليلة التي حمل فيها المصطفى في السماء صفاحها اي جوانبها والارض

ملائكتها ان النور المكنون الذي منه رسول الله صلى الله عليه وسلم اي جوهر

جده صلى الله عليه وسلم استقر في بطن آمنة فيا طوبى لها يا طوبى لها وكانت

تلك السنة اصنام الدنيا منكوسة وكانت قريش في جدب شديد وضيق

عظيم فاخضرت الارض وحملت الاشجار واتاهم الرفد الخير والكثير من كل جانب

فسميت تلك السنة التي حمل فيها برسول الله صلى الله عليه وسلم سنة

الفتح والابتهاج اي السرور **وفي انسان العيون**

عن كعب الاحبار في التوراة ان الله تعالى اخبر موسى بخروج محمد صلى الله

عليه وسلم من بطن امه وموسى اخبر قومه ان الكوكب المعروف عندكم كذا

اذا تحرك وسار عن موضعه فهو وقت خروج محمد صلى الله عليه وسلم اي وصار

ذلك مما يتوارثه العلماء من بني اسرائيل اهـ **واخرج** ابو نعيم

عن عبد الرحمن المعافري ان كعب الاحبار رأى حبر اليهود يبكي فقال

ما يبكيك فقال ذكرت بعض الامر فقال كعب انشدك بالله لئن اخبرتك

ما يليك ... قال نعم انشدك بالله اتجد في كتاب الله المنزل
ان موسى نظر في التوراة فقال رب اني اجد امة في التوراة خير امة اخرجت
للناس يامرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويؤمنون بالكتاب الاول
والكتاب الآخر ويقاتلون اهل الضلالة حتى يقاتلوا الاعور الدجال فقال موسى
رب اجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم قال كعب انشدك بالله
اتجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال رب اني اجد امة
هم الحمادون رعاة الشمس المحكمون اذا ارادوا امرا قالوا نفعل ان شاء الله
تعالى فاجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم قال كعب انشدك بالله
اتجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال يا رب
اني اجد امة اذا اشرف احدهم على شرف كبر الله فاذا هبط واديا حمد الله
الصعيد لهم طهور والارض لهم مسجد حيثما كانوا يتطهرون من الجنابة
طهورهم بالصعيد كطهورهم بالماء حيث لا يجدون الماء غر محجلون من
آثار الوضوء فاجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم قال انشدك بالله
اتجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال رب اني
اجد امة مرحومة ضعفاء يرثون الكتاب واصطفيتهم فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد
ومنهم سابق بالخيرات ولا اجد احدا منهم الا مرحوما فاجعلهم امتي قال هم امة
احمد قال الحبر نعم قال انشدك بالله اتجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر

فی التوراة فقال رب انی اجد فی التوراة امة مصاحفهم فی صدورهم یلبسون الوان ثیاب اهل الجنة یصفون فی صلاتهم کصفوف الملائکة اصواتهم فی مساجدهم کدوی النحل لا یدخل النار منهم احد الا من بری من الحسنات مثل ما بری من الحجر ورق الشجر فاجعلهم امتی قال هم امة احمد قال الحبر فلما عجب من الخیر الذی اعطاه الله محمدا وامته قال یا لیتنی من امة احمد فاوحی الله الیه ثلاث آیات یرضیهن یا موسی انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی الآیة فرضی موسی کل الرضی **وفی المصابیح** عن کعب یحکی عن التوراة قال نجد مکتوبا محمد رسول الله عبدی المختار لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئة سیئة ولکن یعفو ویغفر مولده بمکة وهجرته بطیبة وملکه بالشام الحدیث والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

دوسری فصل

بیچ بیان حضرت سعید بن المسیب رضی الله تعالی عنهما **فی انسان العیون** عن سعید بن المسیب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عند ابهار النهار ای وسط وکان ذلک یعنی مبتدی عشرین لیلة مضت من ربیع الاول والله سبحانه وتعالی وعلمه اتم

تیسری فصل

بیچ بیان حضرت امام علی بن الحسین رضی الله تعالی عنهما **فی المواهب اللدنیة** عن ابی جعفر محمد عن ابیه ای علی بن الحسین رضی الله تعالی عنهم فی تفسیر قوله تعالی لقد جاءکم رسول من انفسکم

قال لم تصبنی شی من ولادة الجاهلية قال قال النبی صلی الله علیه وسلم خرجت من نکاح غیر سفاح اھ والله سبحانه وتعالی اعلم بالاتم

فصل

میں بیان حضرت امام ابوجعفر صادق محمد بن علی بن الحسین رضی الله تعالی عنهم

فی المواہب اللدنیه روینا فی جزء من الامالی لابی سہل القطان عن سہل بن صالح الہمدانی قال سالت ابا جعفر محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الملقب بالباقر رضی الله تعالی عنهم کیف صار محمد صلی الله علیه وسلم یتقدم الانبیاء وهو آخر من بعث قال ان الله تعالی لما اخذ من بنی آدم من ظهورهم ذریاتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی کان محمد صلی الله علیه وسلم اول من قال بلی ولذلک صار محمد صلی الله علیه وسلم یتقدم الانبیاء وهو آخر من بعث اھ بزیادة من شرحها للعلامة الزرقانی

واخرج ابن سعد وابن ابی الدنیا وابن عساکر عن ابی جعفر محمد بن علی قال کان قدوم اصحاب الفیل للنصف من المحرم فبین الفیل وبین مولد رسول الله صلی الله علیه وسلم خمسة وخمسون لیلة

واخرج ابن سعد عن ابی جعفر محمد بن علی قال امرت امنة وهی حامل برسول الله صلی الله علیه وسلم ان تسمیه احمد صلی الله علیه وسلم

واخرج ابن سعد وابن ابی شیبة فی المصنف عن محمد بن علی بن الحسین ان النبی صلی الله علیه وسلم قال انا خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن

آدم ولم یصبنی من سفاح الجاہلیۃ شیٔ ولم اخرج الا من طہرۃ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

پانچویں فصل میں ہے بیان حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج ابن سعد وابن عساکر عن عروۃ وغیرہ قالوا ان قتیلۃ بنت نوفل اخت ورقۃ بن نوفل کانت تنظر وتعتاف فمر بہا عبد اللہ فدعتہ لیستبضع منہا ولزمت طرف ثوبہ فابی وقال حتی آتیک وخرج سریعا حتی دخل علی آمنۃ فوقع علیہا فحملت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع الی المرأۃ فوجدہا تنتظر فقال لہا ہل لک فی الذی عرضت علی فقالت لا مررت وفی وجہک نور ساطع ثم رجعت ولیس فیک ذلک النور وفی لفظ مررت وبین عینیک غرۃ مثل غرۃ الفرس رجعت ولیس ہی فی وجہک واخرج ابن سعد وابن عساکر من طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال المرأۃ التی عرضت علی عبد اللہ ما عرضت ہی اخت ورقۃ بن نوفل واخرج الخرائطی فی الہواتف وابن عساکر عن عروۃ ان نفرا من قریش منہم ورقۃ بن نوفل وزید بن عمرو بن نفیل وعبید اللہ بن جحش وعثمان بن الحویرث کانوا عند صنم یجتمعون الیہ فدخلوا یوما فرأوہ مکبوبا علی وجہہ فانکروا ذلک فاخذوہ فردوہ الی حالہ فلم یلبث ان انقلب انقلابا عنیفا فردوہ الی حالہ فانقلب الثالثۃ فقال عثمان بن الحویرث ان ہذا الامر حدث فی ذلک اللیلۃ التی ولد فیہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **چھٹی فصل** مین ہے

بیان حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر بقی بن مخلد صاحب

فی تفسیرہ دمارہ بنا عن مجاہد ان ابلیس رن اربع رنات

حین لعن وحین اہبط وحین ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحین

وحین انزلت فاتحۃ الکتاب کذا فی الروض الانف علیہ رحمۃ اللہ الکاتب

فی مورد الروی فی مولد النبوی واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

ساتوین فصل مین ہے بیان حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ **اخرج ابن سعد** عن عکرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما

ولدتہ امہ وضعتہ تحت برمۃ فانفلقت عنہ قالت فنظرت الیہ فاذا ہو قد

شق بصرہ ینظر الی السماء **واخرج ابن ابی حاتم** فی تفسیرہ عن عکرمۃ

قال لما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشرقت الارض نورا فقال ابلیس لقد ولد

اللیلۃ لعنہ علینا امرنا فقال لہ جنودہ فاذہبت الیہ فخیلۃ فلما دنا من النبی

صلی اللہ علیہ وسلم بعث اللہ جبریل علیہ السلام فرکضہ برکضۃ فوقع بعدن واللہ

سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **آٹھوین فصل** مین ہے بیان حضرت

خالد بن سعدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج الحاکم** وصححہ والبیہقی

عن خالد بن معدان عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم قالوا یا رسول

اللہ اخبرنا عن نفسک فقال دعوۃ ابراہیم وبشری عیسی ورأت امی

حتى حلقت كاذ خرج منها النور اضاءت له قصور بصرى من ارض الشام والله
سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **نوین فصل** مین ہے بیان حضرت
ابن شهاب یعنی محمد بن مسلم بن عبید الله بن عبد الله بن شهاب القرشی
الزہری رضی الله تعالی عنه **اخرج** البيهقی وابو نعيم عن ابن شهاب قال
كان عبد الله احسن رجل رؤى قط خرج يوما على انساد قريش فقالت امراة
منهن ايتكن تتزوج بهذا الفتى فتصيب النور الذى بين عينيه قال فاى انه
بين عينيه نورا فتزوجه آمنة فحملت برسول الله صلى الله عليه وسلم **واخرج**
ابن سعد عن الزہری قال قالت آمنة لقد علقت به فما وجدت له مشقة
حتى وضعت والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **دسوین فصل** مین ہے
بیان حضرت اسحاق بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما **اخرج** ابن سعد
انا محمد بن عمر الكلابى ثنا همام بن يحيى عن اسحق بن عبد الله ان ام
رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لما ولدته خرج من فرجى نور اضاء له قصور الشام
فولدته نظيفا ما به قذر ووقع الى الارض وهو جالس على الارض بيده [illegible]
[illegible] اعلم [illegible] **گیارہوین فصل** مین ہے بیان [illegible]
[illegible] بن القبطية رضی الله تعالی عنه **اخرج** ابن سعد [illegible]
[illegible] ثنا ابن عون عن ابن القبطية فى مولد رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال قالت امه رأيت كانه شهاب خرج منى اضاءت له الارض [illegible]

وتعالى اعلم وعلمه اتم **بارھوین فصل** مین ہے بیان حضرت یزید
بن رومان رضی الله تعالى عنه **اخرج** ابن سعد وابن عساكر عن يزيد
بن رومان رضي الله تعالى عنه قال خرج عثمان بن عفان وطلحة بن عبيد الله
فلقيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلما، قال عثمان يا رسول الله قدمت
حديثا من الشام فلما كنا بين معان والزرقاء فنحن كالنيام اذا مناد ينادي يا
ايها النيام هبوا فان احمد قد خرج بمكة فقدمنا فسمعنا بك والله سبحانه وتعالى اعلم
وعلمه اتم **تیرھوین فصل** مین ہے بیان حضرت ابو العجفاء رضي الله
تعالى عنه **اخرج** ابن سعد من طريق ثور بن يزيد عن ابي العجفاء عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال رأت امي حين وضعتني سطع منها نور اضاءت له قصور
بصرى والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **چودھوین فصل** مین ہے
بیان حضرت حسان بن عطیه رضي الله تعالى عنه **اخرج** ابن سعد
عن حسان بن عطية ان النبي صلى الله عليه وسلم لما ولد وقع على كفيه
وركبتيه شاخصا ببصره الى السماء والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **پندرھوین**
فصل مین ہے بیان حضرت ابراهيم النخعي قال خرج نفر من اصحاب عبد الله
يريدون الحج اذا كانوا ببعض الطريق اذا هم بحية تنثني على الطريق ابيض
ينفخ منه ريح المسك فقلت لاصحابي امضوا فلست ببارح حتى انظر الى ما يصير امر
هذه الحية فما لبثت ان ماتت فعمدت الى خرقة بيضاء فلففتها فيها ثم

يخبها عن الطريق فدفنتها وادركت الصحابي فوالله انا لقعود اذا قبل ابيع

نسوة من قبل المغرب فقالت واحدة منهن اكرم دفن عمرو اطلنا من عمرو فقالت

اكرم وفي الحية قلت انا قالت انا والله لقد دفنت صوانا قوانا يامر بها انزل الشهد

وافقد امن بكم وسمع صفة في السما قبل ان يبعث باربع مائة سنة

محمد والله ثم قضينا حجنا ثم مررت بعمر بن الخطاب بالمدينة فانبأته بامرها

فقال صدقت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد امن بي قبل

ان ابعث باربع مائة سنة **واخرج الدارمي** عن ابراهيم النخعي

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرف بالليل بريح الطيب والله سبحانه و

تعالى اعلم وعلمه اتم **سولھویں فصل** میں ہے بیان حضرت ابو یزید

المدنی رضی الله تعالی عنه **اخرج** ابن سعد انا وهب بن جرير بن حازم

ثنا ابي سمعت ابا يزيد المدني قال بُعث ان عبد الله اتى على امرأة من

خثعم فرات بين عينيه اسا ... تعالى السماء فقالت هل لك في قال نعم

حتى اتى الجمرة فانطلق فرمى الجمرة ثم اتى امرأته امنة ثم ذكر الخثعمية فاتاها

فقالت اتيت امرأة بعدي قال نعم امرأتي امنة قالت فلا حاجة فيك انك

مررت وبين عينيك نور ساطع الى السماء فلما وقعت عليها ذهب فاخبرها

انها قد حملت خير اهل الارض صلى الله عليه وسلم والله سبحانه وتعالى اعلم و

علمه اتم **سترھویں فصل** میں ہے بیان وہب بن منبہ

سولھویں فصل میں بیان حضرت ابو یزید المدنی رض

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخرج ابن ابی حاتم وابو نعیم عن وہب بن
منبہ قال اوحی اللہ الی شعیا انی باعث نبیا امیا افتح بہ آذانا صما وقلوبا
غلفا واعینا عمیا مولودہ بمکۃ ومہاجرہ طیبۃ وملکہ بالشام عبدی المتوکل
المصطفی المرفوع الحبیب المتحبب المختار لا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح
ویغفر رحیما بالمومنین الحدیث **واخرج** ابو نعیم فی الحلیۃ عن وہب قال
کان فی بنی اسرائیل رجل عصی اللہ مائتی سنۃ ثم مات فاخذوہ فالقوہ
علی مزبلۃ فاوحی اللہ الی موسیٰ ان اخرج فصل علیہ قال یارب بنو اسرائیل
شہدوا انہ عصاک مائتی سنۃ فاوحی اللہ الیہ ہکذا کان الا انہ کان
کلما نشر التوراۃ ونظر الی اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ ووضعہ علی عینیہ وصلی
فشکرت ذلک لہ وغفرت ذنوبہ وزوجتہ سبعین حوراء **واخرج** ابو نعیم
عن سلیمان بن احمد قال ثنا محمد بن احمد بن البراء قال ثنا عبد المنعم بن
ادریس بن سنان عن ابیہ عن وہب بن منبہ عن جابر بن عبد اللہ و
ابن عباس قالا لما نزلت اذا جاء نصر اللہ والفتح الی آخر السورۃ
قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا جبریل نفسی قد نعیت قال جبریل الآخرۃ خیر
لک من الاولی ولسوف یعطیک ربک فترضی فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بلالا ان ینادی بالصلاۃ جامعۃ فاجتمع المہاجرون والانصار
الی المسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ثم صعد المنبر فحمد اللہ

وأثنى عليه ثم خطب خطبة وجلت منها القلوب وبكت منها العيون ثم قال
أيها الناس أي نبي كنت لكم فقالوا جزاك الله من نبي خيرا فلقد كنت لنا كالأب
الرحيم وكالأخ الناصح المشفق أديت رسالات الله وأبلغتنا وحيه ودعوت إلى
سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة فجزاك الله عنا أفضل ما جازى نبيا عن أمته
فقال لهم معاشر المسلمين أنشدكم بالله وبحقي عليكم من كانت له قبلي مظلمة فليقم
فليقتص مني قبل القصاص في القيامة فلم يقم إليه أحد فناشدهم الثانية
فلم يقم إليه أحد فناشدهم الثالثة معاشر المسلمين من كانت له قبلي مظلمة فليقم
فليقتص مني قبل القصاص في القيامة فقام من بين المسلمين شيخ كبير يقال له عكاشة
فتخطى المسلمين حتى وقف بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم فقال فداك أبي وأمي
لولا أنك ناشدتنا مرة بعد أخرى ما كنت بالذي أتقدم على شيء منك كنت معك
في غزوة فلما فتح الله علينا ونصر نبيه صلى الله عليه وسلم وكنا في الانصراف حاذت
ناقتي ناقتك فنزلت عن الناقة ودنوت منك لأقبل فخذك فرفعت القضيب فضربت
خاصرتي فلا أدري أكان عمدا منك أم أردت ضرب الناقة فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا عكاشة أعيذك بجلال الله أن يتعمدك رسول الله بالضرب
يا بلال انطلق إلى منزل فاطمة وائتني بالقضيب الممشوق فخرج بلال من المسجد ويده
على أم رأسه وهو ينادي هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطي القصاص من نفسه
فقرع الباب على فاطمة فقال يا بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ناوليني القضيب

فقالت فاطمة يا بلال ما تصنع ابي بالقضيب ليس هذا يوم حج ولا يوم غزاة فقال يا فاطمة

ما اغفلك عما فيه ابوك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يودع الدين ويفارق الدنيا

ويعطي القصاص من نفسه فقالت فاطمة يا بلال ومن الذي تطيب نفسه ان يقتص من

رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فقل للحسن والحسين يقوما الى هذا الرجل فيقتص

منهما ولا يدعانه يقتص من رسول الله ودخل بلال المسجد ودفع القضيب الى

رسول الله صلى الله عليه وسلم ودفع رسول الله صلى الله عليه وسلم القضيب الى

عكاشة فلما نظر ابو بكر وعمر الى ذلك قاما فقالا يا عكاشة هذا نحن بين

يديك فاقتص منا ولا تقتص من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهما النبي صلى

الله عليه وسلم امض يا ابا بكر وانت يا عمر فامض فقد عرف الله تعالى مكانكما

ومقامكما فقام علي بن ابي طالب فقال يا عكاشة انا في الحياة بين يدي

النبي صلى الله عليه وسلم ولا تطيب نفسي ان تضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم فهذا

ظهري وبطني فاقتص مني بيدك واجلدني مائة ولا تقتص من رسول الله صلى الله

عليه وسلم يا علي اقعد فقد عرف الله عز وجل مقامك ونيتك وقام الحسن والحسين

فقالا يا عكاشة اليس تعلم انا سبطا رسول الله صلى الله عليه وسلم فالقصاص منا

كالقصاص من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم اقعدا

يا قرة عيني لا نسي الله لكما هذا المقام وقال النبي صلى الله عليه وسلم يا عكاشة

اضرب ان كنت ضاربا فقال يا رسول الله وانا حاسر عن بطني فكشف عن بطنه

صلی اللہ علیہ وسلم وصاح المسلمون بالبکاء وقالوا اتری عکاشة ضاربا بطن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما نظر عکاشة الی بیاض بطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کانہ القباطی لم یملک ان اکب علیہ یقبل بطنہ وہو یقول فداک ابی وامی ومن
تطیق نفسہ ان یقتص منک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما ان تضرب واما ان تعفو
فقال قد عفوت عنہا رجاء ان یعفو اللہ عنی فی یوم القیامة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اراد ان ینظر الی رفیقی فی الجنة فلینظر الی ہذا الشیخ فقام المسلمون فجعلوا یقبلون
ما بین عینیہ یقولون طوباک طوباک نلت درجات العلی ومرافقة رسول اللہ صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فکان مریضا ثمانیة عشر یوما یعوده الناس
وکان صلی اللہ علیہ وسلم ولد یوم الاثنین وبعث یوم الاثنین وقبض فی یوم الاثنین
الحدیث واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **اٹھارھویں فصل** میں ہے
بیان عطاء بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابو نعیم عن عطاء بن یسار
عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت لقد رأیت لیلة وضعہ نورا اضاءت لہ قصور الشام
حتی رأیتہا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **انیسویں فصل** میں ہے
بیان حضرت داود بن ابی ہند رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابو نعیم عن
داود بن ابی ہند قال لما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نادت الحجاب بصیحة والقی
الازهر [illegible] حین [illegible] فانفلقت عنہ
فلقتین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **بیسویں فصل** میں ہے بیان

حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخرج الزبیر بن بکار
وابن عساکر عن معروف بن خربوذ قال کان اہرمن یخترق السموات السبع فلما
ولد عیسیٰ حجب من ثلاث سموات فکان یصل الی اربع فلما ولد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حجب من السبع قال الد یوم الاثنین من بین الملک الفجر واللہ سبحانہ وتعا
اعلم وعلمہ اتم اکیسویں فصل میں ہے بیان حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اخرج البخاری فی تاریخہ الکبیر عن سہل بن الحسن قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کنت اول الانبیاء فی الخلق وآخرہم فی البعث ثم قرء ومنک ومن نوح
واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم چھٹا باب بیان میں ہے روایات
تابعین کے جو کہ اس باب میں تبع تابعین سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم بعض باب
بنظر اختصار ذکر بعض تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اوپر اکتفا کرتا ہوں
اور جو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرمائے ہیں ان میں
سے تھوڑا سا تبرکاً وتیمناً ذکر ہوتا ہے اور اس باب میں چار فصلیں ہیں پہلی
فصل میں ہے بیان حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فی کتاب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ
عن محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسندہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کنت انا وابوبکر وعمر وعثمان وعلی انوارا علی یمین العرش قبل ان یخلق آدم بالف عام
فلما خلق اسکنا ظہرہ ولم نزل ننقل فی الاصلاب الطاہرۃ الی ان نقلنی اللہ الی صلب

عبد الله ونقل ابا بكر الى صلب ابي قحافة ونقل عمر الى صلب الخطاب ونقل عثمان الى
صلب عفان ونقل عليا الى صلب ابي طالب ثم اختار لهم اصحابا فجعل ابا بكر صديقا وعمر
فاروقا وعثمان ذا النورين وعليا وصيا وفي نسخة وصيا فمن سب اصحابي فقد سبني ومن
سبني فقد سب الله ومن سب الله اكبه في النار على منخره خرجه الملا في سيرته ام و
اخرج البيهقي من طريق ابي حاتم الرازي قال عمرو بن سوار قال الشافعي
ما اعطى الله احدا ما اعطى محمدا قلت اعطى عيسى احياء الموتى فقال اعطى محمدا
حنين الجذع فهذا اكبر من ذلك والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

دوسری فصل میں یہ بیان ہے حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ تعالی عنہما

اخرج ابو نعیم عن
عمرو بن قتيبة قال سمعت ابي وكان من اوعية العلم قال لما حضرت ولادة آمنة
قال الله للملائكة افتحوا ابواب السماء كلها وابواب الجنان كلها وامر الله الملائكة بالحضور
فنزلت يبشر بعضها بعضا وتطاولت جبال الدنيا وارتفعت البحار وتباشر
اهلها ولم يبق ملك الا حضر واخذ الشيطان فغل سبعين غلا والقي منكوسا في لجة البحر
الخضراء وغلت الشياطين والمردة والبست الشمس يومئذ نورا عظيما واقيم على رأسها
سبعون الف حوراء في الهواء ينتظرون ولادة محمد صلى الله عليه وسلم وكان قد
اذن الله تلك السنة لنساء الدنيا ان يحملن ذكورا كرامة لمحمد صلى الله عليه وسلم وان
لا تبقى شجرة الا حملت ولا خوف الا عاد امنا فلما ولد النبي صلى الله عليه وسلم امتلأت
الدنيا كلها نورا وتباشرت الملائكة وضرب في كل سماء عمود من زبرجد وعمود من ياقوت

قد استنار فهي معروفة في السماء وقد دنا صلى الله عليه وسلم ليلة الاسرى اجل

هذا الضرب بك استبشار الولادة ... قد انبت الله ليلة ولد على شاطئ نهر الكوثر

سبعين الف شجرة من المسك الاذفر وجعلت ثمارها بخور اهل الجنة وكل اهل السموات

يدعون الله بالسلامة ونكست الاصنام كلها واما اللات والعزى فانهما خرجا

من خزانتهما وهما يقولان ويح قريش جاءهم الامين جاءهم الصديق لا تعلم قريش

ما ذا اصابها وا البيت فما يا ما سمعوا من جوفه صوتا وهو يقول الآن يرد نوري

نوري الآن يجيء زواري الآن اطهر من انجاس الجاهلية ايتها العزى

هلكت ... لم تسكن زلزلة البيت ثلاثة ايام ولياليهن وهذا اول علامة رأت قريش

من مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم والله سبحانه تعالى اعلم وعلمه اتم **تيسري**

فصل بيان حضرت موسى بن عبيدة رضي الله تعالى عنه +

اخرج ابن سعد عن موسى بن عبيدة عن اخيه لما ولد رسول الله صلى الله

عليه وسلم وقع الى الارض وقع على يديه رافعا رأسه الى السماء وقبض قبضة من التراب

بيده فبلغ ذلك رجلا من لهب فقال لصاحبه لئن صدق هذا الفال

ليغلبن هذا المولود اهل الارض والله سبحانه تعالى اعلم وعلمه اتم **چوتھی**

فصل ... بيان حضرت ... بنت زمعة رضي الله تعالى عنها اخرج الواقدي عن ... بنت ...

عن ... قالت كنا نسمع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما حملت به امنة كانت تقول ما شعرت

اني حملت به ولا وجدت ثقلا كما تجد النساء الا اني انكرت رفع حيضتي وربما كانت ترفعني وتعود واتاني

آت ویا نامین النائم والیقظان فقال بل شعرت انک حملت فکانی اقول لها ادری فقال انک حملت بسید ہذہ الامۃ ونبیہا وسمیہ محمدا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم والیہ المرجع

ساتوان باب بیان میں حقیقت عمل مولد شریف مروج کے اور حکم عمل مولد شریف مروج کے اور یہ باب مین چار فصلین مین **پہلی فصل** بیچ بیان حقیقت مولد شریف مروج اور حکم عمل مولود شریف مروج کے جو کہ خالی ہو محرمات ومنکرات شرعیہ سے اور بلا تعین وتخصیص زمانہ **قال** مولانا العلامۃ والحبر الفہامۃ مولانا المولوی محمد سلامۃ اللہ علیہ الرحمۃ فی اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام حقیقۃ این عمل خیر عبارت ازین است کہ در شہر ربیع الاول یا شہری دیگر از شہور مسلمانان از علما وفضلا وصلحا وفقرا واغنیا بدعوت مسلمانی در مکانی جمع شوند وخواص وعوام اہل اسلام باذن عام یکجا فراہم آیند ودران مجلس بعضے از آیات قرآن محتوی بر فضائل ومناقب کمالات آن سرور کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات مذکور شوند ونبذے از احادیث صحیحہ متضمن معجزات وحالات سعادت آیات ولادت باسعادت وزمان سعید ومقدس وحلیہ مطہر آن افضل البشر معرض بیان آید بدین کہ این تذکیر برکت تذکیر بپایان رسد حفاظ حاضرین مجلس بترنم بقراءت آیات معدودہ از قرآن شریف مشرف شدہ ہم این ذکر خیر را ختم نمایند بعد ازان چیزی بقدر میسور از طعام وشیرینی ہر چہ باشد بتقسیم بحاضرین کنند بعد ازان تفرقہ این جمع اتفاق افتد وہر کسی بجائے خود رود بالجملہ ہیئت مجموعی چنین محافل خلاصہ شامل اجتماع مسلمین وقراءت آیات قرآن وبیان معانی آن وذکر احادیث صحیحہ وانتقال بسعد واطعام طعام ومحتاجان واغنیا وغربا از اہل دین واشاعت صدقات وخیرات بر فقراء ومساکین است ومقصود ازین ہمہ ذکر فضائل ومعجزات ونشر فضائل وکمالات وے تا در شکر نعمت وجود باجود آن افضل موجودات ۱۲

باب بیان تحقیق بدعت و تقسیم باقسام خمسه و دوم انکار تقسیم بدعت باقسام خمسه و وجوب و ندب و اباحت و کراهت و

حرمت و دران عبارتی فرموده اند امام نووی علیه الرحمه در شرح صحیح مسلم قوله و کل بدعة ضلالة هذا عام مخصوص والمراد غالب البدع قال العلماء البدعة کل شیء

عمل علی غیر مثال سبق و فی الشرع احداث ما لم یکن فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقوله صلی الله علیه وسلم کل بدعة

ضلالة عام مخصوص والمراد غالب البدع قال العلماء البدعة خمسة اقسام واجبة ومندوبة ومحرمة ومکروهة ومباحة

من الواجب نظم ادلة المتکلمین للرد علی الملاحدة والمبتدعین وشبه ذلک ومن المندوبة تصنیف کتب العلم وبناء المدارس

والربط وغیر ذلک ومن المباح التبسط فی الوان الاطعمة وغیر ذلک والحرام والمکروه ظاهران وقد اوضحنا المسئلة بادلتها المبسوطة

فی تهذیب الاسماء واللغات فاذا عرفت ما ذکرته علمت ان الحدیث عام مخصوص وکذا ما اشبهه من الاحادیث الواردة ویؤیدها

قلت قول عمر رضی الله تعالی عنه فی التراویح نعمت البدعة ولا یمنع من کون الحدیث عاما مخصوصا قوله کل بدعة مؤکدا

بکل بل یدخله التخصیص مع ذلک کقوله تعالی تدمر کل شیء انتهی اگر بنظر انصاف ملاحظه رود این بیان متانت

ترجمان برای اثبات مدعا و ابطال دعوی منکرین عمل خیر و تبیین عموم کل بدعة ضلالة بسند است که بتصریح امام

ممدوح ثابت شد که حدیث مذکور و مانند آن مخصوص است و تمسک بلفظ کل بنا بر اثبات غیر مخصوص بودن این عام که منشاء

غلط غالین عموم این حدیث است نیز باطل شد که با وجود لفظ کل عام قبول تخصیص میکند چنانچه در کریمه تدمر کل شیء

موجود است پس لفظ کل که در حدیث مذکور است مانع از قبول تخصیص نمیتواند شد و نیز ثابت شد که بدعت شرعی منقسم

باقسام خمسه است که وجوب و ندب هم از اقسام آنست زیرا که تحقیق این اقسام خمسه بدعت شریعت نه لغوی و

نیز بمعرض ثبوت رسید که حضرت عمر رضی الله تعالی عنه که بر تراویح اطلاق بدعت فرموده اند و مراد ازان

بدعت شرعیت که آن التزام تراویح است پس کسانیکه این بدعت را محمول بر بدعت لغوی نموده اند از صواب

دور تر افتاده اند چه بملاحظه بیان معنی بدعت لغوی که سابق گذشت این حمل بیه غیر محمل است فتدبر و نیز بتحقیق رسید

که اطلاق بدعت شرعی در امریکه حادث بعد قرون ثلثه گردد منحصر نیست بلکه در قرون مذکوره و نیز اطلاق بدعت

بر امر حادث دینی کرده اند پس ازینجا چون آفتاب نیمروز تابان و درخشان ست که بدعت محصور در سیئه و اصل عدم

سیئه نیست شیخ ابن حجر هیتمی در شرح اربعین امام نووی ذیل حدیث خاص در تقسیم بدعت نوشته قدری

ازان بمعرض نقل می آید قال الشافعی رحمه الله ما احدث مخالفا کتابا او سنة او اجماعا او اثرا فهو البدعة الضالة

وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فهو البدعة المحمودة والحاصل ان البدعة الحسنة متفق علی ندبها و هی

ما وافق شیئا مما مر ولم یلزم من فعله محذور شرعی ومنها ما هو فرض کفایة کتصنیف العلوم ونحوها مما مر قال الامام

ابو شامة شیخ المصنف رحمه الله ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولده صلی الله

علیه وسلم من الصدقات واظهار الزینة والسرور فان ذلک مع ما فیه من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبته صلی الله علیه و

[illegible] ... الی من ... رسالة ... صلی الله علیه وسلم والی ... خلاف شیٔ من
من ... اتفق الی ایجاب التحریم تارة والکراهة اخری ... بعد الحاجة ونیز شارح ... صاحب ... شیخ
... والکلام ان البدعة منقسمة الی الاحکام الخمسة فمن البدعة الواجبة علی الکفایة الاشتغال بالعلوم العربیة المتوقف
علیها فهم الکتاب والسنة کالصرف والنحو والمعانی والبیان واللغة ومن البدع المحرمة مذاهب اهل البدع انتهی ما
اریدوه ازین عبارات بالبداهت نیز تقسیم بدعت بحسنه وسیئه پیدا وهویداست ومحل اقتراح بودن
عمل مولد شریف از بدعت حسنه مطابق بیان مقصود به عنوانیکه منقول از شیخ الشیوخ امام ابو شامه
است که محتاج تشریح وتفصیل نیست انتهی باختصار والتقاط **وایضا قال** العلامة الموصوف علیه الرحمة
الله الرؤف بعد نقل العبارات المنقولة عن العلماء الاعلام حیث قال وفذلکة کلام درینمقام که مستفاد
از عبارات منقوله علماء اعلام است اینکه عمل مولد شریف وتعین ماه وروز برای آن بلاارتیاب از
امور مستحسنه وبدعات حسنه وموجب اجر جزیل وخیر نبیل است پس درین شک نیست که شهر ربیع الاول
وهمچنان روز دوشنبه بسبب شرف ولادت باسعادت آنحضرت علیه الصلوة والتحیة واجب التعظیم ولائق
احترام والتکریم است که تشریف وتکریم ظرف مکان وزمان به تشریف وتکریم مظروف است لهذا
تعیین روز دوشنبه که ثابت بقول وفعل آنحضرت صلی الله علیه وسلم است اصل یوم برای تعیین عمل مولد شریف
وبرای صوم عاشوراء وا عادهٔ عقیقه قرار داده اند واگر زیاده تر از نیمه که مجربین بیان آمده سند عمل مولد
شریف مطلوب است باید شنید وتائید سماوی را بدیدهٔ حق بین باید دید که مولانا شیخ ابو الخطاب علیه الرحمة
که موجد ابتدای تالیف رسالهٔ میلاد شریف بنام نامی همین علامه افتاده در رسالهٔ خودش که مسمی به تنویر است
نوشته **عن ابن عباس** رضی الله تعالی عنهما انه کان یحدث ذات یوم فی بیته وقائع ولادته
صلی الله علیه وسلم لقوم فیستبشرون ویحمدون الله ویصلون علیه علیه السلام فاذا جاء النبی صلی الله علیه
وسلم قال حلت لکم شفاعتی ونیز دران رساله از ابو درداء رضی الله تعالی عنه مرویست انه مر مع النبی صلی الله
علیه وسلم الی بیت عامر الانصاری وکان یعلم وقائع ولادته علیه السلام لابنائه وعشیرته ویقول هذا
الیوم هذا الیوم فقال علیه الصلاة والسلام ان الله فتح لک ابواب الرحمة والملائکة کلهم یستغفرون

بستغفرون یکسر من عمل فعلک علی نجاکند نفع بحرف الکون و منطوق صدق عروقی بان بعد

روایت بالبشارت ملاحظه شود که بانگ بلند ندای احمد ستا می باهل اسلام برای بیان مولد

جلیل و رفعیت که مصداق خیر القرون قرنی بوده است و ملیکه مستوجب حلت شفاعت

آنحضرت علیه الصلاة والتحیة و فتح ابواب رحمت و استغفار تمام ملائکه و نجات از عذاب نار

آخرت بوده است قائل خودش باشد چه جای اباحت و استحباب اگر بر جمیع قائل شوند و انکار جمیع

شما بعضی از اکابر علما بآن تصریح کرده اند البته قابل قبول علما و مقبول فضلا است انتهی

وقال فی الهامش ذکر فضائل و معجزات آن سرور کائنات صلی الله علیه وسلم خصوصا

بوقت [illegible] و فساد و ضعف اعتقاد و اشاعت کفره مطاعن آن سید الانام صلی الله علیه وسلم

شبهات و [illegible] عوام الحاق آن بسائر واجبات علی الکفایه اقرب بروایت و درایت

می نماید اه **وایضا قال** العلامة الموصوف علیه رحمة الله الرؤف اگر مسلمانان حال

دین را مثل این جز و زمان که بهر کوچه و برزن نشر فضائل پیغمبر خود برای ترویج دین و ترغیب

می کنند بدیده حیث اسلامی ملاحظه نمایند انعقاد مجلس مولود شریف که موجب نشر فضائل و معجزات

سرور کائنات علیه الصلوة والتحیات است در ماه ربیع الاول بلکه در هر ماه بر ذمه خود لازم و واجب

دانستند انتهی بحروفه **کاتب الحروف عفی عنه** در ینجا یک مسئله برای ازدیاد فائده می نویسد

فی الفتاوی العالمگیریة فی جلد اول فی الباب الحادی والعشرون فی الجنائز

فی فصل الثالث فی التکفین نقلا عن الایضاح اذا کان مع الجنازة نائحة او صائحة زجرت فان لم

تنزجر فلا باس بان یمشی معها لان اتباع الجنازة سنة فلا یترکه لبدعة من غیره انتهی و فی

الدر المختار و تزجر النائحة ولا یترک اتباعها لاجلها اه و فی حاشیة العلامة الطحطاوی علی الدر المختار

قوله ولا یترک اتباعها لاجلها لان السنة لا تترک بما اقترن بها من البدعة و ترد الولیمة حیث ترک

[illegible]

... [illegible] فی شهر ربیع الاول ما [illegible] حیث ...

الجواب [illegible] اجتماع الناس [illegible] قراءة [illegible]

... صلی الله علیه وسلم [illegible] من الآیات [illegible]

... الحسنة التی یثاب علیها [illegible]

... صلی الله علیه وسلم [illegible]

... العلامة محمد بن [illegible] الغاشی قال [illegible]

... من احد من السلف الصالح فی القرون الثلاثة الفاضلة [illegible]

[illegible]

في البركات ويشتغلون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم قال الامام [illegible]
ابن الجزري شيخ القراء من خواصه انه امان في ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام
واول من احدث ذلك من الملوك صاحب اربل الملك المظفر ابو سعيد كوكبري بن زين الدين [illegible]
الامجاد والكبراء الاجواد وقال الحافظ عماد الدين بن كثير في تاريخه كان يعني صاحب اربل يعمل المولد
الشريف في ربيع الاول ويحتفل به احتفالا هائلا وقد صنف الشيخ ابو الخطاب بن دحية له مجلدا في المولد
سماه التنوير في مولد البشير النذير فاجازه بالف دينار وقد اثنى عليه الائمة منهم الحافظ ابو شامة شيخ النووي
في كتابه الباعث على انكار البدع والحوادث وقال مثل هذا الحسن يندب اليه ويشكر فاعله ويثنى عليه
قال ابن الجزري ولو لم يكن في ذلك الا ارغام الشيطان وسرور اهل الايمان وقال العلامة
[illegible] في الدر المنتظم وقد عمل المحبون للنبي صلى الله عليه وسلم فرحا بمولده الولائم فمن ذلك ما عمله با[illegible]
المعزية من الولائم الكبار الشيخ ابو الحسن المعروف بابن قفل شيخ شيخنا ابي عبد الله محمد بن النعمان وعمل
ذلك قبله جمال الدين العجمي الهمداني والضيافة وقال الشيخ الامام العلامة ناصر الدين
المبارك الشهير بابن البطاح في فتوى بخطه اذا انفق المنفق تلك الليلة وجمع جمعا
اطعمهم ما يجوز واسمعهم ما يجوز سماعه ودفع للمسمع المشوق للآخرة ملبوسا كل ذلك سرورا
بمولده صلى الله عليه وسلم فجميع ذلك جائز ويثاب فاعله اذا احسن القصد وقال الشيخ الامام
جمال الدين عبد الرحمن بن عبد الملك مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم مبجل مكرم قدس
يوم ولادته وشرف وعظم وكان وجوده سبب النجاة لمن تبعه وتقليل حظ جهنم من [illegible]
الفرح بولادته صلى الله عليه وسلم وتمت بركاته على من اهتدى به فشابه هذا اليوم يوم
الجمعة من حيث ان يوم الجمعة لا تسعر فيه جهنم هكذا ورد عنه صلى الله عليه وسلم فمن
المناسب اظهار السرور وانفاق الميسور واجابة من دعاه رب الوليمة [illegible] وقال

... بن ... هي بدعة حسنة اذا قصد بها جمع الصالحين للصلوة على النبي

صلى الله عليه وسلم واطعام الفقراء والمساكين فهذا القدر يثاب عليه بهذا الشرط في كل وقت قال

... في هذا اليوم وظهر السرور فرحًا به حبًا للنبي

صلى الله عليه وسلم في الحجر ... الخالي من ... والانشاد ما يثير نار الشهوة من الغنيات

والمنكرات والشهوات الدنيوية ... ما يشوق الى الآخرة ويزهد في الدنيا فهذا اجتماع

حسن يثاب ... ذلك وفاعله عليه الا ان سوال الناس ما في ايديهم بذلك فقط بدون حضور قصد

... سوال ... واجتماع الصلحاء فقط ليأكلوا ذلك الطعام ويذكروا الله تعالى ويصلون على رسول

الله صلى الله عليه وسلم يضاعف القربات والمثوبات ومنها الامام الحافظ ابو محمد عبد الرحمن بن

اسمعيل المعروف بابي شامة في كتاب الباعث على انكار البدع والحوادث قال الربيع قال الشافعي

رحمه الله تعالى المحدثات من الامور ضربان احدهما ما احدث مما يخالف كتابا او سنة او اثرا

او اجماعا فهذه البدعة الضلالة والثاني ما احدث من الخير لا خلاف فيه لاحد من العلماء

وهذه محدثة غير مذمومة قال عمر رضي الله عنه في قيام رمضان نعمت البدعة هذه يعني انها محدثة

لم تكن واذا كانت فليس فيها رد لما مضى فالبدعة الحسنة متفق على جواز فعلها والاستحباب لها

ورجاء الثواب لمن حسنت نيته فيها وهي كل مبتدع موافق لقواعد الشريعة غير مخالف

لشيء منها ولا يلزم من فعله محذور شرعي وذلك نحو بناء المنابر والربط والمدارس

وخانات السبيل وغير ذلك من انواع البر التي لم تعهد في الصدر الاول فانه موافق لما

جاءت به الشريعة من اصطناع المعروف والمعاونة على البر والتقوى ومن احسن البدع ما ابتدع

فهذا شاذ من هذا القبيل لانه احتفل بمولده اهل كل عام في اليوم الذي ولد فيه صلى الله عليه وسلم
من احسن ما ابتدع في زماننا ما يفعل كل عام في اليوم الموافق ليوم مولده صلى الله عليه وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزينة والسرور فان ذلك مع ما فيه من الاحسان الى الفقراء مشعر بمحبة
النبي صلى الله عليه وسلم وتعظيمه وجلالته في قلب فاعله وشكر الله تعالى على ما من به من ايجاد رسوله الذي هو
رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم وكان اول من فعل ذلك بالموصل عمر بن محمد احد الصالحين المشهورين
وبه اقتدى في ذلك صاحب اربل وغيره رحمهم الله تعالى انتهى بحروفه **بايد دانست** كه كلام صاحب
سيرت شامي صريح موجود است كه اول خود نوشته كه اول كسيكه احداث اين عمل نمود ملوك كرد صاحب اربل
است وبعد ازان گفته فاعل اول اين فعل در موصل عمر بن محمد است وصاحب اربل نيز ازان
شيخ ممدوح بوده اند **وجواب اين شبه** آنست كه مراد از اوليت صاحب اربل درين عمل نسبت
هنا في نسبت بملوك است يعني در سلاطين ومالكان اول كسيكه ابتدا باين عمل كرد صاحب اربل است
ومراد از اوليت اين فعل در موصل كه فاعل آن عمر بن محمد است اوليت حقيقي پس اقتداى صاحب
اربل بعمر از آن مسلك كه ديگر عوام وخواص شيخ ممدوح صحيح درست است ولهذا قيد ملوك در عبارت
صاحب سيرت خود موجود است **وايضا** في السيرة الشامية وقال الشيخ الامام العلامة صدر الدين
بن عمر الجزري الشافعي فهذه بدعة لا باس بها ولا تكره البدع الا اذا راغمت السنة واما اذا لم تراغمها فلا
وينال الانسان بحسب قصده في اظهار السرور والفرح بمولد النبي عليه الصلوة والسلام انتهت بحروفها
وافاد مولانا المحدث ابن الجوزي في آخر رسالة المولد الشريف وقد بسط الكلام في موضوع
مولد النبي صلى الله عليه وسلم قال فلا زال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر
بلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجالس مولد النبي عليه الصلوة والسلام ويفرحون بقدوم
هلال شهر ربيع الاول ويغتسلون ويلبسون بالثياب الفاخرة ويتزينون بانواع الزينة ويتطيبون
ويكتحلون ويأتون بالسرور في هذه الايام ويبذلون على الناس بما كان عندهم من المضروب

عبارت محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

فقد ولنا بنا انبینا على الاسماع والقراءة لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وینالون بذلك اجرا
جزیلا وفوزا عظیما ومما جرب من خواصه فی تلك السنة وبعده فی ذلك العام کثرة الخیر والبرکة مع السلامة
والعافیة وسعة الرزق وزیادة المال والاولاد والاحفاد ودوام الامن فی البلاد
والامصار والسکون والقرار فی البیت والدار ببرکة مولد النبی صلی اللہ علیه وسلم
وقد حکی انه کان رجل ببغداد وکان یصنع فی کل سنة مولد النبی صلی اللہ علیه وسلم فی جیرانه یهودیة متکرة
متعصبة فقالت یعجبنی زوجها ما بال جارنا المسلم ینفق مالا جزیلا وینفق مالا کثیرا
ویتصدق على الفقراء والمساکین ویطعم بانواع الطعام فی مثل هذا الشهر فما حاله فقال لها
زوجها العله یزعم ان له نبیا ولد فی هذا الشهر فیصنع مولودا له ویکون ذلك عنده فرحة
وسرورا بنبیه صلی اللہ علیه وسلم فانکرت الیهودیة فی ذلك ثم اقبل علیها اللیل فنامت الیهودیة
فاذا برجل کثیر الانوار وحوله جماعة من اصحابه فنظرت وتعجبت وسالت من اصحابه من هذا
الذی بار واعز واکرم فیکم فقالوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقالت هل اذا کلمه
یجیبنی قالوا نعم فقصدت الیه وتقدمت وسلمت علیه فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
فقال لبیك یا امة اللہ فبکت الیهودیة وقالت کیف تجیبنی وکیف تقول لی لبیك وانا
على غیر دینك فقال لها ما اجبت الا علمت ان اللہ قد هداك ثم قالت حتى لا ابیك فانی
اشهد ان لا الہ الا اللہ وانك محمد رسول اللہ فانتبهت من النوم استغفرت فی فرحة وسرور
من هذا التسلیم التی قالت فیها سید الانام فنادت .... اشتفی رویاها
وابتهت فاتصدق لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بجمیع ما الملك من مالی ودعا صنع مولد اللہ

فما حجبت الا ... ان لي حاجة ... [illegible]

... فقال لها بحاجة ... [illegible]

... فقالت ... [illegible]

... [illegible] ... سلام ... [illegible]

... [illegible] ... وسلم ... رب العالمين ...

وافاد مولانا العلامة علي القاري عليه رحمة الله الباري في كتاب المورد الروي في مولد النبي

قال شيخ مشايخنا الامام العلامة البحر الحبر الفهامة شمس الدين محمد السخاوي عليه رحمة الله العالم

العالي ولكنه ممن تشرف بادراك المولد في كل سنة قعدة ... وعرف

ما اشتمل عليه من البركة المشار لبعضها بالتعيين تكررت زيارتي فيه لمحل المولد المنيف

وتصويب فكري بانسابك من التحرير الطويل العريض قال واصل عمل المولد الشريف

لم ينقل عن احد من السلف الصالح في القرون الثلاثة الفاضلة وانما حدث بعد

بالمقاصد الحسنة والنية التي للاخلاص شاملة ثم لا زال اهل الاسلام في سائر الاقطار

والمدن العظام يحتفلون في شهر مولده صلى الله عليه وسلم بعمل الولائم البديعة والمطاعم المشتملة

على الامور البهية الرفيعة ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون المسرات و

يزيدون في المبرات بل يعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم

وان مما جرب كما قال الامام شمس الدين ابن الجزري المقرئ انه

من خواصه امان تام في ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام

وافاد مولانا العلامة المحدث الشيخ عبد الحق الدهلوي رحمة الله عليه في ما ثبت
بالسنة ولا يزال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وسلم ويعملون الولائم
ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة
مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم ومما جرب من خواصه انه امان في ذلك العام
وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك اعيادا ليكون
اشد علة على من في قلبه مرض وعناد ولقد اطنب ابن الحاج في المدخل في الانكار على
ما احدثه الناس من البدع والاهواء والغناء بالآلات المحرمة عند عمل المولد الشريف
فالله تعالى يثيبه على قصده الجميل ويسلك بنا سبيل السنة فانه حسبنا ونعم الوكيل انتهى كلامه
وافاد مولانا العلامة المحدث الشاه ولي الله الدهلوي رحمة الله عليه في الانتباه في سلاسل
اولياء الله خبرني سيدي الوالد قال كنت اصنع في ايام المولد طعاما صلة بالنبي صلى الله عليه
وسلم فلم يفتح لي في سنة من السنين شيء اصنع به طعاما فلم اجد الا حمصا مقليا فقسمته بين الناس
فرأيته صلى الله عليه وسلم وبين يديه هذه الحمص متبهجا **وافاد ايضا** مولانا الموصوف عليه
رحمة الله الرؤف في فيوض الحرمين وكنت قبل ذلك بمكة المعظمة في مولد النبي صلى الله عليه
وسلم في يوم ولادته والناس يصلون على النبي صلى الله عليه وسلم ويذكرون ارهاصاته التي ظهرت
في ولادته ومشاهده قبل بعثته فرأيت انوارا سطعت دفعة واحدة لا اقول اني ادركتها ببصر الجسد
ولا اقول ادركتها ببصر الروح فقط والله اعلم كيف كان الامر بين هذا وذلك فتأملت تلك الانوار فوجدتها من
قبل الملائكة الموكلين بامثال هذه المشاهد وبامثال هذه المجالس ورأيت يخالطه انوار الملائكة انوار الرحمة

و حضرت مولانا جناب [illegible] عبدالعزیز صاحب قدس سره در جواب سائلی که استفتاء [illegible]
[illegible] مجلس [illegible] مجلس مولود شریف و مجلس شهادت [illegible]
[illegible] که بر سبیل [illegible] مردمان فراهم می آیند [illegible]
[illegible] شریف وارد شده در بیان می آید و آنچه در احادیث [illegible] شهادت حسنین [illegible]
[illegible] وارد شده نیز بیان کرده میشود و درین ضمن بعضی مرثیه ها از [illegible]
[illegible] نیز ذکر کرده میشود و بعد ازان ختم قرآن و پنج آیت خوانده بر ما حضر فاتحه نموده [illegible]
[illegible] سلام میخوانند یا مرثیه شروع [illegible] اکثر حضار مجلس را [illegible] رقت و بکا اتفاق میشود [illegible]
پس اگر این چیزها نزد فقیر بر وجهی که مذکور شد جائز نمی بود اقدام بران اصلا نمیکرد و باقی ماند مجلس مولود شریف
نیست که تا بیخ دوازدهم شهر ربیع الاول همیشگی مردم موافق معمول سابق فراهم شدند و درود خواندن مشغول
میشوند [illegible] آید و بعضی از احادیث فضائل آنحضرت صلی الله علیه وسلم مذکور میشود و بعد ازان ذکر ولادت با سعادت
و احوال رضاع و حلیه شریف و بعضی از آثار که درین ایام بظهور آمده بمعرض بیان می آید پس بر ما حضر از طعام یا
شیرینی فاتحه خوانده تقسیم آن بحاضرین مجلس میشود و علاوه بران زیارت موی مبارک آنحضرت صلی الله علیه وسلم
نیز معمول قدیم است انتهی و حضرت مولانا جناب مولوی اسمعیل صاحب رحمة الله علیه در جواب استفتاء چهارده
که مولانا مولوی رشید الدین خان صاحب مرحوم نموده بودند افاده فرموده در جواب استفتای سیزدهم که عبارتش بعینها اینست
سیزدهم آنکه اعراب قرآن بدعت است یا نه و اگر هست حسنه است یا سیئه و این جمع قرآن بحکم قرآن بود و یا بکدام حدیث
رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بحکم هر دو نبود پس بدعت است یا نه همچنین هر حکمی که از نص قرآن شریف یا ظاهر احادیث
ثابت نبود بدعت است یا نه **جواب از سیزدهم آنکه** اعراب قرآن بدعت حسنه است که صحت قرأت عجمیان [illegible]
بر آن حال [illegible] موقوف است لیکن جمع قرآن ظاهر نیست بحکم کدام آیة قرآنی است و نه بحکم کدام حدیث نبوت پس بدعت
باشد لیکن بدعت حسنه چرا که مقصود ازان ضبط و حفظ قرآن است از ضیاع و غلط و [illegible] بودن بعضی بدعات
نیست و اثبات آن از اکثر احادیث میتوان نمود مثل من سن سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها و تقیید بدعت
بدعت ضلالت چنانکه در حدیث است من ابتدع بدعة ضلالة لا یرضاها الله ورسوله الحدیث و حدیث من احدث
فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد [illegible] بودن بدعتی ثابت میشود که تعلق بدین نداشته باشد پس بدعتی که اصل
آن از شرع ثابت باشد مثل [illegible] حسنه باشد پس حکمی که از نص صریح قرآن و حدیث ثابت نباشد [illegible]
[illegible] بدلیل شرعی دیگر مثل اجماع و قیاس ثابت شود یا اصلی شرعی داشته باشد آن خود هرگز بدعت سیئه نیست
[illegible] بدلیل شرعی بحکم آیه کریمه الیوم اکملت لکم دینکم از قواعد استنباط و غیر آن در دین داخل است در سنت یا بدعت

حسنت است و داخل اشتغال است در این بعضی مباحث مذکوره چنانکه در کتب بسیار مصرح است منجمله آن امام ابن حجر

جلال الدین سیوطی و شیخ ابن حجر هیتمی که در وعدی در شرح حدیث خامس گفته قال الشافعی رضی الله تعالی عنه ما احدث وخالف کتابا

او سنة او اجماعا او اثرا فهو البدعة الضلالة وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فهو البدعة المحمودة والحاصل ان البدع الحسنة

متفق علی ندبها وهی ما وافق شیئا مما مر ولم یلزم من فعله محذور شرعی ومنها ما هو فرض کفایة کتصنیف العلوم ونحوها قال الامام

ابو شامة شیخ المصنف رحمة الله علیه ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولده صلی الله علیه وسلم

من الصدقات والمعروف واظهار الزینة والسرور فان ذلک مع ما فیه من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبته صلی الله علیه وسلم

وجلالته فی قلب فاعله وشکر الله تعالی علی ما من به من ایجاد رسوله الذی ارسله رحمة للعالمین صلی الله علیه وسلم انتهی بحروفه

وحضرت مولانا شیخ شیوخنا جناب مولانا مولوی محمد اسحاق رحمة الله علیه در جواب سوال پانزدهم که در مائة مسائل

مذکور است افاده فرموده که قیاس عرس بر مولود شریف غیر صحیح است یعنی عرسیکه دران روز معین نموده هر سال جمع شوند

ولباس فاخره بپوشند و در مقام قبور یا در دیگر جای دف‌ها زنند و چیزی از اختراعات خود و بدعات مثل رقص و ضرب آلات لهو

بعمل آرند چنانچه همین عبارت بعینها قبیل این عبارت در آن موجود است پس بعد این عبارت که قیاس عرس بر مولود

شریف غیر صحیح است این عبارت ترقیم میفرمایند زیرا که در مولود شریف ذکر ولادت خیر البشر است و آن موجب فرحت

و سرور است و شرع اجتماع برای فرحت و سرور که خالی از بدعات و منکرات باشد آمده و برای اجتماع عرس در شرع ثابت

نشده و فی الواقع فرحت مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی الله علیه وسلم در دیگر امر نیست پس دیگر امر برین قیاس صحیح

نخواهد شد انتهی بحروفه **وافاد مولانا العلامة** شیخ شیوخنا مولانا جمال الدین المعروف بمیرزا حسن علی المحدث اللکهنوی

علیه الرحمة که محفل مولود شریف برای جناب رسالت مآب صلی الله علیه وسلم البته مستحسن است بلکه مستحب و موجب ثواب دلائل جواز محفل

مولود شریف در رسائل اثبات مولد از اکابر محدثین و علما از سلف و خلف انتظام دارند و شیخ جلال الدین سیوطی

در شرح نسائی و شیخ ابن حجر در شرح اربعین امام نووی حکم باستحسان آن فرموده اند و امام نووی هم همین سبیل فرموده

و قصه منبر ساختن آنحضرت صلی الله علیه وسلم حسان را برای دفع هجو و ذم مشرکین از آنحضرت صلی الله علیه وسلم در صحیحین

مسطور است و بهمین جهت فرمودند اللهم اید الحسان بروح القدس کذا فی الصحیحین و در حدیث آمده است که فرمود آنحضرت

صلی الله علیه وسلم حضرت بلال را که ترک مکن روزه دوشنبه را زیرا که زائیده شده ام روز دوشنبه و این حدیث اصل است در جواز

تعیین روز مولد و نیز در حدیث وارد است عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن اخرجه محمد

فی الموطا و اختیار عمل مولد شریف از مدت پانصد سال الی الآن زائد از علمای محدثین و فقهای عظام و صوفیان کرام و مشائخ

اهل سنت و جماعت و متبعان سنت و مسلمین ترویج یافته و سلاطین عامل بتایید ایشان کمر بسته ترویج آن منظور داشته

و صرف اموال بسیار بآن نموده اند تا حال این عمل در دیار عرب از حرمین شریفین و یمن و عراق و هند از کابل

ومشایخ کبری وارباب ورع وتقوی بملاحظهٔ دلائل مسطوره در کتب رسائل جائز است انتهی باختصار

وافاد مولانا المفتی محمد سعد الله رحمة الله علیه فی جواب سؤال قولهم چه میفرمایند در میلاد خیر العباد صلی الله علیه وعلی آله الامجاد که بنابیش از کدام زمان بوده است وایجادش از کیست وحکمش چیست بینوا باسناد الکتاب توجروا یوم الحساب اقول فی الجواب مستعینا بملهم الحق والصواب قال الحافظ ابو الخیر السخاوی فی فتاواه عمل المولد الشریف لم ینقل عن احد من السلف الصالح فی القرون الثلثة الفاضلة انما حدث بعدهم انتهی واول کسیکه ابتدائش ساخته شیخ عمر بن محمد موصلی است واول کسیکه از ملوک باشتهارش پرداخته ملک مظفر الدین ابو سعید کوکبری بن زین الدین بادشاه اربل است که در اوائل مائة سابعه محفلهای عالیه برائش ترتیب کرده صلای عام داده وازفیض عامش عالمی را مالا مال انعام واکرام گردانیده کما فی کتاب سبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد لمحمد بن یوسف الشامی وگویند که ملک مذکور هر سال در تقریب میلاد سه لک دینار صرف مینمود وعلمای اعلام صوفیهٔ کرام را که در محفل او حاضر می‌شدند مورد صلات وانعامات میفرمود کذا فی مرآة الزمان لسبط ابن الجوزی وشیخ ابو الخطاب عمر بن حسن کلبی معروف بابن دحیه اندلسی از مشاهیر علمای آن زمان که رسالهٔ التنویر فی مولد البشیر النذیر تالیف کرده بخدمتش گذرانیده هزار دینار صلهٔ آن یافته قاضی ابن خلکان می آرد الحافظ ابو الخطاب عمر کان من اعیان العلماء ومشاهیر الفضلاء قدم من المغرب فدخل الشام والعراق واجتاز باربل سنة اربع وستمائة فوجد ملکها مظفر الدین بن زین الدین یعتنی بمولد النبی فعمل له کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر اما در انعقاد محفل آن علمای اعلام اختلاف کرده اند ورسایل در حسن وقبحش تالیف نموده وتحقیق آنست که اگر درین تقریب باحسن نیت وسرور ولادت بر بیان حالات ومعجزات سرور کائنات علیه وعلی آله الصلوات والتسلیمات وخیرات ومبرات واطعام طعام وتقسیم شیرینی وانعام واکرام اکتفا نمایند وامری از ممنوعات شرعیه دران منضم نسازند از بدعات حسنه وامور مستحبه است ولهذا علامه سیوطی در مصباح الزجاجه علی سنن ابن ماجه میفرمایند دمما ابتدع فی هذا الزمان وهو غیر مسلم له عمل المولد الشریف النبوی والصواب انه من البدع الحسنة المندوبة اذا خلا عن المنکرات شرعا وعلامه محمود شو در فتاوای خود میگویند عندی ان اصل المولد الذی هو اجتماع الناس وقراءة

ما تيسر من القرآن وسعاية الأخبار الواردة في مبدأ أمر النبي صلى الله عليه وسلم وما وقع في
مولده من الآيات ثم يديم سماطا يأكلونه وينصرفون عن غير زيادة على ذلك من البدع
بالتي ثياب عليها صاحبها لما فيه من تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم وإظهار الفرح والاستبشار
بمولده الشريف وإمام حافظ الحديث أبو محمد عبد الرحمن بن إسماعيل المعروف بأبي شامة در كتاب
الباعث على إنكار البدع والحوادث بعد ذكر بدعت حسنه مى آرد ومن أحسن ما ابتدع في زماننا
ما يفعل هذا القبيل ما كان يفعل بمدينة إربل كل عام في اليوم الموافق ليوم مولد النبي صلى الله
عليه وسلم من الصدقات والمعروف وإظهار الزينة والسرور فإن ذلك مع ما فيه من الإحسان
إلى الفقراء يشعر بمحبته صلى الله عليه وسلم وتعظيمه وجلالته في قلب فاعله وشكر الله تعالى
على ما من به من إيجاد رسوله الذي أرسله رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم وعلامه صدر الدين
موهوب بن عمر جزري شافعي فرموده است هذه بدعة لا بأس بها ولا تكره البدع الا إذا راغمت السنة
وأما إذا لم تراغمها فلا تكره ويثاب الإنسان بحسب قصده في إظهار السرور والفرح بمولد النبي
صلى الله عليه وسلم وشيخ الإسلام حافظ الحديث أبو الفضل أحمد بن علي بن حجر مي گويند
عمل المولد بدعة لم ينقل عن أحد من السلف الصالح من القرون الثلاثة لكنها مع ذلك قد اشتملت
على محاسن وضدها فمن تحرى في عمل المحاسن وتجنب ضدها كان بدعة حسنة ومن لا فلا انتهى
كذا في سبل الهدى وكسانيكه بإنكار واستقباحش رفته اند از آنجمله است علامه تاج الدين
فاكهاني مالكي كه آنرا از بدعات مذمومه قرار داده ودر رساله خود مسمى بمورد في الكلام
على عمل المولد نوشته لا أعلم لهذا المولد أصلا في كتاب ولا سنة ولا ينقل عمله عن أحد من علماء
الأمة الذين هم القدوة في الدين المتمسكون بآثار المتقدمين بل هو بدعة أحدثها
البطالون وشهوة نفس اعتنى بها الأكالون بدليل أنا إذا أدرنا عليها الأحكام الخمسة
قلنا إما أن يكون واجبا أو مباحا أو مكروها أو محرما وليس بواجب إجماعا ولا مندوبا
لأن حقيقة المندوب ما طلبه الشرع من غير ذم على تركه وهذا لم يأذن فيه الشرع ولا فعله

ولا فعله الصحابة ولا التابعون المتدينون فيما علمت وهذا جوابي عنه بين يدي الله عز وجل

ان عنه سئلت ولا جائز ان يكون مباحا لان الابتداع في الدين ليس مباحا باجماع المسلمين فلم يبق

الا ان يكون مكروها او حراما وحينئذ يكون الكلام فيه في فصلين والتفرقة بين حالين

احدهما ان يعمله رجل من عين ماله لاهله واصحابه وعياله لا يجاوزون في ذلك الاجتماع على اكل

الطعام ولا يقترفون شيئا من الآثام هذا الذي وصفناه بانه بدعة مكروهة وشناعة

اذ لم يفعله احد من متقدمي اهل الطاعة الذين هم فقهاء الاسلام وعلماء الانام سرج الازمنة

وزين الامكنة والثاني ان يدخله الجناية وتقوى به العناية حتى يعطي احدهم الشيء ونفسه تتبعه

وقلبه يؤلمه ويوجعه لما يجد من الم الحيف وقد قال العلماء اخذ المال بالحياء كاخذه بالسيف

لا سيما ان انضاف الى ذلك شيء من الغناء من الطبول والملاهي بآلات الباطل

من الدفوف والشبابات واجتماع الرجال مع الشبان المرد والنساء الغانيات

مع ان الشهر الذي ولد فيه صلى الله عليه وسلم وهو ربيع الاول هو بعينه الشهر الذي

توفي فيه فليس الفرح فيه باولى من الحزن فيه هذا ما علينا ان نقول ومن الله نرجو

حسن القبول انتهى مختصرا وعلماء المحققين وحفاظ متقنين بجواب فاكهاني حرف

بحرف پرداخته اند از انجمله علامه سیوطی آورده آنچه فاکهانی می گوید لا اعلم لهذا المولد

اصلا في كتاب ولا سنة از عدم علم اصلش نفی وجود نفس الامری لازم نمی آید کیف که شیخ الاسلام ابو الفضل

ابن حجر باستخراج اصلش از سنت گفته وقد ظهر لي تخريجها على اصل ثابت وهو ما ثبت في الصحيحين من ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا هو يوم اغرق الله فيه فرعون

نجانا موسی فنحن نصومه شکرا لله تعالی فقال انا احق بموسی منکم فصامه وامر بصیامه و از ین حدیث جواز تعیین یوم معین
از برای اظهار خورسندی و بشاشت بهر سالی در آن روز پیدا است و علامه سیوطی باستخراج اصلی دیگر از سنت پرداخته
میفرماید و قد ظهر لی تخریجه علی اصل آخر وهو ما رواه البیهقی عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة
مع انه قد ورد ان جده عبد المطلب عق عنه فی سابع ولادته والعقیقة لا تعاد مرة ثانیة فیحمل ذلک علی ان الذی فعله صلی الله علیه وسلم
اظهار الشکر علی ایجاد الله تعالی ایاه رحمة للعالمین فیستحب لنا ایضا اظهار الشکر بمولده بالاجتماع واطعام الطعام
ونحو ذلک انتهی و راقم الحروف بر دو اصل دیگر ظفر یافته اول آنکه در صحیح مسلم از قتاده مرویست سئل رسول الله
صلی الله علیه وسلم عن صوم یوم الاثنین فقال فیه ولدت وفیه نزل علی و چون معلوم شد که آنحضرت صلی الله
علیه وسلم برای شکر ولادت خود روزه داشته اند انتسالش اگر آن روز محفل سرور خالی از مفاسد شرعیه
خالی از استحباب نخواهد بود دوم آنکه در صحیح بخاری از عمر رضی الله عنه مرویست ان رجلا من الیهود قال له یا امیر المؤمنین
آیة فی کتابکم تقرؤنها لو علینا معشر الیهود نزلت لاتخذنا ذلک الیوم عیدا قال ای آیة قال الیوم اکملت لکم
دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال عمر قد عرفنا ذلک الیوم والمکان الذی نزلت فیه
علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو قائم بعرفة یوم الجمعة و در خیر الجاری شرح صحیح بخاری در معنی آن مذکور است
یعنی قد اتخذنا ذلک الیوم عیدا و هکذا قال النووی و ازین قول ظاهر است که روز سرور را برای شکر
قرار دادن مستحب میشود پس اگر روز میلاد خیر العباد را هم من جملهٔ اعیاد مقرر ساخته در آن روز محفل مستحبه
نمایند را با شد بلا شبهه اولی بود اما بشرطیکه ضمیمهٔ منکرات شرعیه در ان نباشد و آنچه فاکهانی آورده
که جائز است بودن مباح از آن الابتداع لیس مباحا باجماع المسلمین علامه سیوطی در جواب میفرماید قوله
المذکور کلام غیر مستقیم لان البدعة لم تنحصر فی الحرام والمکروه بل قد یکون ایضا مباحة ومندوبة وواجبة
قال النووی فی تهذیب الاسماء واللغات البدعة فی الشرع هی احداث ما لم یکن فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم
وهی منقسمة الی حسنة وقبیحة وقال الشیخ عز الدین بن عبد السلام فی القواعد البدعة منقسمة الی واجبة ومحرمة ومندوبة ومکروهة

الی ان قال والبدع المندوبة امثلة منها احداث الربط والمدارس وكل احسان لم يعهد في العصر الاول ومنها
التراويح والكلام في دقائق التصوف وفي الجدل ومنها جمع المحافل للاستدلال في المسائل ان قصد بذلك وجه الله
تعالى وروى البيهقي باسناده في مناقب الشافعي عن الشافعي قال المحدثات من الامور ضربان احدهما ما احدث مما يخالف
كتابا او سنة او اثرا او اجماعا فهذه البدعة الضلالة والثانية ما احدث من الخير لا خلاف فيه لواحد من هذا وهذه محدثة
غير مذمومة وقد قال عمر رضي الله عنه في قيام رمضان نعمت البدعة هذه يعني انها محدثة لم تكن فعرف بذلك
منع قول الشيخ تاج الدين لان هذا القسم مما احدث وليس فيه مخالفة لكتاب ولا سنة ولا اثر ولا اجماع فهي
غير مذمومة كما في عبارة الشافعي وهو من الاحسان الذي لم يعهد في العصر الاول فان اطعام الطعام الخالي
عن اقتراف الآثام احسان فهو من البدع المندوبة انتهى ولهذا تقرير مندفع شود قول كسانيكه استدلال
کرده اند بر قبح این عمل بقول علیه السلام کل بدعة ضلالة چه مراد ازان هر بدعتی است که مخالف کتاب
سنت و اثر و اجماع باشد و آنچه در این عمل کرده و مذموم ثابت شد ... هنگام جلوس مسطور
گردیده و آنچه فاکهانی آورده الثانی ان یحرمه الجنایة الخ علامه سیوطی در جواب وی آورده
کلامه في انه حرام ... التحريم فيه انما جاء من قبل هذه الاشياء المحرمة التي ضمت اليه من حيث الاجتماع
لاظهار شعائر المولد بل لو وقع مثل هذه الامور في الاجتماع لصلاة الجمعة مثلا كانت قبيحة شنيعة
ولا يلزم من ذلك ذم اصل الاجتماع لصلاة الجمعة وقد رأينا بعض هذه الامور تقع في ليالي رمضان
عند اجتماع الناس لصلاة التراويح الخ و آنچه فاکهانی گفته است مع ان الشهر الذی الخ علامه سیوطی گوید
جوابه ان ولادة النبي صلى الله عليه وسلم اعظم النعم علينا ووفاته اعظم المصائب لنا والشريعة حثت
على اظهار شكر النعم والصبر والسكون والكتم عند المصائب وقد امر الشرع بالعقيقة عند الولادة وهي اظهار
شكر وفرح بالمولود ولم يأمر عند الموت بذبح ولا بغيره بل نهى عن النياحة واظهار الجزع وقال ابن رجب في كتاب اللطائف في ذم
الشيعة حيث يتخذون يوم عاشوراء لاجل قتل الحسين رضي الله عنه لم يامر الله ولا رسوله باتخاذ ايام مصائب

ومنهم ما تكلف ما ودهم انتهى بالجمله دستحباب سرور و ولادت سرور عالم صلى الله عليه وسلم خالصا و مخلصا شکی
وارتيابى نيست و در سيرت شاميه از ابو عبد الله بن ابى محمد النعمان منقول است كه گفت شنيدم از شيخ ابو موسى زرهونى را كه
میفرمود پیغمبر صلی الله علیه وسلم را در خواب دیدم و از حال این بدعت سوال کردم فرمود من فرح بنا فرحنا به [illegible] انتهى بجز و تتبع
و درین باب سوال اهم از حضرت مفتی احناف بمکة المکرمة زیدها الله تعظیما و تشریفا جناب حضرت مولانا شیخ جمال علیه رحمة الله
ذی الجلال کرده شده بود و حضرت ایشان در جوابش ترقیم فرموده که عمل مولد شریف بدعت حسنه است چنانچه
سوال و جواب بعینهما درینجا نوشته میشود سئل ما قول سیدنا العالم العلامة [illegible] مفتی الحنفیة بمکة المکرمة
فی عمل المولد فی ربیع الاول كل سنة استبشارا بمولده صلى الله عليه وسلم هل هو حسن كما قاله كثيرون ومنهم الجلال السيوطي
وغيرهم او بدعة منكرة بينوا لنا الجواب فاجاب العلامة الشيخ جمال رحمة الله عليه [illegible] عمل المولد الشريف
من البدع الحسنة وقال العلامة ابو شامة شيخ الشيخ النووي [illegible] ومن احسن ما ابتدع في زماننا ما يفعل كل عام
في اليوم الموافق ليوم مولده صلى الله عليه وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزينة والسرور فان ذلك مع ما
فيه من الاحسان الى الفقراء مشعر بمحبته صلى الله عليه وسلم في قلب فاعله وتعظيمه وشكر الله تعالى على ما من به من ايجاد
رسول الله الذي ارسله رحمة للعالمين الخ وقال السخاوي لا زال اهل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الكبار
يعملون المولد ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويعتنون بقراءة المولد الكريم ويظهر عليهم من بركاته
كل فضل عميم قال ابن الجزري من خواصه انه امان في ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية والمراد واول
من احدثه من الملوك صاحب اربل وصنف له ابن دحية كتابا في المولد سماه التنوير بمولد البشير النذير فاجازه بالف
دينار وقد خرج له الحافظ ابن حجر اصلا من السنة وكذا الحافظ السيوطي ورد على الفاكهاني في قوله ان عمل المولد
بدعة مذمومة انتهى و همچنین سوال درین باب از مفتی احناف بمکة المکرمة زادها الله تعظیما و تشریفا
جناب مولانا عبد الرحمن سراج نموده شده بود و حضرت ایشان این عمل را از بدعات حسنه ترقیم فرموده
چنانچه سوال و جواب بعینهما نوشته میشود ما قولکم یا علماء الملة السمحة البیضاء و مفاتی الشریعة الغراء

جواب علماء مکہ معظمہ

فی قراءة المولد النبوی علی صاحبها الصلوة والسلام ام لا مع عدّه بدعة سیئة ام مستحب او غیر ذلک الحمد لله وحده

اما بتوفیق العون عمل المولد جائز وهو من البدع الحسنة استحسنه جمهور السلف والخلف من العلماء الکبار الاعلام

قال العلامة الشهاب الخفاجی محشی البیضاوی فی رسالته فی عمل المولد قال العلامة ابن الحاج فی المدخل المولد مما

احدثه الناس وقد احتوی علی بدع ومحرمات کالرقص بالدف وآلات الطرب مما لا یلیق بسائر الزمان فکیف بهذا

الزمان الذی من الله علینا فیه بسید الاولین والآخرین الی ان قال وقد ارتکب بعضهم فیما لا ینبغی من اللهو فان

خلا من ذلک واقتصر فیه علی الطعام المسرة فهو بدعة حسنة اهـ ثم نقل الشهاب ان سئل الحافظ ابن حجر عنه فاجاب

ما صورته اصل عمل المولد بدعة لم ینقل عن احد من السلف فی القرون الثلثة ومع ذلک قد اشتمل علی محاسن

وضدها فمن تحری فی عمله المحاسن واجتنب ضدها کان بدعة حسنة والله سبحانه اعلم امر برقمه خادم الشریعة والمنهاج

عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفی مفتی مکة المکرمة کان الله لهما حامداً مصلیاً مسلماً

ولعلہ حضرت مفتی صاحب موصوف جناب حضرت مولانا مولوی رحمة الله صاحب مفتی المالکیة و

الشافعیة والحنابلة برین فتوی باین طور رقم فرموده اند نقلش اینجا نوشته میشود

الحمد لله وحده وصلی الله علی من لا نبی بعده رب زدنی علماً اما بعد فقد طلعت علی هذا الذی

دار من مفتی الاحناف بمکة المشرفة فی الحال هو عین الصواب الموافق للحق بلا شک ولا ارتیاب والله سبحانه وتعالی

اعلم خادم الشریعة بلبدة الله المحمیة ابوبکر حجی البسیونی مفتی المالکیة کان الله فی عونه حامداً مصلیاً مسلماً

الحمد لله وحده وصلی الله وسلم علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه السالکین نهجهم بعده اللهم هدایة للصواب فی کتابه قصة

المولد للشهاب ابن حجر ما ملخصه ان عمل المولد بدعة لکنها حسنة لما اشتملت علیه من الاحسان الکثیر للفقراء ومن

قراءة القرآن واکثار الذکر والصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم واظهار السرور والفرح به صلی الله علیه وسلم والمحبة له واغاظة

اهل الزیغ والعناد من الزنادقة والملحدین من الکفرة والمشرکین واستدل شیخ الاسلام الحافظ ابن حجر لکونها بدعة حسنة بخبر الصحیحین انه

صلی الله علیه وسلم لما قدم المدینة وجد الیهود یصومون یوم عاشوراء فسألهم فقالوا هذا الیوم اغرق الله فیه فرعون ونجا موسی فنحن نصومه شکراً لله تعالی

فقال صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق بموسی منکم فصامہ وامر بصیامہ قال ان عشت الی قابل الحدیث قال العینی شیخ الاسلام فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالی بانواع العبادات علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمۃ اودفع نقمۃ ویعاد ذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنۃ وای نعمۃ اعظم من نعمۃ بروز ہذا النبی نبی الرحمۃ فی ذلک الیوم انتہی ومنہ یعلم الجواب واللہ سبحانہ وتعالی اعلم کتبہ وکیل مفتی الشافعیۃ بمکۃ المحمیۃ محمد سعید بن محمد بابصیل عفی عنہ آمین

الحمد للہ وحدہ رب زدنی علما استمد من اللہ التوفیق والرشاد لاقوم طریق۔ عمل المولد جائز باتفاق العلماء اذا خلا عن محرم خصوصا انہ یجری من الخیرات وتعدد نفعہا للفقراء والمساکین ویشتمل علی الاجتماع المسنون فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع قوم یذکرون اللہ الا نزلت علیہم السکینۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ الحقیر خلف بن ابراہیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ حالا حامدا مصلیا مسلما

(مہر: محمد بابصیل)

کاتب الحروف غفر اللہ میگوید کہ جناب حضرت مولانا و شیخنا و مرشدنا حضرت عمدۃ المفسرین و زبدۃ المحدثین جناب مولانا شاہ عبد الغنی نقشبندی مجددی قدس سرہ را دیدہ است کہ در محفل مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ در مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام بتاریخ دوازدہم ماہ ربیع الاول روز یکشنبہ سنہ ۱۲۸۱ ہجری در مسجد نبوی شدہ بود تشریف آوردہ شریک این محفل شریف شدند و ذکر مولد شریف کہ در صحن مسجد شریف بر منبر کرامی از ائمہ یکی بعد از دیگرے متوجہ بطرف روضہ شریفہ شدہ میخواندند استماع میفرمودند و بوقت قیام ذکر ولادت شریفہ قیام میفرمودند و حال و کیفیات برکات این محفل شریف کہ ظہور شدہ بود خارج از حیطہ تقریر و تحریر است صلی اللہ علی حبیبہ وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ وازواجہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا و حضرت مولانا صاحب موصوف را سند واجازت احادیث شریفہ وغیرہا از حضرت والد ماجد خود و از جناب مولانا اسحق صاحب وغیرہما حاصل است حضرات اساتذہ کرام اجمعین ہست کہ بعرض بیان آید

(مہر: راجی عفو الرحیم خلف بن ابراہیم)

دعا اں علم وعمل حضرت ایشان بر ہمہ روشن ست اتباع حضرت اساتذہ کرام خوب ست
کہ ہمہ بفضلہ سبحانہ وتعالی ہر در ہر علوم بودند واز ہمہ موبخوبی واقف بودند چنانچہ
روزے حضرت مولانا واستاذنا وشیخنا حضرت شاہ عبد الغنی قدس سرہ بمسجد نبوی
بعد نماز در حلقۂ شریفہ کلام مبارک خود باین حقیر عنایت فرمودند جزاہ اللہ سبحانہ وتعالی
خیر الجزاء فی الدنیا والآخرۃ وتذکرہ چند ہم فرمودند علی الخصوص در باب این امر کہ
بتصریح تمام فرمودہ بودند و برای ابلاغ این امر تاکید تمام فرمودہ بودند چنانچہ این
حسب [illegible] حضرت ایشان بنا بر خیر خواہی برادران مسلمین بحیطۂ تقریر وتحریر آوردہ
وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **تیسری فصل** میں بیان ہے

سوال تعیین اور اسمیں بیان ہے اعتراضات کا جو کہ لوگوں نے اوسپر کیا ہے اور بیان
اونکی جوابات صحیحہ کا **قال** العلامۃ القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فی رسالۃ المورد
الروی فی مولد النبوی قال یعنی ابن الجزری واذا کان اہل الصلیب اتخذوا لیلۃ مولد
نبیہم عیدا اکبر فاہل الاسلام اولی بالتکریم واجدر **قلت** لمایرد علینا
انا امرنا بمخالفۃ اہل الکتاب ولم یظہر من المشائخ لہذا السؤال جواب قال
السخاوی علی سبیل الاضراب بل خرج شیخ مشائخ الاسلام خاتمۃ ائمۃ الاعلام
ابو الفضل ابن حجر الاستاذ المتقن تغمدہ اللہ برحمتہ واسکنہ فسیح جنتہ فعلہ علی اصل ثابت
یمیل الی الاستناد الیہ کل حبر ہمام وہو ما ثبت فی الصحیحین من ان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قدم المدینۃ فوجد الیہود یصومون یوم عاشوراء فسألہم فقالوا ہو یوم اغرق اللہ
فیہ فرعون ونجی موسی علیہ السلام فنحن نصومہ شکرا للہ عز وجل فقال صلی اللہ علیہ
وسلم فانا احق بموسی علیہ السلام منکم فصامہ وامر بصیامہ وقال لئن عشت الی قابل لاصومن التاسع
قلت فہم اولا الفہ ثم خالفہم آخرا تحقیقا لصورۃ المخالفۃ قال
الشیخ فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالی علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ

ويعاد ذلك في نظير ذلك اليوم من كل سنة والشكر لله تعالى يحصل بانواع العبادة كالصلاة و
الصيام والتلاوة واي نعمة اعظم من نعمة بروز هذا النبي نبي الرحمة صلى الله عليه وسلم

قلت وفي قوله تعالى لقد جاءكم رسول اشعار بذلك وايماء الى تعظيم وقت مجيئه لنا
هنالك وعلى هذا فينبغي ان يقتصر فيه على ما يفهم الشكر لله تعالى من نحو ما ذكروا اما
ما يتبعه من السماع واللهو وغيرهما فينبغي ان يقال ما كان من ذلك مباحا بحيث
يعين السرور بذلك اليوم فلا بأس بالحاقه وما كان حراما او مكروها فيمنع وكذا
ما كان فيه خلاف بل يحسن في ايام الشهر كلها ولياليه يعني كما جاء عن ابن
جماعة تمنيه فقد اتصل بنا ان الزاهد القدوة المعمر ابا اسحاق ابراهيم بن
عبد الرحمن بن ابراهيم بن جماعة لما كان في المدينة النبوية على ساكنها افضل
الصلوة واكمل التحية كان يعمل طعاما في المولد النبوي ويطعم الناس ويقول
لو تمكنت عملت بطول الشهر كل يوم مولدا انتهى بحروفه **قوله** ان النبي صلى الله عليه و
سلم قدم المدينة الحديث في صحيح البخاري في باب صيام العاشوراء عن ابن عباس
قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فراى اليهود تصوم يوم عاشوراء فقال
ما هذا قالوا هذا يوم صالح هذا يوم نجى الله بني اسرائيل من عدوهم فصامه موسى
قال فانا احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه **في فتح الباري**
فصامه موسى زاد مسلم في روايته شكرا لله تعالى فنحن نصومه **وفي**
صحيح البخاري في باب اتيان اليهود النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة

عن ابن عباس قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فوجد اليهود يصومون عاشوراء فسئلوا عن ذلك فقالوا هذا اليوم الذي اظهر الله فيه موسى وبني اسرائيل على فرعون ونحن نصومه تعظيما له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن اولى بموسى منكم ثم امر بصومه **وفي سنن ابي داود** ونحن نصومه تعظيما له **وفي صحيح البخاري** في باب قول الله عز وجل وهل اتاك حديث موسى وكلم الله موسى تكليما عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة وجدهم يصومون يوما يعني يوم عاشوراء فقالوا هذا يوم عظيم وهو يوم نجى الله فيه موسى واغرق آل فرعون فصام موسى شكرا لله تعالى فقال انا اولى بموسى منهم فصامه وامر بصيامه **وفي سنن ابن ماجة** فصامه موسى شكرا له **وفي شرح معاني الآثار** للامام الطحاوي عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض انه قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا هذا اليوم الذي اظهر الله عز وجل فيه موسى على فرعون فقال انتم اولى بموسى منهم فصوموه ففي هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما صامه شكرا لله عز وجل في اظهاره موسى على فرعون فذلك على الاختيار لا على الفرض انتهى بحروفه **وايضا فيه** وقد اخبر ابن عباس رض في حديثه بالعلة التي من اجلها كانت اليهود تصومه انها على الشكر منهم لله تعالى في اظهاره موسى على فرعون وان رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضا صامه كذلك والصوم للشكر اختيار لا فرض انتهى

والیضاً فیه بعد ذکر حدیث ابی قتادة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال فی صوم یوم عاشوراء انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله ففی هذا الحدیث انه امر بصومه احتساباً لما ذکر فیه من الکفارة ولیس هذا بمخالف عندنا لحدیث ابن عباس لانه قد یجوز ان یکون کان یصومه شکراً لله تعالی لما اظهر موسی علی فرعون فیشکر الله بذلک ویصوم ذلک فیکفر به عنه السنة الماضیة انتهی بحروفه **وقال العلامة العینی** فی شرح صحیح البخاری بعد نقل حدیث ابن عباس قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة فرای الیهود یصوم یوم عاشوراء الحدیث ظاهر حدیث ابن عباس رضی الله تعالی عنهما یدل علی الوجوب لانه علیه السلام صامه وامر بصیامه لکن نسخ الوجوب وبقی الاستحباب کما ذکرنا وقال الطحاوی بعد ان روی هذا الحدیث ففی هذا الحدیث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انما صامه شکراً لله عز وجل فی اظهاره موسی علیه السلام علی فرعون فذلک علی الاختیار لا علی الفرض انتهی **قلت** وفیه بحث لان القائل یقول لا نسلم ان ذلک علی الاختیار دون الفرض لانه علیه السلام امر بصومه والامر المجرد عن القرائن یدل علی الوجوب وکونه صامه شکراً لا ینافی کونه للوجوب کما فی سجدة من اصلها للشکر مع انها واجبة اه بحروفه **وقال العلامة علی القاری** علیه رحمة الله الباری فی شرح مشکوة المصابیح فصامه ای ذلک الیوم امتثالاً **والیضاً قال فیه** ونحن نصومه شکراً ایضاً اه **وقال العلامة العینی** فی شرح الحدیث المذکور

قوله فصامه النبي صلى الله عليه وسلم وليس معناه انه صام ابتداء لانه قد علم في حديث ابن

عباس انه كان يصومه قبل قدومه المدينة فحاصل معناه انه ثبت على صيامه وداوم على ما كان

عليه وقيل يحتمل انه كان يصومه بمكة ثم ترك صومه ثم لما علم ما عند اهل الكتاب فيه صامه اه

وايضا قال فيه قوله وامر بصيامه للبخاري في التفسير عن انس من طريق ابي بشر

فقال لاصحابه انتم احق بموسى منهم فصوموه اه **وقال العلامة علي القاري**

عليه رحمة الله الباري في شرح مشكوة المصابيح فصامه رسول الله صلى الله عليه وسلم

تعالى فيه ... لتعظيم ما عظمه الله لكن على جهة المتابعة له في شرعه بل على طريق موافقة

شريعة لشريعته في ذلك اذ كان صيامه شكرا لخلاص موسى عليه السلام كما سجد في ص شكرا لله

تعالى على قبول توبة داود عليه السلام اه **قوله** كما سجد في ص شكرا لله تعالى خرج النسائي

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في ص وقال سجدها

داود توبة ونسجدها شكرا اه قال العلامة ابن حجر عليه رحمة الله الباري شكرا منا على

قبول توبته ان الانبياء عليهم السلام كرجل واحد فالنعمة على احدهم نعمة على الكل اه

قال الشيخ تاج الدين الفاكهاني رح لا اعلم لهذا المولد اصلا في كتاب ولا سنة اه قال العلامة

مولانا جلال السيوطي ردا عليه يقال عليه نفي العلم لا يلزم منه نفي الوجود وقد استخرج له

امام الحفاظ ابو الفضل ابن حجر اصلا من السنة واستخرجت له انا اصلا ثانيا وسياتي

... بعد هذا اه قوله سياتي ذكرهما بعد هذا ما نصه قد سئل شيخ الاسلام

حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر عن عمل المولد فاجاب ان اصل المولد بدعة لم تنقل

عن احد من السلف الصالح في قرون الثلثة ولكنها مع ذلك فقد اشتملت على محاسن
وضدها فمن تحرى في عملها المحاسن وتجنب ضدها كان بدعة حسنة ومن لا فلا قال
وقد ظهر لي تخريجها على اصل ثابت وهو ما ثبت في الصحيحين من ان النبي صلى الله عليه وسلم
قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا هو يوم اغرق الله فيه
فرعون ونجى موسى فنحن نصومه شكرا لله تعالى فيستفاد منه فعل الشكر لله تعالى
على ما من به في يوم معين من اسداء نعمة ودفع نقمة ويعاد ذلك في نظير ذلك اليوم
من كل سنة والشكر لله تعالى يحصل بانواع العبادات كالسجود والصيام
والصدقة والتلاوة واي نعمة اعظم من النعمة بتولد هذا النبي نبي الرحمة صلى الله
عليه وسلم فينبغي ان يتحرى اليوم بعينه حتى يطابق قصة موسى عليه السلام
في يوم عاشوراء ومن لم يلاحظ ذلك لا يبالي بعمل المولد في اي يوم من
الشهر الى ان قال فهذا ما يتعلق باصل عمله واما ما يعمل فيه فينبغي ان
يقتصر فيه على ما يفهم منه الشكر لله تعالى من نحو ما تقدم ذكره من التلاوة والاطعام
والصدقة وانشاد شيء من المدائح النبوية المحركة للقلوب الى فعل الخير و
العمل للآخرة واما ما يتبع ذلك من السماع واللهو وغير ذلك فينبغي ان يقال
ما كان من ذلك مباحا بحيث يتعين السرور بذلك اليوم لا بأس بالحاقه به و
ما كان حراما او مكروها فيمنع وكذا ما كان خلاف الاولى انتهى وظهر لي تخريجه على
اصل آخر وهو ما رواه البيهقي عن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي

صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد النبوۃ مع انہ قد ورد ان جدہ عبد المطلب
عق عنہ یوم سابع ولادتہ والعقیقۃ لا تعاد مرۃ ثانیۃ فیحمل ذلک علی ان الذی
فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ اظہار الشکر علی ایجاد اللہ تعالی ایاہ رحمۃ
للعالمین وتشویقا لامتہ کما کان یصلی علی نفسہ لذلک فیستحب لنا ایضا اظہار
الشکر بمولدہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاجتماع واطعام الطعام ونحو ذلک من وجوہ
القربات واظہار المسرات ثم رأیت امام القراء الحافظ شمس الدین بن الجزری
قال فی کتابہ المسمی بعرف التعریف بالمولد الشریف انہ قد رؤی ابو لہب
فی النوم فقیل لہ ما حالک فقال فی النار الا انہ یخفف علی کل لیلۃ اثنین
وامص من بین اصبعی ہاتین ماء بقدر ہذا واشار براس اصبعہ وان
ذلک باعتاقی ثویبۃ عند ما بشرتنی بولادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبارضاعہا
لہ فاذا کان ابو لہب الکافر الذی نزل القرآن بذمہ جوزی فی النار بفرحہ
بمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما حال المسلم الموحد من امتہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولعمری انما یکون جزاؤہ من المولی الکریم ان یدخلہ بفضلہ جنات النعیم
وقال الحافظ شمس الدین ابن ناصر الدین الدمشقی فی کتابہ المسمی مورد
الصادی فی مولد الہادی وقد صح ان ابا لہب یخفف عنہ عذاب النار
فی مثل یوم الاثنین لاعتاقہ ثویبۃ سرورا بمیلاد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ثم انشد اذا کان ہذا کافرا جاء ذمہ وتبت یداہ

في الجحيم نخالہ اماتي انہ في يوم الاثنين دائماً يخفف عنہ للسرور بأحمد فما الظن بالعبد

الذي كان عمره بأحمد مسروراً ومات موحداً انتہی **قولہ** قد ظہرلي تخريجہ بل التخريج في

شرح المواہب اللدنيۃ للعلامۃ الزرقاني وسبقہ الی ذلک الحافظ ابن حجر **قولہ** ظہرلي

تخريجہ علی اصل آخر ہو ما رواہ البیہقي الخ تعقبہ النجم بانہ حدیث منکر کما قالہ الحافظ

ان قال في شرح المہذب انہ حدیث باطل فالتخريج عليہ ساقط اھ **و در شرح سفر**

السعادت است ودر حدیث انس رض چنانچہ در بعض روایات آمدہ وارد شدہ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از ظہور نبوت عقیقہ خود را چون در وقت ولادت

معلوم نشد کہ کردند یا نہ ذبح کردہ اما در اسناد آن حدیث سخنی ہست وثنا لی

لیکن نیست واللہ اعلم اھ **وفي زاد المعاد** ذکر ابن ایمن عن انس رضی اللہ تعالی عنہ

ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد ان جاءتہ النبوۃ وہذا الحدیث قال ابو داود

في مسائلہ سمعت احمد حدثہم بحدیث الہیثم بن جمیل عن عبد اللہ بن المثنی عن ثمامۃ عن

انس ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ فقال احمد عبد اللہ بن محرر عن قتادۃ عن

انس ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ قال مہنا قال احمد ہذا منکر وضعف

عبد اللہ المحرر اھ **قولہ** انہ قد روی الخ والرائی لہ اخوہ العباس بعد سنۃ من وفاۃ

ابی لہب بعد وقعۃ بدر ذکرہ السہیلی وغیرہ کذا في شرح المواہب اللدنیۃ للعلامۃ

الزرقاني وہذا ما یرویہ غیر واحد من اہل السیر وعزاہ في المدارج الی الحدیث الصحیح

الدمشقي ویعاضدہ ما اخرج الشیخان عن ابن عباس بن عبد المطلب وابي سعید الخدري

والبخاري عن ابن المسیب عن ابیہ ومسلم عن سفیان في ابي طالب من احادیث

یطول الکلام بذکرہا فانہا تدل علی ان الخیرات لکافر لانہ سبب جفاء وانہ قد یتقیف بہا

وما ورد في خلاف ذلک من الآیات والاخبار فقال النووي قال البیہقي قد یجوز

الی تحمیل معد ذلک في انہ لا یکون لہا موقع لتخلیص من النار ودخال الجنۃ

ولكن يخفف عنه العذاب ليتوجه على جنايات ارتكبها سوى الكفر بما فعل من الخيرات التي تعلقت به قال الشيخ عبد العزيز الدهلوي في رسالته بخيفة رضي الله تعالى عنه وفقهم الله تعالى على ذلك لكن جعله من بركات النبي صلى الله عليه وسلم وخصائصه واذا عرفت ذلك علمت ان الاحتجاج بهذه الرواية ليس بقطعي من كل وجه على انه لا يلزم من كونه غير صحيح العلم ان لا يجوز التمسك في غير الصحاح ان العلماء لم يزالوا يتسامحون في فضائل الاعمال قال الحافظ السيوطي انه قد يؤخذ الموضوع يعني ما لم يثبت وضعه بخصوصه في بيان الفضائل ما ثبت فضله بغيره تائيداً واذا كان الموضوع بهذه المثابة فالمنقطع بحسب الباطن اولى كذا افاده الشيخ وقوله وعزاه في المدارج الى الحديث حيث قال اول كسيكه آنحضرت صلى الله عليه وسلم شير داد ثويبه بود كنيزك ابولهب بضم ثاء مثلثه وفتح واو وسكون تحتانيه [illegible] و آزاد [illegible] چون آنحضرت متولد شد بشارت رسانيد ابولهب را خبر

[illegible] برادر تو [illegible] متولد شد و ابولهب از غايت شادى آزاد كرد او را و امر كرد كه شير دهد و حق تعالى باين شادى و سرور كه ابولهب بولادت آنحضرت صلى الله عليه وسلم كرده در عذاب وى تخفيف كرد در روز دوشنبه از وى عذاب برداشته چنانكه در حديث آمده است و درين جا سند است مر اهل مواليد را كه در شب ميلاد آنحضرت صلى الله عليه وسلم سرور كنند و بذل اموال نمايند يعنى ابولهب كه كافر بود و قرآن بمذمت وى نازل شده چون بسرور ميلاد آنحضرت صلى الله عليه وسلم و بذل شير جاريه وى بجهت آنحضرت صلى الله عليه وسلم جزا داده شد تا حال مسلمان كه مملو است بمحبت و سرور و بذل اموال در طريق وى چه باشد وليكن [illegible] از بدعتها كه حادث كرده اند يعنى و آلات محرمه و منكرات خالى باشد تا موجب حرمان از طريقه اتباع نگردد انتهى بحروفه وفي **الخصائص الكبرى** للعلامة جلال الدين السيوطي رحمة الله عليه **اخرج** الشيخان عن عروة قال اعتق ابولهب ثويبة فارضعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما مات ابولهب اريه بعض اهله في شر حيبة فقال

ماذا لقيت قال لم ألق بعدكم رخاء غير أني سقيت في هذه بعتاقتي ثويبة وأشار إلى
النقرة التي بين الإبهام والتي تليها من الأصابع اهـ **وفي صحيح البخاري**
في كتاب النكاح في باب وأمهاتكم اللاتي أرضعنكم ويحرم من
الرضاعة ما يحرم من النسب قال عروة وثويبة مولاة
لأبي لهب وكان أبو لهب أعتقها فأرضعت النبي صلى الله عليه وسلم
فلما مات أبو لهب أريه بعض أهله بشر حيبة قال له ماذا لقيت قال أبو لهب
لم ألق بعدكم غير أني سقيت في هذه بعتاقتي ثويبة انتهى **وفي**
فتح الباري للعلامة ابن حجر وعمدة القاري للعلامة العيني ذكر السهيلي أن
العباس قال لما مات أبو لهب رأيته في منامي بعد حول في شر حال فقال ما لقيت بعدكم راحة
إلا أن العذاب يخفف عني كل يوم اثنين قال وذلك أن النبي صلى الله عليه وسلم ولد يوم الاثنين
وكانت ثويبة بشرت أبا لهب بمولده فأعتقها انتهى بحروفها **وفي عمدة القاري**
وفي الحديث من الفقه أن الكافر قد يعطى عوضا من أعماله التي تكون منها قربة لأهل الإيمان
بالله كما في حق أبي طالب غير أن التخفيف في أبي لهب أقل من التخفيف عن أبي طالب وذلك
لنصرة أبي طالب للنبي صلى الله عليه وسلم وحياطته له وعداوة أبي لهب اهـ **وفي فتح**
الباري قال البيهقي ما ورد من بطلان الخير للكفار فمعناه أنهم لا يكون لهم التخلص من النار
ولا دخول الجنة ويجوز أن يخفف عنهم من العذاب الذي يستوجبونه على ما ارتكبوه من الجرائم
سوى الكفر بما عملوه من الخيرات وأما عياض فقال انعقد الإجماع على أن الكفار لا تنفعهم أعمالهم

ولا يثابون عليها بنعيم ولا تخفيف عذاب لكن بعضهم اشد عذابا من بعض **قلت**
هذا لا يرد الاحتمال الذي ذكره البيهقي فان جميع ما ورد من ذلك فيما يتعلق بذنب الكفر واما ذنب غير
الكفر فما المانع من تخفيفه وقال القرطبي هذا التخفيف خاص بهذا وبمن ورد النص فيه وقال
ابن المنير في الحاشية هنا قضيتان احداهما محال وهي اعتبار طاعة الكافر مع كفره لان
شرط الطاعة ان تقع بقصد صحيح وهذا مفقود من الكافر الثانية اثابة الكافر على بعض
الاعمال تفضلا من الله تعالى وهذا لا يحيله العقل فاذا تقرر ذلك لم يكن عتق ابي لهب
لثويبة قربة معتبرة ويجوز ان يتفضل الله عليه بما شاء كما تفضل على ابي طالب والمتبع
في ذلك التوقيف نفيا واثباتا **قلت** وتتمة هذا ان يقع التفضل المذكور اكراما
لمن وقع من الكافر البر له ونحو ذلك انتهى بحروفه **وفي سيرة الشامية** قال شيخنا
في فتاواه عندي ان اصل عمل المولد الذي هو اجتماع الناس وقراءة ما تيسر من القرآن
ورواية الاخبار الواردة في مبدأ امر النبي صلى الله عليه وسلم وما وقع فيه من الآيات ثم يمد
لهم سماط ياكلونه وينصرفون من غير زيادة على ذلك من البدع الحسنة التي يثاب عليها
صاحبها لما فيه من تعظيم قدر النبي صلى الله عليه وسلم واظهار الفرح والاستبشار
بمولده الشريف وقال قد ظهر لي تخريجه على اصل غير الذي ذكره الحافظ وهو
ما رواه البيهقي عن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه
بعد النبوة مع انه ورد ان جده عبد المطلب عق عنه في سابع ولادته والعقيقة
لا تعاد مرة ثانية فيحمل ذلك على ان الذي فعله صلى الله عليه وسلم اظهار للشكر

علی ایجاد اللہ تعالی ایاہ رحمۃ للعالمین وتشویقا للامۃ کما کان یصلی علی نفسہ لذلک فیستحب لنا ایضا اظہار
شکر بمولدہ والاجتماع والاطعام ونحو ذلک من وجوہ القربات والمثوبات وقال فی موضع من ابن ماجہ الصواب ان من
البدع الحسنۃ المندوبۃ اذا خلی عن المنکرات شرعا اھ ودر تقریر مولانا حضرت جمال الدین المعروف بمیرزا حسن علی
المحدث اللکھنوی سابق مذکور شدہ است کہ در حدیث آمدہ است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال
کہ ترک مکن روزہ دوشنبہ را زیراکہ من زائیدہ شدہ ام روز دوشنبہ و این حدیث اصل است در جواز تعیین روز
مولد اھ وفی مشکوۃ المصابیح عن ابی قتادۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم الاثنین فقال
فیہ ولدت وفیہ انزل علی رواہ مسلم اھ قال العلامۃ علی القاری فی شرحہ فی الحدیث دلالۃ علی ان
الزمان قد یتشرف بما یقع فیہ وکذا المکان انتہی بحروفہ قال الشیخ تاج الدین الفاکہانی ان الشہر الذی
ولد فیہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو ربیع الاول ہو بعینہ الشہر الذی توفی فیہ فلیس السرور فیہ اولی من الحزن اھ
قال العلامۃ مولانا جلال الدین السیوطی رح ردا علیہ جوابا ان ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم النعم علینا
ووفاتہ اعظم المصائب لنا والشریعۃ حثت علی اظہار شکر النعم والصبر والسکون والکتم عند المصائب وقد
امر الشرع بالعقیقۃ عند الولادۃ وہی اظہار الشکر والفرح بالمولود ولم یامر عند الموت بذبح ولا بغیرہ بل نہی
عن النیاحۃ واظہار الجزع فدلت قواعد الشرع علی انہ یحسن فی ہذا الشہر اظہار الفرح بولادتہ
صلی اللہ علیہ وسلم دون اظہار الحزن فیہ بوفاتہ انتہی ولبعضی بالعین مولد شریف نگوید
وقد صح انہ قیل لابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ان قوما اجتمعوا فی مسجد یہللون ویصلون
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویرفعون اصواتہم فذہب الیہم ابن مسعود رضی اللہ تعالی
عنہ وقال ما عہدنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما اراکم الا مبتدعین فما زال
یذکر ذلک حتی اخرجہم من المسجد کذا فی التاتارخانیۃ وطوالع الانوار پس تخمین انعقاد این مجلس
مولود بہیئت کذائیہ ملتزمہ موقتہ را باید فہمید کہ معہود و معمول بزمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

و از اعلام صحابه [illegible] پس پیروی بر همان طریق باید داشت و اختراع از طرف خود هرگز نباید ساخت علما نمی‌پسندند که اتباع

[illegible] هم چنان در ترک آن نیز شاید فالاتباع کما یکون فی الفعل یکون فی الترک کذا فی المواهب اللطیفه

شرح مسند ابی حنیفه و جناب امام شاه عبد العزیز صاحب قدس سره در تحفه اثنا عشریه اشاره فرموده اند که روز تولد نبی و وفات

نبی را عید قرار دادن مانند **جاهلیت است** که مولانا جلال الدین سیوطی رحمة الله علیه این اثر را که بمعرض استدلال

برای ابطال انعقاد مجلس مولود آورده تضعیف نموده گفته که بر تقدیر صحت معارض احادیث کثیره که مثبت خلاف این اثر

است نمی تواند شد [illegible] بر تقدیر صحت این اثر گوئیم که محتملست که باعث بر منع و اخراج این قوم از مسجد شور و شغب این جماعت

[illegible] بوده باشد [illegible] و منافی ادب و مخالف داب مسجد است میدانی که این شور و هنگامه موجب تشتت شاغلین عبادت خدا و نماز

[illegible] است که چنین شور و هنگامه معهود در عهد رسول خدا صلی الله علیه و سلم نبوده والا تهلیل و صلوة بر آن

حضرت علیه الصلوة و السلام و اجتماع مسلمانان در مسجد خود با اثر و منقول و در آن عهد رسالت مهد بوده است پس داعی بر منع

[illegible] قوم از مسجد [illegible] رفع صوت و شور و شغب خواهد بود و هم این روایت صلاحیت معارضه با روایتی که در صحیح بخاری

[illegible] من جهل [illegible] العلم [illegible] نمی دارد و آن اینست که کان عبد الله یذکر الناس فی کل خمیس یعنی بود عبد الله

[illegible] متقیم [illegible] پوشیده نباشد که این تعیین و تخصیص روز پنجشنبه

[illegible] وعظ و تذکیر [illegible] بجا آوردند در عهد آنحضرت صلی الله علیه و سلم نبوده پس چرا باعث شد که

عبد الله بن مسعود بادی ترک کلیه الاتباع کما یکون فی الفعل یکون فی الترک گردیده معاذ الله خویشتن را مرتکب بدعت و

فرمودند پس این روایت بخاری اظهر من الشمس و ابین من الامس است که تعیین و تخصیص روز برای عمل خیر اگرچه آن روز

در آنحضرت صلی الله علیه و سلم ماثور نباشد جائز و مستحسن است بالجمله از تعیین و تخصیص عبد الله بن مسعود که روز پنجشنبه

را برای وعظ و تذکیر مقرر فرمودند استخراج اصل را برای تعیین مجلس مولود بهیئت ملتزمه ورای اصول ثلثه مذکوره

سابقه که صوم عاشوراء و صوم دوشنبه و اعادهٔ عقیقه است ثابت و متحقق گردید و متروک شارع که واجب الاتباع است

آن متروک بمعنی دیگر است نه مطلق متروک خواه بعدم تعدم مستمر در زمان شارع باشد یا بمقتضای مصلحتی معدوم

طاری و لاحق بعد وجود سابق گردد و علما تصریح نموده اند که گاهی مقصود شارع از ترک فعلی و فور شفقت و غایت

رحمت برامت میباشد یعنی اگر شارع آن فعل را ترک نمی فرمود التزام استمراری آن فعل موجب وجوب برامت میگشت

چنانچه در ترک التزام تراویح همین مصلحت قرار داد علماء است پس چنین ترک لامحاله واجب الاتباع نباشد

و فعل این چنین ترک و التزام آن از حریم اباحت و استحسان خارج نیفتد که مظنهٔ وجوب در فعل و التزام شارع بوده

در فعل و التزام دیگری متصور نیست چنانچه علامه فیروزآبادی در صراط مستقیم بعد نقل اقوال مختلفه در صلوة الضحی

گفته صواب آنست که مواظبت بر آن نیز مستحب است و خوف توهم فرضیت مرتفع شد و هنا و بعبارت تحفه در مقام

مذکور است باینکه مدلول این عبارت مخالفت صریحه با قول و فعل صاحب تحفه دارد پس لامحاله ماوّل به مصروف عن الظاهر
خواهد بود و تفصیل این اجمال این است که صاحب تحفه خودش در جواب سائلی که سوال از جواز تقرر و تعیین روز بعد سال برای رفتن
بزیارت بزرگان نموده می‌نویسند که رفتن بر قبور بعد سال یکروز معین کردن سه صورت است اول آنکه یکروز معین نموده
یک شخص یا دو شخص بغیر هیئات اجتماعیه مردم کثیر بر قبور محض بنا بر زیارت و استغفار روند اینقدر از روایات صحیحه ثابت است
و در تفسیر در منثور نقل نموده که هر سال آنحضرت صلی الله علیه وسلم بر مقابر بقیع میرفتند و دعای مغفرت اهل قبور میفرمودند اینقدر
ثابت است و مستحب دوم آنکه بهیئت اجتماعیه مردم کثیر جمع شوند و ختم کلام الله کنند و فاتحه بر شیرینی و طعام نموده تقسیم در میان
حاضران نمایند این قسم معمول زمانه پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم و خلفاء راشدین نبود اگر کسی این طور کند باک نیست زیرا که
درین قسم قبح نیست بلکه فائده احیاء و اموات را حاصل میشود و سوم طور جمع شدن بر قبور این است که مردمان یکروز معین نموده
لباسهای نفیس فاخره پوشیده مثل عید شادمان شده بر قبرها جمع شوند و رقص وغیره سماع با مزامیر و دیگر بدعات ممنوعه
مثل سجود برای قبور و طواف گرد آن قبور بنمایند این قسم حرام و ممنوع است بلکه بعضی بحد کفر میرسند و همین محل این هر دو حدیث
است و لا تجعلوا قبری عیدا و لا تجعلوا قبری وثنا چنانکه در مشکوة موجود است انتهی و نیز مولانای ممدوح در جواب سائلی
که سوال از جواز عرس بزرگان نموده نوشته اند که زیارت و تبرک بقبور صالحین و امداد ایشان باهدای ثواب و تلاوت
قرآن و دعای خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن و خوب است باجماع علماء و تعیین روز [illegible] قرآن [illegible]
ایشان بیاد شد ازدیاد العمل بدار الثواب الاجر و زیاد این عمل و مقصود موجب فلاح و نجات است و خلف را لازم است سلف
خود را باین نوع بر و احسان نماید چنانچه در احادیث مذکور است که ولد صالح یدعو له و تلاوت قرآن و اهدای ثواب
عبادت موتی قرار دادن مبنی بر کمال بلادت و فرط جهل است آری اگر کسی سجده و طواف و دعا نجوید یا فلان افعل لی کذا
بعمل آرد البته مشابهت بعبدة الاوثان کرده باشد و چون چنین نیست پس چرا محل طعن باشد و در در منثور سیوطی
مرقوم است اخرج ابن المنذر و ابن مردویه عن انس رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یاتی احدا
کل عام فاذا اتی الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال سلام علیکم بما صبرتم الخ و اخرج ابن جریر عن محمد بن ابراهیم قال کان النبی
صلی الله علیه وسلم یاتی قبور الشهداء علی رأس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و ابو بکر و عمر و عثمان یفعلون ذلک
هکذا انتهی و نیز مولانای ممدوح در جواب سائلی که استفسار از مجلس محرم و مرثیه خوانی نموده افاده فرموده که در تمام سال
دو مجلس در خانه فقیر منعقد میشود مجلس ذکر مولود شریف و مجلس ذکر شهادت حسنین و تمام عبارت آن جواب بعینها
در فصل سابق نوشته شده است من شاء فلینظر ثمه و جناب مولانا شاه رفیع الدین صاحب که برادر کوچک جناب حضرت
مولانا شاه عبد العزیز صاحب بودند و کیفیت تبحر حدیث و تفسیر علوم نقلیه و عقلیه حضرت ایشان معلوم خواص و عوام است
در جواب سوالی آنچه مینویسند بعینه درین جا برای فائده عامه نقل نموده میشود

نقل جواب حضرت مولانا شاه رفیع الدین صاحب محدث دهلوی رحمة الله علیه

سوال تعیین روز بزرگی در سال جمع آمدن و آثار روز وفات یعنی عرس قرار دادن و چونکه زمان امر سیال غیر قار است چه
حکم دارد **جواب** زمان اگرچه سیال غیر قار است اما آنچه بآن تقدیر کرده میشود زمان را از شب و روز و ماه و
سال اینها امر غیر قار دوره مقرر است چون یک دوره تمام میشود باز از سر شروع میشود و بهمین حساب ماه رمضان
ماه صوم و ذی الحجه ماه حج و همچنین شهور دیگر در هر دوره حکم اتحاد با نظایر دوره اول داده میشود چنانکه در حدیث است که یهود
عرض کردند در حضور جناب نبوت صلی الله علیه وسلم که حق تعالی نجات حضرت موسی علیه السلام و غرق فرعون درین
روز عاشورا کرده است برای شکرانه روزه میگیریم جناب نبوت صلی الله علیه وسلم فرمود انا احق بموسی منکم فصام یوم عاشورا
و امر الناس بصیامه و نیز حضرت نبی صلی الله علیه وسلم بلال را وصیت کردند بصوم روز دوشنبه فرمودند فیه ولدت و فیه انزل
و فیه هجرت و فیه اموت بنا برین یاد کردن آن تاریخ و آن ماه رسم مردم افتاده و چون مردمان ازین جهان بمحال فقلت
این رسم گذشته نذایشان را انتظار سوی ولد یا کسی دیگر از اقارب خود میباشد پس بنوع انتظار آن فایده الیست
مقید به معاملات مکاشفه دریافت شد که در چنین روز اجتماع ارواح دوستان در عالم برزخ هم میشود پس امداد بدعا
ختم و طعام بدعتی مباح است و وجه قبح ندارد و اما ارتکاب محرمات از روشن ساختن چراغان و ملبوس ساختن قبور و سرود
نواختن سازها همه بدعات سیئه اند و حضور چنین مجالس ممنوع انتهی ازین جوابات افادت آیات چند فائده مستنبط
[illegible] مردم بهیئت اجتماعیه و جمع شدن بر قبور بعد سال برای زیارت بزرگان و ختم قرآن کردن
و فاتحه بر شیرینی یا طعام خواندن و تقسیم آن نمودن این قسم اگرچه معمول زمانه پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم و خلفاء راشدین
نبوده لیکن چون این طور قبحی ندارد اگر کسی بعمل آرد باکی نیست بلکه بنا بر اشتمال بر فائده برای احیاء و اموات ظرفی
از استحباب و استحسان خواهد داشت و نیز ازینجا مفترح میشود که نبودن امرے از امور خیر در زمان آنحضرت صلی الله
علیه وسلم و خلفای راشدین موجب عدم جواز و کراهت و بدعت سیئه بودنش نیست و این فائده مبنی بر همان
قول حضرت امام شافعی علیه الرحمة است که مختار امام نووی و غیره علمای دین است که هر امر مستحدث که مخالف
قواعد شرعیه نباشد آن از مستحسنات و بدعات حسنه است لهذا اجتماع مردم خواه بر روز ولادت یا وفات با ارتکاب
امور ممنوعه شرعیه البته بدعت سیئه و ناجائز خواهد بود که باین صورت مخالف قواعد شریعت است دوم آنکه تعیین روز و
ماه برای مولود شریف و اجتماع مردم یکجا در ماه ربیع الاول و همچنان برای انعقاد مجلس ذکر شهادت امام حسین علیه السلام
در ماه محرم روز عاشورا یا غیر آن و شنیدن اسلام و مرثیه شروع و گریه و بکا بر حال شهداء کربلا جائز و درست است
سوم آنکه عید گرفتن روز ولادت یا وفات نبی یا غیر آن عبارت از اجتماع مردم با ارتکاب محظورات شرعی است
و آن البته ممنوع و بهمین معنی روز تولد و وفات نبی را عید قرار نداده اند گفتن صحیح است نه مجرد اجتماع مردم و بیان مولد
و تلاوت قرآن و ذکر احادیث و خواندن درود شریف و تقسیم طعام یا شیرینی بعد فاتحه بحاضرین مجلس که این امر مستحسن و

بحسب ... بما ماند الی الحال ... تکرار ... بعینه ... ازتعینات روز و ماه و سال ... هر
... قاعده ... که ... القضای ... دیگر شرعیه ... اعاده ... و ابن ...
... جمعه والقدر ... شهید ... ماه رمضان شهر صوم ... شهر ... مثل ... ربیع الاول ...
ولادت ... صلی الله علیه وسلم ... هر سال مخصوص ... اعتبار ... صوم عاشورا و صوم
... صوم ... دیگر ... تعیین تخصیص ... بیان ... جواز و استحباب
... بقدر ... اقوال علما مستند باثبات ...
که ... اتصال ارواح ... عالم برزخ هم میشود پس ... وجهی ندارد کما ...
بهذا التعیین مولانا رفیع الدین بتصریح مولانای ممدوح موقوف نیست دیگر بزرگان مثل مولانا شیخ عبدالحق محدث دهلوی
رحمة الله غیر آن نیز بهمین راه رفته اند و حکم اتخاذ نظیر در دورهٔ روز و ماه و سال درینجا ... سابق از رسالهٔ علامه مولانا
سیوطی منقول شد نیز مستفاد است بلکه مذهب جمهور علمای سلف همین است و الا اعتبار اکثرے از احکام شرعیه که تفصیل بعضے
ازانها آنفا گذشت از دست خواهد رفت ازینجا بے شایبهٔ تکلف و بے مبالغه تصادق بمعرض ثبوت میرسد که اعاده
شادی میلاد شریف آنحضرت صلی الله علیه وسلم هر سال در ماه ربیع الاول مثل اعادهٔ صوم عاشورا و صوم دوشنبه از
امور مستحسنه و مستحبه است نمیدانی که شکرانه نعمت نجات حضرت موسی علیه السلام از دست فرعون و روز ولادت آنحضرت علیه
الصلوة والتحیة که مناط اعادهٔ صوم عاشورا و صوم دوشنبه است همان مناط اعادهٔ شادی میلاد شریف در ماه ربیع الاول
موجود است بلکه انعقاد مجلس میلاد شریف چون متضمن اشاعت و نشر فضائل و معجزات آنحضرت علیه الصلوات الزاکیات
والتسلیمات الوافیات با شکرانه نعمت وجود باوجود است استحسان و استحباب آن زیاده تر از استحسان و استحباب صوم دوشنبه
و نظائر آن خواهد بود انتهی ما افاده مولانا العلامة الشیخ محمد سلامت الله علیه الرحمة باختصار و التقاط والله سبحانه و تعالی اعلم

چوتھی فصل میں بیان ہے حکم عمل مولد شریف جو کہ بتعیین و تخصیص روز ہو یا بلا تعیین و تخصیص روز ہو اور جس میں
اشغال محرمات و منکرات شرعیہ ہو **قال العلامة** حضرت مولانا الامام الربانی مجدد الف ثانی رحمة الله علیه
مکتوب شریف الی جناب خواجه حسام الدین احمد دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافته بود در نفس قرآن خواندن بصوت
حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چه مضائقه است ممنوع تحریف و تغییر حروف قرآن است و التزام رعایت
مقامات نغمه و تردید صوت بآن بطریق الحان با تصفیق مناسب آن که در شعر نیز غیر مباح است اگر بنحوی خوانند
که تحریفی در کلمات قرآنی واقع نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکوره متحقق نگردد و آنرا هم بغرض صحیح تجویز نمایند
چه مانع میشود مخدوما بخاطر فقیر میرسد تا سد این باب مطلق نکنند بوالهوسان ممنوع نمیگردند اگر اندکی تجویز کرده شود منجر بسیار
خواهد شد قلیله یفضی الی کثیره قول مشهور است والسلام **وافاد ایضا** فی مکتوبه الشریف الی جناب حسام الدین احمد

[illegible] ... حضرت ... [illegible]

[illegible] شیطان ... بعد ... که حضرت رسول صلی الله علیه و آله وسلم دیده باشد که این [illegible]
بسیاری ... معتبر ... اگر ... را اعتبار بود در منامات اعتبار [illegible]
بیداری ... باشد الزام ... [illegible] خود خواهد کرد و مطابق منامات
خود ... خواهد بود ... و منامات ... باشند ... او بود یا بود ... [illegible]
پیری ... [illegible] مستقل ... صادق ... وقایع را وجود ... [illegible] خود
و ... منامات ... [illegible] شیطان لعین ... است
منتهیان ... که در میان ... متوسطان چه گویند ... [illegible]
... شیطان محفوظ بخلاف مبتدیان و متوسطان پس ... ایشان را اعتماد نباشد از مکر [illegible]
نبود سوال آنکه در ... حضرت پیغمبر را ببیند صادق است از کید و مکر شیطان محفوظ فان الشیطان لا یتمثل
بی ... فالواقع ... صادق باشند از مکر شیطان محفوظ جواب صاحب ... عدم تمثل شیطان [illegible]
بصورت خاصه آن سرور علیه و علی آله الصلوة والسلام که مدفون مدینه است میسازد و حکم بعدم آن تمثل بهر صورتیکه ببیند
تجویز نتوان نمود ... نیست ... تخصیص الصورة علی صاحبها الصلوة والسلام خصوصا در منامات بسیار متعسر است پس چگونه [illegible]
اعتماد بود و اگر عدم تمثل شیطان را مخصوص بصورت خاصه آن سرور علیه و علی آله الصلوة والسلام نسازیم و بهر صورتیکه
ببیند عدم آن تمثل را در صورت تجویز نمائیم چنانچه بسیاری از علما بدان رفته اند و نیز مناسب ... آن سرور است
علیه و علی آله الصلوات والسلام گوییم که اخذ احکام از آن صورت و دریافتن مرضی و نامرضی آن از مشکلات است [illegible]
تواند بود که دشمن لعین در میان متوسط شده باشد و خلاف واقع را بواقع نموده بود و بیننده را در اشتباه و التباس انداخته
عبارت و اشارت خود را عبارت و اشارت آن صورت علی صاحبها الصلوة والسلام وانموده باشد الی آن قال رضی الله تعالی
عنه و حالت منام که محل تعطیل حواس است و جای التباس و اشتباه با وجود تنهائی رائی از کجا معلوم شود که آن واقعه از
تصرف شیطان محفوظ است و از تلبیس او مصئون یا آنکه گوییم چون ... قصائد لعنت خوانند ... و شنوندگان
... بود که آن سرور علیه و علی آله الصلوة والسلام ازین عمل راضی خواهند بود چنانچه ... [illegible]
و این معنی در متخیله ایشان منتقش گشته تواند بود که در واقعه آن صورت متخیله خود را دیده باشند بی آنکه آن واقعه را
حقیقتی باشد یا تمثل شیطانی بود و ایضا ... وقایع و رؤیای صالحه گاهی محمول بر ظاهر اند و حقیقت آنها همان
که رائی دیده است مثلا صورت زید را در خواب دیده است و مراد بآن حقیقت زید است و گاهی مصروف از ظاهر
و محمول بر تعبیر ... زید را در خواب دیده است و مراد از آن عمرو داشته اند بواسطه علاقه مناسبت که

نقل عبارت مولانا محمد مظهر قدس سره

وحال این قوم نیز به همین است پس اینها را مع پیران ایشان از اینجا معلوم شود که محمول بر قصار بالهوا و از ظاهر شریعت و نیست چه انشاء
تجهز در ایام طلبی او ان قول تعبیر شده باشد تا تابع کنا یا چه باشد الا امر دیگری کنند قول شیطانی پس گنجایش نیست نماید
عقلا و متابع تابعینها و اولیاء اتقاء رضی الله تعالی عنهما یاران کجاست که بر شیخ خود در زندگانی نموده اند زمانه
به طلب ایشان مخالف محافل از غیر الا الله دو چهار به است چنانکه باید حکما و اگر بر مباحث شیخ توقف نماید اگر
وقت توقف کنند که در امر شریعت محا اید کرد و مبالغه نقیر در منع به اسطه محالفت طریقه خود است مخالفت طریق
خود سماع و رقص را بجد و بود و شعر خوانی هم طریق ایشان را صلاحیت ... مطلب جز را من وصول مطلب حاصل این طریق منوط
بر خلاف این امور است هر که را طلب مطلب این طریق بود باید که از مخالفت این طریق اجتناب نماید و مطالب طریق دیگر منظور
نداشته باشد حضرت خواجه نقشبند قدس سره فرموده اند نه این کار میکنیم و نه انکار میکنیم یعنی این کار منافی طریق خاص
است پس نکنیم و چون مشایخ دیگر کرده اند از آن انکار هم نمائیم کل وجهة هو مولیها نیز دراباد که مجاد و ملاذ ما فقرا است
و مقتدا و ما پیر دان هر گاه در وی امری حادث شود که مخالف این طریقه علیه بود و جای اضطراب فقرا است مخدوم زاده
احق اند به محافظت طریق والد بزرگوار خود و فرزندان حضرت خواجه احرار قدس سره بعد از تغییر طریق والد بزرگوار
طریق اصل را ایشان محافظت نمودند با تغییر کنندگان مجادله فرمودند چنانچه بسمع شریف شما نیز رسیده باشد
الی ان قال رضی الله تعالی عنه و اگر فرضا حضرت ایشان درین اوان در دنیا زنده بودند و این مجلس و اجتماع منعقد
میشد آیا باین امر راضی میشدند و این اجتماع را می پسندیدند یا نه یقین فقیر آنست که هرگز این معنی را تجویز نمیفرمودند
بلکه انکار مینمودند مقصود فقیر اعلام بود قبول کنند یا نه کنند هیچ مضائقه نیست و گنجایش مشاجره نه اگر مخدوم زادها
و یاران آنجا بر همان وضع مستقیم باشند ما فقیران را از صحبت ایشان غیر از حرمان چاره نیست زیاده چه تصدیع نمایند
والسلام اولا و آخرا انتهی باختصاره جناب حضرت مولانا مولوی **محمد مظهر صاحب** نقشبندی مجددی
دهلوی مدنی در مقامات سعیدیه در بیان حالات حضرت والد ماجد خود قدس سره رقم فرموده اند عبارت
حضرت ایشان بعینها این است میفرمودند که خواندن مولود شریف و قیام نزدیک ذکر ولادت سعادت
مستحب است و درین باب رساله خاص دارند و دران تحقیق فرموده اند که منع حضرت مجدد الف ثانی
رضی الله تعالی عنه از مولود خوانی محمول بر سماع و غنا است لا غیر انتهت بحروفها قال الشیخ تاج الدین
الفاکهانی الذی لم یضمن وحلا الجنایة و انضاف الیه الغناء والرقص مع اجتماع الشبان من النساء وغیرها

[illegible] الحق [illegible] الله [illegible]

[illegible] الاولى [illegible] والاحزاب [illegible]

[illegible] شنيعة [illegible] البدعة [illegible]

[illegible] من [illegible] الناس [illegible] والامور التي [illegible] الاصل [illegible]

[illegible] الصلاة والتراويح [illegible] شنيعة [illegible] كذلك [illegible] الاصل [illegible]

[illegible] ما نص اليه [illegible] **دعبارة رسالة الفيصلة** [illegible]

[illegible] بسم الله الرحمن الرحيم حامدًا ومصليًا فقير كرامت علی جونپوری کی طرف سی بہ [illegible]

[illegible] جماعت کثیر ہین اور اپنے اپنے مذہب مضبوط ہین اور حضرت مرشد برحق [illegible] قدس سرہ

[illegible] ہین اور اونکی کتاب صراط المستقیم کو بھی کتاب جانتی ہین بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے مطالعہ [illegible] کر

حاجی حبیب [illegible] صاحب ساکن [illegible] سے [illegible] معلوم ہوا کہ مولوی فیض اللہ صاحب نے اعظم گڈہ مین حاجی [illegible] سے کہا کہ

الایضاح الحق [illegible] رد کرنے سی ہم لوگون کو تامجہ لگا سو ہم مولوی [illegible] صاحب [illegible] تہہ جو [illegible] ہماری طرف سی کہو کر جسطرح اونکو

[illegible] مین [illegible] سو اوس کتاب کو [illegible] کہدین کہ [illegible] بہت [illegible] ہے ہمسی غلطی ہوئی جو ہمنے اسکو رد کیا تو اس لکہنے سے سارا کام

بنجاوے [illegible] اور یہ بات کہ [illegible] اگر کسی مقام مین ہمنی ایضاح الحق کی تحقیق کے [illegible] لکہا تہا کہ یہ کتاب

تصنیف [illegible] اور اوس مقام کی [illegible] جو بڑی معتبر ہین حلف کرکے [illegible] کہ یہ کتاب ایضاح الحق مولانا محمد اسمعیل کی تصنیف

اور اس مقام [illegible] حاجی حبیب [illegible] مذکور [illegible] یاد نہین [illegible] بہت افسوس ہوا کہ اس فقیر نے رسالہ اطمینان القلوب

مین ایضاح الحق کی خرابی [illegible] ظاہر کردیا [illegible] ایضاح الحق مین [illegible]

اور ہماری مرشد حضرت سید احمد قدس سرہ کی کتاب صراط المستقیم کے جس جس مقام کا رد ایضاح الحق کی [illegible]

[illegible] لیا اور یہہ لکہدیا کہ صراط المستقیم کی مصنف حضرت مرشد صحیح ہین اور اسکے لکہنے والی مولانا محمد اسمعیل [illegible]

اور ایضاح الحق کا مصنف کوئی دوسرا مولوی اسمعیل ہے تو ہمنی یہین گیا [illegible] تو اپنی مرشد اور مولانا محمد اسمعیل کی

سنت و جماعت [illegible] لوگونکو [illegible] اور ایضاح الحق کے مصنف کے [illegible] اور ہمارے مرشد [illegible]

حال کہو لیا سو [illegible] تعجب ہے کہ ایضاح الحق مین جو صراط المستقیم کا رد [illegible] مولوی حبیب کو تامجہ لگا [illegible]

[illegible] صحیح اور ہماری [illegible] کہ ایضاح الحق اور صراط المستقیم [illegible]

دریافت کیجیئے کہ ایضاح الحق کی مصنف [illegible] صراط المستقیم کو رد کیا ہی یا نہین [illegible] مرشد حضرت [illegible]

[illegible] ہوجائین اور [illegible] کرین اور ایضاح الحق کو جہوٹی جانین [illegible]

[illegible] ایضاح الحق [illegible] اب مسلمان انصاف کرکے ہم اپنے مرشد [illegible]

[illegible] ہر کسی [illegible] کا قول [illegible] اسی امر پر [illegible] ہو کہ
[illegible] اس مضمون کو ساری [illegible] جماعت کو
[illegible] ایسے [illegible] حال [illegible] مسلمانوں کو چاہئے اس بات کو خوب سمجھ لے کہ جب
[illegible] والے نے [illegible] کیا ہے تو ایضاح الحق کا مصنف مولانا محمد اسمعیل رحمہ کو ثابت کرتا کیا تھا
[illegible] ایضاح الحق [illegible] مولانا محمد اسمعیل کی تصنیف ہی نہیں ہے کیا خلاف ہوا اور جنگل میں [illegible] کہ
ایسا کیا یعنی [illegible] نہیں مولانا محمد اسمعیل پر ہی عیب لگ جاویگا اسی طرح سے مولود شریف اور قیام
کے مسئلہ میں [illegible] کے متعلق [illegible] کا حال سمجھو اور مولود شریف [illegible] اور قیام کو جو شخص منع کرتا ہے اور
[illegible] کا عیب تلاش کرتا ہے یا ایک شخص معین کی تقلید کو جب نہیں کہتا ہے اور [illegible] عمل
کرا [illegible] جب نہیں [illegible] خواہ مخواہ لامذہبی اور وہابی پن کی کوئی بات ہوتی ہے اور رسالہ [illegible] میں مولود
شریف کو [illegible] قول و فعل سے اور اپنے طریقہ کے پیشواؤں کے قول سے اور [illegible] ثابت کیا ہے اور
مولود کا منع کرنیوالا [illegible] ایک شخص [illegible] مانی ہے سو جماعت کے مقابلہ میں اسکے [illegible] کا کیا اعتبار [illegible] مجتہد اور
[illegible] و معتمد [illegible] عالم قدیم کے فتوی سے اور بڑی بڑی معتبر کتاب سے [illegible] ثابت کیا ہے اور [illegible] قیام
چونکہ قیام تعظیم کا ہے سو [illegible] اسکی اصل حضرت عائشہ کی حدیث سے ثابت کیا ہے آپ ایک بات [illegible] فائدہ کی یاد رکھو وہ
[illegible] مولد النبی [illegible] تعظیم [illegible] کے ہے مانند بیت اللہ کی اور عبد الخلیفہ کے یعنی جب کسی چیز کی نسبت کسی بڑی چیز کی طرف کرتے ہیں یعنی
جب کسی چیز کا علاقہ کسی بڑی سے لگاتے ہیں تب اس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہے جیسی مولود نبی کا اور انکا موئی مبارک اور
نعلین شریف وغیرہ [illegible] جیسے اللہ کا گھر اور بادشاہ کا غلام تو اس مقام میں گھر کی تعظیم اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہے ایسا ہی
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود کی تعظیم کرنیوالونکی طرف ہے سو جو لوگ دھوکا کہا گئے ہیں وہ تو [illegible] اور مولود
[illegible] سے علاقہ توڑ [illegible] اور یہ اضافت تحقیر کے واسطے کب ہوتی ہے جب کسی چیز کی نسبت چھوٹی اور حقیر
اور ذلیل چیز کے طرف کرتے ہیں جیسی [illegible] یعنی حجام کا بیٹا حجام [illegible] اس قاعدہ کو مختصر معانی میں دیکھو سو یہ بات سمجھ
[illegible] کرنا درست نہو گا [illegible] کہ مولود [illegible] گمراہی [illegible] یا مکروہ ہی اور [illegible] کہنا کیسی
[illegible] ہوگا کہ یہ رسالہ مولود کو باطل کرنے کو [illegible] کا ایک رسالہ کا نام [illegible] رکھا ہے غایۃ الکلام فی ابطال عمل مولود
[illegible] ایمان کا کیا حال ہوا یہ مضمون بحث [illegible] تقریر کرکی باطل نہو سکیگا جبتک مختصر معانی کے مضمون کو
[illegible] کتاب سے کوئی رد نکریگا ابھی ایک مضمون ہے تم لوگ [illegible] وہابیوں کے مذہب [illegible] انکی علم کی حقیقت سمجھو [illegible] تعریف
کرتے [illegible] کا خیال ہوا اسی [illegible] تم لوگ انکی [illegible] سے عقیدہ اور علم [illegible] مسئلوں کا حال سمجھو اور قیام کا منع ابتک کسی کتاب سے
[illegible] اور [illegible] جو اپنی رسالہ میں قیام کو منع لکھا ہے یا اب کوئی جاہل منع کرتو اسکی بات کون سنتا ہے

[illegible] عبد الوہاب نجدی [illegible] اہل سنت [illegible]

[illegible] سبب [illegible] مین [illegible]

[illegible] جماعت [illegible] رد المحتار [illegible] جلد [illegible] باب البغاۃ

[illegible] اعتقاد رکھتے ہین ہیہات کی [illegible] مین فرماتے ہین

[illegible] عبد الوہاب نجدی [illegible] اور حرمین شریفین پر غالب ہوگئے سب [illegible] لوگ

[illegible] حنبلی مذہب [illegible] لیکن وہ لوگ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہی لوگ مسلمان ہین اور جو لوگ انکے اعتقاد کی

اعتقاد رکھتے ہین وہی سب [illegible] ہین اور اسی اعتقاد کی سبب اہل سنت و جماعت اور انکی علما کی قتل کرنیکو مباح کیا یہان

تک کہ اللہ تعالی نے انکی شوکت کو توڑا یعنی انکی بڑائی کی بڑی ہیبت جو لوگون کے دل مین سمائی تہی سو نکل گئے اور خوب انکی

[illegible] گئے اور اللہ تعالی نی خراب کیا انکی شہرونکو اور انکی اوپر فتح دیا مسلمانون کی لشکرونکو بارہ سو تینتیس ہجری مین انتہی (فائدہ)

حجاز کی زمین سے سوای کو نجد کہتے ہین مشکوۃ المصابیح کی باب ذکر الیمن و الشام کے پہلی فصل کے آخر مین بخاری کی سند سے یہ حدیث

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نجد مین زلزلے اور فتنے ہونگے

اور نجد سے شیطان کے لشکر اور شیطان کے سینگ لوگ نکلینگے یہہ جیسا کہ فرمایا ہے کہ یہہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزہ کی طور

فرمایا تہا سو ویسا ہی ظاہر ہوا اور وہابیون کا فتنہ اس ملک مین بہی پہنچا یہان سے انشاء اللہ تعالی وہابی لوگ نکالی

جاوینگی پہر یہ جاننا چاہیے کہ وہابی لوگ بہی کئی فرقہ ہین ایک وہ ہین جو ساری مقلدونکو مشرک جانتی ہین اور مشرکون کے حق مین جو آیت

اتری ہی اسکو مقلدون کے حق مین پڑہتے ہین تو آپ کسیکی تقلید نہین کرتی ہین اور ایسے لوگ دلی اور بنارس اور عظیم آباد

اور سہ [illegible] اور بنگالہ اور ڈہاکہ اور سید پور اور ایلکے متعلق دیہات وغیرہ مقاموں مین نکلی ہین اور دوسرے فرقہ تقلید کرتی ہین

اور جیسا کہ پرانی وہابی لوگ اپنی تئین حنبلی کہتے تہے ویسا یہہ لوگ بہی اپنے تئین حنفی کہتے ہین جیسے بنگالہ مین ڈہاکہ اور

فرید پور اور [illegible] کے متعلق دیہات مین دو دو میان کے گروہ کی لوگ اور چاٹگام کی متعلق بعضی دیہات مین محمد عبد الرحمن

کی گروہ اور بہی کئی قسم کے وہابی لوگ ہین سو وہ سب طرح سے پہچان پڑتے ہین کہ یہہ وہابی ہین سو انکی شناخت یہی ہے کہ اپنے

گروہ کے سوا سب کو مشرک جانتی ہین اگرچہ ظاہر مین مشرک نہ کہین بلکہ نماز بہی ساتھ پڑہ لین مگر کسی مسئلہ مین خلاف ہونیکی

سبب اپنے گروہ کے سوا کسیکی بات نہ مانینگے چنانچہ ہندوستان اور بنگالہ کی وہابیون میں اب تک یہی پرانا اعتقاد پرانی وہابیون کا

موجود ہی جو بیان ہی سو آزمائی وہ یہہ ہی کہ یہہ لوگ اپنی گروہ کے سوا سبکو مشرک جانتی کی سبب اپنی گروہ کی سوا کسی عالم کی

بات نہین مانتی حرمین شریفین اور تمام دنیا کے عالم کو بہت بالمنزوالا اور انگریزکا عالم کہتے ہین یہانتک نوبت پہنچی ہے

کہ نعوذ باللہ یہی وہابی دہاکہ میں ہی چار [illegible] وہ کہتا ہی کہ مولود شریف بدعت سیئہ ہے اور اسمین قیام کرنا شرک ہے

اور اسی قیام کے سبب کہتا ہی کہ العیاذ باللہ روم کا بادشاہ اور حرمین شریفین کے ساری علما اور ساری لوگ مشرک ہین

[illegible] اشعۃ اللمعات [illegible]
[illegible]
حدیث ہی جسکی ابتدا اس حدیث کو اشعۃ اللمعات میں باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل میں [illegible]
جماعت کی مخالفت کرکے وہابی لوگ اپنی گروہ کے لوگون سی دو تین آدمیونکا نام لیکر کہتے ہین کہ فلانی فلانی
عالم جو مسئلہ پوچھنا ہو انسے پوچھو پس یہی ایک بات انکی فساد اور بیدینی کی وجہ کی کفایت ہے یہ
یا سبب ہے کہ حرمین شریفین جہان قیامت تک دین باقی رہنی کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے
کے علما کی جماعت اور اس ملک ہندوستان کے ساری علمار کی جماعت کے نہیں مانتی اور انسے مسئلہ پوچھنی سے اپنے گروہ کی لوگون کو
منع کرتے ہین اور اپنے گروہ کی دو تین یا پانچ عالم کی بتانی اور انسے مسئلہ پوچھنی کی تاکید کرتی ہین اور کیا نہیں سمجھتے
ہین کہ سنت و جماعت مذہب کے ہزارون علماء کی جماعت کو چھوڑکے اپنی ہی گروہ کی دو تین شخص کو چن لینا اور انکی
اپنی معتقد ہونیکو کرنا یہ اپنی وہابی پنے اور لامذہبی کا صاف اقرار کرنا اور سنت و جماعت کے گروہ سی جدا ہو جانا ہی ایک بات
کہنے کی ہم لوگ سنو کہ مثلاً ایک شخص اچھا چوکھا سونا ایک سیر لایا ہی اور شہر اور گانو کے لوگون سے کہتا ہی کہ تم لوگ سب جا
یا سونا سنارکے پاس ہمارا سونا لیجاؤ دکہادی اور سو راخی کسوٹی پر کسی اگر اچھا ٹھہرے تو سولہ روپئے تولہ ہمارا سونا خرید کرو
اور ایک دوسرا شخص ایک سیر پیتل ملمع کیا ہوا لایا ہی اور چھپ چھپ کر ان لوگون سی کہتا ہی کہ ہمارا سونا بہت اچھا ہے
ہم بتیس روپئے تولہ بیچتی ہین تم لوگ جو کوئی ہم سی خرید کرلو جب کوئی خریدار کہڑا ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ اچھا ہمارے ساتھ
ہم دس بیس سنار کو تمہارا سونا دکھلا کے سب سے پوچھ لیں تب وہ کہتا ہی تمام جہان کے سنار اندھے ہین فقط ہمارے آنکھ ہے اور
ہمارے ساتھ کے فلانی فلانی کے آنکھ ہے اگر تمکو خریدنا ہو تو ہم لوگون کی آنکھ سے سونا خرید کرو تو اب بہائیو انصاف سی کہو کہ
اتنی میں کون ٹھگ ہی اور ایسے ٹھگ کی بات کو کوئی عقل والا قبول کریگا یا نہیں اور ہم کہتے ہین کہ ہمارے بات کو ہندوستان
اور مکہ کے ہزارون سنت و جماعت کے علما سی اور حرمین شریفین کی سارے علما سی اور سارے جہان کے سارے سنت و
جماعت علما سی تحقیق کرلو سچ ٹھہرے تو مانو جہوٹ ٹھہرے تو ہماری بات کو نہ مانو بلکہ ہمکو مطلع کرو تاکہ ہم ہی توبہ
کریں اور حقیقت میں قیامت کی امت لوگ ہین جتنا اختلاف ہوگا سب کا فیصلہ آپ فرما گئے ہین مختصر فیصلہ یہ ہے
کہ یہ حدیث جو پہلی مذکور ہو چکی اور دوسری حدیث جو اب لکہتے ہین سارے اختلاف کا فیصلہ کرنیکو کفایت ہے، دوسری حدیث
یہ ہے مشکوۃ المصابیح میں باب ثواب ہذہ الامۃ کی دوسری فصل میں انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہے اسنی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ مثل میری امت کے مانند مینہ کے ہی دریافت نہیں
ہوتا کہ پہلا مینہ بہتر اور فائدہ دینے والا زیادہ ہے یا اسکا آخر اشعۃ اللمعات میں جو اس حدیث کی شرح ہے اسکا خلاصہ
یہ ہے کہ ساری امت بہتر ہے جیسا مینہ کہ سب کا سب بہتر اور فائدہ مند ہی ویسا یہ امت بہتر ہونے میں سب برابر ہین

[illegible]

... ہی مخالفت کی ہی دلیل ہے ... شیطانی کاموں کی ... بات ... [illegible]

جگہ ... تو جان ... مسلمانی ... [illegible]

... ہی ہو جو شخص اپنی بات ... کا اسکو ... نہ پہچان ... [illegible]

... مولود شریف اور قیام کا مسئلہ ... کا مسئلہ غیرہ ... الا ... اہل سنت جماعت ...

... یہ بات ثابت ہے کہ ... سے اہل سنت جماعت ہیں اور اہل سنت وجماعت وہی لوگ ہیں ...

... طریقہ رسول علیہ السلام کا اور ... اصحاب رضی اللہ عنہم کا ہی اور اہل بدعت مراد ... نہیں ہیں تو یہاں ...

... ساتھ اہل سنت جماعت کو چھوڑ کے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت فرمایا ہی ... گروہ کی ... میں ...

... لوگوں ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کا لشکر فرمایا مسئلہ ... اور ... مذہب پر چلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

کی مخالفت ... کرنا ہی مسلمانو ... تم لوگوں کے بڑی خیرخواہی کی ہی کہ اس رسالہ ... میں ... پہنچوا دیا ...

... السلام انتہت ... **وقال** العلامۃ مولانا الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی فی مدارج النبوۃ اول ...

صلی اللہ علیہ وسلم شیر داد ثویبہ بود کنیز ابولہب بضم ثاء مثلثہ وفتح واو وسکون تحتانیہ وموحدہ در آخر و این ثویبہ ...

کہ چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متولد شد بشارت رسانید بابولہب ... خانہ عبد اللہ برادر تو پسری متولد شد ابولہب ...

... آزاد کرد ... حق تعالی ... ابولہب ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرد ...

وی تخفیف کرد ... از وی عذاب ... چنانکہ در حدیث آمدہ است و درینجا سند است مر اہل موالید را کہ ...

میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود و قرآن بمذمت وی نازل شدہ ...

میلاد آنحضرت و بذل شیر جاریہ وی بجہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جزا دادہ شد تا حال مسلمان کہ مملو است بمحبت و سرور ...

... طریق وی چہ باشد ... بدعتہا کہ عوام احداث کردہ اند از تغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد تا موجب ...

... طریق اتباع نگردد ... واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **آٹھوان باب** بیان ... قیام ...

... **فی کتاب انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون** جرت عادۃ

کثیر من الناس اذا سمعوا ذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا تعظیما لہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا القیام بدعۃ لا اصل ...

... لکن ہی بدعۃ حسنۃ لانہ لیس کل بدعۃ مذمومۃ وقد قال سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ فی اجتماع الناس لصلاۃ التراویح

نعمت البدعۃ ہی وقد قال العز بن عبد السلام ... ان البدعۃ تعتریہا الاحکام الخمسۃ وذکر ... کل ... الاول ...

صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ ضلالۃ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ...

... فقد قال الامام الشافعی ... ما خالف کتابا او سنۃ ...

فهو من البدعة الحسنة وما احدث من الخير ولم يخالف شيئا من ذلك فهو من البدعة المحمودة وقد وجد القيام عند ذكر اسمه صلى الله عليه وسلم من عالم الامة ومقتدي الائمة دينا وورعا الامام تقي الدين السبكي وتابعه على ذلك مشائخ الاسلام في عصره فقد حكى بعضهم ان الامام السبكي اجتمع عنده جمع كثير من علماء عصره فانشد منشد قول الصرصري رحمه الله في مدحه صلى الله عليه وسلم

قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب * على ورق من خط احسن من كتب
وان تنهض الاشراف عند سماعه * قياما صفوفا او جثيا على الركب

فعند ذلك قام الامام السبكي رحمه الله وجميع من بالمجلس فحصل انس كبير بذلك المجلس ويكفي ذلك في الاقتداء انتهى بحروفه **وفي كتاب السيرة المحمدية والطريقة الاحمدية** لمولانا العلامة المولوي محمد كرامت علي الدهلوي رحمة الله عليه جرت عادة كثير من الناس اذا سمعوا بذكر وضعه عليه السلام ان يقوموا تعظيما له عليه السلام وقد وجد القيام عند ذكر اسمه الشريف من الامام تقي الدين السبكي وتابعه على ذلك مشائخ الاسلام في عصره انتهى بحروفه **ففي السيرة الشامية** جرت عادة كثير من المحبين اذا سمعوا بذكر وضعه صلى الله عليه وسلم ان يقوموا تعظيما له صلى الله عليه وسلم وهذا القيام بدعة لا اصل لها وقال [illegible] الصادقة وحسان ثابت [illegible] ابو زكريا يحيى بن يوسف الصرصري رحمة الله عليه في قصيدة من ديوانه

قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب * على فضة من خط احسن من كتب
وان تنهض الاشراف عند سماعه * قياما صفوفا او جثيا على الركب

انا لنعظمه کتبنا بشمه علی عرشیه رتبة بیمت الرتب ٭ واتفق ان منشد المنشد هذه القصیدة فی ختم درس شیخ الاسلام الحافظ تقی الدین ابی الحسن السبکی والقضاة والاعیان بین یدیه فلما وصل المنشد الی قوله وان تنهض الاشراف عند سماعه الی آخر البیت قام الشیخ لحال قائما علی قدمیه ممتثلا لما ذکره الصرصری وحصل للناس ساعة طیبة ذکره ولده شیخ الاسلام ابو نصر عبد الوهاب فی ترجمته من الطبقات الکبری انتهت ومراد از قول هذا القیام بدعة لا اصل لها بدعت حسنه است چنانچه صاحب سیرة حلبی تصریح آن بر داشته بمعنی لا اصل لها لا نظیر لها ای فی القرون الثلثة باشد و در بعضی از اطلاقات علما لا اصل لها بمعنی لا وجود لها نیز واقعست کذا افاده مولانا العلامة محمد سلامة الله علیه الرحمة وایضا افاد رحمة الله علیه اما عمل مولد پس اگرچه حدوث این عمل شریف باین هیئت کذائی متعارفه نیز بعد انقضای قرون ثلثه است و لهذا اطلاق بدعت حسنه بر آن نموده اند چنانچه از قول امام سخاوی و دیگر ائمه درین تصریحش رفت لیکن بنای این عمل یعنی اصلی بلکه احوال ثلثه استخراج کرده اند و برای این صور ثلثه اصل اصلی در ورود اول از تخریج ابن حجر که بیانش گذشت نیز پیدا است اطلاق لا اصل لها برین بدعت حسنه باین اعتبار نمی توان کرد بخلاف قیام که هر چند اینهم از بدعت حسنه است لیکن چون برای آن اصلی یعنی متعارف مستخرج نشد اطلاق لا اصل لها برین بدعت حسنه نموده و همین است تفاوت در عمل مولد و قیام اگرچه هر دو از بدعات حسنه و امور مستحبه موافق تحقیق و تدقیق اکابر دین است ٭ انتهی ٭

وافاد العلامة مولانا و شیخ شیخنا عبد الله سراج الحنفی مفتی مکة المکرمة رحمة الله علیهما انما القیام اذا جاء ذکر ولادته صلی الله علیه وسلم عند قراءة المولد الشریف توارثه الائمة الاعلام واقره الائمة والحکام من غیر نکیر منکر ولارد راد و لهذا کان مستحسنا ومن یستحق التعظیم غیره ویکفی اثر عبد الله بن مسعود ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن والله ولی التوفیق

والهادی الی سواء الطریق حرره خادم الشریعة والمنهاج عبد الله بن المرحوم عبد الرحمن سراج المفتی المحدث بالمسجد الحرام **وسئل** مولانا العلامة الشیخ جمال مفتی مکة المکرمة عن القیام عند ذکر ولادته هل هو ادب لا بس ام بدعة مذمومة بینوا لنا الجواب **فاجاب** بقوله القیام عند ذکر مولده الاعظم جرى من السلف استحسانه فهو بدعة حسنة الخ **وسئل** مولانا العلامة الشیخ عبد الرحمن سراج عن القیام عند ذکر ولادته صلی الله علیه وسلم هو بدعة سیئة ام مستحب او غیر ذلک بینوا توجروا **فاجاب** بقوله القیام عند ذکر ولادته صلی الله علیه وسلم جائز ومستحسن کما قال علماء الحرمین والروم ومصر والشام من مقلدی الائمة الاربعة المجتهدین انکان علی سبیل المحبة ولم یکن علی سبیل الالتزام والله سبحانه اعلم امر برقمه خادم الشریعة والمنهاج عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفی مفتی مکة المکرمة کان الله لهما حامدا مصلیا مسلما

وکتب بعد ذلک مولانا مولوی رحمة الله سلمه الله اصاب من اجاب.

عبد الرحمن سراج

وکتب بعد ذلک مفتی المالکیة ابو بکر حجی بسیونی الحمد لله وحده وصلی الله علی من لا نبی بعده رب زدنی علما اما بعد فقد طلعت علی هذا السؤال وما حرره مفتی الاحناف بمکة المشرفة فی الحال هو عین الصواب الموفق للحق بلا شک ولا ارتیاب والله سبحانه وتعالی اعلم

محمد عابد

وکتب وکیل مفتی الشافعیة بمکة المحمیة مولانا محمد سعید بن محمد بابصیل بعد ذلک ان القیام عند ذکر ولادته صلی الله علیه وسلم قیل انه مندوب وقیل انه بدعة حسنة لان البدعة تنقسم الی واجبة والی مستحبة والی بقیة الاحکام الخمسة کل عینه العلماء فی محله الخ وکتب بعد ذلک مفتی الحنابلة اما القیام فمسنون للوالدین واهل العلم وسید القوم لامر النبی صلی الله علیه وسلم اصحابه حین اتاهم سعد بن معاذ رضی الله عنه فی بنی قریظة فقال لهم صلی الله علیه وسلم قوموا الی سیدکم والله سبحانه تعالی اعلم امر برقمه خلف بن ابرهیم خادم افتاء الحنابلة بمکة المشرفة حامدا مصلیا مسلما

قاضی عیاض نے شفا میں اور علامہ قسطلانی نے مواہب میں آنحضرت علیہ السلام کی علامت محبت کی جو بہت علامتیں بیان کیں جن میں اعلیٰ درجہ
(اللہ تعالیٰ) اور اتباع صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا اور ... الخ

حرمة النبي بعد موته وتوقيره عند ذكره ذكر القاضي عياض في الشفاء والعلامة القسطلاني في المواهب
علامات كثيرة لمحبة النبي صلى الله عليه وسلم فمن أعظمها الاقتداء به والرضاء بما شرعه وكثرة
ذكره وتعظيمه عند ذكره وإظهار الخشوع والخضوع والانكسار مع سماع اسمه فكل من أحب شيئا
خضع له كما كان كثير من الصحابة بعده إذا ذكروه خشعوا واقشعرت جلودهم وبكوا وكذلك
كان كثير من التابعين ومن بعدهم يفعلون ذلك محبة وتوقيرا وقال العلامة ابن حجر في الجوهر
المنظم تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم بجميع أنواع التعظيم التي ليس فيها مشاركة الله في الألوهية
أمر مستحسن عند من نور الله أبصارهم ورحم الله البوصيري حيث قال دع ما ادعته
النصارى في نبيهم واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم انتهى وثبت في السنة طلب القيام
لغيره صلى الله عليه وسلم فلان يطلب له من باب أولى روى البخاري ومسلم عن أبي سعيد الخدري
أن ناسا نزلوا على حكم سعد بن معاذ رضي الله عنه فأرسل إليه فجاء على حمار فلما بلغ قريبا
من المسجد قال النبي صلى الله عليه وسلم قوموا إلى خيركم أو سيدكم قال النووي قال البغوي
والخطابي أن قيام المرؤوس للرئيس الفاضل والوالي العادل وقيام المتعلم للعالم مستحب غير
مكروه عملا بهذا الحديث ثم قال الدمياطي بعد نقل الأحاديث المثبتة للقيام فاستفيد
من مجموع ما ذكر استحباب القيام عند ذكر ولادته لما في ذلك من كمال التعظيم له
صلى الله عليه وسلم لا يقال القيام عند ذكر ولادته بدعة لأنا نقول ليس كل بدعة مذمومة
كما أجاب أئمة الإمام المحقق الولي أبو زرعة العراقي حين سئل عن فعل المولد أمستحب
أو مكروه وهل ورد فيه شيء أو هل فعله من يقتدى به فأجاب بقوله الوليمة وإطعام الطعام

مستحب کل وقت فکیف اذا انضم السرور بظهور نور النبوة فی هذا الشهر الشریف ولا نعلم ذلک عن السلف
ولا یلزم من کونه بدعة کونه مکروها فکم من بدعة مستحبة بل واجبة اذا لم ینضم لذلک مفسدة والله الموفق انتهی
لفظ عن العلامة ابن حجر فی مولده الکبیر فقال انظر ذلک فی القیام عند ذکر ولادته صلی الله علیه وسلم ایضا
قد اجتمعت الامة المحمدیة من اهل السنة والجماعة علی استحسان القیام المذکور وقد قال صلی الله علیه وسلم لا تجتمع امتی
علی ضلالة قال العلامة المدنی جرت العادة بقیام الناس اذا انتهی المادح الی ذکر مولده صلی الله علیه وسلم
لما فیه من اظهار الفرح والسرور والتعظیم وفی هذا القدر کفایة لمن [illegible] وصلی الله [illegible] سیدنا
وعلی آله واصحابه وسلم تسلیما کثیرا قال بفمه وامر برقمه الفقیر الی احسان ربه فی الدنیا والآخرة [illegible]
الدمیاطی الشافعی خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام حالا وبالجامع الازهر سابقا غفر الله له ولجمیع [illegible]
فی الدارین جمیع محبیه واحبابه اجمعین والحمد لله رب العالمین اه باختصار پس اگر کسی [illegible]
مولد شریف تخلف از این قیام سازد و باتباع حاضرین مجلس [illegible]
سهام [illegible] وعتاب [illegible] خاص وعام باشد که تخلف [illegible] عن الارتیاب [illegible]
دلیل اعراض واغماض از تعظیم آنحضرت صلی الله علیه وسلم [illegible]
منافی [illegible]
[illegible]
انحراف از موافقت جماعت هرگز وجهی از جواز ندارد که باوجود مخالفت [illegible] جماعت [illegible]
تعظیم کسی است که معظم ومکرم نزد خدا وجمله انبیاء وسائر برایا [illegible] انتهی بالافادة مولانا العلامة [illegible]
محمد سلامة الله علیه الرحمة باختصار والتقاط وافاد مولانا العلامة استاذنا الحبر [illegible]
ابو البرکات رکن الدین محمد المدعو [illegible] قدس سره فی جواب سوال چه میفرمایند علمای دین
مفتیان شرع متین در مولد شریف ونمودن مجلس واقامت کردن چنین ذکر مولد شریف
ازکدام حدیث عمل میفرمایند خصوص بماه ربیع الاول که از دریافت آن تقویت [illegible]
گردد بینوا توجروا حامدا ومصلیا درپرده مباد که ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی الله علیه وسلم

و بیان حال اسرا و بعض غزوات و معجزات مانند اینها بروایات معتمده معتبره در هر وقت و هر مکان ظاهر بلا تقیید و تعیین تاریخ و ماه و شعری
از بدعات سیئه و قبیحه نیست خواه بزبان عربی باشد یا فارسی یا اردو و نثر باشد یا نظم بالاتفاق از مثوبات است خیر محض و موجب
ثواب و تعیین ماه تعیین آن در شهر ربیع الاول و در شب دوازدهم آن یا در روز دوشنبه پس نزد محدثین مانند امام نووی و حافظ
ابو شامه استاذ امام نووی و ابن جوزی و شیخ ابو موسی زرهونی و علامه ناصر الدین مبارک معروف بابن طباخ و جلال الدین
سیوطی و علامه ظهیر الدین جعفر و محمد بن علی دمشقی مصنف سبل الهدی و امام برزنجی و شیخ عبد الحق محدث دهلوی و غیرهم قدست
اسرارهم السنیه مستحسنه است و از ادله قویه در آن شکی نیست و ببراهین مثبت شده و توضیحش آنکه قال الحافظ ابن حجر قد ظهر لی
تخریجها علی اصل ثابت وهو ما ثبت فی الصحیحین ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قدم المدینة فوجد الیهود یصومون یوم
عاشوراء فسألهم فقالوا هذا یوم اغرق الله فیه فرعون ونجا موسی فنحن نصومه شکرا لله تعالی علی ما من به فی یوم معین من اسداء نعمة
او دفع نقمة ویعاد ذلک علی نظیر ذلک الیوم من کل سنة والشکر لله تعالی یحصل بانواع العبادات من الصیام والسجود والصدقة
والتلاوة وای نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبی الکریم نبی الرحمة فی ذلک الیوم وعلی هذا فینبغی ان تتحری الیوم بعینه حتی
یطابق قصة موسی فی یوم عاشوراء انتهی و در حدیث صحیح آمده که فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم حضرت بلال را که ترک مکن
روزه دوشنبه زیرا که من پیدا شده ام در آن روز و شبهه نیست در آنکه این حدیث اصل است در جواز تعیین روز مولد و ایضا
مثبت است آن دعوی را آنچه حسب قسطلانی در مواهب لدنیه از قتاده فرموده اذا کان یوم الجمعة التی خلق فیه آدم علیه السلام
خصوصیة ساعة لا یصادفها عبد مسلم فسأل الله فیها خیرا الا اعطاه ایاه فما بالک بالساعة التی ولد فیها سید المرسلین انتهی
و علامه جلال الدین سیوطی رساله مبسوط در اثبات دعوی مذکوره تصنیف کرده داد انصاف داده من شاء الاطلاع
علیها فلیرجع الیها المرام برای اثبات مجلس میلاد شریف مطلقا و مقیدا دلائل کثیره اند و برای استیعاب آنها کتابی ضخیم
باید و فیما نقلناه کفایة للمنصف فانصف ولا تتبع الهوی باقی ماند قیل و قال در قیام هنگام ذکر ولادت با برکت سید انام
علیه الصلوة والسلام پس باید دانست که اصل قیام برای تعظیم ثابت و متحقق است در صحیحین بروایت ابو سعید خدری
ثابت شده وقتیکه سعد بن معاذ نزد رسول خدا صلی الله علیه وسلم حاضر شده فرمودند که قوموا الی سیدکم یعنی
استاده شوید بجهت سردار خود امام نووی و خطابی تصریح فرمودند باینکه قیام برای تعظیم و حاکم عادل و قیام شاگرد
بجهت تعظیم استاد مستحب است نه مکروه بدلیل این حدیث و احادیث دیگر درین باب نیز مروی است بخوف اطناب
از ذکر آنها معذورم ماندم المرام چون اصل الحکم برای جواز قیام تعظیمی پیدا شد پس قیام مروج بنیت تعظیم و تکریم
آنحضرت صلی الله علیه وسلم بدعت سیئه نباشد بلکه محدثین متأخرین مستحسنش تصریح کردند قال عثمان بن حسن الدمیاطی
الشافعی قد اجتمعت الامة المحمدیة من اهل السنة والجماعة علی استحسان القیام المذکور وقال صلی الله علیه وسلم لا تجتمع
امتی علی الضلالة وقال عبد الله بن عبد الرحمن سراج اما القیام اذا جاء ذکر ولادته عند قراءة المولد الشریف فتوارثه الائمة

[illegible] عبد الحی [illegible] عفا الله عنہ [illegible] کرسکا

[illegible] بجہت تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت شد پس قیام مذکور [illegible] تعظیم آنحضرت

[illegible] باشد بدایۂ بجہت آنکہ اعمال [illegible] نزد امام اعظم و ابو یوسف و محمد رح و نزد جمیع فقہاء معتبرات

[illegible] باشد و ظاہر است کہ ہمہ علماء حرمین شریفین بلکہ اکثر علماء ہند استحسان قیام صحیح فتوی دادند

[illegible] تامل [illegible] باشد [illegible] توارث عامۂ مسلمین بجہت قطعی باشد پس توارث علمای حرمین

[illegible] باشد فی البدایۃ فی الاذان [illegible] الوقت [illegible] من نصف الآخر من اللیل لتوارث اہل الحرمین انتہی

و قاضی ناصر الدین [illegible] بیضاوی در تفسیر انوار التنزیل افادہ فرمودہ و [illegible] الباقون ملک [illegible] المختار لانہ قراءۃ

اہل الحرمین انتہی چون توارث اہل حرمین برای مذہب مختار حجتی باشد پس فعل ایشان یعنی قیام تعظیمی نزد

ذکر ولادت شریف نیز حجت باشد و ہر کہ فتوی دادہ کہ محفل مولود بدعت سیئہ است در قرون ثلثہ نبود از طرفی

[illegible] خلاف [illegible] زیرا کہ [illegible] بطبق شکل اول چنان می شود کہ محفل مذکور در قرون ثلثہ نبود و آنچہ در قرون

ثلثہ نبود آن بدعت سیئہ باشد پس منتج [illegible] را باید کہ کبری مذکورہ را از دلیل محکم مدلل کنند و دونہ خرط القتاد

کما لا یخفی علی اہل السداد و تحقیق بدعت در رسالۂ [illegible] تفصیل تعیین و در رسالۂ ہدایۃ النجدین و اثبات

محفل شریف و قیام منیف در رسالۂ اشباع الکلام مذکور است من شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الیہا

واللہ اعلم و علمہ اتم حررہ ابو البرکات رکن الدین محمد المدعو بہ تراب علی

عفی عنہ انتہی بحروفہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم و علمہ اتم الحمد للہ اولاً و

آخراً و ظاہراً و باطناً و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و

آلہ و صحبہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً

کتبہ العبد الضعیف

الراجی رحمۃ ربہ الحق

محمد عبد الحق

عفی عنہ

تقریظ عمدة العلماء زبدة العرفاء حضرت مرشدنا و مولانا [illegible]

[illegible] نقشبندی مجددی نفعنا الله بطول بقائه حمداً ✦ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله [illegible]
[illegible] احمدی مطالب این رساله شریف نوشته جزاه الله مؤلفه خیراً [illegible] تعظیم الدین [illegible]
[illegible] نوشته اند صحیح است [illegible] اصحاب [illegible] است [illegible]
[illegible] علم و عمل [illegible] هندستان [illegible] مجدد [illegible]
[illegible] تعالی [illegible] آمین

تقریظ عمدة الواصلین زبدة المقربین حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ صاحب [illegible]

مؤلف علامہ جامع الشریعة والطریقة نے جو یہ رسالہ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم میں تحریر کیا وہ عین صواب ہے [illegible]
یہی اعتقاد ہے اور اکثر مشائخ عظام کا اسی طریقہ پر پایا خداوند تعالی مؤلف کی علم و عمل میں برکت زیادہ عطا فرماوے

محمد امداد اللہ فاروقی

العبد الضعیف فقیر امداد اللہ چشتی الصابری عفی اللہ عنہ

تقریظ جناب مولوی محمد رحمت اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ

اس رسالہ کو میں نے اول سے آخر تک اچھی طرح سنا اسکا اسلوب عجیب اور طرز غریب بہت ہی پسند آیا اگر اس کی صنف میں کچھ [illegible]
تو لوگ اوسی مبالغہ پر عمل کرینگے اسلئے اوسی [illegible] پر اکتفا کرتا ہوں کہ خدا تعالی اس کے مصنف مشفق مصنف کا [illegible]
ثواب جزیل عطا فرماوے اور اس رسالے سے منکرین کے تعصب بیجا کو توڑے اور ان کو راہ راست پر لاوے اور مصنف کے علم و فیض
اور تندرستی میں برکت بخشے اور میرے استاد [illegible] اور میرا عقیدہ مولد شریف کے باب میں قدیم سے یہی تھا اور ہے
بلکہ مجلس [illegible] ظاہر کرتا ہوں کہ [illegible] ع ما بریں زیستیم ہم بریں بگذریم ✦ اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ انعقاد مجلس
مولد شریف بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو جیسے تغنی اور باجا اور کثرت سے روشنی بیہودہ نہ ہو بلکہ روایات صحیحہ کے موافق ذکر
معجزات اور ذکر ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا جاوے اور بعد اس کے اگر طعام پختہ یا شیرینی بھی تقسیم کیا جاوے
اس میں کچھ حرج نہیں بلکہ اس زمانہ میں جو ہر طرف [illegible] پادریوں کا شور [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور [illegible]
دین کی مذمت کرتے ہیں اور دوسری طرف سے آریہ لوگ [illegible] پادریوں کی طرح بلکہ ان سے زیادہ شور
مچاتے ہیں ایسی مجلس کا انعقاد [illegible] اس وقت میں فرض [illegible] مسلمان بھائیوں
کو بطور نصیحت کے کہتا ہوں کہ ایسی مجلسوں کے کرنے سے [illegible] منکروں کی طرف جو تعصب سے [illegible]
ہرگز التفات نہ کریں [illegible] اگر یہ عقیدہ [illegible] سوا اور دن جائز نہیں [illegible]
[illegible] ثابت ہے اور قیام وقت ذکر میلاد کے [illegible] علماء [illegible]
[illegible] علماء [illegible] جائز کہا ہے اور جناب مصنف رسالہ نے بھی [illegible] ظاہر کیا [illegible]

[illegible] اہل [illegible] کی غلط [illegible] جمہور متکلمین و محدثین اور صوفیہ صافیہ سے ایک ہی حرف
[illegible] مذہب کے میں اون لوگون کی امت واسطہ پیر بھی تھے مثل حضرت شاہ عبد الرحیم
[illegible] حضرت شاہ ولی اللہ اور انکے صاحبزادے شاہ رفیع الدین دہلوی اور اونکے بھائی شاہ عبد العزیز
[illegible] اور حضرت مولانا محمد اسحق دہلوی قدس سرہم کے سب انہین خیال مضل مین داخل ہو جاتے ہین
[illegible] جنکی موافق جمہور متکلمین اور محدثین اور صوفیہ ہے ہر مین اور مصر اور شام اور یمن اور بغداد
[illegible] کی مجتہدین [illegible] اور یہہ حضرات جنکہ ہدایت پر ہیں یا اللہ ہمین اور اونکو ہدایت کر اور سیدہے رستہ پر چلا
[illegible] اور [illegible] طرف منسوب کرتے ہین کہ عرب کے خوف سے تقیہ کے طور پر سکوت کرتا ہون اور حق
[illegible] کرتا بالکل جھوٹ اور [illegible] قول مغالطہ دہی ہے مین بحلف کہتا ہون کہ مین نے کبھی حضرت سلطان کے
[illegible] کے نزدیک خلاف واقع ہو اونکی رعایت یا اونکی وزرا و امرا کی رعایت سے کبھی نہین کہا بلکہ صاف صاف
[illegible] مین جو مین کہا گیا ہون کہتا رہا ہون اور کبھی خیال نہین کیا کہ حضرت سلطان المعظم یا اونکی وزرا
[illegible] ہونگی اور [illegible] گفتگو جو شان نبوی کا بادشاہ کہ مجھے بادشاہ جیب ور زبردست تھے [illegible]
[illegible] کو بخوبی معلوم کا ہوتی تہے میری گفتگو سخت جو مجلس عام مین آئی تمام حجاز والی خاص کر [illegible]
[illegible] سب بخوبی جانتی ہین بلکہ اگر مین تقیہ کرتا تو ان حضرات منکرین کے خوف سے تقیہ کرتا مجھے [illegible]
کہ جب [illegible] امام سبکی اور جلال الدین سیوطی اور ابن حجر اور مشاہیر علماء اور عالم التقوی شعار خاصکر اور انکے استاذ
[illegible] پیرون میں شاہ عبد الرحیم اور شاہ ولی اللہ اور اونکی بیٹے شاہ رفیع الدین اور شاہ عبد العزیز اور اونکی نواسہ
محمد اسحق قدس اللہ اسرارہم پہونچے تو مین غریب اونکی سلسلہ ارشاد و فلان مین شامل ہون اور نہ سلسلہ پیران مین
[illegible] چہوڑونگا۔ یہہ تو ہرگز ہے تفسیق اور بلکہ تکفیر مین بھی تصور نکرین [illegible] ان حرکات سے
[illegible] ہوتا اور وجہ سے ان اقوال کی تائید اور جناب محقق مصنف رسالہ کے سے جا بجا تحریر فرمائی ہے اسی پہ
اکتفا کرتا ہون واللہ اعلم وعلمہ اتم فقط امر برقمہ وقال بفمہ الراجی رحمة ربہ المنان
محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما اللہ الحنان

محمد رحمت اللہ ۱۲۹۳

تقریظ جناب مولوی سید حمزہ صاحب شاگرد جناب مولانا مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی ادام اللہ فیضہ

الحمد للہ الذی انعمنا بولادة النبی الاکرم والصلوة علی رسولہ الذی امرنا باتباع السواد الاعظم وعلی آلہ واصحابہ
[illegible] الدین اما بعد عرض کرتا ہون کہ یہہ رسالہ المنعم فی مولد النبی الاعظم اس ناچیز کی نظر سے گذرا اگر
[illegible] جواب ہے اور پسندیدہ اولوا الالباب اور کیونکر نہو کہ اسکی مصنف تحقیق مین کالشمس فی نصف النہار ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible] الاطلاق [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم احتمال [illegible] کثرت [illegible]

[illegible] فضائل میں بیان [illegible]

ہوتی ہے کما قال تعالی [illegible] انباء الرسل ما نثبت به فؤادك وجاءك في هذه الحق وموعظة وذكرى للمؤمنين [illegible]

تثبیت فؤاد اور موعظة اور ذکری کا ثمرہ [illegible] بذکر سید المرسلین [illegible] خاتم النبیین [illegible]

اور خاتم النبیین [illegible] شریف سے یہ بھی مفہوم ہوا کہ [illegible] شریف افراد وعظ میں داخل ہے [illegible]

یہ وعظ [illegible] یاد محبت سرور کائنات کا ہے اور محبت ذریعہ کمال اتباع کا ہے کما لا یخفی علی المنصفین [illegible]

نیز ظاہر ہے کہ جو مومن ہے وہ محبوب بالنفس والجان سے محبت رکھیگا جو آپ سے محبت رکھیگا آپ کا ذکر کثرت سے کریگا

پس معلوم ہوا کہ جو مومن ہے آپ کا ذکر کثرت سے کریگا دونوں مقدمات [illegible] ہیں [illegible]

ثابت میں نقل سے اول [illegible] ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ [illegible]

کو [illegible] جب تک ہر محبوب [illegible] من احب شیئا اکثر ذکرہ استعمال خوشبو [illegible]

لیا جاوے یا حاضرین پر [illegible] یا شیرینی [illegible] ایک کلی کے افراد ہیں جس کا استعمال [illegible]

اور وہ ایک فعل ہے محبوب عالم کے افعال [illegible] پس سنت سنیہ پر عمل کرنا اور اپنے اخوان کو اسی عمل میں شریک [illegible]

مزید مرتبہ [illegible] کا باعث [illegible] ہوگا [illegible] شیرینی [illegible]

کی خاطر اور [illegible] ذکر کی تعظیم [illegible] ہوتی ہے دونوں کے نظائر بہت سی شریعت میں موجود ہیں [illegible]

قرآن و حدیث اور حضرت حسان کے لئے منبر کا ہونا نیز قرات حدیث [illegible]

ثبوت تعظیم ذکر پر [illegible] خاطر حدیث شریف سے ایک نظیر واضح کرتا ہوں جب حضرت ام ایمن [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت [illegible] سرور مخلوقات علیہ الف الف تحیات اپنی [illegible]

[illegible] وہ رضاعی ماں تھیں [illegible] تعظیم کیونکر نہ فرماتے ہم کہیں گے جب ایسا [illegible]

خیال کرے پھر ہمکو اپنے بزرگوں اور بھائیوں کا خیال بدرجہ اولی چاہئے شیرینی حدیث [illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرماتے تھے حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا [illegible]

ہوا کہ [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] شیرینی [illegible]

ساتھ ثابت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شیرینی بہت مرغوب تھی پس آپ کے [illegible]

[illegible] ... الاول ... [illegible]

[illegible] ... مستحسنات ... [illegible]

[illegible] ... الا ... بها ... ما ... [illegible] ... ہو یا ... [illegible]

[illegible] ... کی ... جو بات ہے کہ اس ہیئت خاص مین خاص ہیئت کو [illegible]

[illegible] ... حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ... مجلس ... [illegible] ... نہین

[illegible] ... اسکی ... مین آفتاب ہے کہ اوسکی ... ایکجگہ ... اور ... [illegible]

[illegible] ... روشنی کا مقصد ہے پس ... حکما ... مین ... [illegible]

[illegible] ... قیام کر لیا کرین ... ھٰذا الفاني ... العاشقين ... [illegible]

[illegible] ... فائدہ جب یہ مجلس ... سی مرتب ہوئی تو اوسکی ہیئت کذائی ... [illegible]

[illegible] ... نہوئی بلکہ مثل تدوین کتب حدیث و بنای مدارس ایجاد علوم ... ہوئی اور یہ مجلس ... [illegible]

[illegible] ... جب ... کا طباق سامنے آتا ہے تو ہم لوگ اوسکی ہیئت کذائی پر اعتراض نہین کرتے بلکہ جب ... [illegible]

[illegible] ... کلوا من الطیبات مین داخل کر لیتے ہین پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ حسنات کو بھی ... [illegible]

[illegible] ... فاضل کہین ... یہ مجلس فعل حسن ہے تو اوسکی ... بلکہ احکام آیۃ کی تعمیل ہوگی [illegible]

[illegible] ... وتعاونوا على البر والتقوى الدال على الخير كفاعله وغيرها ... حدیث شریف مین ... [illegible]

[illegible] ... وظیفہ شب ناغہ ہو جائے تو ... پڑھ لیا کرو لفظ (وظیفۂ شب) سے ... تخصیص وقت کی

[illegible] ... پڑھنے کی ... فرمانا دلیل ہے پسندیدگی مداومت پر اور بہت سے احادیث سے ... [illegible]

[illegible] ... پس مداومت فعل خیر کے بہت مناسب ہے اس زمانہ مین تو لابدیت کی ... ہے ... لوگ ... [illegible]

[illegible] ... اونکو احکام خداوندی سنانیکی کوئی صورت اس ... خلائق کے نزدیک ... [illegible]

پس ... اشاعت ... علماء کو ضروری ہے واضح ہو کہ امور مذکورہ بالا کی اور بہت سی براہین موجود ہین ... [illegible]

تفصیل ... کی مناسب نہین جسکو زیادت مطلوب ہو اس رسالہ شریفہ اور انوار ساطعہ وغیرہ ... [illegible]

... ملیگی ... تنبیہ مجلس مقدس مولود عبارت مجموعہ امور خیر سے ہے جیسا کہ کتب معتبرہ ... [illegible]

[illegible] ... اپنی جہالت یا ہوای نفسانی سے ... کچھ خرابی ملاوے تو اوس شخص کے فعل کی وجہ سے یہہ مجلس مقدس [illegible]

[illegible] ... خراب کہلائیگی جس طرح کہ نماز جو شارع کی ماموربہ اور فعل حسن ہے کسی نمازی کی خرابی ... نہ پہنچائیگی واللہ اعلم

[illegible] ... الی سواء السبیل حررہ المفتقر الی امداد القوی حمزۃ ... المقیم ببلدۃ الامین ... [illegible]

[illegible] ... ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وأنت خير الفاتحين اللهم ... على الايمان ... يوم [illegible]

[illegible]

[illegible] جناب مولوی [illegible] عبد الحق صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جناب مولوی محمد عبد الحق تقاہ اللہ الی درجات الکمال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کیا کلام اللہ میں نہیں [illegible] واشکروا نعمۃ اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون

اور کیا نہیں [illegible] قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون [illegible] محدثین کی تصنیفات [illegible]

[illegible] اسماء مبارکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] اسم مبارک آپکا نعمۃ اللہ بھی ہے [illegible] فضل اللہ و رحمت بھی ہے [illegible]

اور نعمت الٰہی کا شکر اور رحمت و فضل الٰہی کا [illegible] عبادات [illegible] مثل تلاوت آیات قرآن

قراءت [illegible] الانس والجان [illegible] اطعام طعام [illegible] اہل اسلام یہ سب [illegible] شریف میں موجود ہے اور [illegible]

[illegible]

[illegible] فضل اللہ و رحمت الٰہی کی فرحت [illegible] اور بجا آوری شکر نعمت اللہ کی [illegible] ہدایت ہو اور کیا

نہیں [illegible] ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب [illegible] نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم [illegible]

[illegible] شعائر اللہ [illegible] بیان [illegible] صلوۃ و سلام [illegible]

[illegible] تعظیم [illegible] مولوی اسمعیل صاحب صراط مستقیم [illegible]

[illegible] تعظیم شعائر [illegible]

[illegible]

[illegible] تعظیم شعائر [illegible]

[illegible] مولوی اسمعیل [illegible] کرام کی محبت [illegible]

[illegible] تعظیم شعائر [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اگر کوئی [illegible] اس [illegible] کہ [illegible]

[illegible] جا اول [illegible] دلیل شرعی کی تحت میں داخل [illegible]

سنت [illegible] ہوا [illegible] بعد میں ہوا [illegible] سنت [illegible]

[illegible] کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تعلیم نص من القرآن [illegible]

[illegible] آیات [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مفہوم کلی ثابت

[illegible] مفہوم کلی کا ثبوت ہوا تو اس کی کل افراد کا ثبوت ہو گیا فرق یہ ہے کہ بعض افراد تو خلقی وہ ہیں [illegible]

[illegible] اور بعض وہ ہیں جو بعد [illegible] ہوئے سو ان صورت میں تغیر و تبدل اصل ماہیت میں نہیں [illegible]

[illegible] اپنی افراد میں نہیں بدلتا بنا علیہ یہی تعلیم کے [illegible] بیعت کا حکم جو افراد موجودہ قرون ثلثہ میں [illegible]

[illegible] باقی رہا اور افراد حادثہ میں جو تغایر اور تخالف ہے وہ ہیئت و تشخص کا اختلاف ہے [illegible] حضرت

[illegible] علیہ [illegible] میں لکھتے ہیں بدانکہ یکی از نعم خدا تعالیٰ بر امت مصطفویہ علی صاحبہا

[illegible] است کہ تا امروز سلسلہ ایشان تا حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح و ثابت است و اگرچہ اوائل [illegible]

[illegible] پس صوفیہ صافیہ ارتباط ایشان [illegible] بصحبت و تعلیم و تادیب یا آداب

[illegible] و بعد [illegible] سید الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد و بعد ازاں رسم بیعت [illegible]

[illegible] سلسلہ [illegible] انتقال [illegible] علمای کرام ارتباط [illegible]

[illegible] و بعد ازاں تصنیف کتب و قراءت و مناولہ [illegible]

[illegible] سلسلہ [illegible] اختلاف صور [illegible] نسبت [illegible] اور یہی مضمون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تقریظ جناب مولانا نسیم الدین احمد رضوی عظیم آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ رسولہ المخاطب بیا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا وعلی آلہ واہل بیتہ الذین طہرہم اللہ تطہیرا واصحابہ الذین اتبعوا النبی الامی وفرحوا بمیلادہ الشریف فبشرہم رسول اللہ بالنجاۃ تبشیرا **اما بعد** بندہ بارگاہ حضرت سید نسیم الدین احمد رضوی حنفی قادری منعمی عظیم آبادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ عاشقان روی احمدی دوستاداران کوی محمدی کو بشارت دیتا ہی کہ رسالہ اللہ المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم جسکو حضرت مولانا اجل العظام والحبر القمقام الغائص فی بحار التوحید القائم فی مقام التجرید والتفرید المہاجر الی اللہ ورسولہ السالک مسالک القوم المطرق جبینہ آلہ حضرت مولانا ابو الفضل مولانا الحاج الشاہ محمد **عبد الحق** الالہ آبادی ثم المکی لا زالت شموس افاضتہ طالعۃ علی الطالبین والمسترشدین بالحق نے تالیف کیا ہے ایسی کتاب جواب باول حقہ سے معمور بلا اریاب ہے کہ جسکی دیکہنے سے منکرین کو بجز سکوت چارہ نہوگا محبین کا دل باغ باغ ومنکرین کا کلیجہ داغ داغ ہوگا۔ **الحق** مولانا الی اسم بالمسمی نے کتاب کو کیا ہی یعنی موتیوں کو پرو دیا ہی اللہ تعالی مولانا ممدوح کو مجہے اور سب مسلمانوں کی جانب سے جزای خیر دی اور ذات کو انکی مفیضا علی الحق قایم رکہے اور کیونکر خوشی میلاد شریف سے مسلمان منکر ہو سکتا ہی حبیب اللہ تعالی نے **لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ** کہکر ذات پاک نبی کریم کی ولادت سے مسلمانوں پر احسان جتایا ہی تو مقتضای **ہَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ** ہم لوگونکو ہمیشہ اظہار احسان کرنا و ممنون ہونا چاہیئے و بموجب حدیث شریف کہ تکمیل کلمہ لا الہ الا اللہ بغیر قول محمد رسول اللہ نہیں ہوتی وظاہر ہے کہ لفظ محمد رسول اللہ بغیر دریافت کمالات ذاتی و صفاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکار آمد نہیں و موقوف علیہ فرض فرض ہوتا ہی بیان حالات رسول اللہ فرض ہوا و بعد بیان اکمو **اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ** الخ کے اللہ تعالی نے کتاب کریم کو اپنی بیان میلاد حضرت رسول اللہ ختم کیا یعنی **لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ** پہر منکرین پر **فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ** فرما کر عتاب کیا

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ

تقریظ جناب مولانا مولوی عبد اللہ صاحب دام فیضہ داماد حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ما رزقنا بمنہ وفضلہ اخوۃ الایمان وربطنا بالاتحاد والالفۃ حسن نظام الایقان وحاوجب علینا حفظ الحرمات الخمسۃ

وجمع العباد ومنع الاجتماع في حلق الذكر وما تستحب الجمع لمحافل الميلاد وتحرم علينا الملاقة فيما بيننا وتجوز الاتباع البغض وتمنع الملافة بيننا والمؤاخاة وتحل التباغض وتجعل اختلاف الامة رحمة للمسلمين والظاهر انه باعث الرخص على المؤمنين والصلوة على من بعث بالخلق العظيم وعلى آله الذين اهتدوا بهديه المستقيم بعد حمد و صلوة کے احقر الی الباری عبد اللہ الانصاری تمام برادران دینی کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ مدت سے اختلاف باہمی درباب مسئلہ میلاد سرور کائنات علیہ وعلی آلہ الصلوات والتحیات سنتا تہا اور طرفین کا تعصب تا امکان ترقی پذیر دیکہکر شبانہ روز دل سے دعا کیا کرتا تہا کہ یا اللہ کوئی صاحب مقبول انام صحیح خاص و عام اس باب مین ایسی تحریر فرمائین کہ جس سے فریقین اپنی تعصب بیجا سی خبردار ہو کر باز آئین اور حق پرست اور منصف مزاج اور طالبان رعایت طریق مستوی پر لگ جائین سو اندنون فقیر نے کتاب دُرّ منظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم دیکہی جسکی مصنف مخدومنا مولانا شاہ **عبد الحق** محدث مہاجر ہین اس کتاب کے ہر مسئلہ کو بدلائل کتاب و سنت و اجماع امت مدلل پایا اگر اس کتاب کے مصنف کو منصف و فاروق اور کتاب کو قول فیصل و صراط مستقیم کہا جاوی تو بجا ہی اور کیون نہو مصنف دام ظلہ العالی کہ مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا مین علماء و فہماء دور مثل آفتاب مشہور ہین اونکی دلیل اونکی دلائل مقبولیت سی یہ ہے کہ وہ حرم محترم مین شیخ الدلائل ہین فقیر کو اونکی تعریف کی کچھ ضرورت نہین کیونکہ تمام مضامین اوس کتاب کے اونکی فضل و کمال پر براہین قاطعہ ہین اور صحت عبارات کی خود بخود انوار ساطعہ ہین ہان اسقدر گزارش ضروری ہی کہ جو کچھ مصنف سلمہ نے درباب جواز میلاد و قیام تحریر فرمایا وہی مسلک فقہا و فضلاء ہندوستان کے مشاہیر علماء کا سلف سے لیکر خلف تک رہا ہی چنانچہ جناب مولانا شاہ عبد الحق محدث و حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث و مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی و مولانا مولوی محمد علی محدث و مولانا مولوی مفتی عنایت احمد و مولانا عبد الحی رحمہم اللہ تعالی و استاذنا مولوی محمد لطف اللہ و مولانا مولوی احمد حسن و مولانا الحافظ الحاج محمد ہلال نواب سلمہم اللہ تعالی کا اسی پر عمل رہا اور ہے اور نیز زبدۃ الفضلاء و استاذ العلماء مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم مدرس اعلی مدرسہ عربیہ دیوبند خاص دیوبند مین بارہا محافل میلاد مین شریک ہوئے اور بحالت قیام قاری و سامعین قیام بہی کیا اور فرمایا کہ اگرچہ اسکی اصل جیسی کہ چاہیے نہین پر جبکہ تمام مجلس ذکر ولادت کی تعظیم کو اوٹہہ کھڑی ہو ایسی حالت مین قیام نہ کرنا سوء ادبی سے خالی نہین چنانچہ مولانا مخدومنا کی اس قول اور فعل پر بہت سے شاگرد رشید و باشندگان شہر شاہد ہین ماسوا اس کے سلالۃ الخاندان مصطفوی جامع الشریعۃ والطریقۃ حاجی محمد عابد مہتمم مدرسہ دیوبند نے خاص مولانا ممدوح سے خاص اپنے مکان پر ذکر ولادت شریف الطریف کرایا اور شیرینی بہی تقسیم فرمائی اور نیز کہف الفضلاء مولانا مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم مدرسہ مذکور کی زبانی کئی مرتبہ سنا گیا ہے کہ ذکر ولادت باسعادت موجب خیر و برکت ہے اور خاص مولانا بہی بعض بعض جگہہ مجلس میلاد مین شریک ہوئے چنانچہ پیر جی واجد علی صاحب دیوبندی جو مولانا کی مرید او مولود خوان ہین

اس امر کے ثنا ہر میں پست ہے جو بعض شخاص نا تحقیق یا بیان مدرسہ دیوبند کا اپنی تحریرات میں مانعین ذکر ولادت
باسعادت سے ٹھہراتے میں سراسر بیجا ہے اور اتہام عظیم ہے جس کو جسے عقل ہوگی وہ سمجھ لیگا کہ اہل مدرسہ میں سے
مدرس اعلیٰ مہتمم و مدیر مدرسہ کی اقوال و افعال کا اعتبار ہے یا ہر سفیہ کے ہفوات کا۔ واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع والمآب

تقریظ

جناب مولوی محمد جمیل الرحمٰن خان صاحب
خلف الصدق مولوی عبدالرحیم خانصاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن بعث حبیبہ الی الخلق رحمۃ للعالمین۔ والشکر لمن ارسل رسولہ الی الوریٰ خاتم النبیین۔ والصلوٰۃ علی من
خوطب بخطاب الم نشرح لک صدرک۔ ثم بشر ببشارۃ ورفعنا لک ذکرک۔ وامر بذکرہ حجۃ عباد اللہ بقولہ واذکروا
نعمۃ اللہ کیف لا فان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی تکریما۔ فیا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلی
جمیع آلہ وصحبہ الذین فدوا اعمارہم وما ملکت ایمانہم فی مرضاۃ اللہ وحب رسولہ فطوبیٰ لہم۔ اولئک حزب اللہ
الا ان حزب اللہ ہم المفلحون۔ فتیسر السلی ولسائر المسلمین اتباعہم لانہم ہم المہتدون۔ وبعد فہذہ رسالۃ
عجیبۃ غریبۃ رائعۃ ومقالۃ انیقۃ رشیقۃ قارعۃ۔ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء تتلألأ فیہا آیات و
احادیث کالیلۃ القمراء۔ یعجب حسن رزانۃ مضامینہا کل ناظر باہر۔ ویغرب حصانۃ بیانہا کل رائع باہر
فی جواز مولد البشیر النذیر۔ رزق اللہ شفاعتہ کل صغیر وکبیر تنشرح بہا صدور المحبین وتضیق بہا قلوب
المنکرین تمرح بہا نفوس اہل الحق والوداد۔ وترح منہا عیون اہل الہواء والعناد۔ ودلائلہا فالقۃ
لاکباد الزائغین عن سبیل الرشاد۔ وحججہا خارقۃ لاکباد الزائغین الی طریق الفساد۔ ولیت شعری
ما الدلیل عند رہط الجاحدین۔ وما الحجۃ عند قوم المانعین۔ وہل لانکارہم من ہذا الفعل الحسن اصل

ابش لهم بحب النقل - او اسبل بهم جاوابا لستر و البقر عن نبات آخر - محض الحقد و الشين - و محض البغض المبين - فما لہولاء القوم لا یکادون یفقہون حدیثا - ولا یعرفون من السبت غیسا - لعمری ان عمل المولد النبی الکریم - موجب لفوز درجات النعیم - علی ان فیہ ارغام الشیطان - وازدیاد حب اہل الایمان - کیف لا وقد تعلق بہا العالم الکبیر - الفاضل الجبیر - الفقیہ الجلیل - والمحدث النبیل - المولنا الحاج محمد عبدالحق الہ آبادی - التقاء السنی لسبط الایادی - المہاجر بیت اللہ الحرام - والزائر روضۃ النبی علیہ السلام - فللہ در مولفہا حیث الفہا - ومرحبا حین اصغہا - لا ینزع فیضانہ عن کل عالم و عامی - ولا یحرم من ہدایتہ کل قاصی و دانی - فما اذکی ذہنہ الثقیف - وما اشحذ فکرہ الحصیف - لعلی انہ یخطر بالی مرۃ بعد اخری - وکرہ بعد اولی - ان تحریر مثل ہذہ الرسالۃ لامر فخیم - والی بیان ہذہ المسئلۃ للناس احتیاج عظیم - الی ان جاء محظوظا بالی مخلعتہ من ظہر الغیب بخلعۃ الوجود - ومکللا باکلیل القبح من توفیق الملک المعبود - لینظر اہل الرشاد من المسلمین - ان ہذا الفعل مقبول محبوب بین المومنین - من قدیم الایام الی زماننا الذی قلب ظہر المجن فالحق ما راہ المؤمنون حسنا فہو عند اللہ حسن - ولیعلموا الذین ظلموا علی انفسہم بالانکار - وتشمروا فیہ ذیل الاصرار - ویتجاوزون فی ذلک شتتا - ویحیدون عن طریق المستقیم شططا - ویتنابزون اہل السنۃ بالقاب اہل البدعۃ والشرک والجحیم - فسبحانک ہذا بہتان عظیم - فعسی ان یکون لہم ہذہ الرسالۃ فصل الخطاب - ان تنظروا بعین الانصاف طالبا للصواب - لان المؤلف سلک فیہا مسالک المحققین - واختار مذہب المدققین - باعدا عن التفریط والافراط - آخذ الطریقۃ السداد بالاحتیاط - واللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم - ویضل من یشاء وہو الحکیم العلیم - ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین - وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد سید المرسلین - برحمتک یا ارحم الراحمین +

نمقہ احقر عباد اللہ المنان عبدہ محمد جمیل الرحمن خان عفی عنہ مدرس اللسان العربیہ فی مشن کالج دہلی

قصیدہ عرضِ حالِ پُرملال آشرفِ شکستہ بال بحضور پرُنور

حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوٰۃ اے پیشوائے انبیا	السلام اے مقتدائے اولیا
الصلوٰۃ ای حضرت شمس الضحیٰ	السلام اے حضرت بدر الدجیٰ

الصلوة ای سید نور الهدی / السلام ای سرور سرور سرا
الصلوة ای سید خیر الوری / السلام ای شافع روز جزا
الصلوة ای رحمة للعالمین / السلام ای مظهر ذات خدا
الصلوة ای سرور دنیا و دین / السلام ای باعث تکوین ما
گر نبودی ذات پاکت را وجود / کن نگفتی خالق ارض و سما
هر چه هست از هستی تو هست شد / نیستی را هستیت آمد فنا
اول آمد نور آخر شد ظهور / شد تمامت ابتدا و انتها
تو نبی بودی و آدم آب و گل / هیچکس را نیست بر تو ابتدا
سید اولاد آدم ذات تو / کی میسر شد کسی را این عطا
فسحت عالم شب دیجور بود / از تو روشن گشت یا بدر الدجی
ذره ذره نور یاب از حسن تو / بدر رخ پر نور یا شمس الضحی
سورهٔ واللیل وصف زلف تو / والضحی تفسیر روی دلربا
ای که مداحت خدای ذوالجلال / از ثنائیت خامشی حد ثنا
آنکه وصف اوست قرآن مجید / کیست در وصفش کند چون و چرا
یا نبی الله بحالم کن نظر / سوختم در آتش هجر شما
پرده افگن از رخ پر نور خویش / کز فراقت بر لب آمد جان ما
یا بخوان ما را حضور خویشتن / مخلصی یا بیم زین دار عنا
تاب تنهائی ندارم بعد ازین / از چنین محبوب محبوب خدا
آرزو دارم ز خاک کوی تو / هر دو چشم خویش سازم سرمه سا
سجدهٔ خاک در دربار تو / عاشقانت را خوش از ظل هما
گر همایون بخت من یاری کند / جان بخاک کوی تو سازم فدا
آن کمند زلف مشکینت کجاست / تا کشد فوقم بسوی خاک پا
شوکت سلطان نگردد هیچ کم / ز التفات او بسوی حال گدا
جان شیرین تلخ شد در هجر تو / جام وصلت بخش از بهر خدا
بعد مردن گر بدست آید وصال / صد هزاران جان برین مردن فدا

بحر رحمت ایزدی من تشنه کام — در تب و تابم ز بعد رنج و عنا

وعدهٔ وصلت بروز محشر ست — من کجا و وعدهٔ وصلت کجا

تاب مهجوری ندارم ساعتی — تا بکی مانم درین رنج و بلا

یا الهی زود تر محشر شود — تا بچشم سر ببینم آن لقا

عشق حق در عشق تو دارد مقر — منکرش را لعن گویم بر ملا

قطع به دستیکه در دستِ تو نیست — لنگ باد آن پا ز راهت ناشنا

کور به چشمی نخواهد دید نت — کر بود گوشے که نشنید از شما

در سرے سودات نے یا واقلم — دل که بے دردت بود بروے بلا

یا رسول الله منم بیچارهٔ — بیکس و بے یار و یاور بے نوا

زاد راهِ آخرت موجود نیست — هر زمانم الرحیل آمد ندا

منزلم دور و دراز و پر خطر — بے سر و سامانم و بیدست و پا

نے بدستم زهد و نے حسن عمل — از تهیدستی رسد کارم کجا

کار بد اخلاق بد گفتار بد — خبث باطن را نه حد و انتها

هر چه کردم نیست دروی جز بدی — بار نیکی ناورد تخمم خطا

هر دم از عمرم دُرِ شهوار بود — هر زمانم گنج گوهر بے بها

دانه دانه منتشر کردم بخاک — وای بر حالم دریغا حسرتا

خرمن عمرم به برقِ لهو سوخت — بے سر و سامان که شدم مفلس گدا

صرف کردم عمر در لهو و لعب — نیست در دستم بجز حرص و هوا

خواب خرگوشم بگوشم پنبه کرد — هیچ نه شنیدم ز پندِ دلکشا

نفس و شیطان دشمنانم در پے اند — نیست جز ذاتت دگر ملجاے ما

دشمنم بر حال زارم گریه کرد — دیده آید دوست چون سازد بجا

بار عصیانم گردنم دو تا نمود — زین گرانباری شکید و شم نما

گرچه غرق آب گناهانم ولے — نیستم مایوس ز امیدِ نجا

چشم دارم یار من یارے کند — او رحیم و من گرفتارِ بلا

از تهیدستی چه باشد خوف و بیم — تو محمد بادشه **اشرف** گدا

تقریظ منظوم من تصنیف منشی محمود صاحب المتخلص بہ رونق

یہہ تصنیف کیا عمدہ اور دلنشین ہے — کتاب ایسی اب تک تو دیکھی نہین ہے
ہے کس بحر دانش کی یہ درفشانی — کہ ہر اک ورق دامن گوہرین ہے
عجب لکھی ہے یہہ کتاب مدلل — مؤلف کو اسکی ہزار آفرین ہے
روایت قویہ درایت صحیحہ — نہین ایسے خوبی جو اسمین نہین ہے
بغور اسکو دیکھا تو اصل اسکی بیشک — حدیث شریف اور کتاب مبین ہے
جو فعل بزرگان ہے وہ مستند ہے — جو قول مشائخ ہے محکم متین ہے
یہہ وہ شاہد دلربا جلوہ گر ہے — فدا جسکی خوبی پہ ماہ مبین ہے
ہر ایک صفحہ کا رخ دل ربا ہے — ہر اک سطر ایک گیسوی عنبرین ہے
ہر ایک دائرہ ہے اگر درج گوہر — تو ہر ایک نقطہ بھی در ثمین ہے
جو دیکھے گا صل علی ہی کہے گا — کہ مملو بذکر شہ مرسلین ہے
ہین اس در منظم سے محروم منکر — کہ یہہ در خور گوش اہل یقین ہے
لکھین ہین وہ اسمین دلائل قویہ — کہ منکر کو گنجایش اصلا نہین ہے
برا وہ ہی سمجھے گا ذکر نبی کو — جو ساء ہا المصیر اور جو بئس القرین ہے
نمانے اگر منکر اب بھی تو کیا ہے — ہمیشہ سے انکی تو عادت یوہین ہے
نہ معجزے سے بھی لایا ابوجہل ایمان — علاج اس جہالت کا ممکن نہین ہے
جو ہین منکر بزم میلاد دیکھین — کہ کیسی قوی حجت مثبتین ہے
دعا مانگو اللہ سے یہہ باتین چھوڑو — کہ ذات اوسکی بس ارحم الراحمین ہے
محبت نبی کی تو ہی اصل ایمان — جو یہہ ہی نہین ہے تو کچھ بھی نہین ہے

قطعہ تاریخ دیگر

جو چھپی جب کتاب آنا
واقعی جو در منظم ہے
مینے ایک دوست سے کہا ہے
جو کہ دل ایسا رفیق و ہمدم ہے
سہ جو تاریخ کا [illegible]
کہ یہہ ذکر رسول اکرم ہے
بولا ارشاد [illegible] واللہ
بحر حب نبی اعلم ہے
۱۳۰۰

[illegible]

قطعہ تاریخ منشی رونق

بہت خوب ہے در منظم چھپا — کسی شے کا اس مین نہین کچھ قصور
کہا جبکہ رونق سے تاریخ کو — تو فوراً کہا اوس نے خیر السرور
۱۳۰۷

قطعہ تاریخ طبعزاد مولانا قسیم الدین صاحب رضوی عظیم آبادی

ہوئی جبکہ مطبوع تر یہہ کتاب — کہ ہر قول اسکا ہے بس باصواب
ندا ہاتف غیب نے دی مجھے — کہ در منظم ہے یہہ لاجواب
۱۳۰۷

اشتہار بشارت افزا

شائقین صحابہ کی کانوں تک بعد ابلاغ سلام کے خاتم المرسلین حبیب رب العالمین ... ذیقعدہ میں جو نبی محترم

ارمغان ... میں جو آپ کے شریف تک آپ کے سنت ... معمول بعان فلاتی ہوئے ہیں جو عجالۂ ...

... آپ ذکر خیر صفحہ ... لکھتے ہیں - مبارک ہو کہ ان دنوں کتاب مستطاب **القول الاعظم فی مولد**

النبی الاعظم جسکا ہر ایک بیان تحقیق حق اور قول فیصل کا ایک دریا ہے اور ہر فقرہ و حکایت ...

ایک سرچشمہ ہے جو اپنی طرز تحریر میں آپ ہی اپنی نظیر ہے - یہہ پہلی ہی کتاب ہوگی جو اپنی خوبی میں -

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید کی پوری پوری مصداق ہے - عمدة العلماء، زبدة الکملاء، بقیة الاخیار

بحر حق مولوی حاجی شاہ محمد **عبد الحق** صاحب الہ آبادی عم فیضہ بہجرة النبی الہادی الحال مہاجر بیت الله

و زائر روضۂ رسول الله صلعم کی تازہ تالیف ہے حق یہ ہے کہ آجتک اثبات ذکر میلاد میں ایسی کوئی کتاب بشکل

اور منصفانہ محققانہ طور پر لکھی نہیں گئی یا یون کہنا چاہئے کہ ہند میں نہیں چھپی - علاوہ اس کے بعون علام

... جو ثبوت دعوی میں عبارتیں حدیثیں و آثار سے نقل کی ہیں انکا ترجمہ بھی میرے بعض جلیل احباب نے

بنظر افادۂ عام حاشیہ پر کر دیا ہے جس سے اگر سچ پوچھو تو کتاب کے حسن و خوبی دوبالا ہو گئی ہے الحمد لله کہ اس

کتاب نایاب نے بعد جلوہ گری زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر اپنی ناظرین کے دلوں کو ہدایت سے معمور

اور آنکھوں کو پر نور کیا - چونکہ اصلی اس کتاب کے اشاعت سے ہدایت خلق الله اور اظہار حق او ابطال باطل ہے

لہذا قیمت اسکی باوجود معقول ضخامت کے کم ہی کہی گئی ہے یعنی **فی جلد ۵** اور محصول ڈاک ا

زیادہ جلدوں کے خریدار سے قیمت میں رعایت بھی کیجائیگی جسکا فیصلہ جوابی پوسٹ کارڈ یا جوابی خط

کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے - صاحب نظران از سر انصاف بہ بینید ہر اذان چہ قدر گرد و ام این ...

گران را ہر شائقین والا تمکین کی خدمت میں گزارش ہے کہ جلدی اس گوہر بے بہا کی خریداری جسقدر منظور ہو

ذیل کے پتہ پر ڈاک سے طلب فرماویں انشاء الله العزیز فوراً تعمیل ہوگی - یا دہلی

دریبہ کلان میں جس کتاب فروش کی دوکان سے چاہیں لے لیں ورنہ یہہ گوہر شاہوار

ہاتھوں ہاتھ عنقریب فروخت ہو جائیگا جو اس میں تاخیر کرینگے انکی بجز حسرت و حرمان

کچھ ہاتھ نہ آئیگا - وما علینا الا البلاغ - والله یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ؏

المشتہر بندہ ہیچمدان محمد جمیل الرحمن خان عفی عنہ مدرس عربی ...

کوچہ چیلان - متصل کلاں محل دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی علمای شریف کا

سوال

مدینے شریف کے مفتیوں عالموں سے

ما قولکم رحمکم اللہ فی ان ذکر مولد النبی صلی

کیا فرماتے ہو اللہ تمپر رحم کرے اس امر میں کہ پڑھنا مولد شریف

اللہ علیہ وسلم والقیام عند ذکر ولادتہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کھڑا ہونا نزدیک ذکر پیدائش حضرت کے

خاصۃ مع تعیین الیوم و تزیین المکان واستعمال

خاص کر ساتھ معین کرنے دن کے اور مزین کرنے مکان کے اور استعمال

الطیب و قراءۃ سورۃ من القرآن واطعام

خوشبو کے اور پڑھنا کسی سورۃ کا قرآن مجید سے اور کھانا

الطعام للمسلمین ھل یجوز ویثاب فاعلہ ام لا

کھلانا مسلمانوں کو خدا کیواسطے کیا درست ہے اور ثواب ملتا ہو اسکے کرنیوالے کو یا نہیں

بینوا توجروا اجرکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

بیان کرو جزا دیگا تمکو اللہ تعالیٰ اچھی جزا

جواب

الحمد لله الذي رفع السماء بلا عمد أسأله العون و

سب تعریف خدا کو ہے جنے بلند کیا آسمان بغیر ستونوں کے مانگتا ہوں میں اوس سے مدد اور

التوفيق والمدد اعلم أن ذكر مولد النبي صلى الله عليه و

توفیق اور مدد جان تو کہ تحقیق ذکر کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کا

سلم وجميع مناقبه والحضور لسماعه سنة لما روي أن

اور سب اونکے اوصاف کا اور اوسکے سننے کے واسطے حاضر ہونا سنت ہے اسلئے کہ مروی ہے

حسانا كان يقف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بحضرته

حسان رضی اللہ عنہ مدح اور اوصاف بیان کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکے سامنے اور

وكان الناس يجتمعون لسماعه بل كان النبي صلى الله عليه وسلم

لوگ جمع ہوا کرتے تھے سننے کے واسطے بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

يدعو لحسان ويوضع له منبر يفاخر عنده قائما عليه

دعا کرتے تھے حسان کو اور بچھواتے تھے اوسکے واسطے منبر پس وہ مناقب بیان کرتے کھڑے ہوکر اوس پر

لكن عمل المولد الشريف على هذه الهيئة المجموعة بتعيين

لیکن عمل مولد شریف کا اور اس صورت مجموعی کے ساتھ تعیین

اليوم والقيام واطعام الطعام وغير ذلك مما ذكر في السؤال بدعة

دن کے اور کھڑے ہونے اور کھلانا کھانا اور سوای اسکے جس چیز کا ذکر آیا سوال میں دن سے بدعت ہے

حسنة مستحبة لا مانع من حصول الثواب بما بواسطة

مولد کرنا بدعت حسنہ کہ ثواب ہے کوئی روکنے والا نہیں حصول ثواب سے بہ سبب

القصد الحسن ولا سيما إذا اقترن بالتبجيل والتعظيم والفرح

ارادہ نیک کے اور خاصکر جب مقترن ہو یہ عمل ساتھ بزرگی اور تعظیم اور فرحت

والسرور بيوم مولد النبي العظيم يرجى أن يكون جزاؤه

اور خوشی کے بیچ دن پیدا ہونے بڑے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امید ہے کہ ہووی جزا کرنیوالے

من الله الكريم أن يدخله بفضله العميم جنات النعيم وكم

اللہ کریم سے یہ کر داخل کریگا اوسکو اپنی فضل عام سے بہشت میں اور بہ

زال أهل الإسلام يعتنون ويحتفلون بصنع مولد النبي

ہمیشہ سے مسلمان لوگ اہتمام اور محفل کرتے ہیں مولد نبی

عليه الصلوٰة والسلام ويعملون الماكولات النفيسة و
اوپر سلام و ... اور کرتے ہیں اچھے کھانے اور

يتصدقون بانواع الصدقات ويسرون بذلك غاية السرور
صدقہ دیتے ہیں طرح طرح کی خیراتیں اور نہایت خوشی کرتے ہیں ساتھ اسکے

ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة المولد الكريم
اور زیادہ کرتے ہیں نیکیاں اور بہتری حاصل کرتے ہیں مولد شریف کے پڑھنے سے

ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم فرحم الله
اور ظاہر ہوتا ہے اونپر مولود شریف کی برکتوں سے ہر طرح کا فضل عام پس رحم کرے اللہ

امرأ اتخذ ليالي شهر ذلك المولد المبارك وايامه اعيادا
اوس بندہ پر جو بنا دے مولود مبارک کے مہینہ کی راتوں اور دنوں کو ایام خوشی کے

ليكون اشد علة على من في قلبه مرض وعناد كما في
تاکہ ہو بڑی سخت مصیبت اوس پر جسکے دل میں بیماری اور دشمنی ہے جیسا کہ

المواهب اللدنية والحاصل ان ما يصنع من الامور في المولد
مواہب لدنیہ میں ہے اور حاصل یہ ہے کہ جو کام کئے جاتے ہیں مولد شریف میں

الشريف وقراءته بحضرة المسلمين وانفاق المبرات والقيام
اور پڑھنا اوسکا مسلمانوں کے سامنے اور خرچ کرنا نیکیوں میں اور کھڑا ہونا

عند ذكر ولادة الرسول الامين ورش ماء الورد وايقاد
نزدیک ذکر پیدا ہونے رسول امین کے اور چھڑکنا گلاب کا اور جلانا

البخور وتزيين المكان وقراءة شيء من القرآن والصلوٰة
لوبان کا اور مزین کرنا مکان کا اور پڑھنا کچھ قرآن سے اور درود پڑھنا

على النبي صلى الله عليه وسلم واظهار الفرح والسرور فلا
اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ظاہر کرنا فرحت اور خوشی کا پس کچھ

شبهة في انه بدعة حسنة مستحبة وفضيلة شريفة
شبہ نہیں اسبات میں کہ یہ عمل مجموعی بدعت نیک ثواب کا کام ہے اور فضیلت بڑی

مستحسنة اذ ليس كل بدعة حرام بل قد يكون
پسندیدہ ہے اسلئے کہ ہر بدعت حرام نہیں ہوتی ہے بلکہ کبھی

وواجبة كنصب الأدلة للرد على الفرق الضالة وتعلم النحو
اور واجب ہوتی ہے جیسے قائم کرنا دلیلوں کا واسطے رد کرنے گمراہ فرقوں کے اور سیکھنا علم نحو کا

وسائر العلوم المعينة على فهم الكتاب والسنة كما ينبغي و
اور جتنے علوم مددگار ہیں قرآن اور حدیث سمجھنے کی باخوبی اور بعضی بدعت مستحب ہوتی ہے

مندوبة كبناء الربط والمدارس ومباحة كالتوسع في المآكل و
جیسے بنانا مسافر خانوں کا اور مدرسوں کا اور بعضی بدعت مباح ہوتی ہیں جیسے کشادگی کرنا کھانے

المشارب اللذيذة والثياب كما في شرح المناوي على الجامع
پینے اور پوشاک میں جیسے شرح مناوی میں ہے جامع

الصغير عن تهذيب النووي فلا ينكرها الا مبتدع لا
صغیر پر تہذیب نووی سے پس نہیں انکار کریگا اسکا مگر بدعتی نہ

استماع لقوله بل على حاكم الاسلام ان يعزره و
سنی جاوے بات اوسکی بلکہ حاکم اسلام پر واجب ہے سزا دینا اوسکو اور

الله اعلم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم
الله خوب جانتا ہے اور درود ہووے الله کا ہمارے سردار محمد اور اونکی آل و اصحاب پر اور سلام

مواهیر علماء مدینہ منورہ

محمد امین	جعفر حسینی البرزنجی	عبد الجبار	جلال الدین بن سید	ابراهیم بن خیار	یوسف سید
السید محمد علی	عبد الله السید بن سید احمد	محمد بن احمد فالحی	علی عمراین	علی حریری	مصطفی سید
احمد سراج	حسن ادیب	ابو البرکات	عبد القادر مشاط	سالم سید	احمد الحبشی
محمد نور سلیمانی	عبد الرحیم البرعی	محمد عثمان کردی	قاسم	عبد العزیز هاشمی	یوسف سهرومی
محسن	مبارك ابن سعید	حامد	محمد هاشم ابن حسن	عبد الله ابن علی	عبد الرحمن صفوی

سوال

مکے شریف کے مفتیوں عالموں سے

مَا قَوْلُكُمْ دَامَ فَضْلُكُمْ فِيْ اَنَّ ذِكْرَ مَوْلِدِ

کیا فرماتے ہو ہمیشہ رہے اللہ تعالی بزرگی تمہاری بیچ اس امر کے کہ ذکر کرنا حال ولادت

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کھڑا ہونا نزدیک ذکر

وِلَادَتِهِ خَاصَّةً مَعَ تَعْيِيْنِ الْيَوْمِ وَتَزْيِيْنِ الْمَكَانِ

پیدائش حضرت کے خاصکر ساتھ معین کرنے دن اور مزین کرنے مکان کے

وَاسْتِعْمَالِ الطِّيْبِ وَقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ

اور استعمال خوشبو کے اور پڑھنا کسی سورت کا قرآن مجید سے

وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ لِلْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يَجُوْزُ وَيُثَابُ

اور کھانا کھلانا مسلمانوں کو خدا کے واسطے کیا درست ہے اور ثواب ملتا ہے

فَاعِلُهُ اَمْ لَا بَيِّنُوْا اَجَرَكُمُ اللهُ تَعَالٰى

اسکے کرنیوالے کو یا نہیں بیان کرو تم کو جزا دیگا اللہ تعالے

جواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْهَادِيْ اِلَى الصَّوَابِ رَبِّ زِدْنِيْ

سب تعریف ہے اللہ کو جو ہدایت کرنیوالا ہے طرف راستی کے اے رب زیادہ کر

عِلْمًا وَاهْدِنِيْ اِلَى الْجَوَابِ اِعْلَمْ اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ

علم میرا اور ہدایت کر مجکو جواب دینے کی جان تو کہ کرنا مولد

الشريف بهذه الكيفية المذكورة

شریف کا ساتھ اس کیفیت مذکورہ کے

مستحسن ومستحبة لان العلماء المتقدمين

متقدمین نے اسلئے کہ علماء کار ثواب ہے

قد استحسنه كما قال الامام ابو شامة شيخ

پسندیدہ جیسا فرمایا امام ابو شامہ شیخ

النووي في كتابه الباعث على انكار البدع و

نووی کے استاد نے اپنی کتاب باعث میں جو شامل ہے اوپر انکار بدعتوں اور

الحوادث وكالامام ابن الحجر في كتابه الفتح المبين

حوادث کے اور فرمایا امام ابن حجر کی نے اپنی کتاب فتح المبین

من احسن ما يفعل في مولد النبي صلى الله عليه

میں کہ بہت اچھا ہے وہ جو کیا جاتا ہے بیچ مولد نبی صلی اللہ علیہ

وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزينة و

وسلم کے جیسے صدقات اور نیکی اور ظاہر کرنا زینت اور

السرور فهذا كله مشعر بمحبة النبي صلى الله

خوشی کا پس یہ سب نشان بتانے والی ہیں محبت اور تعظیم

عليه وسلم وتعظيمه وجلالته في قلب فاعل

اور بزرگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ دل کرنے والے

ذلك وفيه ايضا اظهار الشكر على ما من به

مولد شریف کے اور بھی اس میں ظاہر کرنا شکر کا ہے اوپر اس نعمت پر جو احسان کیا

من ايجاد رسوله الذي هو رحمة للعالمين وهو

ساتھ پیدا کرنے اپنے رسول کے وہ رسول جو رحمت ہے واسطے عالم کے اور وہ

امان في ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية

یعنی مولد شریف کرنا موجب امن وامان کی اس برس بھر تک اور مراد ملنے کی جلد خوشخبری ہے

والمرام وقال علامة البرزنجي في عقد جواهر قد

اور مقصد حاصل ہونے کی اور کہا علامہ جعفر برزنجی نے عقد جواہر میں بہت پسند کیا

الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهِ الشَّرِيْفِ اَئِمَّةٌ ذُوْ

اماموں صاحب — حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے — ذکر پیدا ہونے — کے ہونیوالے

رِوَايَةٍ وَّدِرَايَةٍ فَطُوْبٰى لِمَنْ كَانَ تَعْظِيْمُهُ صَلَّى اللّٰهُ

روایت — پس خوشی ہو جیو واسطے اوس شخص کے کہ ہو تعظیم حضرت صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةَ مَرَامِهِ وَمَرْمَاهُ فَالْمُنْكِرُ

وسلم کی — غایت مرام اوسکا — پس انکار کرنیوالا

لِهٰذَا مُبْتَدِعٌ بِدْعَةً سَيِّئَةً مَّذْمُوْمَةً لِإِنْكَارِهِ

اسکا بدعتی ہی مرتکب بدعت بری کا — اسلیے کہ اوسنے انکار کیا

عَلٰى شَيْءٍ حَسَنٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْمُسْلِمِيْنَ كَمَا

ایسی چیز کا جو نیک ہے — نزدیک اللہ کے — اور مسلمانوں کے — جیسا کہ

جَاءَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَاٰهُ

آیا — بیچ حدیث ابن مسعود کے — کہ فرمایا جس چیز کو دیکھا

الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَالْمُرَادُ

مسلمانوں نے — نیک — پس وہ چیز نزدیک اللہ کے بھی اچھی اور نیک ہے — اور مراد

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ هٰهُنَا الَّذِيْنَ كَمَّلُوا الْاِسْلَامَ

مسلمانوں سی اس جگہہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کامل کیا — دین کو

كَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ وَعُلَمَاءِ الْعَرَبِ وَ

مانند علماء — باعمل کے — اور علماء — عرب — اور

الْمِصْرِ وَالشَّامِ وَالرُّوْمِ وَالْاَنْدَلُسِ كُلُّهُمْ

مصر — اور شام — اور روم — اور اندلس — سب نے

رَاَوْهُ حَسَنًا مِّنْ زَمَانِ السَّلَفِ اِلَى الْاٰنَ فَصَارَ

دیکھا اوسکو — نیک — زمانہ قدیم سے — آج تک — پس ہو گیا

الْاِجْمَاعُ وَالْاَمْرُ الَّذِيْ ثَبَتَ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ فَهُوَ حَقٌّ

اجماع — اور جو کام ثابت ہوا — اجماع امت سے پس وہ حق ہے

لَيْسَ بِضَلَالٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْتَمِعُ

گمراہی نہیں — فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں جمع ہوگی

امتی علی ضلالۃ فعلی حاکم الشریعۃ تعزیر منکرہ واللہ اعلم

(ایک ... امتی اوپر گمراہی کے پس شرع کے حاکم پر واجب ہے سزا دینا اس کے منکر کو اور اللہ خوب جانتا ہے)

١٢٣٩ عبدالرحمن سراج توفیقی	احمد دحلان	حسن	محمد شرق	عبدالرحمن جمال	حسن طیب
مفتی حنفی	مفتی شافعی	مفتی حنبلی	مفتی مالکی	حنفی	حنفی
سلیمان عیسی	عبدالقادر خوکیر	ابراہیم الفتن	محمد جاداللہ	احمد داغستانی	عبدالقادر شمس
حنفی	حنفی	حنفی	حنفی	حنفی	حنفی
عبدالرحمن افندی	احمد ابوالخیر	عبدالقادر سنبجی [?]	محمد سعید	عبدالمطلب	احمد کمال
حنفی	حنفی	حنفی	حنفی	حنفی	حنفی
محمد سعید الادیب	علی جودہ	عبداللہ سعید کوشک	حسن عرب	ابراہیم نوموسی	احمد امین
حنفی	حنفی	حنفی	حنفی	حنفی	حنفی
شیخ فردوس	عبدالرحمن عجیمی	عبداللہ مشاط	عبداللہ قماشی	محمد بابصیل	محمد سیونی
حنفی	حنفی	حنفی	حنفی	حنفی	حنفی
علی رہینی [?]	محمد صالح زواہی [?]	عبداللہ زواوی	محمد حبیب اللہ	احمد الضراوی [?]	سلیمان عقبہ
شافعی	شافعی	شافعی	شافعی	شافعی	شافعی
عمر سید شطی	عبدالحمید الداغستانی	مصطفیٰ عفیفی	منصور	منشاوی	محمد راضی [?]
شافعی	شافعی	شافعی	شافعی	شافعی	شافعی

سوال

جدے شریف کے عالموں مفتیوں سے

مَا قَوْلُكُمْ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ فِي أَنَّ ذِكْرَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا فرماتے ہو اللہ تم پر رحم کرے اس امر میں کہ ذکر کرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کا

وَالْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهِ مَعَ تَعْيِينِ الْيَوْمِ وَتَزْيِينِ الْمَكَانِ

اور کھڑا ہونا جب وے ذکر حضرت کے پیدا ہونیکا ساتھ تعین کرنے دن کے اور آراستہ کرنے مکان کے

وَاسْتِعْمَالَ الطِّيبِ وَقِرَاءَةَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِطْعَامَ الطَّعَامِ

اور استعمال کرنا خوشبو کا اور پڑھنا کسی سورت کا قرآن سے اور کھانا کھلانا

لِلْمُسْلِمِينَ وَإِظْهَارَ السُّرُورِ هَلْ يَجُوزُ ذٰلِكَ وَيُثَابُ فَاعِلُهُ

مسلمانوں کو اور ظاہر کرنا خوشی کا کیا یہ درست ہے اور ثواب ہوگا اسکو کرنیوالے کو

أَمْ لَا بَيِّنُوا **جواب** جَزَاكُمُ اللّٰهُ تَعَالَى

یا نہیں بیان کرو جزا دے تمکو اللہ تعالے

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِي لِسَدَادِ الْجَوَابِ اِعْلَمْ أَنَّ ذِكْرَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

یا اللہ توفیق دے مجکو مضبوط جواب کی جان تو کہ ذکر کرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدایش کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعْجِزَاتِهِ وَمَفَاخِرِهِ وَمَنَاقِبِهِ وَجَمِيعِ أَحْوَالِهِ وَالْحُضُورَ

اور انکے معجزوں اور بزرگیوں اور تعریفوں اور سب احوال کا اور حاضر ہونا

لِسَمَاعِهِ سُنَّةٌ لِأَنَّ حَسَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

اسکے سننے کو سنت ہے اسلیے کہ حسان رضی اللہ عنہ تعریفیں بیان کرتے تھے حضرت رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ وَالصَّحَابَةُ كَانُوا يَسْمَعُونَ

صلے اللہ علیہ وسلم کی کھڑے ہوکر منبر پر مسجد میں اور صحابہ سنا کرتے تھے

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو لَهُ لٰكِنَّ بِهٰذِهِ الصُّورَةِ

اور حضرت رسول خدا احسان کو دعا کرتے تھے لیکن ساتھ اس صورت

الْمَجْمُوعَةِ مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمَذْكُورَةِ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ مُسْتَحَبَّةٌ

مجموعی کے اشیاء مذکورہ سے ذکر مولد شریف کا بدعت حسنہ کا ثواب ہے

ثم ما ينكرها الا من في قلبه شعبة من شعب النفاق

پھر نہیں انکار کرتا اوس سے کوئی مگر جسکے دل میں ایک شاخ ہے نفاق کی شاخوں سے

والبغض له صلى الله عليه وسلم فكيف يسوغ له ذلك مع قوله

اور بغض ہے اوسکو رسول خدا سے کس طرح درست ہو اوسکو یہ انکار ساتھ قول

تعالى ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب والله

اللہ تعالیٰ کے اور جو کوئی ادب تعظیم کرے اللہ کے نشانیوں کی پس وہ پرہیزگاری دلوں کی ہے

علی بن احمد باصبرین	عباس بن جعفر بن صدیق	احمد عثمان	محمد صدقه	احمد بن محمد	احمد ابن محمد

نعم اصل ذكر مولد الشريف وسماعه سنة وبصورة المجموعية

ہاں اصل میں ذکر کرنا مولد شریف کا اور سننا اوسکا سنت ہے اور ساتھ صورت مجموعی کے

بدعة حسنة مستحبة مقبولة عند الله تعالى كما قال عبد

بدعت حسنہ ہے مستحب مقبول ہے خدا کے نزدیک جیسا کہ فرمایا عبد

الله بن مسعود ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن

اللہ بن مسعود نے کہ جس چیز کو نیک دیکھا مسلمانوں نے پس وہ خدا کے نزدیک بھی نیک ہے

والمسلمون من السلف الى الآن من اهل العلم والعرفان كلهم

اور مسلمانوں سلف سے اب تک جو اہل علم اور عرفان ہیں سب نے

رآوه حسنا بلا نقصان فلا ينكر ولا يمنع منه الا مانع

نیک دیکھا اوسکو بغیر نقصان کے پس انکار نہ کریگا اور نہ منع کریگا اوس سے مگر روکنے والا

احمد حلس	محمد سلیمان	فتاح حسین

الخير والاحسان فذلك عمل الشيطان

خیر اور نیکی کا اور یہ کام شیطان کا ہے

عمل المولد بجميع الاشياء المذكورة في السؤال مستحب دخل

کرنا مولد کا ساتھ تمام چیزوں کے جو مذکور ہیں سوال میں مستحب و درست ہے

ليس بضلال لقوله عليه السلام لا تجتمع امتي على ضلالة

گمراہی نہیں ہے بسبب فرمانے رسول خدا کے نہیں جمع ہوگی امت میری گمراہی پر

وامة النبي صلى الله عليه وسلم من العرب والمصر والشام و

اور امت رسول خدا کی عرب سے اور مصر سے اور شام اور

مواہیر علماء جدہ

مواہیر علماء جدہ

والروم والاندلس وجميع بلاد الاسلام مجتمعة و
اور روم اور اندلس اور تمام شہروں اسلام کے

متفقة على استحبابه واستحسانه | محمد صلی
اور مستحب اور مستحسن جاننے مولد شریف کے

سوال

حدیدہ سے شریف کے عالموں متعینوں سے

ما قولكم رحمكم الله في ان ذكر ولادة النبي صلى الله عليه
کیا فرماتے ہو اللہ تم پر رحم کرے اس مسئلہ میں کہ بیان حضرت رسول خدا کی پیدائش کا

وسلم والقيام عند ذكر ظهوره مع تعيين اليوم وترتيب
اور کھڑا ہونا آپ کے پیدا ہونے کے وقت ساتھ مقرر کرنے دن کے اور درست کرنے

المكان وايقاد الشموع واظهار السرور واطعام الطعام لله
مکان اور روشن کرنے لوبان کے اور ظاہر کرنا خوشی کا اور کھانا کھلانا اللہ کے واسطے

تعالى اجائز هذا ويحصل الثواب لفاعله ام لا بينوا اجركم
کیا یہ جائز ہے اور ثواب حاصل ہوتا ہے اوسکے کرنے والے کو یا نہیں بیان کرو اللہ تم کو جزا دے

الله تعالى — **جواب** — خير الجزاء
بہتر بدلہ

الحمد لله نعم قراءة المولد الشريف وسماعه وانضمام الاشياء المذكورة في السؤال
سب تعریف اللہ کو ہاں پڑھنا مولد شریف کا اور سننا اوسکا اور ملانا چیزوں مذکورہ کا

معه جائزة بل مستحبة يثاب فاعلها فقد الف في ذلك العلماء
ساتھ اوسکے جائز بلکہ مستحب ہے ثواب دیا جاتا ہے کرنیوالا اوسکا تحقیق تصنیفیں کیں اس کام میں عالموں نے

وحثوا على فعله فقالوا لا ينكرها الا مبتدع فعلى حاكم الشرع ان
اور رغبت دلائی اوسکے کرنے پر اور کہا کہ نہیں انکار کریگا اوسکا مگر بدعتی بس شرع کے حاکم پر واجب ہے

الفقير الى الله يحيى بن مكرم	محمد بن سالم هاشم	علي بن عبد الله	محمد بن ابراهيم حشيبري	محمد بن عبد الله	محمد بن داود بن عبد الرحمن

الحمد لله الوهاب صحيحة مقررة الاجتهاد الى ام جعل ولا منكر

[illegible] ماجت ہین ترو بار ... [illegible]

هذا الامر من حكم الله على قلبه وقد نص علماء السنة على ان

اسکا ... اسلیے اور البتہ ... اہل سنت کے عالمون نے کہا

هذا من المستحسن المثاب عليه ورد والرد الحسن على منكره

... کار ثواب ہے اور خوب طرح رد کیا اوسکے منکر کو اور اگر

لولا ضيق الوقت لزدنا من نصوصهم في تأليفهم

تنگی وقت ہوتا تو ضرور زیادہ کرتے ہم علما کی دلیلین جو اونکی کتابون مین ہین

ما يشفي الصدور ويشرح الصدورا

وہ جو دور کرین دلونکی بیماری اور کہولدین سینونکو

عبد الرحمن علي حضرمي	احمد بن محمد بن حنبل		علي بن ابراهيم الزبيدي	علي ...

نعم عمل المولد النبي صلى الله عليه وسلم بهذه الصورة

ہان عمل مولد نبی صاحب کا ساتہہ اس صورت

المجموعية مقبولة بلا ريب لان كثيرا من العلماء والصلحاء

مجموعی کے مقبول ہے بیشک اسلیے کہ بہت سے عالمون اور صالحون نے

رأوا النبي صلى الله عليه وسلم في المنام مسرورا بهذا

دیکہا حضرت کو خواب مین خوش ساتہہ اس عمل کے

فقيل يا رسول الله ما تقول فيه قال من فرح بنا فرحنا

پس عرض کیا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اس عمل کے حق مین فرمایا جسنے خوشی کی ہماری ہم بہت خوش ہوے

به كما هو المنقول في السيرة الشامية وغيرها من الكتب السير

اوس کی جیسا کہ منقول ہے سیرۃ شامی مین وغیرہ سیر کی کتابون مین

علی بن محمد ... [illegible]

اشتہار

یہہ فتوی ۱۷ جنوری ۱۸۷۸ع مطابق ۱۲ محرم ۱۲۹۵ ہجری مطبع ... دہلی میں اہتمام سے پیاری لال کے چھپا اور موافق ایکٹ نمبر ... ۱۸۶۷ع داخل رجسٹری سرکاری ہوگیا ہے اب کوئی صاحب بلا اجازت بندہ قصد چھاپنے کا نفرماوے فقط

العبد عبد الرحیم ساکن ... سوداگران

قیمت ۵/

ذکر الانبیاء عبادۃ و ذکر الصالحین کفارۃ

من تصانیف غواص بحر الفن الفلسفی و سباح بحر العلم الشرعی البارع الحکیم الاوحد

الغصن فی ذکر النبی ﷺ الی شہادۃ الحسین ؑ

مولانا قلندر علی الزبیری الاسدی حفظہ اللہ باللطف الابدی باہتمام [illegible] علی

مطبع ناصری واقع دہلی طبع شد

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحانك اللهم انت المغيث لمن وقع في الكرب والبلاء والملجأ للكل في السراء
پاکی تراست ای خدا و فریادرس برای آنکه ازو بیفتاد در سختی و محنت و جای پناه برای هر کس در خوشی

والضراء وافضل الصلوة واكمل التحيات على صفوة النفوس الزكيات وصفوة الذوات
و سختی و بزرگ تر درود و کامل تر تحیة بر گزیده نفوس پاکیزه و بهتر ذاتهای

القادسات خاتم الرسل الذي تحت لوائه الانبياء والشهداء وحامته الاقربين عترته
پاکیزه خاتم رسولان آنکه زیر نشان او انبیا و شهدا خواهند بود و نزدیکان قریب تر ایشان خویشان

الاطيبين الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون واصحابه
برگزیدگان صابرین با تمیز تبه وقتیکه رسد ایشان را مصیبت گویند تحقیق ما مر خدا را ایستیم و تحقیق ما بسوی او رجوع کنیم و یاران

الذين نزل فيهم ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون
آنچنانیکه نازل شد در حق ایشان مگوئید آن شخص را موتی که در راه خدا تعالی کشته بلکه ایشان زنده اند لاکن شما شعور ندارید

اما بعد فيقول اضعف عباد الله القوي ابو محمد قلندر علي پانی پتي مولدا ومحمدي معتقدا
اما بعد میگوید کمترین بندگان خدای توانا ابو محمد قلندر علی پانی پتی جای پیدایش و محمدی مذهب

ان ثلة من ابناء الزمان وفئة من اناس الاوان فكاهم الله عن عقل الطغيان ونجاهم
تحقیق گروه از ابنای زمان و گروه از مردمان وقت رهائی دهد آنها را خدا تعالی از رسن زیادتی و نجات دهد ایشان را

عن بحار العدوان وعرج بهم شنظوة العرفان وارقاهم طربال الايقان اثاروا قتام الخلاف
از بلاهای تجاوز و عروج دهاناد ایشان را بر سر کوه العرفان و بنا بناناد ایشان را بلندی یقین برانگیختند غبار خلاف

وهيجوا عصف الاعتساف قاموا بخصومة ولدادبلا نهوض ببيان وسلقوا بالسنة حداد

وبرانگیختند جور ایستادند بخصومت ونزاع بلا قیام بیان و زدند بزبانهای تیز

بلا قود برهان يوحون الى اوليائهم زخرف القول غرورا ويقذفون من كل جانب دحورا

بدون اندازه برهان وحی میکنند سوی دوستان خود قول دروغ را بفریب و انداخته میشوند از هر جانب [illegible]

بان ذكر مولد رسول الثقلين وشهادة سبط الحسين حرام يا معشر الطلاب الصادقين

باینطور که ذکر مولد رسول الثقلین وشهادت سبط او حسین حرام است ای گروه طالبین [illegible]

سلام عليكم لا نبتغي الجاهلين ان من المستحسن عند اهل التحقيق الماهرة ولا ذهان الصادقة

سلام بر شما نمی جوییم جاهلان را تحقیق [illegible] و از ذهن صاف [illegible]

ان الجحاجحة من العلماء العظام والقوافل من الفضلاء الكرام من اهل السنة والاكابر والافاخم

تحقیق گروههای از علمای بزرگان قافلهای از فضلای بزرگان از اهل سنت و بزرگان و بزرگان

من اهل الملة السمحة السهلة لم يلوثوا السنتهم بهذا الكلام الا من هو من سفلة الهدام

از صاحب [illegible] درست و آسان نه پیچیدند زبانان خود را باین کلام مگر اینکه از کمینه [illegible]

اما ذكر مولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقد استحبه جم غفير وجل كثير قال ابن الجزري

لیکن ذکر مولد نبی صلی الله علیه وآله وسلم مستحب است او را گروه انبیا و گروه بسیار گفت ابن جزری

واذا كان اهل الصليب اتخذوا ليلة مولد نبيهم عيدا اكبر فاهل الاسلام اولى بالتكريم واجدر

چونکه صلیبیان گرفتند شب مولد نبی خود را عید کلان پس اهل اسلام برای تکریم اولی و لایق اند

وأورد عليه انا مأمورون بمخالفة اهل الكتاب واجاب عنه المحقق المحدث ابن حجر بانه قد ثبت في الصحيحين

و اعتراض کرده شد براو که مأموریم بمخالفت اهل کتاب جواب داد از و محدث ابن حجر که در بخاری و مسلم ثابت است

من ان النبي صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا هو يوم

که نبی صلی الله علیه وآله وسلم بمدینه درآمد دریافت یهود را که روزه دارند در عاشورا پس پرسید از آنان گفتند

اغرق الله فيه فرعون ونجى موسى عليه السلام فنحن نصومه شكرا لله عز وجل فقال صلى الله عليه وسلم

است که غرق کرد خدا فرعون را درین و نجات داد موسی علیه السلام را پس ما بجهت شکر خدا روزه میداریم درین روز پس گفت نبی صلی الله علیه وسلم

انا احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه وقال لئن عشت لاصومن التاسع فيستفاد من هذا الحديث

من احق هستم از شما بموسی پس روزه داشت نبی در آن روز و حکم کرد برای روزه و گفت اگر زنده مانم روزه دارم نهم پس ظاهر است از حدیث

فعل الشكر لله تعالى على ما منّ به في يوم معين من اسداء نعمة او دفع نقمة ويعاد ذلك في نظير

بجای آوردن شکر خدای تعالی بر آنکه احسان کرده است او در روز معین از ابتدای نعمت یا دفع زحمت و باز میگرداند همین طور در

ذلك اليوم من كل سنة والشكر لله تعالى يحصل بانواع العبادة كالصلوة والصيام والتلاوة

روز معین در هر سال و شکر خدای تعالی را حاصل میشود بانواع عبادت مثل نماز و روزه و تلاوت قرآن

واى نعمة اعظم من نعمة بروز هذا النبي نبي الرحمة صلى الله عليه وسلم انتهى كلامه قال على القاري

و کدام نعمت بزرگتر است از نعمت ظهور این نبی رحمت صلی الله علیه وآله وسلم تمام شد کلام او گفت علی قاری

ان في قوله تعالى لقد جاءكم رسول من انفسكم اشعار بذلك وايماء الى تعظيم وقت مجيئه

بتحقیق در قول او تعالی هر آینه تحقیق آمد شما را نبی از نفسهای شما استعار است باین و ایما است سوی تعظیم وقت آمدن او

وعلى هذا ينبغي ان يقتصر فيه على ما يفهم الشكر لله تعالى واما ما يتبعه من السماع واللهو وغيرهما

و بنا برین لایق است که اختصار کرده شود در او بر آن چیزیکه مفهوم گردد شکر خدای تعالی را و آنکه ملحق شود او را از سماع و لهو و غیرهما

فينبغي ان يقال ما كان من ذلك مباحا بحيث يعين السرور بذلك اليوم فلا باس

پس لایق است اینکه گفته شود اگر آن چیز مباح است باینکه مدد نشاط باین یوم باشد پس مضائقه نیست

بالحاقه وما كان حراما او مكروها فيمنع قال اكبر معاصرينا عمرا وعلما مولانا سلامت الله الكانپوري

بالحاق او و اگر حرام و مکروه باشد ممنوع است گفت بزرگتر هم زمانها از جهت عمر و علم مولوی سلامت الله کانپوری

الذي تشرف بتلمذ الفاضل عبد العزيز الدهلوي وجنى رطب افاضاته وافاداته في كتابه المسمى باشباع

که مشرف شد بشاگردی فاضل عبد العزیز دهلوی و چید خرمای افاضات و افادات او در کتاب مسمی باشباع الکلام

الکلام و نیز مولانا شاه عبد العزیز قدس سره در جواب سائلی که استفسار از مجلس محرم و مرثیه خوانی
نموده افاده فرموده که در تمام سال دو مجلس در خانه فقیر منعقد میشود اول که مردم روز عاشورا
یا یکدو روز پیش ازین قریب چهارصد یا پانصد کس بلکه قریب هزار کس و زیاده ازان فراهم
می آیند و درود میخوانند بعد ازان که فقیر می آید و می نشیند و ذکر فضایل حسنین که در حدیث شریف
وارد شده در بیان می آید و آنچه در احادیث اخبار شهادت این بزرگان و تفصیل بعض حالات
و بد حالی قاتل ایشان وارد شده نیز بیان کرده می شود و درین ضمن بعض مرثیه ها از جن مردم
یعنی جن و پری که حضرت ام سلمه و دیگر صحابه شنیدند نیز مذکور کرده می شود و خوابهای

وحشی که حضرت ابن عباس و دیگر صحابه دیده اند دلالت بر فرط اندوه مزاج مبارک حضرت جناب
رسالت مآب میکنند مذکور می شود و بعد ازان ختم قرآن و پنج آیة خوانده بر ما حضر فاتحه
نموده می آید و درین بین اگر شخصی خوش الحان سلام میخواند یا مرثیه شروع نمود اگرچه حضار
مجلس و این فقیر را هم رقت و بکا لاحق می شود اینست قدر یکه بعمل می آید پس اگر این چیزها
نزد فقیر بهمین وضع که مذکور شد جایز نمی بود اقدام بر آن اصلا نمیکرد و باقی ماند مجلس مولود
شریف پس حالش اینست که بتاریخ دوازدهم شهر ربیع الاول همین که مردم موافق معمول
سابق فراهم شدند و در خواندن درود شریف مشغول گشتند و فقیر می آمد اول بعضی از
احادیث و فضایل آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم مذکور میشود بعد ازان ذکر ولادت باسعادت
و نبذی از حال رضاع و حلیه شریف و بعضی از آثار که درین اوان بظهور آمد بمعرض بیان می آید
پس بر ما حضر از طعام یا شیرینی فاتحه خوانده تقسیم آن بحاضرین مجلس میشود و علاوه زیارت
موی مبارک آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نیز معمول قدیم است انتهی کلام الفاضل عبد العزیز
الدهلوی قدس سره وقال صاحب رسالة الاشتباه ناقلا عن جده هو جد الفاضل

وگفت صاحب رسالهٔ اشتباه نقلا از جد خود که آن جد جد فاضل

عبد العزیز الدهلوی کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلة بالنبی صلی الله علیه وآله وسلم فلم یفتح لی فی سنة

عبد العزیز دهلویست که بودم می نمودم در ایام مولد طعام را بنا بر صله بنبی صلی الله علیه وسلم پس میسر نه آمد مرا در یکسال

من السنین شیء اصنع به طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمته بین الناس فرایته صلی الله

از سالها چیزی که طعام مولد کنم پس نیافتم مگر نخود جوشیده پس تقسیم کردم میان مردمان پس دیدم نبی صلی الله

علیه وآله وسلم وبین یدیه هذه الحمص انتهی + وقال الشیخ الاکمل المحقق عبد الحق الدهلوی قدس سره فی ما ثبت

علیه وآله وسلم را که پیش او این نخود بود و گفت شیخ اکمل محقق عبد الحق محدث دهلوی قدس سره در ما ثبت

بالسنة ان ثویبة ارضعت النبی صلی الله علیه وآله وسلم واعتقها ابو لهب حین بشرته بولادته صلی

بالسنة که ثویبه شیر نوشانید نبی صلی الله علیه وآله وسلم را و آزاد کرد او را ابو لهب وقتیکه بشارت داد ثویبه او را بولادت

الله علیه وآله وسلم وقد رای ابو لهب بعد موته فی النوم فقیل ما حالك قال فی النار الا انه خفف

نبی صلی الله علیه وآله وسلم و دیده شد ابو لهب در خواب بعد مردن و پرسیده شد از او حال او گفت در نارم مگر تخفیف کرده می شود از من

عليه كل ليلة اثنين ومصّ من بين اصبعيه هاتين ماءً وان ذلك باعتاقى لثويبة عند ما بشرتني

هر شب دوشنبه ومی نوشم از میان دو انگشتان خود آب واین تخفیف جهت عتاق من ثویبه را است که بشارت داد مرا

بولادة النبي صلى الله عليه وآله وسلم وبارضاعها له قال ابن الجزري فاذا كان هذا ابو لهب الكافر الذي نزل

بولادت نبی صلی الله علیه وآله وسلم وبجهت شیر دادن او نبی را گفت ابن جزری چون این ابو لهب کافر که قرآن بمذمت او

القرآن بذمه جوزي في النار بفرحه ليلة مولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم فما حال المسلم من امته يسر

نازل شد جزا داده شد در نار بخوشی نمودن شب ولادت نبی صلی الله علیه وآله وسلم پس چه حال آن مسلم است که خوشی میکند

بمولده ويبذل ما تصل اليه قدرته في محبته صلى الله عليه وآله وسلم لعمري انما كان جزاؤه من الله الكريم

بولادت او وصرف میکند چیزی که بدست قدرت او است در محبت صلی الله علیه وآله وسلم قسم بجان من که جزای او از خدای کریم این است

ان يدخله بفضله العميم جنات النعيم ولازال اهل الاسلام يعملون الولائم ويتصدقون في

که داخل کند او را بفضل عام خود در گلستان بهشت وهمیشه اهل اسلام ولیمه میکنند وصدقه میدهند در

لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم

شبهای مولد او انواع صدقات وظاهر میکنند ... میکنند در خوشی ... کوشش میکنند بخواندن مولد نبی کریم

ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك اعيادا ليكون

وظاهر میشود بر ایشان کل فضل عام پس رحم کند خدا آن مرد را که گرفت شبهای ماه تولد او را عید تا آنکه این

اشد علة على من في قلبه مرض وعناد انتهى كلامه الهادى الى السداد مع حذف بعض كلماته اقول

سخت علت باشد بر آنکه در دل او مرض وعناد است تمام شد کلام او راه نماینده سوی راست ... ترک بعض کلمات او گویم

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين رواه البخاري

که نبی صلی الله علیه وآله وسلم فرمود ایمان نمی آرد کسی از شما تا آنکه باشم محبوب تر نزد او از پدر او واز پسر او وتمام مردمان روایت کرد بخاری

ومسلم وقال من احب شيئا اكثر ذكره رواه الديلمي في مسند الفردوس وذكره الحافظ خاتم المحدثين

ومسلم ... هر آنکه دوست دارد کسی چیزی را اکثر ذکر او کند روایت کرد دیلمی در مسند فردوس وذکر کرد او را حافظ خاتم المحدثین

جلال الدين السيوطي قدس سره في الجامع الصغير فهو قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم وهذا ينعكس بعكس النقيض

جلال الدین سیوطی قدس سره در جامع صغیر پس این قول نبی صلی الله علیه وآله وسلم منعکس میشود بعکس نقیض

... من لم يكثر ذكر شيء لم يحبه فمن يمنع عن ذكر النبي لا يحبه اصلا بوجه من الوجوه فلم

... هر آنکه اکثر ذکر کسی چیزی نکند دوست ندارد او را ... منع کند از ذکر نبی دوست ندارد او را بهیچ وجه

فليدخل في قلبه مثقال ذرة من الايمان وقال الفاضل الحافظ ناصر الدين بن شمس الدين

پس نمود داخل شد در دل او مثل وزن ذره از ایمان و گفت فاضل حافظ ناصر الدین بن شمس الدین

الدمشقي في كتابه المسمى عودة الصادي في مولد الهادي وقد صح ان ابا لهب يخفف عنه عذاب النار

دمشقی در کتاب خود مسمی عودة الصادی فی مولد الهادی تحقیق صحیح شد که از ابی لهب تخفیف کرده شد عذاب جهنم

في مثل يوم الاثنين لاعتاقه ثويبة سرورا بميلاد النبي صلى الله عليه وآله وسلم فما الظن بالعبد الذي كان كل

در روز دوشنبه جهت آزاد کردن او ثویبه را بخوشی ولادت نبی صلی الله علیه وآله وسلم پس چه گمان است آن بنده که تمامی عمر خود

عمره باحمد مسرورا ومات موحدا وقال الفاضل ابن خلكان في كتابه وفيات الاعيان ان الحافظ

بمولد نبی خوشی نمود ... با ایمان مرد و گفت فاضل ابن خلکان در کتاب خود وفیات الاعیان ... حافظ

ابن الخطاب بن دحية كان من اعيان العلماء ومشاهير الفضلاء يعتني بمولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم فعمل

ابو الخطاب بن دحیه بود از بزرگان علماء و مشاهیر فضلاء کوشش مینمود بمولد نبی صلی الله علیه وآله وسلم

للملك مظفر الدين كتاب التنوير في مولد البشير النذير وقرأ عليه بنفسه فاجازه بالف دينار وقال الامام

پس تصنیف کرد برای پادشاه مظفر الدین کتاب تنویر در مولد بشیر نذیر و خواند برای او بذات خود پس صله داد پادشاه او بهزار دینار و گفت امام

الحافظ ابو الخير ابن الجزري من خواصه انه امان في ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام

حافظ ابو الخیر ابن جزری که از خواص مولد است که امان باشد در این سال و بشارت زود برسیدن مطلب و مراد

وقال ابو عبد الله بن ابي محمد النعمان يقول سمعت الشيخ ابا موسى الزرهوني يقول رايت النبي صلى الله عليه

و گفت ابو عبد الله بن ابی محمد النعمان که شنیدم شیخ ابا موسی زرهونی را که میگفت دیدم نبی صلی الله علیه وآله

وآله وسلم في النوم فذكرت له ما يقوله الفقهاء في عمل الولائم في المولد فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من

وسلم را در خواب پس ذکر کردم از آنکه فقهاء بحث طعام ولیمه در مولد میگویند پس فرمود نبی صلی الله علیه وآله وسلم

فرح بنا فرحنا به وقال الشيخ المحدث السيوطي ان اصل المولد الذي هو اجتماع الناس وقراءة ما تيسر من القرآن

آنشخص که خوشی نمود با خوش شدیم از او و گفت شیخ محدث سیوطی که اصل مولد این است که جمع شوند مردمان و بخوانند آنکه میسر شود از قرآن

ورواية الاخبار الواردة في مبداء امر النبي صلى الله عليه وآله وسلم وما وقع فيه من الآيات ثم يمد لهم

و روایاتیکه وارد شده در مبداء ولادت نبی صلی الله علیه وآله وسلم و آنکه واقع شده درو از برکات بگسترده شود

سماط يأكلونه وينصرفون من غير زيادة على ذلك عندي من البدع الحسنة التي يثاب

سفره که بخورند از و و متفرق شوند بلا زیادت بر این این امر نزد من از بدعات حسنه است که ثواب داده شود

عليها صاحبها لما فيه من تعظيم قدر النبي صلى الله عليه وآله وسلم واظهار الفرح والاستبشار بمولده
برآن صاحب او بجهة اینکه درین تعظیم قدر نبی صلی الله علیه وآله وسلم است واظهار خوشی و خوشی بمولد شریف
الشريف انتهى كلامه وقال بعض المنكرين الشهر الذي ولد فيه صلى الله عليه وآله وسلم وهو ربيع الاول
تمام شد کلام او وگفت بعض منکرین ماهی که تولد شد در او نبی صلی الله علیه وآله وسلم وآن ربیع اول است
هو بعينه الشهر الذي توفي فيه فليس السرور فيه اولى من الحزن فيه اجاب عنه خاتم المحدثين جلال
همین ماه بعینه است که وفات یافت در او پس خوشی درین ماه اولی از غم نیست جواب داد از و خاتم محدثین جلال الدین
السيوطي ان ولادته صلى الله عليه وآله وسلم اعظم النعم علينا ووفاته اعظم المصائب لنا والشريعة حثت على
سیوطی که ولادت نبی صلی الله علیه وآله وسلم از بزرگترین نعمتهاست برما و وفات او بزرگترین مصیبتهاست برما و شریعت حکم کرده
اظهار شكر النعم والصبر والسكون عند المصائب وقد امر الشرع بالعقيقة عند الولادة وهي اظهار الشكر والفرح
اظهار شکر نعمت و الصبر و سکون وقت مصیبت و حکم کرده شریعت بعقیقه وقت ولادت و هی اظهار شکر و خوشیست
بالمولود ولم يامر عند الموت بذبح ولا بغيره بل نهى عن النياحة والجزع فدلت قواعد الشرع على انه يحسن في
تولد فرزند و نه حکم کرد بذبح چیزی وقت موت بلکه منع کرد از نوحه و جزع پس هدایت کرد قواعد شرع براینکه نیک است در
الربيع الاول اظهار الفرح بولادته صلى الله عليه وآله وسلم دون اظهار الحزن فيه بوفاته انتهى كلامه
در ربیع اول اظهار خوشی بولادت نبی صلی الله علیه وآله وسلم نه اظهار غم در او بوفات او تمام شد کلام او
وقال ابن الجوزي في رسالة المولد الشريف لا يزال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر
وگفت ابن جوزی در رساله مولد شریف همیشه ساکنان مکه و مدینه و مصر و یمن و شام و تمام
بلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم ويفرحون بقدوم هلال ربيع الاول
شهرهای عرب از مشرق و مغرب محفل میکنند بمولد النبی صلی الله علیه وآله وسلم و خوشی بدیدن هلال ربیع اول
ويأتون بالسرور في هذه الايام ويبذلون على الناس بما كان عندهم من الضروب والاجناس و
و می آیند بخوشی درین ایام و صرف میکنند بر مردمان چیزیکه نزد ایشان است از نقد و اجناس
يهتمون اهتماما بليغا على السماع والقراءة لمولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم وينالون بذلك اجرا جزيلا
و کوشش میکنند کوشش بسیار بر شنیدن و خواندن مولد نبی صلی الله علیه وآله وسلم و میرسند باین اجر بزرگ
وفوزا عظيما ومما جرب عن ذلك انه يوجد في ذلك العام كثرة الخير والبركة مع السلامة والعافية
و مطلب بزرگ را و از مجربات است اینکه یافته میشود درین سال کثرت خیر و برکت مع سلامت و عافیت

وسعة الرزق وازدياد المال والاولاد ولا نفاد للامر والامان ببركة ذكر مولد النبي صلى الله

وسعت رزق وزيادتي مال واولاد واولاد وامن وامان به بركت ذكر مولد نبي صلى الله عليه وسلم

عليه وآله انتهى ملخصا قال المحقق السيوطي وقد ظهر لي تخريج المولد الشريف على اصل آخر وهو ما رواه

تمام شد ملخص گفت محقق سيوطي تحقيق ظاهر شد بمن اثبات مولد شريف بر اصل ديگر و آن اينست

البيهقي عن انس ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم عق عن نفسه بعد النبوة مع ان جده عبد المطلب عق عنه

كه روايت بيهقي از انس كه نبي صلى الله عليه وآله وسلم عقيقه كرد از نفس خود بعد نبوت با آنكه جد او عبد المطلب عقيقه از او

في سابع ولادته والعقيقة لا تعاد مرة ثانية فيحمل ذلك على هذا فعله عليه الصلوة اظهار للشكر

بهفتم روز ولادت او و عقيقه ار دگر عود كرده نمي شود پس اين فعل نبي عليه السلام محمول است بر اظهار شكر

على ايجاد الله تعالى اياه رحمة للعالمين فيستحب لنا ايضا اظهار شكر مولده بالاجتماع واطعام الطعام

با ايجاد خدا تعالى او را رحمت للعالمين پس مستحب است ما را نيز اظهار شكر مولد او با جماع و خورانيدن طعام

ونحو ذلك انتهى كلامه وكان في قلبي يختلج من ابتداء للمولد الشريف وجه نفس آخر ثم عثرت

و مانند اين تمام شد كلام او و در دل من مي خليد از ابتداي تحصيل براي مولد شريف وجه نفيس ديگر پس مطلع شدم

على بعض الاجلة من المعاصرين اسعد الله حاله قد تفطن به وهو ان رجلا قال لعمر بن الخطاب

بر سخن بعض بزرگان از معاصرين نيك كند خدا تعالى حال او تحقيق متنبه شده بود و آن اينست كه مردي بعمر بن خطاب

رضي الله تعالى عنه يا امير المؤمنين آية في كتابكم تقرؤنه لو علينا معشر اليهود نزلت لاتخذنا ذلك

رضي الله تعالى عنه گفت يا امير المؤمنين آيه ايست در كتاب شما كه مي خوانيد كاش بر گروه يهود نازل مي شد هر آئينه گرفتيم اين

اليوم عيدا قال اي آية قال اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا

روز را عيد حضرت عمر گفت كدام آيت است گفت امروز كامل كردم براي شما دين شما و تمام كردم بر شما نعمت خود و خوشنود شدم براي شما اسلام را

فقال عمر قد عرفنا ذلك اليوم والمكان الذي نزلت فيه على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وهو قائم بعرفة

پس گفت عمر شناختيم اين روز و مكانيرا كه نازل شد در او بر نبي صلى الله عليه وآله وسلم در حاليكه او قايم بود بعرفه

يوم الجمعة رواه البخاري وفي الخير الجاري شرح صحيح البخاري معنى قول عمر رضي الله عنه نحن قد اتخذنا ذلك

روز جمعه روايت كرد بخاري و در خير جاري شرح صحيح بخاري معنى قول عمر رضي الله عنه اينست تحقيق گرفتيم ما اين

اليوم عيدا وهكذا قال النووي فيستفاد منه جعل يوم السرور عيدا دائما فجعل يوم تولد نبينا

روز را عيد و نووي همچنين گفته پس ظاهر است از ين گردان روز خوشي را عيد دائمي پس گردانيدن روز تولد نبي ما

صلى الله عليه وآله وسلم عيد لا يخلو عن الاستحباب عند أولي الألباب وقال الشيخ أبو الخطاب

صلى الله عليه وآله وسلم خالى از استحباب نيست نزد دانايان وگفت شيخ ابو الخطاب

بن دحية في رسالته عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه كان يحدث ذات يوم في بيته وقائع ولادته

بن دحيه در رساله خود از ابن عباس رضى الله عنهما تحقيق آن حديث ميكرد روزى در خانه خود قصه ولادت نبى

صلى الله عليه وآله وسلم لقوم فيستبشرون ويحمدون الله ويصلون على النبي فإذا جاء النبي صلى الله عليه وآله

صلى الله عليه وآله وسلم پيش گروهى پس خوش ميشدند وحمد ميكردند خدا را ودرود ميگفتند بر نبى پس گاه آمد نبى صلى الله عليه وآله وسلم

قال حلت لكم شفاعتي وعن أبي الدرداء رضي الله عنه أنه مر مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلى بيت عامر

گفت واجب شد براى شما شفاعت من واز ابى درداء رضى الله عنه تحقيق آن گذشت همراه نبى صلى الله عليه وآله وسلم بخانه عامر

الأنصاري كان يعلم وقائع ولادته عليه السلام لأبنائه وعشيرته ويقول هذا اليوم هذا اليوم فقال

انصارى او تعليم ميكرد قصه ولادت او عليه السلام فرزندان وقبيله خود را وميگفت اين روز اين روز است پس گفت

عليه الصلاة والسلام إن الله فتح لك أبواب الرحمة والملائكة كلهم يستغفرون لك انتهى وقال

نبى عليه الصلوة والسلام تحقيق خدا گشاده است براى تو دروازه هاى رحمت وملائكه استغفار ميكنند براى تو تمام شد وگفت فاضل

المكرم مولانا عطاء رضا قدس سره من أجداد الكرام في شجرة الأنساب إن فاطمة بنت منذر بن زبير

بزرگ مولانا عطا رضا قدس سره از اجداد بزرگان ما در شجرۀ انساب كه فاطمه دختر منذر بن زبير

زوجت بهشام بن عروة بن زبير كانت من القانتات التائبات العابدات السائحات حجت

منكوحه هشام بن عروه بن زبير بود از پرهيزگاران توبه كنندگان عبادت كنندگان ... حج كرد

سبع مرات حفظت القرآن وأخذت أخبار النبي من أصحابه وتذكر أخبار ولادته صلى الله عليه وآله وسلم

هفت مرتبه وحفظ نمود قرآن را وگرفت احاديث نبى از اصحاب او وذكر ميكرد قصه ولادت نبى صلى الله عليه وآله وسلم

في بيتها وكانت تحدث عن جدتها أسماء بنت أبي بكر الصديق رضي الله عنهما وتقول قالت جدتي

در خانه خود وحديث ميكرد از جده خود اسماء بنت ابى بكر الصديق رضى الله عنهما وميگفت كه گفت جده من

أسماء سمعت هذا الحديث عن أم جدك صفية بنت عبد المطلب رضي الله عنها انتهى كلامه

اسماء شنيدم اين حديث را از مادر جد تو صفيه دختر عبد المطلب رضى الله عنها تمام شد كلام او

رفع الله مقامه وقال المحدث ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب فاطمة بنت منذر بن زبير

بلند كند خدا مقام او وگفت محدث ابن حجر عسقلانى در تقريب التهذيب فاطمه دختر منذر بن زبير

زوج هشام بن عروة بن زبير ثقة من الثالثة ثبت ان ذكر مولده الشريف كان في زمانه وزمان

زن هشام بن عروه بن زبير ثقه است از طبقهٔ ثالثه ثابت است که ذکر مولد شریف بود در زمان نبی علیه السلام و زمان

اصحابه والتابعين صلوات الله عليه ورضوانه عليهم اجمعين قال النبي صلى الله عليه وسلم خير القرون قرني

صحابه و تابعین صلوات الله برو و خوشنودی او بر ایشان همگی گفت نبی صلی الله علیه و آله وسلم بهتر قرون قرن من است

ثم الذين يلونهم نعم انعقاد المجالس واعطاء الولائم وبذل الاموال ونحوها في شهر ربيع الاول

پس آنانکه متصل شوند آنها آری انعقاد مجالس و دادن ولیمه و صرف مال و مانند آن در ماه ربیع الاول

لا يوجد في زمانه وزمان اصحابه والتابعين فغاية ما في الباب ان هذه الافعال من البدعات الحسنة

یافته نمیشود در زمان نبی و زمان صحابه و تابعین غایت ما فی الباب این افعال از بدعات حسنه اند

روى البيهقي باسناده عن الامام الشافعي قال المحدثات ضربان احدهما ما احدث مما يخالف كتابا او سنتا

روایت کرد بیهقی باسناد خود از امام شافعی گفت بدعات دو قسم اند اول آنکه احداث کرده شد مخالف قرآن و حدیث

او اثرا او اجماعا فهذه البدعة الضالة والثانية ما احدث من الخير لا خلاف فيه لواحد من هذا وهي محدثة

و فعل صحابه و اجماع این بدعت ضاله است و ثانی آنست که حادث شد از خیر خلاف نیست در و هیچ از ین ها و این بدعت

غير مذمومة وقد قال عمر رضي الله عنه في قيام شهر رمضان نعم البدعة هذه يعني انها محدثة لم تكن انتهى

ضاله نیست و گفت عمر رضی الله عنه در جماعت تراویح رمضان این بهتر بدعت است یعنی این نو پیدا است که نبود تمام شد

كلامه رحمه الله قال النووي قوله صلى الله عليه وآله وسلم كل بدعة ضلالة عام مخصوص البعض

کلام او رحمه الله گفت نووی قول نبی صلی الله علیه و آله وسلم کل بدعة ضلالة است عام مخصوص البعض است

وقال الاسلاف البحث والاخلاف المهرة البدعة واجبة كتعلم النحو والكلام والاصول ومحرمة كمذهب

وگفت اسلاف متبحرین و پیشینیان ماهرین بدعت واجبست چنانکه آموختن علم نحو و کلام و اصول و بدعت حرام است چنانکه مذهب

اهل البدع ومندوبة كاحداث الرباط والمدارس ومكروهة كزخرفة المساجد عند البعض ومباحة

ضاله و بدعت مستحب است چنانکه بنا کردن مسافر خانه و مدرسه و بدعت مکروه است چنانکه رنگ کردن مسجد نزد بعض و مباح است

كالمصافحة عقيب الصبح عند الشافعي والتوسع في لذائذ الاكل والمساكن وتعيين اليوم مستفاد من قوله

چنانکه مصافحه بعد نماز صبح نزد شافعی و فراخی در لذتهای خوردن و خانها و تعیین روز ظاهر است از قول نبی

صلى الله عليه وآله وسلم انا احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه ولانه اوصى بلالا بصوم يوم الاثنين

صلی الله علیه و آله وسلم من احقم بموسی از شما پس روزه داشت عاشورا را حکم کرد بروزهٔ آن و نیز او وصیت فرمود بلال را

وقال انه ولدت فيه انزل علي وفيه هاجرت وفيه اموت وفي الشمائل الترمذي عن الحسن بن

بروز دوشنبه و گفت [illegible] نازل شد بر من نبوت و درین روز هجرت کردم و درین روز میرم و در شمایل ترمذی از حسن بن

علي رضي الله عنهما قال سألت خالي هند بن ابي هالة وكان وصافا عن حلية النبي صلى الله عليه وآله وسلم

رضي الله عنهما گفت سوال کردم خال خود را هند بن ابی هاله را و بود وی وصاف از حلیه نبی صلی الله علیه وآله وسلم

وانا اشتهي ان يصف لي منها شيئا اتعلق به قال العالم الالهي مولانا رحيم بخش خانقاهي سلمه الله

و من خواهش میکردم اینکه بیان کند [illegible] از حلیه شریف چیزی که تعلق کنم بآن گفت عالم الهی مولانا رحیم بخش خانقاهی سلمه الله

للافاضة وللارشاد ان هذا الخبر يشير ويومي الى استحباب ذكر ولادته ايضا لانه من البين ان حسن بن

برای افاضه و ارشاد این حدیث اشاره و ایما میکند سوی استحباب ذکر ولادت او نیز چه ظاهر است که حسن بن

علي عليهما السلام كان وقت وفاة النبي صلى الله عليه وآله وسلم في السنة السابعة وكان ذا حدة وذكاء

علی علیهما السلام بود وقت وفات نبی صلی الله علیه وآله وسلم هفت ساله و بود صاحب [illegible] روشن و صاحب

القوة القدسية في الصباوة عالما بحلية النبي بالكلية لانه عليه الصلوة والسلام كان يحتضنه ويقبله وهو

قوت قدسیه در طفلی عالم بحلیه نبی بکلی چه او علیه الصلوة والسلام در کنار گرفت اورا و بوسه میداد اورا

ركب على عاتقه عليه الصلوة وعدة ائمة الحديث من الصحابة فسؤاله هند بن ابي هالة وصف النبي انما هو

و حضرت حسن سوار شد بر دوش مبارک او علیه الصلوة و شمرده اند ایشان حضرت امام حسن از صحابه پس سوال [illegible] از صفت نبی از هند بن ابی هاله

لسماع وصفه صلى الله عليه وآله وسلم فاستفاد منه ان اهل بيت النبوة والصحابة يحبون ذكر النبي عليه

شنیدن وصف نبی صلی الله علیه وآله وسلم است پس ظاهر شد ازین که اهل بیت نبوت و صحابه دوست میداشتند ذکر نبی علیه الصلوة

الصلوة وذكر ولادته ايضا من افاضل ذكره فافهم قال الحافظ المحدث الامام ابو زيد في رسالة

و ذکر ولادت او نیز از بهترین ذکر اوست گفت حافظ محدث امام ابو زید در رساله

المولد الشريف واستحسن العلماء القيام عند ذكر الولادة وقال العلماء الحنبلية القيام واجب عند ذكر

مولد شریف نیک پسندیده اند علما قیام نزد ذکر ولادت و گفت علمای حنبلیه قیام واجب است نزد ذکر

ولادة النبي صلى الله عليه وآله وسلم لما انه حضر روحانية صلى الله عليه وآله وسلم انتهى كلامه

ولادت نبی صلی الله علیه وآله وسلم چه حاضر میشود روحانیه او صلی الله علیه وآله وسلم تمام شد کلام

اقول حضور الارواح المقدسة بالابدان المثالية النورية النفسية في الآفاق والحس ذالك

گویم حضور ارواح پاکیزه بابدان مثالیه نوریه نفسیه در آفاق حس ممکن

الطبيعة الهيولانية فهما يتعاضد قواعد الحكماء الاشراقيين وضوابط العرفاء الايمانيين

طبیعت هیولانیه ازان جنس که قوت دهد اورا قواعد حکماء اشراقیین وضوابط عرفاء ایمانیین

صرح به كثير من العرفاء كعلاء الدولة السمناني ومحي الدين ابن العربي وعبد الرحمن الجامي والشيخ

تصریح کرد باو اکثر عرفاء مثل علاؤ الدوله سمنانی ومحی الدین ابن العربی وعبد الرحمن جامی وشیخ

السرهندي الملقب بالمجدد والشيخ المحدث عبد الحق الدهلوي قدس الله اسرارهم وافاض علينا انوارهم

سرهندی ملقب بمجدد الف ثانی وشیخ محدث عبد الحق دهلوی قدس الله اسرارهم وفیض دهد بر ما انوار ایشان

ولله در المحدث جلال الدين السيوطي حيث قال ان نبينا صلى الله عليه وآله وسلم وسائر الانبياء

وخدا برکت دهد محدث جلال الدین سیوطی را که گفت نبی ما صلی الله علیه وآله وسلم وتمامت انبیاء

عليهم السلام احياء ردت اليهم ارواحهم بعدما قبضوا واذن لهم في الخروج من قبورهم

علیهم السلام زنده اند رد کرده میشود بسوی ایشان ارواح ایشان بعد مردن واذن شود ایشان را بخروج از قبور

والتصرف في الملكوت العلوي والسفلي فنبينا صلى الله عليه وآله وسلم يتصرف ويسير بجسده وروحه حيث

وتصرف در عالم علوی وسفلی پس نبی ما صلی الله علیه وآله وسلم تصرف وسیر میکند ببدن وروح خود جاییکه

شاء في اقطار الارض وفي الملكوت وانه مغيب عن الابصار كما غيبت الملائكة فاذا اراد الله

میخواهد در اقطار زمین ودر ملائکه وآن غائب است از بینائی چنانکه غائب اند ملائکه پس وقتیکه رفع کند خدا حجاب یکی را

عمن اراد اكرامه برؤيته رآه على هيئته التي هو عليها لا مانع من ذلك ولا داعي الى التخصيص

از شخصے که خواهد بزرگی او بدیدنش نبی بیند آن شخص نبی را بر صورتیکه بود آن نبی بر آن وکسی چیزی از رؤیت مانع نیست ونیستی کسی خواند بتخصیص

برؤية المثال انتهى كلامه ملخصا من كتابه المسمى بمهمات المعارف اقول وقد روي في الكتب المعتبرة

بدیدن شبیه بمثال تمام شد کلام بتلخیص از کتاب او مسمی بمهمات المعارف گوئیم که مرویست در کتب معتبره

من الائمة ان عبد الله بن عروة بن الزبير وقاسم بن محمد بن ابي بكر الصديق ومحمد بن علي بن عبد الله

از پیشوایان که عبد الله بن عروه بن زبیر وقاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ومحمد بن علی بن عبد الله

بن جعفر الطيار رضي الله عنهم راوا النبي صلى الله عليه وآله وسلم في اليقظة تحت الخشبة التي صلب عليها

بن جعفر طیار رضی الله عنهم دیدند ایشان نبی صلی الله علیه وآله وسلم را در بیداری زیر چوبیکه بر دار کشیده شد بر او

زيد بن علي بن حسين رضي الله عنهم فلا يبعد ان يحضر هو صلى الله عليه وآله وسلم بروحانية

زید بن علی بن حسین رضی الله عنهم پس بعید نیست که حاضر شود او صلی الله علیه وآله وسلم بروحانیت خود

اسبعد ... الثاني الثوري فان قلت مجلس مولد النبي في بلدة واحدة في زمان واحد قد ينعقد

[illegible] اگر گوئی مجلس مولد نبی در یک بلده در یک زمان گاهی بسته میشود

في امكنة متعددة واما في زمان واحد في بلاد متعددة فغالب وحضور الشخص الواحد في زمان

[illegible] لیکن در یک زمان در بلاد مختلفه بیشتر است وحضور یک شخص در یک زمان بالجسد

واحد في امكنة متعددة محال قلنا ان حضور الشخص الواحد في زمان واحد في امكنة متعددة

در امکنه متعدده محال [illegible] گوئیم حضور یک شخص در یک زمان در امکنه متعدده ببدن

العنصري محال واما الحضور بالجسد المثالي في زمان واحد في امكنة متعددة جائز اذ النفس الناطقة

عنصری محال است لیکن حضور او ببدن مثالی در یک زمان در امکنه کثیره جائز است چه نفس ناطقه

القدسية تقدر على ان يحضر في زمان واحد في امكنة متعددة بابدان مثالية كما صرح به العارف الرباني

قادر است بر اینکه حاضر شود در یک زمان در امکنه کثیره ببدنهای مثالیه چنانکه تصریح کرد باو عارف ربانی

علاء الدولة السمناني وقد روي ان ابراهيم بن ادهم قدس سره كان يوم التروية بالبصرة وقد رئي بمكة

علاء الدوله سمنانی و مروی است که ابراهیم بن ادهم قدس سره یوم ترویه ببصره بود وحالانکه دیده شد بمکه

ايضا في هذا اليوم كذا في شرح المقاصد وغيره وبالجملة ان الاكابر للمتقدمين والاماثل المتأخرين

نیز در این یوم چنانکه در شرح مقاصد وغیره وحاصل کلام این است که بزرگان متقدمین وفضلای متاخرین

قالوا بجواز مجلس المولد ومن فضلاء هذا الزمان الذين يشار اليهم بالبنان كفضلاء فرنگی محل

قائل اند بجواز مجلس مولد واز فضلای این زمان که اشاره الیه بانگشتان اند مثل فضلای فرنگی محل

بآرائهم الثاقبة وافكارهم الصائبة طمس العقود في حوزة الكل ومن المحمودين بالالسنة و

که آرای روشن اوشان وفکرهای درست اوشان لبیست مشکل در احاطه کل [illegible] است واز محمودین بزبانها

المشهورين في الافواه مولانا سلامة الله ومولانا مفتي سعد الله سلمهما الله وابقاه والفاضل

واز مشهورین در دهنها مولانا سلامة الله ومولانا مفتی سعد الله سلمهما الله وابقاه وفاضل

الالمعي مولوي تراب علي واستاذ علماء العالمين مولانا مفتي صدر الدين الدهلوي قد حقق على

بزرگ مولوی تراب علی واستاد تمامی عالم مولانا مفتی صدر الدین دهلوی تحقیق آورده اند

هذا المطلب بكلمات محكمة معجزة وبعبارات متقنة مسجلة فاستقم فانه سبيل الهدى

مطلب کلمات محکمه عاجز کننده وعبارات محکم وشدید پس راست شو تحقیق این راه هدایت است

لاهل المعرفة والتقوى والسلام على من اتبع الهدى واما بيان ذكر شهادة الحسين عليه السلام

ن اهل معرفت وتقوى وسلام بر كسيكه پيروى هدايت كرد اما ذكر بيان شهادت امام حسين عليه السلام

فهكذا المانعون فدجاوا عليه بالحجج الداحضة التي برؤسها هاوية [illegible] على [illegible] وسموها لخاوية

[illegible] كنندگان آورده اند [illegible] [illegible] اما [illegible]

الاول انهم يقولون ان ذكر مولد النبي ص ان عقاد المجلس تشبه [illegible] بعض [illegible] لا نهم يجتمعون

اول اينكه ايشان ميگويند كه ذكر مولد نبى [illegible] مجلس [illegible] مجتمع ميشوند

ويستمعون ذكر مولده و في حادثة [illegible] اولا [illegible] من تشبه بقوم فهو منهم

[illegible] ذكر مولد [illegible]

من تشبه بقوم فهو منهم اقول ان [illegible] ان المراد [illegible]

[illegible]

والتلبس والالتباس عندهم من رفع عزة [illegible]

[illegible]

من تشبه بقوم فهو منهم ليس ان من [illegible] كان [illegible]

[illegible] از ايشان [illegible]

باهل الكتاب في اكل الخبز والحمص والارز والعنم والقمح [illegible] من سنته

اهل كتاب [illegible] در خوردن گندم ونخود وبرنج [illegible] اهل سنت [illegible]

والجماعة يتشبهون بالروافض والخوارج والنواصب في الصلوة سمت الكعبة [illegible] الى كونه

متشابه اند بروافض وخوارج ونواصب در نماز سمت كعبه [illegible] زانوه

رفع اليدين والجهر بالتسمية وغيرها والا لزم كون كل اهل السنة رافضيا وناصبيا

وبرداشتن هر دو دست وآواز بلند به بسم الله وغيرها والا لازم آيد بودن هر اهل سنت رافضى وناصبى

بل كونه مشركا ومن اهل الكتاب انما معناه من تشبه بقوم في الامر الذي هو عندنا مذموم وهو

بل بودنش مشرك واز اهل كتاب معنى حديث اين است شخصى كه تشبه نمايد بقوم در امرى كه او نزد ما مذموم باشد وآن از

من خواص هذا القوم فهو منهم ولا شك ان ذكر مولد النبي وذكر شهادة الحسين ليس عند اهل

از خواص اين قوم است [illegible] از ايشان است وشك نيست كه ذكر مولد النبى وذكر شهادت حسين عليه السلام نزد اهل سنت [illegible]

السنة والجماعة اذا لم يجمعوا بين حب العترة وحب الصحابة مذموماً انما المذموم الجزع و

سنت وجماعت ... در بیان دوستی اہل بیت ودوستی صحابہ زبون نیست زبون نزد ما فریاد وغل

الفزع ولطم الوجه وضرب الصدر وشق الجيوب وسب الصحابة رضي الله عنهم وتلك الامور من

شما پیره زدن بر روی وکوفتن سینه ودریدن پارچه ودشنام صحابه رضی الله عنهم است واین حرکات از

خواص الشيعة كما الاعراض عن ذكر الحسين والسرور على مصائبه من لوازم النواصب

خواص شیعه است چنانکه روگردانی از ذکر حسین علیه السلام وخوشی بر مصیبت او از لوازم نواصب است

فمن ذكر شهادة الحسين مع البدع المختصة بالروافض لا شك في كونه منهم ونحن نقول

پس شخصیکه ذکر کند شهادت حسین را مع بدعتها روافض بیشک آن شخص از انان است وما قائلیم که یست

بحمد الله واما ذكر شهادته بحسب الروايات المعتبرة في كتب اهل السنة محترزا عن البدع الرافضة

این ذکر لیکن ذکر شهادت او حسب روایات معتبره ومشتمله در کتب اهل سنت وخالی از بدعتهای روافض

فلا يوجد فيه التشبه بهم اصلا وهذا الذكر مستحب وليس معنى الحديث كما زعموا ويؤيد ما

پس دریں تشبه با انان نیست قطعا واین ذکر مستحب است ونیست معنی حدیث که گمان نموده اند ومؤید ما است

ما في الدر المختار ان التشبه باهل الكتاب لا يكره في كل شيء بل في المذموم وفيما يقصد به التشبه

انکه در در مختار است که تشبه باهل کتاب در هر چیز مکروه نیست در چیز زبون مکروه است یا در چیزیکه قصد تشبه با او کنند

وفي البحر الرائق اعلم ان التشبه باهل الكتاب لا يكره في كل شيء فانا ناكل ونشرب كما

ودر بحر الرائق است که تشبیه باهل کتاب در هر چیز مکروه نیست چه ما میخوریم ومی نوشیم چنانکه انان

يفعلون انما الحرام التشبه فيما كان مذموما وفيما يقصد به التشبه انتهى كلامه ولا

میکنند تشبه حرام در چیز است که او نزد ما زبون باشد یا در چیزیکه قصد تشبه با او کنند تمام شد کلام او

شك ان نفس ذكر شهادة الحسين والبكاء عليه ليس مذموما عند اهل السنة والجماعة كيف ونبينا

وشک نیست که نفس ذکر شهادت حسین وگریه بر او ممنوع نیست نزد اهل سنت وجماعت چه نبی ما

صلى الله عليه وآله وسلم وام المؤمنين ام سلمة وعصبة من الصحابة وفرقة من الجنة المؤمنين بكوا عليه

صلی الله علیه وآله وسلم ومادر مومنین ام سلمه وچند از صحابه وفرقه از جنیان که مومن بودند گریستند بر او

كما ستعرف انما المذموم عندهم الجزع والفزع وغيرهما من الامور الممنوعة المذكورة وايضا يمكن ان لا

چنانکه خواهی شناخت ممنوع نزد اهل سنت فریاد وشور وغیر آنها اند که مذکور شدند ونیز ممکن است که قصد نکنند

يقصد

بقصد المذاكر والسامع التشبه بالمخالفين فحيث يكون ذكره وسمعه والبكاء عليه مبغضا التبا

لنائى يحتجون بآرائهم السخيفة ويستطلقون الطرائق السخيفة بان منع امثال هذه التذكرة

العام وتخصيصه فهو ابعض الحزن والنياحة عار وتنعكس عن اظهار الفرح

هذا ان الاصول ان المطلق يطلق على اطلاقه ما لم يقيد فتحمل مطلق التذكرة بشئون حسب

حول زمانى يوم عاشوراء ايضا اذ لم يثبت ببرهان عقلى ولا بيان سمعى من الوحى والنبى عدم

جوازها فى ذلك اليوم مخصوصا ومن المسلمات فى مشاعر اصحاب الحكمة واذهان فحول الفلاسفة

ان الطبيعة المطلقة من حيث هى هى متساوية الآثار والامارات ومتشابهة الاحكام

والتسواد وما لم يمنع مانع قوى ولم يعق عائق حصين مثلا ان الطبيعة المطلقة الجنسية

كالحيوان مثلا بالنظر الى نفسها من حيث هى هى مع اسباب الله بل على كل من افرادها

النوعية والشخصية متساوية الآثار والاحكام فان الطبيعة الحيوانية يجوز فيها بالنظر

الى نفسها من حيث هى هى ان يكون بصيرة فى افرادها لكن التشخص النوعى العقربى مانع عن الصنا

وكذا الطبيعة النوعية المطلقة كالانسان مثلا مع قطع اللحاظ عن افرادها قابلة لصنعة الكتابة

لكن الشخص لعوامن كحالة مثلا اذ ولد من بطن امه بلا ايد مانع عن قبول تلك الصنعة

لكن شخص عادی چنانکه حالت شلا وقتیکه پیدا شود از شکم مادر خود بدون دست مانع است از قبول این صنعت

فتلك الشهادة الحسين ايضا طبيعة مطلقة انما متشخصاتها من لسان كذا وبمكان كذا

پس این شهادت حسین نیز طبیعت مطلقه است مشخصات او بودنش از زبان چنین و بمکان چنین

ونحوها فتشخصه المانع المستنبط من الشرع في حالة الصلوة بعد التحريم وفي حالة طواف الكعبة

مانند او و تشخص مانع او برآورده شده از شرع بودنش در حالت نماز بعد تحریم و در حالت طواف کعبه

وما يجانسها وكذا حتما او جزما وفي المزبلة ونادية الفجور استحسانا واحتياطا ويوم عاشوراء خاصة

و آنچه مانند اوست فرضا و یقینا و بودنش در جای پلید و مجلس بدکاران احتیاطا و در روز عاشورا خاصة

الا عن متشخصاتها المانعة لا شرعا ولا عقلا اما عقلا فظاهر واما شرعا فلانه لم ينقل الينا من الآيات

نیست از مشخصات مانع او نه شرعا و نه عقلا لاکن عقلا پس ظاهر است لکن شرعا پس منقول نشده است بما آیات

الالهية والاخبار النبوية ما يشعر على منعه في ذلك اليوم خصوصا وتفصيل الكلام في هذا

الالهیه و اخبار نبویه که مشعر باشند بر منع او در این روز مخصوص و تفصیل کلام درین

المقام مضل الافهام على ما علمني الله المنعام بسبيل الالهام ان التعيين يحتمل معنيين الاول

مقام مضل افهام اینست که علم مرا خدای تعالی بطریق الهام که احتمال تعیین بر دو معنی است اول اینکه

ان المجوز لشئ يقول او يذعن ان هذا الشئ الجائز انما كان جائزا في هذا الوقت المعين وهذا المكان

جایز دارنده چیزی گوید یا یقین کند که این چیز جایز جایز نیست مگر درین وقت معین و درین مکان

المخصوص هذا التعيين ان لم يكن من الشارع فمن التخيلات الفاسدة والتوهمات الكاذبة لانه انما

مخصوص و این تعیین اگر از شارع نیست پس از تخیلات فاسده و توهمات کاذبه است چه این را

اخترع من تلقاء نفسه فقط ولم يثبت من الشارع اصلا والثاني انه يقول او يذعن بان هذا الشئ الجائز

تراشیده است جایز دارنده از نفس خود فقط و هرگز از شارع ثابت نیست دوم اینکه گوید یا یقین کند که این چیز جایز

وان كان جائزا في جميع الازمنة والامكنة او اكثرها لكن له ذلك الوقت في هذا المكان بضرب من المناسبة

اگرچه جایز است در تمامی وقتها و مکانها یا اکثر او لکن او را این وقت و این مکان بسبب یک گونه مناسبت

اولى واظهر واحرى واجل وهذا التعيين مما لا باس به ولم يثبت من النبي منعه ومن الوحي نفيه والمجوز

اولی و بهتر است در این نوع تعیین هیچ قباحتی نیست و ثابت نیست از نبی منع او و از وحی نفی او و جایز دارنده

[illegible marginal glosses]

والمجوزون لذكر الشهادة الحسنين وذكر ولادة رسول الثقلين في المحرم والربيع الاول انما يقول

وجایز دارنده ذکر شهادت وذکر ولادت رسول الثقلین در محرم و ربیع اول قایل است

بالتعيين بالمعنى الثاني لا بالمعنى الاول بل الواعظون المجوزون لذكر الشهادة الحسنين يذكرونها

بتعیین بمعنی ثانی نه بمعنی اول بلکه واعظون جایز دارندگان ذکر شهادت حسنین ذکر میکنند او را

في غير المحرم ايضا كما سمعنا عنهم فاحفظ هذا الاصل الذي شريف فحواه وكريم معناه

در غیر محرم نیز چنانکه شنیدیم از ایشان ونگهدار این اصل را که شریف است مضمون او و بزرگ است محصل او

ليعصمك عن مواضع الخطل ومواقع الزلل فمنشأ العثرة من هذه الفئة معشر العلماء

که این نگهدارنده است ترا از جایهای خطا و از جایهای لغزش پس سبب لغزش ازین گروه کمی علم

وطفافة التحصيل والثالث استشهد في القول الغزالي انه قال في الاحياء ويحرم على الواعظ

وکوتاهی تحصیل است سیوم استشهاد کرده بقول غزالی که در احیا گفته حرام است بر واعظ

ذكر قتل الحسن والحسين وما جرى بين الصحابة من التشاجر والتخاصم فانه يهيج الى بغض الصحابة

ذکر قتل حسن و حسین و آنکه جاری شده میان صحابه از نزاع و جنگ چه این برانگیزد ببغض صحابه

والطعن فيهم اقول فيه بحث اما اولا فلان قوله فانه يهيج الى بغض الصحابة والطعن فيهم

و طعن در حق ایشان گویم درین بحث است اما اول اینکه قول او که این برانگیزد ببغض صحابه و طعن در حق ایشان

ان كان دليلا لقوله وما جرى بين الصحابة من التشاجر والتخاصم فمسلم لكن لا يلزم منه عدم جواز

اگر دلیل است قول او را و آنکه جاری شده میان صحابه از نزاع و جنگ پس مسلم است لیکن لازم نیست ازین عدم جواز

رواية قتل الحسنين عليهما السلام ولا يكون دليلا على عدم جوازها وان كان دليلا لجميع

روایت قتل حسنین علیهما السلام و دلیل نمیشود بر عدم جواز روایت و اگر دلیل است برای تمامی

ما سبق فممنوع اذ بين رواية قتل الحسنين وبغض الصحابة تلازم اصلا اذ لم يكن في مقابلة

که سابق مذکور است پس ممنوع است چه میان روایت قتل حسنین و بغض صحابه هرگز تلازم نیست چه نبود بمقابله

الحسنين احد من اصحاب الرسول كما اطبق عليه ارباب المنقول من الفحول والتشاجر والتخاصم بين

حسنین یکی از اصحاب رسول چنانکه اتفاق کردند برو تمامی علما منقول ونزاع وجنگ میان

الاصحاب الاجلة من البدريين واهل بيعة الرضوان انما كان في حرب الجمل فقط ولا يجوز التكلم

صحابه اجله که آن اهل بدر واهل بیعت الرضوان اند فقط در جنگ جمل بوده و جایز نیست تکلم

سهم عند اهل السنة والجماعة كثرهم الله تعالى انما وقع هذا الحرب من غير قصد من الفريقين قال

نزد اهل سنت و جماعت که بسیار کناد ایشان را خدا تعالی جز این نیست که این حرب بلا قصد فریقین واقع شده گفت

العلامة التفتازاني في شرح المقاصد والمحققون من اصحابنا على ان حرب جمل كان فلتة من غير قصد

علامه تفتازانی در شرح مقاصد اهل تحقیق از اهل سنت بر اینند که جنگ جمل ناگهان بلا قصد فریقین

من الفريقين وقتال عثمان رضي الله عنه صار فرقتين واختلطوا بالعسكرين واقاموا الحرب خوفا

واقع شده و قاتلان حضرت عثمان رضی الله عنه دو فرقه شدند و آمیختند بهر دو لشکر و قایم کردند جنگ را بجهت خوف

من القصاص وقصد عائشة رضي الله عنها لم يكن الا اصلاح الطائفتين وتسكين الفتنة فوقعت

قصاص و قصد حضرت عائشه رضی الله عنها نبود مگر باصلاح هر دو طائفه و تسکین فتنه [illegible]

في الحرب انتهى كلامه رح ثم ذكر روايات قتل الحسين تستوجب النفرة والكدورة عن يزيد ولا يمكن الان

[illegible] در جنگ [illegible] روایات قتل حسین موجب نفرت و کدورت است از یزید [illegible]

هذه المنقبة في يزيد اما ثانيا فلان ذكر روايات قتل الحسين على لسان المرء الفاضل من اهل

[illegible] ذکر روایات قتل حسین بر زبان مرد فاضل اهل سنت و جماعت

السنة والجماعة ثالثا لم يكن [illegible] الروايات المسطورة في كتبهم المعتبرة فيجب ذكر روايات قتل الحسين في الكتب يكون اولا

[illegible] روایات مرقومه در کتب معتبره ایشان پس نوشتن ذکر روایات حسین در کتب اولا

حراما ثم ذكرها في الوعظ يكون حراما ثانيا مع ان القدماء المحققين للعبرة كتبوا في كتبهم تلك

حرام خواهد شد [illegible] حرام باشد [illegible] با آنکه قدمای اهل تحقیق و اهل اعتبار نوشتند در کتب خود این

الروايات فلو كان ذكر هذه الروايات حراما ما كتبوا البتة ورفع التالي يستلزم رفع المقدم فقول

روایات را اگر ذکر این روایات حرام بود [illegible] در کتب خود هرگز ننوشتندی و رفع تالی مستلزم است رفع مقدم را

الغزالي ليس بحجة والتمسك عند المرء الكيس واما ثالثا فلان هذا الاستشهاد بكلام الغزالي

پس قول غزالی [illegible] نیست نزد مرد دانا سیوم اینکه این استشهاد بکلام غزالی این

المانعين لا ينبغي لان هذا الغزالي قد قال بجواز السماع والغناء وقال بجواز الرقص في يوم العيد مع ان

مانعین را سزاوار نیست چه این غزالی قائل است بجواز سماع و غنا و قائل است بجواز رقص در روز عید با آنکه

هولاء المانعين لم يتلقوا بالقبول هذا القول واما الرابع استشهد بعبارة الصواعق المحرقة وقال

این مانعین [illegible] نکردند این قول را بقبول چهارم استشهاد کردند بعبارت صواعق محرقه [illegible]

قال صاحب الصواعق المحرقة اعلم ان ما اصيب به الحسين في يوم عاشوراء انما هو الشهادة

گفت صاحب صواعق محرقه بدانکه تحقیق چیزی که رسید حسین را در روز عاشورا نیست آن مگر شهادت

الدالة على مزيد حظوته ورفعة درجته عند ربه ولحاقه بدرجات اهل البيت الطاهرين

دلالت کننده بر مزید تقرب او و بلندی درجه او نزد پروردگار او و لحوق شدن او بدرجات اهل البیت اطهار

فمن ذكر ذلك اليوم مصابه لا ينبغي ان لا يشتغل الا بالاسترجاع امتثالا للامر واحرازا

پس شخصیکه ذکر کند در این روز مصیبت حسین را لائق نیست که شغل کند مگر با انا لله و انا الیه راجعون [illegible]

لما رتبه الله تعالى عليه بقوله اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون ولا يشتغل

چیزی که مرتب کرده خدای تعالی بر او [illegible] این گفته که ایشان اند که بر ایشان درودها و رحمت است از پروردگار ایشان و ایشان هدایت یافتگان

ببدع الرافضة من الندب والنياحة والحزن اذ ليس ذلك من اخلاق المؤمنين والا لكان

و شغل نکند بدعتهای روافض از ناله و نوحه و غم [illegible] چه این نیست از عادات مومنین و الا [illegible]

يوم وفاة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اولى بذلك واحرى ولا ببدع النواصب المتعصبة على اهل البيت

روز وفات رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم اولی است بآن و شغل نکند به بدعتهای ناصبی [illegible] اهل البیت

او الجهال المقابلين الفاسد بالفاسد والبدعة بالبدعة والشر بالشر من اظهار غاية الفرح والسرور

یا بدعت جهال که مقابل اند فاسد را با فاسد و بدعت را با بدعت و شر را با شر [illegible] از اظهار نهایت خوشی و سرور

واتخاذه عيدا واظهار الزينة فيه كالاختضاب والاكتحال ولبس جديد الثياب انتهى كلامه

و عید گرفتن این روز را و اظهار زینت در آن مانند حنا [illegible] و پوشیدن جامه نو تمام شد کلام او

اقول انهم ان حاولوا بهذا الكلام منع بدع الروافض والنواصب في يوم عاشوراء كما ينادي

میگویم اگر اوشان قصد کرده اند باین کلام منع بدعت روافض و نواصب در روز عاشورا چنانکه ندا میکند

عليه كلامه باعلى نداء ولا يشتغل ببدع الرافضة او ببدع النواصب فمسلم لكن لا يلزم منه عدم

بر کلام او به بلند آواز و شغل نکند به بدعت روافض یا بدعت نواصب پس مسلم لکن لازم نمی شود از آن عدم

ذكر روايات قتل الحسين وان ارادوا به عدم ذكر روايات قتله في هذا اليوم فممنوع لان قوله

ذکر روایات قتل حسین و اگر قصد کرده اند باو عدم ذکر روایات قتل حسین در روز عاشورا پس ممنوع است به قول او

فمن ذكر ذلك اليوم مصابه يقرع الاسماع ويشنف الطباع ان ذكر مصائب الحسين في يوم

پس شخصیکه ذکر کند در این روز مصائب حسین را میکوبد گوشها را و شوریده طبیعت را که ذکر مصائب حسین در

يوم عاشورا جائز انما الممنوع بدع الروافض والنواصب فقط ولا يخفى ان قوله من الندب

روز عاشورا جایز است وممنوع نیست مگر بدعتهای روافض ونواصب فقط ومخفی نیست که قول او از ناله

والنياحة والحزن يدل صراحة على منع الحزن في يوم عاشورا عند ذكر مصائب الحسين عم

وزاری وجزع صراحتاً دلالت میکند بر منع غم در روز عاشورا وقت ذکر مصائب حسین علیه السلام

مع ان الحزن ليس من الاختياريات انما هو من الامور الاضطرارية والكيفيات النفسانية يلحق

با آنکه حزن از اختیاری نیست بلکه او از امور اضطراریه وکیفیات نفسانیه است که لاحق شود

القلب عند فوات الشئ المحبوب قال الحكماء اليونانيون والمتكلمون الايمانيون ان الحزن الم نفساني

دل را وقت فوت شئ محبوب حکمای یونان ومتکلمان اهل ایمان گویند که حزن غم ودرد نفسانی است

يعرض لفقد المحبوب وفوات المطلوب يندفع معه الروح الى داخل تدريجا والهم يندفع معه الروح

عارض شود وقت نیافتن محبوب وفوت مطلوب مندفع میشود با او روح سوی داخل آهسته آهسته وهم چیزی که منقبض میشود

الى الجهتين في وقت واحد فانه يوجد معه غضب وحزن هكذا في شرح المقاصد والمواقف

روح بدو جهت در یک وقت پس تحقیق او یافته میشود همراه غضب وحزن هردو همچنین است در شرح مقاصد ومواقف

وشرح حكمة العين والمباحث المشرقية فمن احب اهل بيت النبوة عليهم السلام يحزن لا محالة

وشرح حکمة العین ومباحث مشرقیه پس شخصیکه دوست دارد اهل بیت نبوت علیهم السلام را ضرور غمگین خواهد شد

عند ذكر مصائبهم ولذا قال الفاضل عبد العزيز الدهلوي قدس سره في كتابه المسمى

وقت ذکر مصیبت ایشان وهمین سبب فاضل عبد العزیز دهلوی قدس سره در کتاب خود

بسر الشهادتين بل يكفيه البكاء والحزن المستمر وتذكر تلك الوقائع الهائلة في امتداد يوم قيامة

سر الشهادتین گفته بلکه بسیار کافی است داشتن گریه وغم همیشگی ویاد کردن این مصیبتهای هولناک در امتداد تا روز قیامت

فانظر وقد حزن النبي صلى الله عليه واله وسلم على مصيبة الحسين عليه السلام لما روى ان جبرئيل عليه السلام

پس نظر کن وتحقیق غمگین شده است نبی صلی الله علیه وآله وسلم بر مصیبت حسین علیه السلام مرویست که جبرئیل علیه السلام

لما ارى النبي صلى الله عليه واله وسلم التربة التي يقتل الحسين عليها فقال النبي صلى الله عليه واله وسلم يا

وقتیکه نمود نبی صلی الله علیه وآله وسلم را خاک را که قتل کرده شود بر او حسین پس فرمود نبی صلی الله علیه وآله وسلم ای

عائشة والذي نفسي بيده انه ليحزنني والمسالكين مسالك السداد والمعارجين سماء الحب والوداد

عائشه قسم خدائیکه جان من بقدرت اوست حال حسین غمگین میکند مرا وسالکان راه رشد ومعراج کنندگان آسمان دوستی

حجج موشحة بالضوابط الشرع الالهي براهين مشيدة بقواعد الكلام النبوي مُلِئت سماء

حجتها است استوار کرده شده به ضوابط شرع الهی و برهان اند استوار کرده شده بقواعد کلام نبوی پر کرده شد آسمان

ونائتها حرسا شديدا ويسلك كل منها سبيلا سديدا الاول موقوف على تمهيد مقدمتين

ستوده آنها نگهبانی سخت و سیر هر یک از آنها براه راست حجت اول موقوفست بر تمهید دو مقدمه

الاولى من المنصرح لمن لقى السمع الى الكلام الالهي والنبوي ان الشهادة من ابلغ مراتب الرفيعة

اول اینکه ظاهر است مر آن شخص را که آویخت گوش را سوی کلام الهی و نبوی که شهادت از درجه های بلند

والمنازل المنيعة عند الله تعالى فهي من فضائل الجسيمة والحسنات الفخيمة الثانية ان حسين

واز مراتب بلند است نزد خدای تعالی پس شهادت از فضائل بزرگ واز نیکیهای بزرگست ثانی اینکه حسین

بن فاطمة الزهراء سلام الله عليها على ما اعتقده الجمهور من اهل السنة شهيد قطعا بلا اطراف الريبة

پسر فاطمه زهرا سلام الله علیها حسب اعتقاد گروه اهل سنت شهید است یقینا بلا دخل شبهه

كما ان الخطباء على المنابر يقرعون اسماع الاكابر والاصاغر بقولهم وعلى الامامين الهمامين السعيدين

چنانکه خطیبان بر منبرها میکوبند گوش مهتران و کهتران بقول خود که صلوة بر هر دو امام بزرگان و نیک بخت

الشهيدين سيدي شباب اهل الجنة ابي محمد الحسن وابي عبد الله الحسين فنقول قد دل الدليل

بشهیدان و سرداران جوانان اهل جنت ابی محمد حسن و ابی عبد الله حسین پس میگوییم که دلالت کرده [illegible]

في مسند الفردوس عن انس رضي الله عنه قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ذكر الانبياء عبادة وذكر

در مسند فردوس از انس رضی الله عنه فرمود نبی صلی الله علیه وسلم که [illegible] عبادت است و ذکر صلحا

الصالحين كفارة ومن البين ان العبادة والكفارة انما هو ذكر فضائلهم ومحاسن اخلاقهم وحسين

کفاره و ظاهر است که عبادت و کفاره نیست مگر فضائل و محاسن اخلاق ایشان [illegible] حسین

بن علي عليهما السلام شهيد فيكون من الصلحاء البتة اذ كل شهيد صالح ولا عكس كليا والشهادة

بن علی علیهما السلام شهید است پس از صلحا است یقینا چه کل شهید صالح است و نیست عکس کلی و شهادت

من الفضائل فذكر شهادته حسب الروايات المسطورة في كتب اهل السنة يكون كفارة فبعد القياس

از فضائل است پس ذکر شهادت حسین حسب روایات مرقومه در کتب اهل سنت کفاره است [illegible] بصورت قیاس

هكذا ان الحسين سبط نبينا صالح وكل صالح ذكر فضائله كفارة فالحسين سبط نبينا

منعقد میشود حسین سبط نبی ما صالح است و هر صالح ذکر فضائل او کفاره است پس حسین سبط نبی ما

ذكر فضائله كفارة وقد علمت ان شهادته ايضا من فضائله فيكون ذكر شهادته ايضا كفارة

ذکر فضائل او کفاره است ... که شهادت او نیز از فضائل اوست پس ذکر شهادت او نیز کفاره است

والذكر الذي هو كفارة للذنوب لا يكون حراما بل يكون ثوابا ولما تيقنت ان شهادته من

و ذکر که کفاره ذنوب است حرام نیست بلکه ثواب است و هرگاه که بیقین دانستی که شهادت او از

اعظم فضائله فمقول ان الحسين ذكر فضائله مكفر للذنوب ولا شيء من الذكر المكفر للذنوب

بحرام فلا شيء من ذكر فضائل الحسين بحرام ومن اعظم فضائله شهادته فذكر شهادته ايضا ليس بحرام فافهم

الثاني ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال ذكر علي عبادة هذا ما رواه الديلمي في مسند الفردوس

عن معاذ رضي الله عنه واورده خاتم المحدثين جلال الدين السيوطي في جامع الصغير ومن المعلوم ان خطابه

خطوة في بناء العلم تيسر له خلاق ما من نبيهة انما تعبدا ذكر محاسن اخلاق علي رضي الله عنه وشرائف ملكاته

من العبادة والشجاعة والسخاوة والتوكل والصبر والرضاء والقناعة وهكذا ذكر صبر الامام الهمام

الحسين عليه السلام في هذه الارزاء وكونه راضيا برضاء الله تعالى في تلك الطامة الكبرى لا يخلو عن شوب الحسن بل

يكون حسنا ويحرض السامعين للمؤمنين على تحصيل تلك الصفات المرضية والسجايا الكريمة وباعثا على

ازدياد ودهم ومودة التي كتب الله علينا قال قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة في القربى قال الامام الرازي

في التفسير الكبير في تفسير هذه الاية الشريفة وروي انه لما نزلت هذه الاية قيل يا رسول الله من قرابتك هؤلاء الذين

وجبت علينا مودتهم فقال علي وفاطمة وابناهما فثبت ان هؤلاء الاربعة اقارب النبي صلى الله عليه وسلم

واجب است بر ما دوستی ایشان پس فرمود علی و فاطمه و پسران ایشان پس ثابت شد که این چهار تن نزدیکان نبی صلی الله علیه وسلم

واذا ثبت هذا وجب ان يكونوا مخصوصين بمزيد التعظيم وقوله تعالى الا المودة في القربى فيه

و چون ثابت شد این واجب است که ایشان مخصوص بمزید تعظیم باشند و قول او تعالی مگر دوستی در نزدیکان

للصحابة لانه قال لهم السابقون السابقون اولئك المقربون فكل من كان مقربا عند الله دخل

در حق ایشان فرموده است سبقت کنندگان سبقت کنندگان ایشان مقربانند پس هر شخصیکه مقرب است نزد خدا داخل است

قوله الا المودة في القربى فهذه الآية تدل على وجوب حب عترة محمد واصحاب محمد صلى الله عليه وسلم

قول او تعالی مگر دوستی در نزدیکان پس این آیت دلالت میکند بر وجوب دوستی اهل بیت محمد و اصحاب محمد صلی الله علیه وآله وسلم

وهذا المنصب لا يسلم الا على قولنا اهل السنة والجماعة الذين جمعوا بين حب العترة والصحابة انتهى

و این منصب مسلم نیست مگر بر قول اهل سنت و جماعتیکه جمع کردند دوستی اهل بیت و صحابه را تمام شد کلام تفسیر

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من احبني واحب الحسن والحسين واباهما وامهما كان معي في الجنة

فرمود نبی صلی الله علیه وآله وسلم شخصیکه دوست داشت مرا و دوست داشت حسن و حسین را و پدر و مادر ایشان را روز قیامت همراه من

يوم القيمة وقال حسين مني وانا من حسين احب الله من احب حسينا وقال اثبتكم على الصراط اشد

خواهد شد و فرمود حسین از من است و من از حسین دوست دارد خدا کسیکه دوست داشت حسین را و فرمود ثابت ترین شما بر پل

كم حبا لاهل بيتي ولاصحابي رواه الديلمي وقال لكل شيء اساس واساس الاسلام حب اهل بيتي

مراد آنست که ... زیاده تر اهل بیت مرا و اصحاب مرا ... هر چیز را بنیاد است و بنیاد اسلام دوستی اهل بیت است

وقال المرء مع من احب وقال الله تعالى اذكر قصة هابيل المظلوم الشهيد وقابيل الظالم اللعين بقوله

و فرمود شخص همراه محبوب خود است و خدا تعالی ذکر کرد قصه هابیل مظلوم شهید و قابیل ظالم ... بقول خود

واتل عليهم نبأ ابني آدم بالحق لينتبه الانسان على ان العدل والصبر والرضا والتسليم

بخوان بر ایشان قصه هر دو پسر آدم براستی تا آگاه شود انسان بر آنکه عدل و صبر و رضا و تسلیم از خوشنودی

الحسد والحرص والحقد والبغي والظلم ونحوها من مسالك الشيطان وهكذا قصة صبر الحسين وظلم يزيد

حسد و حرص و کینه و ظلم و مثال اینها از عادات شیطان است و همچنین قصه صبر حسین و ظلم یزید

وقال الفاضل الميبذي في الفواتح ان قوله تعالى ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل

و فاضل میبذی در فواتح گفته که قول او تعالی هر آینه شخصیکه منتصر شد بعد ظلم ... ایشان را

اشارة الى واقعة شهادة حسين عليه السلام وقوله تعالى انما السبيل على الذين يظلمون الناس و

اشارت سوی قصه شهادت حسین علیه السلام و قول او تعالی نیست راه مگر بر آنان که ظلم میکنند مردمان را

يبغون في الارض بغير الحق اولئك لهم عذاب اليم اشارة الى يزيد الظالم الثالث في الاسلاف

و نابود میکنند در زمین بدون حق مر ایشان را عذاب دردناک است اشارت سوی یزید ظالم سیوم ایشان پیشینیان

الكرام والاخلاف لعظام من العلماء الاعلام بهم الاهتداء الى قدوة القوام ومن العترة والذل له عصام

بزرگان و پسینیان بزرگان از علمای اعلام که بایشان است راه یافتن سمت راه راستی و از عترت و لغزش پناه

كسبط ابن الجوزي والعلامة ذي النسبين والاعثم الكوفي والمحقق الطبري وعبد الرحمن الجامي والشيخ

مانند سبط ابن الجوزی و علامه ذو النسبین و اعثم کوفی و محقق طبری و عبد الرحمن جامی و شیخ

الاكمل عبد الحق الدهلوي والفاضل عبد العزيز الدهلوي وغيرهم من العلماء الاكابر والفضلاء المشاهير

اکمل عبد الحق دهلوی و فاضل عبد العزیز دهلوی وغیره از علمای اکابر و فضلای مشهورین

اصحاب الاحاديث والتفاسير نور الله مضجعهم وبرد الله مهجعهم زبروا في كتبهم هذه القصة

اصحاب احادیث و تفاسیر روشن کند خدا تعالی آرامگاه آنان و سرد کند خوابگاه آنان نوشتند در کتب خود این قصه

الهائلة وسطروا في صحفهم تلك الداهية ولو كان هذا الذكر ممنوعا لما اجترأوا على تحريره في

هائله و نوشتند در کتب خود این مصیبت را اگر این ذکر ممنوع بودی هرگز نمی‌کردند این علمای کرام جرأت بر تحریرش در

كتبهم اصلا بل جرى هذه القصة مجملا على لسان نبينا صلى الله عليه وآله وسلم بواسطة جبريل

کتب خود هرگز بلکه جاری شده است این قصه مجملا بر زبان نبی ما صلی الله علیه وآله وسلم بواسطه جبرئیل

عليه السلام وغيره من الملائكة ولله در الفاضل عبد العزيز الدهلوي الذي فاز البراعة وذهب بقدحه

علیه السلام وغیره ملائکه و خدا برکت دهد فاضل عبد العزیز دهلوی را که رسید بمرتبه بلند و رفت بنهایت اقصی

قد ابدى مسلك الهدى ونهى النفس عن الهوى حيث قال في رسالة المسماة بسر الشهادتين وخص السبط

تحقیق ظاهر کرد راه هدایت را و باز داشت نفس را از خواهش که گفت در رساله خود مسمی بسر الشهادتین و مختص شد حضرت امام

الاصغر بالقسم الثاني ولما كان مبنى امره على الشهرة والاعلان انزل اولا في الوحي على لسان جبرئيل

حسین بقسم ثانی و هرگاه که بود بنای امره بر شهرت و اظهار نازل شد اولا در وحی بر زبان حضرت جبرئیل

عليه السلام وغيره من الملائكة ثم تعيين المكان وتعيين الزمان وهو راس الستين ثم افتتح امره وعلى

علیه السلام وغیره ملائکه سپس تعیین مکان و تعیین وقت و آن شروع شصت [illegible] مشتهر شد امر او و ظاهر شد

لم ذکرہ علی لسان امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ فی سفرہ الی صفین ثم لما وقعت واقعة

زمانی که شده ذکر او بزبان امیر المومنین علی کرم الله وجهه در سفر او بسوی صفین پس هرگاه که واقع شد واقعه شهادت

الشهادة اشتهر امرها بانقلاب التربة دما وامطار الدم من السماء وهتف الهواتف بالمراثی

حسین مشتهر شد امر او بگردیدن خاک خون و باریدن خون از آسمان و آمدن آواز غیب به مرثیه‌ها

ونوح الجن وبکائهم وطواف السباع حافظات لجثته ودخول الحباب فی مناخر قاتلیه الی

و نوحه جن و گریه آنان و طواف درندگان جهت حفاظت جثه شریف او و درآمدن مارها در بینی قاتلان او بسوی اینها

غیر ذلک من اسباب الشهرة لیطلع الحاضرون والغائبون علی وقوعها بل بابقاء البکاء والحزن المستمر

و دیگر اسباب شهرت اند تا آنکه آگاه شوند حاضران و غائبان بر وقوع شهادت او بلکه ظهور این امور جهت باقی داشتن گریه

وتذکر تلک الوقائع الهائلة فی امته الی یوم القیمة انتهی کلامه رفع الله مقامه ومن البین ان قوله

و غم همیشگی و تذکره این واقعه‌ها هائله در امت او تا روز قیامت تمام شد کلام بلند کند خدای تعالی مقام او و ظاهر است که قول او

وتذکر تلک الوقائع الهائلة یجهر علی نزعة الاعلان ان تذکر تلک الوقائع الهائلة جاریا ومستمرا

و تذکره این واقعه‌ها هائله آواز بلند میکند بر منبر اظهار که تذکره این واقعه‌ها هائله جاریست و همیشه است

الی انقضاء الزمان ومن لم یصغ الیه فاذنا قلبه خطلا او ان من المستنیر لمن صرف برهة من الاوان و

تا انتهای زمان و شخصی که گوش ننهاد بسوی قول او پس هر دو گوش دل او آویخته اند و روشن است مر آن شخص که صرف کرده پاره از وقت وگذشته از

من عمره حینا من الاحیان فی اکتساب العلوم العربیة ان قول هذا الفاضل النحریر الحبر العزیز لیطلع

عمر او وقت از اوقات در کسب علوم عربیه که قول این فاضل زیرک عالم عزیز تا آنکه آگاه شوند

الحاضرون والغائبون علی وقوعها علة لقوله بانقلاب التربة دما وامطار الدم من السماء الخ وقوله

حاضران و غائبان بر وقوع شهادت او علت است قول او را بگردیدن خاک خون و باریدن خون از آسمان آه و قول او

بل بابقاء البکاء والحزن المستمر وتذکر تلک الوقائع فی امته الی یوم القیمة عطف علی قوله لیطلع

بلکه جهت باقی داشتن گریه و غم همیشگی و تذکره این واقعه‌ها در امت او تا روز قیامت عطف است بر قول او تا آنکه آگاه

الحاضرون والغائبون وکلمة بل للترقی فافهم فصار محصل کلامه رح ان اشتهار امر الشهادة

حاضران و غائبان و کلمه بلکه جهت ترقی پس محصل کلام او اینست که اشتهار امر شهادت

الحسین علیه السلام بانقلاب التربة دما وامطار الدم من السماء وهتف الهواتف بالمراثی ونوح الجن

حسین علیه السلام بگردیدن خاک خون و باریدن خون از آسمان و آمدن آواز غیب بمرثیه‌ها و نوحه جن

وبكاؤهم انما هو لاجل اطلاع الحاضر والغائب بل لاجل ابقاء البكاء والحزن المستمر في تذكر تلك الوقائع

وگریه ایشان نیست مگر جهت اطلاع حاضر وغائب بلکه جهت باقی داشتن گریه وغم همیشگی وتذکره این واقعهای

الهائلة في مسامعهم دائما وليت شعري ان المانع من ذكر هذه الواقعة انسلخ عن امة محمد

هائله در سامعه خود دائم وکاش که شعور من این است که مانع از تذکره این واقعه جدا شده است از امت محمد

صلى الله عليه وآله وسلم وانفلت عن ملة احمد السلطان وهم نوع جاحد وشخص ذو جهل لجوج

صلی الله علیه وآله وسلم وجدا شده است از ملت احمد بغلبه وهم گروه منکر وغلبه جهل سرکش

جامد وانظر ان قول هذا الفاضل راس العلماء كيف ينادي باعلى النداء على جواز الحزن

سنگ کننده وبنگر که قول این فاضل سر علمای چگونه آواز میکند بلند آواز بر جواز غم

والبكاء على مصائب حسين سيد الشهداء وانصف وقلبك خال عن الجحود للمراء اعلم ان عظماء

وگریه بر مصائب حسین سید شهدا وانصاف کن درحالیکه دل تو خالی است از ظلم ونزاع بسبب انکار بدان بزرگان

المانعين وكبراءهم ينفثون في اذن اتباعهم ونصراءهم ان الحسين بكونه مقتولا ظلما فقد فاز

المانعین وسرداران ایشان میدمند در گوش دوستان ویاران خود که حسین علیه السلام بجهت کشته شدن بظلم رسید بمرتبه شهادت

الشهادة وبلغ رتبة رفيعة عند الله فواقعة شهادته علة للسرور والفرح وانشراح البال لا للحزن

واین درجه بلند است نزد خدای تعالی پس واقعه شهادت او موجب خوشی وخوشی وکشایش خاطر است نه موجب غم

والبكاء وللملال فعلى سامع ذكر شهادته الفرح والسرور لا الحزن واسالة العيون ومن المجلي لمن

وگریه ورنج پس بر سامع ذکر شهادت او لازم است خوشی وخوشی نه غم وروان کردن اشکها وظاهر است مر آن شخص را

على عين قلبه برق التحصيل واكتحل طرفه بكحل العلم من ارباب التكميل ان هذا الكلام الذي يحس منه

که درخشید بر چشم دل او برق تحصیل وسرمه شد چشم او بسرمه علم از اصحاب تکمیل تحقیق این کلام که در یافت میکند از و

المشام رائحة الشحنة والغرام انما هو لكف العوام كالانعام عن مودة الامام الهمام ابن سيد الانام

مشام بوی عداوت وعذاب نیست این کلام مگر جهت باز داشتن عوام که مثل چارپایه اند از دوستی امام بزرگ پسر

لان نبينا صلى الله عليه وآله وسلم وغيره من الكرام قد لحق بهم الاحزان والالام بهذه الواقعة التي تقطع

چه نبی ما صلی الله علیه وآله وسلم وغیره بزرگان لاحق شده است بایشان غمها ورنجها باین واقعه که پاره میشود

بسماعها الكبود والوذام وبكوا عليها الارض والسماء والارام وفي الدر المنثور في تفسير قوله تعالى

از شنیدن آن جگرها ورودها وگریستند برو زمین وآسمان وآهوان ودر در منثور در تفسیر قول او تعالی

فما بكت عليهم السماء والارض روى ان السماء بكت على قتل حسين بن علي واخرج ابو نعيم عن

پس نگریست برآنها آسمان و زمین مرویست که گریست آسمان بر قتل حسین بن علی و بیرون آورده ابو نعیم از

اصبغ بن نباتة قال اتينا مع علي عليه السلام على موضع قبر الحسين فقال ههنا مناخ ركابهم وموضع

اصبغ بن نباته که گفت آمدیم همراه علی علیه السلام بر موضع قبر حسین پس فرمود که اینجای جای نشست شتران ایشان است

رحالهم ومهراق دمائهم فتية من آل محمد يقتلون بهذه العرصة تبكي عليهم السماء والارض واخرج

و جای اسباب ایشان و جای ریختن خون ایشان گروه از آل محمد مقتول شوند باین میدان گریه برآنها آسمان و زمین و بیرون آورد

البيهقي عن علي بن مسهر قال حدثتني جدتي قال كنت ايام قتل الحسين جارية شابة فكانت السماء اياما تبكي له

بیهقی از علی بن مسهر که گفت حدیث کرد جده من که بودم ایام قتل حسین دختر بالغه پس آسمان میگریست براو چند روز

واخرج الحاكم والبيهقي عن ام الفضل بنت الحارث قالت دخلت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما بالحسين

و بیرون آورد حاکم و بیهقی از ام الفضل دختر حارث گفت داخل شدم بر رسول الله صلی الله علیه وسلم روزی با حسین

فوضعته في حجره ثم حانت مني التفاتة فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تهريقان من الدموع فقال اتاني

پس نهادم او را در کنار مبارکش پس نزدیک شد از من زینگونه التفات پس ناگاه چشمان نبی صلی الله علیه وسلم میریختند اشکها پس فرمود که آمد

جبرئيل فاخبرني ان امتي تقتل ابني هذا وروي عن سلمى قالت دخلت على ام سلمة وهي تبكي قلت ما يبكيك

جبرئیل و خبر داد مرا که امت من قتل خواهد کرد این پسر مرا و مرویست از سلمی که گفت که داخل شدم بر ام سلمه که میگریست گفتم چه چیز میگریاند ترا

قالت رايت الآن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في المنام وعلى راسه ولحيته التراب وهو يبكي فقالت ما لك يا رسول الله

گفت دیدم در این وقت رسول صلی الله علیه وسلم را در خواب و بود بر سر و ریش او خاک و میگریست گفتم چه شد ترا یا رسول الله

قال شهدت قتل الحسين انفا وفي تاريخ الخلفاء لخاتم المحدثين جلال الدين السيوطي اخرج البيهقي في الدلائل عن ابن

فرمود حاضر شدم بقتل حسین در این وقت و در تاریخ خلفا خاتم محدثین جلال الدین سیوطی بیرون آورد بیهقی در دلایل از ابن

عباس رضي الله عنهما قال رايت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في نصف النهار اشعث اغبر وبيده قارورة فيها دم

عباس رضی الله عنهما گفت دیدم رسول الله صلی الله علیه وسلم را در نصف روز پریشان و غبار آلوده و بدست او شیشه پر از خون

فقلت بابي انت وامي يا رسول الله ما هذا قال دم الحسين واصحابه اعلم ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من راني

پس گفتم فدای مادر و پدر من بر تو ای رسول الله این چیست فرمود که خون حسین و یاران او است بدانکه رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود هر که دید مرا

في المنام فقد راى الحق وفي رواية من راني في المنام فقد راني ولا ينبغي للشيطان ان يتشبه بي رواه مسلم

در خواب پس بتحقیق حق را و در روایت دیگر هر که دید مرا در خواب پس بتحقیق دید مرا و قدرت نیست شیطان را که متشبه شود بمن روایت کرد مسلم

وفي رواية من رآني في المنام فسيراني في اليقظة او فكانما رآني في اليقظة لا يتمثل الشيطان بي واخرج

و در روایتی هر که دید مرا در خواب پس خواهد دید مرا در بیداری یا گویا که دید مرا در بیداری متمثل نمیشود شیطان بمن و بیرون آورد

ابو نعيم في الدلائل عن ام سلمة قالت سمعت الجن تبكي على الحسين وتنوح عليه واخرج عن حبيب بن ثابت قال

ابو نعیم در دلائل از ام سلمه که گفت شنیدم جن را که میگریست بر حسین و نوحه میکرد براو و بیرون آورد از حبیب بن ثابت که گفت

سمعت الجن تنوح على الحسين شعر مسح النبي جبينه فله بريق في الخدود ابواه في عليا قريش

شنیدم جن را که نوحه میکردند بر حسین مالید نبی پیشانی حسین را مر او راست درخشندگی در رخسارها مادر و پدر او مهتر رتبه اند در قریش

وجده خير الجدود واخرج ايضا عن بريدة بن جابر الحضرمي عن امه قالت سمعت الجن تنوح على الحسين بن علي

و جد او بهترین جدهاست و بیرون آورد از بریده پسر جابر حضرمی از مادر خود که گفت شنیدم جن را که نوحه میکردند بر حسین

وتقول شعر انعي حسينا هبلا لكن حسينا جبلا فان قلت لا شك في كون تلك الجنة النائحة من المؤمنين

میگفتند خبر مرگ میدهم حسین را که بود آن زیبا کوه اگر گوئی که شک نیست این جنه نوحه کنندگان مومن بودند

بل من الصحابة لقرب عهد النبي وطول اعمار الجنة مع النبي صلى الله عليه واله والنهي عن النوحة اخرج مسلم عن ابي مالك

بلکه صحابه بودند بسبب نزدیکی عهد نبی و درازی عمر جنیان با آنکه نبی علیه الصلوة والسلام منع فرمود از نوحه بیرون آورد مسلم از ابی مالک

الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اربع في امتي من امر الجاهلية لا يتركونهن الفخر في الاحساب والطعن

اشعری که گفت فرمود رسول الله صلی الله علیه وسلم چهار چیز است در امت من از رسم جاهلیت که ترک نمیکنند آنها را فخر در حسب و طعن

في الانساب والاستسقاء بالنجوم والنياحة واخرج الترمذي عن ابي موسى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم

در نسب و طلب بارش بنجوم و نوحه و بیرون آورد ترمذی از ابی موسی گفت شنیدم رسول صلی الله علیه وآله وسلم را

يقول ما من ميت يموت فيقوم باكيه فيقول واجبلاه واسيداه ونحو ذلك الا وكل الله به ملكين يلهزانه

که میفرمود که چون مرده میمیرد پس ایستاده میشود گریه کننده او و میگوید واه جبلاه و واسیداه و مانند این متعین کند خدا تعالی برو دو فرشته که میزنند اورا

ويقولان اهكذا كنت قلنا ان المحدث جلال الدين السيوطي قال في شرح البرزخ ان ابا رواحة رضي الله عنه

و میگویند آیا چنین بودی گوئیم محدث جلال الدین سیوطی در شرح برزخ گفته که ابو رواحه رضی الله عنه

حين استشهد كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول كان اولنا فصولا واخرنا قفولا وكان يصلي الصلوة لوقتها

چون شهید شد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم میفرمودند بود اول ما فصول و آخر ما قفول و نماز میگزارد بر وقت

والفصول الخروج الى القتال والقفول الرجوع عن الجهاد فدل الحديث على ان اصل الرثاء للميت جائز ليس بمكروه

و معنی فصول بیرون آمدن بجنگ و معنی قفول بازگشتن از جهاد پس دلالت کرد حدیث بر اینکه اصل مرثیه جائز است مکروه نیست

بل يستحب ولا افراط في مدح الميت حتى يمنع بما لا يكون فيه حرام يأثم به المادح ويعاقب به الميت انتهى كلامه

بلکه مستحب است و افراط در مدح میت که ستایش کرده شود بچیزیکه نباشد در او حرام است ستایش کننده گنهگار میشود و باو عقاب کرده میشود میت تمام شد کلام او

بعبارته فالمراد من الندبة المنهي عنها هو افراط المدح بما لا يكون في الميت واما المدح لما هو فيه وما كانت فيه فجائز

بعبارت او پس مراد از ندبه منع افراط ستایش است بچیزیکه نباشد در میت را لیکن ثنای او باوصافیکه بود در او جائز است

والجنة كانت تنوح على الحسين عليه السلام باوصاف ما كانت له او المراد منها ضرب الخدود ونحوه المنهي عنه قال النبي صلى الله

وجنه نوحه کردند بر حسین علیه السلام باوصافیکه بود مر او را یا مراد از نوحه طبانچه زدن بر روی باشد آن که منع است فرمود نبی

عليه وآله وسلم ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعى بدعوى الجاهلية رواه البخاري والمسلم وقال ليس منا من

صلى الله عليه وسلم نیست از ما آنکه طبانچه زند بروی خود و بدرد گریبانها را و دعوی کند بدعوی جاهلیت روایت کرد او را بخاری و مسلم و فرمود نیست از ما کسیکه بتراشد

سلق ومن حلق ومن خرق رواه ابوداود والنسائي فضرب الصدر ولطم الوجه والبكاء بالجهر البليغ بالتكلف في

و کسیکه سوگ گستره و کسیکه گریبان بدرد روایت کرد او را ابوداود و نسائی پس کوفتن سینه و طبانچه زدن بر روی و گریستن با آواز بلند بتکلف در

ماتم الحسين عليه السلام كما يفعله الشيعة حرام عندنا قطعاً لا نفس البكاء عليه عند ذكر مصائبه لان النبي عليه الصلوة والسلام

ماتم حسین علیه السلام چنانکه عادت شیعه است حرام است نزد ما یقیناً نه نفس گریه براو وقت ذکر مصائب او چه نبی علیه الصلوة

والصحابة بكوا على مصائبه وحزنوا على نوائبه فتنبه واوقظ عن سنة الغفلات وقم عن رقدة الضلالات ودع

وصحابه گریستند بر مصائب او و غمگین شدند بر بلاها او پس آگاه باش و هشیار شو از نوم غفلتها و برخیز از خواب گمراهی و بگذار

اودية الجهالات واخرج عن غياهب الارتياب الى تشرقات الهدايات بتلاوة الآيات البينات والاقوال الصحيحات

بسترهای جهالت را و بیرون شو از تاریکیهای شک بسوی روشنیهای هدایتها بخواندن آیات روشن و دلیلها ظاهر شد حق

الحق وطلع الصباح ونادى منادي الحق حي على الفلاح وسميت هذا الوجيز بنور العين في جواز ذكر مولد

و منوّر شد صبح و ندا کرد نداکننده حق بیایید برستگاری و نام نهادم این مختصر را به نور العین در جواز ذکر مولد

النبي وشهادة الحسين اللهم ارحمنا بهما في الدارين فقط

نبی و شهادة الحسين ای بار خدایا رحم کن بر ما باین هر دو بزرگواران در دو جهان

الحمد لله على من كفى والصلوة على من اصطفى که این تصنیف شریف بسعی مشکور و جهد موفور جناب فاضل عارف الٰهی
مولانا رحیم بخش صاحب خانقاهی و جامع کمالات ظاهری و باطنی منشی سعادت علی خان صاحب ولد بدار خان صاحب شاهجهان
پوری و خان سمو المکان رفیع الشان بهادر علیخان صاحب شاهجهان آبادی سلمهم الله بالنعم والآلاء وصانهم عن ایدی
عادی در مطبع ناصر واقع شاهجهان آباد با اهتمام و سعی میر ناصر علی لباس الطبع در آمد منوّر کرد

هذا التقريظ من المولى السيد حسن المكي الشافعي الحسيني الخلوتي الطريقة

بسم الله الرحمن الرحيم

الطال عمي في الهوى مضى الأجل — لا قول هذا في محكم أجل

يا سائلا عقلي وسائل أدمعي — أنا يا سلوت وأنت عني لم تسل

ظن العذول بأن قلبي قد سلا — كذب العذول لقلبه ما قد غفل

هي فتنة أم عين حاسد بنيه — أم ساحر بيني وبينك قد عمل

أنكرت مع رفقتي لعبير جناية — ما ضر في الالتفات لك للبدل

ما سرا وصلت صبابة قد وهي — صبرا حنانا من صدودك احتمل

يا دهر مهلا قد جرحت قلوبنا — رفقا بنا يا دهر حسبك ما حصل

شتت شمل سائل صبر فاضل — قد كان كهفا بيننا ضرب المثل

خربت خراب الهموم بكربلا — حتى أخذت حسينا البرج الحمل

سبط النبي وصاب ان ذكر مولد — النبي وشهادة الحسين لم تحل

قد اجاد بزبرهم وتحذيرهم — من هو للمعاني والمعقول حل

كشف الغوامض كلها الغراسة — حتى انسرت اقدامه العلم البطل

فلله علي رضي الاله لطف متنه — في كل علم طال في حسن العمل

ومنتماه الزبير وجدته — الصفية بنت عبد المطلب القرم الأجل

هي عمة الرسول سيد اصفيا — وابنها الزبير سيد من عدل

نقل في الاصلاب من كل سودد — من عروة لطهر ابيه المنتجل

حوى المعاني والمثاني كلها — وقد صار في الحكم عدم البدل

كم جاد للفقرا السيطا من يده — ويؤثر الضيف الطعام ونزل

سالت دائما بطول عمره — وقدره العلي من الله الأجل

ثم الصلوة على النبي مع آله — والآل والصحب والرسل الأول

نبوي صلعم	وقال الحسن المكي انشد قائلا الطال عمي في الهوى مضى الأجل	سنة ١٢٨١ هجري

بنور اليقين

هذا جواب صحيح بالارتياب مجيبه مقصود مثاب مشكور ومحموده في العقاب لانه اثبته من السنن والكتاب مسك بالله المعتصم لا بنا وعبد الوهاب مشتمل على الانتقام من جانب الحسين والاصحاب ... جزاه الله عن اسمه المجيب خير الجزا في يوم الحساب



هذا الكلام حق حقيق بالقبول

اقول ان هذا القائل قد اجاد بما اراد وسلك سبيل السداد واعرض عن التعصب والعناد

السيد ... ١٢٦١

ما في هذا الجواب الانيق عند من هو تحقيق فهو حقيق ... علي اكبر ... عفي عنه

اقول ان المولف صدق فيما قال ان ذكر مولد النبي ... وذكر شهادة الحسين ... المعتبرة من المباحات والوهابيون يريدون ان يطفؤا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون

كتبه ... سيد عبد الرحمن ... مفتي الشافعي ... المدينة

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

فقط منابع و بیچ کتاب لرا لی رسالہ تحفۃ الصالحین حرمت بیان شہادت سبطین کریمین اور حرمت ذکر

میلاد حضرت سید الثقلین کے بیان میں لکھا اور بعد اسکے اندونوں اور ابطال میں



مہر رسالہ الدافع للشر عن سبط النبی المختار معروف بہ سوط الصالحین علی الطالحین تالیف جامع معقول

و منقول کاشف دقائق فروع و اصول مولانا مولوی محمد کریم اللہ الحنفی الدہلوی

مطبع خاص محمدی میں مطبوع طبع تازہ ہوا

297 63
118 A4 61

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہے اوس خدا کو کہ جسنے انبیا کو دنیا مین [illegible] کے واسطے ارسال کیا اور ثنا ہے اوس مولا کو کہ جسنے
پیغمبرون کی تلقین سے اپنے بندون کو ایمان کی دولت سے مالا مال کیا اور درود نا محدود اوس نبی
محمود پر کہ جسکے احوال سننے سے تقویت دین کی ہوتی ہے اور اونکی آل اور اصحاب پر کہ اونکے حالات کے
دریافت کرنے سے زیادتی یقین کی ہوتی ہے اما بعد حمد و نعت کے عاصی پر معاصی امیدوار مغفرت
باری ناصر الدین قادری بخشے اللہ اوسکو اور اوسکے ماں باپ کو بھائی مسلمانون محبان رسول صلی اللہ
علیہ وسلم اور دوستداران آل بتول اور اصحاب رسول یعنی اہل سنت و جماعت اہل حق کی خدمت مین عرض
کرتا ہے کہ مطلع ہونا احوال برکت اشتمال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے موجب سعادت اور سبب برکت
ہے جیسا کہ حدیث مین وارد ہے تنزل الرحمة عند ذکر الصالحين یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے
پس وقت ذکر سید الانبیاء کے رحمت نسبت اولیاء اللہ کے زیادہ تر اور ترقی ہے فرمایا خدا نے تعالے نے
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
یعنی کہدو تم اے محمد اپنی امت سے یہ بات کہ اگر دوست رکھتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے کہنے
پر چلو کہ خدا تمہین دوست رکھے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بہت بخشنے والا ہے نہایت مہربان
[illegible] کہ پیغمبر صاحب کا اتباع اور طریق اقتدا بغیر مطلع ہونے حالات معجزہ آیات کے

1275

ممکن نہین لیکن مطلع ہونا آپکی حالات ولادت اور وفات اور معراج وغیرہ پر سبب ہے بہت سے کے مقبول
اور محبوب خدا ہونے کا اور باعث ہے گناہون کے بخشے جانے کا حیف صد حیف باوجود حصول اس حسنات
اور وصول ایسے خیرات کے ان دنون مین بعض بعض عالم نام لایعنی کلام کو یعنی امت عبدالوہاب
نجدی کو نسبت مولود شریف اور مولد منیف رسول مقبول کے اور شہادت فیض ہدایت
مقتولین حضرات حسنین کے بد اعتقادی پیدا ہوئی ہے اور صریح کہتے ہین کہ بیان کرنا
مولود نبی محمود کا اور شہادت حسنین مسعود کا حرام ہے چنانچہ ایک رسالہ اس فرقہ محاربہ نے
یعنی گروہ وہابیہ اتوحال گویان نے اردو زبان مین بیچ حرمت مولود شریف
سید الکونین رسول الثقلین کی چھپوایا ہے اور اوس رسالے پر مہر بعض مردونکی بعض عالمونکی
بعض بعض زندہ کی کرکے اوس رسالے کو کہاتی کر دیا یعنی ٹکٹے چنا شروع کیا بلا شک و شبہہ
توہین عالمان عامان کی عموماً اور اہانت اور تحقیر علماے حرمین شریفین کی خصوصاً اوس رسالے
سے صاف ظاہر ہے کہ اگلے علما کتابین مولود کی تصنیف کر گئے ہین اور علما حرمین شریفین کے
قدیم سے اب تک مولود پڑھتے آئے ہین کسی حنفی شافعی حنبلی مالکی مذہب نے اوسکو حرام تو کجا مکروہ
بھی نہین کہا بلکہ مجلس مولود کو اوسقدر رواج دیا کہ حاجت بیان کی نہین ہے کوئی طبقہ
طبقات زمین سے نہین کہ وہان مسلمان ہون اور مولود نہ پڑھا جاتا ہو غرض کہ رسالہ اس فرقہ
محدثہ کا بالکل پوچ اور خلاف احادیث اور اجماع کے ہے کس واسطے کہ حرمین شریفین اور اکثر
بلاد اسلام مین قدیم سے یہ عادت جاری ہے کہ ماہ ربیع الاول مین محفل میلاد شریف اور مجلس مولود
منیف قرار دیکر اکثر علما واہل اسلام کو مجتمع کرکے بیان مولود نبی مسعود کا کرتے ہین اور کثرت سے درود
پڑھتے ہین اور طعام بطور دعوت کے کہلاتے ہین یا شیرینی تقسیم کرتے ہین سو یہ امر موجب برکت
اور عظمت کا ہے اور سبب ہے ازدیاد محبت کا ساتھہ جناب منبع برکات سرور کائنات کے بارہوین
ربیع الاول کو مدینہ منورہ مین یہ محفل متبرک مسجد شریف مین ہوتی ہے اور مکہ معظمہ مین مکان ولادت
آنحضرت مین شاہ ولی اللہ پیران پیر مولوی اسمعیل کے ہین اپنی کتاب فیوض الحرمین مین ارقام فرماتے
ہین کہ مین حاضر ہوا اوس مجلس مین جو مکہ معظمہ مین مکان مولد شریف مین تھی بارہوین ربیع الاول
کو اور قصہ ولادت شریف اور خوارق عادات لطیف وقت ولادت منیف کا پڑھا جاتا تھا مین نے دیکھا

کہ یکبارگی کچھ افراد ومجالس سے بلند ہوئے ہین جنمین اون انوار مین تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار
تھے ملائکہ کے جو ایسی محفل متبرک مین حاضر ہوا کرتے ہین اور بھی انوار رحمت الٰہی کے اوترتے ہین اتھے
تو مسلمانون کو چاہیے کہ بمقتضاے محبت خاتم النبیین محبوب العالمین کے محفل مولود شریف کیا کرین اور
اوسمین شریک ہوا کرین کہ موجب ہدایت اور سبب سعادت کا ہے لہذا مرکز دائرہ علماے معقول ومرجع
فضلاے منقول عالم کتاب الله متبع سنت رسول الله مولانا مولوی محمد کریم الله صاحب دہلوی نے
ایک رسالہ بزبان فارسی بیچ رد رسالہ خیالہ وہابیہ اور جماعت ہوائیہ کے کمال زور وشور سے لکھا ہے مگر
بسبب عبارت فارسی کے فائدہ تام بعوام متصور نہین تھا اسواسطے اکثر احباب مخلصین واصحاب محبین نے
اس ہیچمدان سے فرمایا کہ ہم چاہتے ہین کہ تم ترجمہ اوسکا ایسا سلیس زبان مین کر دو کہ جیسے باشندہ دہلی
آپسمین گفتگو کرتے ہین اور ہمکلام ہوتے ہین تاکہ فائدہ رسالے کا عوام کو بھی ہووے اور ہدایت پاوین
اور محبت رسول مقبول کی حاصل کرین اس احقر العباد اصغر الافراد نے بسبب عدم مہارت ترجمہ
اوسکے بہت انکار کیا اور بموجب اس مصرع کے ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان نے بانواع انواع
معذرات بیان کیے مگر کوئی عذر پیش نچلا آخر الامر بحکم فرمان واجب الاذعان وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور بموجب
مقولہ سعدی شیرازی رحمۃ الله علیہ کے کہ آزردن دل دوستان جہل ست ترجمہ کرنے پر راضی ہوا اور رسالہ
مولاناے عالیقدر موصوف الصدر سے طلب کر کے ابتدا سے اختتام تک دیکھا فی الحقیقہ رسالہ عجیب
اور نسخہ غریب نظر پڑا اور کمال مدقق پایا اور رتبہ فضل وکمال مصنف باکمال کا اوس رسالے سے اسقدر ظاہر ہے
کہ تحریر اور تقریر سے باہر ہے آیہ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست حق ہے کہ علم دریاے
پر تحقیق وصلاح وتقوی ساری کا مجمع کہنا ہے شعر گر انچہ خود مرغ بودے فراخ • نماندے یک انجیر بر یک شاخ ہوئی اتو
آسکے دلائل محکم اور براہین مستحکم رسالہ مولانا موصوف الصدر کے دلیل ہین منکرین دلیل اور دعوے بے دلیل ہے
اب ترجمہ رسالہ فارسی کا بطریق اختصار اور بطور منتخب نمونہ از خروارے پاس خاطر چند احباب باصفا اور اصحاب باوفا کے
لکھتا ہون رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ جاننا چاہیے کہ بیچ اس ایام ضلالت نجام
کے بازار فرقہ محمدیہ کا بسبب افترا اور کذب کے بہت گرم ہے اور ایجاد کرنا حدیث کا ان پر ختم ہے ہاتھ
بدیانتی کا انکی زبان پر جاری ہے اور سند کلام الله اور حدیث رسول الله سے بیزاری ہے اور طرب طرفہ
انکی سند [illegible] ثملا ہے سے بھی واری ہے مگر قول خدا کہا نہ مانکی کا انکے دو پیمانہ کیا ہے ع [illegible]

تا بگر بریدہ با کہ پیوستہ ☆ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اب وہ زمانہ آیا جو حضرت نے
حدیث میں فرمایا کہ ہوویگے آخر زمانے میں دجال اور کذاب بیان کرینگے وہ حدیثیں کہ نہ سنی
ہونگی تمنے اور نہ باپ دادوں تمہارے نے بچو تم اون سے تاکہ نہ گمراہ کریں تمکو اور نہ فتنے میں ڈالیں تم کو
بالجملہ تمام ہذیانات اونکے سے ایک یہ ہے کہ رسالہ تحفۃ الصالحین کہ فی الحقیقۃ تحفۃ الطالحین ہے
کیا خوب کہا ہے کسینے ع برعکس نہند نام زنگی کافور ☆ اس رسالہ میں یعنی سنہ ۱۲۹۵ ہجری میں در باب
حرمت بیان ولادت فیض ہدایت سرور کونین اور انکار بیان شہادت حسنین کے یہ جو چھپوایا ہے کیا
غضب ڈھایا ہے فی الحقیقۃ مکان اپنا جہنم میں بنا لیا ہے اَلْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا
القول وهذا الاعتقاد کسقدر خلاف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس تحفۃ الطالحین میں درج ہے اور کتنی
اسناد بے بنیاد مندرج ہیں کہ بیان اوسکا تحریر سے باہر ہے کس واسطے کہ سرور کائنات مخبر موجودات
نے آپ بنفس نفیس چند بار بیان شہادت کا زبان فیض ترجمان سے فرمایا اور گریہ کیا ہے اور صحابہ اور
تابعین نے بھی اس بیان شہادت کو نقل کیا ہے مگر یہ فرقہ محمدیہ ایسی کھلی سنت کو غیر سنت
تصور کریں اور حرام لکھیں اور جسم پلید اپنا ساتھ ذات مطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بشریت اور عبدیت میں مساوی جانیں فی الحقیقۃ ایسی دلائل تحقیر کے نسبت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے در پردہ عبدیت و بشریت کے نکالنی چمار اور چوڑہوں کو دلیل مساوات انبیا
کی حیانی ہے سبحان اللہ کیا خوب کہا ہے ابیات ☆ نسبت با سائر الانسان خطا باشد خطا ☆ گوہر پاکیزہ
جوہر را چہ نسبت با رخام ☆ تن او کہ صافی تر از جان ما ☆ اگر شد بیک لحظہ آمد روا ☆ خاک بر فرق آن کہ
از سر جہل ☆ فرق نکند زر ہوی سے عبدا ☆ یعنی ہم میں اور رسول مقبول میں باعتبار عبدیت اور بشریت
کے بھی بہت فرق ہے جیسے کانسے اور سونے کا غرضکہ یہ فرقہ کیا باتیں کہتے ہیں اب چاہیئے کہ یہ کہنے
لگیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید پلید ہر دو شاہزادے تھے ایک شاہزادے کی فتح ہوئی دوسرے کی
شکست یا دونوں کو دنیا میں خدا تعالی نے پیدا نہیں کیا انکی ذات سے کچھ بعید نہیں الحق اگر یہ فرقہ محمدیہ
یعنی وہابیہ ننگ بہاں متی اور ریشہ بازی اور جعلسازیکا نکریں اور نئی باتیں بیان نکریں تو مطعون اور بریاتی?
کا شعر خدا بچاوے ہمیں ایسے جعلسازوں سے ☆ کہ ہے ہمیشہ حفاظت میں ہی بازوں سے ☆ خوف اور مقام غور کا ہے
کہ انکے علما اور زہاد فقر و فاقے میں مبتلا ہیں اور خلاف سنت ہیں اور یہ فرقہ محمدیہ باوجود دل طعام لذیذہ

یعنے اپنے تئیں بزرگ کے موافق ۱۲

اور پہنچے جاتے زرق برق اور فربہی اور جبلی سے کہ اہل سنت پر قائم ہین تاہم بیچ مین نفاوت وہ ازکجا تا بکجا
خدا پناہ دے ایسے ملک نا ملایعنی کا کام ہے کہ ہر ہفتہ بلکہ ہر جمعے کو بعضے منبر پر بیٹھکر اور بعضے
دیوانخاص منالات خصاص مین اور بعضے مسجدین ہاتہ نچا نچا کر اور تا چبا چبا کر بانچہ فلانے تہلد
ایسے بیہودہ کار کرتے ہین وارواح اولیا اور علما گذشتہ کو قبر مین اور زندونکو ہین مین تحمید
ہین اور شفاعت سرور انکو ملو اپنا دشمن بنا ہین آخرت سے نہین ڈرتے چنانچہ درینولا واسطے ایذا رسانی
ارواحین مقدسین یعنی حضرت رسول الثقلین اور جناب امام حسین کے رسالہ مذکورہ چہپوایا تمام خرافات
اور بہتانات اور عجیبی روایات سے اوسقدر رسالہ بہر دیا کہ مصداق آئی اور نیز یہ مثل لکہے نہ پڑہے نام
محمد فاضل وعظ مین سوا بسم اللہ اور انا اعطیناک الکوثر کے تمام ہذیانات اور بالکل خرافات ہے
اسواسطے اس ضعیف العباد محمد کریم اللہ نے یہ رسالہ بیچ رد اس فرقہ محدثہ ضالہ کے اور واسطے رفع اور دفع
شر اس گروہ کے لکہا تا کہ انتقام انبیا اور شہدا کا اور عوض اوستادون مثل مولانا شاہ عبد العزیز اور
مولنا رشید الدینخان اور مولوی کاظم صاحب قدس اسرارہم اور بدلہ محبون مثل حاجی حرمین شریفین مولوی
حاجی قاسم صاحب اور مولوی عبد اللہ مرحومین مغفورین کا اوپر صفحہ روزگار کے یادگار چہوڑا اور نیز بہی
اس گروہ بے انکوہ کی اوپر ہر چہوٹے بڑے اہل علم اور صاحب فہم کے ظاہر کرے کذب و بہتان و
شرارت اس فرقہ محدثہ کی اوسقدر ہے کہ تحریر سے باہر ہے روبرو جہلا اور حمقا اپنے ہاتہ سے گہڑ گہڑ کے
کہتے ہین کہ جناب سرور نے کبہی باب شہادت مین زبان مبارک سے ایک حرف بہی نہین فرمایا اور دنیا مین کسی نے
مذکور نہین کیا پس اس مقولہ مین قول اس فرقہ محدثہ سے صاف ظاہر ہے کہ نور العینین رسول الثقلین حضرت
امام حسین شہید نہین ہوئے چنانچہ اپنے لیے وعظ مین اچہالا اونکے دلائل در عدم ثبوت شہادت
کے بیان کرتے ہین از انجملہ ایک دلیل فرقہ محدثہ کی یہ ہے کہ اوس ماتمین کمی کی تقریر نہ رہا تہا کہ وہ بیان
شہادت کا کرتا اور جو کہ زندہ تہے خارجی مذہب تہے اس دلیل سے اصل شہادت کی گم ہوئی بیان کرنا
شہادت کا کہان اور غرض منع کرنے ذکر شہادت سے اس فرقہ محدثہ کو یہ ہے کہ وقت بیان کرنے
شہادت کے اکثر کرامات کہ جو سر مبارک سے ظہور مین آئی ہین بسبب طول فیشانی بیان کرنیکے جیسے
قرآن شریف پڑہنا زبان مبارک سے اور اسلام لانا یہود یونکا اور بیان انا اردنا ح طرحنا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آدم امد سیدہ جناب فاطمہ الزہرا اور سکینہ کا ضرور ہوگا اور بیان کرنا کرامات

معتقدین اہل اللہ کا بھی بھاری عجب ہے سنا و اگر معتقد ہمارے کرامات اہل اللہ کی سنکر کچھ نرم دل ہو جاوین
ہیبت بیس سالکی بربادی جاری قادیانیت مقصد اسلام جدید کی بالکل بنیاد سے نیچے بہتر ہے کہ اس مقصدِ عمدہ کو اہل
حق بھی اللہ دینا ہے چاہیے لیکن جو عنایت ایزدی ہمراہ اہل حق کے تھی اس فرقہ محاربہ قلیل انداز ایمان سے کچھ نہوا اور
انشاءاللہ کچھ نہوگا جیسے کہ معہ باب معجزۂ قدمہ کے ہر چند انکار اور اعراض اس فرقہ محاربہ نے کیا لیکن
عقیدہ ہم مسلمانون کا سرمو برابر بھی کم نہوا اسواسطے کہ وہ امور واقعیہ اور راست ہین مثل
چاند کے روشن ہین چاند پر خاک ڈالنی خالی بعقلی سے نہین ہے یقین ہے کہ حقیقی سے یہ ہے کہ انجام
انکا بخیر نہوگا اور اپنی قبرون مین فغان وزاری بیجا کرینگے کوئی نہین سنیگا بحکم مثل مشہور
ہے مردود جنکے نہ فاتحہ نہ درود بخلاف ہمارے پیشواؤن کے کہ واسطے ایصال ثواب اور تقسیم
طعام اور شربت اور پڑھنے سورۂ فاتحہ اور درود کے ہمیشہ ترغیب دلاتے آئے اور قول منکرین کو رد
کرتے آئے اب مرتب ہوا یہ رسالہ ساتھ دو فصل کے **فصل پہلی** بیچ سنت ہونے بیان شہادت حضرت
حسینؓ اور ولادت رسول الثقلین کے عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ مِنْ خَالِقِ الْعَالَمِیْنَ **فصل دوسری**
بیچ ابطال واہیات اور اغلاط اس گروہ ابتر کے اور بیچ بیان سبب قول صواعق محرقہ اور قول غزالی کے
ہے اور نام اس رسالے کا دافع الاشرار عن سبط النبی المختار ہم سے سوط الصالحین علی الملحدین کہا گیا ہے
امید خدا تعالیٰ سے ایسی ہے کہ مقبول ہر خاص و عام کے ہووے وبیدہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق
فصل اول دربیان سنت ہونے ذکر شہادت نور العین رسول الثقلین شاہزادہ دارین حضرت
حسنین کے اور بیان ولادت مصلی قبلتین علیہ التحیۃ من خالق الکونین **فائدہ** جاننا چاہیے کہ سنت اس
فعل کو کہتے ہین کہ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو یا فرمایا ہو یا جس فعل کو ملاحظہ کیا اور منع
نہ کیا ہووے وہی سنت ہے پس بیان کرنا شہادت مقتولین محبوب دارین لخت جگر سید الکونین حضرت حسنین کا سنت
ہے اسواسطے کہ بیشک وبے شبہہ و بلا خلاف احادیث مشکوۃ وغیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے آگے صحابہ کے بیان شہادت کا چند بار اور چند اوقات زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا اور گریہ بھی
کیا اور صورت غم آلود کرنا اور کربلا مین روح مقدس کا تشریف لانا روایات ہدایت سمات سے ثابت
ثابت ہے اور عمل اوپر متن حدیث پر کرنا عین ہدایت ہے فرمایا خدا تعالے نے مَنْ یُّطِعِ
الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ترجمہ اس آیت شریف کا یہ ہے کہ جسنے تابعداری کی قول اور

فضل رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیق بیداری کی اسکی اور معارف معارف حقیقی و مجازی سعدی علیہ الرحمہ نے
اس مضمون فاخرہ کو احسن نظم مین منظوم فرمایا شعر خلاف پیمبر کسی رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
تمام اہل اسلام نے ان روایات صحیح آیات کو دل سے تصدیق کیا مگر جب حسین کی سمجھ لیے بیان
حق کو اور سنت برحق کو اس فرقہ محدثہ نے حرام قرار دیا اور علم نقلی کو اپنی بخیلی سے برباد کیا کیا غضب اپنی
جانون پر ڈالا یا جہلا کو گمراہ کیا مگر روحی کپڑا اٹھایا فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اول ما خلق اللہ نوری
معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ پیغمبر خدا آپ حقیقت اپنی پیدائش کی زبان مبارک سے یون فرماتے
ہین کہ سب عالم سے پہلے پیدا کیا اللہ نے نور میرا ایک حدیث اور زبان فیض ترجمان سے فرمائی
ولدت من نکاح لا من سفاح یعنی پیدا کیا گیا مین نکاح سے نہ زنا سے چنانچہ ترجمہ اوس حدیث شریف
کا حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے اسطرح فرمایا ہے نظم تو اصل وجود آمدی
از نخست ۔ دگر ہرچہ موجود شد فرع تست ۔ چو صیتش در افواہ دنیا فتاد ۔ تزلزل در ایوان کسری
فتاد ۔ نتیجہ اور حاصل ان احادیث مذکورہ بالا سے یہ نکلا کہ بیان شہادت اور ولادت کا قطعی
سنت ہے حق بجانب اگر کوئی بے سعادت پر ضلالت گرفتار خناس تابع وسواس خالی از حواس
اشر الناس حرام یا مکروہ یا بدعت کہے تو وہ خود اہل بدعت اور بے ہدایت ہے اور جو عبارت مجیبان علما
صورت فنا و سیرت نے صواعق محرقہ سے اور قول غزالی سے واسطے ثبوت دعوی اپنے کے رسالہ [illegible]
مین نقل کی ہے اوس سے بھی ذکر شہادت کا بخوبی ثابت ہے کسواسطے کہ جو امر سنت ہے وہ حرام او بدعت
نہین ہے مشکوۃ شریف مین آیا ہے کہ ایک بی بی ام الفضل نام خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین
حاضر ہوئین اور کہا کہ یا رسول اللہ رات ایک خواب دیکھا ہے مین نے فرمایا کیا خواب دیکھا ام الفضل نے عرض
کی کہ یہ دیکھا ہے کہ ایک ٹکڑا آپکے بدن مبارک سے کٹ کر میری گود مین آن پڑا فرمایا آنحضرت نے رایت
خیرا اچھا خواب دیکھا تو نے تلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما یکون فی حجرک یعنی فاطمہ جگر گوشہ میری حاملہ
ہے ساتھ ایک لڑکے کے کہ وہ پارہ گوشت میرا ہے جسوقت پیدا ہوگا تیری گود مین دیا جاویگا اور تو دودھ
اوسکی ہوگی چنانچہ ویسا ہی ہوا ام الفضل کہتی ہین حاضر ہوئی مین ایکدن بیچ خدمت رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم کے اور امام حسین کو مین نے آنحضرت کی گود مین دیا بس ناگاہ دونون چشمون مبارک سے آنسو
جاری ہوئے عرض کی مین نے یا نبی اللہ باپ اور مان میرے تجھپر قربان آپ کیون روتے ہین فرمایا آپنے خبر دی مجکو

جبرئیل نے اِنَّ اُمَّتِی سَتَقْتُلُ اِبْنِی هٰذَا الْحُسَیْنَ یعنی اس حدیث شریف کے یہ ہین کہ تحقیق میری
جبکہ امت میری قتل کریگی حسین کو اور دی مجھکو ایک سرخ مٹی اس حدیث سے چند فوائد جلیلہ مستفاد ہوتے
ایک بیان کرنا حال شہادت قرۃ العین رسول الثقلین حضرت حسین کا دوسرا گریہ کرنا تیسرے یہ کہ غلام
لغت مین کودک کو کہتے ہین یعنی لڑکے کو پس نام رکہنا غلام حسین کا اور غلام رسول اور غلام نبی اور
غلام حسن اور غلام محی الدین اور غلام قطب الدین آدمی کا روا ہے نہ شرک چوتہا رونا بدرجہ اتم پانچوین واقع
صبر اور ثواب کا نہین ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسواسطے گریہ کرتے چہٹے گریہ و اندوہ موجب عتاب
کا نہین ہے ہان منہ پیٹنا اور کپڑے پہاڑنی اور نوحہ خوانی خواہ منہ کا خواہ سینے کا شریعت نے منع کیا ہے
اور حرام ہے اور رسم کفار کی ہے اور جو کہ لفظ شیون اور نوحہ کا رسالہ تحفۃ الطالبین مین درج ہے محض
مکر اور فریبی اور دغابازی کا ہے ساتوین بیان کرنا شہادت کا حکم خالق کائنات سے ثابت ہوا کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَتَانِی جِبْرَئِیْلُ یعنی خبر لایا پاس میرے جبرئیل پس ہرگاہ کہ خدا تعالی
نے بواسطہ جبرئیل کے پیغمبر خدا کو شہادت کی خبر دی ہو پہر حرام کہنا یعنی وارد سنت کو حرام کہنا
دین کا نیا نکالنا ہے اور مکان اپنا ہمسایہ دشمنان اللہ اور رسول کے بنانا ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ
قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا یا اللہ آمین آمین آمین روایت ہے ابن عباس سے وہ فرماتے ہین کہ ایکدن وقت دوپہر
کے مین نے پیغمبر خدا کو اس حال سے خواب مین دیکہا کہ موے مبارک پراگندہ اور غبار آلودہ ہین اور ایک شیشہ
خون کا بہرا دست مبارک مین ہے عرض کیا مین نے کہ باپ اور مان میرے تجہپر قربان یا رسول اللہ یہ شیشہ کیسا ہے
فرمایا کہ یہ خون حسین کا ہے کہ مین نے اسکو سمیٹا ہے فرمایا ابن عباس نے کہ جب ہم نے ایام اور اوقات
شمار کیے تو وہی وقت تہا شہادت حسین علیہ السلام کا اس حدیث نے بہی چند فائدے بخشے از انجملہ
ایک یہ ہے کہ ملاحظے اور مشاہدہ خون حسین سے پیغمبر خدا بحالت خود نہ رہے بلکہ دگرگون ہوے دوسرے
آلودہ اور ژولیدہ ہونا موے مبارک کا تیسرے پوچہنا ابن عباس کا شہادت کو پس اگر کوئی کہ جب
حکم اس حدیث کے استفسار یہ کرے کہ کونسے دن بیان شہادت کا ہوگا لا باس بہ یعنی جاے اندیشے
کی نہین ہے بلکہ سنت ہے چوتہے اطلاع بخشنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر حال شہادت کے پانچوین
یاد رکہنا اس حال کا کہ کونسے وقت بیان شہادت کا ہوگا چہٹے یہ کہ گریہ اور اندوہ رافع ثواب کا نہین ہے
اور ایسی ہی بیچ مصائب اقربا کے دگرگون ہونا حرام نہین بموجب اس حدیث شریف کے وعن سلمی قالت

دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ وَھِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ شَہِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا یہ حدیث مشکوۃ کی

ہے اور ترجمہ اس حدیث کا یہ ہے کہ بی بی سلمیٰ کہتی ہیں کہ حاضر ہوئی میں پاس ام سلمہ کے کہ بی بی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی بیبیوں میں اور حال یہ کہ وہ گریہ اور بکا کر رہی تھیں میں نے پوچھا سبب رونیکا کیا ہے فرمایا ام سلمہ بی بی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
میں نے پیغمبر خدا کو میں نے خواب میں دیکھا ہے اس شکل سے کہ سر اور ریش مبارک خاک آلودہ ہے عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ
یہ کیا حال ہے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوا میں مقتل حسین پر ابھی اس حدیث سے چند فوائد
مستفاد ہوئے ایک بیان شہادت کا کرنا دوسرے غم آلودہ ہونا تیسرے اوپر حال شہادت کے رونا
چوتھے روح مبارک کا اوس جگہ تشریف لانا پانچویں ثبوت ارواح کا آنا پس اب منکرین ناحق گزین کو چاہئے
کہ موجب فیض ہدایت وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ کے خدا سے ڈریں اور رسول مقبول سے شرماویں اور غیر حق
کو کار فرماویں اور حرام کہنے بیان شہادت اور انکار کرنے ارواح سے توبہ کریں اور ایسے کلام لایعنی سے
باز آویں اور بموجب کلام الملوک ملوک الکلام یعنی آگے حدیث خیر الانام کے سند دوسری سے اعراض کریں اور دلائل
عقلی اپنے کو کہ میں عقلی ہیں آگے ان احادیث نقلی کے بالائے طاق رکھیں اور جیسے اگو حلال کہنے اور ولا الضالین کے
ضاد فارسی سے منفعل ہوئے ویسے حرام کہنے اور لکھنے بیان شہادت اور حلت تنگ اور چرس اور افیون
سے بھی رجوع کریں بر ملا کہتا ہوں کہ دنیا چند روزہ ہے اور بے شک حرام تنگ اور بوزہ ہے
اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا فائدہ جاننا چاہیے کہ احادیث
بیان شہادت فیض ہدایت قرۃ العین رسول الثقلین سید الشہدا حضرت حسین کی مستدرک اور صحیح
بخاری وغیرہ میں بہت ہیں بسبب خوف طوالت کلام کے رسالہ ہذا میں مندرج نہیں ہوئیں کیونکہ سوائے
کہ بیان شہادت کا اگلی کتب علمائے محققین اور فضلائے مدققین مثل ماثبت من السنۃ تصنیف شیخ عبد الحق
دہلوی میں اور مناقب السادات تصنیف قاضی شہاب الدین دولت آبادی میں اور سر الشہادتین مولانا
مستطاب بادشاہ عزیز مولوی شاہ عبد العزیز میں بکمال تشریح اور توضیح اور مفصل جب اور بلاغت
کے مرقوم ہے علاوہ ان کتب مسطورہ کے کتب سیر میں بھی بیان شہادت مشرحاً لکھا ہے اور
اور علمائے کبار دہلی مثل مولانا موصوف الصدر عالی قدر اور مولوی کاظم صاحب اور مولانا
رفیع الدین خان صاحب اور مولانا حاجی حرمین شریفین محمد حاجی قاسم صاحب اور

مولوی حسین صاحب اور مولوی سلامت اللہ صاحب شارح سر الشہادتین اور مولوی فرید الدین صاحب
قاضی جامع مسجد میں اور مولوی حاجی محمد اسحاق بیر او را ستاد اس فرقہ محدثہ کے ہر سال قلعے مین
مجلس او نکا بیان کرتے آئے ہین عیان را چہ بیان العاقل تکفیہ الاشارۃ اب منکرین ناحق کہیں
تو اسکی سند احادیث شریف سے اور کتب علما سے سلف اور علماے خلف سے کیا جاوے وم زدن
کی ہے اور جو منکرین نے قول غزالی اور صواعق سے حرمت شہادت کی لکہی محض تہمت ہے انشاء اللہ
فصل ثانی مین بیان کیا جاویگا فائدہ اب بیان ثبوت مولود شریف کا ہوتا ہے
بگوش ہوش سنا چاہیے کہ شیخ عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوۃ مین اسطرح لکہا ہے کہ اول
مخلوقات اور واسطہ صدور کائنات اور باعث پیدائش عالم اور سبب وجود آدم نور آنحضرت صلعم کا
ہے جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ دوسرے فرمایا آنحضرت نے کُنْتُ نَبِیًّا
وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ تیسرے فرمایا نَحْنُ السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ چوتہے اخبار مین آیا ہے کہ جب
ظہور ہوا نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تو آپکے نور سے نکلے انوار انبیا علیہم السلام کے حکم فرمایا پروردگار
عالم نے آنحضرت کو کہ دیکہ طرف نور انبیا کے جب حضرت نے اونکے نورونکو ملاحظہ اور مشاہدہ کیا تو اوس
وقت حضرت کے نور نے سبکے نورونکو ڈہانپ لیا اوسوقت انبیا نے عرض کی کہ اے پروردگار ہمارے
کون ہے کہ جسکے نور نے ہمارے نورونکو چہپا لیا یعنی نور اوسکا ہمارے نورون پر غالب آیا فرمایا اللہ تعالے
نے کہ یہ نور محمد بن عبد اللہ ہے اگر ایمان لاؤ تم اوسپر تو عطا کرون مین تمکو نبوت عرض کی انبیا نے کہ
ایمان لائے ہم اے رب اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رب العزۃ جل جلالہ نے گواہ ہوا مین تمہارا
اور معنی کریمہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ کے یہی ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت نے فرمایا وُلِدْتُ مِنْ نِکَاحٍ لَا مِنْ سِفَاحٍ اور اخبار مین آیا ہے کہ جس رات کو نور محمدی بیچ شکم
آمنہ کے قرار پایا تو اوس رات تمام عالم نور مقدس سے منور ہوا اور تمام ملائکہ اور زمین ور زمان خوشی
مین تہے اور تمام طبقات آسمان اور زمین مین یہ بشارت ہو چکی تہی کہ آج کی رات نور محمد صلے اللہ
علیہ وسلم نے بیچ رحم آمنہ کے قرار پایا اسواسطے عمل اہل مکہ کا مقرر رہا ہے کہ شب ولادت کو موضع ولادت
شریف کی زیارت کرتے ہین اور مولود نبی محمود کا ساتہ تمام آداب کے پڑہتے ہین یعنی شب بارہوین ربیع الاول

اور حدیث مین آیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن روزہ رکہتے تہے سبب اسکا اصحاب نے پوچہا فرمایا کہ یہ
دن میری ولادت کا ہے اور اسی روز نازل ہوئی مجہپر وحی کا آغاز روایت کیا اسکو مسلم نے اور حدیث مین آیا ہے کہ
است کہتی ہین کہ جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے بطن سے باہر تشریف لائے دیکہا مین نے ایک نور
بزرگ یعنی عجائب و غرائب مشاہدہ مین آئے اور جسوقت کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم متولد ہوئے
ابولہب کو ثویبہ لونڈی نے بشارت ولادت آنحضرت کی پہونچائی ابولہب نے بمجرد سننے اس خبر بشارت
انکے ثویبہ کو آزاد کیا اور حکم کیا کہ تو دودہ آنحضرت کو پلا اور بسبب خوشی کرنے تولد آنحضرت کے
حق تعالے نے عذاب ابولہب سے تخفیف فرمایا اور دن پیر کے عذاب اوس سے اوٹہایا چنانچہ
حدیث مین آیا ہے آب جائے خوشی اور سرور کی ہے اہل موالید کو کہ دن مولود کے بیان مولود
نبی مسعود کا سنکر خوشی کرتے ہین اور کثرت سے درود پڑہتے ہین اور مساکین اور غربا اور علما کو طعام
کہلاتے ہین اور بیان مولود شریف کا اصحاب سے بہی ثابت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے جو کوئی مولود میرا سنے شفاعت اوسکی مجہپر واجب ہے جیسا کہ بیچ تنویر فی مولود البشیر کے آیا ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِهِ وَقَائِعَ وِلَادَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُونَ وَيَحْمَدُونَ وَإِذَا جَاءَ النَّبِيُّ صلعم قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِي معنی اس حدیث کے
سنو کہ بیچ تنویر فی مولود البشیر کے یہ ابن عباس سے منقول ہے کہ تہے ابن عباس بیان کرتے تہے
ایکدن اپنے گہر مین حالات ولادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک قوم کے اور وہ قوم بیچ
بیان مولود شریف سے خوشی کرتی تہی اور حمد کرتی تہی کہ ناگاہ گذر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اوسجگہ ہوا
فرمایا واجب ہوئی مجہپر شفاعت تمہاری اور اسی کتاب مین دوسری حدیث ثبوت بیان مولود شریف
کی یہ ہے عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ
يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبْنَائِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَيَقُولُ هَذَا الْيَوْمَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلعم إِنَّ اللهَ فَتَحَ
عَلَيْكَ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَالْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُونَ لَكَ ابی الدرداء صحابی کہتے ہین کہ گیا مین ساتہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
گہر عامر انصاری کے وہ سکہارہا تہا وقائع ولادت آنحضرت کے اپنے بیٹون اور کنبے کو اور کہتا تہا
کہ یہ دن ہے یہ دن ہے پیدایش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہولے اللہ نے اوپر تیرے
دروازے رحمت کے اور واسطے تمہارے استغفار کرتے ہین ملائکہ جاننا چاہیے کہ جس صورت مین مولود شریف

صحابہ و تابعین اور مجتہدین کے ساتھ ثابت ہووے جن بعد حرام یا مکروہ کہنا ہے یعنی وارد اور خود خدا تعالے نے مولود موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا اپنے کلام مین فرمایا ہے اور بیان مولود ہمارے حضرت کا صاحب سیرت شامی اور جزری اور تلمسانی اور سخاوی اور نووی اور عسقلانی اور شیخ عبد الحق دہلوی نے لکہا ہے یہ بیچارے بدنصیب ان سب محدثین کو حرامی کہتے ہین اور اپنی عاقبت گندی کرتے ہین نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَهٰذَا الْاِعْتِقَادِ بلکہ اجماع اہل سنت کا اوپر انعقاد محفل مولود شریف کے ہے اور کسی حنفی اور حنبلی اور شافعی اور مالکی مذہب نے اوسکو حرام تو کجا مکروہ بہی نہین کہا ہے سوائے فاکہانی مالکی کے کہ حالت پیری مین بسبب ضعف دماغ اور سخافت عقل کے بیان مولود شریف مین کچہ اوسنے دم مارا ہے بالفرض اگر خلل دماغ بہی نہو پس اس بیچارے کو سوائے تابعداری اجماع کے کیا چارہ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ یہ سفہا اور حمقاے چند بسبب جاہلی اپنی کے سند فاکہانی کی لائے ہین اور ان محققین کے یہ بہی نجانا کجا خلاف اور کجا اختلاف اور خلاف کو کیا مجال کہ مقابل اختلاف کے ہووے اور جلال الدین سیوطی اور محدثین نے جواب دندان شکن فاکہانی کا دیا ہے کہ جب اون کتابون کو دیکہیے تو معلوم ہووے اور کسقدر اوپر نادانی فاکہانی کے کلام اور اعتراض کیے ہین اور اصل مولود شریف کی احادیث سے ثابت کی ہے اور اہل حرمین امورات دینی مین بموجب حکم ائمہ کے قابل سند کے ہین گو وہابیہ اون کو کافر سمجہین اور ہدایت کو ضلالت نام رکہین ہدایہ مین آیا ہے یَجُوْزُ لِلْفَجْرِ فِی النِّصْفِ الْاَخِیْرِ مِنَ اللَّیْلِ لِتَوَارُثِ اَهْلِ الْحَرَمَیْنِ یعنی جائز ہے اذان دینا واسطے نماز فجر کے بیچ نصف شب اخیر کے واسطے مقرر کرنے اہل حرمین کے ابو یوسف اور شافعی نے اوسکو جائز رکہا ہے اور تفسیر الرحمۃ مین حافظ محمد بن مقاسی زید بن ثابت سے روایت کرتا ہے قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اَهْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَجْمَعُوْا عَلٰی شَیْءٍ فَاعْلَمْ اَنَّہٗ سُنَّۃٌ ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے کہ جس وقت کہ دیکہے تو اہل مدینہ کو کہ جمع ہوئے اوپر ایک شے کے پس جان تو کہ وہ سنت ہے بموجب اس مقولے کے اور بموجب مصرع ہذا کے وجہ ظہور بدعت کا اہل حرمین سے بالکل مفقود ہے ع
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی × اور مراد اہل حرمین سے اشراف مکہ مبارکہ اور شرفاے مدینہ منورہ ہین نہ عوام الناس

فصل دوسری بیچ بیان افترا بندی اور جعل سازی

اوربےعقلی اور بدفہمی اور لاعلمی مجیبان اور مہرکنان رسالہ تحفۃ الطاعنین کے
جانا چاہیے کہ استفتاے شہادت مندرجہ رسالہ مذکور کا تراشہ ہوا مہتر اس فرقہ محدثہ کا ہے کہ ہر ایک
ایک وسیلے طبیعت سے گہڑتا ہے اور باقی کہتران اس فرقہ محدثہ کے بجا سب برادران اور نغل
خواران ہے ہین اور سوال شہادت کو نسبت اہل پورب کے کرنا محض بہتان ہے بحکم دو شاہد عادل کے
اول یہ کہ مجیب نے تمیز نے آخر فتوے کے مہر مولوی محبوب علی اور محمد حسین کی اور صدیق لائق کی
ثبت کی ہے محض جعل سازی ہے کسواسطے کہ مولوی محبوب علی پہلے ایک برس چہپنے اس
استفتاے شہادت کے جہان سے رخصت ہوے اور رقبر کو آباد کیا اور محمد حسین اور صدیق تلمیذ
مجیب بے تمیز کے کہ بعضے وہابی اونکو بسبب لامذہبی کے زندیق نام رکہتے تہے بہت خوف اہل حق کے
چہہ چہہ مہینے پہلے تیار ہونے رسالہ تحفۃ الطاعنین کے کسیطرف چلدیے پس اس صورت میں
مہران صاحبون کی ہونی چہ معنی دارد شاہد دوم یہ ہے کہ نقل کرنا عبارت غزالی کا اور
نہ سمجھنا اوس عبارت کا مکذا عبارتہ يَحْرُمُ عَلَى الْوَاعِظِ عَنْ رِوَايَةِ قَتْلِ الْحُسَيْنِ وَحِكَايَتِهِ
وَمَا جَرَى بَيْنَ الصَّحَابَةِ مِنَ التَّشَاجُرِ وَالتَّخَاصُمِ فَإِنَّهُ يُهَيِّجُ إِلَى بُغْضِ الصَّحَابَةِ وَالطَّعْنِ فِيهِمْ یہ دلیل
بیچ حق منکر کے زہر ہلاہل ہے زیراکہ کلمہ فانہ مین ضمیر واحد ہے راجع کرنا ضمیر فانہ کا طرف
روایت قتل حسین کے عین حرام کسواسطے کہ قصہ کربلا مین کوئی صحابی رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہمراہ عبداللہ بن زیاد بدنہاد خارجی کے نہ تہا جیسا کہ قریب آویگا یہ بیان بیچ
جواب غزالی کے اور باوجود جاننے مسائل کے مسئلہ حرمت شہادت کو قول غزالی نے
من بعد سوال کرنا ان حمقا سفہا سے البتہ تحصیل حاصل اور استعلام معلوم کا ہے اضعف
عباد اللہ محمد کریم اللہ اعتراض کرتا ہے اوپر قول مہتر منکرین شہادت کے کہ کسقدر وہ مہتر
فخر اپنا کرتا ہے **قولہ** چہ میفرمایند علماے دین سبحان اللہ ابہی سائل آپہی مسئول عنہ
ع دماغ بیہودہ پخت وخیال باطل بست + کہتا ہون مین کہ لکہنا مجیب کا اپنے تئین علماے مع
کوتاہ گردنون تنگ پیشانی کے بہت نازیبا ہے اور سمجھنا اپنے تئین قابل استفتا کے نہایت بیجا ہے اور
جاننا اور گننا اپنے تئین پکا مسلمان خارج از تقوے سے ہے کسواسطے کہ یہ بیچارے اوپر سمجھنے معنی
لا الہ الا اللہ کے بہی قادر نہین ہین کسواسطے کہ ترجمہ کلمے کا یون کرتے ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ یہ ترجمہ

بے شبہ مفضی الی الشرک ہے نہ مفید توحید کے یہ جاہلان کیا جانین قصر الموصوف علے الصفة
کیا ہے اور بر عکس کیا ہے اور قصر اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ کا کس قبیل سے ہے اور امر
كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ کا اور کس منوال سے ہے اور امر فَاصْطَادُوا اور کس چیز کے مشتمل ہے فصاحت
کیا ہے بلاغت کیا ہے اور لازم کیا ہے اور موضوع قرآن اور حدیث کا کیا ہے اور اشارہ
نص اور اقتضاے نص کیا ہے اسواسطے معنی كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ کے نہ سمجھے اور اسلام کو
سلام کیا اور فی الحقیقہ بعض انکار اسقدر بھی نہیں جانتا کہ میزان اور صرف میر کونسے فن مین ہے
اور باوجود اس بعلمی کے وہابی بن بیٹھے ہین غرض کہ روٹی کپڑا پیدا کرتے ہین مگر اہل علم ان
جاہلونکو اپنے دروازے سے مثل سگان بازاری نکالتے ہین اور علماے حرمین شریفین کے ان جاہلونکو نام
سنتے ہی وہابی کا نعلین حرمین سے محروم نہین چہوڑتے ہین اور سند حدیث کی کسی محدث سے نہین رکھتے ہے
اور کتب تحصیلی کا اصلا نام تک نہین جانتے مگر بعض اس فرقہ محدثہ نے بصدقہ گور حضرت شیخ عبد الحق دہلوی
کے یعنی اونکے ترجمے سے شب و روز استعانت کر کے واسطے یادداشت اور وعظ کہنے کے
ترجمہ مشکوٰۃ وغیرہ بیان کرتے ہین اور صدہا تناقض اور تخالف اپنے ترجمے مین درمیان لاتے ہین
اور پڑہنا اور پڑہانا صحیح بخاری کا کہان اور یہ نادان کہان یہ بیچارے اپنے لکھے ہوئے کو بھی اصلا
نہین سمجھتے کہ عبارت غزالی سے بیان شہادت کا لذاتہ حرام ہے یا لغیرہ اور بعض جاہل اس فرقہ
محدثہ کا اوپر منبر کے بیٹھکر وہ غل مچاتا ہے جیسے کوئی مرثیہ خوان الاپتا ہے اور علماے متقدمین کو عموما اور مولانا
شاہ عبد العزیز اور مولانا کاظم صاحب کو خصوصا برابر ملا کرتا ہے اور اقوال و افعال علماے سلف کو بیچ تحت
اور پردہ سنت کے بدعت برملا کہتا ہے اور بعضے وہابیہ اپنے دیوانخاص ضلالت اختصاص مین بعضے مسجد مین
بیساز و برگ بہی راگ گاتے ہین اور اپنی امت کو ور غلان کر علماے سلف اور فضلاے خلف کو بدعتی کہتے ہین بعد
کہواتے ہین آپ کافر ہوتے ہین العظمۃ للہ ع گر ہمین مکتب ست و این ملا ✣ کار طفلان تمام خواہد شد ✣ اب

جواب دلائل منکرین

جواب ہر عبارت نے متانت مندرجہ رسالہ تحفۃ الطالحین کا بیان ہوتا ہے آب سننا چاہیے دلائل منکرین
شہادت کے اول دلیل ذلیل منکرین ناحق گزین کی بیچ باب حرمت شہادت فیض ہدایت حضرت
حسین رض کی خلاف قرون ثلاثہ کے اور ائمہ اربعہ کے یہ ہے کہ صراط المستقیم مین مولوی اسمٰعیل نے لکہا ہے
کہ چون حسین علیہ السلام بمرتبہ شہادت فائز شدند داخل جنت گشتند پس محل سرور ست نہ غم معنی اس

عبارت ان کی یہ ہے کہ جو حضرت حسین علیہ السلام مرتبہ شہادت کو پہونچے و داخل جنت ہوئے
بس جائے خوشی کی ہے نہ غم کی کہتا ہون مین السعی والسبیل بازاری سے سمجھی اور بے شعوری کتب احادیث
شریفہ اور مطالب شرعیہ کی قول قائل سے صاف معلوم ہوتی ہے طعن اور طنز اوپر قول اور فعل
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آتی ہے کہ جسوقت خبر شہادت کی آنحضرت کو جبرئیل نے دی تو اوسوقت
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہت روئے اور بہت مغموم ہوئے اور نہ خوشی کی ہے پس رونا اور مغموم ہونا اوپر حال
شہادت جناب حسین کے موجب رحمت کا ہے اور سبب سنت کا ہے اور خوش ہونا قتل حسین پر بے شک و شبہہ
طریقہ خوارج ہے فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْبُکَآءُ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَالصُّرَاخُ مِنَ الشَّیْطَانِ
یعنی جو غم کہ دل سے ہو یا آنکہ سے ہو وہ رحمت ہے اور بے تحاشا غل مچانا شرط عالم اختیار کے کام شیطان
ہے اور رونا اوپر وفات سید المرسلین خاتم النبیین کے حدیث ام ایمن سے سند ہے کہ وہ بی بی آپ بہی
روئی ہے اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بہی رولایا ہے اور دوسری دلیل اونکی
یہ ہے کہ مولوی اسمعیل نے صراط المستقیم مین لکہا ہے کہ اگر اقربا ہے شما درچنین مصائب مبتلا شدہ باشند
وکسی آن مصائب ایشان شما بیان کند آن مصائب را جائز نمیدارند کہتا ہون مین کہ مقولہ شہید
فرضی کا ساتہ شہید حقیقی کے کچہ مناسبت نہین رکہتا ہے بلکہ واہیات سے ہے کسواسطے
کہ ذکر مصیبت کسیکا ساتہ دلیری اور بہادری اور استقلال اور اجلال اور اظہار ظلم
اعدا اور حال کرامت انتما کے کرنا بلاشبہہ اوسکو فخر خاندان کا تصور کرتے ہین اور ناخوش اوس
ذکر سے نہین ہوتے ہین جیسا قصہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا کا ملاحظہ کرنا
چاہیئے باوجودیکہ ذکر زنا کا کرنا موجب کمال اندوہ اور اہانت کا ہے چونکہ خدا تعالے نے طہارت
اوسکی فرمائی البتہ موجب عزت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ہوا تمام واعظین اوس قصے کو برملا منبر
تفاسیر سے بیان کرتے ہین اور کوئی مسلمان اوس بیان سے نفرت نہین کرتا ہے کَمَا وَجَدْنَا
مِنْ اَنْفُسِنَا اے اوپر اس فہم بعید کے اور شہادت شہید کے جاننا چاہیئے کہ باب استفتا شہادت
مین سائل اور مجیب ذات واحد ہے نہ غیر علاوہ اس مکر و فریب کے مجیب بے نصیب نے بسبب بغض اہل عبا کے
صنعت تحریف کو دو کام فرمایا ہے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے کسواسطے کہ جو عبارت صراط المستقیم کی
کہ فی الجملہ مفید بیان شہادت کے ہے مجیب اوسکو مثل شیر مادر ہضم کر گیا ہے بے شک شہید غریب

[illegible] مین نقل کیا ہے کہ بیان شہادت کی تعریف درست ہے مگر در صورت لاحق ہونے عوارض
[illegible] کے مکروہ ہے اور محبیان شکست نصیب نے ناحق شہید کو رکو بدنام کیا
نقل کراہت کو بحرمت بدل کی پس نہایت غضب کیا کس واسطے کہ صراط المستقیم مین ذکر
[illegible] ہو اسکے یہ عبارت ہے کہ ذکر قصہ شہادت است شب محرم ولیستادہ مجلس کردہ باین قصد
کہ مردم آن را بشنوند تا سعیہا نمایند و حسرت ہا فراہم آرند گریہ و زاری کنند ہر چند در نظر ظاہری
خللے دران ظاہر نشود واما فی الحقیقة این ہم مذموم و مکروہ است انتہے ہم مسلمان قدیم
حیران ہین کہ شہید بیان شہادت کو مکروہ کہتا ہے اور محبیان معتقد شہید کے حرام
لکھتے ہین اس صورت مین یہ نادان چند مصداق اس مثل مشہور کے ہوئے کبھی ناؤ بیچ گاڑی کے
اور کبھی گاڑی بیچ ناؤ کے قولہ جواب در صورت مرقومہ رائج در قصہ کربلا امتناع و حرمت است
چنانکہ مصنف صواعق محرقہ و مولوی محمد اسمٰعیل شہید مرحوم افادہ فرمودہ اند و نیز جناب
ولی اللہ محدث دہلوی در قول جمیل ارشاد نمودہ عبارتہ کما رُوِّینا فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَة
وغیرہ اِنَّ القَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخ کہتا ہون مین کہ یہ قول بے طول
لائق مضحکہ طفلان کے ہے اور ایسی نافہمی اور بے عقلی پہ تمام اہل علم ہنستے ہین اور آنکہ تعجب سے دیکھتے
ہین اول جواب یہ ہے کہ محبیان حرمت کو ترجیح دیتے ہین باوجودیکہ بیان شہادت کا سنت ہے چنانچہ
بالا گذرا پس فعل مسنون کو حرام کہنا ہمسایہ ابوجہل کا ہونا ہے دوسرے یہ ہے کہ باوجود جہالت کے
ترجیح حرام کو دیتے ہین اس صورت مین ایسے محبیان شکست نصیب کی فصد گدال سے کہلوانی چاہیے
کسو اسطیکہ کوئی سند حرمت شہادت کی ائمہ اربعہ اور مجتہدین سے نہین لائے اور تیسرے یہ کہ محبیان
وغیرہ کا قول اور دعویٰ ہر مسئلے مین یہ تہا کہ جو بات کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور قرون ثلاثہ سے
ثابت ہے وہ درست ہے اور باقی واہیات باوجود دعوی سنت کے باب حرمت شہادت حضرت
حسین کے کوئی دلیل قرون ثلاثہ سے نہین لکھی سعدی نے راست فرمایا ع این مدعیان در طلبش
بیخبرانند یہ یا شاید انکے مذہب مین عبادت قرون ثلاثہ سے مولوی اسمٰعیل اور صاحب قول جمیل اور
صاحب صواعق ہو غرضکہ یہ عالم صورت جہالت سیرت کو علم سے کیا کام اور بیان حق سے کیا سرکار
ہو چوتھے یہ ہے کہ دعوی حرمت شہادت کا خاص اور دلیل عام ہے وہو قولہ ان القصص لم تکن

اسواسطے کہ نفس غنا کی تصحیح کی نہ جانا رسول صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کے منا[illegible] حرمت کی تصحیح کی [illegible]
تصحیح ہے لکہ وجہ کہ مباح ہونا بدلیل ثابت ستا مجیب کی نفی ملاہی اسکے نہ دونون حصے
یہ بھی نہ جانا کہ الف لام اوپر لاتی القصص کے جنسی ہے یا استغراقی اگر جنسی ہے تو یہ معنی ہوئے گے
بعض بعض قصے کی حرام ہے اور اگر استغراقی ہے تو یہ معنی ہین کہ ہر فرد قصے کی حرام ہے اور اسجگہ
نہ جنسی ہے نہ استغراقی و الا لزوم کذب کا نسبت قصۂ یوسف علیہ السلام وغیرہ کے آتا ہے پس لا بد
عہدی ہوگا پس اس صورت مین مطلوب اہل سنت کا ظاہر ہے یعنی قصہ کاذب پیچ اوس زمانے
کے نہ تہا بخلاف قصۂ شہادت کے کسواسطے کہ وہ قبیل جھوٹ سے نہین ہے علاوہ نجانے
اقسام الف لام کے ان علمان مبتانی نے یہ بھی نہ دیکہا کہ اغراس عبارت کے لفظ اسکے مذموم و اپنا
محمود کا ہے باوجودیکہ یہ عبارت باعتبار اختلاف ضمائر کے قابل نقل کے نہ تہی کسواسطے کہ مرجع
واحد ہے اور ہر دو ضمیرین مختلف ہین پانچوین وہ کہ سند لانا مجیب کا واسطے تائید قول حرمت
انہیں کے قول مولوی اسمعیل سے عین حماقت ہے کسواسطے کہ مولوی مذکور بسبب لاحق ہونے
امور نامشروع کے مقر کراہت کا ہے نہ حرمت کا کہتا ہون مین کہ یہ نقل صراط المستقیم کی دلالت
کرتی ہے اوپر کمال نادانی اور بیہودانی مجیبان کے کسواسطے کہ قصہ جدیدہ وہابیت کا کہ تین چار
پشتیق برس کا عرصہ ہوا کہ حلوان کاہن سے مرتفع ہوا نہا شل برنو دسکے پاسے وہ ہوا حرمت
اور حلت متبدل ہوئی یعنی حلال حرام اور حرام حلال ہوا کسواسطے کہ نزدیک مولوی شہید کے
فاتحہ اور درود اور عرس اور یوم اور سال اور رسم اموات کا اور آنا ارواح کا اور پہونچنا فیض
کا ارواح سے اور حاصل ہونا نسبت کا خاندان قادریہ اور چشتیہ سے اور طریقے ذکر پاس انفاس
و مراقبہ وغیرہ کو باوجود بدعت ہونے ان خاندانون اور اذکار کے بحکم کل بدعۃ ضلالۃ
اور بحکم عدم ثبوت قرون ثلاثہ کے شہید نے صراط المستقیم مین مثل فرض اور واجب کے لکہا ہے اور
کتاب ایضاح الحق مین انہین امور کو بدعت حقیقیہ نام رکہا ہے اور یہ صورت صاف اجتماع نقیضین کی
ہے پس ظاہر اور باہر ہے کہ مصنف صراط المستقیم کا بصفت بدعت اور کفر کے موصوف اور پیچ
سلسلہ اہل تصوف کے اور اہل ولایت کے معدود ہوگا اب اہل سنت اہل عقل و انصاف سے استفسار کرتے
ہین کہ اس صورت کے کیا فرماتے ہین گروہ محدثہ وہابیہ بیچ اس صورت کے کہ اگر سماع [illegible] اموات

[illegible]

درود دور آنا ارواح کا اور شجرہ مشایخ اب اصطفین کرنا یو م او بعالان اور سلسلہ قادریہ
وغیرہ کا اخذ جملہ اس سے صاف لازم آتا ہے کفر فرقۂ محدثہ وہابیہ کا بحکم تقویۃ الایمان اور
ایضاح الحق وغیرہ کے اور اگر یہی امور مذکورہ حرام ہو وین تو اوس صورت مین بھی کفر فرقۂ وہابیہ کا
بحکم صراط مستقیم کے لازم اور ثابت ہے پس اب چاہیے کہ خود منصف ہو کر جواب اس مسئلہ کا لکھیں
فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار کے پیش نظر کر محو خاطر کہین یہ ادنے تعدی
ہے اہل سنت کا اور پر اس جماعت وہابیہ کے اسواسطے کہ مصنف صراط المستقیم کو یہ فرقہ
محدثہ مسلم النبوت اور اپنا پیشوا سب سے اول جانتا ہے مگر ناظرین رسالہ ہذا کو چاہیے کہ اول صراط المستقیم
اور تقویۃ الایمان اور ایضاح الحق اور کلمۃ الحق اور سراج القلوب اور مائۃ المسائل اور
اربعین اور راہ سنت اور تنویر الحق اور توضیح الحق اور جواہر منظومہ اور ہجو خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی قدس سرہ وغیرہ بغور مطالعہ کرین جب معلوم ہووے کہ کسقدر اس فرقۂ محدثہ
نے کیسے کیسے گل کیسے شگوفے ان کتابون مین کہلائے ہین اور کیا کیا کارستانیان اپنی ادھیڑ پیچ
کی ہین اور دعوی اتباع سنت اس قوم کا بھی بوجہ وجیہ منکشف ہووے لکھتے ہین ہاتھ باندھنا
شرک مورچھل شرک شامیانہ شرک کشف دعا بازی استخارہ حرام نیوتہ اور ماسیان حلال الفیال
غراب اور خرس ایک کتاب مین حلال دوسری کتاب مین حرام اور تصور شیخ کا بیچ قول الجمیل
کے جائز اور طواف قبر بیچ کتاب انتباہ کے روا اور مائۃ المسائل مین حرام اور صراط المستقیم
کے صفحہ [illegible] مین اس طرح پر ہے چون امواج جذب وکشش رحمانی نفس کاملہ ابی طالب را
در قعر بحار احدیت فرو میکشد زمزمۂ انا الحق ولیس فی جبتی سوا اللہ از ان سر میزند
اور بعد دو چار سطر کے یہ لکھتے ہین زنہار زنہار این معاملہ عجب نمائی اس مقولے سے معلوم اور مفہوم
ہوتا ہے کہ مصنف صراط المستقیم کا ایک مرد شہید ہے شاید کہ یہ مسئلہ مصنف مذکور نے عالم رویا
یعنی خواب مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یا اصحاب یا تابعین سے بگوش ہوش سنا ہوگا ورنہ معالم
نہ صحاح ستہ مین نہ غیر صحاح مین ہے اور اسی کتاب مین بیچ صفحہ ۱۲۰ کے یہ عبارت ہے اگر کسی اتباع
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم منظور داشتہ در شب برات در مقبرہ مجمع صلحا نمودہ ادعیہ وافرہ کند لعنت انجا
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ملام گردن نمیرسد لوہ بتانک کہا جماعت نفل مکروہ است واگر تداعی باشد مکروہ است خواندن سورہ

تہیہ سازد مجمد نیابت فخر الدین رازی و خلیفہ برعبادت کا تصدیق ان اما شہود ثواب الجماعت
بے مگر بعض کامل بہ استحقاق رسانیدن آن و عادت فقیر جناب آسیت ا یکی ہیں ور غزنی این ہم
درا مہ بر سینہ فاتحہ خوانی وختم دنیا تا صلوات شک و شبہہ نیست آوریح صفحہ ۹۹ سے مرقوم ہم
عن ہے کہ ہے عبارت کہ ااستفادہ کہ نفع رسانیدن باموات با طعام و فاتحہ خوانی خوب نیست بہ اکثری
بہتر و افضل تیاں تک کہ با موقوف بر طعام نگزارد و اگر میسر باشد بہتر ست والا صرف ثواب سورہ
فاتحہ و اخلاص بہترین ثوابہاست آوریح صفحہ ۱۰۰ سے یہ لکھا ہے اول طالب را باید باد ضو دوزانو
بجلوس نماز نشیند و فاتحہ بنام اکابر این طریقہ یعنی حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری و حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما خواند انتہی اور بیچ مأتہ المسائل تصنیف حاجی محمد اسحاق کے یہ لکھا
ہے کہ فاتحہ مرسومہ لیسے نذار دا اور بیچ تفسیر عزیزی نانا صاحب مولوی اسحاق کے یہ ہے در
انا این عالم از صدقات و فاتحہ و تلاوت قرآن چون دران بقعہ کہ مدفن اوست واقع شود بسہولت
نافع میشود اور مولوی ولی اللہ والد ماجد میان شاہ عبد العزیز اور جد امجد مولوی اسمٰعیل کے بیچ ہمعات
مشائخ کے یون فرماتے ہین حفظ اعراس مشائخ و مواظبت زیارت قبور ایشان والتزام فاتحہ وصدقہ
دادن الخ جناب بانی دین درآفاق مولوی محمد اسحاق بیچ مأتہ المسائل کے رد شہید مزعوم
کا اسطرح فرماتے ہین مقرر کردن یوم عرس ثبوت آن از حضرت صلے اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین و
ائمہ اربعہ نرسیدہ اب ہم لوگ سنی پیرو علمائے سلف کے ایسے کاموں تناقض سے بکمال حیران و متحیر
ہین اور بکمال تفکر مین مبتلا ہین کہ آیا شہید کو جھوٹا جانین یا تکذیب مہاجر کی کرین یا ابطال مولوی
شاہ عبد العزیز اور مولوی ولی اللہ کا کرین آخر کار ہدایت الہی رہنما ہوئی اس بات پر کہ تکذیب
مولوی ولی اللہ کی محال ہے کہ وہ اہل سنت سے ہین اور مستند علما اور فضلا اور
اولیاے سلف کے ہین اور میان صاحب نے تفسیر عزیزی مین زبانی اور کتاب ہے اور
مولوی ولی اللہ صاحب نے بیچ انتباہ اور انفاس العارفین کے ان دو صاحبون وہابیہ مذہب کو
ماحق کیا اور رد کیا ہے اب جواز فاتحہ اور درود اور عرس اور دعا کا کلام فقہا سے سنو اور رد بھی
کرو بیچ خزانۃ الروایات کے کہ مشہور تر کتابون مین ہے اور ہر چھوٹے بڑے کو بہم پہنچ سکتی ہے عبارت
اوسکی یہ ہے اما چون مسلمی بگورستان بگذرد داہل گورستان منتظر میباشند بخواندن فاتحہ

[illegible] صحیح فلاصہ الفقہ کے ہے کہ قوم عرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول صد
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم ہیہات ہیں فرمثان ابو ہریرہ فاتحہ کردہ تھے اور شرح [illegible]
[illegible] الاحیاء للاموات وصدقتہم ای صدقۃ الاحیاء عنہم ای عن الاموات
[illegible] الی الاموات اور کتاب عینی شرح ہدایہ دلیل علی ہذا ان المسلمین یجتمعون فی کل عصر و زمان فی بعض
القرآن ویہدون ثوابہ لموتاہم ولا ینکر ذلک منکر فکان اجماعا عند اہل السنۃ والجماعۃ
اور اربعین میں مولوی محمد اسحق نے ہیات مجموعی کو یعنی جمع ہونے فقرا اور حفاظ کو مکروہ لکھا ہے
اور قطب وہابیہ نے باوجود ادعا خلافت مصنف مائۃ المسائل کے بیچ صفحہ ۲۰ تحفۃ الزوجین
مطبوعہ مطبع عبدالرحمان میں خلاف اور اوستاد اپنے کے برعکس لکھا ہے اور قائل جواز فاتحہ
اور درود کا ہے اور یہ عبارت لکھی ہے فاتحہ درود ایسی جا پڑھنی چاہیے کہ پاک ہو نجاست ظاہری
اور باطنی سے انتہی سبحان اللہ فاتحہ اور درود اور اجماع کرنا قبر پر نزدیک مولوی شہید کے
جائز ہے اور نزدیک مہاجر کے غیر جائز اور نزدیک نائب اور خلیفہ مہاجر جائز خارجانے
ہم فریق نے کیا زرگری باہم قرار دی ہے عجیب ہے یہ بدعت آپ نکالیں اور بدنام سنیوں کو
کریں اور ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں وکذا فی شرح الصدور اخرج الخلال عن
سفیان قال کان الانصار اذا مات لہم المیت اختلفوا الی قبرہ ویقرؤن القرآن ترجمہ اس حدیث کا
یہ ہے کہ بیچ کتاب شرح الصدور کے خلال نے سفیان سے یوں روایت کی ہے کہ جب کوئی مرجاتا تھا
قوم انصار کا تو وہ اوپر میت اپنی کے آمد و رفت کرتے تھے اور قرآن خوانی کرتے
اس حدیث سے حکم ہیأت مجموعی اور ختم قرآن کا اظہر من الشمس ہے اور بیچ اذکار کے امام نووی نے
لکھا ہے اجمع العلماء ان الدعاء للاموات ینفعہم اور بیچ مشکوٰۃ کے ہے اتبعوا
السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار قال اللہ تعالی واستغفر للمؤمنین
والمؤمنات وقال اللہ تعالی الذین جاؤ من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اب صاف صاف ظاہر ہوا کہ جمیع وہابیان مخالف قرآن و
حدیث اور اجماع کے ہیں پس صورت میں اہل سنت کو اس قوم سے اجتناب لازم بلکہ الزم ہے اور
احتراز ان طلبان سے مسلمانوں پر فرض ہے کس واسطے کہ یہ فرقہ وہابیہ حلال کو حرام اور حرام کو

حلال قرار دیے ہیں اور خلاف اجماع کے کرتے ہیں اب امید خدا تعالیٰ سے قوی ہے کہ بعد قیامت
اور تحقیق کرنے اس مسئلے کے کوئی اہل اسلام جو پیروی سنت کا اور قبول ان ناحق اور بدعتوں کے مولود
شریف میں باعتقاد بدعت کے اعتماد نہ کریگا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اور صراط المستقیم
میں عجائب اور غرائب اوس قدر لکھا ہے کہ بیان اوسکا تحریر قلم سے باہر ہے اور اس قدر بیان کرنے
سے بھی تو دل راغب نہیں ہوتا ہے مگر لاچار واسطے ناظرین رسالہ ہذا کے ایک لطیفہ صراط المستقیم
اس رسالے میں درج ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مولوی اسمعیل شہید صراط المستقیم میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ
روزے حضرت حق جل وعلا دست راست ایشان را یعنی دست راست سید احمد صاحب را بدست
خاص گرفته و چیزے را از امور قدسیه که بس رفیع و بدیع بود پیش روئے حضرت ایشان کرده فرمود
که ترا این چنین داده ام و چیزہائے دیگر خواہم داد تا آنکه شخصے بجناب حضرت استدعائے
بیعت نمود حضرت دران ایام علے العموم اخذ بیعت نمیکردند بناءً علیه ملتمس آن شخص را هم قبول
نفرمودند آن شخص بیش از بیش الحاح کرد حضرت ایشان بآن شخص فرمودند که یک دو روز توقف باید کرد
بعد ازان هرچه مناسب وقت خواهد شد بهمان طور عمل خواهد آمد تا حضرت ایشان بنابر استیفائے آن
بجناب حضرت حق متوجه شدند و عرض نمودند که بنده از بندگان تو استدعا میکند که بیعت
بمن نماید و تو دست مرا گرفته و هرکه درین عالم دست کسی را بگیرد و پاس دستگیری همیشه
میکند و اوصاف ترا با خلاق مخلوقات هیچ نسبتے نیست پس دران چه منظور است
الهٰ از آن طرف حکم شد که هرکه بر دست تو بیعت خواهد کرد اگرچه لکها باشند هر یک را کفایت خواهم کرد
الغرض امثال و اشباه این معاملات صدها در پیش آمده انتهیٰ یہ عبارت فارسی صراط المستقیم
کی ہمنے نقل کی ہے واسطے ایک نکتہ لطیف کے وہ یہ نکتہ ہے کہ مولوی اسمعیل صاحب نے
اپنے پیر کو فضیلت اور ترجیح اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دی ہے کس واسطے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام عمر میں نسبت ہمکلامی کی خدا سے بیچ شب معراج کے میسر آئی اور بیچ رویت حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے اختلاف صحابہ کا ہے بخلاف میر صاحب پیر شہید مذکور کے بشہادت شہید کے یہ معاملات
صدہا درپیش آئے ہیں بے نصیب مولوی اسمعیل سے کہ پیر ایسا ملا کہ جسکا درجہ نبی پر فوق رکھتا ہے
فَلَا تُنْكِرُوا وَلَا تَنْسَوْا يَا أَهْلَ الْبَاطِلِ هٰذَا الْفَضْلَ مِنَ الشَّهِيدِ اور حضرت میر صاحب کو

فقط خاندان محمدیہ اور غوثیہ اور نقشبندیہ اور چشتیہ کے خاندان محمدیہ بھی عطا ہوا لہذا حضرت
صاحب کے وقت بیعت کے فرماتے ہیں کہ ہم نے تجکو مرید کیا خاندان محمدیہ مجددیہ اور
چشتیہ وغیرہ کے لئے کمالات مجتمع ہونا یہ بھی ادنے افادہ کمالات نبوت سے ہے اور یہ بھی
صراط المستقیم میں ہے عنایت و تربیت یزدانی بلا واسطہ امدے متکفل حال ایشان شد
لکھے اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نام اس خاندان کا خدائیہ ہووے نہ محمدیہ کیونکہ یہ
کہ یہ خاندان بلا واسطہ غیر کے سید صاحب کو عطا ہوا نہ توسط پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پس اس صورت میں
فضل مصنف کی معلوم ہوتی ہے ورنہ نام خدائیہ رکھتے نہ محمدیہ قولہ اَمَّا الْآفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي
الوفاة فِي زَمَانِنَا لکھتا ہوں میں حضرت مقدسات مجیبان نے وہ طرفہ تحریف اس عبارت
میں کی ہے کہ رونگٹے بدن پر کھڑے ہوتے ہیں اور روافض ایسی تحریف سے حذر
کرتے ہیں کیواسطے کہ عبارت قول جمیل کی بعد انہ مذموم نہ لکھو دیں کے یہ ہے فالقصر
ان یذکر الحکایۃ النادر ویبالغ فی فضائل الاعمال وغیرھا بما لیس بحق خلاصہ معنی اس عبارت
کے یہ ہیں کہ جو قصے مذمومہ اور مقبوحہ ہوں اور وہ قصے کہ اصلا سچے نہوں یہ حضرات منکرین نے
عبارت قول الجمیل کو مثل شیر مادر کے غٹ غٹ کرکے پی گئے اور ہضم بھی کر گئے اور
عبارت اما الآفات کی بعد دو تین ورق کے آتی ہے اوس عبارت کو واسطے
ثبوت دعوی اپنے کے بے محل چپکایا اگر حق ملحوظ ہوتا تو یہ اشارہ کرتے اِلَی اَنْ قَالَ اور لفظ
اما کا بیچ عبارت اما الآفات کے ہے درست نہیں بنتا ہے مگر جس وقت کہ اول حقیقت مذمومات کی معلوم
ہووے کیواسطے کہ لفظ اما کا واسطے تفصیل ما اجملہ کے ہے اور غرض تحریف سے ان
مجیبوں بے تمیزوں کی یہ ہے کہ حق باطل اور راست عاطل ہووے اور تفرقہ مسلمانوں میں
پڑے قولہ فمنها عدم تمییزهم بين الموضوعات وغيرها بل غالب كلامهم الموضوعات
المصنوعات وذكرهم الصلوات والدعوات التي عدها المحدثون من الموضوعات ومنها قصصهم
کربلا والوفات لکھتا ہوں میں ذکر کرنا قول صاحب جمیل اور اما الآفات کا اس بیچ حق منکروں
کے سم قاتل اور زہر ہلاہل ہے بہت وجہوں سے اول یہ کہ ثبوت حرمت شہادت کا کچھ اس عبارت
سے علاقہ نہیں رکھتا ہے کیواسطے کہ مولوی شاہ عبد العزیز اور مولوی رشید الدین خان مرحوم

و بعد از حسن علی اور مولوی کاظم وغیرہ انبیاء موضوعات کی بنا ہوا اور صرف کہتے تھے کہ اب
موضوعات میں ان علما کو ادراک کامل حاصل ہے چنانچہ منکرین بھی اس بات پر قائل ہیں
اور دوسری دلیل یہ ہے کہ فرض کیا گیا ہے کہ بیان شہادت میں آفت و حرمت بسا وقتی ہو
تو مولانا شاہ عبد العزیز نے کہ صاحب قول جمیل کا صاف رد کیا ہے کسواسطے کہ محرم میں بیان
شہادت کا فرمایا کرتے تھے چنانچہ عبارت خط مولانا سے کہ بنام علی محمد خان صاحب کے [illegible]
کے لکھا تھا اوس سے صاف بیان شہادت کا کھلا ہوا ہے عبارتہ ہکذا در تمام سال دو مجلس
در خانہ فقیر منعقد میشود مجلس ذکر وفات شریف و مجالس ذکر شہادت الخ اور تیسری
وجہ یہ ہے کہ مولوی ولی اللہ صاحب طواف قبر کا جائز فرماتے ہیں اب چاہیے کہ تمام دنیا
ہر روز طواف قبور بدر رو با در لیے کا کیا کریں کہ حکم اونکے مجتہد کا ہے اور یقین ہے کہ منکر
تاریکی شب میں مثل شب پرہ ان کے خفیہ طواف قبور کا عمل میں لاتے ہیں کسواسطے کہ یہ فرمان انکے
پیر کے پیر کا ہے اور مولوی ولی اللہ صاحب بیچ انتباہ کے بیچ کشف احوال قبور کے یوں فرماتے
ہیں عبارتہ ہکذا چون بمقبرہ در آید دوگانہ بروح آن بزرگوار ادا کند اگر سورۂ فتح یاد باشد در اول رکعت
سورۂ اخلاص پنج پنج بار بخواند بعدہ قبلہ را پشت دادہ بنشیند یکبار آیۃ الکرسی و بعضے سورتہا کہ
در وقت زیارت میخوانند چنانچہ سورۂ ملک وغیر ذلک بخواند و ختم کند و تکبیر گوید بعدہ هفت کرت
طواف کند و دران تکبیر بخواند و آغاز از راست کند بعدہ طرف پایان رخسارہ نہد و باید در برابر روی
میت بنشیند و بگوید یا رب [illegible] و یکبار بعدہ اول طرف آسمان بگوید یا روح و در دل ضرب
کند یا روح الروح مادام کہ انشراح یابد این ذکر کند انشاء اللہ تعالی کشف قبور و کشف ارواح
حاصل آید اور مولوی ولی اللہ صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ ظہور وجود نبی کا بعد سید المرسلین کے
نہیں ہے پس اب فرقہ محمدیہ وہابیہ پر لازم اور فرض ہے کہ اتباع اور اقتدا اپنے پیر کی کریں
اور طواف قبر کا اور فاتحہ کرنا اور درود اور حفظ عرسوں مشائخ کا درست جانیں اور حلق کو [illegible]
نہ کریں اور اقرار اسکا بھی کریں کہ کوئی نبی بعد حضرت کے نہیں ہے اور بموجب قول صاحب
صراط مستقیم کے وابتغوا الیہ الوسیلۃ الی المرشد اول یہ مریدان اتباع دادا پیر کی
کریں بعد اختیار اور قبول کرنے ان جمیع مسائل کے انکار اور حرمت شہادت حضرت حسین کا فرماویں تاکہ

قتل مشہور خود را فضیحت و دیگرے را فضیحت کے ہووین اور اولٹی گنگا نہ بہاوین تو لازم موجب آفات
و آفات لازم ارتکاب امور منہی عنہا مانند نوحہ و شیون و ماتم و شور و گریہ کہتا ہون مین کہ یہ اس عبارت
کے تحریف و تحریف فرقہ محدثہ سے واقع ہوئی ہے کسواسطے کہ ہم سنیون کا یہ طریقہ
نہین ہے چنانچہ تصریح اور تشریح اسکی مذکور بالا ہو چکی ہے ہان گریہ باعث رقت القلبی کا
ہے البتہ اہل سنن سے ظہور مین آتا ہے بسبب اتباع سنت کے کسواسطے کہ پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم وقت بیان شہادت کے روئے ہین پس جو گروہ امر سنت کو خرافات جانے بیشک وہ جماعت بر
عاقبت نافرجام اور ناسرانجام ہے آب دلائل رونیکے اوپر شہادت حسین علیہ السلام کے احادیث
سے مندرجہ رسالہ ہذا ہوتے ہین اول حدیث اخرج البیہقی عن علی بن مُسہر قال حدثتنی
جدّتی قالت کُنتُ ایام قتلِ الحسین جاریۃً شابۃً فکانت السماء ایاما تبکی حدیث دوم
اخرج ابو نعیم فی دلائل عن ام سلمۃ قالت الجن تبکی علی الحسین وتنوح علیہ اور حدیث مشکوۃ
کی عن انسٍ قال دخلنا علیہ بعد ذلک و ابراھیم یجُودُ بنفسہ فجعلت
عینا رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَذرِفان فقال عبدالرحمن بن عوف وانت
یارسول اللہ فقال یا ابن عوف اِنّہا رحمۃ ثم اتبعہا فقال ان العَینَ تَدمَعُ والقلبُ
یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقك یا ابراھیم لمحزونون ثم قال انہ مہما
کان من العین ومن القلب فمن اللہ عزوجل ومن الرحمۃ وما کان من الید
ومن اللسان فمن الشیطان وعن ابی ھریرۃ قال زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ
اب حق تعالے سے امید قوی ہے کہ من بعد کوئی شخص نسبت حرمت کی اوپر رونے حسین کے
نکرے گا کسواسطے کہ رونا احادیث سے ثابت ہو چکا مخالف احادیث کا برابر فرعون کے ہے
بلکہ زیادہ اوس سے اور داخل زمرہ اہل سبت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوگا پس جس صورت
مین گریہ اور حزن پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور ام سلمہ وغیرہ کا بلاشبہہ حدیث سے ثابت ہوا اب یقین منہ
سے ہے کہ من بعد کوئی مسلمانون سے یہ کلمہ نہ کہے گا کہ شہید ہونا حضرت حسین علیہ السلام کا موجب
گریہ اور غم کا نہین ہے اور جو کوئی باوجود اس سند کے بہر بے حیائی سے یہ کہے کہ قتل حسین
علیہ السلام کا موجب خوشی کا ہے نہ باعث غم کا تو اس صورت مین قائل خوشی

کو مصداق مصرع ہذا کا جانین مصرع مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا ۔ قولہ بنا بسبب
بیان این قصہ باوجود فرط محبت باہل بیت ثبوت در قرون ثلاثہ نبود الخ کہتا ہون مین یہ قول
منکرین شہادت کا بہت پوچ اور واہی ہے کیواسطے کہ اگر مراد ان منکرین کی اس عبارت
سے یہ ہے کہ بیان حال شہادت کا قرون ثلاثہ مین مطلق نہ تہا تو یہ محض پر غلط ہے اس لیے
سے ہے کہ جو بیان شہادت کا قرون ثلاثہ مین نہین تہا تو یہ بیان شہادت
کا ہم تک کیونکر پوہنچا اور صاحب مواہب اور شیخ عبد الحق اور مولانا شاہ عبد العزیز
وغیرہ نے کہان سے اپنی کتابون مین لکہا اور اگر اس عبارت سے یہ معنی مذکور
بالا مراد نہین ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ کسی نے خاص روز عاشورہ کو بیان نہین کیا
جواب اسکا یہ ہے کہ یہ امر اجتہادی تمہارا مستلزم حرمت بیان شہادت کا نہین ہو سکتا
ہے والا اس دلیل سے لازم آوے حرمت تعین مذہب ائمہ اربعہ اور حرمت دہ دردہ
حوض کی اور لازم آوے حرمت خاندان محمدیہ اور مجددیہ کی اور حرام ہونا نماز کا
عقب امام نوکر کے اور لازم آوے حرمت بنائے مساجد پر برج اور دو منار اور مصلائے
سنگ مرمری کی اور لازم آوے حرمت ہدایہ اور حرمت تصنیف کتب احادیث کی
اور لازم آوے حرمت بنائے تکبیر اور حرمت اسم خدا کی کہ لفظ فارسی کا ہے بلکہ حرام
کہنا اس کلمے کا کہ شہادت حرام ہے قول غزالی اور صراط المستقیم سے کیا اچہی حرمت
تعین کی اپنی عقل ناقص سے نکالی کہ دین کو برباد کیا قولہ نقلا قال الشیخ شہاب الدین
ابن حجر التمیمی المکی فی الصواعق المحرقۃ اعلم ان اُصیبَ بہ الحسینُ رضی اللہ عنہ فی
عاشورا انما ھو الشہادۃ الدالۃ عن مزید خطرۃ و رفعۃ درجتہ عند اللہ والحاقہ بدرجات
اھل بیت الطاھرین فمن ذکر ذلک الیوم مصائبہ لاینبغی ان لایشتغل الا بالاسترجاع
کہتا ہون مین کہ کیا حماقت منکرین کی ہے کہ دلیل حرمت شہادت کی وہ لاتے
جو مفید اہل تسنن کے ہے اور نہین جانتے کہ اس دلیل سے یہ مثل اسپر راست آوے
کہ جب گیدڑ کی شامت آوے طرف شہر کے بہاگے کیواسطے کہ صاحب صواعق یہ آواز بلند
پکار حق اہل بیت شان کے فرماتا ہے کہ اگر کوئی اہل سنت ذکر شہادت روز عاشورہ

بیان شہادت ... (حاشیہ: [illegible])

کو بیان کرتے البتہ بیچ اوس روز اور اوس وقت کے ساتھ ذکر انا للہ وانا الیہ راجعون
کے مشغول ہووے جیسے کہ ہم اہل سنت بعد بیان شہادت انا للہ پڑھتے ہین
اور ایصال ثواب شیرینی وغیرہ مع کلمہ درود اور فاتحہ کرتے ہین یہ مثل وہابیون اور
خارجیون کے خوشحالی اور شادی کرتے ہین عین قول صاحب صواعق بیچ حق ہمارے
کے راست اور درست ہے نہ بیچ حق منکرین کے سبحان اللہ بازار جاہلون کا کسقدر گرم
ہے العظمۃ للہ اور ذکر اولیا اور تعریف اور توصیف علماے حق سے نہایت حسد
کرتے ہین اور ہجو اونہون کی چھپواتے ہین اور اپنی محفلون مین پڑھواتے ہین اور
جاہلون کو اولیا کی طرف سے ورغلاتے ہین چنانچہ ازانجملہ ایک ہجو حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی اور ایک ہجو مولوی رشید الدین خان کی اور ایک ہجو اس
فقیر کی ہے جاننا چاہیے کہ وہابی جو ذکر شہادت اور مولود اور فاتحہ اور
درود اور تعین یوم وغیرہ کو حرام کہتے ہین غرض اون کی اوس کہنے سے یہ ہے
کہ جمیع اہل سلف اور خلف خواہ غوث خواہ قطب خواہ علما ان سبکو بدعتی جانین اور نام
اولیا سے مثل ہمارے بیزار ہین خاصہ اس فرقۂ محدثہ کا یہ ہے کہ درپردہ سنت ذکر
ریاضت اور عبادت اولیا سے اوسقدر تنفر کرتے ہین کہ تحریر سے باہر ہے اولیا
تو کجا خاص ذکر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو مکروہ جانتے ہین پہر دعوا اتباع سنت کا کرتے
ہین کوئی اہل فہم وقت اور علماے سنت کے اس گروہ محدثہ سے نہین کہتا کہ دعوا اتباع
سنت کا کرتے ہو اور ذکر صاحب سنت کو مکروہ کہتے جاتے ہو اور شفاعت سے منکر ہو اور
ایصال ثواب کو بدعت فرماتے ہو کہانا فاتحہ کا نگل جاتے ہو تمہین شرم نہین آتی سبحان اللہ
قول کچھ فعل کچھ غرض کہ کل وہابی مثل گندم نما اور جو فروش کے ہین خدا کسی مسلمان کو انکی
دام مین نہ پہنساوے بڑے مکار غدار ہین رسالہ تحفۃ الطالبین مین نام غزالی اور صواعق
اور شیخ عبد الحق کا بدنام کرتے ہین آخرت اپنی گندی کرتے ہین کسواسطے کہ وہ تو سب کے
سب اپنی کتابون مین بیان شہادت اور مولود اور اذکار اور درود اور سماعت اموات
اور فیض ارواح اور استغاثات کا لکہتے ہین یہ گروہ محدثہ بسبب بیحیائی اور فریب کے نام

ان جہگڑون پیچ رسالے اپنے کے ناحق داخل کرتے ہین اور در باطن اونکے دشمن ہین کسواسطے کہ
سب عادات بدعی اپنے خلاف علماے اہل سلف کے ہین اور کرامت اولیاء اللہ سے بدل منکر
اور زبان سے مقر ہین قولہ امام غزالی در بعضے تصانیف خود بیان شہادت قصۂ کربلا از منہیات
شمردہ کہتا ہون مین یہ سند لانی منکرین کی باب حرمت شہادت مین بہت بیجا ہے
بچند وجہ وجہ اول یہ ہے کہ یہ عبارت غزالی کی بدون تصرف کے نہین ہے مجیب نے
صرف تہمت غزالی پر کی ہے کسواسطے کہ حوالہ کسی کتاب کا نکیا تر کی افترا ان مفتریون کی تمام
ہوئی وجہ دوسری یہ کہ فرض کیا ہمنے کہ یہ افترا نہین ہے لیکن غزالی نے بیچ اثبات
کے کوئی سند امام اپنے کی یا غیر امام سے نقل نہین کی پس لائق اعتبار کے نہین ہے
وجہ تیسری یہ ہے کہ کیمیاے سعادت مین غزالی فرماتے ہین مقام سوم در سماع حرکت و
رقص و جامہ دریدن و زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما را گفت کہ تو برادر مولاے مائی و از شادی
رقص کرد پس کسیکو میکوید کہ این حرام ست خطا میکند پس اب مجیب کو چاہیے بحکم غزالی
کے مجلس سماع مین حاضر ہووے اور رقص کرے اور وجد مین آوے اور بعضے مزامیر
سنے کسواسطے کہ مجیب نے غزالی کو مستند اپنا جانکر اوس عبارت متصرفہ کو دلیل قول اپنے
کی لایا وجہ چہارم وہ کہ مجیب عبارت غزالی کی بیچ سوال کے یہ لایا ہے فَاِنَّهٗ مُهَيِّجٌ اِلٰى بُغْضِ
الصَّحَابَةِ وَالطَّعْنِ فِيْهِمْ محض غلط ہے کسواسطے کہ یہ قول درمیان قتل حسین علیہ السلام اور بعض صحابہ
کے کچھ علاقہ نہین رکہتا ہے کجا قتل حسین کجا بعض صحابہ خدانخواستہ کیا کوئی اصحاب سے ہمراہ لشکر
یزید کے تہا کہ ذکر شہادت کا باعث بغض اصحاب کا ہووے کیا کسینے اچھا کہا ہے ع عالم نے رنگے
ہین مسلمان نئے نئے ٭ پانچوین یہ کہ علماے عالیشان اور ائمہ عالی مکان نے بیچ کتب اپنی کے ذکر
شہادت اور ولادت کا مکمال زور شور کے کیا ہووے تو اسصورت مین قول غزالی لائق سماعت
اور اعتبار کے نہین ہے قولہ اہانت اہلبیت باشد کہتا ہون مین یہ خیال خام بد انجام ہے کسواسطے کہ
وقت شہادت کے ایسی جرأت حضرت حسین علیہ السلام نے اور اونکے اصحاب نے کی ہے
کہ اور صفحہ روزگار کے نقش کا لحجر ہے اور حال صبر و توکل کا باوجود قتل اولاد کے وہ ہے کہ مصداق
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ ہوا اور ایسے وقت مفسد خلاف کتاب اللہ و مظہر ترک سنت رسول اللہ کے نہوتا کعمقبول خدا

ور اہل سنت ہمیشہ اور یہ امر اتنا بھی نہین جانتے کہ بیان شہادت مثل کیفیات ہے بلکہ
عین عبادت ہے کیونکہ جمیع اقوال اور افعال حضرت حسنین کے عین سنت ہین پس کلام و
افعال کا بیان کرنا خالی عبادت سے نہین ہے اور جو کہتے ہین کہ سر مبارک سے بعد شہادت کے
خون جاری ہین وہ روز عاشورہ کو اور سفید ہیان ہوتی ہین کہ دل خار جیان اور شعبان اعتقاد
باطل ہوتا ہے اور وہ یہ کہتے ہین کہ کلام کرنا سر مبارک کا اور سلام کرنا یہودیون کا اور آنا
یہودیون کا واسطے زیارت سر مبارک کے اور بالفرض محال حکم مصرعہ بداسکے ع برعکس نہند نام
زنگی کافور یہ یہ مذکور شہادت اہانت ہی مگر اسصورت مین منکرین کو چاہیے کہ تفسیر سورہ اعراف
کو مطالعہ کرین کہ موسے علیہ السلام نے توریت زمین پر پھینکی اور ریش ہارون نبی کی کھینچی اور
علاوہ اسکے کفار عرب نے درعین نماز آنحضرت سے بے ادبی کی اور حضرت فاطمہ علیہا السلام
نے انکو کفار کو دشنام دہی کی اور کفار نا لائقون نے اوپر سر ابوبکر رض کے نعلین مارین اور ریش
کھینچی اور کہا ابوبکر نے أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ اور بھاگنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا اہل طائف سے اور زخمی ہونا پاؤن کا اور حال توڑنا دندان شریف کا دن احد کے اور خاک آلودہ ہونا جناب
سرور صلے اللہ علیہ وسلم کا اور بھاگنا صحابہ کا جیسے کہ صحاح ستہ کے ہے وارد اور پر ان جاہلون
اور بدفہمون اور دشمنان خدا کے کہ بیان شہادت کو اہانت قرار دیتے ہین اور اہانت کے پردے
مین دشمنی اہل بیت سے کرتے ہین باوجود اس گمراہی کے پھر دعوی اتباع سنت کا کرتے ہین خدا
بچاوے مسلمانون منافق صفت اور عالم صورت جاہل سیرت سے قولہ سوال مجلس متعارف
یعنی مجلس مولود کہ در شہرہا مے شود جائز و مستحب یا بدعت و مکروہ جواب انعقاد مجلس یعنی محفل مولود
کہ درین شہرہا میشود بدعت و مکروہ ست کدامی دلیل از دلائل شرعیہ یعنی کتاب و سنت و اجماع
و قیاس ثبوت این قائم نیست و ہر امر کہ چنین باشد آن بدعت سیئہ و نامشروع و داخل درجہ
بدعت سیئہ و غیر مشروع و مکروہ ست کہتا ہون مین یہ امر مستحسن یعنی بیان مولود نبی مسعود صلے
اللہ علیہ وسلم کا تمام محدثین اور سائر فقہا مثل امام نووی شارح صحیح مسلم و جلال الدین سیوطی اور
صاحب سیرت شامی اور تلمسانی اور عسقلانی اور ماوردی اور ابوالخیر سخاوی اور علامہ مغلطای
اور جلال الدین اور علامہ ظہیر الدین وغیرہم اور تمامی اہل حرمین سے ثابت ہے بدعت اور مکروہ

[illegible] بہت [illegible] مخالفت ہے لوگون کی [illegible] اہل حدیث کا حضرت [illegible]
[illegible] الٰہی ایسی بدعتون کو مرتکب بدعت [illegible]
[illegible] درست بنانا جاہلیت اپنی خراب کرنی ہے خدا سے خوف کہان گیا
اور حیا کہان گئی منکرین کو خوف عذاب قبر کا نہ ڈر وبال حشر کا سبحان اللہ فعون اور حرکت
اعمالکو حلال اور بیان تعریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نامشروع اور بدعت سیئہ مکروہ
استغفر اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ وقولہ تاج الدین الفاکہانی فی رسالتہ لا اعلم لہذا المولد
اصلا فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ عن احد من العلماء الائمۃ الذین ہم القدوۃ فی الدین
المتمسکون باثار المتقدمین بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون لشہوۃ نفس اعتنی بہا الاکالون
کہتا ہون مین کہ ثابت کرنا حرمت مولود کا قول فاکہانی سے بہت بیجا ہے اب جواب
فاکہانی کا سنین کہ کیا جواب فرمایا ہے قدوۂ علماء المحدثین حافظ اجل شیخ جلال الدین
سیوطی نے سبیل الہدیٰ کے قال لا اعلم فیقال علیہ نفی العلم لا یلزم منہ نفی الوجود
وقد استخرج لہ الامام ابو الفضل ابن حجر اصلا من السنۃ واستخرجنا لہا اصلا ثانیا وقولہ
بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون فیقال علیہ انما احدثہ ملک عادل عالم وقولہ ولا مندوب فیقال
علیہ ان المندوب تارۃ یکون بالنص وتارۃ بالقیاس ہذا وان لم یرد فیہ نص ففیہ
القیاس علے الاصلین وقولہ لا جائز ان یکون مباحا کلام غیر مستقیم لان البدعۃ
لم تنحصر فی الحرام والمکروہ بل قد یکون ایضا مباحۃ ومندوبۃ وواجبۃ الخ پس دیکھتے
ہے نان جلیل شیخ اپنے کا اور سنا تمنے جواب محدثین کا من بعد اوپر قول مردود کے
ایمان لانا اور اجماع کو ترک کرنا اور مدح اور ثنا رسول مقبول سے نسیان کو کام فرمانا
اور ایصال ثواب آنحضرت سے روگردانی کرنی اور مناع للخیر ہونا ہے اب اقوال محدثین
[illegible] کے اوپر اثبات محفلون مولود شریف کے سوا اگر توفیق رفیق ہووے توبہ کرو
ثم والا فوا اسواے افسوس افسوس کے کلمہ دوسرا اوپر زبان کے ہوگا ہیچ مدخل کے
ہے الشہر المعظیم الذی فضلہ اللہ تعالے وفضلنا اللہ بہذا النبی الکریم الذی من اللہ علینا
بسید الاولین والآخرین الے آن قال ثم صوم الاثنین ذلک یوم ولدت فیہ الخ

[illegible] اور [illegible] عمل [illegible] ان کا [illegible]
[illegible] الاسلام [illegible]
[illegible] علیہ وسلم [illegible] قال [illegible]
[illegible] الحافظ [illegible] الدین [illegible] کا [illegible] المولد الشریف فی ربیع الاول [illegible]
[illegible] الدین قسطلانی بیچ مواہب لدنیہ کے فرماتے ہے قال ابن الجوزی عنا فکان
[illegible] کا فرالذی نزل القرآن الخ جلال الدین سیوطی بیچ [illegible] کے ارشاد
[illegible] بادشاہ ملک عادل عالم کامل ابو سعید المظفر رحمہ اللہ تعالے و حضر [illegible]
[illegible] بغیر نکیر [illegible] اجماعا و قد صنف علیہا الائمۃ منہم الحافظ ابو شامہ شیخ الامام
[illegible] کتاب مطول بیچ در المنتظم کے فرمایا و قد عمل محبوا النبی صلے اللہ علیہ وسلم فرحا بمولدہ
الولائم [illegible] کما قال جمال الدین الہمدانی والمنصور والسبتی و ناصر الدین المبارک اور
شیخ جمال الدین عبد الرحمن اور امام ظہیر الدین نے کہا انہ بدعۃ حسنۃ اذا قصد جمع
الصالحین والصلوۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم واطعام الطعام للفقراء والمساکین
الخ اور بہت سے بین معتبر رسالہ فارسی بیچ باب مولود میں مولوی صاحب نے سند بیچ کی ہین اس مترجم
نے بسبب طوالت کلام کے نہین لکھین جسکا شوق تحقیقات اس سے زیادہ کا ہوو رسالہ فارسی
[illegible] صاحب طلب کرے جب قلعی منکرین کی بوجہ احسن کہل جاوے معلوم نہین کہ کیا بلا
[illegible] وہابیون کو پیش آئی کہ باوجودیکہ حاجی اسحاق اپنی کتاب مائۃ المسائل بیچ سوال و جواب
[illegible] مین لکھتے ہین قیاس عرس بر مولود شریف غیر صحیح ست زیرا کہ در مولود
ذکر ولادت خیر البشر و آن موجب سرورست و در شرع اجتماع برای فرحت و سرور
[illegible] از بدعات و منکرات باشد آمدہ انتہے عبارتہ لیکن نیک ہونا اور مستحب ہونا مولود
[illegible] شریف کا ما مون و این سے اور تمامی محدثین اور تمام فقہاے باتمکین سے بیچ تعین
[illegible] اور تعین ماہ ربیع الاول اور تاثیرات کے ثابت ہوا اب وہ سیر [illegible] حاجی دم زدن کی
[illegible] ہے اور جا دم زدن کی کہا اگر جو شخص کہ ایک ہاتہہ دیکو جو چاہے سو کہے امام ابن
[illegible] ہین کہ محافل مولود کرو اور کہانا کہلاؤ اور سرور حد سے زیادہ کرو تاکہ دل کا غرور [illegible]

[illegible] ہیں واسطے محافل مولود ان عبد الوہاب کا ساتھ خوشی ولادت کے طلب ہے اور
[illegible] ہے [illegible] کتاب [illegible] بے غیر جیسے [illegible] کی
ہیں اور مواجب اور بیان معجزات سے منع ہوتے ہیں اور نہ بیان حضرت مولود شریف
کے پیش آتے ہیں البتہ یہ وہابی نجدی کی بھی معجزات اونکے پہچانے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حق فَبَشِّرْهُمْ [illegible] اب ختم ہوا یہ رسالہ اور ایک لطیفہ کہ بعض
مہرکشان [illegible] دشمن حسین نے لکھا ہے اور قول اوسکا فرق [illegible] نقل کیے ہے

لطیفہ [illegible]
تحفۃ المحبین

وہ یہ ہے کہ جو حضرت مجیب نے ارقام فرمایا ہے جواب باصواب اور مضمون
لاجواب ہے اور مجالس مولود وغیرہ اسی قبیل سے ہے جیسے کہ تذکرہ
اہل بیت کا موسم خاص میں بیان کرنا مکروہ اور نامناسب ہے لکھتا ہوں میں یہاں اس
میں غور کر خیر اسلے نے کسقدر لیاقت بلکہ حماقت کو کام فرمایا ہے کہ تحریر یا بہرحال اول یہ کہ
رسالہ تحفۃ الطالحین زبان فارسی میں ہے اور جناب عبارت ہندی میں لکھتے ہیں دوسرے
یہ کہ لکھتے ہیں جواب باصواب اور مضمون لاجواب ہے یعنی بلاشبہہ ذکر شہادت حرام ہے
اور بھی بیان مولود بدعت سیئہ بعد لکھتے ہیں کہ تذکرہ اہل بیت کا موسم خاص میں
بیان کرنا مکروہ و نامناسب ہے اول حرام فرمایا ہے من بعد مکروہ و نامناسب ارشاد
فرماتے ہیں شاید کہ وحی آئی ہو تیسرے یہ کہ فرماتے ہیں تذکرہ اہل بیت کا موسم خاص میں
اس قید سے مکروہ بھی منسوخ کیا کس واسطے کہ یہ عبارت صاف دلالت کرتی ہے کہ تذکرہ
اہل بیت بشرط عدم موسم خاص جائز ہے یقین واثق ہے کہ بلاشبہہ حضرت جبرئیل نے
بصورت دحیہ کلبی آکر الہام کیا ہو الحمد للہ کہ دعوے ثبوت مع معجزات جناب کے تمام ہوا امید ہے کہ آپکے
کسی طرح کچھ تردد اور کوئی تامل نہ رہا اور بھی دعوا مجیب کا ساتھ شہادت جواب باصواب حضرت کے
ختم ہوا + اللّٰہُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ اَللّٰہُمَّ أَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ

ماشاء الله لا قوة الا بالله

هزاران هزار شکر وسپاس ایزد تعالی و تقدس که این رساله عجیبه در جواهر عروض و علم و نتیجه مسمی به



از تصانیف مستطاب حضرت تحقیقات مآب جناب مولانا حکیم وکیل احمد سکندرپوری حفظه الله عن الشرور والعیوب

در مطبع مجتبائی دهلی باهتمام حافظ محمد عبدالاحد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خدائے تعالیٰ کو جو مُردون کو جلاتا ہے منزلِ اوّل مین جسے قبر کہتے ہین اُنکو آزماتا ہے
کسیکو سعید کسیکو شقی بناتا ہے۔ کسیکو بہشت کسیکو دوزخ کا موعود فرماتا ہے۔ درود محمد مصطفےٰ پر
جنکی رسالت و نبوتِ حقّہ کا سوال مُردون سے کیا جاتا ہے۔ جو شخص اقرار کرتا ہی وہ بہشتی
قرار پاتا ہے وعلیٰ آلہ وصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوٰۃ کے کہتا ہے فقیر حقیر سراپا تقصیر
وکیل احمد سکندرپوری غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ کہ اس زمانے مین جو
چل رہا ہی بعض حضرات کو طریقۂ مروجہ صدقۂ اموات کی حرمت پر سخت اصرار ہے جسی یہہ
لوگ صدق زبان خیال کرتے ہین مگر بیچارے مُردون کا خون ہوا جاتا ہے یہ بیہودہ قیل و
قال انکو ایسے ثواب سے محروم رکھتا ہی جسکے وہ مستحق ہین اسلئے مینے یہ مناسب خیال کیا کہ جواز
تیجے مین ایک رسالہ مستقلہ جسکا نام **نتیجہ** ہو اُردو زبان مین لکھا جائے جس سی اسکی اصلیت
لوگون پر کھل جاوی پھر لوگ دل کھول کے ایصالِ ثواب مین کوشش کرین اور منکرین کے
کہنے سے وہ مردون کو ثواب سے محروم نرکھین یہ کیسی قساوتِ قلبی ہے کہ ایک عزیز یا دوست

جنکی عالمِ حیات مین سو طرح کی خاطر کرتے تھے جب مرگیا تو اُسکے مال کو دبا بیٹھے اور اُسکی مطلق پرواہ نکی کہ وہ بیچارہ کس مصیبت مین مبتلا ہے اگر کسینے یاد بھی دلایا تو اُوٹھ کر گردن پھیر لی علاوہ رحم یا محبت کا مقتضے یہ تھا کہ جسطرح عالمِ حیات مین اُنکی خاطر کرتے تھے بعد انتقال کے متعدد طریقے سے اُسے ثواب پہنچاتے تاکہ عالمِ برزخ مین جسمین وہ مدد کا بہت محتاج ہی اُنکو ان اثر یا یا جاتا ہے ایسی مدد پہنچتی جس سے اُسکو ایک قسم کا فائدہ حاصل ہوتا قرآن و حدیث و کلام ائمۂ مجتہدین مین کہین ایصالِ ثواب مالی یا بدنی کی ممانعت نہین پائی جاتی بلکہ احادیث مین تحریص و تشویق مذکور ہے فقہاء معتبرین کے کلام مین بھی کہین اسکی نہی دیکھنے مین نہین آئی اگر کسینے ممانعت لکھی ہے تو اُسمین کچھ نہ کچھ قید لگائی ہے جس سے نتیجہ یا یون کہین کہ ایصالِ ثواب مالی یا بدنی کے جواز کا انکار نہین ہو سکتا البتہ صاحبِ نصاب الاحتساب نے بہت سی وجوہ تحریر کیے ہین جنکا بطلان ادنی تامل سے ہو جاتا ہے مجھکو بڑا تعجب یہ ہی کہ منکرین جب ممانعت کی وجوہ بیان کرتے ہین تو آخر الامر گھبرا کر جواز کے قائل ہو جاتے ہین اور کسی کتاب مین کچھ لکھتے ہین کسی مین کچھ دلیل جو بیان کرتے ہین وہ کچے دھاگے سے بھی کمزور۔ اب مین چاہتا ہون کہ پہلے ایصالِ ثواب کا طریقہ مروجہ بتاؤن پھر منکرین کی تقریر پریشان لکھ کے ایک ایک کا جواب دون پھر نصاب الاحتساب کی وجوہ بیان کر کے انکا جواب لکھون اُسکے بعد فقہا کا کلام لکھ کے اُسکے معنی بتاؤن تاکہ معلوم ہو جائے کہ بے سمجھے ہوے اُنسے استدلال کیا جاتا ہی اور اُسکی تائید مین فقہا کے کلام تحریر کرون اُسکے بعد اس بات کو ثابت کرون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے یہہ طریقہ چلا آتا ہے خیر القرون مین جب کوئی مرتا تھا فقراء کو ایصالِ ثواب کے لئے کھانا کھلاتے تھے۔ پھر یہہ بیان کرون کہ طعام موتی کا اغنیا کو کھانا جائز ہے۔ پھر چند مسائل ملحقہ بیان کر کے رسالہ کو تمام کرون

پہلا باب تیجے وغیرہ کی کیفیت میں

معمول یہ ہی کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہی اسکے اعزہ یا احباب بعد دفن کے غلہ پیسے کوڑیاں گورستان
مین فقرا کو دیتے ہین ذی مقدور روپے آبی روغنی روٹیاں قرآن شریف دلائل الخیرات اہل
احتیاج کو دیتے ہین بیشتر موتی کے کپڑے اور مستعمل اسباب بھی خیرات دئیے جاتے ہین پھر روزانہ
غلہ یا کھانا پکا پکایا اپنی استطاعت کے موافق فقرا پر تقسیم کرتے ہین تیسرے دن کچھ لوگ مردے
کے ورثہ کے گھر یا کسی مسجد مین عام ازینکہ وہ اُسی گورستان کے قریب ہو جسمین میت مدفون ہے
یا اُس سے دور ہو جمع ہوتے ہین انمین جو لوگ قرآن پڑھنے پر قادر نہین ہوتے وہ چنے پر سورہ اخلاص یا
کلمہ طیب پڑھتے ہین جو لوگ پڑھے لکھے ہوتے ہین وہ قرآن شریف پڑھتے ہین چونکہ اسقدر قرآن
شریف کا مہیا ہونا دشوار ہوتا ہے کہ ایک ایک آدمی کو دیا جاوے اسلئے تیس پارہ جُدا جُدا مجلد
ہوتے ہیں ایک ایک پارہ ایک ایک شخص کو دیا جاتا ہے جب ایک ختم ہوتا ہے تو پھر اکھٹا کرکے
تقسیم کرتے ہیں اور کہین دو دو چار چار قرآن شریف کے علیحدہ علیحدہ پارے جلد بندھے ہوئے
ملجاتے ہین تو ایک ہی بار کی تقسیم مین دو دو چار چار ختم ہوجاتے ہین جو لوگ آتے جاتے ہین انکو
قرآن شریف کے پارے دئے جاتے ہیں یہ قرآن خوانی اسوقت تک ہوتی ہی جبتک اُسکی ورثہ خیال
کرتے ہیں کہ لوگوں پر بار نہین گذرتا ہی جب یہ خیال ہوتا ہے تو پھر پارے تقسیم نہین کئے جاتے اگر کسیکے
پاس کوئی پارہ رہجاتا ہے تو وہ تکمیل کردیتا ہی نہین تو وہ کسی حافظ یا ایسے ناظرہ خوان کو دیتا ہی جو
تیز پڑھتا ہے تاکہ وہ جلد تمام کردے اگر اُس مجمع میں کوئی شخص ایسا نہین ہوتا تو وہ قرآن شریف کو
بیچ دیتا ہے پھر پنج آیت پڑھی جاتی ہے اور بعد ایصالِ ثواب و فاتحہ خوانی کے مجلس برخاست
ہوتی ہی کبھی حاضرین کو پان تقسیم ہوتا ہے کبھی خوشبو اور مٹھائی سامنے لائی جاتی ہے عام ازینکہ

کو یعنی دے یا نہ دے کبھی فقرا و اغنیا کو کھانا کھلاتے ہیں کبھی صرف فقرا کو کھانا کھلاتے ہیں
اور اغنیا کے مکانوں پر کھانا بھیجدیتے ہیں یوں تو چالیس دن تک برابر فقرا کو کھانا دیتے
ہیں مگر دسویں بیسویں چالیسویں کو زیادہ فقرا کو کھلاتے ہیں بعض لوگ چالیسویں کو غنیا کو
بھی کھانا کھلاتے ہیں یا انکے گھروں میں بھیجدیتے ہیں پ ششماہی و برسی میں بھی فقرا کو کھانا
کھلاتے ہیں کبھی غنیا کے گھر بھی بھیجتے ہیں پھر ہمیشہ ہر سال اُس موتی کا عُرس کرتے ہیں
یا ہر سال کچھ نہ کچھ پکا کے فقرا کو کھلاتے ہیں یا غنیا کو بھی کھلاتے ہیں ایصالِ ثواب میں
ان ایام کی تخصیص اس وجہ سے نہیں کیجاتی ہے کہ بہ نسبت اُس دن کے جو اسکی قبل ہے یا بعد
آئیگا ثواب زیادہ ملتا ہے بلکہ تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ صاحب مصیبت کی تعزیت تین دن
تک کیجاتی تھی اسکے بعد تعزیت مکروہ ہے ایسی صورت میں اگلے بزرگوں نے یہ خیال کیا کہ
پہلے دن جسدن موتی کو دفن کرتے ہیں اکثر اقربا و احباب حاضر آتے ہیں اور تعزیت کرجاتے
دوسرے دن بھی اہلِ مصیبت کے بعض احباب آتے ہیں اور ادائے تعزیت کرتے ہیں خصوصاً ایسے
لوگ جنہیں بوقتِ وقوعِ واقعہ اسکی اطلاع نہوی یا وہ کسی وجہ سے ورثہ کی تعزیت پہلی دن نکرسکی
تیسرا دن تعزیت کا اخیر دن ہے اس دن اسلئے تیجا کیا جاتا ہے تاکہ باقی لوگ بھی شریک
ہوں پھر اسکے بعد بار بار تعزیت کی زحمت نہ اُٹھائیں اس مجلس سے تین فائدے حاصل ہوے
پہلا فائدہ ادائے تعزیت ہے جو امر مستحب ہے **دوسرا فائدہ** زیارتِ قبر جو سُنت ہے
تیسرا فائدہ ایصالِ ثوابِ بدنی و مالی جو مسنون طریقہ ہے چونکہ موتی کو صدقہ
چالیس دن دینا چاہیے جسکا ذکر آگے چل کر آئیگا لوگوں نے آسانی کے لئے یوں ٹھیرالیا ہے کہ
دسویں بیسویں چالیسویں کو زیادہ لوگوں کو کھلادیتے ہیں عام ازیں کہ ہر روز فقرا کو کچھ
کچھ دیتے ہوں یا نہ دیتے ہوں اس سے کئی قسم کی آسانی ہوجاتی ہے پہلے آسانی یہ ہے کہ

ان تاریخوں کے معین ہونے سے فقرا اکھٹے ملجاتے ہیں بلکہ وہ خود بخود جمع ہوجاتے ہیں دوسری
آسانی یہ ہے کہ کبھی ونانہ پکانے میں اور تقسیم کرنے میں دقت ہوتی ہے تو اکٹھا چند فقرا کو
دسویں بیسویں چالیسویں کو کھلا کر ایصالِ ثواب کرتے ہیں چالیسویں کو بھی اجملہ اس وجہ سے
زیادہ اہتمام کرتے ہیں کہ چالیسویں کے بعد سے مردوں کا تعلق گھر سے کم ہو جاتا ہے سوائے
اسکے چالیسواں بہار روز ہے جسپر مردہ کی آزمائش ختم ہو جاتی ہے چنانچہ اسکا ذکر آگے کیا جائیگا
علاوہ اسکے بسبب عہد موت کے میت کو چالیس دن تک اپنے گھر کا شوق رہتا ہے شرحِ برزخ
میں ہے یَنْبَغِیْ اَنْ یُّوَاظِبَ عَلَی الصَّدَقَةِ لِلْمَیِّتِ اِلٰی سَبْعَةِ اَیَّامٍ
وَقِیْلَ اِلٰی اَرْبَعِیْنَ فَاِنَّ الْمَیِّتَ یَشْتَاقُ اِلٰی بَیْتِہٖ یعنی سات دن یا چالیس دن
تک برابر میت کے لئے صدقہ دینا چاہئے اسلئے کہ میت اپنے گھر کی مشتاق رہتی ہے غرض چالیس روز
تک مردے گھر کے مشتاق ہوا کرتے ہیں اسکی بعد اوقات فاضلہ میں انکو گھر آنے کی اجازت ہوتی ہے
اور ظاہر ہے کہ روح کا گھر کو آنا دو غرض سے ہے ایک تو تعلقِ دنیاوی کے لحاظ سے جو انکو
عالمِ حیات میں تھا دوسرے اس خیال سے کہ دیکھے احیا ایصالِ ثواب میں اسکی کیا مدد کرتے ہیں
علامہ سیوطی رسالہ طلوعِ الثریا باظہار ما کان خفیا میں لکھتے ہیں کہ کھانا کھلانا سات دن
تک سنت ہے، مجھکو خبر ملی ہے کہ اب تک مکہ اور مدینہ میں جاری ہے اور صحابہ سے لیکر اب تک یہ
امر متروک نہیں ہوا ہے اور ہر طبقہ اپنے بزرگوں سے یہ امر سنتا رہا یہانتک کہ یہ امر صحابہ تک پہنچا
انتہی۔ یہ دیا لیا کچھ رائیگان نہیں جاتا میت کے لئے جو کچھ بطور صدقہ کے دیا جاتا ہے حضرت
جبرئیل علیہ السلام نور کے طبق میں رکھکر نہایت اہتمام سے اسکے قبر کے پاس لیجاتے ہیں
اور کہتے ہیں یہ وہ ہدیہ ہے جسکو تمہارے اہل نے تمہارے پاس بھیجا ہے مردے اس ہدیے سے نہایت
خوش ہوتے ہیں اور اسکے قرب جوار کے مردے جنکے اہل انکے لئے ہدیہ نہیں بھیجتے محزون متحسر ہوتے ہیں

ے

کیا مردود نہ فاتحہ نہ درود اَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ اَھْلِ بَیْتٍ یَمُوْتُ مِنْھُمْ مَیِّتٌ فَیَتَصَدَّقُوْنَ عَنْہُ بَعْدَ مَوْتِہٖ اِلَّا اَھْدٰی لَہٗ جِبْرَئِیْلُ عَلٰی طَبَقٍ مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ یَقِفُ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ فَیَقُوْلُ یَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِیْقِ ھٰذَا ھَدِیَّۃٌ اَھْدَاھَا اِلَیْکَ اَھْلُکَ فَیَدْخُلُ عَلَیْہِ فَیَفْرَحُ بِھَا وَیَسْتَبْشِرُ وَیَحْزُنُ جِیْرَانُہُ الَّذِیْ لَمْ یُھْدٰی اِلَیْھِمْ بِشَیْءٍ اُس گورستان کی مسجد میں جسمیں وہ میت مدفون ہے اسلئے بعض لوگ تیجا کرتے ہیں یا خیرات دیتے ہیں کہ روح کو جسد سے ایک خاص تعلق ہوتا ہے جیسے نائم کے جسد کے ساتھ رہتا ہے۔ ملا علی قاری مرقات میں لکھتے ہیں قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ فِیْ فَتَاوَاہُ اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاَرْوَاحُ الْکُفَّارِ فِیْ سِجِّیْنٍ وَلِکُلِّ رُوْحٍ بِجَسَدِھَا اِتِّصَالٌ مَعْنَوِیٌّ لَا یُشْبِہُ الْاِتِّصَالَ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بَلْ اَشْبَہُ شَیْءٍ بِحَالِ النَّائِمِ وَاِنْ کَانَ ھُوَ اَشَدَّ مِنْ حَالِ النَّائِمِ اِتِّصَالًا یعنی حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنے فتاوی میں یوں لکھا ہے کہ ارواح مسلمانوں کی علیین میں ہوتی ہیں اور کفار کی سجین میں اور ہر روح کو اپنی جسم کے ساتھ اتصال معنوی ہے اس قسم کا اتصال نہیں ہے جو زندگانی دنیا میں ہوتا ہے بلکہ نہایت مشابہ ہوتا ہے سونے والے کے ساتھ اگرچہ اسکا حال نائم سے بھی درجہ اتصال میں بڑھا ہوا ہوتا ہے غرض ایسی صورت میں روح کو زیادہ ادراک ہوتا ہے یوں تو اولیاء اللہ کے ارواح مقدسہ کو بہت کچھ قوت ہی ونکا ادراک بہت کچھ بڑھا ہوا ہے انکی لئے قرب بعد یکساں ہے مرقات میں ہے وَالرُّوْحُ اِذَا کَانَتْ لَطِیْفَۃً تَتَبَّعُھَا

الجسد فی اللطافۃ فسیر بجسدہا حیث شاءت وتمتع بما شاءت وتاوی الی ما شاء اللہ لہا کما وقع لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی المعراج ولاتباعہ من الاولیاء حیث طویت لہم الارض وحصل لہم ابدان متعددۃ ووجدوا فی اماکن مختلفۃ فی ان واحد واللہ علی کل شیٔ قدیر

یعنی روح جسوقت لطیف ہوتی ہے جسم لطافت میں اسکا تابع ہوتا ہے پھر روح جسم کے ساتھ جہاں چاہتی ہے سیر کرتی ہے اور جس چیز سے چاہتی ہے متمتع ہوتی ہے یہ امر اولیاء اللہ سے دور نہیں ہے ایسی صورت میں کہ زمین انکے لئے پیچیدہ ہوگئی ہے اور انکے لئے ابدانِ متعددہ حاصل ہوئیں جس سے وہ مکاناتِ مختلفہ میں آنِ واحد میں پائی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اگر قبر کے پاس مسجد یا کوئی سایہ دار درخت نہو پھر شامیانہ کھڑا کیا جائے یا ڈیرہ نصب کیا جائے تاکہ پڑھنے والوں کو آرام ملے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے مرقات میں ہے اذا کانت المخیمۃ لفائدۃ مثل ان یقعد القراء تحتہا فلا یکون منہیۃ قال ابن الہمام واختلف فی اجلاس القارئین لیقرؤا عند القبر والمختار عدم الکراہیۃ

دوسرا باب منکرین کی پریشان تقریر میں

جاننا چاہئے کہ سیوم وچہلم وغیرہ کو جو لوگ ناجائز کہتے ہیں وہ کوئی دلیل قابلِ لحاظ پیش نہیں کرسکتے بلکہ انکے اقوال اسقدر پریشان نظر آتے ہیں جسکا کچھ ٹھکانا نہیں جہاں تک انکے اقوال میری نظر سے گزرے ہیں انہیں لکھکر انکا جواب دیتا ہوں **پہلا قول** تقویۃ الایمان وایضاح کی تطبیق سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بعض اگلے نیک لوگوں نے بعضے مباح کام اُس وقت میں کچھ مصلحت سمجھکر کسی فائدہ کے لئے تجویز کئے یہ لوگ اُس فائدہ کے سبب سے اُن کاموں کو کرنے لگے

پھر ہوتے ہوتے خواص عوام میں وہ کام رائج اور جاری ہوگئے اور عوام کے نزدیک اُس
فائدہ کا لحاظ نہ رہا اور وہ کام باقی رہی اور بسبب رواج کے رسم پڑگئی اور اُسکے کرنیوالے کی
تعریف اور نہ کرنیوالے کی مذمت ہونے لگی پھر یہانتک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی شخص اُس سے بہتر طریقہ
اُسی کام میں یا زیادہ فائدہ کا نکالے تو کوئی اُسکو نہ مانے مثلاً اگلے عقلمندوں نے مُردوں کو ثواب پہنچانیکے
واسطے کھانا پکا کر خیرات کرنا مقرر کیا تھا اور بموجب مسئلہ کے صدقہ خیرات رشتہ مند محتاجوں کو
پہلے دینا چاہئے سو وہ لوگ رشتہ مند محتاجوں کو وہ خیرات کا کھانا اوّل دیا کرتے تھے پھر ہوتے
ہوتے اب نوبت پہنچی کہ اُس کھانے میں اب خیرات اور ثواب کا لحاظ مطلق نہ رہا لوگ صرف رسم و
رواج کے سبب کھانا پکا کر رشتہ مندوں میں حصے مقرر کرکے تقسیم کرتے ہیں اور وہ رشتہ دار
اگرچہ غنی دولتمند ہوں مگر کھانیکا حصہ نہ پہنچے تو شکوہ کریں پھر اگر کوئی خیرات صدقہ کا نام
تو بعضے غیرت والے رشتہ مند قبول نہ کریں اور وہ کھانا نہ لیں تو اب یہ رسم ٹھہر گئی خیرات صدقہ نہ رہا
پھر اگر اب کوئی نقد یا کپڑا خیرات کرے یا اور طرح سے مُردوں کو ثواب پہنچاوے اور رسم کے طور پر کھانا
نکرے تو اسقدر رہو کہ اگرچہ کچھ بھی نکرے تو اسقدر مطعون نہو فقط ہم اس تقریر کی نسبت یہ نہیں کہہ سکتے کہ
یہانتک صحیح ہے اموات کیطرف سے جو کھانا کھلایا جاتا ہے وہ ہمیشہ صدقہ سمجھا جاتا مسلمانوں میں فیصدی
ایک آدمی بھی ایسا نہوگا جسے یہ معلوم نہو کہ اس کھانے سے مردوں کو ایصال ثواب مقصود ہوتا ہے چونکہ خیر القرون
سے لوگ عادی ہو رہے ہیں اور اسکا عام رواج ہو رہا ہے اب اسے رسم و رواج خیال کر دیا جو چاہو کہو
مگر ہر شخص جانتا ہے کہ اس سے ایصال ثواب مقصود ہے فاتحہ کرنیوالے کی تعریف اسوجہ سے نہیں کیجاتی ہے کہ اُسنے
بیہودہ رسم کو کیا بلکہ اسوجہ سے تعریف ہوتی ہے کہ اُسنے مُردے کو ثواب پہنچایا اور منکرین کا کہنا ماننا
اور نہ کرنیوالے کی مذمت اسوجہ سے نہیں کرتے کہ اُسنے رسم و رواج کو چھوڑا بلکہ اس خیال سے کہ مُردوں کو ثواب سے
محروم رکھا اور منکرین کے دم میں آگیا۔ غنیا کو صدقہ اموات کھانا حرام نہیں ہے چنانچہ اسکا ذکر کیا جائیگا

پھر اگر کوئی غنی کھانا نہ ملنے سے شکایت کرتا ہی تو بیجا نہیں کرتا اگر کوئی غنی صدقہ کے نام سے ناخوش ہوتا ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ یہ صدقہ فرض ہے یا وہ اسی صدقہ فرض خیال کرتا ہے ورنہ صدقہ تطوع کہنے سے تو کوئی ناخوش نہیں ہوتا یا یہ کھانا بطور صدقہ انکے پاس نہیں بھیجا جاتا ہے بلکہ بطور ضیافت کے چنانچہ ضیافت کی نیت کی جاتی ہی ایسی صورت میں اغنیا اسی صدقہ کہنے سے چڑتے ہیں عام ضرورتیں ہر ملک کی مختلف ہوتی ہیں عرب میں پانی کی سخت ضرورت ہوتی ہی اسی لئے وہاں پانی کا صدقہ زیادہ جاری ہی اس ملک میں بلحاظ عام ضرورت کے کھانا کھلاتے ہیں پھر اگر کوئی نقد دیوے یا کپڑا خیرات دے اور کوئی شخص اسپر جرح کرے تو وہ مورد طعن نہیں ہوسکتا اسکی غایت یہ ہے کہ کھانے میں عام فائدہ ہی جو بدون خاص ضرورت کے نہ دیا گیا اگر نقد کی تعداد قلیل ہے تو وہ اس قابل نہیں کہ فقیر اس سے کچھ خریدکے پیٹ بھرے اگر تعداد کافی ہی تو بخیل بھوکے رہتے ہیں مگر روپیہ جمع کرتے ہیں بلکہ زکوٰۃ بھی نہیں دیتے اگر خواہ مخواہ صرف ہی کرتا ہے تو بعضے فقرا امیون گانجے میں روپیے پیسے اڑا دیتے ہیں کپڑے کی ضرورت ہر فقیر کو نہیں ہوتی تسلیم بخیتہ یہ فقرہ خام طعن کی وجہ یہ نہیں ہوتی کہ ثواب صرف کھانا کھلانے میں ہے نقد یا کپڑا دینے میں نہیں ہے بلکہ غالباً طعن کا منشا یہ ہوتا ہے کہ کھانا کھلانے میں عام فائدہ ہی جب صرف برابر ہے تو ایسا کام کیوں نہ کیجئے جسمیں عام فائدہ ہو اور تعین ایام میں زیادہ غرض دنیاوی ہے جسکا ذکر میں نے کیا دوسرا قول مائۃ مسائل میں ہے کہ فاتحہ چہلم کے دن مقرر کرنا یہ خیال کرکے کہ قبل چہلم یا بعد چہلم کھانے کا ثواب مردے کو نہ پہنچیگا یا چہلم کے روز ثواب زیادہ پہنچیگا جائز نہیں اسپر اصرار کبیرہ ہے فقط ہم کہتے ہیں کہ سوم یا چہلم کا دن صدقہ میت کے لئے جو معین کیا گیا ہی اس باب میں کوئی شخص گو وہ عامی کیوں نہو یہ نہیں خیال کرتا کہ اسکے قبل یا بعد مردے کو ثواب نہ پہنچیگا یا خاصۃً انہیں ایام میں زیادہ ثواب پہنچتا ہی یہ تراش خراش من تلقاء نفسہ ہے بلکہ اصل منشا یہ ہے کہ اموات مومنین کو قبر میں سات روز تک اور منافقین کو چالیس دن تک سوال ملائکہ سے امن نہیں رہتا سوا اسکی ضغطۂ قبر و ترک دنیا مع مافیہا انپر سخت شاق گزرتا ہی اسلئے

ان ایام میں وہ لوگ جسقدر صدقات کے محتاج ہوتے ہیں اسقدر دوسرے ایام میں محتاج نہیں ہوتے پھر
ان ایام میں بہ لحاظ اغراض کے جسکا ذکر اسکے قبل کیا گیا کسی روز صدقات زیادہ دیتے ہیں آور نفس تعیین
تو بدعت نہیں صدقہ عن المیت کلی طبعی ہی جسکا وجود بدون افراد کے پایا نہیں جاتا کسی کلی کا فرد نہیں
بنتا جبتک کلی میں مشخصات سے تخصیص نہو جیسے زمان و مکان و سائر مشخصات جب کلی عبادت
ہوئی تو اسکی جمیع اجزا عبادت ہونگی اسلئے کہ تمام اجزا میں وہ کلی پایا جاتا ہے جو فی نفسہ عبادت ہی
ہاں جب کلی کے ساتھ ایسی مشخصات ملیں جو فی نفسہ منہی عنہ ہیں تو اُس کلی سے وہ مشخصات زائل
ہوجاتی ہیں اور ان مشخصات کی سبب سے وہ فرد منہی عنہ ہوجاتا ہی ان مشخصات سے وہ کلی منہی عنہ
نہیں ہوتا۔ بات یہ ہے کہ جب اصل کسی شی کی ہر اوقات میں مشروع ہوئی تو وقت معین بھی افراد اوقات
مطلق سے ہوگا اسلئے کہ مطلق جب پایا جاتا ہے افراد میں پایا جاتا، یہ بات ظاہر ہے کہ مطلق کا جو فرد پایا جاتا ہی
باعتبار تعین و تشخص خارجی کے مانع تحقق اُس مطلق کا نہیں ہوتا و الا تحقق مطلق کا فرد میں ممتنع ہوگا
اور یہ باطل ہے اور تعیین وقت جو شرعاً ممنوع ہی اس سے وہ تعین مراد ہی کہ مانع تحقق مطلق کا ایسی معین کے
غیر میں ہو جسکا تعین شارع سے ثابت ہوا۔ مشروع دو قسم پر ہی مقید و مطلق۔ مقید میں اُس قید کی رعایت
ضروری ہی جو شارع سے ثابت ہوئی ہو اُسکا ہرگز بدلنا جائز نہیں مطلق میں رعایت قید و خصوصیت کی
نہیں ہوتی بلکہ مطلق کے ہر فرد میں صلاحیت تحقق مطلق کی ہوتی ہی مثلاً کوئی حکم احکام شرع سے مطلق اوقات
میں مشروع ہو جیسے ایصال ثواب عبادات مالی و بدنی نفع اموات کے لئے پھر اگر روز سوم اس لحاظ سے
تعین کیا جائے کہ بسبب قرب اوقات موت کے بسبب ظلمت قبر و ضغطہ قبر و توحش و سوال ملائکہ کے موتی زیادہ
تر محتاج ایصال ثواب ہیں پس ایسی وقت شرعاً مشروعیت اعمال خیر میں مضائقہ نہیں پایا جاتا عام
ازینکہ تلاوت قرآن مجید ہو یا اداے صدقات یا دونو یا اس قسم کے اور اعمال حسنہ اور اگر اس لحاظ سے
روز سیوم کی تعیین کیجاوے کہ یہی دن اعمال خیر کرنا روا ہے اسکی سوا اور دوسرے دن جائز نہیں ہے تو یہ نیت

باطل ہے اسلئے کہ اس صورت میں تشریع شرع جدید و تغیر حدود اللہ لازم آتا ہے جو قطعاً ممنوع ہے اگر اس خیال سے ہے کہ ثواب الطعام کا دوسرے دن مردہ کو نہیں پہنچتا تو یہ غلط ہے ضرور پہنچتا ہے **تیسرا قول** اطعام اہل میت ناجائز ہے ہم کہتے ہیں کہ اسکی تین طریقے ہیں پہلا طریقہ اہل میت کے لئے اپنے گھر کھانا پکوا کر کھلانا یہ طریقہ مسنون ہے چنانچہ عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا **اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرَ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ** یعنے آل جعفر کے لئے کھانا پکاؤ انپر ایسا حادثہ گزرا ہے جس سے وہ کھانا نہیں پکا سکتے۔ یہ خطاب صحابہ کیطرف تھا اس حدیث کو احمد نے اپنی مسند میں اور ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ و حاکم نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے یہ حکم کچھ آل ابی جعفر کیلئے خاص نہ تھا بلکہ جب جنگ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کھانا پکوا کر بھیجا دوسرا طریقہ اہل میت کا اپنے اعزہ سے بھی لوگوں کو جو دور سے یا قریب سے اس حادثہ میں شریک ہوئے ہوں کھانا کھلانا اس صورت کے ناجائز ہونیکی کوئی وجہ قوی یا ضعیف نہیں پائی جاتی اعزہ کو اگر کھانا نہ کھلایا جائیگا تو کیا وہ بھوکے مارے جائینگے تیسرا طریقہ ثواب سمجھ کے بزرگونکی ضیافت کرنی یہ طریقہ بھی ناجائز نہیں ہے۔ ایک انصاری کا انتقال ہوگیا تھا انکی دفن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک تھے بعد دفن کے انکی بی بی نے آپکی اور صحابہ کی جو آپکے ساتھ تھے دعوت کی چنانچہ یہ حدیث آگے چلکے ذکر کیجائیگی پھر کچھ محل کلام کا نہ رہا اور یہہ کہنا یہ حدیث نہیں یا اوائل حال کا یہ قصہ ہے عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔ اس قائل سے یہ تو پوچھئے کہ احادیث کی نسبت اسطرح **مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ** غیر ثابت یا منسوخ کہنا کب جائز ہے یہ حدیث مشکوۃ شریف میں معجزات کے بیان میں بروایت عاصم بن کلیب مذکور ہے **چوتھا قول** فرش پر کھانا کھلایا جاتا ہے جو ناجائز ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اگر فرش پر کھانا نہ کھلایا جائے تو پھر کیا گوبر سے زمین لیپ کے کھانا چنا جائے **پانچواں قول** اہل میت کے گھر لوگ جمع ہوکر کھاتے ہیں جو ناجائز ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اسمیں قباحت کیا ہے خود سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ رضی اللہ عنہم اہل میت کے گھر تشریف لیگئے

تھے حدیث کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ آپ تقریب دعوت بلائے گئے تھے جسے آپ نے قبول فرمایا پھر ناجائز کہنا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل پر ایک قسم کا اعتراض ہے **چھٹا قول** یہ امر مباح ہے جسے لوگ واجب
یا سنت سمجھتے ہیں یہ محض خیال خام ہے مردے کے نفع پہنچانے کے لئے کھانا کھلایا جاتا ہے جسے اہل استطاعت کھلاتے
ہیں جو لوگ مستطیع نہیں ہیں وہ مجبوری سے نہیں کھلا سکتے فیصدی دس آدمی شاید ایسے ہونگے جو اچھی طرح طعام
عن اہانت کرتے ہیں نہیں تو بیچارے محتاج کیونکر کھانا کھلا سکتے ہیں ننگی کیا نہائیگی کیا نچوڑیگی چادر دیکھکر
آدمی پاؤں پھیلاتا ہے غرض کوئی شخص اسے واجب نہیں خیال کرتا **ساتواں قول** قرن اول میں نہ تھا اسکا
جواب یہ ہے کہ مولوی رشید الدینخان صاحب نے جو مولوی عبد الحی صاحب سے جامع مسجد دہلی میں مناظرہ کیا تھا
اسمیں جہاں بہت سے امور بالمشافہ طے ہوے یہ مسئلہ بھی طے ہوا بعض اشخاص نے مولوی عبدالحی صاحب سے
پوچھا کہ آپ فاتحہ سیوم کے باب میں کیا فرماتے ہیں مولوی عبد الحی صاحب نے کہا کہ قرن اول میں نہ تھا
اسے نہ کرنا چاہیے مولوی رشید الدینخان صاحب نے اسکے جواب میں یہ فرمایا کہ جب کتب حنفیہ میں تین روز
تک تعزیت جائز لکھی گئی ہے پھر اگر اہل اسلام نے خیال کیا کہ صاحب تعزیت کے پاس بار بار آنے سے زیادہ
حرج نہو اور انکو ہر شخص کی ملاقات کے لئے گھر سے آنا نہ پڑے یا وہ ایک جگہہ قیدیوں کی طرح بیٹھا نہ رہے
یا تین روز کوئی مکان لوگوں کے آنے جانے کے لئے مہیا نہ رکھے اور نیز اس خیال سے کہ تعزیت کرنیوالونکو
حرج نہو اور انکو اہل مصیبت کے برآمد کا انتظار کرنا نہو اور اسی قسم کے مصالح کے خیال سے ان ایام سے
ایکدن تعزیت کے لئے مقرر کیا اور اس روز قرآن کا ختم اور ایصال ثواب دیکو جسکا جواز کتب حنفیہ میں
موجود ہے مقرر کیا پھر اسمیں کیا قباحت ہے جس سے یہ طریقہ ممنوع قرار پایا مولوی عبدالحی نے اسکے جواب میں
کہا کہ ہم مطلقاً فاتحہ سیوم سے منع نہیں کرتے بلکہ ایسے شخص کو اس سے منع کرتے ہیں جو تیسرے دن میں منحصر
خیال کرے اور یہ سمجھے کہ اس روز کا ثواب دوسرے یا چوتھے دن سے زیادہ ہے اسکی امتناع میں کسیطرح کا شبہہ
نہیں اسکی مثال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی تصریح فرمائی ہے کہ رمضان میں ثواب

اعمال کا زیادہ ہوتا ہے پھر اگر کوئی شخص کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فاتحہ بارھویں ربیع الاول کو ثواب میں نزدیک فاتحہ رمضان سے زیادہ ہے تو اس قسم کا اعتقاد بد ہے اور جو فعل کہ اس اعتقاد کی وجہ سے پایا جاوے وہ بھی ممنوع ہے مولوی رشید الدین خانصاحب نے اسکی جواب میں فرمایا کہ یہ بات ثابت ہے کہ زیادتی مقدار ثواب کی بلحاظ ایام کے بدون علم شارع کے معلوم نہیں ہو سکتی پھر اپنی طرف سے بعض ایام کی نسبت جنکی لئے شارع کیطرف سے کوئی تصریح نہیں پائی جاتی یہ خیال کرنا کہ انہیں عمل کا ثواب زیادہ ملتا ہے میری نزدیک بھی باطل ہے لیکن اس مقام پر جو کثرت ثواب بارہ ربیع الاول میں بنسبت ایام رمضان المبارک کے بیان کیا گیا قیاس مع الفارق ہے اسلئے کہ رمضان کا کثرت ثواب احادیث صحیحہ سے ثابت ہے پھر جو شخص کسی وقت میں بنسبت رمضان کے زیادہ ثواب عبادات کا خیال کری مبتدع ہے فاتحہ سیوم کی یہ کیفیت ہے کہ شارع کیطرف سے کوئی حکم اسطرح کا نہیں ہوا ہے کہ فلاں روز ثواب زیادہ ہی تاکہ اہل فاتحہ اگر یہ خیال کریں کہ روز سوم کا ثواب زیادہ ہی تو وہ منافی اس نص کی سمجھا جائی بلکہ ہر روز کی نسبت ثواب کے مستحق ہونے میں برابر ہی پھر اگر کسی شخص نے برعایت مصلحت جزئیہ کے کسی روز کو منجملہ اوقات متساویہ کے فاتحہ میت کے لئی مقرر کیا تو اسکا فضل اس قسم سی کیونکر متصور ہوگا جیسے کہ کوئی شخص غیر رمضان کی عبادات خیرات کو رمضان کی عبادات و خیرات سے زیادہ سمجھی مولوی عبدالحی نے کہا کہ میرے نزدیک منع فاتحہ سیوم کی وجہ نیت ہے اگر فاتحہ کرنیوالونکی نیت یہ ہے کہ تیسرے دن ثواب فاتحہ کا بہ نسبت دوسرے ایام کے زیادہ ہوتا ہے تو البتہ یہ صورت منع ہے اگر ایسی نیت نہیں ہوتی تو منع نہیں ہے **آٹھواں قول** رفاہ المسلمین شرح مسائل اربعین میں لکھا ہی دستور ہے کہ مرنے سی تیسرے دن لوگ جمع ہوکر تعزیت کے واسطے میت کے گھر جاکر کلمۂ طیبہ و سورۂ اخلاص وغیرہ پڑھکر ثواب بخشتے ہیں اور اہل میت شیرینی وغیرہ اسوقت حضار مجلس میں تقسیم کرتے ہیں جائز ہے یا نہیں اور تیجا اور دسواں اور بیسواں اور چالیسواں وغیرہ مقرر کرنا درست ہی یا نہیں **جواب** تعزیت کرنے کی اصل تو شریعت سے ثابت ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہوچکا لیکن تیسرے دن حافظوں اور قاریوں کو تمام کلام اللہ یا کوئی سورۂ پڑھوانے کو جمع کرنا مکروہ ہے نصاب الاحتساب میں

لکھا ہے کہ قرآن شریف کا بلند آواز سے جماعت کے ساتھ پڑھنا جسکو سپارہ خوانی کہتے ہیں مکروہ ہے **تنبیہ** اور اکیس وجہیں مکروہ ہونے کی اسمیں لکھی ہیں اس مختصر میں انکا لکھنا بخوف طوالت نامناسب ہے **قولہ** اور تیجا اور دسواں وغیرہ مقرر کرنا اور ان دنوں میں کھانا پکانا اور قرآن پڑھکر اہل میت سے دعوت لینا مکروہ ہے فتاوی بزازیہ میں لکھا ہے پہلے اور تیسرے دن یا ہفتہ کے بعد کھانا تیار کرنا اور رسوم کے دنوں میں قبر پاس کھانا یا شیرینی لیجانا اور قرآن پڑھکر دعوت لینا اور صالحوں اور قاریوں کو تمام کلام اللہ یا سورہ انعام یا سورہ اخلاص پڑھوانے کو جمع کرنا مکروہ ہے اور اہل مصیبت سے ضیافت لینا بھی مکروہ ہے اسلئے کہ ضیافت لینا شادی میں چاہئے غمی میں نہیں چاہئے کہ بدعت قبیحہ ہے اسیطرح مستملی شرح منیتہ المصلی اور فتح القدیر میں لکھا ہے کہ اہل مصیبت سے ضیافت لینا بدعت قبیحہ ہے کیونکہ یہ بات شادیوں میں مشروع ہے نہ کہ ماتموں میں اور نوادر الفتاوی میں آیا ہے کہ جو کھانا مُردے کیواسطے تیسرے دن یا ساتویں دن یا چہلم کو یا برسی کو تیار کریں وہ کھانا علماء و فضلا کو کھانا مکروہ ہے پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مُردہ کا کھانا دل کو مُردہ کرتا ہے اور مریض کا کھانا دل کو مریض کرتا ہے اور نوادر الہشام میں لکھا ہے کہ جو کھانا مُردونکی روح کیواسطے تیار کیا ہے اُسکا قبول کرنا مکروہ ہے اور یہی مضمون فتاوی قراخانی میں بلکہ سب معتبر فتاوونمیں غرب سے شرق تک مندرج اور مملو ہے لیکن بلا تخصیص اور بلا تعیین ان دنوں کے اور کسی اور دن کے جب چاہیے تب مُردہ کیطرف سے کھانا پکاکر محتاجوں اور مسکینوں کو دینا بہت خوب ہے چنانچہ بزازنے کہا ہے کہ اگر کھانا محتاجوں کے واسطے تیار کیا جاوے تو بہتر ہے اور جامع البرکات میں مذکور ہے کہ جو کھانا مُردونکی طرف سے محتاجوں پر تصدق کرینگے پکاویں گے ثواب اُسکا مُردونکو پہنچے وہ کھانا سوائے محتاجوں اور فقیروں کے کسی اور کو کھانا درست نہیں کیونکہ تصدق تو فقیروں ہی پر ہوتا ہے۔ اور غنیا کیواسطے ہدیہ مقرر ہے اور یہ جو اس ملک میں رسم ہے کہ طعام وغیرہ سامنے رکھکر دونوں ہاتھ اُٹھاکر سورہ اخلاص وغیرہ بطور رواج اس دیار کے پڑھتے ہیں سو یہ طریقہ اور دستور علماء سلف سے منقول نہیں بلکہ حرمین شریفین میں آجتک کوئی اہل فضل وکمال جو آنحضرت کے

عہد شریف سے اب تک ستی میں یا سپر انوار پڑھتے آئی ہیں طعام یا شیرینی پر رکھا چکنے سے پہلے ہی فاتحہ مروجہ کو اس طریق سے واقف بھی نہیں مگر جو لوگ ہندوستان سے حرمین شریفین کی زیارت کو جا کر وہاں گئی ہیں اور اقامت اور بود و باش وہاں کی اختیار کی ہے وہ البتہ ہندوستان کی رسم و عادات کے موافق اپنے گھر میں مرتکب اس امر کے ہوتے ہیں مگر اسکا کچھ اعتبار نہیں بلکہ وہاں کی علماء ہندوستانیوں کی ان حرکات پر خبردار ہو کر انکو زجر و توبیخ کرتے ہیں اور جامع البرکات میں منقول ہے کہ طریق علماء سلف کا یوں تھا کہ کھانے کے بعد اہلِ ضیافت کیواسطے دعا مغفرت کی کرتے تھے اور شرعۃ الاسلام میں لکھا ہے کہ مہمان کو چاہیے کہ کھانا کھا کر صاحب طعام کو اس طرح دعا کرے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهٗ وَيَسِّرْ لَهٗ اَنْ يَّفْعَلَ خَيْرًا مِّنْهُ وَقَنِّعْهُ بِمَا اَعْطَيْتَهٗ وَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَجَعَلَنَا وَاِيَّاهُ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ اور یہ بھی اس کتاب میں ہے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہے اور بعد فراغت کے قل ہو اللہ احد پڑھے اور جو پہلے بسم اللہ کہنا بھول جاوے تو جب یاد آوے تب کہے اور جو بعد کھانیکے یاد آوے تو یوں کہے بسم اللہ اوّله وآخره اور جو کچھ کہ علماء سلف سے بدرجہ عبادت منقول نہیں اسکو عمل میں لانا بدعت ہے اور جو بدعت ہے سو گمراہی ہے **تنبیہ** کھانے کے آداب سے ہے کہ جسوقت کھانا سامنے رکھا جاوے تو بسم اللہ کہکر جلد کھانا کھانے میں مشغول ہو جاوے توقف وانتظار نہیں یہانتک کہ کھانا حاضر ہوا اور اتفاقاً ادھر نماز کیواسطے تکبیر اقامت شروع ہو تو یہ لوگ کھانا کھاویں اور اپنی نماز تاخیر کریں مشکوۃ شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ یعنی جب کھانا موجود ہو تو نماز کو توقف کیا جاوے انتہی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جسوقت تم میں سے کسی کے سامنے کھانا رکھا جاوے اور نماز کیواسطے تکبیر شروع ہو جاوے تو وہ شخص پہلے کھانا شروع کر دے تاکہ کھانے سے فراغت ہو اور نماز بعد فراغت کے ادا کرے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ اگر کھانا انکے سامنے رکھا جاتا اور ادھر اتفاقاً نماز کے واسطے تکبیر شروع ہوتی تو جب تک کہ کھانے سے فراغت نہ ہوتی

نماز کو نگتے اور امام کی قرارت کو سنتے رہتے اور فتاوی بزازیہ میں اور فتاوی تاتارخانی میں لکھا ہے کہ
کچھ کھانا یا روٹی سامنے آوے تو کھانا شروع کر دے اور سالن کا انتظار نہ کرے انتہی۔ اب جاننا چاہئے کہ اس
ملک ہندوستان میں رواج ہے کہ جب کبھی کسیکو کسی بزرگ یا کسی اور میت کے واسطے شیرینی کا یا کھانے وغیرہ کا
ثواب پہنچانا منظور رہتا ہے تو پہلے اکثر پیروں کو اور اکثر اپنی برادری کے لوگوں کو بلا کر وہ کھانا اور شیرینی وغیرہ
انکے روبرو رکھدیتے ہیں پھر گھڑی دو گھڑی تک یا کم و بیش اس کھانے اور شیرینی پر فاتحہ مصطلحہ مروجہ
اس ملک کے پڑھتے ہیں بعد اسکے وہ کھانا وغیرہ ان لوگوں کو کھلاتے ہیں یعنی جب تک فاتحہ مذکورہ
تمام عمل میں نہ آوے اسوقت تک وہ کھانا اور شیرینی وغیرہ کسی کو دینا اور کھلانا یا اسمیں کسی طرح پر تصرف
کرنا روا نہیں جانتے اور یہ بات اور عادت اوپر حدیثوں اور روایتوں کے صریح خلاف ہے مناسب ہے کہ
جو کھانا کسی کے ثواب پہنچانے کے لئے پکاویں تو فقیروں اور محتاجوں کو کھلا کر پھر ثواب اسکا مردہ کی روح کو بخشدیں
اور چاہیں تو الحمد و قل ہو اللہ وغیرہ پڑھکر اس کھانا کھلائے ہوئے کا اور ان سورتوں وغیرہ سب کا
ثواب اکٹھا بخشدیں راہ نجات میں لکھا ہے کہ جسکو ثواب پہنچانا منظور رہو کھانا یا پانی محتاجوں کو
دیکر ثواب اسکا مردہ کی روح کو بخشدیں زیادہ بکھیڑا بیوقوفی ہے فقط راقم الحروف لکھتا ہے کہ نصاب
الاحتساب و بزازیہ و شرح منیۃ المصلی اور فتح القدیر وغیرہ کی عبارت کا حال متعاقب معلوم ہوگا
نوادر الفتاوی کی عبارت جو لکھی گئی مجھے اسکا مطلب کچھ معلوم نہیں ہوتا مردی کا کھانا اگر دل کو مردہ
کرتا ہے تو علماء و فضلاء کی کیا خصوصیت ہے کسیکو کھانا نہ چاہئے سوا اسکے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
خود دعوت قبول کی اور صحابہ نے مردی کا کھانا کھایا چنانچہ سابقا لکھا گیا تو پھر کیونکر یہ بات تسلیم
ہو سکتی ہے کہ عموما مردی کا کھانا دل کو مردہ کرتا ہے۔ نوادر الشام کی عبارت جو لکھی گئی وہ بھی عجیب
غریب ہے جو کھانا مردوں کی روح کیواسطے تیار کیا گیا ہو اسکی نسبت یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اسکو قبول کرنا مکروہ ہے
اور اسکی وجہ کیا ہے عموما فتاوی کی نسبت جو یہ دعوی کیا گیا کہ سب میں یہی لکھا ہے یہ قلت

تتبع پر دال ہے چنانچہ متعاقب معلوم ہوگا تخصیص و تعئین کو کچھہ دخل نہیں ہے لغو ڈھکو سلے ہیں
جب چاہیں جس دن چاہیں عام ازینکہ تخصیص و تعئین کسی مصلحت سے کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو مُردے
کی روح کے ثواب کے لئے کھلا سکتے ہیں اور وہ ثواب پہنچ سکتا ہے جامع البرکات کی عبارت جو لکھی
گئی وہ بالکل صحیح ہے مگر جو کھانا مُردوں کیطرف سے اس طور پر پکایا جاکہ فقیر و غنیا دونوں کو کھلایا جاےگا
تو دونو قسم کے اشخاص و افراد کو اُسکا کھانا درست ہے اور اُسکا ثواب دونوں کو پہنچتا ہے قاضی الاسلام مولوی
صبغۃ اللہ مدراسی سالہ گلزار ہدایت میں لکھتے ہیں مولوی اسحاق دہلوی نے نقل کیا ہے کہ شیخ عبد الحق دہلوی
نے کتاب جامع البرکات میں لکھا ہے میت کیطرف سے کھانا فقرا پر تصدق کرنیکی نیت سے جو پکاتے
ہیں تاکہ اُسکا ثواب میت کو پہنچے اُسکو فقیر کے سوا دوسر کو کھانا روا نہیں کیونکہ تصدق فقرا پر ہی ہوتا ہے
اور غنیا کے لئے ہدیہ ہے اور مسلمانونکی ضیافت کی نیت سے جو پکاتے ہیں اُسکو سب لوگونکو غنی ہوں یا فقیر کھانا
درست ہے چنانچہ عرسوں میں مشائخ کے جو اس ملک میں مشہور ہیں علی العموم فقرا و غنیا کو کھلانے کیواسطے ہوتا ہے
لیکن فقرا و محتاج جو کھاتے ہیں اُسمیں زیادہ ثواب ہوگا اور جو غیر فقیر نے کھایا تو موجب عقاب کا نہیں ہوسکتا
مگر ظالم کو جو کھلائے گا اُسمیں گناہ ہے کیونکہ اُس کھانیسے اُسکی بدن میں قوت آئیگی اور لوگوں پر ظلم کریگا
انتہی شیخ نے جو کہا کہ جو غیر فقیر نے کھایا تو موجب عقاب کا نہیں اس عبارت کے ظاہر سے معلوم ہوتا کہ اگر
غنیا کو کھلاویں یا انکو بطریق ہدیہ کے بھیجیں تو اُسمیں کچھ ثواب نہیں لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ اغنیا کو بھی جو
کھلاتے ہیں وہ مکارم اخلاق اور امر معروف میں ہے اُسپر بھی ثواب مترتب ہے اگرچہ فقیر کے کھلانیکے
ثواب سے کم ہو صحیح حدیث میں آیا ہے کُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ یعنی جو معروف ہو صدقہ ہے یعنی
معروف کام کرنے سے صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور شیخ نے جو یہ کہا کہ اگر فقیر کو کھلانیکی نیت سے
پکایا ہو تو دوسرے کو کھانا جائز نہیں یہ مذہب حنفیہ کا ہے شافعیہ کے یہاں جو حکم ہے ہم اُسی سابقا لکھچکے ہیں
معلوم کیجئے کہ فقہاء شافعیہ لکھتے ہیں کہ میت پر نوحہ اور ندبہ کرنیوالوں کے لئے کھانا تیار کرنا اور اُنکو

کھلانا حرام ہی اسلئے کہ اس سے گناہ کی اعانت ہوتی ہی اور میت کے لوگوں کو کھانا پکا کے لوگونکی دعوت
کرنا بدعت اور مکروہ ہی اور اس کھانیکی دعوت قبول کرنا بھی مکروہ ہی امام احمد اور ابن ماجہ نے جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح روایت کیا ہی کہ جابر نے کہا کہ میت کے دفن کے بعد لوگونکا اُسکی قرابتیوں کے
پاس جمع ہونا اور اہل قرابت کا انکے لیے کھانا تیار کرنا اسکو ہم نوحہ میں شمار کرتے تھے اس حدیث سے اسکی
کراہت معلوم ہوئی اسکو نوحہ میں شمار کرنا اسلئے ہے کہ اسمیں غم کے کام پر اہتمام پایا جاتا ہے. سوم دہم وغیرہ
میں جو کھانا پکاتے ہیں وہ بھی بدعت ہے اُسکی کراہت کا حکم کتب میں فقہ شافعی کے نظر نہ آیا دلیل جو لکھی
غم کے کام پر اہتمام کرنا مکروہ ہے اس سے اسکی کراہت بھی معلوم ہوتی ہی حنفیہ سے بزازی نے اپنی فتاوی میں
لکھا ہی کہ کھانا پکانا مرنے کے دن یا سوم کو یا ہفتے کے بعد اور عیدوں میں مکروہ ہے مولوی اسحاق نے
جامع البرکات سے نقل کیا ہے کہ مرنے کے بعد جو سالانہ کو یا چھہ مہینونکو یا چہلم کو اس ملک میں کھانا پکا ہیں
اور بھائی آشنا کے گھر بھیجتے ہیں اور انکو بھاجی کہتے ہیں اسکا اعتبار نہیں بہتر یہ ہے کہ نہ کھاوے انتہی
اور فتح القدیر میں لکھا ہے کہ میت کے لوگونکو ضیافت کا کھانا پکانا مکروہ ہے کیونکہ ضیافت شرع میں خوشی
کے کام پر آئی ہی نہ غم کے وقت اور وہ بدعت قبیح ہی انتہی معلوم کیجیے کہ میت کی زیارت کے واسطے
سوم و دہم وغیرہ میں لوگونکا جمع ہونا بدعت ہے ابن حجر مکی نے تحفہ میں لکھا ہی دفن کے بعد قبر کے
پاس قرآن کا پڑھنا اور میت کے لئے دعا کرنیکے واسطے جایا کرنا سنت ہے لیکن لوگ جو جمع ہوا کرتے ہیں وہ
بدعت ہی اور اس جمع ہونے میں بعضی بدعت حسنہ ہی انتہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر جمع ہوکے قرآن وغیرہ پڑھیں
اور کوئی منکر کام نہ کریں تو وہ بدعت ہے لیکن قبیح نہیں انتہی - فاتحہ مروجہ کے باب میں جو کچھ لکھا گیا
محض طول و فضول ہے اصل یہ ہے کہ ایصال ثواب کی دو صورتیں ہیں بدنی و مالی اور یہ دونوں صورتیں
جائز ہیں چنانچہ اسکا بیان کیا جاویگا - فاتحہ مروجہ ہند ان دونوں صورتوں کا جامع ہے پھر کسیطرح سے
ناجائز نہیں ہوسکتا آداب طعام کے بھی کچھ منافی نہیں ہے جو لوگ فاتحہ کا کھانا کھلاتے ہیں اسکی دو

صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ فاتحہ کرکے کھانا کھلاتے ہیں دوسری صورت یہ ہے کہ جب کھانا سامنے رکھا گیا اُس پر فاتحہ پڑھا گیا پھر میزبان نے مہمان کو اجازت دی انہی بسم اللہ کہکی ہاتھ بڑھایا یہی صورت مسنون عنہا ہے جو آداب طعام کے منافی نہیں ہے یہ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا کہ جب کھانا سامنے رکھا جائے تو میزبان کی اجازت کا انتظار نہ کیا جائے اور قحطیوں کیطرح سے گرکر کھانا چاہیے ادھر روٹی آئی تو بلا انتظار شوربے کے اسی جیٹ گئے جب شوربا آیا اسی اُٹھاکر پی گئے اگلے پہلے فرنی رکھی گئی اسکو چاٹ گئے صراط المستقیم میں نہایت وضوح دعام سے یہ مسئلہ لکھا گیا ہے انکی یہ عبارت ہے۔ پس ہمیں قیاس باید کرد سائر عبادات را پس ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود و ثواب آں بروح کسی از گزشتگاں برساند و طریق رسانیدن آن دعائے خیر بجناب الٰہی ست پس این خود البتہ بہتر و مستحسن ست و اگر آں کس کہ ثواب وحش میرسانند از اہل حقوق است بمقدار حقوق خوبی رسانیدن این ثواب زیادہ تر خواہد شد پس خوبی این قدر امراز امور مرسومہ فاتحہ ہا وعراس و نذر و نیاز اموات شک وشبہہ نیست۔ دوسرے مقام پر ہے نہ پندارند کہ نفع رسانیدن باموات باطعام و فاتحہ خوانی خوب نیست چہ این معنی بہتر و افضل غرض آنست کہ مقید برسم نباید شد بے تعیین تاریخ و روز و جنس و قسم طعام ہر وقت و ہر قدر کہ موجب اجر جزیل بود عمل آرد و ہرگاہ ایصال نفعے بہ میت منظور دارد و موقوف بر اطعام نہ گزارد و اگر میسر باشد بہتر ست والا صرف ثواب سورہ فاتحہ و اخلاص بہترین ثواب ہاست۔ دیکھو مولوی اسمٰعیل دہلوی فاتحہ مرسومہ کا جواز لکھتے ہیں رفاہ المسلمین میں ہے **پینتیسواں سوال** دستور ہے کہ حافظوں کو نوکر رکھکر میت کی قبر پر مقرر کرتے ہیں کہ وہاں بیٹھکر کلام اللہ پڑھا کریں اور اُسکا ثواب میت کو بخشیں یہ طور جائز ہے یا نہیں **جواب** اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور روایتیں مختلفہ اس باب میں منقول ہیں فقہ کے بعض کتاب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حافظوں کو قرآن پڑھنے کیواسطے قبر کے پاس بٹھانا مکروہ ہے چنانچہ خزانۃ الروایات میں فتاویٰ شاہان سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص کسیکو

اسواسطے تو کر رکھے کہ قبر کے پاس بیٹھکر کلام اللہ پڑھا کرے تو اُس پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچے نہ اُس
پڑھنے والیکو ملے انتہی۔ اور نصاب الاحتساب میں لکھا ہی کہ قبر کے پاس قرآن شریف پڑھنے کو قاری
مقرر کرنا بدعت ہے اور اُسکی عوض میں قاری کو کچھ دینا بمعنی بات ہے اور یہ کام کسینے خلفا اور صحابہ
میں نہیں کیا اور درمختار سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر کے پاس قاری بٹھانا مکروہ نہیں بلکہ یہی مذہب مختار ہے
اب جاننا چاہیئے کہ قاعدہ اصول فقہ کا یوں مقرر ہوا ہے کہ اختلاف کی صورت میں احتیاط پر عمل کریں تو
اب اس صورت میں بھی احتیاط کے لحاظ سے حافظ و قاری قبر کے پاس نہ بٹھانا اولی ہی۔ اور مجالس الابرار
میں خوب لکھا ہی کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں کلام اللہ پڑھکر کہے کہ یا الٰہی مینے اپنی اس پڑھنے کا ثواب فلانے
بزرگ کو یا فلانے اہل قبر کو بخشا سو تو اُسکا ثواب میرے بدلے اُسکو پہنچاوے تو مقرر اُنکو وہ ثواب پہنچتا ہے
اسواسطے کہ یہ دعا ثواب پہنچانیکے واسطے ہوئی اور دعا بلا خلاف پہنچتی ہی پس قبر کے پاس بیٹھکے کلام اللہ
پڑھنا کیا حاجت ہے **تنبیہ** مائۃ مسائل میں لکھا ہی کہ فقہا کا یوں مقرر ہے کہ اُجرت دینا لینا
طاعت و بندگی میں جائز نہیں اور دو ختم یا چار ختم کے عوض میں ایک روپیہ یا دو روپیہ مثلاً مقرر کر دینا
صریح اُجرت ہوئی اور جو پہلے سے اُجرت مقرر نہیں کی اور بعد ختم کے کچھ دیا تو یہ دینا بے اُجرت ہوا اور
حدیث شریف سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پڑھکر اُسکی عوض کچھ نہ کھاوے نہ لیوے خواہ مقرر کیا ہو
یا نہ کیا ہو چنانچہ شرح وقایہ میں لکھا ہی کہ ہمارے نزدیک اصل اور قاعدہ یوں ٹھہر رہا ہی کہ بندگی اور گناہ
کے کام پر اجارہ کرنا جائز نہیں اور مشکوۃ شریف میں بریدہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو شخص کلام اللہ پڑھکر اُسکو دنیا کمانیکا وسیلہ مقرر کرے تو وہ شخص قیامت کے روز محشر میں
اس شکل سے آویگا منہ اُسکا صرف ایک استخوان کا ہوگا جسپر کچھ گوشت نہوگا۔ پس اس حدیث کی وعید سے
معلوم ہوا کہ قرآن شریف پڑھکر یا پڑھوا کر اُجرت لینا دینا اور کھانا کھلانا گناہ کبیرہ ہے انتہی۔ اب
اس مقام میں ایک بات بڑی **فائدہ** کی ضرور جانکر لکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ مولانا شاہ عبدالعزیز قدس

سرہ العزیز تفسیر فتح العزیز میں بیچ تفسیر آیۂ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا کے لکھا ہے کہ اس
آیت سے اور ان جیسی نصوص سے جو اس آیت کی تفسیر و معنی میں وارد ہیں علمانے استنباط و ثابت کیا ہے کہ
مزدوری اور اُجرت علم دین کے پڑھانے اور لکھانے پر لینا حرام ہے کیونکہ پڑھانا اور بتلانا علم دین کا فرض ہے
لیکن اگر کوئی شخص کسی کے گھر جا کر قطع مسافت کر کر کسیکو علم دین کا پڑھاوے یا لڑکوں کو صبح سے شام تک
یا کم سوائے علم دین کے تعلیم کیواسطے قید میں رکھے یا کسی مدرسہ میں تعلیم کیواسطے مقید ہو کر بیٹھے تو بیشک ہے کہ یہ
اجرت لینا اس قطع مسافت وغیرہ کی عوض میں ہے نہ مقابل تعلیم علم دین کے اور جو علمائے متاخرین نے تعلیم قرآن
مجید پر اُجرت لینا جائز رکھا ہے وہ یہی صورت ہے اور مراد اس سے یہی تعلیم ہے اور جو کوئی شخص کسی کے
پاس کر کہے کہ فلانی آیت مجکو سکھا دو پھر وہ اس سے مزدوری طلب کرے سو یہ اُجرت باتفاق علمائے
متقدمین و متاخرین حرام ہے انتہی ملخصاً۔ راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ ضرور نہیں ہے کہ جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں وہ
اجرت ٹھہراتے ہیں یا انکو بطور اجرت کے کچھ دیا جاتا ہے شاید کہیں ایسا بھی ہوتا ہو چونکہ اُجرت کے جواز کا
معاملہ صاف ہو گیا اسلئے مجھے زیادہ ضرورت تحریر کی نہیں آخر جو شخص قبر پر آ کر بالالتزام قرآن شریف
پڑھتا ہے آنے میں اور بیٹھکر پڑھنے میں اسکا وقت صرف ہوتا ہے اگر اس وقت کو وہ کسی دوسرے کام میں صرف کرتا تو
اسکو کچھ نہ کچھ اجرت ملتی ایسی صورت میں اسکو جو کچھ اجرت دیجاتی ہے اس وقت صرف کرنیکی دیجاتی ہے
درمختار کی عبارت بھی جو لکھی گئی وہ ہمارے مدعا کے نہایت مفید ہے اصول کا قاعدہ جو لکھا گیا گو بے
اصول ہے مگر وہ بھی ہمارے مدعا کو مفید ہے اختلاف کی صورت میں جب اختیار پر عمل ہوتا ہے تو پھر مذہب مختار
ہی کو کرنا چاہئے۔ اب نفس مسئلہ کی تحقیق کیا چاہتا ہوں۔ سلف صالح کا طریقہ ہمیشہ سے یوں ہی
جاری ہے کہ ائمہ علما جب کوئی شخص مرتا ہے قبر پر حفاظ کو مقرر کرتے ہیں تاکہ قرآن پڑھیں۔ علامہ
سیوطی رسالہ طلوع الثریا باظہار ما کان خفیا میں لکھتے ہیں رَاَیْتُ فِی التَّوَارِیْخِ کَثِیْرًا
فِیْ تَرَاجِمِ الْاَئِمَّۃِ یَمُوْتُوْنَ وَاَقَامَ النَّاسُ عَلٰی قَبْرِہٖ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَا

الحافظ الکبیر ابو القاسم بن عساکر فی کتابہ المسمی تبیین کذب المفتری
فیما نسب الی الامام ابی الحسن الاشعری سمعت الشیخ الفقیہ ابا الفتح نصر
اللہ بن محمد بن عبد القوی المصیصی یقول توفی الشیخ نصر بن ابراہیم المقدسی
فی یوم الثلثاء التاسع من المحرم سنۃ تسعین واربعمائۃ بدمشق واقمنا علی قبرہ
سبع لیال نقرء کل لیلۃ عشرین ختمۃ یعنی بنی اکثر تواریخ میں ہمد کے بیان میں لکھا ہی کہ لوگ
سات دن تک قبر پر قرآن شریف پڑھتے رہتے تھی حافظ کبیر ابو القاسم بن عساکر نے اپنی کتاب
تبیین کذب المفتری فیما نسب الی الامام ابو الحسن الاشعری میں لکھا ہی کہ مینے شیخ ثقہ ابو الفتح نصر اللہ
بن محمد عبد القوی مصیصی سے سنا ہی کہ وہ کہتے تھی کہ شیخ نصر بن ابراہیم مقدسی منگل کے روز محرم ۴۹۰ھ
کی نویں تاریخ کو دمشق میں مر گئے ہم لوگ انکی قبر پر سات دن ٹھہرے رہے اور ہر رات بیس ختم قرآن
ہوتے تھے انصار کا یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی قضا کرتا تھا انکی قبر پر جمع ہوتے اور بہیئت اجتماع قرآن
پڑھتے شرح الصدور میں ہے اخرج الخلال عن سفیان قال کان الانصار اذا مات لہم
المیت اختلفوا الی قبرہ ویقرؤن القرآن مرقات میں ہے کہ شافعی اور اصحاب شافعی قبر پر قرآن کا
پڑھنا ختم کرنا مستحب سمجھتے ہیں روایت بیہقی وابو داؤد کی بھی اسکی مؤید ہے وذکر فی الاذکار عن
الشافعی واصحابہ انہ یستحب ان تقرء عندہ شیء من القرآن قالوا وان
ختموا القرآن کلہ کان حسنا وفی سنن البیہقی ان ابن عمر یستحب ان تقرء
علی القبر بعد الدفن اول سورۃ البقرۃ وخاتمتہا قالہ الطیبی
وفی روایۃ یقرء اول البقرۃ عند راس المیت وخاتمتہا عند رجلیہ
رواہ ابو داؤد یعنی اذکار میں شافعی اور انکی اصحاب سے مذکور ہے کہ مستحب ہے کہ قبر کے پاس
کچھ قرآن پڑھا جاوے ان لوگوں نے کہا کہ اگر پورا قرآن پڑھا جاوے تو بہتر ہوگا سنن بیہقی میں ہے کہ

ابن عمر اس امر کو مستحب خیال کرتے تھے کہ قبر پر بعد دفن کے اول سورۂ بقرہ اور اسکا اخیر پڑھا جاوے طیبی نے بھی لکھا ہے اور ایک روایت میں ہے اول بقرہ میت کے سرہانے پڑھا جاوے خیر بقرہ اسکی پاؤں کے پاس اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے عینی حاشیہ ہدایہ میں لکھتے ہیں وَلَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْقُبُوْرِ یعنی قبور کے پاس قرآن پڑھنا مضائقہ نہیں اکثر علما نے جریدہ رطبہ کی حدیث سے اس مسئلہ کا استدلال کیا ہے مرقات میں ہے وَاسْتَحَبَّ الْعُلَمَاءُ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِذْ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْلٰى بِالتَّخْفِيْفِ مِنْ تَسْبِيْحِ الْجَرِيْدِ ۱ھ یعنی مستحب سمجھا ہے علما نے قرآن کا پڑھنا قبر کے پاس اس حدیث سے اسلئے کہ تلاوت قرآن تخفیفِ عذاب میں اولی ہے تسبیح جریدہ سے برتسی جسے عرس کہتے ہیں اسکا جواز نہایت صاف طور پر ہے مجموعہ فتاوی مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ میں ہے ۔ رفتن بر قبور بعد سال یک روز معین کردہ سہ صورت ست اول آنکہ یک روز معین نمودہ یک شخص یا دو شخص بغیر ہیئت اجماعیہ مردمان کثیر بر قبور محض بنا بر زیارت و استغفار بروند اینقدر از روئے روایات ثابت ست در تفسیر در منثور نقل نمودہ کہ ہر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر مقابر میرفتند و دعا برائے مغفرت اہل قبور می نمودند اینقدر ثابت و مستحب ست دوم آنکہ بہیئت اجماعیہ مردمان کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم درمیان حاضران نمایند این قسم معمول در زمانہ پیغمبر خدا و خلفائے راشدین نبود اگر کسے این طور بکند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فائدہ احیاء و اموات حاصل میشود سوم طور جمع شدن بر قبور این ست کہ مردماں یک روز معین نمودہ و لباسہائے نفیس و فاخر پوشیدہ مثل روز عید شادماں شدہ بر قبرہا جمع می شوند و رقص و مزامیر و دیگر بدعات ممنوعہ مثل سجود برائے قبور و طواف گرد قبور می نمایند این قسم حرام و ممنوع ست بلکہ بعض بحد کفر میرسند و ہمین ست محل این ہر دو حدیث وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا چنانچہ در مشکوٰۃ شریف مسطور ست اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ

بیان ہم در مشکوٰۃ ہست مولانا مصحح مولوی عبدالحکیم پنجابی کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔ آرے
زیارت متبرکہ قبور صالحین و امداد ایشاں بداء ثواب تلاوت قرآن و دعاء خیر و تقسیم طعام و شیرینی
امر مستحسن و خوب ہست باجماع علماء و تعیین روز عرس برائے آنست کہ آں روز مذکر انتقال ایشاں می باشد
از دار العمل بدار الثواب و الا ہر روز کہ ایں عمل واقع شود موجب فلاح و نجات ہست خلف را لازم است
سلف خود را بایں نوع بر و احسان نمایند۔ در درمنثور سیوطی مرقوم ہست و اخرج ابن المنذر و
ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یاتی احدا کل عام فاذا تفوّہ الشعب سلم علی قبور الشہداء فقال سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار واخرج ابن جریر عن محمد بن ابراہیم
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی قبور الشہداء علی راس کل حول
فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وابوبکر و عمر
و عثمان وفی التفسیر الکبیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کان یاتی قبور الشہداء راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار و الخلفاء الاربعۃ ھکذا یفعلون انتہی مولوی اسحاق مائۃ المسائل میں مولانا
کی تقریر کا جواب یوں لکھتے ہیں و بعضے مردم کہ بجواز اعراس دلیل می آرند کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بر سر سال برائے زیارت قبور شہداء رفتہ اند کہ یاتی قبور الشہداء علی راس کل حول
پس جوابش این ست کہ اول ایں حدیث از صحاح نیست کہ محل سخن باشد بلکہ از آں کتب است کہ در آں
کتب حدیث ہر قسم صحیح و حسن و ضعیف بلکہ موضوع ہم یافتہ میشود کما نقل السیوطی عن ابن جریر
عن محمد بن ابراہیم قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی قبور الشہداء
علی راس حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار انتہی در کتاب

ابن جریر احادیث ہر قسم موجود اند معہذا نزد محدثین این حدیث متصل الاسناد و مرفوع ہم نیست لہٰذا
نزد ایشان صحیح نباشد وقتیکہ یقین بر صحت آن نشد در مقام استدلال بر جواز شئے و عدم آن آمدن
نشاید زیرا کہ صحت حدیث در استدلال ضرور ست بر تقدیر صحت حدیث این حدیث مجمل ست باین وضع
یَأْتِیْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ و معنی وارد علی راس حول من اول
السَّنَةِ اَیْ اَوَّلِ الْمُحَرَّمِ اَوْ یَاْتِیْ عَلٰى رَأْسِ حَوْلٍ مِنْ سَنَةِ مَوْتِ صَاحِبِ الْقَبْرِ و قاعدہ
اصول فقہ ست کہ عمل نمودن بحدیث مجمل جائز نیست تا وقتیکہ از طرف مجمل بیان نیاید اگر از طرف
مجمل یعنی از پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیان آید آنوقت عمل بحدیث مجمل جائز میشود و الا لا۔ و بر تقدیر یکہ
مجمل ہم نباشد بلکہ مبین باشد چنانکہ معاصران ما می فہمند پس جواب آن میگویم کہ این حدیث
معارض ست بحدیث لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا اَیْ لَا تَجْتَمِعُوْا عِنْدَ قَبْرِیْ كَاجْتِمَاعِكُمْ لِلْعِیْدِ
فَافْهَمْ وَلَا تَتَكَلَّمْ و حاصل این ست کہ مدلول حدیث ہمین قدر ست کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
برائے زیارت قبور شہداء احد تشریف میبردند پس دلالت حدیث فقط بر زیارت قبور شد و آنرا کسی
منع نمی کند و عرس مروجہ امر زائد ست کسی کہ فقط در ہر ہفتہ یا در ہر ماہ یا بعد مدتے برائے زیارت قبور
رفتہ باشد آنرا ہرگز عرس نخواہند گفت و حقیقت عرس کہ رواج دارد این ست کہ روز معین مجتمع و مزدحم
شوند و لباس فاخرہ بپوشند و در مقام قبر یا جائے دیگر درنگ سازند و چیزے از اختراعات خود و بدعات
مثل رقص و ضرب آلات لہو وغیرہ عمل آرند آنرا عرس خواہند گفت انتہی ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ حدیث صحاح ستہ
میں پائی گئی تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ضعیف یا موضوع ہو احادیث صحاح کا انحصار صحاح ستہ پر
نہیں ہے۔ قاضی الاسلام علامہ صبغۃ اللہ مدراسی گلزار ہدایت میں لکھتے ہیں بعض نے واقدی سے
روایت کیا ہے قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَزُوْرُ الشُّهَدَاءَ بِاُحُدٍ فِیْ
كُلِّ حَوْلٍ وَاِذَا بَلَغَ الشِّعْبَ رَفَعَ صَوْتَهٗ فَیَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ثُمَّ ابو بکرؓ کُلَّ حَوْلٍ یَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ خَطَّابٍ ثُمَّ عُثْمَانُؓ
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کی زیارت کیواسطے ہر سال جاتے تھے جب پہاڑ کی شعب کے
پاس پہنچتے پکارکے سلام علیکم الخ فرماتے پھر ابوبکرؓ ہر سال ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر عمر بن خطابؓ
پھر عثمانؓ لیکن واقدی ضعیف ہے ابن حجر مکی نے کتاب حسن توسل میں واقدی سے جو روایت مذکور ہوئی
واقدی کا نام چھوڑکے ابن حاج وغیرہ سے نقل کیا ہے مگر یہ نہیں لکھا کہ اس حدیث کو کسنے روایت کیا مگر جب
ابن حجر نے اس حدیث کو روایت کیا اور شہداء احد کی زیارت میں اس دعا کے پڑھنے پر استدلال کیا تو
اس سے ظاہر ہوا کہ یہ حدیث انکی نزدیک قابل حجت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ہر سال جو زیارت کرتے ہیں
انکی اصل شرع میں ہے انتہی۔ علاوہ اسکے محل فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل جاری ہے حدیث کی
نسبت جو عمل ہونیکا دعویٰ کیا گیا یہ بھی صحیح نہیں ہے، اسلئے کہ کتب احادیث سے پایا جاتا ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طریقہ عد سنین کا محرم الحرام سے نتھا بلکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
زمانہ میں مشورہ صحابہ قرار پایا۔ علامہ سیوطی رسالہ شماریخ فی علم التاریخ میں لکھتے ہیں اَوَّلُ مَنْ
كَتَبَ التَّارِيخَ عُمَرُ بِسَنَتَيْنِ وَنِصْفٍ مِنْ خِلَافَتِهِ فَكَتَبَهُ لِسِتَّ عَشَرَ مِنَ الْمُحَرَّمِ
بِمَشُورَةِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ پھر خواہ مخواہ مصداق حدیث کا معنی ثانی ہی قاضی الاسلام علاء
صبغۃ اللہ مدراسی شافعی گلزار ہدایت میں لکھتے ہیں حدیث میں فِی کُلِّ حَوْلٍ اور ابن جریر کی روایت میں
رأس کل حول جو مذکور ہوا اس سے متبادر یہی ہے کہ انکی موت کے وقت سے سال لیا کرتے تھے عرب کا
محاورہ اسی پر دلالت کرتا ہے جبتک سال ختم نہوگا حول نہ کہینگے امام نووی تہذیب الاسماء واللغات
میں صاحب محکم سے نقل کرتے ہیں اَلْحَوْلُ سَنَةٌ بِاَسْرِهَا یعنی حول پورے سال کو کہتے ہیں
انکی وفات کے وقت سے جب سال پورا ہوا تو حول ہوا اس تقدیر پر یہ روایت مجمل نہیں ٹھہر سکتی انتہی تقریر
معارضہ کی بھی درست نہیں اسلئے کہ حدیث یوں مروی ہے عَنْ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ بْنِ الْحُسَیْنِ

عن علی ان رجلا کان یاتی کل غدوۃ فیزور قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویصلی
علیہ ویصنع فی المساء مثل ذلک فاشعر علیہ علی فقال لہ ما یحملک
علی ھذا قال احب التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ علی بن الحسین
اخبرنی ابی عن جدی رضی اللہ عنہما انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تجعلوا قبری عیدا ولا تجعلوا بیوتکم قبورا وصلوا علی وسلموا حیث
ما کنتم فستبلغنی صلوتکم وسلامکم اس حدیث کو اسمعیل قاضی نے روایت کیا ہے
وفی اسنادہ من لم یسم اور ابو بکر بن شیبہ وابو یعلی نے بھی روایت کیا ہے باین عبارت رای علی
بن حسین رجلا یاتی الی فرجۃ کانت عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیدخل فیھا فیدعو
فیھا فنہاہ وقال الا احدثک حدیثا سمعتہ من ابی عن جدی یعنی علی
بن ابیطالب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تتخذوا الحدیث اس حدیث
میں عبد اللہ بن نافع ہیں بخاری کہتے ہیں فی حفظہ شئ احمد کہتے ہیں لم یکن بذاک
فی حدیث ابو حاتم کہتے ہیں ھو لین فی حفظہ عبد الرزاق نے اپنی تصنیف میں حسن بن علی
سے بطور مرسل کے روایت کیا ہے اسمیں لا تتخذوا بیتی عیدا ہے بیتی سے مراد قبر ہی ہے یہ حدیث بھی
مجمل ہے علماء نے اسکی مختلف معنی کہے ہیں ایک معنی تو یہ ہے کہ قبر شریف کے پاس عید کا مجمع نہ کرو اور
کھیل کود نہ مچاؤ جیسے یہود و نصاری کا طریقہ تھا مسالک الحنفاء الی مشارع الصلوۃ علی النبی المصطفی میں
علامہ قسطلانی لکھتے ہیں ای نہی عن الاجتماع لزیارتہ لاجتماعھم کالعید کما
کانت الیہود والنصاری تجتمع لزیارۃ قبور انبیاءھم ویشتغلون باللھو کما فی الاعیاد
دوسرے معنی قبر شریف کے پاس عید کا سا مجمع نہ کرو جسمیں لوگوں کو مشقت ہوتی ہے مسالک میں ہے
وقیل ان تکون نہیہ من جہۃ المشقۃ الحاصلۃ من الاجتماع وما یترتب علیہ

مِنْ قِلَّةِ الْمَحَبَّةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِیْ تَعْظِیْمِ قَدْرِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تیسری معنی قبر
شریف کا یہ بھی ہے اس قسم کی عادت نکرو جس سے ادب میں خلل ہو جاتا ہے مسالک میں ہے یَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ
الْعِیْدُ اِسْمًا مِّنَ الْاِعْتِیَادِ یُقَالُ عَادَهٗ وَاعْتَادَهٗ وَتَعَوَّدَهٗ اِذَا صَارَ عَادَةً لَّهٗ یَعْنِیْ لَا
تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ مَحَلَّ اِعْتِیَادٍ تَعْتَادُوْنَهٗ لِمَا یُؤَدِّیْ ذٰلِكَ اِلٰی سُوْءِ الْاَدَبِ وَارْتِفَاعِ
الْحِشْمَةِ وَیُؤَیِّدُ هٰذَا قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ
تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ كُنْتُمْ اَیْ لَا تَتَكَلَّفُوا الْمُعَاوَدَةَ اِلَیَّ فَقَدِ اسْتَغْنَیْتُمْ عَنْهَا بِالصَّلٰوةِ عَلَیَّ

چوتھی معنی قبر شریف پر عید کیطرح لگا ہے نہ آیا کرو مسالک میں صاحب سلاح المؤمنین سے منقول ہے
یَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ الْمُرَادُ الْحَثَّ عَلٰی كَثْرَةِ زِیَارَتِهٖ وَلَا یُجْعَلُ كَالْعِیْدِ الَّذِیْ لَا یَاْتِیْ
فِی الْعَامِ اِلَّا مَرَّتَیْنِ وَیُؤَیِّدُ هٰذَا قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ
قُبُوْرًا اَیْ لَا تَتْرُكُوا الصَّلٰوةَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰی تَجْعَلُوْهَا كَالْقُبُوْرِ الَّتِیْ لَا یُصَلّٰی فِیْهَا

غرض جب یہ حدیث اسقدر محتمل المراد ہوگی پھر اسکے مجمل ہونیمیں کیا شک ہا اور معارضہ کیونکر صحیح
ہو سکتا ہی بر تقدیر تسلیم ہم کہتے ہیں کہ کوئی شخص اگر بطور عید کے لباس فاخرہ پہنکر شادان و فرحان مجمع
کرے وہ بیشک ناجائز ہی نفس اجتماع اور اجتماع بطور عیدین میں زمین و آسمان کا فرق ہے حقیقت عرس وجہ
کی جو لکھی گئی اگر وہ صحیح ہی تو بیشک وہ ناجائز ہے ہم اسکو عرس نہیں کہتے بلکہ میلہ ٹھیلہ کہتے ہیں عرس کی
حقیقت صورت ثانی ہی جیسے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی نے تحریر فرمایا تعین کی نسبت اپنی فتاوی میں
دوسرے مقام پر بایں طور زیارت قبور روز معین کردن بدعت است اصل زیارت جائز است و تعین کردن روز
در وقت سلف نبود پس این بدعت از ان قبیل است که اصلش جائز است خصوصیت وقت بدعت مانند مصافحه
بعد عصر که در ملک توران وغیره رائج است روز عرس برای یاد دهانیدن وقت خاص برای میت اگر باشد
مضائقه ندارد ولیکن التزام آن نیز بدعت است از همان قبیل که گذشت شیخ عبد الحق محدث دہلوی

ماثبت بالسنۃ فی ایام سنۃ میں لکھتے ہیں فان قلت ھل ھذا العرف الذی شاع فی دیارنا فی حفظ اعراس المشائخ فی ایام وفاتھم اصل وان کان ھل علم بذلک فاذکرہ قلت قد سألت عن ذلک شیخنا الامام عبد الوھاب المتقی المکی فقال ذلک من طریق المشائخ وعاداتھم ولھم فی ذلک نیات قلت کیف تعین ذلک الیوم دون سائر الایام فقال الضیافۃ مسنونۃ علی الاطلاق فقطعوا النظر عن تعین الیوم ولہ نظائر کمصافحۃ بعض المشائخ بعد الصلوۃ وکالاکتحال یوم عاشوراء فانہ سنۃ علی الاطلاق وبدعۃ من جھۃ الخصوصیۃ ثم قال وقد ذکر بعض المتاخرین من مشائخ المغرب ان الیوم الذی وصلوا الی جناب العزۃ وحظائر القدس یرجی فیہ من الخیر والبرکۃ والنورانیۃ اکثر واوفر من سائر الایام فقال لم یکن فی زمن السلف شیء من ذلک وانما ھو من مستحبات المتاخرین

یعنی میں نے اپنے شیخ امام عبد الوہاب متقی مکی سے عرس کے باب میں پوچھا امام نے جواب دیا کہ یہ طریق مشائخ اور انکی عادات سے ہے اور اسمیں مشائخ کی بہت نیتیں ہیں میں نے کہا کیونکر یہ دن معین ہوا اور دوسرے دن معین نہ کئے گئے امام نے کہا ضیافت علی العموم مسنون ہے پھر مشائخ نے تعیین دن سے قطع نظر کیا اسکے لئے بہت سی نظیریں ہیں جسطرح بعض مشائخ بعد نماز کے مصافحہ کیا کرتے ہیں اور جسطرح عاشورا کے دن سرمہ لگانا کہ یہ علی الاطلاق سنت ہے اور بسبب خصوصیت کے بدعت ہے پھر امام نے کہا کہ بعض متاخرین نے مشائخ مغرب سے یہ کہا کہ جسدن وہ لوگ مرتے ہیں اور اللہ تعالی کی درگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اسدن خیر و برکت اور نورانیت کی توقع بہ نسبت دوسرے ایام کے زیادہ کی جاتی ہے پھر امام نے کہا کہ زمانہ سلف میں یہ طریقہ جاری نہ تھا بلکہ یہ مستحبات متاخرین سے ہے جب یہ بات معلوم ہو چکی تو یہ جاننا چاہئے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی

صراط المستقیم میں لکھتے ہیں نہ پندارند کہ نفع رسانیدن باموات بے اطعام و فاتحہ خوانی خوب نیست
چہ ایں معنی بہتر و افضل ہے یہاں تک کہا کہ موقوف بر طعام نہ گرداند اگر میسر باشد بہتر ست و الا صرف ثواب سورۂ
فاتحہ و اخلاص بہترین ثواب ہا ست مولوی محمد اسحاق دہلوی نے مسائل اربعین میں ہیأت مجموعی یعنی
قراء و حفاظ کا اکٹھا جمع ہو کر قرآن شریف پڑھنے کو مکروہ لکھا ہے مولوی قطب الدین دہلوی نے باوجود ادعائے
خلاف مصنف مائۃ المسائل کے رسالہ تحفۃ الزوجین میں اپنے استاد کے خلاف لکھا ہے اور قائل جواز فاتحہ و درود
کے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں فاتحہ و درود بھی جائز پڑھنی چاہئے کہ پاک ہو نجاست ظاہری اور باطنی سے الٰہی سبحان
اللہ فاتحہ و درود اور قبر پر جمع ہونا مولوی اسمٰعیل کے نزدیک تو جائز ہو اور مولوی اسحاق کے نزدیک ناجائز
اور انکے خلیفہ و نائب کے نزدیک جائز غرض جتنے آدمی ہیں اتنی زبانیں ہیں بہر حال اس امر میں شبہہ
نہیں ہے کہ اکابر وہابیہ کے کلام سے فاتحہ و درود کا جواز ظاہر ہوتا ہے گو انکے کلام میں باہم نہایت
تخالف و تضاد ہے جس سے کسی امر پر پورا اطمینان نہیں ہو سکتا

تیسرا باب فقہا کے اقوال میں

صاحب نصاب الاحتساب نے سولھویں باب میں بہت سے وجوہ ایسے پیش کئے ہیں جنکو ایسی امور کی عدم جواز سے
تعلق ہے جو سوم کو کئے جاتے ہیں چونکہ وہ وجوہ ظاہر البطلان ہیں اسلئے میں نے مناسب خیال کیا کہ ایک ایک
وجہ کو بیان کرکے اسکی جواب پیش کروں نصاب الاحتساب کی کچھ خطا نہیں جو وہ منحصر نہیں ہے بلکہ
الفاظ میں اکثر جا خطائیں واقع ہیں مجھکو اپنے زمانہ کے بعض علماء پر افسوس آتا ہے جنہوں نے عدم جواز
تیجہ میں نصاب کے وجوہ باطلہ سے استدلال کیا ہے پہلی وجہ اس مجمع میں سجدۂ تلاوت کہ ہوتا ہے
شرح طحاوی کبیر میں مرقوم ہے کہ تلاوت قرآن میں عام از آنکہ نماز میں ہو یا نماز سے خارج سجدۂ تلاوت
ترک کرنا مکروہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ یعنی ان

تو کون پر جب قرآن شریف پڑھا جاتا تو سجدہ نہیں کرتے تھے یعنی تلاوت کے وقت ترکِ سجدہ بنا علی
نست غزائی ہے اگر کوئی کہے کہ یہ حکم صرف ترک پر ہے اندر تلاوت کے نہ ہوئے تو بعد تلاوت کے سجدہ کرتے ہیں
تو ترک نہوا بلکہ تاخیر ہوئی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ وقت تلاوت کے ترک سجدہ کرنا مطلق ہے بعد تلاوت کے
کیا یا نہ کیا وقتِ تلاوت تو ترک سجدہ ضرور ٹھہرا اور مکروہ ضرور ہوا اور مطلق تاخیر نماز میں ہو یا نماز کے
خارج ہو مکروہ ہے فقط۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جو وجہ کراہت مجمع سوم کی لازم نہیں آتی اگر سجدہ فی الفور
واجب ہو جاتا تو یہ حکم کرنا چاہیے کہ علی الفور سجدہ کیا کریں۔ شرح طحاوی کی عبارت جو لکھی گئی
وہ بے نظر سے نہیں گذری بلکہ شرح طحاوی سے یہ ظاہر ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بفور استماع
آیتِ سجدہ کے سجدہ نہیں کیا عبارت شرحِ طحاوی کی یہ ہے یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ تَرْکُ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ فِیْهَا حِیْنَئِذٍ لِاَنَّهٗ کَانَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ فَلَمْ یَسْجُدْ لِذٰلِكَ
درمختار میں ہے وَهِیَ التَّرَاخِیْ عَلَی الْمُخْتَارِ وَیُکْرَهُ تَاخِیْرُهَا تَنْزِیْهًا یعنی سجدہ تلاوت میں مذہب
مختار یہ ہے کہ وجوب اسکا بالتراخی ہے اور تاخیر میں کراہت تنزیہی ہے صاحب ردالمحتار نے اسکی وجہ
لکھی ہے کہ طول زمان کی وجہ سے کبھی آدمی سجدہ تلاوت کو بھول جاتا ہے وَلَوْ کَانَتِ الْکَرَاهَةُ تَحْرِیْمِیَّةً
لَوَجَبَتْ عَلَی الْفَوْرِ وَلَیْسَ کَذٰلِكَ یعنی اگر کراہت تحریمی ہوتی تو علی الفور سجدہ واجب ہوتا اور
ایسا نہیں ہے جب علی الفور سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا تو اگر مجمع سوم میں سجدہ تلاوت نہ کیا گیا تو
اس سے کراہت تحریمی لازم نہیں آتی خصوصاً ایسی صورت میں کہ فقہا نے کراہت تحریمی کا انکار کیا ہے موطا
امام مالک میں ہشام بن عروہ عن ابیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے جمعہ کے دن منبر پر آیت سجدہ پڑھی
اور خود منبر سے اتر کے سجدہ کیا انکے ساتھ تمام حضار نے سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ کو اسی آیت کو پڑھا
لوگ سجدہ کرنیکو آمادہ ہوئے حضرت عمرؓ نے منع کیا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَکْتُبْهَا اِلَّا اَنْ نَّشَاءَ
فَلَمْ یَسْجُدْ وَمَنَعَهُمْ اَنْ یَّسْجُدُوْا اگر علی التراخی سجدہ مکروہ ہوتا تو حضرت عمرؓ ضرور

سجدہ کرتے اور حضار کو منع نہ فرماتے **دوسری** وجہ مصیبت کے لئے مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے اور
فقیہ ابو اللیث کہتے ہیں کہ وہ نہیں ہے تجنیس و مزید میں ہے اگر گھر وغیرہ میں ہو تو مکروہ نہیں ہے اور افضل ہے
ترک کرنا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جب فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے جائز کہا ہے اور اس دعوی پر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے فعل پر استدلال کیا ہے تو اسکی جواز میں کسی طرح کا شبہہ نہیں بستان فقیہ ابو اللیث سمرقندی
میں ہے لَا بَأْسَ لِأَهْلِ الْمُصِيبَةِ أَنْ يَجْلِسُوا فِي الْبَيْتِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ
وَالنَّاسُ يَأْتُونَهُمْ وَيُعَزُّونَهُمْ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمَّا بَلَغَهُ خَبَرُ قَتْلِ
جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ
يَأْتُونَهُ وَيُعَزُّونَهُ یعنی اس بات میں مضائقہ نہیں ہے کہ اہل مصیبت گھر
میں یا مسجد میں تین دن تک بیٹھیں اور لوگ آکر انکی تعزیت کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے کہ جب آپکو خبر قتل جعفر بن ابی طالب و زید بن حارثہ بن رواحہ کی پہنچی تو آپ مسجد میں بیٹھے لوگ
آکر تعزیت کرتے تھے رد المحتار میں ہے کہ آپکو بیٹھنے سے تعزیت مقصود نہ تھی مگر صاحب رد المحتار نے اسپر کوئی دلیل
پیش نہیں کی صاحب رد المحتار نے امداد سے نقل کیا ہے کہ متاخرین سے اکثر ائمہ کا یہ قول ہے کہ صاحب میت کے پاس اجتماع
مکروہ ہے اور اسکو اپنے گھر میں بیٹھنا مکروہ ہے تاکہ لوگ تعزیت کے لئے آئیں بلکہ دفن کے بعد لوگوں کو چاہئے کہ
متفرق ہو جائیں اور اپنے کاموں میں لگ جائیں صاحب میت خود کھڑے پھر صاحب رد المحتار لکھتے ہیں کہ یہ
کراہت اہل میت کی مسجد میں بیٹھنے سے اور قرآن پڑھنے سے اور بعد فراغ کے کھڑے ہونے اور لوگوں کے
تعزیت کرنے سے جیسا کہ دستور ہے زائل نہیں ہوتی اسلئے کہ اس جلوس سے تعزیت مقصود ہوتی ہے قرآن کا پڑھنا
مقصود نہیں ہوتا میرے خیال میں فقیہ ابو اللیث کی تحریر جو متمسک بالحدیث ہے نہایت صحیح اور قابل
عمل ہے میں اسکی مکروہ تنزیہی کہنے میں بھی تامل کرتا ہوں **تیسری** وجہ ایام تعزیت میں فرش
کرنا بہت ہی قبیح ہے یہ مطلق ہے گھر یا قبرستان کے ساتھ خاص نہیں ہے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ کیوں آخر

کسی چیز کے قبیح ہونیکا دعویٰ کیا جاتا ہے تو کوئی دلیل بیان کیجاتی ہے فرش کے بچھانے میں کیا
قباحت ہے ہزاروں لاکھوں آدمی فرش پر بیٹھنے کے عادی ہورہے ہیں تو انکے بیٹھنے کے لئے فرش بچھایا
جائیگا تو کیا گوبر زمین پر لیپا جائیگا **چوتھی وجہ** وقت پڑھنے قرآن شریف کے جو لوگ آتے ہیں انکی
تعظیم کے لئے اٹھنا حرام ہے باپ یا استاد کی تعظیم کے لئے اٹھنا جائز، اسکا جواب یہ ہے کہ قرآن شریف
کے پڑھتے وقت آنیوالوں کی تعظیم کو کوئی نہیں اٹھتا ہے اگر احیانا کوئی اٹھے تو اُسے روکنا و باز رکھنا
چاہیے اور نفس قیام تعظیمی تو حرام نہیں ہے خود آپنے فرمایا ہے قوموا الیٰ سیدکم اسکی تصریح مینے رسالہ
صیانۃ الایمان عن قلب الاطمینان میں لکھی ہے **پانچویں وجہ** قرآن شریف بطرز جدید بہ تغیر
نظم قرآن بطریق غنا پڑھنا و سننا حرام ہے، اسکا جواب یہ ہے کہ جس مجمع میں قرآن شریف پڑھا جاتا ہے
نظم قرآن میں تغیر نہیں آیا اور نہ یہ صورت غنا کی ہے کسی خوش آواز کا لہجہ حجاز یا مصر میں قرآن
شریف کا پڑھنا یا اسکا سننا ہرگز حرام نہیں ہے کیا ضرور ہے کہ قرآن کسی مجمع میں ایسی آواز سے پڑھا جاوے
جس سے سامعین کو ایک قسم کی پریشانی حاصل ہو **بیت** گر تو قرآن بدین نمط خوانی ❊ ببری رونق مسلمانی ❊
چھٹی وجہ آتشدان جسپر باز وغیرہ جاندار کی شکل بنی ہوتی ہے وہاں دھری جاتی ہیں مکروہ ہے، اس جگہ
کوئی فرشتہ نہیں آتا ہے اگر کوئی کہے کہ آتشدان میں تصویر نہو تو کیا کراہت ہے۔ محیط کے باب الجنائز میں
لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ پر تشریف لیگئے دیکھا کہ ایک عورت آتشدان لئے ہوئے
آرہی ہے آپ نے خفگی فرمائی اور اُسے ٹلوا دیا تو اگر تصویر بھی ہو تو دو وجہ ہیں ور تصویر نہو تو ایک
ہی وجہ ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ آتشدان کے ہونے سے جسمیں خوشبو جلائی جاتی ہے کیا مضائقہ ہے آخر مردہ کو
خوشبو لگائی جاتی ہے اور جب یہ بات تسلیم کیگئی کہ مجمر میں تصویر تھی اسلئے نہی فرمائی گئی تو نفس مجمر کے
ہونے سے جسمیں تصویر نہو کچھ قباحت نہیں نہ ایک قباحت نہ دو قباحت اور اگر خواہ مخواہ نفس مجمر کا
ہونا منہی عنہ ہے تو اسکو منع کرنا چاہیے **ساتویں وجہ** جب صاحب مجلس تلاوت سے فارغ ہوجاتا ہے تو

اور دس بارے لیتے ہیں اسمیں قرآن شریف کے پڑھنے سے بلحاظ لوگونکے رتبہ کے منع کرنا ہی اس طرح پر
کار خیر سے روکنا بہت برا کام ہی اسکا جواب یہ ہے کہ جب ایک ختم یا کئی ختم ہو جاتے ہیں یا پڑھنے میں
اسقدر وقت آجاتا ہی جسکی نسبت یہ خیال ہوتا ہی کہ اگر قرآن کے پارے یا قرآن نہ لیے جاویں تو حاضرین کو
تکلیف ہوگی اسوقت جسقدر پڑھا گیا اسپر قناعت کرتے ہیں اور قرآن یا قرآن کے پارے لیے جاتے ہیں
اسمیں رتبہ کا لحاظ نہیں کیا جاتا البتہ ضرورت کا اور لوگونکی تکلیف کا خیال کیا جاتا ہے یہ کسیطرح محذور
نہیں ہوسکتا **آٹھویں وجہ** عورتیں زیارت کے لئے آتی ہیں جو شرع کے خلاف ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اگر
تسلیم کر لیں کہ کہیں عورتیں زیارت کے لئے آتی ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے پہلے عورتوں کو زیارت قبر کیلیے
ممانعت کی گئی تھی پھر انکو اجازت دیگئی البتہ بعض اہل علم عورتونکی زیارت کو اسوجہ سے مکروہ خیال
کرتے ہیں کہ انمیں صبر کم ہوتا ہے یہ بے چین ہوکے روتی ہیں چنانچہ ترمذی نے اسکی تصریح کی ہی **نویں وجہ**
قبر پر گانا اور ناچنا حرام ہے اسکا جواب یہ ہے کہ قبر پر نہ کوئی گاتا ہی نہ ناچتا ہے آدمی کے مرنے سے جسکو
مرے ہوے بہت دن نہیں ہوتے ہیں لوگونکے دلوں پر رنج کا غبار بھرا رہتا ہے یہ ناچنے اور گانیکا کونسا وقت ہے
اگر چہ ناکوئی ناچنے یا گانیکا قصد کرے تو وہ مجنون سمجھا جائیگا اور کوئی شخص خصوصاً قرابت میت اسے
کب وار کھینگے **دسویں وجہ** صریح جھوٹھ بولنا کہ اہل میت کی خاطر سے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
ہم اللہ تعالیٰ کیلئے میت کی زیارت پر آئے ہیں اگر کوئی کہے کہ یہ امر کیونکر معلوم ہوا یہ امر تو باطنی ہی
تو ہم کہتے ہیں کہ اسکی کئی علامتیں ہیں پہلی علامت یہ ہے کہ تونگر بدکار کی قبر پر بہ نسبت قبر صالح کے
بہت جاتے ہیں اگر یہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا صالح کی قبر پر زیادہ جاتے دوسری علامت یہ ہے کہ اگر
کوئی قبر میت پر نہ آئے تو اولیاء میت کو رنج ہوتا ہی اگر انکی خاطر سے آنا نہوتا تو انکو رنج نہوتا تیسری
علامت یہ ہی کہ جو کوئی آتا ہی اسکا عذر قدوم کرتے ہیں اور اسکا احسان اپنے اوپر لیتے ہیں اللہ کیلئے ہوتا تو
اسکی ضرورت کیا تھی۔ اسکا جواب یہ ہی کہ ہم ایسی نہیں مانتے کوئی شخص کچھ نہیں کہتا سب کو موت کا تصور رہتا ہے

سب بھلے بڑے کے عام میں یعنی یہی تقدیر تسلیم جو لوگ اہلِ میت کی خاطر سے آتے ہیں وہی کہتے ہیں کہ
انکی خاطر سے آئے مثل مشہور ہے قاضی کی لونڈی مری سارا شہر آیا قاضی جی مرے کسینے پوچھا تک نہیں
جو لوگ صرف بنظرِ ثواب کے آتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بنظرِ ثواب آئے یہ بھی ہم ہرگز نہیں مانتے کہ تونگر بدکار
کی قبر پر زیادہ مجمع ہوتا ہے بہ نسبت قبر صالح کے مجھی کو اکثر صلحا کی قبر پر حاضر ہونیکا اتفاق ہوا مینے یہانکے
مجمع کو تونگرانِ بدکار کے مجمع سے کہیں بڑھا ہوا پایا۔ ہاں تونگروں کی قبروں پر فقرا کا بڑا مجمع ہوتا ہے
اسکی وجہ یہ ہے کہ وہاں خیرات زیادہ ہوتی ہے میں اس بات کو بھی نہیں مانتا کہ اگر کوئی قبر پر نہ آوے تو اولیاء
میت کو رنج ہوتا ہے اگر واقعی رنج ہوتا ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی یہ شان ہے کہ رنج و غم میں ایک دوسرے
کے شریک ہیں اور یہ بات تو نہایت عمدہ ہے کہ جو شخص آوے اسکا عذر قدوم کیا جاوے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اسکے
رنج میں شریک ہوا اور اسنے اپنا عزیز وقت ایصالِ ثواب میں صرف کیا اسکا شکریہ ادا کیا جاوے یہی چیز
ہے جسمیں حقوقِ عباد و حقوقِ اللہ تعالےٰ دونو ملے جلے ہیں اور حقوقِ عباد کی تعلق ہی حقوق اللہ تعالیٰ
کی نفی نہیں ہو سکتی **گیارھویں وجہ** قبر پر بیٹھ کے کھاتے پیتے ہیں جو ممنوع ہے اسکا جواب یہ ہے کہ
قبرستان میں قبروں پر بیٹھ کے نہ کوئی کھاتا ہے نہ پیتا ہے معلوم نہیں صاحب نفحات نے یہ طریقہ کس
ملک کا بیان کیا ہے **بارھویں وجہ** درختوں کے پتے توڑ کر درختوں کی صورت بناتے ہیں اور قبر کے گرد
آراستہ کرتے ہیں اوسمیں حاجت ہری گھانس کا کاٹنا حرام ہے اور رات کے وقت گھانس کا اکھاڑنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ مینے اپنی سیاحت ممالکِ دور دراز میں کہیں
یہ طریقہ نہیں دیکھا نہ کسی سے سنا میرے خیال میں یہ بات نہیں آتی کہ پتوں سے درختوں کی صورت کیونکر بناتے
ہیں اور اسکا فائدہ کیا ہے **تیرھویں وجہ** قاری لوگ ختم سے پہلے یا اسکے بعد قرآن شریف پکار کر
پڑھتے ہیں اور اہل ماتم لوگوں کی تعظیم و تواضع میں مشغول رہتے ہیں تو ایسے لوگوں پر جو اور کام میں
لگے ہوں قرآن شریف پڑھنا مکروہ ہے اور محیط میں لکھا ہے امام صاحب کے نزدیک قبر پر قرآن پڑھنا

مکروہ ہے اور امام کہتے ہیں کہ مکروہ نہیں ہے اور یہی پر فتویٰ ہے اور یہ شرح الاوراد میں ہے ہمارے مشائخ
امام محمدؒ کے قول پر عمل کرتے ہیں صدر شہید اور شیخ جلیل ابوبکر بن محمد بن الفضل کہتے ہیں کہ قبر پر قرآن
شریف پکار کر پڑھنا مکروہ ہے اور آہستہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے اور شیخ محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ قبر پر سورہ ملک
پڑھنا مضائقہ نہیں ہے آہستہ پڑھے یا پکار کر پڑھے اور دوسری سورت قبر پر نہ پڑھی جائے۔ اسکا جواب یہ
ہے کہ جب قرآن شریف پڑھا جاتا ہے سب لوگ اسے سنتے ہیں ایسے وقت میں کوئی کسی کی تواضع و تعظیم نہیں کرتا
اگر جیا نا تواضع و تعظیم کرے تو اسی منع کرنا چاہئے اور جب امام محمد کے قول پر فتویٰ ہے تو پھر اعتراض کیا یہاں
جسقدر روایات ذکر کی گئیں کوئی مفید مدعا صاحب نصاب نہیں ہیں چودھویں وجہ جامع مسجد میں
بیٹھے قاری پکار کر پڑھتے ہیں یہ مکروہ ہے اور بعض عالم کہتے ہیں کہ جامع مسجد میں قرآن کا ختم کرنا اسکو
سپارہ پڑھنا کہتے ہیں مکروہ ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ میں نے جہاں تک دیکھا ہے میں سب لوگ آہستہ قرآن پڑھتے
ہیں اگر جیا نا کوئی شخص آواز بلند کرکے پڑھے اسے منع کرنا چاہئے پندرھویں وجہ بروز سوم خوشبو
لگانے میں عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے عورتوں کو سوا اپنی خاوند کے تین دن سے زیادہ دوسرے پر سوگ کرنا
حرام ہے تو چاہیے کہ بروز سوم خوشبو لگائے تاکہ تین دن سے سوگ بڑھ نہ جاوے جو تھے دن خوشبو لگائی گئی تو
تین دن سے بڑھ جائیگا جو حرام ہے ام حبیبہ نے اپنے باپ ابو سفیان کے مرنے پر بروز سوم خوشبو لگائی اور
کہا مجکو اسکی کچھ حاجت نہ تھی پر میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ مسلمان عورت کو تین دن سے زیادہ
سوگ کرنا حرام ہے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس روز سوگ کریگی صاحب نصاب اپنی رائے یوں ظاہر
کرتے ہیں کہ رسم جاری ہے کہ بروز سیوم گلاب ملتے ہیں اس سے پرہیز ضرور ہے نہ اس سے کہ خوشبو ہے بلکہ اس سے
کہ عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے جیسی مہندی گو وہ خوشبو ہے پر عورتوں سے مشابہت ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ
مرد تو خوشبو تیجے کو نہیں لگاتے البتہ گلاب کے پھول یا پنکھڑیاں عود و عنبر کی بیاض میں ڈالتے ہیں جو مباح
امر ہے وسیلۃ النجات میں لکھا ہے فِی عُمْدَۃِ الْفَتَاوٰی اَمَّا اِتِّخَاذُ الْوَرَقِ وَالْعُوْدِ وَالْعَنْبَرِ

يَوْمَ الثَّالِثِ فَمُبَاحٌ هٰكَذَا فَعَلَتْ اِمْرَءَةُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَبِنْتُهُ الْمَعْرُوْفَةُ بِاُمِّ هَانِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي يَوْمِ الثَّالِثِ فَمِنْ ذٰلِكَ جَرَتِ الْعَادَةُ فِي كُلِّ تَعْزِيَةِ الْمُسْلِمِ كَذَا فِي الْمُفَرِّقِ لِلْاِمَامِ الْبَزْدَوِيْ يعنی عمدة الفتاوی میں مذکور ہو کہ اُٹھانا گلاب عود و عنبر کا تیسرے روز مباح ہی ایسا ہی کیا ہی تیسرے روز میں عمر بن عبدالعزیز کی بی بی و لڑکی نے جنکو ام ہانی کہتے تھے رضی اللہ عنہما اسیوقت سے ہر تعزیت میں مسلمانوں میں یہ عادت جاری ہوگئی ایسا ہی ہے مفرق میں جو امام بزدوی کی تالیف ہے یہ فعل اس قسم کا نہیں ہے جسمیں عرس سے مشابہت پائی جاتی ہو سولھویں وجہ تعریف کرنیوالا اُٹھکر میت کی ایسی تعریف کرتا ہی جو اُسنے کبھی نہیں کیا تھا یہ جھوٹھ ہی اور جھوٹھ کا سننا حرام ہے اسکا جواب یہ ہی کہ ہندوستان کسی قطعہ میں اسکا رواج نہیں ہے اگر کسی ملک میں کوئی شخص اس قسم کی تعریف کرتا ہو تو اسی منع کرنا چاہیے سترھویں وجہ یہ معرف حجروں کے پاس کھڑا ہوتا ہے اور کھڑی کھڑے سورہ اخلاص تین بار اور سورہ فاتحہ پڑھتا ہی اور سب اسکے روبرو بیٹھے ہوتے ہیں تو بہت بدعت ہے اور کسی سلف سے منقول نہیں ہے اور مدعی پر واجب ہے کہ اسکا ثبوت لائے تا ثابت کیونکر ہوسکتا ہی کہ اسمیں تو قرآن شریف کی اہانت ہے کہ یہ قاری گویا ان لوگونکا جو صدر میں بیٹھتے ہیں خادم معلوم ہوتا ہی اور انکی طرف متوجہ ہوکر پڑھتا ہے قبلہ رو ہوا ہوا اور اپنے ہاتھ اسی طرح رکھتا ہے جیسا نماز میں رکھتا ہی اور جب اسکو حکم ہوتا ہے تو مثل رکوع جھکتا ہی کہ یہ خدمت معمولی ہی کہ ان لوگوں کے سامنے بجالاتا ہے جو اپنی عزت و جاہ پر مغرور ہوکر بیٹھتے ہیں پھر وہ اپنے اس پڑھنے پر اہل میت سے اجرت مانگتا ہی کہ وہ اس کام پر مزدور مقرر ہے اور یہ جاوت ہو معقود علیہ ہے اسکا جواب یہ ہی کہ ہندوستان کے کسی شہر یا قصبہ یا دیہات میں ہمنے یہ طریقہ نہیں دیکھا اور نہ کسی سے سنا اگر کسی ملک میں کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اسی منع کرنا چاہئے اٹھارھویں وجہ قبر پر حریر طلس کی قبر پوش ڈالتے ہیں اگر میت اپنی زندگی میں یہ لباس پہنتا تھا تو یہ امر ظاہر شاہد ہوا کہ وہ زندگی میں

فاسق فاجر تھا اور مرنیکے بعد بھی اُس حرام کے ساتھ اسکا ذکر اور اسکی یادگار رہی اسکا جواب یہ کہ تیجے کو جا مجلس کی موانسے سے کیا تعلق ہے نہ کسی سے سُنا نہ دیکھا اگر کوئی ایسی حرکت کرتا ہو تو ممنوع ناجائز

انیسویں وجہ صالحین کی قبر پر کپڑوں پر سورہ اخلاص لکھکر ڈالتے ہیں اور قرآن شریف کا زمین پر ڈالنا بدعت ہے اور باعث ابتذال ہے اور قرآن شریف کا مُبتذل کرنا عذاب الٰہی کا سبب ہے

اسکا جواب یہ ہے کہ اس وجہ کو تیجے کے عدم جواز میں کچھہ دخل نہیں اور صالحین کے قبر پر غلاف میں کا عرف میں نہیں تھا اور قرآن شریف کا یا کسی سورت کا قبر پر رکھنا باعث ابتذال نہیں خیال کیا جاتا ایسے لائل سے فعال تیجے کے ناجائز نہیں ہو سکتے جنکی اباحت یا استحباب میں شبہہ نہیں **بیسویں وجہ** مجلس میں قرآن شریف لا کر رکھتے ہیں اور صاحب مجلس کی انتظار میں نہیں پڑھتے اگر حاضرین پڑھنے میں مبادرت کریں اور صاحب مجلس آگیا تو وہ خفا ہوتا ہے کہ میرا انتظار نہ کیا اسمیں میری عزت و رتبہ کی خفت و اہانت ہے یہہ کام صرف نفس امارہ بالسوء کا ہے ایسی مجلس میں آنے سے اُسکے گناہ پر اعانت ہوتی ہے اگر یہ لوگ آئیں تو صاحب مجلس اپنا رتبہ و عزت ظاہر کریگا اور گناہ پر اعانت کرنا منع ہے کیا اس صاحب مجلس کو یہ معلوم نہیں ہے کہ قرآن شریف پڑھنے سے منع کرنا کافروں کی عادت ہے اگر یہ کہو کہ حاضرین یاد پڑھ سکتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ قرآن شریف دیکھکر پڑھنا عبادت ہے اور قرآن شریف ہاتھ میں لینا بھی عبادت ہے تو صاحب مجلس انکو ان دو عبادتوں سے منع کرتا ہے اور قرآن شریف مجلس میں لانا اور یونہی رکھدینا اور نہ پڑھنا قرآن شریف کی اہانت و خفت ہے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ انوکھی بات ہے اگر کوئی شخص قرآن شریف کے پڑھنے میں سبقت و اقدام کرتا ہے تو صاحب مجلس اس وجہ سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ اسنے ایصال ثواب میں پیش قدمی کی اور لوگوں کو ترغیب دی کسی صاحب مجلس کو اسکی شکایت نہیں ہوتی کہ ایصال ثواب کے امر میں کیوں پہلے اقدام کیا گیا یہ بات ظاہر ہے کہ اگر کسی نے انتظار نہ کیا اور قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیا تو صاحب مجلس کی کیا خفت و اہانت ہوئی اور اُسکے رتبہ و عزت میں کیا فرق آگیا ایسی صورت میں اسکی ممانعت کی کوئی وجہ نہیں

پائی جاتی ہے خیال میں ایک فرضی صورت ہے جو قابل لحاظ نہیں ہے بالفرض اگر کوئی صاحب مجلس
جہالت سے اپنے جائز امر کا ارتکاب کرے تو انکو نصیحت کی جائے ۲۱ **اکیسویں وجہ** جبکہ مکان سے
قبرستان دور ہوتا ہے تو طلوع فجر کے بعد نماز فجر سے پہلے چلتے ہیں تا سب کے برابر یہاں پہنچیں یہ مکروہ ہے۔
اسکا جواب یہ ہے کہ یہ ایک فرضی صورت ہے کچھ ضرور نہیں کہ قبرستان ہی میں سیوم ہو کبھی مکان میں کبھی
کسی مسجد میں کبھی قبرستان میں سوم کیا کرتے ہیں سات ساڑھے سات بجے سے قرآن خوانی شروع ہوتی ہے
ساڑھے نو بجے فراغت پاتے ہیں جب ایسا وقت وسیع ہے پھر کسیکو کیا پڑی ہے کہ عبث اپنی حرمت آپ گنوا کر
۲۲ **بائیسویں وجہ** نماز کے لئے منتظر رہنا مستحب ہے اور بروز دوم یا سوم زیارت کیلئے آنیسے نماز اشراق کا
انتظار آدمی نہیں کرسکتا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بھی ایک خیالی امر ہے وقت زیارت کا ایسا وسیع رکھا
گیا ہے کہ جو لوگ نماز اشراق کے پابند ہیں وہ اچھی طرح سے فارغ ہوکے شریک ہوسکتے ہیں جنکی پاس گاڑی
بگھیاں ہوتی ہیں وہ آٹھ بجے اگر سوار ہوں تو تین میل کے فاصلہ پر پہنچکے شریک زیارت ہوسکتے ہیں۔
۲۳ **تیئیسویں وجہ** زیارت کے تیسرے دن قبر پر چادر کپڑی کی ڈالتے ہیں جو بالکل مشروع نہیں ہے نہ
مردوں کے لئے اور بعد شادی کے عورتوں کے لئے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اگر کہیں چادر ڈالتے ہیں تو اسے منع کرنا
چاہیے بشرطیکہ اسکی ممانعت صریحاً ظاہر کیجاوے۔ اب انکے اقوال مذکور ہوتے ہیں شرح منہاج امام
نووی میں ہے الاجتماع على المقبرة في اليوم الثالث وتقسيم الورد والعود واطعام
الطعام في الايام المخصوص كالثالث والخامس والتاسع والعشرين والاربعين
والشهر السادس والسنة بدعة ممنوعة یعنی مقبرہ پر تیسرے دن جمع ہونا اور گلاب کا
پھول و عود تقسیم کرنا اور تیسرے پانچویں نویں بیسویں چالیسویں دن اور چھ ماہی برسی کا کھانا
کھلانا بدعت ممنوعہ ہے جو لوگ اس عبارت سے احتجاج کرتے ہیں انکی تصحیح نقل مطلوب ہے منہاج کی
بہت سے شروح ہیں ان میں کہیں اس عبارت کا پتہ نہیں لگتا بلکہ شافعیہ کی دوسری معتبر کتابوں میں بھی

باوجود تجسس کے یہ عبارت نظر نہیں آتی پھر بھی مجہول عبارت کسطرح سے مسلم ہوگی بتقدیر تسلیم
اس عبارت سے استدلال نہیں ہو سکتا اسلئے کہ طعام کو ایام مخصوصہ میں جمع بدعت ممنوعہ کہا ہے اس سے
ایصال ثواب کے لئے کھانا پکانا مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ اہل میت کھانا پکا کر لوگوں کو اسپر جمع کریں اور
کراہت کی علت جریر کی حدیث ہے تعیین تاریخ کو اسمیں کچھہ دخل نہیں چنانچہ خطیب شربینی نے
مغنی المحتاج شرح المنہاج میں لکھا ہے قَالَ ابْنُ الصَّبَّاغِ وَغَيْرُهُ أَمَّا إِصْلَاحُ أَهْلِ الْمَيِّتِ طَعَامًا
وَجَمْعُ النَّاسِ عَلَيْهِ فَبِدْعَةٌ غَيْرُ مُسْتَحَبَّةٍ رَوَى أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَنْ
جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ كُنَّا نَعُدُّ الْاِجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصُنْعَهُمُ الطَّعَامَ مِنَ النِّيَاحَةِ
یعنی کہا ابن الصباغ وغیرہ نے کہ اہل میت کا کھانا پکانا اور اسپر لوگوں کو جمع کرنا بدعت غیر مستحبہ ہے
روایت کی ہے امام احمد اور ابن ماجہ نے باسناد صحیح جریر بن عبداللہ سے کہ ہم لوگ شمار کرتے تھے مجتمع
ہونے کو اہل میت کے پاس اور انکے کھانے کو نوحہ سے ایصال ثواب کے لئے کھانا پکانا مستحب ہے چنانچہ شیخ ابن حجر
مکی شافعی نے اپنی فتاویٰ میں اسپر اجماع نقل کیا ہے اور تیسرے روز قبر پر مجتمع ہونا اور پھول و عود تقسیم کرنا جو بدعت
کہا گیا تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہر بدعت قبیح نہیں ہوتی اسلئے کہ بدعت میں احکام خمسہ جاری ہوتے ہیں آخر عدم
استحباب کی کوئی وجہ ہونی چاہئے علاوہ بریں قبر پر مجتمع ہونا مطلقاً بدعت سیئہ نہیں ہے چنانچہ ابن حجر
مکی نے تحفہ میں لکھا ہے يُسَنُّ كَمَا نَصَّ عَلَيْهِ قِرَاءَةُ مَا تَيَسَّرَ عَلَى الْقَبْرِ وَالدُّعَاءُ لَهُ فَالْبِدْعَةُ
إِنَّمَا هِيَ فِي تِلْكَ الْاِجْتِمَاعَاتِ الْحَادِثَةِ دُونَ نَفْسِ الْقِرَاءَةِ وَالدُّعَاءِ عَلَى أَنَّ مِنْ تِلْكَ
الْاِجْتِمَاعَاتِ مَا هُوَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ كَمَا لَا يَخْفَى ۔ یعنی سنت ہے
چنانچہ نص کیگئی ہے کہ قبر پر جسقدر ہوسکے قرآن پڑھے اور دعا کرے بدعت وہ چیزیں ہیں جو بعد جمع ہونے کے
لوگ کیا کرتے ہیں نفس قراءۃ و دعا بدعت نہیں علاوہ اسکے لوگ جو جمع ہوتے ہیں تو یہی کام بھی کرتے ہیں جو بدعت
حسنہ ہیں غرض یہ ہے کہ لوگ جب جمع ہوتے ہیں بری کام بھی کرتے ہیں اور اچھے کام بھی پھر نفس اجتماع پر حکم

حرمت کا نہیں ہو سکتا البتہ بری کام کو برا اور اچھے کام کو اچھا اور تعیین تاریخ سے بھی اسمیں برائی نہیں آتی فتاوی طبنداوی میں جو شافعیہ کے معتمد فتاوی سے ہے لکھا ہو وَلَا بَأْسَ بِالْجَمْعِيَّةِ الَّتِي تُعْمَلُ فِي كُلِّ سَنَةٍ یعنی مضائقہ نہیں ہے وہ اجتماع جو ہر سال ہوتا ہے فتاوی بزازیہ میں ہے یُکْرَہُ اِتِّخَاذُ الطَّعَامِ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَالثَّالِثِ وَبَعْدَ الْأُسْبُوْعِ وَنَقْلُ الطَّعَامِ إِلَى الْقَبْرِ فِي الْمَوَاسِمِ وَاتِّخَاذُ الدَّعْوَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَجَمْعُ الصُّلَحَاءِ وَالْفُقَرَاءِ لِلْخَتْمِ أَوْ لِقِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْأَنْعَامِ وَالْإِخْلَاصِ یعنی پہلے اور تیسرے دن اور بعد سات دن کے کھانا پکانا اور اور کھانے کا قبر کے پاس اعراس میں لیجانا اور قرآن پڑھنے کی دعوت کرنا اور صلحاء و فقراء کو ختم کے لئے یا سورہ انعام و اخلاص پڑھنے کے لئے جمع کرنا مکروہ ہے ہم کہتے ہیں کہ اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ایصال ثواب کے لئے دن کی تخصیص مکروہ ہے فتاوی بزازیہ میں جو کچھ لکھا ہو وہ ضیافت کی نسبت لکھا ہو چنانچہ فتاوی بزازیہ میں آگے چل کے لکھتے ہیں وَالْحَاصِلُ أَنَّ اِتِّخَاذَ الطَّعَامِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ لِأَجْلِ الْأَكْلِ يُكْرَهُ وَإِنِ اتَّخَذَ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ كَانَ حَسَنًا یعنی حاصل یہ ہے کہ دعوت مسلمانوں کی قراءۃ قرآن کے وقت کھانے کے لئے مکروہ ہو اگر فقراء کیلئے کھانا کھلائے تو بہتر ہے مستملی میں بزازیہ کی عبارت لکھ کے لکھتے ہیں وَلَا يَخْلُوْا عَنْ نَظَرٍ یعنی یہ نظر سے خالی نہیں ہے تقریر نظر کی ظاہر ہے اسلئے کہ جب صدقہ عن المیت ثواب ہے تو پہلے یا تیسرے دن اگر کھانا پکایا جاوے تو کیا مضائقہ ہے یا قبر کے پاس اگر اعیاد میں لیجائیں تو کیا حرج ہے اور قراء و صلحاء کو کھلائیں تو کیا مضائقہ ہے ہاں خاص کر کے قراء کی دعوت البتہ ایسی ہے جسے مکروہ کہہ سکتے ہیں بشرطیکہ کراہت کی کوئی وجہ پائی جائے فتاوی قاضی خاں کی عبارت میں اسکی تصریح موجود ہے وَيُكْرَهُ اِتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ فِي أَيَّامِ الْمُصِيْبَةِ لِأَنَّهَا أَيَّامُ تَأَسُّفٍ فَلَا يَلِيْقُ بِهَا مَا يَكُوْنُ لِلسُّرُوْرِ وَإِنِ اتَّخَذَ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ كَانَ حَسَنًا إِذَا كَانُوْا بَالِغِيْنَ فَإِنْ كَانَ فِي الْوَرَثَةِ صَغِيْرٌ لَمْ يَتَّخِذُوْا ذٰلِكَ مِنَ التَّرِكَةِ یعنی مکروہ ہے ضیافت کرنا ایام مصیبت میں

اسلئے کہ وہ ایام تاسف کے ہیں پھر ایسے کام مناسب نہیں ہیں جو خوشی کے ایام میں کیے جاتے ہیں اور اگر فقراء کے لئے کھانا کھلائیں تو اچھا ہے یہ ایسی صورت میں جب سب ورثہ بالغ ہوں اگر ورثہ صغیر ہوں تو ترکہ سے کھانا نہ کھلانا چاہیے فتاویٰ ظہیریہ میں ہے وَلَا يُبَاحُ اِتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ عِنْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَهِيَ اَيَّامُ الْمُصِيبَةِ لِاَنَّ اِتِّخَاذَ الضِّيَافَةِ لِلسُّرُوْرِ یعنی مباح نہیں ہے ضیافت کرنا ہمارے نزدیک تین روز جو ایام مصیبت کے ہیں کیونکہ ضیافت سرور کیلئے ہے فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے وَلَا يُبَاحُ اِتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ عِنْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ یعنی مباح نہیں ہے ضیافت ہمارے نزدیک تین روز فتح القدیر میں ہے وَيُكْرَهُ اِتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ مِنْ اَهْلِ الْمَيِّتِ لِاَنَّهٗ مَشْرُوْعٌ فِي السُّرُوْرِ لَا فِي الشُّرُوْرِ وَهِيَ بِدْعَةٌ مُسْتَقْبَحَةٌ رَوَى الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاِجْتِمَاعَ اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ وَصُنْعَهُمُ الطَّعَامَ مِنَ النِّيَاحَةِ +

یعنی مکروہ ہے ضیافت اہل میت کیطرف سے کیونکہ وہ مشروع ہے سرور میں نہ غم میں تمہارے کہا ہے وہ بدعت قبیحہ ہے امام احمد و ابن ماجہ نے باسناد صحیح جریر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ جریر نے کہا کہ ہم شمار کرتے تھے مجتمع ہونا اہل میت کے پاس اور کھانا کھلانا انکا نوحہ سے شیخ ابو الحسن سندی نے الہدر المنیر عن مباحث فتح القدیر میں لکھا ہے قَوْلُهٗ اِتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ اَيْ اِتِّخَاذُ الطَّعَامِ عَلٰى وَجْهِ الضِّيَافَةِ لِلْاَقْرِبَاءِ وَالْاَحِبَّاءِ مِمَّنْ لَمْ يُعْهَدْ حُضُوْرُهُمْ عَلٰى وَجْهِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ اِلَّا فِي الضِّيَافَاتِ وَالْعُرُوْسِ لَا عَلٰى وَجْهِ الْقُرْبَةِ لِلصَّالِحِيْنَ وَاُولِي الْحَاجَةِ فَلَا يَرِدُ مَا رُوِيَ اَنَّ اَهْلَ مَيِّتٍ صَنَعَ طَعَامًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ يَوْمَ مَاتَ الْمَيِّتُ عَنْهُمْ وَاَنَّ الْقُرْبَةَ مَنْدُوْبَةٌ دَائِمًا فَكَيْفَ يُكْرَهُ فِي بَعْضِ الْاَيَّامِ سِيَّمَا اَيَّامَ تَذَكُّرِ الْمَوْتِ وَهُوَ مِمَّا يَدْعُوْ اِلٰى تَكْثِيْرِ الْقُرُبَاتِ وَالْمُزَيَّنِيْنَ طَعَامًا مِنْ حُلِيٍّ مَعْلُوْمٍ مَعَ قَطْعِ النَّظَرِ عَنِ النِّيَّةِ قَوْلُهٗ لِاَنَّهٗ شُرِعَ اه‍ اَيْ لِاَنَّهٗ خَارِجٌ عَنْ مُقْتَضَى الْحَالِ فَالْاِنْفَاقُ الْمَالِ فِيْهِ تَضْيِيْعٌ

وَاِسْرَافٌ فِی غَیْرِ مَحَلِّہٖ قَوْلُہٗ اَلْاِجْتِمَاعُ اِلَی اَہْلِ الْمَیِّتِ اَیْ لِمَوْتِہٖ لَا لِدَعْوَۃِ اَہْلِ الْمَیِّتِ اِیَّاہُمْ لِتَبَرُّکِہِمْ اَوِ التَّقَرُّبِ بِاِطْعَامِہِمْ وَصُنْعِہِمُ الطَّعَامَ اَیْ لِاِجْتِمَاعِہِمْ لِمَوْتِہٖ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَالظَّاہِرُ اَنَّ مِنَ الطَّعَامِ مَا ہُوَ مَشْرُوْعٌ یَوْمَ الْمَوْتِ اَیْضًا کَالطَّعَامِ لِلتَّقَرُّبِ وَمِنْہُ مَا ہُوَ مَکْرُوْہٌ کَالطَّعَامِ لِلضِّیَافَۃِ اَوْ لِتَقْوِیَۃِ النَّوَائِحِ مَثَلًا وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ یعنی

ضیافت کی یہ معنی ہیں کہ بطور ضیافت کے قرابت داروں اور دوستوں کے لئے جنکی یہ عادت نہیں ہے کہ بجز ضیافت شادی کے جمع ہوں کھانا پکایا جاوے نہ بطور قربت کے جو صالحین اور حاجتمندوں کے لئے پکاتے ہیں اس تقریر سے دو شبہے دفع ہوگئے پہلا شبہہ یہ ہے کہ ایک اہل بیت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اسی دن کھانا پکایا تھا جسدن انکے گھر غمی ہوگئی تھی اسکا جواب یہ ہے کہ یہہ ضیافت بوجہ قربت عبادت کے تھی دوسرا شبہہ یہ ہے کہ قربت ہمیشہ کے لئے اچھا کام ہے پھر وہ بعض ایام میں خصوصًا جب وہ ایام ایسی ہوں جنمیں قربات کی ضرورت ہو کیونکر مکروہ ہوگی اسکا جواب یہ ہے کہ صاحب حاجت کو کھانا کھلانا جائز ہے صرف ایسے اہل ضیافت کے لئے جائز نہیں ہے جسکا ذکر کیا گیا لانہ شرع کا یہ حاصل ہے کہ وہ مقتضائی حال سے خارج ہی پھر مال کا خرچ کرنا مال کا ضائع کرنا ہی اور اسراف کرنا ہے اپنی غیر محل میں اجتماع اہل البیت کے یہ معنی ہیں کہ یہ اجتماع موت کے واسطے ہو نہ اس خیال سے کہ اہل بیت نے انکی دعوت اس خیال سے کی ہو تا کہ اہل بیت انسے برکت حاصل یا کھانا کھلانے سے تقرب حاصل کریں وصنعہم الطعام کے یہ معنی ہیں کہ جو اجتماع بسبب موت کے ہوا ہو ظاہر یہ ہے کہ بعض کھانے ایسے ہیں جو موت کے روز مشروع ہیں مثلاً وہ کھانا جو قربت کیلئے ہو چنانچہ اسی قسم کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش کیا گیا تھا اور بعض مکروہ ہیں مثلاً ضیافت کا کھانا یا جو کھانا نائحہ عورتوں کی تقویت کے لئے کھلایا جاوے نائحہ ایسی عورت کو کہتے ہیں جو کسی میت کی نیکیاں بیان کرکے روئے مطلق رونا ناجائز نہیں ہے نہ اسپر اطلاق نائحہ کا ہوتا ہے جب زینب بنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا عورتیں جمع ہو کے رونے لگیں حضرت عمرؓ نے اقارب کو رونے سے
منع کیا اور اجنبی عورتوں کو چاہا کہ مار کے نکالدیں آپ نے حضرت عمر کو اس فعل سے منع فرمایا اور ارشاد کیا
دَعْهُنَّ فَاِنَّ الْعَیْنَ دَامِعَۃٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَھْدَ قَرِیْبٌ یعنی انکو چھوڑ دو اسلیئے کہ
آنکھ سے بالطبع آنسو ٹپکتا ہی اور قلب کو مصیبت پہنچی ہے اور واقعہ ابھی ہوا ہے صبر نہایت دشوار چنانچہ
یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہی پھر اس قسم کے رونے والی عورتوں کو جب نابحہ نہیں کہتے تو انکو کھانا دینا ناجائز
نہیں ہے اور شرح برزخ میں لکھا ہی دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ یُکْرَہُ لِاَھْلِ الْمُصِیْبَۃِ اِتِّخَاذُ الطَّعَامِ
عَلٰی سَبِیْلِ الضِّیَافَۃِ یعنی دلالت کی حدیث نے اس امر پر کہ بطور ضیافت کے اہل مصیبت کا کھانا
کھلانا مکروہ ہی اور یہہ بھی لکھا ہی وَتَبَیَّنَ اَنَّہٗ لَا یُکْرَہُ لِاَھْلِ الْمُصِیْبَۃِ اِتِّخَاذُ الطَّعَامِ لِلْفُقَرَاءِ
وَلَا یُکْرَہُ لَھُمُ الْاَکْلُ مِنْ ذٰلِکَ یعنی ظاہر ہوا کہ اہل مصیبت کو یہ مکروہ نہیں ہے فقراء کو کھانا کھلانا
اور انکو اس کھانیکا کھانا بھی مکروہ نہیں ہے ان عبارات سے اچھی طرح ثابت ہوگیا کہ ایام مصیبت میں ضیافت
کے طور پر کھانا کھلانا مکروہ ہے اگر ایصال ثواب کے لئے ہو تو حسن و مستحب ہے بلکہ اسکا استحباب فعل صحابہ و
تابعین سے ثابت ہے کہ سات روز تک اسکو مستحب جانتے تھی علامہ زاہدی نے حاوی میں لکھا ہے شنظ یکرہ
اَلْوَلِیْمَۃُ عَلَی الْمَیِّتِ قَبْلَ اَنْ یُغْسَلَ اِجْمَاعًا وَعَنْ مُحَمَّدٍ یَجُوْزُ بَعْدَ الدَّفْنِ وَقَالَ مَالِکٌ
یُکْرَہُ قَبْلَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَالْفَتْوٰی عَلٰی قَوْلِ مُحَمَّدٍ یعنی شرح طحاوی میں ہے مکروہ ہے ضیافت
میت پر قبل غسل دینے کے اجماعا اور امام محمدؒ سے مروی ہی کہ جائز ہی بعد دفن کے اور کہا مالک نے مکروہ ہے
قبل تین دن کے اور فتوی قول پر امام محمدؒ کے ہی دیکھو طحاوی نے امام محمد کے قول کو مفتی بہ لکھا ہے
جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بعد دفن کے ضیافت جائز ہی اور امام مالک کے نزدیک قبل تین دن کے مکروہ ہے
اور ہمنے جو فقہا کی عبارتیں سابق میں نقل کی ہیں انسے معلوم ہوتا ہے کہ تین دن تک مکروہ ہے جو ایام مصیبت
ہیں اس تقریر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بعد تین دن کے مکروہ نہیں ہے شرح برزخ میں بھی اس امر کی تصریح موجود ہے

عبارت یہ ہے کہ وَیُکْرَہُ لِاَھْلِہٖ اِتِّخَاذُ الطَّعَامِ لِلْاَقْرِبَاءِ وَالْاَغْنِیَاءِ اِلٰی ثَلٰثِ اَیَّامٍ وَیُکْرَہُ لَھُمْ اَکْلُہٗ اَمَّا بَعْدَ ثَلٰثِ اَیَّامٍ لَایُکْرَہُ اِتِّخَاذُ الطَّعَامِ لِمَنْ مَاتَ لَہٗ مَیِّتٌ لَالِاَھْلِہٖ وَلَاعَلٰی سَبِیْلِ الضِّیَافَۃِ وَلَایُکْرَہُ الْاَکْلُ مِنْہُ لَالِلْغَنِیِّ وَلَالِلْفَقِیْرِ یُدْعٰی اِلَیْہِ اَوْ یُرْسَلُ اِلَیْہِ یعنی اہل میت کیلئے تین دن تک مکروہ ہے کہ وہ اقربا و غنیا کیلئے پکوائیں اگر پکوائیں تو انکو اہل میت کا کھانا مکروہ ہے تین دن کے بعد اگر اہل میت کھانا کھلائیں عام ازینکہ ثواب میت کے لئے ہو یا بطور ضیافت کے ہو تو اسکا کھانا مکروہ نہیں ہے عام ازینکہ غنی ہو یا فقیر اور عام ازینکہ وہ بلا کے کھلائے جائیں یا کھانا انکو پاس بھیجا جاوے الی فاخرہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور صاحب فتاوی بزازیہ نے کراہت کو تین دن تک منحصر نہیں کیا بلکہ ہفتہ کے بعد ضیافت کرنیکو بھی شامل کر لیا ہے شارح منیۃ المصلی نے غنیۃ المستملی میں اسکے قول کو یوں رد کیا ہے وَلَایَخْلُوْعَنْ نَظَرٍ لِاَنَّہٗ لَادَلِیْلَ عَلَی الْکَرَاھَۃِ اِلَّا حَدِیْثُ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ الْمُتَقَدِّمُ وَاِنَّمَا یَدُلُّ عَلٰی کَرَاھَۃِ ذٰلِکَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَطْ عَلٰی اَنَّہٗ قَدْ عَارَضَہٗ مَا رَوَاہُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ وَاَبُوْدَاؤُدَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃٍ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْقَبْرِ یُوْصِی الْحَافِرَ یَقُوْلُ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْہِ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ فَلَمَّا رَجَعَ اِسْتَقْبَلَہٗ دَاعِیْ اِمْرَاَتِہٖ فَجَاءَ فَجِیْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ یَدَہٗ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَاَکَلُوْا وَرَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلُوْکُ لُقْمَۃً فِیْ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ اَجِدُ لَحْمَ شَاۃٍ اُخِذَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ اَھْلِھَا فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَۃُ تَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرْسَلْتُ اِلَی النَّقِیْعِ اَشْتَرِیْ شَاۃً فَلَمْ تُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰی جَارٍ لِّیْ قَدِ اشْتَرٰی شَاۃً اَنْ یُّرْسِلَ اِلَیَّ بِثَمَنِھَا فَلَمْ یُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلَی امْرَاَتِہٖ فَاَرْسَلَتْ بِھَا اِلَیَّ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعَمَہٗ الْاُسَارٰی فَھٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اِبَاحَۃِ صُنْعِ اَھْلِ الْمَیِّتِ الطَّعَامَ وَالدَّعْوَۃِ اِلَیْہِ ؎ یعنی یہ کلام نظر سے خالی نہیں اسلئے کہ کراہت پر صرف حدیث جریر بن عبداللہ کی دلیل ہے جسکا ذکر کیا گیا اس سے صرف اسقدر ظاہر ہوتا ہے کہ موت کے وقت مکروہ ہے اسکی معارض ہے وہ حدیث جسے امام احمدؒ نے بسند صحیح اور ابوداؤد نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے انصار ایک مرد سے روایت کیا کہ ہم نکلے رسول اللہ صلعم کیساتھ ایک جنازہ میں پھر مینے دیکھا رسول اللہ کو کہ آپ قبر پر کھودنے والے کو بتاتے تھے کہ دونوں پاؤں کیطرف وسیع کرو اور اسکی سر کیطرف وسیع کرو جب پھرے تو استقبال کیا دعوت دینے والے نے میت کیطرف سے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کھانا حاضر کیا گیا آپنے دست مبارک اسپر رکھا اور قوم بھی کھانے لگی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھراتے تھے لقمہ کو اپنے منہ میں اسکی بعد فرمایا کہ میں پاتا ہوں ایسا گوشت بکری کا کہ لیا گیا ہے بغیر اذن اسکی اہل کے میت کی عورت نے کہلا بھیجا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مینے نقیع کو آدمی بکری خریدنے کیلئے بھیجا تھا مگر بکری نہ ملی پھر اپنے ہمسایہ کے پاس آدمی بھیجا جسکے پاس خریدی ہوئی بکری تھی تاکہ قیمتاً دے وہ موجود نہ تھا پھر مینے آدمی کو اسکی عورت کے پاس بھیجا اسنے یہ بکری میرے پاس بھیجدی پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلا اسکو قیدیوں کو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اہل میت کا کھانا بعد دفن کے جائز ہے پھر کراہت جریر بن عبداللہ کی حدیث سے مستفاد ہوتی ہے وہ موت کے وقت پر منحصر ہے اور عاصم بن کلیب کی روایت سے بعد دفن کے ضیافت کرنیکا جواز حاصل ہوتا ہے تو ان دونو حدیثوں سے امام محمد کا قول ثابت ہوتا ہے جسے علامہ زاہدی نے مفتی بہ لکھا ہے پھر تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صاحب مذہب جو تین دن تک یا اسکی بعد بھی برخلاف قول امام محمد کے کراہت بیان کرتے ہیں اقوال غیر مفتی بہ اور مرجوع عنہا ہیں لیکن علامہ شامی نے شارح منیہ کے معارضہ کو جو عاصم بن کلیب کی روایت سے کیا ہے یوں دفع کیا ہے فِیْہِ نَظَرٌ فَاِنَّہٗ وَاقِعَۃُ حَالٍ لَا عُمُوْمَ لَھَا مَعَ اِحْتِمَالِ سَبَبٍ خَاصٍّ بِخِلَافِ مَا فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ عَلٰی اَنَّہٗ بَحْثٌ فِی الْمَنْقُوْلِ فِیْ مَذْھَبِنَا وَمَذْھَبِ غَیْرِنَا کَالشَّافِعِیَّۃِ

والحنابلة استدلالاً بحديث جرير المذكور على الكراهة یعنی یہ بھی
نظر ہے کیونکہ وہ واقعہ حال ہے اسمیں عموم نہیں باوجودیکہ اسمیں احتمال سبب خاص کا ہی بخلاف حدیث جریر کے
علاوہ بریں بحث ہی اس چیز میں جو منقول ہے ہمارے مذہب میں اور ہمارے غیر کے مذہب میں جیسے شافعیہ و حنابلہ
جو استدلال کرتے ہیں حدیث جریر سے کراہت پر مگر اس سے اصل اعتراض شارح منیہ کا مندفع نہیں ہوتا کیونکہ
امام محمد کے نزدیک بعد دفن کے ضیافت جائز ہے پھر تو منقول میں بحث نہ ہوئی بلکہ اصحاب مذہب کے قول
مخالف ٹھہرے اور عاصم بن کلیب کی حدیث کے نسبت یہ کہنا کہ واقعہ حال ہے یا سبب خصوص کا احتمال رکھتی ہے
اسکی حاجت نہیں کیونکہ دونوں حدیثوں میں مخالفت نہیں ہے بلکہ دونوں حدیثوں سے بعینہ امام محمد کا قول ثابت
ہوتا ہے اگر مخالفت ہے تو امام محمد کا قول جب مفتی بہ ٹھہرا اور پھر صحیح حدیث کی دلیل پائی گئی تو جو حدیث
اسکی مخالف پائی گئی اسکی تاویل کرنی اہم ہی اور شافعیہ وحنابلہ کا اس سے استدلال کرنا حنفیہ پر حجت نہیں
ہوسکتا علاوہ اسکے واقعہ حال ہونے سے عموم کی نفی ہو نہیں سکتی اور صرف احتمال سبب خاص کا قابل لحاظ
نہیں ہوسکتا جب تک سبب خاص کا ثبوت پیش نہ کیا جائے بہرحال اصحاب مذہب کے اقوال عموماً مخالف
نظر آتے ہیں ملا علی قاری نے انکو ایک نوع خاص سے مقید کیا ہی چنانچہ مرقات شرح مشکوۃ میں عاصم بن
کلیب کی حدیث کے تحت میں جو باب المعجزات میں ہے لکھا ہی هٰذَا الْحَدِيْثُ بِظَاهِرِهٖ يَرُدُّ عَلٰی
مَا قَرَّرَهٗ اَصْحَابُ مَذْهَبِنَا مِنْ اَنَّهٗ يُكْرَهُ اتِّخَاذُ الطَّعَامِ فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ
اَوْ بَعْدَ الْاُسْبُوْعِ كَمَا فِي الْبَزَّازِيَّةِ وَذُكِرَ فِي الْخُلَاصَةِ اَنَّهٗ لَا يُبَاحُ اِتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ
عِنْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَقَالَ الزَّيْلَعِيُّ وَلَا بَاْسَ بِالْجُلُوْسِ لِلْمُصِيْبَةِ اِلٰی ثَلَاثٍ مِنْ غَيْرِ
اِرْتِكَابِ مَحْظُوْرٍ مِنْ فَرْشِ الْبُسُطِ وَالْاَطْعِمَةِ مِنْ اَهْلِ الْمَيِّتِ وَقَالَ ابْنُ الْهُمَامِ يُكْرَهُ
اِتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ مِنْ اَهْلِ الْمَيِّتِ وَالْكُلُّ عَلَّلُوْهُ بِاَنَّهٗ شُرِعَ فِي السُّرُوْرِ لَا فِي الشُّرُوْرِ
وَقَالَ وَهِيَ بِدْعَةٌ مُسْتَقْبَحَةٌ رَوَى الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنْ

جریر بن عبد اللہ قال کنا نعد الاجتماع الی اہل المیت وصنعہم الطعام من
النیاحۃ انتہی فینبغی ان یقید کلامہم بنوع خاص من اجتماع یوجب استحیاء
اہل بیت المیت فیطعمونہم کرہاً او یحمل علی کون بعض الورثۃ صغیراً او غائباً
او لم یعرف رضاءہ او لم یکن الطعام من عند احد معین من مال المیت قبل قسمتہ
ونحو ذلک وعلیہ یحمل قول قاضی خان یکرہ اتخاذ الضیافۃ فی ایام المصیبۃ
لانہا ایام تأسف فلا یلیق بہا ما یکون للسرور وان اتخذ طعاماً للفقراء
کان حسناً واما الوصیۃ باتخاذ الطعام بعد موتہ لیطعم الناس ثلاثۃ ایام
فباطلۃ علی الاصح وقیل یجوز ذلک من الثلث وہو الاظہر

یعنی یہ حدیث ظاہر ارد کرتی ہے اس مسئلہ کو جسے ہمارے صحاب مذہب نے لکھا ہی وہ یہ ہے کہ پہلے دن یا تیسرے
دن یا بعد ہفتہ کے کھانا کھلانا مکروہ ہے چنانچہ بزازیہ میں ہے اور خلاصہ میں ہے کہ مباح نہیں ہے تین دن تک
زیلعی نے کہا کہ تین دن تک مصیبت کے لئے بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ کسی ممنوع کا ارتکاب کیا جاوے ابن الہمام
نے لکھا ہی کہ مکروہ ہے ضیافت کرنا اہل میت کا اور سب اسکی علت یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مشروع ہی
سرور میں بدی میں کہا ہے ابن ہمام نے کہ وہ بدعت سیئہ ہی روایت کی امام احمد اور ابن ماجہ نے باسناد
حسن جریر بن عبد اللہ سے کہا کہ ہم لوگ شمار کرتے تھے مجتمع ہونیکو اہل میت کے پاس اور انکی کھانیکو نوحہ سے
تمام ہوا قول ابن ہمام کا پس مناسب ہی کہ مقید کیا جاوے انکا کلام ایک نوع خاص سے یعنی یہ کہا جاے کہ وہ
ایسا اجتماع ہو جس سے اہل میت کو غیرت ہو جس سے وہ مجبوری سے انکو کھانا کھلاویں یا اس بات پر حمل کیا جاوے کہ
بعض ورثہ صغیر یا غائب ہیں یا انکی رضامندی معلوم نہو یا کھانا کسی معین شخص کیطرف سے نہو جو مال میت سے
قبل قسمت کی ہو اور اسطرح کی صورتیں اسی پر محمول ہیں قاضی خاں کا قول بھی اسی پر محمول ہے
وہ لکھتے ہیں کہ مکروہ ہے ضیافت ایام مصیبت میں اسلئے کہ یہ ایام تاسف کے ہیں پھر انمیں ایسے کام نہ کرنا چاہیئے جو

سرور میں کو جاتے ہیں فقرا کیلئے کھانا پکانا بہتر ہے اس امر کی وصیت کی ہو یا نہ ان کا کھانا
کھلایا جاتا اصل ہے علی الاصح بعض کہتے ہیں جائز ہے ثلث مال سے یہ اظہر ہے فتاوی شامی میں شیخ جوہرہ
کے کلام کی اسطرح تقیید کی ہے ردالمحتار میں ہے ولا سیما اذا کان فی الورثۃ صغار او کان غائب
یعنی خصوصاً جبکہ ہوں وارثوں میں کم عمر یا غائب انتہی مصباح الدرایہ کھانا تیار کرنا وغیرہ وجوہ
ہوں کہ فتاوی بزازیہ کی عبارت میں مذکور ہوئی ان سب کی علت کراہت کو ریا و سمعہ قرار دیا چنانچہ لکھتے ہیں
وَهٰذِهِ الْاَفْعَالُ كُلُّهَا لِلسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ فَيُحْتَرَزُ عَنْهَا لِاَنَّهُمْ لَا يُرِيْدُوْنَ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ
تَعَالٰى یعنی یہ تمام افعال سمعہ و ریا سے ہوتے ہیں ان سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ لوگ اس سے خلوص کی نیت
نہیں رکھتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی افعال اگر بدون ریا و سمعہ کے ہوں تو جائز ہیں گر ریا کسی عمل میں
صراحۃً کراہت پائی جاتی ہو تو خواہ مخواہ سے وہ قطعاً جائز خیال کیا جائیگا جب ریا سے خالی ہو فتاوی
عالمگیری میں تاتارخانی سے منقول ہے يَتَصَدَّقُ الْوَلِيُّ بِنِيَّةِ الْمَيِّتِ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاِنْ زَادَ
فَمَا اَحْسَنَهُ وَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَيَوْمًا وَاحِدًا وَالسُّنَّةُ
اَنْ يَتَصَدَّقَ قَبْلَ مُضِيِّ اللَّيْلَةِ الْاُوْلٰى مَا تَيَسَّرَ وَاِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ
یعنی ولی میت کو چاہیے کہ روز موت سے سات دن تک صدقہ دے اگر زیادہ ایام تک دیتا رہے تو بہتر ہے اگر
مقدور نہو تو تین دن تک دے اور سنت یہ ہے کہ حسب مقدور روز وفات کی اول شب گذرنے کے قبل صدقہ دے اگر
بالکل بے مقدور ہو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز ادا کرے بحر الرائق میں ہے مَنْ صَامَ اَوْ صَلّٰى اَوْ تَصَدَّقَ
وَجَعَلَ الثَّوَابَ لِغَيْرِهِ مِنَ الْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ يَصِلُ ثَوَابُهَا اِلَيْهِمْ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ
وَالْجَمَاعَةِ كَذَا فِي الْبَدَائِعِ یعنی کسی نے روزہ رکھا یا نماز پڑھی یا صدقہ دیا اور اسکا ثواب زندہ یا مردہ کو بخشا تو یہ
ثواب اہل سنت جماعت کے مذہب میں مردے کو پہنچتا ہی ہے اسی طرح شرح برزخ میں ہے دَفْعُ الْمَيِّتِ
يُرَخَّصُ لَهُ فِي كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ يَجِيْءُ بَيْتَهُ اِلٰى سَبْعَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ يَاْتِيْ فِي الْاَوْقَاتِ الْمُتَفَرِّقَةِ

میں روح میت کو رخصت ملتی ہے ہر شب اپنے گھر آتی ہے سات دن تک پھر ایام فاضلہ میں اجازت
ملتی ہے یہی شرح صحیح میں ہے یَنْبَغِی اَنْ یُّوَاظِبَ عَلَی الصَّدَقَۃِ لِلْمَیِّتِ اِلٰی سَبْعَۃِ اَیَّامٍ
وَقِیْلَ اِلَی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا لِاَنَّ الْمَیِّتَ یَشُوْقُ اِلٰی بَیْتِہٖ یعنی روز موت سے سات دن تک صدقہ دینا
مردہ کیلئے مستحب ہے اور بعضوں نے کہا ہے چالیس دن تک اسلئے کہ ان دنوں میں میت شوق سے اپنے مکانوں پر
آتی ہے لآلی فاخرہ فی تذکرۃ الآخرۃ میں ہے یُکْرَہُ لِاَہْلِ الْمَیِّتِ اِتِّخَاذُ الطَّعَامِ لِاَقْرِبَائِہِمْ وَالْاَغْنِیَاءِ
اِلٰی ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فَیُکْرَہُ لَہُمْ اَکْلُہٗ اَمَّا بَعْدَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فَاتِّخَاذُ الطَّعَامِ لَا یُکْرَہُ لَا
لِرُوْحِ الْمَیِّتِ لَا لِاَہْلِ الضِّیَافَۃِ وَلَا یُکْرَہُ الْاَکْلُ مِنْہُ لَا لِلْغَنِیِّ وَلَا لِلْفَقِیْرِ
یَدُلُّ عَلَیْہِ اَوْ یُرْسَلُ اِلَیْہِ یعنی روز موت سے تین دن تک اہل میت کو کھانا پکانا اپنے قرباء و
اغنیاء کے لئے مکروہ ہے اور انکا کھانا بھی انپر مکروہ ہے مگر بعد تین دن کے کھانا پکانا مکروہ نہیں ہے نہ روح میت
کے لئے نہ اہل ضیافت کے لئے اور غنی اور فقیر کو اسکا کھانا مکروہ نہیں ہے عام ازینکہ انکو اپنے گھر بلائیں یا انکے
مکانوں پر کھانا بھیجیں وہ کھانا جسے عرف میں بھاجی کہتے ہیں شرح اوراد میں کبری سے منقول ہے
لَوْ تَصَدَّقَ عَلَی الْمَیِّتِ اَوْ دَعَا لَہٗ یَبْعَثُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَی الْمَیِّتِ ذٰلِکَ عَلٰی طَبَقٍ مِّنْ نُوْرٍ
یعنی اگر میت کیلئے صدقہ دیا یا دعا کی اسکو اللہ تعالی میت کے پاس طبق نور میں بھیجتا ہے شرح اوراد میں ہے
فِیْ کِفَایَۃِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِنِیَّۃِ الْمَیِّتِ اَمَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنْ یَّحْمِلَ
عَلٰی قَدْرِہٖ مَعَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ فِیْ اَیْدِیْ کُلِّ مَلَکٍ نُوْرٌ فَیَحْمِلُوْنَ اِلٰی قَبْرِہٖ
فَیَقُوْلُوْنَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ ہٰذِہٖ ہَدِیَّۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اِلَیْکَ قَالَ
فَیَتَلَأْلَأُ قَبْرُہٗ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ اَلْفَ مَدِیْنَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ وَزَوَّجَہٗ اَلْفَ حَوْرَاءَ وَاَلْبَسَہٗ اَلْفَ حُلَّۃٍ
وَقَضٰی اَلْفَ حَاجَۃٍ یعنی کفایہ شعبی میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آپ نے فرمایا جسوقت کوئی شخص کسی میت کی طرف سے صدقہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرماتا ہے
کہ اسکو قبر کے پاس ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ لیجاؤ ہر طبق پر کہ سب کے ہاتھ میں نور ہو یہ فرشتے اس صدقہ کو اُس
مرحوم کی قبر کے پاس لیجاتے ہیں پھر کہتے ہیں السلام علیک یا ولی اللہ فلان شخص نے جو فلاں شخص کا بیٹا ہے یہ تحفہ
تمہارے پاس بھیجا ہے اس سے اسکی قبر روشن ہوجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہزار شہر اسکو بہشت میں دیتا ہے اور ہزار
حور شادی کیلئے دیتا ہے اور ہزار حلے پہناتا ہے اور ہزار حاجت بر لاتا ہے کنز العباد میں ہے فی الکبری
إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ لِلتَّعْزِيَةِ اَوْ لِغَيْرِهَا وَيَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ يَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنُوْا
مُتَوَجِّهِيْنَ اِلَى الْقِبْلَةِ حَالَةَ الْقِرَاءَةِ حَتّٰى لَا يَشْتَغِلُوْا بِمَا لَا يَعْنِيْهِ لَا سِيَّمَا بِالْقِيَامِ لِمَجِيْءِ وَاحِدٍ
وَذٰلِكَ مَحْظُوْرٌ لِاَنَّ حُرْمَةَ الْقُرْاٰنِ كَحُرْمَةِ الصَّلٰوةِ یعنی جسوقت لوگ تعزیت کے لئے یا کسی
دوسرے کام کیلئے جمع ہوں اور سب ملکر قرآن پڑھیں تو یہ ضرور ہے کہ سب کے سب قرآن پڑھنے کے وقت قبلہ کی طرف
متوجہ ہوں تاکہ عبث کاموں کی طرف متوجہ نہوں خصوصاً کسیکے آنے سے کھڑے نہوں یہ ممنوع ہے اسلئے کہ قرآن
کی حرمت نماز کی حرمت کے برابر ہے کنز العباد میں ہے فِيْ جَوَامِعِ الْفِقْهِ قَالَ بَعْضُ مَشَائِخِ بُخَارَا
تَعْزِيَةُ الْحَاضِرِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَتَعْزِيَةُ الْغَائِبِ يَوْمٌ وَاحِدٌ یعنی بعض مشائخ بخارا نے کہا کہ حاضر کی تعزیت
تین دن اور غائب کی تعزیت ایکدن ہے حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ مکتوب یازدہم میں تحریر فرماتے ہیں
سوال ششم آنکہ طعام بروح میت در سوم یا دہم وگل دادن در سوم از کجاست مخدوما طعام دادن
للہ تعالیٰ بے رسم وریا وثواب آنرا بمیت گذرانیدن بسیار خوب ست عبادت بزرگ اما تعین وقت را اصل
معتمد علیہ ظاہر نمیشود در روز سوم گل دادن مردان بدعت ست آری در زنان جمع شدن آوردن در روز
سوم آمدہ ہست برائے رفع سوگ کہ غیر از منکوحہ را از اہل قرابت زیادہ از سہ روز سوگ داشتن مشروع نیست
پس در سوم خوشبو بیارند تا زنان دیگر غیر از منکوحہ میت از سوگ بر آیند۔ سراج المنیر میں ہے وَيُسْتَحَبُّ
اَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنِ الْمَيِّتِ بَعْدَ مَوْتِهٖ سَبْعَةَ اَيَّامٍ یعنی مستحب ہے کہ میت کا صدقہ دیا جائے

سات دن تک مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں لکھتے ہیں و آثار این عالم و صدقات و فاتحہ و تلاوتِ قرآن درآں بقعہ کہ دفن اوست واقع شود بسہولت نافع میشود

چوتھا باب اثبات جوازِ صدقاتِ موتیٰ کا احادیث سے

احادیث متعددہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صدقہ موتیٰ کو مفید ہے شرح اوراد میں ہے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي عَلَى الْمَيِّتِ لَيْلَةٌ أَشَدُّ مِنْ لَيْلَةِ الْأَوَّلِ فَارْحَمُوا مَوْتَاكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّدَقَةِ یعنی آپ نے فرمایا کہ موتیٰ پر پہلی رات سے زیادہ سخت کوئی رات نہیں گزرتی پھر اپنے موتیٰ پر رحم کرو صدقہ سے عَنْ مَرْيَمَ بِنْتِ فَرْوَةَ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَشُدُّوا عَلَى بَطْنِي عِمَامَةً فَإِذَا رَجَعْتُمْ فَانْحَرُوا وَأَطْعِمُوا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ یعنی عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اپنے مرنے کے قریب یہ وصیت کی جبکہ میں مر جاؤں تو عمامہ کو مضبوط کر دو میری پیٹ پر پگڑی پھر جب تم بعد دفن کے پھرو تب اونٹ ذبح کرو اور لوگوں کو کھلاؤ اسکو حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں لکھا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے مطالب العالیہ میں روایت کیا ہے قَالَ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ طَاوُسُ إِنَّ الْمَوْتَىٰ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ سَبْعًا فَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُطْعَمَ عَنْهُمْ تِلْكَ الْأَيَّامَ یعنی طاؤس نے کہا کہ مردے سات دن تک اپنی قبروں میں آزمائش کئے جاتے ہیں پھر صحابہ اس امر کو مستحب خیال کرتے تھے کہ ایام فتنہ میں انکی لئے کھانا کھلایا جاوے اور ابونعیم نے حلیہ میں بھی اسکو روایت کیا ہے ائمہ حدیث نے اس روایت کی تصحیح کی ہے فکانوا سے مراد یہاں فعل صحابہ ہے چنانچہ ائمہ حدیث نے اسپر تصریح کی ہے علامہ سیوطی نے رسالہ طلوع الثریا باظہار ما کان خفیا میں اس حدیث کی نہایت عمدگی سے تفصیل کی ہے جسکا مختصر یہ ہے کہ سات دن تک جو

مُردے اپنی قبروں میں آزمائے جاتے ہیں جیسے امام احمد نے اپنی کتاب زہد میں لکھا اور امام احمد بن حنبل نے
اپنی کتاب الزہد میں اور حافظ ابونعیم اصبہانی نے کتاب حلیہ میں امام طاؤس کی سند سے جو جملہ ائمہ تابعین
ہیں اور ابن جریج نے اپنی تصنیف میں عبید بن عمیر کی سند سے جو تابعین میں بنسبت طاؤس کے بڑے امام
ہیں اور بعض صحابی ہیں اور حافظ زین الدین بن رجب نے اپنی کتاب اہوال القبور میں
مجاہد اور عبید بن عمیر کی طرف نسبت کیا ہے یہ تینوں روایتیں مرفوع کے حکم میں ہیں چنانچہ اسکا بیان
کیا جائیگا اور عبید بن عمیر کی روایت میں یہ زیادہ ہے، اِنَّ الْمُنَافِقَ یُفْتَنُ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا
یعنی منافق چالیس دن تک اپنی قبر میں آزمایا جاتا ہے، اس روایت کو حافظ ابو عمر بن عبد اللہ نے اپنی
تمہید میں اور امام ابو علی الحسین بن رشیق مالکی نے موطا کی شرح میں لکھا ہے اور امام ابو زید عبد الرحمن
جزولی مالکی نے جو امام ابی محمد بن ابی زید کے رسالہ کی شرح لکھی ہے اور امام ابو القاسم بن عیسیٰ
بن ناجی مالکی نے شرح رسالہ میں اس روایت کا ذکر کیا ہے اور ذکر اس روایت کا جو امام طاؤس سے سند ہے
امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب الزہد میں لکھا ہے ہاشم بن القاسم نے اشجعی سے روایت کی ہے کہ سفیان
کہتے ہیں کہ طاؤس نے یہ کہا ہے اِنَّ الْمَوْتٰى يُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ سَبْعًا وَكَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ
اَنْ يُطْعِمُوْا عَنْهُمْ تِلْكَ الْاَيَّامَ یعنی اموات اپنی قبروں میں سات دن تک مبتلا رہتی ہیں صحابہ اس
امر کو مستحب جانتے تھے کہ انکے ثواب رسانی کیلئے سات دن تک انکی طرف سے فقراء کو کھانا کھلایا جائے حافظ ابو نعیم
حلیہ میں لکھا ہے کہ ہاشم بن قاسم نے اشجعی سے روایت کی ہے کہ عثمان طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ
اِنَّ الْمَوْتٰى يُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ سَبْعًا فَكَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ تُطْعَمَ عَنْهُمْ تِلْكَ الْاَيَّامَ یعنی اموات
اپنی قبروں میں سات دن تک مبتلا رہتے ہیں تو چاہتے ہیں کہ اندنوں میں انکی طرف سے فقراء کو کھانا کھلایا جائے
وہ روایت کہ عبید بن عمیر سے سند ہے اور ابن جریج نے اپنی تصنیف میں حارث بن ابی الحارث سے روایت
کی ہے یُفْتَنُ رَجُلَانِ مُؤْمِنٌ وَمُنَافِقٌ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیُفْتَنُ سَبْعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ فَیُفْتَنُ

یُفتنون سبعًا یعنی عبید بن عمیر نے کہا ہے کہ مومن اور منافق اپنی قبروں میں مبتلا ہوتے ہیں
مومن سات دن اور منافق چالیس دن اس باب میں کوئی حجت ہے بحث **پہلی وجہ** حدیث اول کے
رجال سب رجال سند صحیح کے ہیں اور طاؤس کبار تابعین میں سے ہیں ابو نعیم نے حلیہ میں لکھا ہے کہ
طبقہ اول میں اہل یمن سے ہیں اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ طاؤس کہتے ہیں کہ مینے پچاس صحابہ کو دیکھا ہے اور
بعضوں نے انسے روایت کی ہے کہ مینے ستر صحابہ کو دیکھا ہے ابن سعید کہتے ہیں کہ نوے پر کئی سال
گزرے تھے جب انہوں نے انتقال کیا ہے اور سفیان جو انکے شاگرد ہیں وہ سفیان ثوری ہیں ابو جعفر
لکھتے ہیں کہ سنہ ایکسو میں کئی سال تھے جب طاؤس مرے ہے اور سفیان سنہ ستانوے میں پیدا ہوئے ہیں روایت
سفیان ثوری کی ہو سکتی ہے اور اشجعی کا نام عبید اللہ بن عبد الرحمن ہے اور ابن عبد الرحمن مشہور ہیں
اور سند ثانی عبید بن عمیر یہ بنی لیث ہیں مکہ میں وعظ کہتے تھے مسلم بن حجاج صاحب صحیح کہتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہ پیدا ہوے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا بھی ہے تو صحابی ہوے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مکہ میں وعظ کہا کرتے تھے اور مکہ میں سب سے پہلی انہوں نے
وعظ کہا ہے اور عبد اللہ بن عمر کے سامنے مر گئے ہیں حارث بن عبد الرحمن بن سعد بن ابی ذباب دوسی ہیں
بخاری نے افعال عباد میں اور مسلم نے اپنی صحیح میں اور ابن جریج اور داوردی وغیرہ نے انسے روایت کی ہے
اور ابن جریج وہ امام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج الاموی ہیں امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ سب سے
پہلے انہوں نے تصنیف کرنا شروع کیا ہے اور ابن عیینہ کہتے ہیں کہ مینے سنا کہ ابن جریج کہتے تھے کہ میری طرح
کسی نے علم کو مدون اور مرتب نہیں کیا ہے اور بہت تابعین سے انہوں نے روایت کی ہے اور سنہ ۱۴۹ میں مرے ہیں
اور ایکسو برس سے زیادہ انکی عمر ہوئی ہے **دوسری وجہ** فن حدیث اصول میں یہ امر ثابت ہوا ہے کہ جس
امر میں عقل کو مجال دخل نہو جیسے امور برزخ و امور آخرت اسمیں جو حکم پایا جاوے وہ روایت مرفوع ہوگی
نہ موقوف اگرچہ راوی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نسبت نہ کی ہو عراقی الفیہ میں لکھتے ہیں جو صحابی سے

ثابت ہوا ہو جسمیں عقل کو دخل نہو تو وہ مرفوع ہے انکی شرح یہ ہے کہ جو امر کہ صحابی پر موقوف ہوا اور
وہ قول اسکے رائے پر مبنی نہو تو اسکا حکم مرفوع کا ہی چنانچہ امام فخر الدین رازی نے محصول میں لکھا ہی کہ صحابی
جب ایسی بات کہیں کہ جسمیں اجتہاد کو کچھ مجال نہو تو باعتبار اسکے کہ صحابہ کے ساتھ ہمارا خیال نیک ہے یہی خیال
کرینگے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا اور محصول میں جو لکھا ہی وہی بہت اماموں نے
لکھا ہی جیسے ابی عمر بن عبد البر وغیرہ حافظ ابو الفضل بن حجر نے نخبہ کی شرح میں اس حدیث کے جو حکما
مرفوع ہی یہ مثال لکھی ہے کہ صحابی ایسا امر کہیں جسمیں اجتہاد کو دخل نہیں ہے اور نہ اسمیں لغت اور شرح
غریب کی حاجت پڑی جیسا زمانہ ماضی کا ذکر کہ عالم کیونکر پیدا ہوا اور انبیا علیہم السلام کے اخبار یا وہ
امور کہ آئندہ آئینگے مثلاً لڑائیاں اور فتنے اور قیامت کے احوال اور افعال پر ثواب عذاب خاص کا ہونا
ان سب کا حکم حدیث مرفوع کا ہے اسلئے کہ اخبار اس امر کے مقتضی ہیں کہ انکا کوئی مخبر ہوا اور جس امر میں اجتہاد
کی مجال نہو تو صرف اسکی کہنے والے صحابہ پر موقوف نہیں ہو سکتا ہے جب ایسا ہوا تو اسکا وہی حکم ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو وہ حدیث مرفوع ہوتی اور اس امر کی مثال جو حکماً مرفوع ہی یہ ہے کہ صحابہ
ایسا کام کریں جسمیں اجتہاد کی مجال نہو تو اسکو بمنزلہ اس فعل کے تصور کرینگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی حافظ ابن حجر نے اپنی نکت میں ابن صلاح سے یہ لکھا ہے کہ صحابی کا وہ قول جسمیں اجتہاد نہیں ہے
اسکا حکم مرفوع کا ہی جیسے اخبار ماضیہ خلقت کا پیدا ہونا اور انبیا کی حالت اور امور آئندہ جیسے لڑائیاں
اور فتنے اور قیامت اور بہشت اور دوزخ کا ذکر اور افعال پر ثواب اور عذاب کا ہونا چونکہ یہ سب امور
ہیں جنمیں اجتہاد کو مجال اور دخل نہیں ہے اسکو مرفوع کے حکم میں داخل کرینگے ابو عمرو الدانی کہتے ہیں کہ صحابی
کبھی ایسی بات کہتے ہیں کہ موقوف ہوتی ہی تو اہل حدیث اسکو اپنی سند میں لاتے ہیں کہ قول صحابہ موقوف بنانا
ممتنع ہی ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ امر تمام خلقت کا معتمد ہے ائمہ کی کتب میں صحیح بخاری و مسلم و امام شافعی
و ابی جعفر طبری و ابو جعفر طحاوی و ابو بکر بن مردویہ کی تفسیر مسند میں بیہقی اور ابن عبد البر نے کہا ہی کہ

اس قول کی سند صحیح متصل ہو اور حاکم نے اسپر جزم کیا ہی اور فخر الدین رازی نے محصول میں کہا ہے کہ
صحابی کا ایسا امر بیان کرنا جسمیں اجتہاد کو مجال نہیں ہے تو اسکو بھی حمل کرینگے کہ انہوں نے سنا ہے کیونکہ جب
اسمیں اجتہاد نہیں ہے تو کوئی امر اسکے سوا نہیں ہو سکتا ہی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنا ہوگا اسکی بعد
حافظ جلال الدین سیوطی نے بہت سی احادیث مرسل لکھی ہیں جنمیں محدثین نے مرفوع تحریر کیا ہی اور ان
محدثین کے نام بھی لکھے ہیں **تیسری وجہ** طاؤس کے اثر کا حکم حدیث مرفوع مرسل کا ہے اور مرفوع مرسل
کی اسناد تابعی کی طرف صحیح ہی اور حجت ہے باتفاق امام ابو حنیفہ و مالک و احمد کہ انہوں نے اسمیں کچھ شرط
نہیں لگائی ہی امام شافعی فرماتے ہیں کہ اثر جبتک قوت نہ پائے حجت نہیں ہوتی ہی اور جن امور سے اسکو قوت
ہوتی ہے وہ اپنی محل میں مذکور ہیں ایک یہ ہے کہ وہ اثر کسی اور سند سے بھی مرسل مروی ہو یا کسی صحابی کا فعل
جو اسکے موافق ہو تو یہ قوت یہاں موجود ہے کہ مجاہد اور عبید بن عمیر نے بھی اس اثر کو روایت کیا ہے اور
عبید بن عمیر اگر صحابی نہیں ہیں تو تابعی ہیں پھر انکی دونوں روایت مرسل اس مرسل کی تائید کرتے ہیں
ترمذی نے اپنی کتاب کے آخر میں کہا ہی کہ ابو بکر علی بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ یحیی بن سعد
کہتے ہیں کہ مجاہد کے مرسلات بہ نسبت مرسلات عطا بن ابی رباح کے مجکو بہت پسند ہیں کہ عطا ہر قسم سے
روایت کرتے ہیں علی کہتے ہیں کہ میںنے یحیی سے کہا کہ مجاہد کے مرسلات اچھی ہیں یا طاؤس کے مرسلات تو یحیی نے
کہا کہ دونوں قریب ہیں اور اگر عبید بن عمیر کی صحبت کے ہم قائل ہوجائیں تو یہ حدیث مرفوع متصل ہوگی
اور طاؤس کی روایت اسکی شاہد قوی ہی جو مرتبہ صحت پر اسکو ترقی دیتی ہی اور امام نووی شرح مسلم
میں لکھتے ہیں کہ جب دوسری سند سے متصلا روایت ہوتی ہی اور وہ حجت ہوجاتی ہی تو اس مسئلہ میں گویا دو حدیث
صحیح ہوگئی ہیں **چوتھی وجہ** تابعی کی روایت میں ہے فَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ یعنی كَانُوا يَفْعَلُونَ
اسمیں اہل حدیث اور اہل اصول کے دو قول ہیں پہلا قول یہہ قول بھی مرفوع ہی یعنی اسکی یہ ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ کام کرتے رہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع کرتے تھے

اور یہاں اس کی تقریر ہوتی تھی دوسرا قول یہ قول صحابہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ تھے
پھر اس میں اختلاف ہے کہ جب تابعین کا قول ہے تو اجماع ہوا یا کسی کا ہے یا کسی کا نہیں ہے اور بعض نے صحیح کہا ہے اور نووی نے
شرح مسلم میں ایسا ہی بیان کیا ہے کہ کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ قول تابعی اس پر دلالت کرتا ہے کہ بعض کا
قول ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ دلالت کرتا ہے کہ سب امت کا فعل ہے یا بعض کا اور بعض ساکت ہے یا تمام صحابہ
اسطرح کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوتا رہا اور آپ نے انکار نہ فرمایا اور رافعی نے شرح مسند
میں لکھا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ یہ امر اس عہد میں بے انکار مشہور تھا پھر قول طاؤس کا کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اگر مرفوع
ہے جیسا کہ قول اول ہے تو یہ قول تتمہ حدیث مرسل کا ہے تو یہی حدیث سے دو امر حاصل ہوئے ایک یہ کہ
یہ امر اعتقادی ہے یعنی سات دن تک مردے اپنی قبروں میں مبتلا رہتے ہیں دوسرے یہ کہ یہ حکم شرعی فرعی ہے
یعنی اس مدت سات دن تک میت کے ثواب کے لئے صدقہ دینا اور کھانا کھلانا مستحب ہے جیسا کہ دفن کرنے کے بعد
ایک ساعت قبر پر ٹھہرے رہنا مستحب ہے اور یہ دونوں امر مرسل الاسناد ہوئے کہ تابعی نے مطلق بیان کیا اور صحابہ
کا نام نہ لیا جنسے یہ حدیث انکو پہنچی ہے تو جو محدث کہ حدیث مرسل کو مطلق قبول کرتے ہیں انکے نزدیک تو
قبول ہی ہے اور جو بشرط اعتضاد و قوت قبول کرتے ہیں وہ اسوجہ سے قبول کرتے ہیں کہ مجاہد اور عبید بن عمیر سے
یہ حدیث روایت ہوئی ہے تو اب اس مرسل کے احتجاج میں کسیکو اختلاف نہ رہا اور اگر کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ کو صحابہ
روایت کرتے ہیں اور اجماع مراد ہے تو یہ قول متصل ہے کیونکہ طاؤس نے اکثر صحابہ کی صحبت پائی ہے تو بالمشافہ
روایت کی ہے اور جنسے کہ صحبت نہیں پائی ہے انسے روایت بالبلاغ کی ہے اور اگر کسی صحابہ سے روایت کی ہے
جیسا قول ثالث ہے جو صحیح ہے تو ان صحابہ سے کہ انکو ادراک کیا ہے پھر یہ حدیث متصل ہوئی اور یہ روایت
بھی حدیث انہی امور پر شامل ہے جنہیں ہم نے ذکر کیا ہے ثانی یہ کہ یہ حدیث متصل ہے چنانچہ ظاہر ہے اور
اول یہ کہ مرسل ہے جیسا اوپر تقریر کی گئی یہ ایسا قول ہے کہ سوا صاحب وحی کے اور کوئی نہیں کہہ
سکتا ہے اور چونکہ تابعی نے مطلق کہا ہے اور صحابی کا ذکر نہیں کیا ہے جس سے یہ روایت انکو پہنچی ہے تو مرسل

ن مذکور جابر ثانی یعنی سب صحابہ سے یا بعض صحابہ سے منقول ہونا مرسل کیلئے قوت دیتا ہے
ہما کی وجہ یہ بھی ہے کہ فعل صحابہ اسکی موافق ہو تو اسکے معارضہ کے سوا ایک جا خاصہ ہے اور وہ
صحابہ ہیں عبید بن عمیر کا قول ہے تو اس حدیث میں ایک جملہ مرفوعہ مرسلہ اور ایک جملہ موقوفہ متصلہ
ہیں جسکا مدلکا ہے اور طاوس نے جو طرح پر روایت کیا تو مضمون اسکا یہ ہے کہ حکم شرعی کی جہت معلوم ہوا
کہ سات دن تک میت کیلئے کھانا کھلانا مستحب ہے اور اسکا سبب ذکر کیا ہے کہ میت ان دنوں اپنی قبر میں
مبتلا ہوتے ہیں اسلئے فکانوا یستحبون پر حرف تفریع کی لاتے ہیں اسکی نظیر جامع ترمذی میں اور بیہقی کے
شعب الایمان میں زہری کا قول ہے اِنَّمَا کُرِہَ المِندِیلُ بَعدَ الوُضُوءِ لِاَنَّ مَاءَ الوُضُوءِ
یُوزَنُ یعنی وضو کے بعد رومال سے پوچھنا مکروہ ہے اسلئے کہ وضو کا پانی وزن کیا جاتا ہے زہری جو تابعی ہیں
انہوں نے حکم شرعی کی علت بیان کی ہے یعنی وضو کرکے اعضا کی تری رومال سے پوچھی جاوے اسکا سبب
صرف احادیث مرفوعہ سے معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ وضو کی تری کا وزن ہونا ایک امر موقوف ہے جو ایک امر قیاسی نہیں
ہے اور احادیث جو بجائے علت کے وارد ہوئی ہے مرسل ہے جسمیں صحابہ کا نام محذوف کیا گیا ہے شرح مسلم کے
آخر میں نووی لکھتے ہیں کہ اگر فتوی دینی کی حاجت ہو تو صحابی مضمون حدیث مفتی فتوی دے سکتے ہیں
پر مرفوعا روایت نہیں کر سکتے ہیں اور کبھی مرفوع بھی روایت کر سکتے ہیں اور رافعی اپنی شرح مسند میں لکھتے ہیں
کہ صحابی اسکی ساتھ حجت پکڑتے ہیں مگر بحوالہ حدیث فتوی دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
اسکو سند نہیں کر سکتے ہیں اور طاوس کا اثر ایک اور امر کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ جملہ اولی متصل ہے کہ
صحابہ میت کیلئے ان سات دنوں میں کھانا دینا مستحب جانتے تھے تو یہ خبار صریح ہے کہ صحابہ کو یہ امر معلوم تھا
اور ان ایام فتنہ قبر میں یہ کام کرتے رہتے تھے تا وقت فتنہ کے ثابت رہیں اور جب صحابہ کو معلوم ہوا تو اسکا
موقوف کہنا نسیان ہے چنانچہ اسکی تقریر بیان ہوئی تو یہ حدیث مرفوع متصل ہوئی نہ مرسل کیونکہ طاوس نے جمع
صحابہ سے نقل کیا ارسال زائل ہو گیا اور اتصال ثابت ہو گیا ہے انہی معنے اپنی ارجوزہ میں کہا ہے اسکی سند

صحیح ہو مرسل ہے اور یہی وجہ ہے روایت ہوتی ہو کہ متصل ہو اگرچہ بظاہر مرسل ہو یہ کا متصل ہونا
ظاہر ہے بدیں وجہ کہ طاوس نے ان ایام میں کھانا کھلانا صحابہ سے بھی نقل کیا ہے اور یہ بات معلوم ہوتی
ہے کہ فتنہ کا تحقق صحابہ کو معلوم تھا اور رسالہ میں کہ طاوس نے اسکو مرسل کیا ہے اور صحابی کا نام
نہیں لیا ہے یہ لطف ہے کہ یہ امر صحابہ میں مشہور تھا اور جن صحابیوں سے انہوں نے وہ روایت کی ہے وہ ایسے
بہت ہیں کہ نام لینے کی حاجت نہ تھی اسلئے کہ سب کا نام لینا بہت طول ہے اور ایک دو کے نام لینے سے یہ
خیال ہوتا کہ یہ امر صرف انہی ایک دو سے سنا ہوگا نہ اوروں سے انکے سوا اور خصوصاً یہ صیغہ سلف مرید دلیل ہے
کہ سب امت یہ کام کرتے رہتے تھے تو نام نہ لینا بہت بلیغ ہوا بہر حال یہ حدیث مقبول ہے اور حجت ہے
اسلئے کہ بحث یہ ہے کہ یہ حدیث یا متصل ہے یا مرسل ہے جسکو مرسل دوم تقویت دیتی ہے اور یہ فعل سب
صحابہ کا ہے یا چند صحابہ کا یا تمام امت کا بہر حال یہ کلام اسمیں ہے کہ یہ حدیث باعتبار فن حدیث و
اصول کی مقبول و حجت ہے، پانچویں وجہ امام عبد الجلیل بن موسی القصری نے شعب الایمان میں لکھا ہے
اور ابو زید جزولی نے رسالہ ابن ابی زید کی شرح میں نقل کی ہے کہ برزخ تین طرح ہے مکان و زمان
و حال مکان قبر سے علیین تک کہ اسمیں سعدا کی روح رہتی ہے اور قبر سے سجین تک کہ اسمیں اشقیا
کی روح رہتی ہے زمان جب سے کہ تمام خلقت جن اور آدمی اور سب مخلوق مرتی ہے اور مرتی جاتی ہے اسوقت سے
قیامت تک اسمیں رہیگی حال یا نعمت و خوش عیشی ہے یا عذاب ہے یا قیدی ہیں کہ فرشتوں کے سوال اور
جواب کے بعد خلاصی پائینگے جو امتحان امر فتنہ کیلئے مقرر ہیں کلام تمام ہوا اور اس کلام سے اور تحبوسة
حتی یتخلص من الملکین الفتانین۔ سے یہ ظاہر ہے کہ فتنہ قبر ایک مدت ہوتا ہے اور اس مدت تک جو سات
دن ہیں ارواح محبوس رہتی ہیں پھر چھوڑ دیجاتی ہیں قول اسکی تائید ہے اور حافظ ابن رجب نے کتاب
اہوال القبور میں مجاہد سے روایت کی ہے کہ وقت دفن سے سات دن تک قبروں کے اندر روحیں رہتی ہیں اس سے
جدا نہیں ہوتیں یہ آثار ہیں ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں چھٹی وجہ سب علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ فتنہ

منکر نکیر کا سوال مراد ہے اور احادیث اسمیں صریح ہیں ساتویں وجہ کوئی یہ اعتراض کرتا ہے کہ تمام
احادیث میں سات دن کے ذکر کی تصریح نہیں ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اسکی نفی کی بھی تصریح نہیں ہے اور
غرض یہ ہے کہ فتنہ ایکبار ہوگا یا زیادہ بلکہ وہ مطلق ہے ایکبار پر یا زیادہ پر صادق آتا ہے جب کہ سات
دن کا بوجہ مقبول آیا ہے تو اسکا قبول واجب ہے اور اہل حدیث کے نزدیک ثقات کی زیادتی جو قبول ہوتی ہے
یہ بھی اسی قسم سے ہے اور اہل اصول مطلق کو مقید پر حمل کرتے ہیں آٹھویں وجہ اگر یہ کہا جائے کہ بعد روز
اول کے جو سوال ہوتا ہے یہ آیا ذکر جدید ہے یا ذکر سابق کی تاکید ہے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تاکید ہے اور فتنہ
صرف ایک ہی سوال ہوگا کہ اسکے رب اور دین اور نبی کا سوال کرینگے اور جواب بھی ایک ہی ہے کہ
سوال کے بعد دوبارہ کیا جائیگا اور پہلا جواب تاکید کے لئے ہے اور حدیث وارد ہے کہ سوا ان باتوں کے
اور کچھ نہ پوچھا جائیگا اسپر سب علماء کا اتفاق ہے نویں وجہ اگر کوئی کہے کہ مکرر کرنے میں سات دن کی کیا
حکمت ہے اور کیا ذکر اول کافی نہ تھا تو جواب اسکا یہ ہے کہ سوال کرنے سے یہ مقصود نہیں ہے کہ جو حال
مردہ کا ہے وہ معلوم کیا جائے یا جب مردہ نے جواب دیا تب اسکا حال معلوم ہوا معاذ اللہ کوئی عاقل یہ
خیال نہ کریگا اللہ تعالی سوال سے پہلے جو اسکا حال ہے سب جانتا ہے بلکہ فرشتے بھی جانتے ہیں چنانچہ
صحیح میں وارد ہے کہ فرشتے اسکا جواب سنکر کہینگے کہ تو آرام سے سو رہ ہم جانتے تھے کہ تو مومن ہے
اور ہر سوال و جواب کے کئی فائدے ہیں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف اور
آپکی خصوصیت و فضیلت تمام انبیاء پر ظاہر ہوتی ہے یہ سوال صرف آپکی تعظیم کیلئے مقرر ہوا ہے ہر مردہ
سے اسکی قبر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرائی جائیگی اور کسی نبی کو یہ رتبہ نہیں ملا ہے حضرت نے
فرمایا کہ اہل قبر کو میرے باب میں فتنہ ہوگا اور میرا انہی سوال ہوگا یہ حدیث احمد اور بیہقی نے بسند صحیح
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے دسویں وجہ سات کا عدد جو اس حدیث میں
ذکر کیا گیا اسکی پہلے مناسبت ہے کہ سات اور تین کا عدد شرع میں بہت واقع ہے بہا تکرار مراد ہوتی ہے

حدیث ہی ہے جو صاحب الوحی سے روایت کرتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم حاشا وکلا جبکہ یہ بھی بخاری کی
روایت ہے کہ دونوں فرشتے میں یا ہوتی ہیں کر
یکھان ترک کیجئے چودھویں وجہ احادیث مطلقہ میں وارد ہے
یہی سوال اکثر کرتے ہیں مگر احادیث ایام میں سے میں انکی تصریح نہیں ہے تو یہی حل ہوگا کہ سوال
ہر روز ہوتا ہے اسلئے کہ جب احادیث سے بعض مقید ہیں بعض مطلق تو قاعدہ اصول کا یہ ہے کہ حدیث مطلق
مقید ہو جائیگی اپنی اطلاق پر نہ رہیگی پندرھویں وجہ اس مقام پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ بخاری کی حدیث
میں ہے کہ سوال کے بعد مردہ کو کہتے ہیں کہ تم آرام سے سورہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب اسکو کچھ تکلیف
نہوگی اسکا جواب یہ ہے کہ یہ کلام اس آدمی کا ہے جو فن حدیث میں نظر کامل نہیں رکھتا ہے اور علماء متکلمین
کی اصطلاح پر بخوبی وقوف نہیں رکھتا ہے جو سطرح کی احادیث وروایات سب طریقوں اور سندوں کو جمع کرتے ہیں
اور ہر حدیث وروایات سے فائدہ حاصل کرتے ہیں پھر جسمیں کوئی امر زیادہ نہیں پاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ
حدیث ان احادیث کی مختصر ہے جنمیں زیادتی ہے بخاری کی حدیث اسماء بنت ابی بکر سے یہ ہے کہ میںنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مجھپر یہ وحی آئی ہے کہ تم قبر میں مبتلا ہوگے تم سے پوچھا جائیگا کہ
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں کیا جانتے ہو پھر مومن یا موقن کہیگا یہ محمد ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمکو ظاہر دلیلیں اور ہدایت لائے تھے ہمنے قبول کیا اور پیروی کی اسکو کہینگے کہ اب آرام سے
سورہو ہم جانتے تھے کہ تو یقین والا ہے اور منافق یا شک والا کہیگا میں کچھ نہیں جانتا ہوں لوگوں سے
سنا ہے کہ کچھ کہتے تھے میں بھی وہی کہنے لگا یہ بخاری کی حدیث مختصر ہے اسمیں کچھ زیادتی
نہیں ہے اور سوال کے باب میں جو احادیث ہیں وہ دراز ہیں صحیح ہیں انمیں بہت زیادتی ہے اعتقاد
سوا اعتقاد کے اور کچھ ہو نہیں سکتا ہے اسلئے اگر ایک آدمی ایسے امر کو قبول کرے جو ایک حدیث مختصر
میں ہے اور جو وہ سے مطول حدیثوں میں ہے انکو چھوڑدے تو اس سے یہ لازم آئیگا کہ جو احادیث صحیحہ میں
آیا ہے اسکو ترک کردیا اور حدیث سبعہ اور حدیث بخاری میں منافات نہیں ہے ان دونوں کے جمع کی یہ

صحیح ہے کہ حدیث بخاری میں ہے کہ مجھپر وحی نازل ہوئی کہ تم فتنہ قبر میں پڑوگے آخر حدیث تک یہ فتنہ ساٹھ دن ہوگا حدیث بخاری کی طلق ہے جسکا اطلاق ایک پر اور اس سے زیادہ پر ہوتا ہے

پانچواں باب اس امر کے بیان میں کہ صدقہ اموات کا کھانا اغنیا کو جائز ہے

بعض لوگوں نے مجھسے یہ سوال کیا کہ صدقہ اموات کا کھانا اغنیا کو جائز ہے یا نہیں میں نے یوں جواب دیا کہ بموافق مستفتی کے اس مسئول کا جواب دو امر کی تسلیم پر موقوف ہے پہلا امر ثواب عبادات مالیہ و بدنیہ سے موتی متمتع ہوتے ہیں یا نہیں اہل اعتزال کا یہ مسلک ہے کہ کسی قسم کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا انکی عمدہ استدلال یہ آیہ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ہے انکی خیال میں اسکا مفہوم یہ ہے کہ انسان کے لئے کوئی چیز مفید نہیں ہے سوائے اس امر کے جسکو انہوں نے خود کیا ایسی صورت میں دوسرے کا فعل کسی میت کو مفید نہیں ہوسکتا **اسکا جواب یہ** ہے کہ یہ مطلب اسوقت ہوسکتا تھا جب آیت میں لَا يَنْفَعُ اِلَّا مَا سَعٰى ہوتا آیت تو یوں ہے وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى اسمیں غیر سعی کے ملک کی نفی کیگئی ہے یعنی آدمی کی ملک اسوقت تک نہیں ہوسکتی جبتک اسنے سعی نہ کی ہو غیر کی سعی ساعی کی ملک ہوتی ہے اُسے اختیار ہے کہ وہ کسیکو بخشدے یا اپنی ذات کیلئے ذخیرہ چھوڑ رکھے ایسی صورت میں یہ آیت ہماری طرف ہے خود مخالفین پر حجت ہوگی اسلئے کہ جس شخص نے اپنے عمل کا ثواب میت کو ہبہ کیا اسنے یہ کوشش کی کہ وہ ثواب جو اپنے لئے موعود ہے غیر کو پہنچے پھر بلحاظ اس آیت کے وہ ثواب غیر کو پہنچیگا عبادات مالیہ سے غیر کا متمتع ہونا ایسا امر ہے جسکا احادیث متعددہ سے اچھی طرح ثبوت پایا جاتا ہے چنانچہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کو ذبح کیا ایک کی نسبت فرمایا اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْ اُمَّتِىْ جَمِيْعًا اور دوسرے کی نسبت ارشاد کیا اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ چنانچہ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے

قربانی میں ساری امت مرحوم کا ثواب ہوتا ہے جسکی نسبت آپنے فرمایا هٰذَا مِنْ اُمَّتِیْ جَمِیْعًا اب اس سے
بڑھکر کیا ہوگا خاص خاص طور پر بھی آپنے ایصال ثواب مالی کیلئے فرمایا ہے طبقات ابن سعد میں سعید بن
المسیب سے مروی ہے اِنَّ سَعْدًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ
وَلَمْ تُوْصِ فَهَلْ یَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَحَبُّ اِلَیْکَ
اَوْ قَالَ اَعْجَبُ اِلَیْکَ قَالَ الْمَاءُ ۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ سعدؓ جو عشرہ مبشرہ سے تھے
آپکی خدمت میں حاضر ہوئے یہ کہا کہ ام سعدؓ نے انتقال کیا مگر کچھ پہلے کوئی وصیت نہیں کی پھر اگر کچھ
صدقہ دیا جائے تو کیا انکو فائدہ ہوگا آپنے فرمایا ہاں سعدؓ نے پوچھا کونسا صدقہ آپکے نزدیک پسند ہے
چونکہ ملک حجاز میں پانی کی قلت رہتی ہے اور پانی کے لوگ زیادہ محتاج رہتے ہیں آپنے آب فرمایا
چنانچہ ام سعدؓ کیلئے سقایہ رکھا گیا چونکہ سقایہ میں صرف پڑتا ہے اسلئے یہ عبادات مالیہ سے ہوگا رہا باب
عدم ایصال ثواب عبادات بدنیہ کے بعض اشخاص کا یہ خیال ہے کہ قیاس عبادات بدنیہ کا عبادات مالیہ
میں اسوجہ فاسد ہے کہ عبادات بدنیہ میں نفس امارہ کو تعب ہوتا ہے اور تذلل عبودیت کا اظہار کیا جاتا ہے
یہ سب امور ایسے ہیں جیسے غذا یا دوا کی تاثیر جسم میں ہوتی ہے ایسے مقام پر نیابت کا تحقق کیونکر ہو سکتا ہے
کہ تادیب حیوان و صبیان و نسوان اور اپنی تہذیب اخلاق و مراقبات و اشغال اور اس قسم کے افعال
میں نیابت جاری ہو اور نائب سے میت کو ثمرہ پہنچے وَهُوَ مُحَالٌ بِحَسَبِ الْعَادَةِ الْاِلٰهِیَّةِ وَاِنْ کَانَ
مُمْکِنًا بِحَسَبِ قُدْرَتِهٖ تَعَالٰی عبادات مالیہ جو امور دینیہ میں داخل ہوگئے ہیں خیال سے کہ
مفاسد فقر وغیرہ کی احتیاجات کی حاجت رفع ہو اور سیاست مدنیہ کا نظم ہو اور ضعفائے اہل ملت ہلاکت و
تلف سے محفوظ رہیں ایسے امور میں نیابت جائز ہے ہم اس خیال کو اسوجہ سے بیہودہ تصور کرتے ہیں کہ
ہبہ ثواب عبادت بدنیہ میں احادیث مروی ہیں پھر قیاس کی ضرورت کیا رہی دارقطنی سے مروی ہے
کہ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ ہمارے ماں باپ تھے جنکی حیات میں ہم انکی ساتھ احسان کرتے تھے

پھر وہ مرگئے اب انکے ساتھ احسان کرنیکی کیا صورت ہے آپنے فرمایا کہ اسکا طریقہ یہ ہے کہ جب تم نماز
پڑھتی ہو انکے لئے نفل کی نماز پڑھو جب روزہ رکھتی ہو انکے لئے نفل کا روزہ رکھو حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ
آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص قبر پر گزرے اور دس بار سورہ اخلاص پڑھکے اسکا ثواب مردوں کو
بخشے مردوں کے برابر اسکا ثواب پہنچیگا رُوِیَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ کَانَ لِیْ اَبَوَانِ اَبَرُّھُمَا حَالَ حَیٰوتِہِمَا فَکَیْفَ لِیْ بِبَرِّھِمَا بَعْدَ مَوْتِھِمَا فَقَالَ
لَہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ اَنْ تُصَلِّیَ لَھُمَا مَعَ صَلٰوتِکَ وَاَنْ
تَصُوْمَ لَھُمَا مَعَ صَوْمِکَ رَوَاہُ الدَّارُقُطْنِیْ وَعَنْ عَلِیٍّ رض اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ وَقَرَءَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ وَھَبَ
اَجْرَھَا لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ رَوَاہُ الدَّارُقُطْنِیْ اس قسم کی بہت
سی روایات کتب احادیث میں مروی ہیں جنکا ذکر باعث تطویل ہے خیر اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ یہاں
قیاس ہی قیاس ہے جب بھی کوئی ایسا فارق نہیں ہے جس سے قیاس کو باطل ٹھرائیں جب عبادات مالیہ کا ثواب
پہنچانا جائز ہوا تو کوئی وجہ اسکی نہیں ہے کہ ہبہ ثواب عمل بدنیہ ناجائز ہو صدقات میں بھی نفس کو تعب
ہوتا ہے یا بہت بچانا پڑتا ہے اسمیں بھی خلاف عقل یہ امر پایا جاتا ہے کہ کھانا کھائے ایک شخص اور فائدہ ہو
ایک مردہ کو غرض جب اس قسم کے امور بحسب قدرت باری تعالیٰ ممکن ہیں تو کوئی ضرورت انکار کی نہیں ہے
اگر انکار ہی کرنا تھا تو بہتر ہے مثل اہل اعتزال کے انکار کرنا تھا ہبہ ثواب عبادات مالی کا اقرار اور
ہبہ ثواب عبادات بدنی کا انکار لَا اِلٰی ھٰؤُلَاۗءِ وَلَا اِلٰی ھٰؤُلَاۗءِ ہے عبادات بدنیہ کی کیفیت یہ
ہے کہ جو شخص عبادات میں مصروف رہتا ہے وہ عبادت کے وقت اپنے کو مناہی سے محفوظ رکھکے ایک ایسے امر
میں مشغول رہتا ہے جو حسن لذاتہ ہے پھر یہ شخص بھی مثاب ہوتا ہے جب کل معروف صدقہ کا انکار نہیں کیا
جا سکتا تو اس امر کی تسلیم چار ناچار لازم آتی ہے کہ جسطرح ثواب عبادت بدنیہ سے میت متمتع ہوتی ہے

اسیطرح انکی عوارض اوازمات سے دَمَن دَعٰی فَعَلَیۡہِ الۡبَیَانُ امام ابوحنیفہ امام مالک امام احمد
حنبل وغیرہم رحمہم اللہ شافعیہ کا مسلک یہی ہے کہ عبادات بدنیہ کا ثواب مردے کو پہنچتا ہے وہ دوسرا امر
فاتحہ مرسومہ و نیاز متعارفہ ہند کا کھانا جائز ہے بعض لوگوں نے اسکی حرمت پر اُہِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللہِ سے
استدلال کیا ہے یعنی جب یہ بات کہی گئی کہ یہ کھانا فلاں بزرگ کی فاتحہ یا نیاز کا ہے تو اسپر غیر اللہ کا نام
آگیا جس سے وہ کھانا حرام ہوگیا یہ استدلال محض نافہمی پر مبنی ہے اسلئے کہ جماہیر مفسرین سلفا
وخلفا و شرقًا و غربًا و جنوبًا و شمالًا یہی لکھتے آتے ہیں کہ مَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللہِ عِنۡدَ الذَّبۡحِ حرام ہے
اگر یہ قید نہ لگائی جائے تو ایسی چیزوں کو حرام جاننا پڑیگا جو عرفِ عام و شرع میں حلال خیال کیجاتی ہیں
مثلاً دعوتِ ولیمہ و ختان کا کھانا یا وہ کھانا جو کسی مہمان کے لئے پکایا گیا ہو یا جو کھانا روزانہ اپنی اہل و
عیال کے کھانے کیلئے پکایا جاتا ہے اسلئے کہ مَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللہِ کا ان سب پر اطلاق ہوتا ہے جو حرام قرار دیا گیا ہے
فاتحہ و نیاز مرسومہ ہند عبادتِ بدنیہ و مالیہ پر حاوی ہے پھر اسمیں کسیطرح کا شبہہ نہیں کہ یہ امور مستحب
ہیں اور انکا کھانا حلال ہے رہی یہ بات کہ انکا کھانا غنیا کو جائز ہے یا نہیں تو اس بات کو خیال کرنا چاہئے کہ
جو لوگ فاتحہ و نیاز کرتے ہیں انہوں نے جس جس کے کھلانیکا ارادہ کیا ہے سب کو کھانا جائز ہے عام ازینکہ
وہ گھر کے عزیز ہوں یا دوسری برادری کے لوگ یا امرا یا اہل دل یا اہلِ علم یا فقرا یا مشائخ اور سب کے
کھانیکا ثواب بزرگوں کی روح پر فتوح کو پہنچتا ہے طبقات ابن سعد میں سعید بن مسیب سے مروی ہے اِنَّ اُمَّ
سَعۡدٍ مَاتَتۡ فَسُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفۡضَلُ قَالَ اسۡقِ الۡمَآءَ یعنی جب
اُمِّ سعد کا انتقال ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی پلاؤ
اُمِّ سعد کے نام کا جو سقایہ رکھا گیا اس سے اجلۂ خلفائے راشدین نے بلا نکیر پانی پیا پانی کھانے میں زیادہ فرق
نہیں ہے جسطرح کھانا معدہ میں پہنچنے کے بعد طبخ کیلوسی و کیموسی کے بدن میں منتشر ہوتا ہے اسیطرح
پانی کھانیکے ہضم کا معین ہوتا ہے پھر اگر اس پانی کا پینا ہو جیسے کہ اُمِّ سعد کا صدقہ ہی حرام ہوتا تو خلفائے

راشدین ضرور اس سے احتراز کرتے اور نہ پیتے اور اگر یہ خیال ہوتا کہ اس پانی کے پینے سے ام سعد ثواب سے
محروم رہینگی جب بھی احتراز کرتے اسلئے کہ یہ پانی پینا اس غرض کے منافی ہوتا تھا جسکے لئے یہ پانی رکھا گیا تھا
صحابہ کی شان اس سے اعلیٰ وارفع تھی کہ وہ پانی سقایہ کا نوش فرماکے ام سعد کو ثواب سے محروم رکھتے یا ایسا
فعل کرتے جو انکے ورثہ کے مقاصد کے خلاف ہوتا طبقات ابن سعد میں سعید ابو حاتم سے مروی ہے قال
سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسَالَهُ رَجُلٌ اَشْرَبُ مَاءَ هٰذِهِ السِّقَايَةِ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ
فَقَالَ الْحَسَنُ قَدْ شَرِبَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ سِقَايَةِ اُمِّ سَعْدٍ فَمَه
جب صحابہ کے زمانہ میں ماء صدقہ کا پینا اغنیاء کو جائز و باعث ثواب خیال کیا گیا ہو اور خلفاء راشدین
سے حضرت ابوبکر و عمرؓ نے پیا ہو اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے اسکا پینا جائز خیال کیا ہو پھر اغنیاء زمانہ کے
لئے ناجائز لکھنا نہ صرف نامشروع ہے بلکہ چھوٹا منہ بڑی بات ہے ؎ بہ سر قصہ سیمرغ و قصہ ہدہد
کسے رسد کہ شناسا منطق الطیر است ٭ ام سعد کیلئے جو کنواں کھودا گیا تھا اسکا پانی بھی سب پیتے تھے
کوئی شخص کہیں سے ثابت تو کرے کہ صحابہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے پینے سے انکار فرمایا بیر رومہ
کی کیفیت سے کتب احادیث و سیر و تاریخ مالامال ہیں یہ کنواں ایک یہودی کی ملک تھا جو کنویں کا پانی
قیمت پر مسلمانوں کو دیتا تھا جس سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی تھی آپ نے فرمایا مَنْ یَّشْتَرِیْ رُوْمَةَ
فَیَجْعَلُهَا لِلْمُسْلِمِیْنَ یَضْرِبُ بِدَلْوِهٖ فِیْ دِلَائِهِمْ وَلَهٗ بِهَا شِرْبٌ فِی الْجَنَّةِ حضرت عثمانؓ کو
اس کنویں کے خریدنے کی فکر ہوئی یہودی کے پاس آئے جو مالک اسکا تھا اور خریداری کی خواہش
ظاہر کی یہودی نے پوری کنویں بیچنے سے انکار کیا حضرت عثمانؓ نے بارہ ہزار درہم پر نصف کنواں
خرید کے مسلمانوں پر تصدق کیا پھر یہ ٹھہری کہ ایک دن کنواں مسلمانوں کے حصہ میں رہے ایک دن
یہودی کے مسلمان اپنے حصہ کے دن بجائے اسقدر پانی کھینچ لیتے تھے جو دو دن کے لئے کافی ہوتا تھا
یہودی نے گھبرا کر دوسرا حصہ بھی حضرت عثمانؓ کے ہاتھ آٹھ ہزار درہم پر بیچا پھر حضرت عثمانؓ نے

پورا کنواں مسلمانوں پر صدقہ کیا عام ازینکہ فقیر ہوں یا غنی یا ابن السبیل اس کنویں کا پانی عموماً صحابہ استعمال کرتے تھے بلکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت عثمان نے فتنہ کے وقت اس کا ذکر یوں احتجاج کیا تھا جامع ترمذی میں ہے اُذَکِّرُکُمْ بِاللّٰہِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اِنَّ رُوْمَۃَ لَمْ یَکُنْ یَشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفٰی میں علامہ نورالدین سمہودی نے لکھا ہے وَلِاِبْنِ شَبَّۃَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ رُوْمَۃَ فَيَشْرَبُ رِدَاءً فِي الْجَنَّۃِ فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ رضی مِنْ مَّالِهٖ فَتَصَدَّقَ بِهَا اس تقریر سے یہ بات اچھی طرح ظاہر ہوگئی کہ صدقہ عام کا کھانا پینا گو وہ موتی کو ثواب پہنچنے کیلئے کیوں نہ ہو جائز ہے انتہی کتب فقہیہ میں جہاں اسکی ممانعت ہے اسکی وجہ خاص یہ ہی کہ اس کھانے سے جو موتی کے صدقہ کے لیے پکایا جاتا ہے صرف فقرا کا کھلانا مقصود ہوتا ہے پھر غنیا کو اسکا کھانا یا کھلانا بیشک مکروہ ہی ہاں جب ہوات کا کھانا پکایا جاوے اور یہ نیت کیجائے کہ غنیا بھی کھلائے جائینگے تو جو کھانا غنیا کو کھلایا جائیگا اسے صدقہ کا کھانا نہ کہینگے بلکہ اسی ضیافت کا کھانا کہینگے اور ضیافت کا کھانا غنیا کو کھانا درست ہے اور اگر صدقہ کا کھانا کہیں جب بھی اسکا کھانا اسوجہ درست ہے کہ غنیا کو جو صدقہ کا کھانا کھلایا جاتا ہے وہ صدقہ نہیں رہتا ہی بلکہ ہبہ ہو جاتا ہے حدیقہ ندیہ علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی میں ہے لِاَنَّ الصَّدَقَۃَ عَلَى الْغَنِيِّ هِبَۃٌ بہ سبب مناسبت مقام کے چند مسائل شرح معانی الآثار طحاوی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ و درمختار و ردالمحتار و شرح الیاس برجندی شرعۃ الاسلام و فتح الباری شرح صحیح بخاری سے ذکر کیا جاتا ہو جو ربیجہ تھے اور جنکا ذکر کرنا ایک ضروری امر تھا مسئلہ تعزیت کرنیوالونکو اہل میت کے برابر ثواب ملتا ہی مسئلہ تعزیت میں ایسی بات کرنی چاہئیے جس سے اہل میت کے قلب کو تسکین ہو اور یہ کہنا چاہئیے کہ تمہارا ثواب جزیل کا وہ مستحق ہے مسئلہ تعزیت یوں کرنی چاہئیے اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ وَاَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ مسئلہ تعزیت کرنیوالے کو چاہئی کہ اہل میت کا مصافحہ کرے اس سے اہل میت کو تسکین ہوتی ہے

مسئلہ اہلِ میت کو چاہیئے کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کریں مسئلہ تعزیت کا خبر بار میں کسیکو خط لکھنا مستحب ہے معاذ بن جبل کے بیٹے کا انتقال ہو گیا تھا تو معاذ بہت روتے تھے آپنے انکو نامہ تحریر فرمایا جسمیں صبر کیلئے تاکید فرمائی مسئلہ اکثر فقہا کا مذہب یہ ہے کہ تین دن کے بعد تعزیت مکروہ تنزیہی ہے تاکہ نیا غم نہ پیدا ہو لیکن غائب کیلئے تین دن کے بعد جائز ہے مسئلہ دوبارہ تعزیت مکروہ ہے چنانچہ حسن بن زیاد نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے مسئلہ قبر کے پاس تعزیت مکروہ ہے اسلئے کہ قبر کے پاس قرآن پڑھنا چاہیئے میت کیلئے دعا کرنی چاہیئے نہ کہ تعزیت مسئلہ گھر کے دروازے پر تعزیت کیلئے بیٹھنا اہلِ جاہلیت کے کاموں سے ہے جو منہی عنہ ہے اور اس قسم کی تعزیت مکروہ ہے مسئلہ عورتوں کو تعزیت کیلئے بیٹھنا نہ چاہیئے مسئلہ روپے پیسے کا یا کسی معاش کا اسلئے وقف کرنا کہ اسکے محاصل سے قرآن شریف پڑھا جاوے یا نماز پڑھی جاوے یا سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا درود پڑھا جاوے عام ازینکہ کسی مسجد یا مقبرہ یا خانقاہ کی تخصیص کیجاوے اور نماز کی رکعات کی تعیین اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تعداد کہ اتنی بار یا لاکھ یا کروڑ مرتبہ پڑھا جاوے بیان کیجاوے یا نہ کرے اور ان امور کی نسبت نیت کرے کہ اسکا ثواب وقف کرنیوالے کی روح کو یا اسکی ماں یا باپ یا بیٹا یا بی بی یا استاد یا معلم وغیرہ وغیرہ کو پہنچے تو یہ جائز ہے اور ثواب بھی پہنچتا ہے اسلئے کہ ہمارے صحاب کے نزدیک آدمی کیلئے جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب غیر کو ہبہ کرے عام ازینکہ نماز ہو یا روزہ یا قرأتِ قرآن یا ذکر یا طواف یا حج یا عمرہ یا اسکے سوا رہا باقی رہی یہ بات کہ حدیث میں وارد ہے کہ لَا یُصَلِّی اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ تو اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی شخص کسیکے لئے نہ نماز پڑھے نہ روزہ رکھے اگر ایسا کریگا تو دوسرے شخص کو ثواب نہ پہنچیگا بلکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص کسیکی طرف سے نماز پڑھیگا یا روزہ رکھیگا تو اس نماز و روزہ سے وہ شخص عہدہ و ذمہ سے بری نہوگا جسکی طرف سے نماز پڑھی گئی اور روزہ رکھا گیا اہلِ سنت و جماعت کے مسلک پر ثواب پہنچنے میں کسیطرح کا شبہہ نہیں ہے اس قسم کا ثواب احیاء و اموات دونو کو

پہنچانا و تمام انبیکہ ثواب کے باب میں خاص اپنی نیت کرے یا غیر کی اگر کسی نے اپنی نیت کی پھر نیت
کی کہ کسی دوسرے شخص کو ثواب پہنچے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے حسب نیت کے ثواب پہنچیگا مسئلہ اگر کوئی شخص
کچھ روپے پیسے لیکے اپنی عبادت دوسرے کیلیے ہبہ کرے تو اسمیں اختلاف ہے بعض لکھتے ہیں کہ جائز نہیں ہے
اسلیے کہ عبادت کا ثواب عقد بیع میں داخل نہیں ہو سکتا ہے اسی امور کے ساتھ مخصوص ہے جو دنیوی ہیں
پھر ثواب کا بیع کرنا کیونکر جائز ہوگا بعض لکھتے ہیں کہ جائز ہے اس وجہ سے کہ روپے پیسے بطور صدقہ کے دئے
گئے ہیں اور صدقہ کا لینا دینے والے کو ثواب ملنے سے منع نہیں کرتا مسئلہ اگر کوئی شخص بطور پر وقف
کرے کہ فلاں مسجد کے امام یا خطیب کو دیا جائے یا فلاں حافظ کو دیا جائے تو یہ جائز ہے اسلئے کہ اسمیں صرف یہ شرط
لگائی گئی ہے کہ جس شخص میں اس قسم کے اوصاف پائے جاتے ہوں اسکو دیا جائے یہ دینا بطور صدقہ کے ہوا
اسمیں کوئی دوسری قید نہیں لگائی گئی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ جو شخص قرآن یا نماز یا
درود یا کلمہ پڑھکے اسکو ثواب بخشے تو اسکو موصی کے مال سے اسقدر روپے دئے جائیں تو اگر موصی نے
بمعاوضہ تلاوت و ذکر کے روپے پیسے دئے ہیں تو موصی لہ کو یہ روپے پیسے لینا جائز نہیں ہے اور اگر موصی نے
روپے پیسے صدقۃً لئے ہیں اور ثواب بوجہ اللہ تعالے بخشا ہے تو درست ہے اور وصیت بھی صحیح ہے مسئلہ
اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اسکے مرنیکے بعد تین دن تک کھانا کھلایا جائے تو اگر اسکی نیت اس وصیت سے
یہ ہے کہ زنان نائحہ کو کھانا کھلایا جائے تو یہ وصیت باطل ہے اگر صرف ایصال ثواب مقصود ہو تو یہ وصیت
جائز ہے ابی جعفر نے یہ وصیت کی تھی کہ انکے مرنیکے بعد لوگوں کو کھانا کھلایا جائے فتاوی خانیہ میں
ابی قاسم سے مروی ہے کہ پہلے روز اہل میت کو کھانا کھلانا مکروہ نہیں ہے اسواسطے کہ وہ لوگ میت کے
دفن وغیرہ میں مصروف رہتے ہیں تیسرے دن مستحب نہیں ہے اسلئے کہ اسدن زنان نائحہ جمع ہوتے ہیں تو
اس دن کھانا کھلانا گناہ کی اعانت کرنا ہے اسی وجہ سے فقہا نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اسکے
مرنیکے بعد تین دن کھانا کھلایا جائے تو یہ وصیت باطل ہے سائحانی نے بطلان وصیت کی یہ وجہ لکھی ہے

یہ وصیت ایسے لوگوں کے ساتھہ متعلق ہی جو اس سے واقف نہیں ہیں اسکی نظیر یہ ہے کہ کسی شخص نے یوں کہا
اَوْصَیْتُ لِلْمَسَاکِیْنِ اس لفظ میں کوئی قید ایسی نہیں ہے جو حاجت پر دلالت کرے تو مجہول شخص کو مالک
کرنا ہوا جو صحیح نہیں ہے اس تقریر سے یہ معلوم ہوا کہ فقہا کے نزدیک یہ وصیت اس وجہ سے باطل نہیں ہے کہ ایام کی
تخصیص کیگئی بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ اسکی نیت سے یہ بات سمجھی گئی کہ نائحہ کو کھلانا منظور ہے جو ناجائز ہے یا
ایسے مجہول شخص کی تملیک کی جو صحیح نہیں ہے **مسئلہ** شمع یا قندیل یا چراغ بے ضرورت روشن کرنا
اسراف میں داخل ہے جو منہی عنہ ہے اگر روشنی کا کوئی فائدہ ہو تو جائز ہے مثلاً قبر مسجد کے قریب ہو یا
رستہ پر ہو یا وہاں کوئی بیٹھا ہو یا ولی یا عالم کی قبر ہو تو مضائقہ نہیں اولیاء اللہ اور علماء کی قبر پر جو
روشنی کرتے ہیں اس سے یہ غرض ہوتی ہی کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ بزرگ کا مزار ہے تاکہ لوگ اس سے
برکت حاصل کریں اور وہاں آکر اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کریں اور وہ دعا بسبب برکت و توسل بزرگ
مستجاب ہو جائے مسالک الحنفا میں ہے کہ ابن رزین نے اس امر پر فتویٰ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ نذر کرے کہ
فلاں ولی کے مزار پر چراغ یا شمع روشن کرینگے تو یہ نذر اسوقت صحیح اور واجب العمل ہو جاتی ہے کہ
اس ولی کے مزار پر لوگ اس غرض سے شب کو ٹھہرتے ہوں تاکہ قبر کے پاس وہ لوگ قرآن وغیرہ پڑھیں
اگر ایسا نہو تو صرف قبر پر روشنی کی نذر صحیح نہیں ہے **مسئلہ** قبر کے پاس جو مسجدیں بنائی جاتی ہیں
انکی کئی صورتیں ہیں جنسے احکام بدل جاتے ہیں **پہلی صورت** قبروں کے درمیان میں نماز کے لئے
جگہہ بنانا اور اسمیں فرض و نوافل کا پڑھنا یہ ناجائز صورت ہی **دوسری صورت** قبر پر مسجد
بنائی جائے یہ صورت بھی ناجائز ہے اسلئے کہ قبروں پر یہود مسجد بناتے تھے تو یہود کی مشابہت ہوئی
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَنَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ
وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ یعنی اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اُن عورتوں پر جو
قبور کی زیارت کرتے ہیں اور اُن لوگوں پر جو قبروں پر مسجد بناتے ہیں اسکا مطلب یہ ہی کہ جو عورتیں

بن ٹھن کے مقابر کو زیارت قبور کیلئے آتی ہیں تاکہ مردوں کو فتنہ میں ڈالیں اور مردوں کی قلوب کو اپنی طرف توجہ کریں جس سے کسی قسم کا فساد واقع ہو یا فساد ہونیکی توقع ہو تو یہ صورت ناجائز ہے اور ایسی عورت پر لعنت کیگئی ہے اگر عورت عفیفہ و صالحہ ہو اور اپنی کو برقع یا چادر اوڑھ لپیٹ کے نظر کو بچا کے زیارت کرے تو جائز ہے یا یہ وجہ ہو کہ اگر قبر کی زیارت رونے کی تجدید یا وہ ندبہ کی نیت سے ہو جیسے عورتونکی عادت ہوتی ہے تو جائز نہیں اور اگر عبرت یا برکت حاصل کرنیکے لئے ہو تو جائز ہے معہذا جوان عورتوں کو مکروہ ہے **تیسری صورت** یہ ہے کہ مسجد قبر پر نہ بنائی جائے بلکہ قبرستان کے قریب بنائی جائے تاکہ لوگ اسمیں نماز پڑھیں یہ صورت ناجائز نہیں ہے اور اسمیں نماز کا پڑھنا درست ہے کبھی آدمی زیارت قبور یا دفن موتی کیلئے مقبرہ میں آتا ہے اور نماز کا وقت آجاتا ہے پھر اگر کوئی مسجد قبرستان کے قریب بنائی گئی تاکہ لوگ اسمیں نماز پڑھا کریں تو اسمیں کسی قسم کا مضائقہ نہیں ہے **چوتھی صورت** جوار صالح میں مسجد کا بنانا اور ایصال برکت آثار عبادت کے لئے اسمیں نماز کا پڑھنا جائز ہے اسلئے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قبر مسجد حرام میں حطیم کے پاس ہے پھر یہ مقام ان مواقع سے افضل ہے جہاں جہاں نماز پڑھتی ہیں **مسئلہ** نیاحت حرام ہے اور یہ کام ہی جسے ایام جاہلیت میں کرتے تھے اسکی صورت یہ ہے کہ مردے کے خصائل و تعریف بیان کیجائے اور شور کریں **مسئلہ** نوحہ کرنا چینخنا جیب کا پھاڑنا مکروہ ہے **مسئلہ** کپڑا پھاڑنا کپڑا سیاہ پہننا مکروہ ہے مگر عورتوں کو سیاہ کپڑا پہننا جائز ہے **مسئلہ** چہرہ یا ہاتھ سیاہ کرنا منہ نوچنا بالونکا پراگندہ کرنا سر پر خاک اڑانا رانوں پر دوہتڑ مارنا سینہ کوٹنا قبر پر آگ کا روشن کرنا رسوم جاہلیت سے ہے **مسئلہ** اس طرح پر رونا جائز ہے جس سے آواز بلند نہو عام ازینکہ میت کے گھر کیوں نہو بشرطیکہ ندبہ و نیاحت کے ساتھ نہو **مسئلہ** صبر افضل ہے **مسئلہ** اگر آنسو جاری ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم کے انتقال پر روئے تھے غرض جو شخص کسی شخص کی مصیبت میں مبتلا ہو تو اسی حد سے متجاوز نہونا چاہئے یہانتک کہ نوحہ شروع کردے یا کپڑا پھاڑے منہ نوچے علی ہذا القیاس تب بھی کرے جس سے مصیبت کا استخفاف

بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی چاہیئے اور تھوڑی دیر تک وقار کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے جس سے
یہ معلوم ہو کہ وہ محزون ہے اور سخت مصیبت پڑ گئی ہے مسئلہ اپنے حزن کا حال ظاہر کرنا جائز ہے مسئلہ اگر
جنازہ کے ساتھ نائحہ یا صائحہ ہو تو زجر کیجئے اگر نہ مانے تو جنازہ کے ساتھ چلنا چاہیئے اسلئے کہ اتباع جنازہ سنت ہے،
پھر سنت ایسی بدعت سے چھوٹی نہ جائیگی جس بدعت کا مرتکب ایک غیر شخص ہے مگر دل سے اسے مکروہ سمجھنا چاہیئے مسئلہ
اگر کسی رونے والے کی آواز اسلئے سنے تا کہ اُسکا قلب ملائم ہو تو ایسے شخص کو مضائقہ نہیں جو آپ کو فتنہ سے مامون و
محفوظ رکھے مسئلہ اگر کوئی عورت میت کے گھر میں اسکی ندبہ کرے اور اسکی لیاقت کا حال بیان کرے اور اسکے
ساتھ عورتیں روئیں تو ابو حامد لکھتے ہیں کہ اگر وہ طمع سے یہ فعل کرتی ہے تو مکروہ ہے اور اگر بے طمع کرتی ہے تو
مضائقہ نہیں مسئلہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قبر پر بنا مکروہ ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک قبر پر لکھنا
مکروہ ہے بعض مشائخ لکھتے ہیں کہ علامت کے لئے پتھر کا رکھنا یا قبر پر لکھنا مضائقہ نہیں ہے شرح مختصر وقایہ
برجندی میں فتاوی ظہیریہ سے منقول ہے کہ قبر پر لکھنا کچھ مضائقہ نہیں ہے فتاوی قاضی خاں میں ہے کہ بعض
کے نزدیک قبر پر لکھنا کچھ مضائقہ نہیں ہے ذخیرۃ العقبی حاشیہ شرح وقایہ میں ہے کہ جو کراہت کتاب الصلوۃ
اور اسکے متعلق میں مذکور ہوتی ہے اس سے کراہت تنزیہی مراد ہوتی ہے اور جو کتاب الصید و حظر و اباحۃ میں مذکور
ہوتی ہے اس سے کراہت تحریمی مراد ہوتی ہے ابن حجر مکی تحفۃ المحتاج شرح منہاج میں اذرعی سے نقل کرتے
ہیں کہ قبر پر قرآن کا لکھنا حرام ہے اسلئے کہ توہین ہوتی ہے قبر کو لوگ پامال کرتے ہیں جب اُس میں کوئی مردہ
دوبارہ دفن ہوتا ہے تو پھر مُردے کے جسم کی نجاست لگتی ہے اور سوا اسکے حروف قرآن پر پانی برسات کا
پڑتا ہے البتہ قبر پر صاحب قبر کا نام لکھنا مندوب ہے تا کہ جب بہت زمانہ گزر جائے تو اُس سے معلوم ہو کہ یہ قبر فلاں
شخص کی ہے خصوصاً انبیا و صالحین کی قبر پر لکھنا چاہیئے اسلئے کہ یہ ذریعہ ہے اعلام کا جو مستحب ہے حاکم سے
جو نہی مروی ہے اذرعی نے کہا اسپر عمل نہیں ہے اسلئے کہ شرقاً و غرباً ائمہ مسلمین کی قبور پر لکھا ہوا پایا جاتا ہے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ بزرگوں سے اس طرح نقل کرتے چلے آتے ہیں ابن حجر اس کلیہ پر منع وارد کرتے ہیں اور

لکھتے ہیں کہ اگر فرض کریں کہ قبور پر بنا بہ نسبت کتابت کے زیادہ نظر آتی ہی خصوصاً حرمین و مصر
میں حالانکہ اس باب میں نہی وارد ہے، سید عمر بصری حاشیہ تحفہ میں لکھتے ہیں کہ قبر پر سایہ کرنا مکروہ ہے
اسلئے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو میت کا عمل اسپر سایہ کریگا علما کا قول ہی کہ حضرت عمرؓ نے
سایہ کرنیکی اسمیں کوئی صحیح غرض نہ پائی ہوگی اسلئے یہ فرمایا ہوگا جب کوئی صحیح غرض پائی جاوے تو کچھ
مضائقہ نہیں ہے مثلاً کوئی گنبد یا چھت اسلئے قبر پر بنائی جاوے تاکہ وہاں لوگ بیٹھکر قرآن وغیرہ
پڑھیں اور گرمی سردی سے محفوظ رہیں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے، **مسئلہ** عورتونکی قبر پر چادر کا ڈلنا
جائز ہے انس بن مالک ابی زید انصاری کے دفن میں شریک تھے قبر پر چادر ڈالی گئی تب عبد اللہ
بن انس نے کہا کہ چادر اٹھالو عورتونکی قبر پر چادر ڈالی جاتی ہی انس بن مالک نے اسکا انکار نہ کیا
مردونکی قبر پر چادر ڈالنے سے عورتوں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہی مگر ضرورت کے وقت مردونکی قبر پر چادر کا
ڈالنا جائز ہی مثلاً جب سخت گرمی ہو یا پانی پڑتا ہو یا اولے پڑتے ہوں **مسئلہ** فقیہ ابو اللیث لکھتے ہیں کہ
قبر پر ہاتھ رکھنا سنت یا مستحب نہیں جانتا اور ہمیں مضائقہ نہیں خیال کرتا علاؤ الدین تاجری کہتے
ہیں کہ میں نے سلف کو بدون انکار کے اسکو کرتے پایا بعض اسے بدعت اسوجہ سے لکھتے ہیں کہ یہ نصاریٰ کی عادت تھی
مسئلہ قبر کو گچ کرنا یا مٹی لگانی مکروہ ہے، امام احمد مٹی لگانی جائز خیال کرتے ہیں منبع المختار میں ہے کہ مکروہ
نہیں ہے شرح مختصر وقایہ برجندی میں ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے **مسئلہ** قبرستان میں صاف جوتا پہن کے
چلنا امام ابی حنیفہ و صاحبین کے نزدیک جائز ہی **مسئلہ** اگر جوتی میں نجاست ہو تو نکال ڈالے **مسئلہ** زیارت کے وقت
چاہئے جہاں تک ممکن ہو مردے کی پاؤنکی طرف سے آئے تاکہ بصر میت کے مقابل ہو اور یوں کہے، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَنَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ پھر
تک کھڑا ہو دعا کرے اور اگر بیٹھے تو مرتبہ کا لحاظ رکھے یعنی میت کی حالت حیات میں وہ جسقدر قریب یا بعید بیٹھتا تھا
اسیقدر بیٹھے **مسئلہ** جب مقبرہ میں داخل ہو سورہ یٰسین پڑھے یا جو ہو سکے پڑھے سورہ فاتحہ اول بقرہ مفلحون تک

وآیۃ الکرسی و آمن الرسول و سورۂ یٰسین و تبارک الذی و سورۂ تکاثر و سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ یا گیارہ مرتبہ یا سات مرتبہ
پھر کہے خداوندا اسکا ثواب فلاں شخص یا شخاص کو پہنچا۔ مسئلہ اپنے لیے قبر کھدوا رکھنا جائز ہے عمر بن عبد العزیز و
ربیع بن خثیم وغیرہم نے اپنے لیے قبر کھدوا رکھی تھی بعض اسے مکروہ کہتے ہیں مسئلہ اپنے لیے کفن بنوا رکھنا جائز ہے
مسئلہ میت کی پیشانی پر یا عمامہ پر یا کفن پر عہد نامہ لکھنا جائز ہے اور بعض بزرگوں نے جنہوں نے اسکی تحریر کی
وصیت کی تھی اسکے فوائد حاصل ہوئے عہد نامہ جو کفن پر لکھا جاتا ہے یہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یا یہ ہے اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ
وَالشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ
اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ
مِنَ الْخَیْرِ وَاَنَا لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ عَھْدًا
عِنْدَکَ تُوَفِّیْنِیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ نوادر الاصول
میں ترمذی سے منقول ہے کہ اس دعا کیلئے اصل ہے فقیہ ابن عجیل اسکی اجازت دیتے تھے ابن صلاح نے فتویٰ
دیا ہے کہ کفن پر سورۂ یٰسین کہف وغیرہ نہ لکھنا چاہیے اسلئے کہ مردے کے جسم سے مواد نکلکر نجس ہو جائیگا مردے کی
پیشانی پر بعد غسل کے قبل تکفین کے بغیر سیاہی کے انگشت شہادت سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لکھنا چاہیے اور سینہ پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مسئلہ قبر پر بیٹھنا
امام و صاحبین کے نزدیک پاخانہ پیشاب کیلئے ناجائز ہے اور یوں بیٹھنا منع نہیں ہے حضرت علی و
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم قبر پر بیٹھتے تھے واللہ اعلم بالصواب

خاتمۃ الطبع از جناب نامی طبیب گرامی جناب حکیم محمد عبد القدوس صاحب سکندرپوری عم فیضہ

بعد حمد و صلوٰۃ کے خاکسار محمد عبد القدوس سکندرپوری عرض کرتا ہے کہ جب سے ہندوستان میں اسلام کی روشنی چمکی ہے اسی طرح بہت سے احکام شرعی نے یہاں رواج پایا اسیطرح ایصال ثواب اموات کے طرف کا بھی عمل درآمد ہوا جسے شارع نے ٹھیرایا تھا جب کوئی شخص مرجاتا ہی تو اسکے ورثہ یا احباب انواع و اقسام ایصال ثواب مالی بدنی میں کوشش کرتے ہیں خصوصاً قریب ایام موت میں جسمیں موتی فتنہ قبر میں مبتلا ہوکر زیادہ تر ایصال ثواب کے محتاج رہتے ہیں سوم دہم چہلم میں جمیع موتی کے ثواب کیلئے فقراء کو کھانا کھلایا جاتا ہے یا انکی طرف سے صدقہ دیا جاتا ہے یا قرآن پڑھا جاتا ہے یا درود یا کلمہ طیبہ پڑھا یا پڑھوایا جاتا ہی یہ سب ایسے امور ہیں جس سے موتی کو فتنہ کے بچاؤ کیلئے بہت کچھ مدد ملتی ہی یہ طریقہ ہندوستان میں اتنی مدت سے جاری ہی جسکی نسبت میں کہہ سکتا ہوں کہ اسپر ہزار برس سے زیادہ گزر گئے - اہل اسلام کا طریقہ اسی طرح مدت سے برابر ایک نہج پر بلا نکیر سلفاً و خلفاً چلا آتا ہی - چند سال سے حکومت اسلام کے اٹھ جانے سے دین میں جہاں بہت کچھ بکھیڑے لوگوں نے پھیلا رکھے ہیں ایک یہ ہی کہ ایصال ثواب سے مردوں کو محروم کرنیکے لئے بعض بعض حضرات ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے ہیں اور قسم قسم کے دلائل اسکی حرمت پر پیش کرتے ہیں چونکہ انکی دعوی کا اثر اموات کے حق ثواب پر پڑتا ہی تو اس خیال باطل سے کہ اموات کیطرف سے جواب پیش نہیں ہو سکتا ایک طرفہ فیصلہ کی امید پر پہنچنے کی بل اکٹھے ہوئے چلتے ہیں اگرچہ اہل انصاف نے ان لوگوں کے جواب میں بہت کچھ لکھا اور لکھتے ہیں مگر وہ لوگ کسیکی نہیں سنتے اور مرغی کی ایک ٹانگ کہے جاتے ہیں جب انکو قرآن یا حدیث سے اسکی حرمت یا عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ قرآن و حدیث کو ایصال ثواب کا موید پاتے ہیں تو بے سمجھے بوجھے فقہاء کے کلام پیش کرتے ہیں حالانکہ وہ خود فقہاء کے بدخواہ ہیں چونکہ فقہاء مستندین کے کلام بالکل قرآن و حدیث کے موافق ہیں تو یہ لوگ فقہا کے کلام میں نہایت دور سے بہت سے نئے مضامین خلاف تبادر و مقتضی حال بناتے ہیں اور حرمت ایصال

ثواب میں بے اصل دلائل پیش کرتے ہیں اسلئے حامیِ دینِ متین ناصرِ اقوالِ مجتہدین جناب مولانا مولوی
حکیم وکیل احمد صاحب سکندرپوری نے اسطرف توجہ فرمائی اور بے بہا وقت اپنا صرف کرکے
رسالہ ہدیہ در جواز تیجہ جسکا نام **نتیجہ** ہے تصنیف فرمایا اس رسالے میں نہایت خوبی کے ساتھ
ایصالِ ثواب کی کیفیت لکھی گئی ہی اور بہت شد و مد سے یہ امر ثابت کیا گیا ہے کہ ایصالِ ثواب کا
طریقہ سلفِ صالح سے چلا آتا ہی اور فقہا کی عبارت کا سطور پر مضمون لکھا گیا ہی جس سے
مخالف کے شبہات خودبخود دفع ہو جاتے ہیں معہذا مخالفین کے شبہات کا جواب عمدہ طور پر دیا
گیا ہی میں جہانتک خیال کرتا ہوں اس قسم کا رسالہ جسکی نہایت ضرورت تھی آج تک کسی نے
نہ لکھا اسمیں کسیطرح کا شبہہ نہیں کہ اس نادر رسالہ کی تصنیف سے مولانا کا احسان احیاء و اموات پر
عام ہے احیاء پر احسان تو اس وجہ سے ہے کہ انکے قلوب میں جو مخالفین کی تحریرات سے شبہے
جم گئے تھے جن کی وجہ سے ایصالِ ثواب میں وہ پس و پیش کرتے تھے اس رسالہ کے
مضبوط دلائل نے ان شبہات کی بیخ کنی کی جس سے لوگ ایصالِ ثواب میں بے تامل
اسی طرح کی کوشش کرینگے جس طرح سے ہزار برس بلکہ زائد سے اباً عن جدٍ کوشش
چلی آتی ہے اور مخالفین کے بھکانے سے وہ اپنے پیارے مردوں کو ثواب سے محروم نرکھینگے
اور اموات کی گردنوں پر جو احسان کا بار ہے وہ ظاہر ہے مخالفین کی پریشان
تقریرات نے لوگوں کے قلوب پر ایسا بڑا اثر ڈال دیا تھا جس سے بیچارے مردے
بالکل ثواب سے محروم ہو چلے تھے جسکی وہ نہایت محتاج تھے اب احیا کیطرف سے ہدایا کے طباق
حضرت جبرئیل انکے پاس پہنچائینگے جس سے وہ اعلیٰ درجہ کا فائدہ اٹھائینگے یہی خیال سے
جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول مقبولِ بارگاہِ صمد جناب مولوی حافظ عبدالاحد صاحب
مالکِ مطبعِ مجتبائی دہلی نے اس رسالہ کے چھاپنے کیطرف توجہ فرمائی جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء —

لطیفہ تحفہ کا قلم جادو رقم نکتہ تسخیر اعنی آئینۂ جلوہ آرای عروس مضامین باہزار نکتہ سخن دیکر طبع تاریک ابوالاشرف سید اشرف شمسی حیدرآبادی

گل فشانی میکند ... [illegible]	میبرد از بوی من ہمچو مرکان ... گل	در گلستانیکہ حیرت پردہ دار ناز اوست	شوخی آئینہ شبنم را دہد ناچار گل
تا کہ نسیم نو بہار ... [illegible]	ہمچون جلوس پرد اندر دیوار گل	پاس من داد ز بہار سینہ چاک ہاسن	جز نومیدی نخندد درین گلزار گل
سینہ افگاری ... [illegible]	لالہ زارم را بود کہ شبنم خونخوار گل	سینہ از جنون لم شناقہ آہوی ختن	پیرہن از گلچین ... این نا ملار گل
دوش ... دلم ... عشق ... [illegible]	ای ... طبع تو تاریخ ... گل	گلفشانی ہمی کن کو فیض نامہ ...	در گلستان بیانت گل کند گفتار گل
خندہ ... [illegible]	رست از سنگ ... در گریبان بار گل	گفت آن آتش مضمون طبع او سخن	تا ندی رونقش گردد تجلی بار گل
... گلہا ... جہان ... [illegible]	میستان گردید ز فیضش ... گل	تا نام دو گل احمد کہ از فیض دمش	سینہ فرق شنیدن بر سر دستار گل
... بہار بوی شمیم خلق ...	میکشد صد جنت فردوس ... گل	تا ... بستان خلقش نغمہ ...	این مسیحائی کہ دارد ہر دل بیمار گل
... آنکہ ... دل چون ...	تا نماید از شکوہ ... دل افگار گل	ای ز جوش طبع ... بہشت گلزار جہان	کیہ ... دانکند از دہم ... گل
گر ز بزم گلشنت ... نغمہ	تا قیامت بر فشاند چرخ میناکار گل	از نگاہت در جہان گرد گلستان آفرینا	میکشد نقش ارم ... ہر در و دیوار گل
از سبد ... سینہ گلزار ...	ور غلمان می فشاند بر سر ... گل	از نزاکت ... بگلزار ...	در گلستان جہان ... لالہ شد خونخوار گل
... فردوس ... گلشن ...	ہر طرف زین داستان ... گل	نور ... تا عکس از آئینہ ...	جام جم سازد عیان ... برگ ... گل
آہ گر ... از بلبلی	تا قیامت چون ... گل	شمسی داستان ... چون ... کشی	گر غمان ... لالہ شد خونخوار گل
ز نہت ... گلستان ...	تا فشاند داستانت بر سر دستار گل	تا بستان رنگ ... بہار	تا ز شبنم میشود ... لو لو زار گل
از نگاہش ... مینا ... نگین			در ہوای تخت اوبا شد سلیمان ... گل

قطعہ تاریخ از نتیجہ طبع وقاد جناب منشی محمد واجد صاحب سکندر پوری صیغہ دار صدر عدالت صوبہ شرقی حیدرآباد

تحفہ ہے جواہر میں یہ تو کتاب لاجواب			نو ... سبزی دیدہ ... جلو
اسکا جواب ... اگر ...	یا کہ وہ ... کرین ... نتیجہ ہے کہو	... سال ...	ہاتف غیب نے کہا گلشن فیض ... لکھو

قطعہ تاریخ بحساب فصلی ماہ الٰہی طبع زاد جناب فدا حسین صاحب متخلص بہ فارغ سکندر پوری پیشکار صدر عدالت صوبہ شمالی حیدرآباد دکن

تصنیف ... سالہ نادر	جس سے یہ یقین جو از نتیجہ نکلا	فارغ لکھو تاریخ سن فصلی میں	حق یوں کہ جو حق ... نتیجہ نکلا

قطعہ تاریخ از نتایج افکار جناب منشی محمد مبارک حسین صاحب سکندر پوری صیغہ دار صدر عدالت صوبہ شرقی حیدرآباد دکن

... آئینہ	جوہر حق شدہ در و مری	از سر جہد ...	گفت نادر نتیجہ شمسی

اشتہار حق تالیف محفوظ ہے کوئی شخص بلا اجازت مصنف یا مالک مطبع مجتبائی مجاز طبع نہیں ہے فقط — یہ نسخہ ... مطبع مجتبائی دہلی سے ملیگا۔

قال نبی صلی الله علیه وسلم اتبعوا العلم

... ابن الامام ... بن ابی ...

... این رساله صدق مقال ...

این رساله صدق مقال

بفیض ارواح قدس

... تمام شد رساله ... نبی الامین

اللهم صل وسلم على سيدنا
ومولينا محمد وعلى آله واصحابه
اجمعين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

صد شکر که شد دین نبی ابراهیم | در مذهب بوحنیفه شد تعلیم
این شکر دگر که از ره صدق و صفا | در سلسلهٔ شیخ محی الدینم

اما بعد

حقیر پر تقصیر بد کردار شرمسار تراب اقدام هر ولی و صفی شیخ محمد علی کبیر الحنفی
عفر الله له و لاسلافه بعرض اخوان الصفا میرساند بزرگی که با جازت مرشد مواظبت
بر خواندن ختمات معظمات و قصیده برده دارد دستخطات میدارد ترسیدن و
لرزان یکرساله موسوم به اثنا عشریه مطبوعه مطبع ... لاهور نزد این راقم
بیمدان رسانید چون مطالعهٔ آن بدیدهٔ انصاف بتامل و تعمق نموده شد
روشن گردید که مولفش را با وجود فضل و کمال سبیل اعتدال از دست رفته در
اکثر مقام و مقال رو با ختلال و استبدال دارد در لغزش قدم و مخالفت
با جمهور علما و عالم بجاده مستقیم و مستحکم

لہذا ایں قاصر بر قصور چند سطور از رسالہ مسطورہ مع عیبہا مذکور نمودہ بدفع آنہا کوشش کہ موجب تخریب بنیان اعتقاد و اعتقاد حضرات است بنا بر سوال سایل بمراد مجہد است عامہ مومنین و مومنات از این خدشات و عذوبات پرداختہ

عبارت رسالہ اثنا عشریہ اول آنکہ تشیا قد یوجد من الوجوہ جایز نیست و جواز آن ہر گز منقول نہ علی بن یوسف لخمی مردی مفتری و حاطب اللیل بودہ دوم آنکہ در تکفیر قایلان تشیا قد سمنا ہم آمدہ فی البحر ولو تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ لا ینعقد النکاح لاعتقاد ان النبی یعلم الغیب یعنی بانکہ متزوج معتقد علم غیب رسول خدا است فما تقول لغیرہ علی الخصوص کسی کہ ہمین اعتقاد در داین کلمہ کسعد سوم آنکہ نداء بوسیلہ صلوۃ و سلام مع توجہ و حضور متصور و غیر انبیا را ناجایز و نداء باستغاثہ علی العموم ناجایز ست چہارم آنکہ قاری درود مستغاث را ہیچ ذر یعی نماید و امداد ہر است بشرطی کہ لفظ اغثنا کہ از میان بر داشتہ شود ست پنجم آنکہ از امام بخاری مرویست کہ زوجہ حسن بن حسن بن علی بر قبر زواج خود خیمہ استادہ کردہ است و آن حجت را شنید ست ششم آنکہ ختمات و تہالیل بتقرر اجرت باشد خواہ بغیر تقرر اجرت بطریق صلہ قاری و یا بطور ہدیہ ممنوع و حرام ست ہفتم آنکہ عرس کردن از بدعات منکرہ است انتہی ملخصاً پس آنچہ لمذکر اد ائمہ اہلسنت و جماعت درین باب مکتوب است نسکینا لضعفا اہل الاسلام کہ در انجاح مقاصد و مرام بحضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام و حضرات اولیاء کرام

جواب بعض رسالہ اثنا عشریہ

دفع خدشهٔ اول شیخ الفقهاء علامه استنباطه سید اند مرقوم می شود

در فتاوی خیریه این خیر الدین رملی که استاد صاحب در مختار است

ارشاد فرموده است واما قولهم یا شیخ عبد القادر فهو نداء اذا اضیف الیه شیئا

لله فهو طلب شیء اکراما لله فما الموجب لحرمته ولا یجوز الاعتقاد بما فی قید السید

بالعلم القرابه ومن قال شیئا لله بعض یکفر اذ لا وجه لذلک وکیف ذلک مع قولهم

لا یخرج المؤمن الا بجحود ما ادخله وقول الکفر شیء عظیم فلا یکفر للمسلم اذا اختلف فیه ولو بروایة

ضعیفة ومعاذ الله ان یوجد الکفر بذلک وقد قال شارحه وینبغی ان یرجح فیها عدم التکفیر

انه طلب شیئا لله وهو جل وعلا غنی عن کل شیء والکل محتاج الیه وهذا لا یختلج فی خاطر

احد فان ذکر المعظم کما فی قوله تعالی فان لله خمسه ومثله کثیر انتهی تعجب از فاضل

ممدوح آنکه در بنای تکفیر قایلان قول شیئا لله حضرت امام الحرمین را که محدث والام است

حاطب اللیل ومفتری قرار داد انصاف نمود که علماء محدثین ومحققین مثل امام

ذهبی وسید جمال الدین وصاحب حصن حصین نهایت تعریف و توصیف نموده اند رحمة الله

علیهم و چونکه از ابتداء ظهور اسلام جمیع اهل اسلام من الصلحاء والعلماء والفقراء والامراء

الی هذه الایام در وقت صعوبت و شدت از یکدیگر یعنی اهل عرب بوسیلهٔ شیئا لله واهل فرس

بوسیله برای خدا واهل پنجاب بوسیلهٔ خدا کی واسطی سوال می نمایند بخاطر انجاب

از سایل و مسئول مخطور نیست که حق جل وعلا محتاج است و مسئول غنی و سوال بوسیلهٔ شیئا لله کلام ملک العلام

واتقوا الله الذی تساءلون به والارحام یعنی بترسید از مخالفت امر خدای را آن

خداوندی که در وقت استغنا و استعطاف از یکدیگر حاجت می طلبید بنام خدای ۱۲ حسینی

ودر جلالین وبیضاوی وبحر مواج نیز چنین است وبحدیث سید انام من سأل

بالله فاعطوه ماموریست وایضا من احب لله وابغض لله واعطی لله ومنع

لله فقد استکمل الایمان واکابر صلحاء وعلماء از حضرات قادریه وسهروردیه و

کبرویه ونقشبندیه مع صاحبان نسبت در ختمات بوسیلهٔ شیئا لله حل مشکلات

مشکلات ظاهری و باطنی از جناب قاضی الحاجات میشود پس مکر قایلان نشیا لله
بسبب ماهیت مرحمت حضرت آنسرور صلی الله وسلم علیه و علی آله الاطهر در روز محشر جواب

توضیح اصل مرام باختصار تمام بحمد الله الملهم باید دانست که

اصل این عمل ثابت است بطریق معتمد از حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه در کتاب بهجة الاسرار
موجود و شیخ عبد الحق المحدث الحنفی رحمه الله علیه در زبدة الآثار نوشته این کتاب بهجة الاسرار
کتاب عظیم و شریف است و مصنف آن از علماء قراءت معروف و احوال شریف وی در کتب
مذکور و از ذهبی که از مشاهیر محدثین و نقاد فن اسماء الرجال است تعریف مصنف نقل نموده
صاحب حصن حصین خواندن او آن کتاب را بر شیخ خود و اجازت دادن شیخ او را بودن
و میان صاحب بهجة الاسرار و حضرت غوث الاعظم نقل نموده و امام یافعی شافعی
از مقتفین از این کتاب مستطاب فیضیاب شده اند و فی کتاب بهجة الاسرار قال رضی الله عنه
من استغاث بی فی کربة کشفت عنه ومن نادانی باسمی فی شدة فرجت
عنه ومن توسل بی الی الله تعالی فی حاجة قضیت له ومن صلی رکعتین یقرأ
فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدی عشرة مرة ثم یصلی ویسلم
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ویذکره ثم یخطو الی جهة العراق احدی عشرة
خطوة ویذکر حاجته فانها تقضی بفضله وکرمه انتهی نیز محدث دهلوی در
اخبار الاخیار نقل نموده است و امام یافعی وغیره حکایات استعمال اصحاب حضرت غوث الاعظم
رضی الله عنه آنرا نقل نموده اند و خلف الصدق حضرت خواجه باقی بالله قدس سره در طبقات
حاشیه نوشته اند و ترجمه ارشاد عبارت شریف مذکور را حضرت محدث دهلوی در کتاب زبدة الآثار
مسطور ساخته است که فرمود حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه هر که استغاثه کند بمن در
مصیبتی کشاده خواهد شد آن مصیبت ازوی و هر که ندا کند بنام من در شدتی آسان کرده خواهد شد
آن شدت ازوی و هر که توسل کند بمن بسوی خدا در حاجتی قضا کرده خواهد شد حاجت اوو هر که
دو رکعت نماز بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه سوره اخلاص یازده بار بعد از ان درود
و سلام بر حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم فرستاده آنحضرت را ذکر کند و ذکر کند حاجت

یعنی مولوی غلام رسول لمعوریؒ و برادرش مولف رسالۂ انتصار عشریۂ مذکوره و حافظ
محمود باغی و مولوی حسن شاه پیشاوری مهر و دستخط نموده اند نقلش در رسالۂ تنبیہ
المومنین بر صفحۂ ۹۵ و ۹۷ خلاصه اش اینکه قایل شیئاً لله مشرک است پس او
نماز نباید خواند که عقیدۂ شرکیه دارد اگر چه بظاهر خود را مسلم میگوید همچنین
یا علی یا حسین میگوید بعادت خود قطع نظر از ندا کردن پس اگر این کلمه یا شیخ عبد القادر
شیئاً لله قطع نظر از شنیدن و دانستن ایشان بطور عادت جبلی گوید از آنهم بیر منکرند
که موهم شرک است فقط پس حکم مسطور بر جمیع اهل اسلام صدور گردید از بلاد و امصار
حرمین شریفین عوام و خواص حرمین شریفین یا دوی را رضی الله عنه عقب یا پیغمبر صلی الله
علیه وسلم میخوانند و در پیش آمد مهم هر کار بعد از التجا بدرگاه رسول مختار را از او استعانت
میجویند و هر گردان مقامات این است به شیئاً لله یا شیخ عبد القادر منزه زم و مترنم ا
و نیز باید دانست که تکفیر قایلان شیئاً لله که در تکفیر کلام علامه عبد البر گذارش
ساده لوحان مینمایند پس در این امر سراسر بخلاف تحقیق وی تا فاضل شامی که خاتم
این مسئلۂ العملی آرند بایں وجوه وجه اول آنکه در کلام شان امتناع مقید بصورتیست
که سایل برای خدا یعنی بجهت خدا که محتاج داند سوال نماید وجه دوم آنکه در کلام شان
ذکر و اعتراض یا شیخ عبد القادر نیست حاشا و کلا هیچ مسلمان نادانی یا ابجد خوانی
را این خطره بخطور گردد که حضرت شیخ را دهنده و عطا کننده و حضرت حق سبحانه جلشانه را
محتاج پندارد و لهذا الشیخ الفقهاء خیر الدین رملی بدفع این خدشه پرداخته نگاشته
که وهذا لا یختلج فی خاطر احد فان ذکره للتعظیم کما فی قوله تعالی فان
لله خمسه ومثله کثیر و علامه عبد البر رحمه الله الا کرسندی از قرآن و حدیث و ائمه
مجتهدین منقول نموده است تا از آن تعبیر در تکفیر جم غفیر بصواب انجامد بلکه بیانی از زاد
ما جد خود دارد خود نموده می نگارد که در کتابی دیده هستم و فی الحال آن کتاب و محل از
یادم رفته است وجه سوم آنکه فاضل شامی با آخر این مسئله منویه اشارت قصد
معنی الصحیح فالظاهر انه لا بأس به وجه چهارم آنکه تکفیر کلمه شیئاً لله

مستلزم علم غیب قرار داده اند و نمیدانند حالانکه از علما و مذکورین در این مسئله از علم غیب جرح
یا کدام اشارتی نیست و صحیح آنکه تکفیر صاف مینویسند که قطع نظر از شنیدن و دانستن
ایشان بطور دعا و استمداد هم یا رسول الله یا علی یا حسین یا عبدالقادر نباید خواند که موهم
شرکست نعوذ بالله منهم پس صاف از کلام وابیه این فرقه تبابیه ظاهر گردید که نام مبارک
حضرت سیدالانبیاء و صحابه و ائمه هدی و مشایخین و اولیاء بر زبان نباید گرفت
اگر گیرد مشرک شود سه حضرت شاه ولی الله رحمه الله در کتاب انتباه که وضع آن برای
ذکر سلاسل اولیاء الله و بیان انتساب و استمداد خود با آنحضرت مینویسد بعض اصحاب طریقه قادریه
برای حصول مطالب باین طور ختم میکنند اول دو رکعت نفل بعد از آن یکصد و یازده بار شیئاً لله یا شیخ
عبدالقادر جیلانی الی آخره و اجازت نامه مهری سنجملی شاه عبدالعزیز صاحب ترکیب خاص تصحیح
اینکه اجازت این عمل مبارک بطریق متعدده و تراکیب متنوعه رسیده است اما آنچه معمول
خاندان و عدم استعمال تکفیر است انبیت محقق قاری مینویسد قال القطب الربانی الشیخ عبدالقادر
الجیلانی عن الحلاج فلم یجد من اخذ بیده ولو ادرکته لاخذت بیده
در شرح مشکوٰة مس عینه سه و آنکه فاضل اثنا عشریه در عدم جواز استعانت از رسول الله و اولیاء
و منع ندا یا غوثنا یا رسول الله و شیئاً لله کلام حضرت پیر دستگیر از کتاب فتوح الغیب و عبارت
تفسیر شیخ العزیز همین مراد آورده است تا مردمان مغالطه بدانند که من معتقد پیر دستگیر هستم
و نیز همین خدع اعتماد بر کتاب سبحة الاسرار نماند و این وتیره تیره عاید این فرقه است که در
اکثر تصنیف شان دیده شده که نقلی را که مصنف رد کرده باشند منقول مینمایند مثلاً از
عبارت شیخ عبدالحق دهلوی مستفاد می شود که استعانت از غیر انبیاء ممنوع است و نیز مینویسند
که شیخ عبدالحق کلمه شیئاً لله را از کلمات کفریه شمرده است حالانکه حضرت شیخ رحمه الله چنان
قائل در استعانت و شیئاً لله قائل شیئاً لله است که حاجت بشرح و بیان آن نیست لهذا
عبارت رساله اثنا عشریه نوشته بار رفع نوشته و مغالطه اخیر کلام حضرت پیر دستگیر از کتاب
فتوح الغیب و همین تفسیر فتح العزیز لازم و واجب است تا منکر بر سر انصاف آمده مقر گردد

تعالی انش از خواب غفلت بیدار شوند سه عبارت رسالهٔ اثنا عشریه در صفحهٔ
سوم استغاثت از اموات چه در امور اختیاریه وچه در غیر آن هرگز جائز نیست
و رسالهٔ چهارم از فتح العزیز آورد مثل استغاثت بارواح و روحانیات فلکیه و عنصریه
یا بارواح سایره مثل هوا ان دشیخ سدو وزین خان وامثال ذلک این نوع استغاثه
عین کفر است • در صفحهٔ هفتم بعد حدیث عبد الله بن عباس رضی الله عنهما منسوب
از حدیث نیز انحصار استعانت مطلقا مستفاد گشته و آنکه بعضی مبتدعین بسبب جهل اندو
میگویند که این حدیث در باب توکل است و مقصود از آن اعراض از اسباب دنیاست
و آن اعلی مرتبهٔ توکل است حکم آن عام نیست بل اخص الخواص بآن عمل توانند کرد
پس حضرت شیخ قدس سره بعد از نقل الحدیث در رد جهلا اند و از آن میفرماید ینبغی
لکل مؤمن ان یجعل هذا الحدیث مرآة قلبه وشعاره ودثاره وحدیثه فیعمل به فی جمیع
حرکاته وسکناته اه فتوح الغیب • در صفحهٔ بیست و چهارم خولندان در دستغاث درصورتی
جائز است که لفظ اغثنا از میانه برداشته شود انتهی سه پس اول سند از تبرکا کلام
حضرت پیر دستگیر رضی الله عنه مع ترجمه نوشته می آید تا که عیون انور منشیون معتقدان
منور و سینا و دیدهٔ رمد دیدهٔ منکران مکحل و بینا خواهند شد سه المقالة الرابعة من
فتوح الغیب قال رضی الله عنه اذا مُت عن الخلق چون بمیری تو از خلق قیل
لك گفته میشود مر ترا در حضرت حق جل وعلا یا اعلام کرده میشود ترا در واقعه یا مطالعه
والهام رحمك الله رحمت کند ترا خدای تعالی واماتك عن الهوی و بمیراند ترا
خدای تعالی از هوای نفس و میل کردن بسوی شهوات ولذات واذا مت عن هواك
قیل لك رحمك الله واماتك عن ارادتك ومناك چون بمیری تو از هوا
نفس خود گفته میشود مر ترا رحمت کناد و مر ترا خدا بمیراناد از ارادت و خواهش و آرزوها تو
تا هیچ خواستنی و آرزوئی در دل تو نماند واذا مت عن الارادة ومناك
قیل لك رحمك الله و چون بمیری و فانی شوی تو از ارادت و خواهش تو گفته شود مر ترا رحمت
کند ترا خدای تعالی و زنده و باقی گرداند ترا بوجود و ارادت خود چه فنا در بقا لازم است و چون

بنده از خود فانی گشت بحق باقی باشد چون ظلمت رفت نور در آمد فحینئذ پس دراین
مقام کرا ارادت خود مردی تحیی حیوة لا موت بعدها زنده گردانیده میشوی
بزندگانی که نیست مرگ پس از وی وتغنی غناء لا فقر بعده وتونگر گردانیده میشوی
بتونگری که نیست درویشی پس از وی وتستریح براحة لا شقاء بعدها خوش و
شاد کرده میشوی بخوشی وشادی که نیست غم وسختی پس از وی وتنعم بنعیم لا بؤس
بعده وناز ونعمت ونیکی ومزه داده میشوی بناز ونعمتی که نیست محنت وبدی وسختی
پس از وی وتعلم علما لا جهل بعده ودانا میشوی دانشی را که نیست نادانی
پس از وی وتؤمن امنا لا تخاف بعده ابدا وبی بیم گردانیده میشوی از بیم
گردانیدنی که ترسانیده نمیشوی پس از وی وتسعد فلا تشقی ونیکبخت گردانیده
میشوی پس از آن بدبخت گردانیده نمیشوی وتعز فلا تذل وعزت داده میشوی پس از آن
خوار گردانیده نمیشوی وتقرب فلا تبعد ونزدیک گردانیده میشوی از درگاه حق پس
از آن دور گردانیده نمیشوی وترفع فلا توضع وبر داشته میشوی بمراتب علیه پس از آن
فرو نهاده وانداخته نمیشوی وتطهر فلا تدنس وپاک گردانیده میشوی از همه آلودگیها
بشریت واز عیب ونقصان پس از آن آلوده کرده نمیشوی بدانکه حاصل که چون ظلمات بشریت
بدر رفت انوار صفات ربوبیت درآمد وصفات ربوبیت لا بد باقی وپاینده وزوال را
نشاید فتتحقق فیک الامانی پس درست وثابت میگردد در تو آرزوها یعنی هر چه
آرزو کنند وهر مدعا ومراد که او خواهد از تو بیابد وتصدق فیک الاقاویل ودرست
می آید در حق تو گفته های مردم وهرچه در مدح وثنای تو گویند راست بود وتکون کبریت احمر
پس میگردی تو مانند گوگرد سرخ که مس بدان طلا گردد یعنی از کمال مرتبه تکمیل مس
دور از نزدیک میگردانی وبیچاره را اصل ونادان را دانا میکنی وکور را بینا میکنی
وبیگانه را آشنا ومبتدی را منتهی میسازی واز کلمات قدسیه او است رضی الله عنه که الشیخ

من بعد الشفی فلا تکاد تری پس نزدیک نیستی که دیده شوی و دریافته شوی
از این عزت مقام و علو شان تو و در حقیقت ستری که اولیاء الله را بی نسبت حضرت حق
است مجلس ایشان را نیست و کسی با ایشان اطلاع نه اولیائی تحت قبائی
لا یعرفهم غیری کلمه عموم است و در حقیقت معرفت اولیاء الله را اندازه معرفت حق است
و در حکم عطائیه مذکور است سبحان من لم یجعل الدلیل علی اولیائه
الا من حیث الدلیل علیه ولم یوصل الیهم الا من اراد ان یوصل الیه
و عزیزا مثنوی کرامی و ارجمند فلا تماثل پس مثل و مانند کردانیده نمیشوی تو کسی
و کسی با تو در فریدا مثنوی تنها و یگانه فلا تشارک پس انباز کرده نمیشوی تو کسی
و کسی با تو چنانچه منقول است که وی رضی الله عنه در مرض موت خود بفرمود انا امین و رآء
عقولکم فلا تقیسونی علی احد ولا تقیسوا احدا علی و در حقیقت بر وی
در این مقالات مذکور است بیان حال و سلوک طریقت خود فرموده است و اشارت
بمرتبه و مقام خود کرده است خوشتر آن باشد که سر دلبران : گفته آید در حدیث
دیگران و قال رضی الله تعالی عنه فی الخبر عن حاله و مقامه وهبت لی الایام
رونق صفوها : فحلا مناهلها وطاب المشرب : و
غدوت مخطوبا لکل کریمة : لا یهتدی فیها
اللبیب فیخطب ترجمه للشاه نعمة الله صد شکر که
ایام بکام است مرا : دلبر برو باده بجام است مرا : باده همگی صاف و
حریفان همه صاف : با اهل صفا عیش مدام است مرا
از لطف و کرم باده بجامم کردند : نه جام چه باشد که بکامم کردند : در ملک
حقیقت لعروسان قدم : هم خطبه و هم خطبه بنامم کردند
فرد الفرد مثنوی یگانه و تر الوتر تنها تنها طاق طاق

عیب

غیب الغیب ناپدید ناپدید ستر الستر نهان نهان تجتنبذ تکون وارث
کل رسول و نبی و صدیق پس درین هنگام می باشی تو میراث خوار همه پیغمبران
و صدیقان که آنچه از ایشان مانده از مرتبهٔ علم و دین و منصب ارشاد و هدایت بتو
میرسد و بک تختم الولایة بتو پایان برده میشود یا تمام و کمال کرده میشود در زمان تو
مرتبهٔ ولایت و کمال تو فوق کمالات همه باشد و قدم تو بر گردن همه افتد و
الیک تصدر الابدال بسوی تو باز گشت می کنند ابدال از ورود بمقام خود می آیند
ابدال و بک تنکشف الکروب و بهمت تو گشاده می شود و دور کرده میشود
اندوهها سخت و بک استقی الغیوث و برکت تو و دعای تو آب داده میشوند
خلق را و فرستاده میشود بارانها و بک تنبت الزروع و بتو رویانیده میشود
کشتها و بک تدفع البلایا والمحن عن الخاص والعام و به امداد و
اعانت تو دور کرده میشود بلاها و محنتها از تمامهٔ مردم خاص و عام و اهل الثغور
و از خدا دندان سرحدها که در میان اهل اسلام و دار الحرب واقع است و مسلمانان
در آنجا بجنگ کافران مستعد باشند و الراعی و دور کرده میشود بلاها و
محنتها از چرانندگان مواشی یا والیان قوم و الرعایا و از رعیتها بمعنی عامهٔ
مردم و الائمة و الامة و از پیشوایان قوم و امت ایشان و امت در اصل لغت گروه
قوم از هر جنس حیوان و در شرع جماعه که بر ایشان پیغمبری فرستاده شده باشد و سایر
البرایا و از همه خلقان فتکون شحنة البلاد والعباد پس میباشی تو شحنه
شهرها و بندگان شحنه بکسر شین کماشته و سلطان بر شهری که کفایت مهمات
شهر در ضبط وی میباشد یستطاق الیک الارحل بالتمنی والرحال پس میرود
بسوی تو پالانهای مردم بسنالی و کوچ کردن تا از تو فیض برند و بمقصود دل رسند
و الایدی بالبذل والعطاء و میرود و دراز میکرده میشود بسوی تو دستها در بخشیدن
و دادن اموال و خدمت کردن و جاری نمودن باذن تجالی الاشیاء فی صاعد الاحوال

بچه السنة بمه جرنا در همه حال والالسن بالذکر القلب والحمد والثناء
فی جمیع الحال ورد آن می شود گویا میگردد بسوی تو زبانها یاد کردن خوب
ثنا کردن در همه جا ولا یختلف فیك اثنان من الایمان واختلاف
نمی کنند در خوبی وبزرگی وولایت تو دو کس از مسلمانان یعنی همه اتفاق
کرده اند در کمال تو ونیکو میکنند مردم در هنگام فریاد کردن وبد خواستن از تو
در مدح کردن ترا یا خیر من سکن البراری والعمران وحال ای بهتر
کسی که سکونت کرده بیابانها را وگرد بر آمده آنها را ذلك فضل الله این
ثنا وکرامتها وبخششها وفرد آن کرم ونیکی کردن خدا است درباب ایجنین بنده
والله ذو الفضل العظیم وخداست خداوند فضل وکرم بزرگست
بحقیقت که رضی الله عنه اینهما احوال ومقامات ونهایات خود فرموده است واولیاء
وانقطاب امت را در هر وقت ودر زمان نیز میباشد وخواننده این کلمات را
که متوجه جناب ولایت اوست درینجا ذوقی دیگر است که خطاب ها را بهمه راجع
بجناب وی سازد ومدح وثنای ذات شریف وی تصور میکند واز عشق ومحبت وی
استمداد واستغاثه میکند ع بیت هر خامه که بر صفحه هستی راندند عاشق همه
زان صفت جانان خواند هر جا که سخن ز حسن وخوبی کردند مجنون همه را
صفات لیلی داند انتهی فتوح الغیب محبوب سبحانی مع ترجمه محدث دهلوی
رحمة الله عليه ودر صفحه چهارم که از فتح العزیز آورده که مثل استعانت بارواح خبیثات
فلکیه یا عنصریه وبا ارواح سایره مثل بهوانی وشیخ سدو وزین خان وامثال ذلك
واین نوع استغاثه عین شرکست فقط پس درعبارت مذکوره در بارواح خبیثه
خود مثل بهوانی مصرح است که مراد از آن ارواح خبیثه کفار اند واز شیخ سدو
وزین خان وامثال ذلك بودن است که مراد از ارواح فساق ومخالفان شریعت
غراء وموافقان اهل بدع واهوا است که هر دو فرقه مذکورین از شرق بودند
بلکه نیز در قصبه امروهه ضلع مظفر نگر جهان فرقه وکفره از عبد الجبار وشیر ابی

۳۲۲

کور نظر استدراج مروج وافعه عجیبه و امور غریبه می شوند قطع رؤس او تمام ایشان

مولینا شاه عبد العزیز صاحب خواهد شد میفرمایند رحمة الله علیه در تمهید گوند

مزسلین در صلوة خمسه و جمعه و جماعات و محاضر ارواح مقدسه انبیا و اولیا

در زیارت قبور صلحا و عرفا بتلاوت این سوره تشرف مینمایند در تفسیر یعلمون

الناس السحر نسبت اول نوشته اند و غالب انقسم ارواح که بمدد کاری امور

شهویه و غضبیه متوجه میشوند نمی باشند الا از جنس خبیث مثل هنود یا فساق پس

بی الطبع خباثت نیز در این عمل لازم آید و نسبت دوم فرموده اند اکثر اقسام سحر را

دیگر با است مصطلحه اصلاح نموده و کفر و شرک را از ان دور کرده اند آصلاح

قسم سوم تحصیل ربط با ارواح طیبه صلحا و اولیا است که اکثر اولیسی مشربان عمل می کنند

و در حوائج خود و دیگر خلق بان منتفع می شوند و در طریق تحصیل آن نیز طهارت و تلاوت

و ارسال صدقات برای آن ارواح منظور میدارند سه افعال عادی الهی را

مثل بخشیدن فرزند و توسیع رزق و شفای مریض و امثال ذلک را مشرکان نسبت

با ارواح خبیثه و اصنام مینمایند و کافر می شوند و موحدان از تاثیر اسماء الهی یا خواص

مخلوقات او میدانند و در ذیل آیه کریمه والقمر اذا اتسق بعضی از خواص اولیاء الله

و المستفیدان تحصیل کمالات باطنی مینمایند دار باب حاجات و مطالب حل مشکلات

و از انها می طلبند و می یابند و در تفسیر شتم اماتر فاقبره بعد ذکر فواید و فن معرفیا

بنا بر این است که از اولیاء مدفونین و دیگر صلحاء مومنین انتفاع و استفاده جاری

و انها را افاده و اعانت نیز متصور انتهی من فتح العزیز ملخصاً اگر منکر را هنوز دفع شبه

نگردد در تحفه اثنا عشریه به بیند که میفرماید رحمة الله علیه حال ارواح در قبر حالیست

مانند است که بتوسط شکلی و سیلی کار میکنند و اگر هنوز مطمئن الخاطر نشود و کلام قاضی

ثناء الله رحمه الله غور نماید که در مناقب ازفاضل اثنا عشریه یک صفحه مسطور است

می نویسد و ارواح ایشان یعنی اولیا از زمین و آسمان و بهشت هر جا که

خواهند میروند و دوستان و معتقدان را در دنیا و آخرت مددگاری میفرمایند

ثبت انه قد اقتاده ... فالب واستحسنه اهل التابعين العلماء الكرام مما نوقش ويحققوا ولم يتنازعوا عليه ... من اصحاب النسخ ... والفقهاء المجتهدين ... التكفير كما في البحر ولم ينقل تكفيره بعد عن واحد من متون الفقه ... انما نقله شارح الوهبانية حكاية من مجهول بصيغة التمريض الى ضعف ذلك القول فلا اقل ان يكون من البدع الحسنة ولنا في العلماء والقاصد اسوة حسنة جعلنا الله ممن يستمعون القول فيتبعون احسنه

او حمنا را ہلاک می سازند و از ارواح طریق اویسیہ فیض باطنی می رسد
ذکرہ المولوی [illegible] در صفحہ [illegible] رسالہ [illegible] قولہ الحضار
الجواب — باید دانست کہ حصر استفاضہ بطریق استقلال
[illegible] دلیلش مطابق دعوی نیست زیرا کہ [illegible] اثبات [illegible]
استمداد من اہل الرشاد بطریق واسطہ دانستن [illegible] الہی [illegible]
بالقرون فی تفاسیرہم [illegible] و اذا استحقت انہ محمول [illegible]
تحسین قول [illegible] رضی الله تعالی عنہ وینبغی لکل مومن آہ دال [illegible]
تطبیق بین الادلہ ولیشہد ہذا المطلب ما قال رضی الله تعالی عنہ فی مقالة [illegible]
فی فتوح الغیب قول [illegible] رضی الله فی بہجة الاسرار من [illegible] انی باسمی [illegible]
فرجت عنہ عند اہل العلم والادب ثم انظر بما فسر امام اہل العلم والتمیز مولینا
شاہ عبد العزیز فی تفسیر فتح العزیز [illegible] پس ہر کہ عبارت فتح العزیز را مثل شیخ [illegible]
در این جان و امثال ذلک استدلال استغاثت از رسول الله و اولیاء الله موجب
شرک پندارد و [illegible] را کلمہ شرکیہ کفریہ قرار دہد و قائلان [illegible] الکفر [illegible]
[illegible] باعتنا [illegible] رسول الله ممنوع و حرام داند خود را در اذناب معطوعہ معتزلہ کہ انکار
علم و سماع [illegible] ساختن [illegible] و در اتباع [illegible] ابن تیمیہ کہ منکر استغاثت [illegible]
و تحریم سفر زیارت روضہ مطہرہ آنسرور [illegible] داخل کردن [illegible] نعوذ بالله
منہ [illegible] ابن عبد الوہاب نجدی وہابی کہ بانی [illegible] فرقہ وہابیت [illegible] رسالہ
مؤلفہ خود کہ قبل از ورود خود بمکہ معظمہ در عشرہ اول ماہ محرم [illegible] شدہ [illegible]
[illegible] حضرت عبد الله بن عباس رضی الله عنہما می نویسد انظروا الیہ
علمہ النبی کیفیة السوال ممن قال یا محمد اشالہ الشفاعة الی [illegible]
اسالہ الدعاء من الله فکیف لا یکون مشرکا فقط جواب
از علماء حرمین شریفین و مفاتی [illegible] بلاد و امصار [illegible]
[illegible] شدہ بود [illegible] بالو [illegible] رحمہم الله ہذا نعلم اعلی مراتب

اى قطع النّظر عن الاسباب والوسايط وكذالك هنا ذكر
ت هذا الاحاديث فى باب التوكل ومن لم يكن له هذا الحال يجوز
الاسباب من غير نكير فكيف الحرمة فكيف الترك كما صرح به الجمهور
وح انتهى وحضرت امام غزالى قدس سره العالى فرمايا التوكل منزل
منازل الدين ومقام من مقامات الموقنين بل هو من معالى
درجات المقربين وهو فى نفسه غامض من حيث العلم ثم هو شاق
من حيث العمل ۱۲ احياء العلوم من عينه شيخ متقى رحمة الله عليه فرمايا ان الناس
اربعة اقسام عامى فاسق وعامى صالح وخاص واخص الخواص فالعامى
الفاسق هو الذى يترك الفرايض ويرتكب المحرمات والعامى الصالح
الذى يؤدى الفرايض ويجتنب المحرمات والخاص هو الذى يؤدى
الفرايض ويأتى بالنوافل ويجتنب المكروهات واخص الخواص
هو الذى يأتى بالمذكور ويبلغ الى حد الاستقامة هذا علامة
الاقسام المذكورة باعتبار الاعمال ۱۲ جوامع الكلم من عينه ليس
واضح ہوا كہ تحرير فضل آپ اثنا عشريہ كے مطابق وموافق ہى ساتهہ تحرير رئيس فرقہ
وہابيہ كے اور مخالف علماء اہلسنت كا بلكہ سب بدعتى ہوئے علماء حرمين تحرير
علماء ائمہ اربعہ تمام عالم كى فرق يہ ہى كہ اوسنى اور اوكى مولوى عبد الوہاب
بعت ياكر لشكر سى غارت اور كشتى اہل اسلام كے عرب ميں كيئى تهى
كارپرد تصانيف سى درہم وبرہم كرلى اعتقاد اہل اسلام كى راسخ تهى يعنى جو
اوليا كو بلفظ يا اسطور سى كہ يا رسول الله يا خليل الله يا كليم الله يا روح الله يا على
يا شيخ عبد القادر يا دكرى وہ مشرك ہى ۱۲ ائمہ از متوكلين مقربين كى لسنتن
زيراكہ بعض عصبين الداخصام با مقربين ومحدثين كرام خود ما سوا نہ
بايد دانست كہ عباد مخلصين بر توكل رب العالمين در اطوار واحوال بلاخطہ
وسيلہ ومشقت وسوال از خالق ومخلوق متفاوت اند مصنفى عنہ ابتهالكم عن سوال خدا

التوكل آرد مذكور است
اتباعهم من تحرير المولف اثنا عشريہ كى مطابق وموافق ہى ساتهہ تحرير رئيس فرقہ
اطوار واحوال متوكلين مقربين

دیرا بیته توکل لقوانس استغناء ترستیرا راه نداد ند فرمودند حسبی من سوالی علمه بحالی صفتی دروادیه ورا دیه ودر سفر وحضر از نظر مخلوق خود را محجوب دستور داشتند در تعریف شان حدیث مبارک وارد است ان الله یحب الابرار الاتقیاء الاخفیاء الذین اذا غابوا لم یفتقدوا واذا حضروا لم یعرفوا قلوبهم مصابیح الهدی یخرجون من کل غبراء مظلمة اکر روح مبارک شان در قفص تن بفاقه طپیدن گرفت از کسی سوال نکردند و بکمال ناز ونیاز بخدای بی انباز بزبان ادا کفتند تاکه نخورانی نخوریم پس تا که نعمه در دهان شان نرسید نخوردند جمعی بزراعت وتجارت تن داده خزائن در راه خدا صرف نمودند ما فی الید اکرامه دو طلا مانده خیال حسب حیث او بخاطر لقدر پریشه نداشتند تقضی لغرضی بنفس نفس خود عند الضرورت سایل لشیئاً لله شده اند در عوارف شریف است که کان الصالحون یسألون عند الفاقه ونقل عن ابی سعید الخراز انه کان یمد یده عند الفاقه ویقول شیئاً لله وابن عباد در شرح حکم ابن عطا نقل کرده از ابوطالب مکی که صاحب قوت القلوب است که حکایت کرد از یکی اولیاء الله که ایستاده بود در کرخ بجور پس دراز کرد دست خود را و گفت شیئاً لله دی گفت شیخ بخور گفت بدست من لقمه نه که حال من خدای عز وجل فرد نیست ودر کتب بعض اصفیا مذکور است که شخصی سنگی بر سر فقیری زد سرش مجروح وخونش روان گردید فقیر از پا افتاده بیهوش شد شخص دیگر که فقیر را بآن حال دید از حسن نیت شربت قندش نوشانید تا که مردمان فراهم شده از فقیر پرسیدند این سنگ بر سرت که زد گفت ببین که مرا شربت نوشانید نوشانیدند حال متغیر شد دانشمندی تسکینش نمود که فقیر راست میگوید فی الحقیقت سنگ هم از جانب خدا دست هم از جانب خداست پس معقول با نقل بوالفضول است بر انش دانشمند مذکور معقول ناقص است که امداد واستمداد حضرات انبیا واولیا که خالی از خود باقی بحق اند ممنوع وشرک موجب کفر میدانند

چیزی از کمان بیکند زد از کمان دار عید اهل خرد بعض متوکلین متقربین را اکثر بار و
بعضی در اوقات مکالمه و مواعظه یا در خلوت و مراقبه از یک آستین در آمده تمام بدن اکر دید
آستین دوم بر آمد در لقرره تذکیر و بیت پاکیزه شان بوجه من الوجوه تعبیری یا عنبشی از مره
زدن راه نیافته بعضی را چون حاجت مال دنیا افتاده خواستنش از مالک
الملک الحی القیوم مذموم دانسته سوال از اهل دنیا نموده که دنیا و اهل دنیا هر دو حقیر اند
حقیر از حقیر گرفتن محمود است محقق قاری در مرقاة مینویسد وقد یقع لبعض العارفین
ان یسال الحقیر من الحقیر لیعطیه الخطیر قال تعالی من ذا الذی یقرض الله
قرضا حسنا کما وقع للشبلی انه ارسل الی غنی ان ابعث الینا شیئا من
دنیاك فکتب الیه دنیاك من مولاك فاجابه بان الدنیا حقیرة وانت
حقیر وانما اسال الحقیر من الحقیر ولا اطلب من مولای غیر مولای
انتهی پس سوال از اهل دنیا و استغاثه از اولیاء الله معارض و منافی نیست
با حدیث شریف عبد الله بن عباس رضی الله عنهما و با کلام منقوله فتوح الغیب اگرچه بظاهر
عبارت مکرر اشتقاق خواهد شد زیرا که مسئول و مستغاث به در میانه وسایط اند
فی الحقیقت معطی الله تعالی است کقوله صلی الله علیه وسلم لن یدخل الجنة بعمله
مع قوله تعالی ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون و برای سکر لاف زن حجر دندان
شکن جواب اینست شیخ ابن حجر مکی هیتمی میفرماید فاطلاق لفظ الاستغاثة
لمن یحصل منه غوث ولو سببا وکسبا امر معلوم لا شك فیه
لغة ولا شرعا فلا فرق بینه وبین السوال ۱۲ جواهر المنظم من عینیه
پس خود را با محدثین عظام برابر دانستن و عامه مسلمین را با متوکلین متقربین
مساوی پنداشتن نزاد از حفظ مراتب نمودن است سه دیگر آنکه در کتب
صنع خشم رساله اثنا عشریه حدیث شریف حضرت امام زین العابدین رضی الله
عنه آورده پس حدیث شریف مذکور را با شیئا لله منافی نبود مگر مراد خس آنکه چون

و مآل این عقیده و حصه تطهیر رحمة للعالمین بر زعم مؤلف جمیع حضرت امام صحیح گردید
زیارت قبور علما و استحباب خود در این قیاس بطریق اولی داخل است و در تمام ادله
اند باثبات قبور عزیزی مسطور نمود پس آنچه که ائمه محدثین اهل سنت جماعت در شرح حدیث
و در باب زیارت قبور رقوم فرموده اند مکتوب می شود صاحب منتهی المقال نوشته است
عن بریدة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها
رواه احمد عن علی رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انی
کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها الحدیث وعن ابن مسعود
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کنت نهیتکم عن زیارة القبور
فزوروها فانها تزهد فی الدنیا وتذکر الآخرة رواه ابن ماجه قال
الشیخ الامام محمد بن یوسف الدمشقی المحدث فی بغیة الرماح ومما یدل علی
جواز السفر لزیارة القبور قوله صلی الله علیه وسلم زوروا القبور وفی
لفظ آخر کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها وامره صلی الله علیه وسلم
بزیارتها دلیل علی جواز السفر والرحلة الیها اذا کانت بعیدة و
لا یختص ذلک بکونها فی البلد او بقربه انتهی و اختیار کردن امر برای
استحباب در این قول صلی الله علیه وسلم با آنکه صیغه امر بعد حظر برای وجوب است نزد عامه
حنفیه از برای آنست که خصم را مجال گفتگو باقی نماند چه صیغه امر بعد حظر ضرور است که
جانب فعل در آن راجح باشد بر جانب ترک و ادنی آن استحباب است خواه بسفر باشد
و خواه بغیر سفر پس اینکه مراد آن شد که زوروها فی بلدکم او بقرب بلدکم
بلا شد الرحال الیها و استفاضه زائران از قبور صلحاء و اولیاء نیز واقعیت و بسبب
کثرت حصول فیوض و فتوح از ارواح مقدسه اولیاء جای انکار در آن نمانده و نزد
صوفیه کرام بمنزله مشاهدات و محسوسات است و آنچه عجیبه و منافع عظیمه در آن

اند واحادیث دراین باب بسیار وارد یافته اما سفر برای زیارت
روضهٔ مطهره ومرقد منور نبینا افضل الاولین والآخرین سید المرسلین رحمة للعالمین
شفیع المذنبین صلوات الله وسلامه علیه وعلی آله الطیبین واصحابه الطاهرین
افضل مندوبات بلکه قریب واجبات است وفی شفاء القاضی عیاض وشد الرحال
الی قبر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم واجب یرید بالوجوب
ههنا وجوب ندب وترغیب وتاکید بزیارت روضهٔ فیض اساس آن افضل
کائنات علیه افضل الصلوات واکمل التحیات از اعظم قربات واجل طاعات وبعضی
الی اعلی الدرجات است واحادیث صحیحه که دراین باب اند اقتضای آن باهل مدینه
وقرب جواران نبوده است قال الشیخ احمد القسطلانی من اعتقد غیر هذا
فقد انخلع من ربقة الاسلام وخالف الله ورسوله وجماعة العلماء
الاعلام وبعض علماء قریب وجوب وبعضی ندب آن گفته اند ونزد جمهور
حنفیه از افضل مندوبات واوکد مستحبات قریب بدرجهٔ واجبات است فی فتح
القدیر قال مشایخنا رحمهم الله زیارة قبره علیه الصلوة والسلام من
افضل المندوبات وفی مناسك الفارسی وشرح المختار انها قریبة من
الوجوب لمن له سعة انتهی وفیه والحج ان کان فرضا فالاحسن أن
یبدأ به ثم بالزیارة وان کان نفلا کان بالخیار وفی الدر المختار وزیارة
قبره الشریف مندوبة بل قیل واجبة لمن له سعة ویبدأ بالحج لو فرضا
ویخیر لو نفلا انتهی وفی الطحطاوی الذی فی المنح تقرب من درجة
الواجبات وفی مناسك الطرابلسی انها قریبة الی الواجب فی حق من
کان له سعة ویبدأ بالحج لو فرضا لان الحج فرض والزیارة تطوع ولو
بدأ بالمدینة جاز منح انتهی وآن حدیث که نقل کرده شده است از ابن
عباس رضی الله عنهما روایت کرده قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من
حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی واز این حدیث

عنهما روایت کرد قال قال النبی صلی الله علیه وسلم من زار قبری وجبت له شفاعتی و در حدیث انس بن مالک کنت له شفیعا و شهیدا یوم القیمة انتهی محقق قاری در شرح شفا گفته منها شفاعته لمن زاره علیه الصلوة والسلام لما روی ابن خزیمة فی صحیحه عن ابن عمر مرفوعا من زار قبری وجبت له شفاعتی قال ابن الهمام فی فتح القدیر فی اداب زیارة قبر النبی صلی الله علیه وسلم ویسأل الله حاجته متوسلا الی حضرة نبیه علیه الصلوة والسلام ثم یسأل النبی صلی الله علیه وسلم الشفاعة فیقول یا رسول الله اسألک الشفاعة انتهی ملخصا باید دانست که چون تصانیف ابن تیمیه حنبلی از صراط المستقیم وغیره در هندستان ودیگر بلاد معظم انتشار یافت واتباع او که اقل قلیل در زوایای بعضی امصار خزیده اند تا حال بدعوات او بر زبان دارند بسکام نو و فرصت عوام کالانعام را از جادهٔ صواب واستقامت در تیه خسران وضلالت می افکنند ناگزیر صونا لعقاید العامة عن الزیغ والضلالة ترقیم نبذی از حالش لازم شد چون نوبت زبان درازی ابن تیمیه انجد گذشت از معتقدان خود مثل ابن بطة حنبلی وابن عقیل قدم بیشتر نهاد ودر صفات جلالیه وجمالیه وسبحانه تعالی گفتگوها نمود ودر حق اولیا کرام ومشایخ طریقت گفتگوی خاطر آزار حتی که در توسل بنبی الرحمة وشفیع الامة نیز سخنهائیکه خلاف ما اتفق علیه علماء امت ودیگر اقوال عجیبه کنسبت امیر المؤمنین عثمان ابن عفان رضی الله عنه بحب المال وکالقول بعدم صحة اسلام امیر المؤمنین علی مرتضی کرم الله وجهه لکونه صبیا وتوهین اهل البیت کرام خصوصا حضرت سیدة النساء رضی الله عنها وعن ابیها وامتناع سفر وشد رحال برای زیارت روضه مطهرهٔ حضرت محبوب ایزد متعال از وی تقریر وتحریر در محافل ومجالس علماء وفضلاء وقضاة بحضور والی وقت به ثبوت رسیدند در سال هفتصد وشش

اعتقاد شدید گردیده دو سال در زندان گذرانیده تو به خلاص شد باز بر دین تیره خود آمده بعد فوت با محبوس گردید غرض که بار سوم منشور سلطانی در احوال عقیده فاسده وی رسیده و تعزیر معتقدان وی در هر مساجد و امصار خوانده شد و در دمشق منادی داده اند که من کان علی عقیدة ابن تیمیة حل ماله و دمه نقطه واما انچه ابن تیمیه در صراط المستقیم از حضرت امام زین العابدین روایت کرده که ان رجلا کان یاتی کل غداة فیزور قبر النبی صلی الله علیه وسلم فانتهی علی بن حسین رضی الله عنهما فقال له ما یحملک علی هذا قال احب التسلیم علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال حدثنی ابی عن جدی انه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجعلوا قبری عیدا الحدیث وعن سهل بن سهیل قال جئت اسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم فرآنی حسن بن حسن رضی الله عنهما عند القبر فنادانی فقال ما لی رایتک عند القبر وفی روایة ما لی رایتک وقفت قلت وقفت واسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال اذا دخلت فسلم علیه وقال قال النبی صلی الله علیه وسلم لا تتخذوا قبری عیدا الحدیث واستدلال کردن باین روایات بر منع دعا عند قبره الشریف صلی الله علیه وسلم و هم بر منع سلام عند غیر دخول المسجد و السیر تا او مدح کرد اهلبیت اطهار را حیث قال ان افضل التابعین من اهل بیته علی ابن الحسین نهی ذلک الرجل ان یتحری الدعاء عند قبره صلی الله علیه وسلم و هو راوی الحدیث الذی سمعه من ابیه الحسین عن جده صلی الله علیه وسلم و هو اعلم بمعناه من غیره فتبین ان قصده للدعاء ونحوه اتخاذ له عیدا وکذلک ابن عمه حسن بن حسن شیخ اهل بیته کره ان یقصد الرجل قبر النبی صلی الله علیه وسلم للسلام علیه ونحوه عند غیر دخول المسجد ورای ان ذلک من اتخاذه عیدا فانظر هذه السنة کیف مخرجها من اهل البیت وهم الذین لهم مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قرب النسب وقرب الدار لانهم الی ذلک

من غيرهم فكا نواله اضبط انتهى ناشى از كمال سوء عقيدت او
بعلما و اكابر هم الله و جعل سعيهم مشكورا تصريح كرده اند چه آنكه بر تقدير صحت
اين روايات منع آن امامان رضى الله عنهما از اكثار وقوف در اين آستان
از كسانيان است نه امتناع از اصل زيارت كه افضل سعادات و انجح قربات است
بمقتضاى ادب و التعظيم هم همين است كه مكث و توقف زياده تر در انجا نكنند چه در طول
توقف كثير تحفظ از افعال غير لايقه انسانى دشوار و عسير است و از اينجا است كه امام مالك
رحمة الله عليه مكث و توقف نزد قبر شريف خصوصا مر اهل مدينه را بل مكروه داشته اند
قال الامام السبكي ان الاكثار في الوقوف يفضى كثيرا من الاوقات
الى سوء الادب و ارتفاع حجب الحشمة بلكه همين لحاظ بعضى مداومت
زيارت و كثرت تردد بسوى ضريح منور و مطهر حضرت نبوى صلى الله عليه وسلم
تجويز نميكنند بعضى جايز ميدارند و مستند ايشان فعل ابن عمر است رضى الله
عنهما فى بغية المرتاح عن نافع قال كان ابن عمر يسلم على القبر رايته
فى اليوم مائة مرة و اكثر يجيء الى القبر فيقول السلام على النبي ورحمة
الله و بركاته السلام على ابى بكر السلام على ابى وحضرت شيخ عبد الحق
محدث دهلوى چنين تحقيق نموده كه غالبا آن شخص از حد اعتدال بيرون رفته باشد كه
امامان دين او را ازين منع كردند يا اثر تكلف و تصنع در وى مشاهده فرموده اند
فى لوامع الانوار حاشية الدر المختار ناقلا عن قاضى اسمعيل ان
ذلك الرجل زاد فى الحد و هو موافق لما ذكره مالك فى كراهة الاكثار
من الوقوف بالقبر و ليس الانكار عن اصل الزيارة او المقصود
تعليم ان السلام يبلغ من الغيبة لما رآه الامام متكلفا لاكثار من
الحضور انتهى و معنى لا تجعلوا قبرى عيدا امام سبكى رحمة الله عليه
چنين گفته كه مراد از ان منع تخصيص و تعيين وقتست براى زيارت چنانكه
مر عيد را بود بلكه تمام سال و مدت عمر زيارت است و يا مراد تشبيه با عيادات

٣٣

...را منع شده ... اجتماع چنانکه در عیدها مرسوم است بلکه باید که بزیارت و سلام و دعا اکتفا کند انتهی قال الامام الخطیب الحافظ ابو بکر البغدادی لما ان یوم الفطر والنحر یعود کل سنة والناس یعودون الیه اجتماعا اجتماعا من الآفاق سمی عیدا العوده مرة بعد اخری نهی النبی صلی الله علیه وسلم امته من الاجتماع علی قبره الکریم کاجتماعهم فی ایام العید کفعل اهل الکتاب فی دیدهم بقبور انبیائهم والمعنی ان لا تجعلوا قبری کالعید تزیینا وتصنعا واجتماعا انتهی

واعجبا از ابن تیمیه که برای تصحیح مدعای خود در انمقام مدح وثنا حضرات اهلبیت کرام علیهم وعلی آبائهم السلام بسیار نموده و در کتاب دیگر در مقامات کثیره حقیده زبان بلعن وتشنیع در حق اهلبیت رسول خدا صلی الله تعالی علیه وسلم گشود قال وابابکر وعمر ولی الامر والله قد امر بطاعة اولی الامر وطاعة اولی الامر طاعة الله ومعصیته معصیة الله فمن سخط امره وحکمه فقد سخط امر الله وحکمه وعلی وفاطمة ... امر الله وسخطا حکمه وکرها ما رضی الله لان الله یرضیه طاعته وطاعة اولی الامر طاعته فمن کره طاعة اولی الامر فقد کره رضوان الله والله یسخط بمعصیته ومعصیة اولی الامر معصیته فمن اتبع معصیة اولی الامر فقد اتبع ما اسخط الله وکره رضوانه انتهی انظر الی هذا الرجل کیف مد لسانه فی حق بضعة رسول الله وابن عمه زوج البتول رضی الله تعالی عنهما انتهی من عینه ملخصا

شیخ ابن حجر هیتمی مکی میفرماید بل لو درج لا تنورها وافیر وجب تاویله لما تقرر من اجماع المسلمین علی مشروعیة زیارته صلی الله علیه وسلم والاجماع من الادلة القطعیة وهی لا تعارض بغیرها من الظنیات فوجب تاویل ذلک لانه ظنی حتی یوافق ذلک القطع وانما اتضح وجوب تاویل هذا الصریح فکیف بذلک المحتمل للنهی فیها لا احتماله للحث علیها بل وعلی کثرتها فاما احتماله للحث

لا تملوا زيارة قبري حتى
عليها وعلى كثرتها فوجهه ان يقال المراد لا
لا تزوروه الا في بعض الاوقات كالعيد بل اكثروا من زيارتي في
ساير الاوقات او المراد لا تتخذوا له وقتا مخصوصا لا يزار الا فيه
كما ان العيد لا يكون الا في وقت مخصوص واما احتماله للنهي عنها فهو
بعرض انه المراد محمول على حالة مخصوصة اي لا تتخذوا كالعيد في العكوف
عليه واظهار الزينة عنده وغيرهما مما يجتمع له في الاعياد بل لا يوتى
الا للزيارة والتلاوة والدعاء ثم ينصرف عنه ١٢ جواهر المنظم من عين
وعن عائشة رضي الله عنها قالت كنت ادخل بيتي الذي فيه رسول
الله صلى الله عليه وسلم واني واضع ثوبي واقول انما هو زوجي
ابي فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته الا وانا مشدودة على
ثيابي حياء من عمر ١٢ مشكوة شريف وفيه اوضح دليل لما ترانه ينبغي
احترام الميت عند زيارته مهما امكن لا سيما الصالحون لا سيما الانبيا
بان يكون في غاية الحياء والتادب بظاهره وباطنه فان للصالحين
مددا بالغا لزوارهم بحسب ادبهم وهيبتهم وقبولهم ١٢ شيخ محقق
قوله حياء من عمر اوضح دليل على حيات الميت وعلى انه ينبغي
احترام الميت عند زيارته مهما امكن لا سيما الصالحون بان يكون
في غاية الحياء والتادب بظاهره وباطنه فان للصالحين مددا تاما
بالغا لزوارهم بحسب ادبهم وهيبتهم وقبولهم ١٢ شيخ عبد الحق
اعلم ان زيارة الميت كزيارته في حال حياته يستقبله بوجهه فان كان
في الحيوة اذا جلس منه على البعد لكونه عظيم القدر فكذلك
في زيارته يقف ويجلس على البعد منه وان كان يجلس على القرب
في حياته كذلك يجلس بالقرب في زيارته ١٢ شرح حصن حصين للقاري

والله اعلم بالصواب تمت رسالة اثنا عشرية [illegible] كه باتفاق فقهاء حنفية

میت قابل خطاب میت زیرا که میت سماع ندارد کما صرح فی کتاب الایمان فتح
در صفحه ۱۴ سند خطبه رساله تحفة المومنین می‌نویسد سوال چهارم استمداد از
اهل قبور بعض باینوجه که یا حضرت دعا کنید برای حصول مطالب خیر و عسیت یا غیر و
جواب یا حضرت سماع را میخواهد و سماع از اهل قبور منتفی است کما مر پس طلب
دعا از ایشان لغو افتاد انتهی من عینه پس منکرین را در منع استمداد استناد از نفی
سماع تمسک شد در تحاریر جا بجا دو دلیل اند یکی آنکه میت را سماع ندارد کما صرح فی کتاب
الایمان دوم کریمه و ما انت بمسمع من فی القبور و انک لا تسمع الموتی
غوغای عام ساخته حواله کتب فقها حنفیه می‌نمایند اما انهم در کتاب الایمان مسطور است
که مبنی ایمان نزد حنفیه بر عرف است پس در فتح القدیر در آخر باب مذکور است ما نقول
یمینه لا یعقد الا علی الحی لان المتعارف هو الکلام معه و در باب
دو جلد اول ام اینقام اینها اول اینست ان الله یسمع من یشاء و ما انت بمسمع
من فی القبور ان انت الا نذیر و از این آیه کریمه ظاهر که اند تعالی نفی اسماع
از مخاطب نموده ثابت میفرماید برای مخاطب که نیستی تو مگر نذیر چنانکه در آیه کریمه انک
لا تهدی من احببت ولکن الله یهدی من یشاء و آیه ثانیه اینست انک
لا تسمع الموتی و لا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین و ما انت بهادی
العمی عن ضلالتهم ان تسمع الا من یومن بایاتنا فهم مسلمون در این کریمه
نفی اسماع موتی از مخاطب نموده حصر اسماع مخاطب در مسلمین فرموده فی تفسیر الحسینی
و ما یستوی الاحیاء و لا الاموات و برابر نیستند زندگان و نه مردگان یعنی مومنان
مساوات نیست با کافران ان الله یسمع من یشاء بدرستیکه خدای تعالی شنواند و تفهیم میکند
من یشاء هر کرا خواهد بتوفیق هدایت و ما انت بمسمع و نیستی تو شنواننده سخن
من فی القبور آنرا که در قبور اند ذکر من فی القبور ترشیح تمثیل کفار است به اموات
انتهی من عینه پس حمل کردن این آیات بر ندانستن و نشنیدن ارواح مفارقه محض
لی مطلبو و نیز سماع چیزی دیگر و اسماع چیزی دیگر و مراد از اسماع استسلام و انقیاد

در باب خطاب اموات و سماع و ادراک علم

[illegible marginal note]

ولا تصیرکان تکن من اهل المکابرة والعناد محدث صفی محقق حنفی در رساله
بیت نوارکے در رحمة الله وبرکاته علیکم اهل البیت وقوله عز وجل
سلام علی الیاسین ونحوه به ابلغ الرد لقول بعض الشافعیة عزیزم
ان السلام علیکم السلام لانهم لیسوا اهل الخطاب مع ظهور بطلان
تعلیلهم لانه لا فرق من حیث الخطاب من تقدمه وتاخره علی
ان الصواب ان المیت اهل للخطاب مطلقا لما سبق من الحدیث
والخبر الصحیح ما من احد یمر بقبر اخیه المؤمن یعرفه فی الدنیا
فسلم علیه الا عرفه ورد علیه السلام واما قوله صلی الله علیه وسلم
لمن قال علیک السلام تحیة الموتی فاخبار عن عادتهم السابقة الجاریة
بالموتی کفار اهل الجاهلیة ای تحیة موتی القلوب فلا تفعلوه لنهی
من عینیه حضرت حجة الاسلام آورده است وقالت عائشة رضی الله عنها
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من رجل یزور قبر اخیه و
یجلس عنده الا استانس به ورد علیه حتی یقوم وقال ابو هریرة اذا
مر الرجل بقبر الرجل یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام وعرفه
واذا مر بقبر لا یعرفه وسلم علیه رد علیه السلام ١٢ احیاء العلوم
من عینیه وحضرت محدث حنفی دهلوی در شرح مشکوة شریف علم وسمع میت
مفصل نوشته وبعد گفتگو بر احسن وجوه ثابت کرده مینویسد بالجمله کتاب وسنت
مملو ومشحون اند باخبار وآثار که دلالت میکند بر وجود علم مر موتی را بدنیا واهل دنیا
پس منکر نشود آنرا مگر جاهل با خبار ومنکر دین ونیز مینویسد کلام درینمقام بحد اطناب
وتطویل رسید بر رغم منکران که در قرب این زمان اینفرقه پیدا شده منکر اند استمداد
واستعانت را از اولیاء الله که نقل کرده شده لنه از دین دار فانی بدار البقاء انتهی
ملخصا قاری علیه رحمة الباری در مرقاة مینویسد وقد ورد ان الموتی
یعلمون احوال الاحیاء وما نزل بهم من شدة ورخاء انتهی

در باب استمداد این عبارت محدث مکرم که معتقدین را ما حقی است اعم و مکتوب ماذ حنفی است ام مرقوم قلم دیانت رقم است میفرماید رحمة الله ازارواح حضرات مشایخ قدس الله اسرارهم استعانت نمایم تا ایشان را وسیله سازم بجناب حضرت پیر دستگیر که قطب عالم و غوث آدم است و استغاثه و استمداد من در مبدأ و معاد منحصر بذات او و توسل من در دنیا و آخرت مقتصر بر لطف و عنایت اوست ۱۲ افادة الاحباء من عنه حضرت شیخ ابن حجر مکی میفرماید من خرافات ابن تیمیة التی لم یقلها عالم قبله انه انکر الاستعانة والتوسل به صلی الله علیه وسلم ۱۲ جواهر المنظم من عنه در فتوی مشهور صاحب فتح العزیز مرقوم است بالجملہ انکار از ادراک و شعور اموات اگر کفر نباشد اما در الحاد بودن او شبہ نیست پس اصول او تمام باطل و اوہام عاطل از عقاید فرقۂ نجدیه و خدشات تحریر فاضل اثنا عشریه که شیئاً فشیئاً بدرا بهیچ حال جایز نداشتند و آن یلتمس الجمیع وجوه شرک سیدداشتند بآیات کریمه و احادیث شریفه و نقول علماء اهلسنت و جماعت از بیخ برکنده شد باقیماند خدشه علم غیب و آن نیز بلاریب بفضل رب خواهد شد دفع خدشه در علم غیب قال فی التتارخانیة و فی الحجة ذکر فی الملتقط انه لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی الله علیه وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال تعالی فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول قلت بل ذکروا فی کتب العقائد ان من جملة کرامات الاولیاء الاطلاع علی بعض المغیبات ۱۲ رد المحتار من عنه و آنکه در صحیفۂ سوم رساله اثنا عشریه مرقوم است که ان المیت لا یملک ومن اعتقد ان المیت یتصرف فی الامور دون الله فذلک

بعضی از خرافات ابن تیمیه آن است که نسبت اثبات آن به ابن عباس رضی الله تعالی عنهما نمودہ تحقیق این آن است که انکار بر استغاثه و توسل بنبی صلی الله علیه وسلم ۲

فاضل اثنا عشریه... علم غیب ... اطلاع بر غیبیات ... [illegible]

لکن در تتارخانیه و در حجه ذکر کرده که در ملتقط ... [illegible]

[illegible]

لا اعتقاد نفرمایی که در مثنوی مرقوم است که نقلش در رساله تحفة المومنین صفحه ۱۲۴ مسطور است
منسوب به مسه مطلع بودن آنحضرت بغیر از وساطت ملائکه بر بهی الطلاق است و مستلزم
ثبوت علم غیب و در صفحه ۱۲۵ باز منسوب به مسه خلاصه جواب اینکه مطلع بودن
آنحضرت بر احوال بدون عرض باطل و عقیده آن خرک و بعرض ملائکه در بعض کتب سیر
منقولست اما چون معارض احادیث صحیحه واقع شده لائق اعتماد نیست فقط
پس روس عبد باشد عجب با سرانجام که مثل بانگ خروس بی هنگام اند بسیف المسلول
احادیث صریحه حضرت سید انام علیه الصلوة والسلام و بنقول مفسرین و محدثین عظام
مستحق است از ... و علماء کرام طلبیده مقطوع خواهیم نمود فی شرح الشفاء
حقوق المصطفى ومن ذلك اى من قبيل هذا النوع المكنون ما اطلع
عليه من الغيوب اى الامور الغيبية فى الحال وما يكون اى سيكون
فى الاستقبال والاحاديث فى هذا الباب بحر لا يدرك قعره ولا ينزف
غمره بصيغة المفعول فيهما ولا يجوز فتح الياء وكسر الزاء والغمر الماء الكثير
فى البحر الكبير اى لا يحاط غايته ولا تفنى نهايته وهذه الجملة من جملة
معجزاته المعلومة على القطع اى على الوجه القطعى والطريق اليقينى الواصل
الينا خبرها لكثرة رواتها واتفاق معانيها على الاطلاع على الغيب
انتهى للقارى عليه رحمة البارى من عنه وعلمك ما لم تكن تعلم من امور الدين والشرائع او
من خفيات الامور وضماير القلوب ۱۲ مدارك شريف من عنه وعلمك ما لم تكن تعلم من الاحكام
والغيب ۱۲ جلالين من عنه ما لم تكن تعلم آنچه نبودی و ما سیکون ۱۲ حسینی من عنه
وقال صلى الله عليه وسلم وسئلنى ربى فلم استطع ان اجيبه فوضع يده
بين كتفى بلا تكليف ولا تحديد فوجدت بردها بين ثديى
فاورثنى علم الاولين والاخرين وعلمنى علوما شتى فعلم اخذ
على كتمانه اذ علم انه لا يقدر على حمله احد غيرى وعلم

که خود به از خفیات امور و مکنونات ضمائر و خصوص گفته اند که آن علم
بر ربوبیت حق و جلال او و شناختن عبودیت نفس و قدر حال او و در
بحر الحقائق میفرماید که علم ماکان و ماسیکون است چنانچه در احادیث
معراجیه است که زیر عرش بودم قطره در حلق من ریختند فعلمت
بها ماکان

خير لي فيه وهذا امر لي ان تبلغه الى العام والخاص من امتي انتهى

من رسالة المعراج للقاري عليه رحمة الباري منه   فان من جودك الدنيا

وضرتها ۞ ومن علومك علم اللوح والقلم ۞ المعنى ليس بضيق

جاهك بواحد من امتك فان من جودك واحسانك الى الخلق

جميعا خير الدنيا بالهداية وخير العقبى بالشفاعة وقيل معنى كون

الكونين من جوده انه واسطة في فيضان الجود على الماهيات ووسيلة

الجود على الموجودات وفيه تلميح الى الحديث لولاك لما خلقت الافلاك

واضطرب الشراح في المصراع الثاني بان فيه اقوالا قيل ان الله

اطلعه على ما كتب القلم في اللوح المحفوظ وقيل هو علم الاولين والاخرين

وهو الاظهر وكون علمهما من علومه ان علومه متنوع الى الكليات

والجزئيات وحقايق ودقايق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات

والصفات وعلمهما انما يكون سطرا من سطور علمه ونهرا من

بحور علمه ثم مع هذا من بركة وجوده انتهى زبده في شرح البردة للقاري

منه ۞ اي الدنيا والاخرة قطرة من بحر جودك وعلم اللوح والقلم

شيء قليل من علومك الدينية التي اعطاك الله اذ ما في اللوح

له نهاية وليس لعلومه بالطاته نهاية اذ هو ينبوع من بحور علومك

١٢ كواكب درية منه   والمراد بعلومه صلى الله تعالى عليه وسلم

التي اطلع الله عليها فانه تعالى اطلعه على علوم الاولين والاخرين

فان قيل اذا كان علم اللوح والقلم بعض علومه صلى الله عليه وسلم فما

البعض الاخر هو ما اخبره الله عنه من احوال الاخرة لان القلم انما كتب

في اللوح ما هو كاين الى يوم القيمة فقط كما نقد من الحديث ١٢ بيجوري

ابراهيم الباجوري في شرح القصيدة منه   ز انكه هست از جود تو سرا بيجهان

هم الجهان ونيم ز علمت علم لوحست وقلم كشته عيان ١٢ كاملي منه

اما قال قدس سره العالي سعر مد الذي تشهد له طرق الاعتبار و
تنطق به الآيات والاخبار ان الموت معناه تغير حال فقط وحقيقة
الانسان نفسه وروحه وهي باقية ١٢ احياء العلوم من عينيه ودر شرح عقائد
بعد ذكر خلاف فلاسفه نوشته بل الظاهر من قواعد الاسلام ان يكون
للنفس بعد المفارقة ادراكات متجددة جزئية واطلاع على
بعض جزئيات احوال الاحياء سيما الذين كان بينهم وبين الميت
تعارف في الدنيا ولهذا ينتفع بزيارة القبور والاستعانة بنفوس الاخيار
من الاموات في استنزال الخيرات واستدفاع الملمات فان للنفس بعد المفارقة
تعلقا بالبدن وبالتربة التي دفنت فيها فاذا زار الحي تلك التربة
وتوجهت تلقاء نفس الميت حصل بين النفسين ملاقاة و
افاضات انتهى ازينجا ظاهر كه مذهب جمهور حسب تصريح شارح مقاصد مطابق قواعد
اسلام است ... تحقيق حنفي متواسد ان الله حرم على الارض ان تاكل
اجساد الانبياء اي جميع اجزائهم فلا فرق لهم في الحالين ولذا
قيل اولياء الله لا يموتون ولكن ينتقلون من دار الى دار وفيه
اشارة الى ان العرض على مجموع الروح والجسد منهم بخلاف غيرهم
ومن في معناهم من الشهداء والاولياء فان عرض الامور ومعرفة الوقائع
انما هو بارواحهم مع بعض اجسادهم فنبي الله يحتمل العلم والظن
بالعرض الاكمل والظاهر هو الاول لانه رأى موسى قائما يصلي في قبره
وكذلك ابراهيم وصح خبر الانبياء احياء في قبورهم يصلون قال البيهقي
وحلولهم في اوقات مختلفة في اماكن متعددة جائز عقلا كما ورد
به الخبر الصادق ١٢ مرقاة ما من احد يسلم علي الا رد الله
علي روحي حتى ارد عليه اي على من سلم علي السلام وظاهره
الاطلاق الشامل لكل زمان ومكان ومن خص الرد بوقت الزيارة

اليافعي والمعنى ان الله سبحانه يرد روحه الشريف عن استغراقه

لِيَرُدَّ على مسلمه جبرًا لخاطره الضعيف والا فمن المعتقد

انه صلى الله تعالى عليه وسلم حيٌّ في قبره كسائر الانبياء وان

ارواحهم تعلقها بالعالم العلوي والسفلي كما كانوا في العالم

الدنيوي فهم بحسب القلب عرشيون وباعتبار القالب فرشيون

والله سبحانه اعلم باحوال ارباب الكمال وقال الانطاكي يمكن ان يقال

رد الروح كناية عن اعلام الله تعالى اياه بان فلانًا صلى عليك

او عن علمه عليه الصلوة والسلام باحوال المسلمين بين الانام ١٢ شرح شفاء

للقاري ملخصه وحضرت قسطلاني در مواهب فرموده ومنها ان ذلك اي رد

الروح عبارة عن اقبال خاص والتفات روحاني يحصل من

حضرة الشريفة النبوية الى عالم الدنيا وقوالب الاجسام الترابية

وتنزل الى دائرة البشرية حتى يحصل عند ذلك رد السلام

وهذا الاقبال يكون عامًا شاملًا حتى لو كان المسلمون في كل

لمحة اكثر من الف الف الف لوسعهم ذلك الاقبال النبوي

والالتفات الروحاني انتهى سه يكسان نه بيش مهر بود قرب وبعد

نماكند كو ذره پرورد است بهر شهر وبر ديار وحضرت شاه ولي الله در حجة البالغة

در باب اختلاف احوال الناس در برزخ نوشته فاذا مات انقطعت

العلاقات ورجع الى مزاجه فلحق بالملائكة وصار منهم والهم

كالهامهم انتهى محقق فلكي نوشته است وبعض العارفين اطلعه الله

على حياته وغيره فقد حكى اليافعي ان امام الحرمين والامام

محمد الجويني جلس يومًا يدرس في المسجد بعد صلوة الصبح

فمر عليه بعض شيوخ الصوفية ومعه اصحابه الى دعوة فقال

الامام في نفسه ما شغل هؤلاء الا الاكل والرقص فلما رجع

الشيخ من الدعوة مر عليه فقال يا فقيه ما تقول فيمن يصلي الصبح وهو

حنبل يقعد في المسجد يدرس العلوم ويعتاب الناس فذكر امام
احمد بن انه كان عليه غسل ثم حسن اعتقاده بعد ذلك في الصوفية
اور شرح حديث صلوتكم تبلغني حيث كنتم مين فرمايه قال القاضي وذلك
ان النفوس الزكية القدسية اذا تجردت عن العلائق البدنية عرجت
واتصلت بالملأ الاعلى ولم يبق لها حجاب فترى الكل كالمشاهد
بنفسها او باخبار الملك وفيه سر يطلع عليه من تيسر له
الغيب مبادي ولواحق فمباديه لا يطلع عليه ملك مقرب ولا نبي
مرسل واما اللواحق فهو ما اظهر الله تعالى على بعض احبائه
لوح علمه وخرج بذلك عن الغيب المطلق وصار غيبا اضافيا
وذلك اذا تنورت الروح القدسية وازداد نورانيتها واشراقها بالاعراض
عن ظلمة عالم الحس وتجلية مرآة القلب والمواظبة على العلم
والعمل وفيضان الانوار الالهية حتى يقوى النور وينبسط في فضاء
قلبه فينعكس فيه النقوش المرتسمة في اللوح المحفوظ ويطلع على
المغيبات ويتصرف في اجسام العالم السفلي بل يتجلى حينئذ
الفياض الاقدس بمعرفته التي هي اشرف العطايا ١٢ مرقاة

حضرت امام احمد کی مسند مین انس بن مالک سے اور اوسط طبرانی مین ایوب
انصاری سے اور مسند ابو داود مین جابر بن عبد اللہ سے حدیثین عرض اعمال کے اقارب پر
موجود اور جو بعضے روایتون مین دن کا ذکر ہی سو واسطے خصائص کی کہ بعضی اس
دن کو اس کام سے خصوصیت ہی اور دونکی نسبت کہ زیادہ ہوتا ہے نہ واسطے حصر کے
کیونکہ دوسری روایتون مین ہر دن ہی مذکور ہی اور بعضے روایتون مین اللہ تعالی کی طرف
اعمال مین ہی دن کا ذکر ہی شیخ علامہ ابن حجر نے لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا علم واسع ہی آدمی اور فرشتی اور جن کی عالمونکو کیونکہ اللہ تعالی نے
انکو مطلع کر دیا ہی پس دئے گئے علوم اولین وآخرین ما کان وما یکون محقق
قاری نے مرقاۃ مین حدیث جبرئیل کی شرح مین شیخ کبیر ابو عبد اللہ کے معتقد سے نقل کیا

ہم اعتقاد رکھتی ہین کہ بندہ احوال مین انتقال کرتاہی یہان تک کہ صفت روحانیت
کیطرف رجوع کرتاہی پس جانتاہی غیب کو اور اوسکی لیئی طی ارض ہوجاتاہی
اور پانی پر چلتاہی اور نگاہون سی غایب ہوجاتاہی اور لواحق پس یہہ کہ ظاہر
کردی اللہ تعالی اپنی بعضی دوستون پر اپنی علم کی لوح اور یہہ غیب مطلق نہین ہی
غیب اضافی ہی اور یہہ اسطرح ہوتاہی کہ روح مبارک جب نورانی ہوجاتاہی
اور اوسکا نور بڑھ جاتاہی اور غیبات پر مطلع ہوتاہی اور عالم سفلی کی اجسام
مین تصرف کرتاہی بلکہ اللہ تعالی کی معرفت کہ سب سی بڑی عطاہی حاصل ہوتی ہی
پہر ہر چیز کا کیا کہناہی یہہ خلاصہ مرقاۃ کا ہے صاحب تفسیر بیضاوی در تفسیر
والمدبرات امرا نوشتہ است هذه الصفات للنفوس الفاضلة حال
المفارقة الی ان قال فتصیر لشرفها وقوتها من المدبرات
ودر تفسیر آیہ کریمہ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات الآیہ نوشتہ
فیها دلالة علی ان الارواح جواهر قائمة بنفسها بعد الموت وعلیه
جمهور الصحابة والتابعین وبه نطقت الآیات والسنن وعلی هذا
تخصیص الشهداء لاختصاصهم بالقرب من الله تعالی ومزید البهجة
والکرامة انتهی وشاہ عبد العزیز دہلوی در تفسیر سورہ جن نوشتہ است
کہ غیب مراد تعالی غیب مطلق است نہ غیب اضافی و بر غیب خاص خود مطلع میکند
واظہار بر غیب بہر کسی اگر پسند میکند وآنکس رسول میباشد واولیاء را اگرچہ
اظہار بر غیب حاصل نیست اما اظہار غیب برایشان جایز وواقع است ودر
تفسیر ویکون الرسول علیکم شهیدا میفرماید یعنی وباشد رسول شما بر شما
گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام
درجہ از دین من رسیدہ است وحقیقت ایمان او چیست وحجابی کہ بدان از ترقی
محجوب ماندہ است کدام است پس او می شناسد گناہان شما ودرجات ایمان شما
واعمال نیک وبد شمارا واخلاص ونفاق شمارا ودر تفسیر علیین نوشتہ وتعلق

لوح محفوظ کی نقشونکا اوسمین
عکس پڑجاتاہی

لیکن سیر این ارواح صلی ورا میباشد که حضور زیارت کند کان واقارب ویگر
دوستان بر قبر مطلع وهستانس میکردند سیراکه روح را قرب و بعد مکانی
این ادراک نمی شود انتهی و حضرت قسطلانی رحمه الله علیه میفرماید که لا فرق بین

حیاته ووفاته ومشاهدته ومعرفته احوالهم ونیاتهم و
عزائمهم وخواطرهم وذلك عنده جلی لا خفاء به انتهی وحضرت
شیخ عبدالحق در جامع البرکات نوشته که وی صلی الله تعالی علیه وسلم براحوال واعمال
امت مطلع است وبر مقربان وخاصان درگاه خود حاضر ومفیض وناظر است انتهی و
حضرت شیخ ابن حجر هیتمی مکی آورده است وصح عن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال
اوحی الله تعالی الی عیسی یا عیسی امن بمحمد ومر من ادرکه من امتك
ان یومنوا به فلولا محمد ما خلقت آدم ولولا محمد ما خلقت
الجنة والنار ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیه
لا اله الا الله محمد رسول الله فسکن فکیف لا یتشفع ویتوسل بمن له
هذا الجاه الوسیع والقدر المنیع عند سیده ومولاه المنعم علیه
در جواهر المنظم من عمنه وفی شرح الشفاء فی حقوق المصطفی للقاری علیه رحمة الباری
وقال عمرو بن دینار هو ابو محمد مکی امام یروی عن ابن عباس وابن عمر و
جابر وعنه شعبة وهو عالم حجة اخرج له الائمة الستة فی قوله ای الله
سبحانه اذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم ای علی اهلیکم قال
ای ابن دینار وهو من کبار التابعین المکیین وفقهاءهم ان لم یکن
فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمة الله وبرکاته ای لانه
علیه الصلوة والسلام حاضر فی بیوت اهل الاسلام وعن علقمة ای ابن
قیس الفقیه النبیه اذا دخلت المسجد ای انا اقول السلام علیك
ایها النبی ورحمة الله وبرکاته انتهی من عمنه علامه خفاجی در شرح
[illegible] فی الآیات الدالة علی انه لا یسلم

الغيب الا الله وقوله ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير اي
المنفي علمه من غير واسطة واما اطلاعه عليه باعلام الله فامر
متحقق انتهى   وانكه صاحب اثنا عشريه از صاحب بحر رحمة الله عليه
آورده است بكفر لاعتقاد ان النبي يعلم الغيب آه وايضا من اعتقد
ان النبي يتصرف دون الله فذلك الاعتقاد كفر پس مراد
ازان بي اعلام ملك العلام وتصرف بنفسه واستقلالي است فاضل حواله
بجنب عقايد داده اوليا الله را اطلاع بر بعض مغيبات اثبات نموده وانچه فاضل
اثنا عشريه نوشته كه مطلع بودن آنحضرت بر احوال بردن عرض باطل و عقيده
آن شرك و بعرض ملائكه لايق اعتماد نيست منقول اهل سنت و جماعت واضح گرديد
كه تعرض مخالف اهل سنت و جماعت است بلكه ازين عقيدت توهين درجات
عاليات حضرت سيد كاينات عليه افضل الصلوات لازم مي آيد شايد كتاب
تمهيد بنظر فاضل ممدوح نگذشته باشد كه حديث شريف دران مرقوم من شهد
على امتي بالكفر فهو اولى - حضرت مولوي نور الله مرقده ميفرمايد
گر بگويم شرح اين بيحد شود : مثنوي هفتاد تا كاغذ شود : پس كنم مر زيركان را
اين بس است : بانگ دو كردم اگر در ده كس است : ورنه صد دفتر نيايد سودمند
: چون بود نفست چه جهل بند   ه دور ماه جمادي الاخرى ۱۲۹۳
استفتائي مرقومه علماء مخالفين جواب طلب متضمن تكفير اصفياء عظام
يعني حضرت شيخ اكبر و شيخ عطار و مولوي جلال الدين رومي و مولوي عبد الرحمن جامي
و مولوي عبد العزيز دهلوي بنظرم رسيد باين علت كه اصفياء مذكورين رحمة الله
عليهم قايل بوحدت وجود بودند و در بعض علماء اين فرقه در ترديد ميدان موقع
مي دانند در وعظ اكابران امت را صراحة حكم تجهيل مينمايند و از بعض
حضرات انبيا عليهم السلام والثنا كه زلتي صادر شده است و اهل عقايد از انجمله
فعلوا الفاضل وتركوا الافضل وتعدي سه پيش ارباب شرع و دين

ومشترك بودن علماء و ائمه وسنت

آنهم مشتمل بر مصالح است و حکم مرفوعه فرموده اند نیز چنان تقریر میفرمایند
که لایق شان حضرات انبیا نیست از خدا خواهیم توفیق ادب بی ادب
محروم ماند از فضل رب بی ادب تنها نه خود را داشت بد بلکه آتش در همه
آفاق زد یکی از علماء اینفرقه در مسجد شاهی بر منبر در اثنای
وعظ گفته که از رسول خدا در امور دنیا خطا سرزده شده چون سامعین او را در گرفتند
زیاده از آن زیادتی نمود بلکه در امور دین هم چند بار خطا واقع شده است
رئیسان لاهور سلمهم الله الغفور او را در مجلس طلبیده بعد ثبوت لاجواب گردیده
در مجلس نه معزول و خواری بدر ساخته اند حضرت امام عالیمقام نوشته است قد
كان اهل الورع من علماء الظاهر مقرين بفضل علماء الباطن و
ارباب القلوب كان الامام الشافعي يجلس بين يدي شيبان الراعي
كما يقعد الصبي في المكتب ويسأله كيف يفعل كذا وكذا فيقال له مثلك
يسأل هذا البدوي فيقول ان هذا وفق لما علمناه وكان احمد بن
حنبل ويحيى بن معين يختلفان الى معروف الكرخي ولم يكن في علم الظاهر
بمنزلتهما وكانا يسألانه كيف نفعل وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سلوا الصالحين واجعلوه شورى بينهم ولذلك قيل علماء الظاهر
زينة الارض والملك وعلماء الباطن زينة السماء والملكوت وقال بعض
فالقسم الاول علم المكاشفة وهو علم الباطن وذلك غاية العلوم
قال بعض العارفين من لم يكن له نصيب من هذا العلم اخاف
عليه سوء الخاتمة وادنى نصيب منه التصديق به وتسليمه لاهله
وهو علم الصديقين والمقربين اعني علم المكاشفة فهو عبارة عن
نور يظهر في القلب عند تطهيره وتزكيته من صفاته المذمومة و
ينكشف من ذلك النور امور كثيرة ان يرتفع الغطاء حتى يتضح
له جلية الحق في هذه الامور اتضاحا يجري مجرى العيان الذي

قيل له كيف نفعل اذا جاءنا ... لم نجده في كتاب ولا سنة ... صلى الله عليه وسلم

لا یتلبث فیہ بعد امکن فی جوهر الانسان ۱۲ احیاء العلوم ملخصاً من عینیہ
ذکر آنچه که موجب توہین حضرت سید المرسلین وانبیاء سابقین اند شرح آن معلوم
قابل آن آینده نوشته خواهد شد حضرت محدث حنفی در مرقاۃ میفرمایند تا ت
سایر الاموات ایضاً یسمعون السلام والکلام ویعرض علیهم
اعمال اقاربهم فی بعض الایام ایضاً وقد ورد ان الموتی یعلمون
احوال الاحیاء وما نزل بهم من شدة ورخاء انتہی پس از سایر اموات
واز لفظ موتی که عام است علو مراتب حضرات اولیاء الله وحضرات انبیاء
حضرت سید الانبیاء علیه وعلیهم الصلوة والسلام والثنا مثل آفتاب روشن بودیرا
سه گر نه بیند بروز شپره نور چشمه آفتاب را چه گناه نسید واثق حضرت امام
جعفر صادق رضی الله عنه فرموده است قد انقطع علم الخلایق عن دنو
مرتبته وعن دنوه مرتبه محقق قاری در زبده نوشته است انه لا نعلم حقیقة الذات
المحمدیة وحقیقة الصفات الاحمدیة الا الموصوف بصفات الربوبیة
ولذا قال بعض العارفین الخلق عرفوا الصفات الالوهیة ولم یعرفوا
النعوت المصطفویة انتہی ملخصاً اما معهذا سه قد تنکر العین ضوء
الشمس من رمدٍ ۔ وینکر الفم طعم الماء من سقم خلاصه در علم غیب
متعلق به از کلام صاحب شفاء والاحادیث فی هذا الباب بحر لا یدرك
قعره ودر کریمه وعلّمك ما لم تكن تعلم مراد از احکام وغیب وضمایر قلوب واز تحقیق
هو علم الاولین والآخرین وهو الاظهر وعرض اعمال بر سایر اموات وشنیدن سلام
وجواب سلام دادن آنحضرت بلفظ وعلیک السلام مراکه چندی برسم کرده در کرده شنیده وعالم
بودن آنحضرت بر احوال سلام کننده سوای عرض فرشته ها ومطلع بودن ارواح پاک بر مغیبات ومتصرف
بودن آنها در عالم اجسام وعالم بودن نبی رحمت بر درجات ایمان واخلاص ونفاق
ونیات وعزایم وحاضر بودن روح مبارک وی صلی الله علیه وسلم در بیوت اہل اسلام
وتمثیل حاضر وناظر بودن وی صلی الله علیه وسلم بر خاصان درگاه خود ثابت گردید

در سماع اموات سلام و کلام ... عرض اعمال اقارب بر ایشان ... نوشته شد

حضرت امام جعفر صادق ... علم خلایق ...

ذات محمدیہ و حقیقت صفات احمدیہ ... بصفات ربوبیت ... این گفته بعضی عارفان که خلق شناختند صفات الوهیت را ... تحقیق انکار ...

۸ سنہ

ہذہ الغایۃ للمنصف ولا یعبأ للمتعسف ست من آلیجہ شرط بلاغ ست

ادام مرقوم: تو خواہ از سخنم شاد باش و خواہ ملال دفع شبہ سوم

در نداء حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام والتحیۃ والثناء مگر فاضل

[illegible] تحریری دیگر متضمن شش مسائل بطور سوال و جواب مندرجہ رسالہ تحفۃ المومنین

در اکثر مقام سوای فتوی رفع سبابہ کہ آن بیشک عند البعض سنت و عند الاکثر

مستحب است از تصنیف ہم سرِ یا [illegible] مع زیادتی است [illegible] من اولہ الی آخرہ

منسوب [illegible] بعینہ عبارت آوردن مناسب است کہ از آن عبارت لفظ یا رسول اللہ

و جمیع اولیاء اللہ است اول تا آخر جاہل را ہدایۃ رباعی مولف عبد القادر بیدل رحمۃ اللہ علیہ

مرقوم میشود [illegible] در خلد برین رسول اکرم فرمود حمد است و ثنا زبان اصحاب خلود ہر کہ سخن اہل جہنم

ست و یکسر سخن زیوست [illegible] ۱۲ عبارت بر صفحہ ۱۳۲ سوال سوم اتفاق کردن از

ارواح انبیاء کرام و اولیاء عظام فیض و استفاضہ بر ما گنہگاران جائز است و اینا ازمن جانب اللہ

قدرت است کہ منصور شدہ راہ ہدایت میماندیا بدیگر وجہ ہر طرح کہ ارادہ باری تعالیٰ باشد و از برای

برای خلق اللہ فیضان درست است یا جواب فیض و استفاضہ از ارواح مطلقا متصور نیست بلکہ

بدیہی البطلان شرعا و عقلا انتہی ملخصا من عینہ جواب از سنت و کتاب و اجماع اولی الالباب

فی شرح الشفاء صوت المصطفی ولا تنادوہ باسمہ ای العلم نداء کنداء بعضکم بعضا

باسمہ الذی سماہ بہ ابواہ ولکن عظموہ ای باطنا ووقروہ ای ظاہرا ونادوہ

باشرف ما یجب بان ینادی بہ ای من وصف رسالۃ او نعت نبوۃ یا

تقولوا یا رسول اللہ یا نبی اللہ ای وامثالہما من نحو یا حبیب اللہ یا خلیل اللہ

وہذا فی حیاتہ وکذا بعد وفاتہ فی جمیع مخاطباتہ انتہی من عینہ وفی اکلیل للشیخ السیوطی

والظاہر استمرار ذلک بعد وفاتہ الی الان انتہی وفی مواہب اللدنیۃ للقسطلانی

واعلم ان کلہ من الاستغاثۃ والتوسل والتشفع والتوجہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کما ذکرہ فی

تحقیق النصرۃ ومصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام واقع فی کل حال قبل خلقہ فی الدنیا والبرزخ وبعد البعث

فی عرصات القیمۃ

انتہی

فرق نیست درمیان ذکر توسل و تشفع و توجہ بحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا بغیر از انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ

مواہب اللدنیہ للقسطلانی ۱۲ لا فرق بین ذکر التوسل والاستغاثۃ والتشفع
والتوجہ بہ صلی اللہ علیہ وسلم او بغیرہ من الانبیاء وکذا الاولیاء ۱۲
جواہر المنظم للشیخ ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ در صحیحین از حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی انصاری
کہ از اصحاب صفہ و ملازم آنحضرت در سفر و حضر بود روایت است کہ گفت من شب میکردم با
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس می آوردم آنحضرت را آب وضوء او را و دیگر حاجت او را
از مسواک و مانند آن و جز آن فقال صلی اللہ علیہ وسلم لی سل یعنی پس گفت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مرا بطلب چہ میخواہی از خیر دنیا و آخرت فقلت اسألک
مرافقتک فی الجنۃ قال او غیر ذلک قلت ہو ذاک الحدیث یعنی پس گفتم سوال
میکنم ترا و میخواہم از تو ہمراہی و با تو بودن در بہشت گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیا سوال
میکنی تو ہمین رفیق بودن مرا و یا جز آن دیگر چیزے یعنی چیزی دیگر بخواہ کہ این مرتبہ کہ تو میخواہی
بس عظیم است گفتم مدعا و مقصود من ہمانست کہ عرض کردم و از فواید این حدیث آنست
کہ از اطلاق سل کہ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم بخواہ و تخصیص نکرد بمطلوبی خاص معلوم میشود
کہ کارہا ہمہ بدست کرامت اوست صلی اللہ علیہ وسلم ہر چہ خواہد و ہر کرا خواہد باذن پروردگار
خود بدہد فان من جودک الدنیا وضرتہا ومن علومک علم اللوح
والقلم اگر خیریت دنیا و عقبی آرزو داری بدرگاہش بیا و ہر چہ میخواہی تمنا کن
کذا ذکرہ الشیخ الدہلوی فی شرح المشکوۃ و در مرقاۃ است قال الشیخ ابن حجر المکی
قدس سرہ ویؤخذ من اطلاقہ صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ سل
ان اللہ مکنہ من اعطاء کل ما اراد من خزائن الحق انتہی یعنی فایدہ گرفتہ
میشود از مطلق گذاشتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوال از وی فقال سل
یعنی بخواہ بدرستیکہ اللہ تعالی قدرت دادہ است آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم از عطا
کردن ہر چہ میخواہد از خزانہ ہای پروردگار فقط و در صحیحین بروایت عقبہ بن عامر
رضی اللہ عنہ مرویست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود انی قد اعطیت

مفاتیح خزاین الارض یعنی بدرستی که عطا کرده شدم کلیدهای خزانه‌های زمین
وحضرت قسطلانی در مواهب اللدنیه فرموده وهی خزاین اجناس العالم لیخرج
لهم بقدر ما یطلبونه لکل ما ظهر من رزق العالم فان الاسم الالهی
لا یعطیه الا عن محمد صلی الله علیه وسلم الذی بیده المفاتیح کما اختص
تعالی بمفاتیح الغیب فلا یعلمها الا هو ومن یعلمه واعطی هذا السید الکریم
منزلة الاختصاص باعطاء مفاتیح الخزاین انتهی ترجمه بعضی علما گفته اند
که مراد از آن خزاین که آنحضرت را صلی الله علیه وسلم داده اند خزانه‌های اجناس عالم است
تا بیرون کند برای آنها بقدر آنچه می طلبند پس هر چه ظاهر میشود از رزق عالم بدرستیکه اسم الهی
عطا میکند آنرا مگر از دست محمد صلی الله علیه وسلم چه وی صلی الله علیه وسلم آنکسی است
که بدست اوست کلیدها چنانکه خاص است حق تعالی بمفاتیح غیب پس نمیداند آنرا مگر وی و
هر کرا وی تعالی عز اسمه تعلیم کرد و عطا کرده شده است این سید کریم را منزلت و مرتبه
اختصاص بدادن مفاتیح خزاین فقط و در مشکوة شریفه بروایت امام احمد از حضرت
شریح بن عبید کوفی روایت کرد از حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه که گفت انی سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الابدال یکونون بالشام وهم
اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل الله مکانه رجلا یسقی
بهم الغیث وینتصر بهم علی الاعداء ویصرف عن اهل الشام بهم البلاء
حاصل ترجمه آب داده میشود بوجود ایشان یعنی ابدال یعنی باران برکت ایشان می بارد و داد نیز
وانتقام کشیده میشود بیاری ایشان بر دشمنان و برگردانیده میشود از اهل شام برکت ایشان عذاب
تخصیص باهل شام که نزدیکتر جوار و مزید ارتباط ایشان خواهد بود والا برکت ایشان
عالم را شامل است کذا فی شرح المشکوة للشیخ الدهلوی و در مرقاة بروایت ابن عساکر از عبدالله بن مسعود
رضی الله عنه که حضرت صلی الله علیه وسلم فرمود بهم یدفع البلاء عن هذه الامة یعنی بسبب آن ابدال

وبرکت ایشان

دفع کرده می شود بلا ازین امت سه و در مواهب لدنیه است روی الطبرانی

فی الاوسط عن النبی مرفوعًا لن یخلو الارض من اربعین رجلا

مثل خلیل الرحمن فبهم یسقون وبهم ینصرون ما مات منهم

احد الا ابدل الله مکانه آخر وفی لفظ الطبرانی فی الکبیر بهم تقوم

الارض وبهم یمطرون وبهم ینصرون انتهی حضرت مولوی روح الله

روحه واصل الی فتوحه میفرماید سه ای برادر پرتو حکمت جاریه است آن

ز ابدال است پرتو عاریه است همچنانکه پرتو جان بر تن است پرتو ابدال بر جان

من است سه حضرت شاه ولی الله رحمه الله در حجة الله البالغه مینویسد والتصریح منوها

بالاحق کردن ارواح کاملان بعد مفارقت بفرشتگان وسعی کردن ایشان در آنچه

سعی میکنند در آن فرشتگان و داخل کردیدن ارواح کاملان در ملا اعلی وغیر ذلک

من الکلمات التی لا تعد ولا تحصی وایضًا درباب ذکر ملاء الاعلی مینویسد اعلم انه

قد استفاض من الشرع ان لله تعالی عبادًا هم افاضل الملائکة

ومقربوا الحضرة لا یزالون یدعون لمن اصلح وهذبها وسعی فی اصلاح

الناس لیکون دعائهم ذلک سبب نزول البرکات علیهم ودر کتاب

مواهب نوشته اند چند نوع کرامت از هیچ ولی الا ما شاء الله منفک نمی شود

از انجمله ظهور تاثیر دعای او و در فی واعمال تصریفیه او ما عامی بعیض او تسعیع میشود

انتهی سه ونیز در انتباه نقل کرده اند رساله از یکی از کبرا عولیس و نوشته اند

که حضرت والد بزرگوار آن از نهایت می پسندیدند وطالبان را بهمان اسلوب

ارشاد میفرمودند ودر آن رساله مرقوم است قال فی الرسالة المکیة من

لا شیخ له فالشیطان شیخه ونیز در تفهیمات نوشته اند فالقادریة

قریبة من الاویسیة والروحانیة وانکان التعلیم من الشیخ الظاهر

ولهذا فی الارتباط بالشیوخ وتوجه المشایخ الی الطالب لیست

بغیرها ذلک لان الشیخ عبد القادر له شعبة من السریان فی العالم

که تحصیل من عالمیه روح فیه طریقه در بعضی نوشته اند اکر وزآن بسبب
مناسبت بروح خاص پیدا شود و از آنجا فیض بردارد غالباً برداشت مذکور
یعنی بنسبت حضرت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم یا بانسبت حضرت امیر المؤمنین
علی مرتضی کرم الله وجهه یا بنسبت حضرت غوث جیلانی قدس سره انتهی و حضرت شیخ عبد الحق
رضی الله عنه در شرح مشکوة میفرمایند و ما ینقل عن المشایخ الکاشفین فی الاستمداد
من الارواح الکمل واستفادتهم فخارج عن الحصر مذکور فی
کتبهم انتهی و حضرت حجة الاسلام میفرمایند هر کرا استمداد کرده شود بوی در حیات
استمداد کرده شود بوی بعد ممات انتهی و حضرت شاه عبد العزیز الله در تفسیر سوره
بقره میفرمایند ... یهودیان گویا نام این پیغمبر را معنوی و نام جمیع پیغمبران میدانستند
و میر نقیب ... میکردند که نام مبارک او حکم لشکر جرار دارد ابو نعیم و بیهقی و حاکم
با سانید صحیح بطریق متعدده روایت کرده اند که یهودیان مدینه و یهودیان خیبر که
با مشرکان عرب از فرقه بنی اسد و بنی غطفان و جهینه جنگ میکردند مغلوب میشدند
و شکست میخوردند تا چار عده ... ... و کتاب داناییان خود رجوع آوردند آنها
... بسیار ... ... خود تعلیم کردند که در وقت جنگ ... ...
از آن باز مغلوب نشدند و مظفر و منصور گشتند دعا این است اللهم ربنا انا
نسألك بحق احمد النبی الامی الذی وعدتنا ان تخرجه لنا
فی آخر الزمان وبكتابك الذی تنزل علینا آخر ما نزل ان
تنصرنا علی اعدائنا چون پیغمبر ایشان جبرئیل اورا شناختند و اوصاف
کلیه او را ... مشاهده کردند کفر ورزیدند بآن جبرئیل و عناد و حسد همین است
علامت تعصب ۱۲ فتح العزیز ... حضرت مولوی نور الله مرقده میفرمایند نام احمد نام جمله
انبیاء است چونکه صد آمد نود هم پیش ماست نام احمد چنان یاری کند
تا که ... چون ... ... کند نام احمد ... حصار

شد چنین : تا چه باشد ذات آن روح الامین پس در تفسیر از تحریر جلیل

کبیر رحمه الله العلی القدیر برکات و فواید کثیر اند یکی آنکه اهل کتاب نسبت بنام

مبارک محبوب رب الارباب چنان بود که مقوی و ناصر جمیع پیغمبران است دوم

آنکه با وجود کتاب و پیغمبر خود توسل به نبی الرحمة می‌یافتند و مظفر میشدند

سوم آنکه اعتقاد ایشان بلا خدشه و نقصان در خاتمیت ختم المرسلین کامل بود

چهارم آنکه بعد قرآن مجید کتابی از آسمان نازل نمی‌شود چنانچه حضرت امام

تورپشتی رحمة الله علیه در کتاب معتمد المعتقد که مشهور بعقاید تورپشتی نیز از مسئلهٔ

خاتمیت مفصل نوشته است هذه عبارته پیش از آمدن رسول علیه الصلوة

والسلام بر زبان انبیا و مرسلین که صحف پیغمبر کرده اند گفته شده که محمد آخر انبیا است

و در کتب انبیا همه یاد کرده اند که محمد صلی الله علیه وسلم خاتم انبیا است والصا

معنی خاتمیت آنکه مثلا قاری گوید که من بآخر سوره ناس رسیده ختم قرآن کرده

ام والصا زندیقان که منکر خاتمیت اند ظاهرا انکار آن زبانی اظهار نمیارند

کردن اما بهانه ان الله علی کل شیء قدیر بانی در هند و اهل اسلام را دره

انداخته پس هر که گوید بعد از وی صلی الله علیه وسلم نبی دیگر بود یا هست

یا خواهد بود و همچنین آنکس که گوید که امکان دارد که باشد کافر است انتهی ملخصاً

من عقیده پس امام اهل السنة بعد بیان حال هر سه ازمنه یعنی ماضی و حال و استقبال

معتقد امکان نبی را حکم کفر نموده و صاحب عقاید جلیل رحمه الله الملک الجلیل

مطابق با کلام امام نبیل در نظم آورده است که گر تو ز رسول باید داری :

باید که چنین عقیده داری : کو بعد همه پیمبران است : پیغمبر آخر الزمان است : یعنی پس او

پیمبری نیست : پیغمبری بدیگری نیست : القصه تمام اوست تعیین : و یا نه تمام

النبیین : چون خاتم انبیاش خوانی : ختم الرسلش چنان بدانی : تا دین رسول

اعیان : منسوخ شده جمیع ادیان : آنکس که باین ندارد اقرار : باشد کتاب حق

در انکار : گر گفت ز جهل بوالفضولی : بگذشته ز بعد او رسولی

اعتقاد

مسئلهٔ خاتمیت و عدم امکان نبی مثل او علیه السلام بعد ختم المرسلین و تکفیر معتقد امکان آن

بگفت کسی پس از پیغمبر شاید که بود رسول دیگر یا برد پی بسوی امکان
باشد همه را خطر در ایمان صد تحفه زما و صد سلامش نقد دل و جان فدا بنامش
وحقتعالی بکلام قدیم در خاتمیت نبی کریم خبر داد و لکن رسول الله و
خاتم النبیین وحضرت خاتم الانبیاء علیه التحیة والثنا در احادیث صحیحه صریحه
تصریح فرموده اند که ختم بی النبیان ختم بی الرسل فانا
اللبنة وانا خاتم النبیین ختم بی النبیون انی
عند الله مکتوب خاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینته
نحن الاخرون ونحن السابقون وانا خاتم النبیین ولا فخر
وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعده نبی فلا نبی بعدی
منکران را در ندارد این کرامت دو دیده نیست کی بوجهل سید ال محمد نادر
ونعم ما قیل کفیک شانک فی الممکنات ممتنع نظیر وجهک فی
الکائنات ممتنع عدیل ذاتک فی الفارقات ممتنع مثال لجمیع
الذوات ممتنع بمین است اعتقاد م خوانم بشوق تمام علیک الف صلوة
علیک الف سلام پس بعض اشخاص حق ناشناس که خود را از اهل حق عامل
بالحدیث می نامند با وجودیکه بکلام خدا و رسول خدا واتفاق جمیع انبیا وجمع امم شان
واتفاق خیر الامم خود امکان را جای مداخلت امکان نیست در بودن امکان
نظیر خاتم النبیین مع بعض کلمات که موهن شان خطیر الشان رحمة للعالمین است
معقول نامعقول را صرف نمودند ومی نمایند دین وایمان را بر باد دادن است وا تعجبه
بفهم شان نمیرسد که اگر ما بخلاف علم وکلام الهی واحادیث رسالت پناهی واعتقاد
جمیع انبیاء وامم شان واتفاق اهلسنت وجماعت نظیر را ممکن بدانیم آیا در فاتح و
خاتم چه توانیم گفت حق جل وعلا نهایت مراتب عالیات بخشیده قل جعلته الفاتح
والخاتم ونیز من یطع الرسول فقد اطاع الله ونیز قل ان کنتم
تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ونیز وانا معکم من الشاهدین

قالوا اقررنا سه ومثل ما سر حینه اد رمیت ولکن الله رمی حضرت پیغمبر
ما را علیه الصلوة والسلام والثنا چنان نواخت که امکان نظیرا بجمیع الوجوه جای رابی
نماند زانمه عنی عنه سه چون خدا با معشر پیغمبران ، روز الست ؛ لفظا صریح گفت
آقررنا همه کردند ادا ؛ فاشهدوا بر عهد و بیمان با ملایک گفت حق ؛ نیز خود را با گواهان
خواند از مجد و علا سه وحضرت عیسی روح الله علیه السلام که از آسمان فرود آید تابع
شرع انور حضرت پیغمبر ما باشد و در روز جزا جمیع انبیاء زیر لوائش خواهند بود و
فقرا امت خود را با خود اول داخل جنت خواهد نمود فرمود علیه صلوات الله الملک المعبود
انا اول من یحرک حلق الجنة فیفتح الله لی فید خلنیها ومعی فقراء المؤمنین
ولا فخر للشیخ یعقوب المحدث الحنفی سه هر نقش که صحیفه هستی کشیده شد ؛ وز انجم و سپهر
زمین هرچه دیده شد ؛ بهر محمد عربی آفریده شد ؛ صلوات بر محمد و اصحاب وآل او
حبیبی آنکه غیر از حب عشقش تخم دولت نیست ؛ چه حاصل کرد این تخم اگر نی در مزرع دنیا
هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن ؛ هو العبد الذی اوحی الیه الله ما اوحی ؛ همون
میوه همون تخم است نخل کون را یعنی ؛ از وپیدا شده وز بهر او دنیا وما فیها ؛ چو
موسی لمعه از نور آن خورشید عالمتاب ؛ بدست آورد و قادر شد با ظهار ید بیضا ؛ یعنی
بوده اند از امتش لیکن بصورت هم ؛ تمنا کرده اند آنرا لبسی چون موسی و عیسی
انتهی ملخصاً هنوز یک شبه میماند و آن اینست که بعض منصفان این فرقه میگویند
در استغاثه ونداه یا رسول الله علم دائمی محیط بکل شی می باید انبیا ، و اولیا را اگر
هست گاهگاهی اطلاع واعلام از جناب ملک علام متصور است پس راقم گنهگار
درد گردان است خدمت فرزند اهل حق که فی الاصل اهل حقیقت‌اند در این امر سوال
میکند بدو وجه اول آنکه اگر این نداء موقوف و منحصر است بر وقتی که مطلع میشوند
اما ما از آن بی خبریم اطلاع دادن از آن وقت بر شما لازم زیرا که در زعم شما مستغیث و مستعین
مشرک می شود اما اینهم معلوم هر یکی هست که هر دعا هر وقت در جناب مجیب الدعوات
مستجاب نیست پس نیز از این هم مطلع نمایند که در وقتی که یقیناً دعا در جناب کبریا

قوله من اول الاسلام کرامه حضرت سید ... بعنایت خدا تعالی ... بکنند مرا درآن جنت ... فقرا امت من

قبول شود و از آن وقت کجی و نه گردد باقی صواب عند اولی الالباب مجموعه سنت
است که بنده محتاج را در روز و شب و داج دعا بجناب کریم نمودن
سائل محتاج را بار رد و قبول چه مجال کذلک بحضرت سید الانبیاء و حضرات اولیاء الله
در وقتیکه دست دهد توجه تام متجلی شود سه بس بود جاه و احترام مرا یک علیک از تو
بعد سلام مرا برکرا سمع اجابت است در حقش در این مسئله کلام حضرت قاضی ثناء الله
که نزد مؤلف اثنا عشریه هم معتمد و معتبر است موجب هدایت و کفایت است قوله رحمه الله
معتقد انزاد انبیا و آنحضرت مددکاری فرمایند و دشمنان را هلاک مینمایند فان البلید
لا ینفعه التطویل وان قرأت علیه التوریة والانجیل وجه دوم آنکه
دانستن و شنیدن بزرگان نداء معتقد را چه حاجت است علم همه اشیاء کلیه و جزئیه ما که مجوز
گویند بلکه جنس حیوان از همه اشیاء کلیه و جزئیه در چه مرتبه قلت است و نوع انسان از دیگر انواع
و صنف امت محمدیه از اصناف نوع انسان و اهلسنت و جماعت از آن امت علم نه آنها نیز نداده
باشد بلکه علم لبعض اشخاص متعدده که بآن بزرگ علاقه در رابطه و معرفت بواسطه یا بلا واسطه
دارند آنهم نه در هر آن بلکه در آنات خاصه یا ذکردن نشان آن بزرگ را که از کل آنات در دو که
قلت دارد آنهم در وقتی که بهمت صاحب حاجت باشد الله تعالی روح آن بزرگ را که قرب و
بعد مکانی مانع ادراک روح نیست مطلع میگرداند حاصل با حادیث حضرت
سید الانبیاء علیه التحیة والثناء و تحقیق محققین و علماء مانند ملا الصدیق شاه ولی الله رحمهم الله
نداء یا رسول الله و یا حبیب الله فی جمیع مطالبات و استغاثه و استفاضه از امداح اولیاء الله
روشن و هویدا گردید پس تنفیض و استفاضه از ارواح مطلقاً متصور نیست تحریر ساختن و
مستغیث و مستفیض را حکم نمودن بر اضلال مسلمانان کمر بستن است و فی الاصل خود را
در سلک مشرک انداختن مشهور است که سایر محققین نسبه الجامعت قصیده برده خود نموده
و شب و روز در زبان میداشتند یا اکرم الخلق مالی من الوذ به سواک عند حلول الحادث العمم
پس با وجود امتحان اسانید و قبول اکابر از قصیده غافلش داده از نور آفتاب

صلی الله وسلم علیه وعلی آله الطول بطول نباید طول نباید شد زیراکه او خود بطوری در تحکم
محرومی افتاده در این امر سبقت بر ابلیس نمود حضرات علماء در ظهور برکات تولد
شیدکاینات علیه افضل الصلوات نوشته هستند که تا بتولد حضرت رحمة للعالمین
وسلم تا بهر روز بر روی ابلیس دو طپانچه میزدند در وقت تولد حضرت سید المرسلین
مناجات کرد بار خدایا اگرچه من رانده و درمانده ام اما خارج از عالمین نیستم امید دار
حصه از رحمة للعالمینی میدارم حق سبحانه آن روز باز بر حمت رحمة للعالمین از طپانچه
زدنش نجات داد سه از دور ذرحم عصیان ما را چه غم چو ساز دن از رسم
شفاعت درمان با محمد دفع خدشه چهارم در خواندن درود مستغاث
درود مستغاث را که اهل اسلام در عرب و عجم در روم و شام از قدیم الایام التجا
واستیاق تمام میخوانند نزد محققین سند تصنیفش بعید تیقه امت بصحت
رسیده باشد تا چونکه ادای صلوة وسلام بحضرت خیر الانام علیه الصلوة والسلام
با صیغه بهر خطاب و بهر عبارت و بهر زبان بموجب امر صلوا علیه وسلموا
تسلیما موجب حصول ثواب صد و شفاعت آنجناب است انشاء الله بطور
بشارت نزد حضرت مبشر رحمت مثل کتابت می شود سه در شرح شفا
فی حقوق المصطفی است من صلی علی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم
مرة صلی الله علیه بها سبعین مرة وعن ابی هریره رضی الله عنه
عنه علیه الصلوة والسلام قال من صلی علی فی کتاب ای بان کتب
فیه الصلوة لم تزل الملائکة تستغفر له ما بقی اسمی ذلک
الکتاب انتهی للقاری من عینیه پس در تحریر صاحبان عتیره که قار
درود مستغاث را ورد نماید و امید اجرت بشرطی که اعتنا نخواند از
انکار استغاثه درود حرفی نیست بلکه انکار از رسول الله است زیراکه در
درود مستغاث اغثنا یا رسول الله اغثنا یا رسول الثقلین خوانده
می شود بعض شیوخ حضرت در کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله نگو

دفع خدشه چهارم در خواندن درود مستغاث

و بعضی اکتفا بر لا اله الا الله مینمایند چنانچه رئیس اهل فتنه و فساد مولوی مراد
بنگالی نامراد شده برین امر از علماء اهلسنت و جماعت لاجواب شده پای
او بسته است و بعض علماء اینفرقه که فی نفسه محبت ما ندارند احیاء نامشان تبرکا
و درجات اصفیاء و اولیاء و بلکه سید الاولیاء است تحقیق شان بر مشرک بودن
مسلمین عائد است مثلا اگر نام شان محمد اعظم و عطا محمد و غلام علی و غلام رسول
بود بعلت شرک تبدیل نامها عبد الله و عطاء الله نمودند طرفه تر اینکه از محقق
اینفرقه در استفتاء معتبر جهت رساله منجی المؤمنین بر صفحه ۱۲۳ بالای سطر اول
زیر نام خود که غلام علی نام دارد نوشته دیدم که علی از اسماء الهی است و غرض
تا کسی را توهم غلامی علی مرتضی بخاطر نگردد غلامی مولای کل امت مومنین
بدنداشته ازآن کناره نمود پس ای اهل حق ترا قسم بحضرت حق است که تعصب
گذاشته لمحه بدیده حق بین ببین که این تحریرات مخبر از عدم محبت بلکه عداوت
حیدر کرار و انکار حدیث رسول مختار است سه محدث حنفی شیخ عبد الحق
حنفی در مدارج النبوة نوشته چون نبی رحمت در اثنای مراجعت بمنزل غدیر خم
رسید روی مبارک بیابان سوی یاران کرد فرمود الستم تعلمون انی اولی
بالمؤمنین من انفسهم آیا نمیدانید شما که من نزد دیگر دوست ترم بمومنان
از ذات های ایشان چنانکه در قرآن مجید هم مذکور است که النبی اولی
بالمؤمنین من انفسهم و در روایتی آمده که سه بار فرمود این لفظ را
قالوا بلی گفتند صحابه آری و در روایتی آمده است که فرمود که گویا مرا بجانب عالم
خواندند و مرا اجابت کردم بدانید که من در میان شما دو امر عظیم میگذارم و یکی از
دیگری بزرگتر است قرآن و اهلبیت من آنگاه فرمود خدا مولای من است و من
مولای جمیع مومنانم بعد از آن دست علی را گرفت و فرمود اللهم من
کنت مولاه فعلی مولاه خداوندا کسی که من مولای اویم پس علی مولای
او است اللهم وال من والاه و عاد من عاداه خداوندا دوست دار

رکم

کسی را که دوست دارد علی را بست، اگر تو دشمن دل دکسی را که دشمن دارد
علی را و در روایتی این زیاده آمده وانصر من نصره واخذل من خذله
یاری ده کسی را که یاری دهد علی را فرو گذار ویاری مده کسی را که فروگذارد و یاری ندهد علی را
و آمده است که ملاقات کرد علی را عمر رضی الله عنهما وگفت گوارنده باش وشاد باش
ای پسر ابیطالب که صبح کردی وشام کردی وگشتی مولای هر مؤمن مرد و زن روا
کرد این حدیث را احمد از براء بن عازب وزید بن ارقم کذا فی المشکوة انتهی من عبث
عبد الرحمن جامی میفرماید اصبحت زائرا لک یا شحنة النجف بهر نثار
مرقد تو نقد جان بکف تو قبله دعایی را اهل نیاز را روی امید سوی تو باشد
از هر طرف می بوسم آستانه قصر جلال تو در دیده اشک عذر ز تقصیر سلف
بر روی عارفان ز تو مکشوف گشته است ابواب کنت کنز بمفتاح
من عرف خصمت چو سوخت از شب تبت چو بولهب تا دیده از زبانه قهرت
سبوز لف رو کرده ام زجمله آکناف سوی تو تا گیرم ز حادثه دهر در کنف
از محدث حنفی شیخ یعقوب صرفی اولیا واصفیا را سرور مولا علی دال من
والا علیاً عاد من عادا علی دیده انصاف بکشا زاعتسافت دور باش
هل اتی فی شان غیره هل اتی الا علی و در نامها مراد اضافت
معنی وصیفت نیست در خیر القرون پسر ربیعه بن حارث بن عبد المطلب بن هاشم که
ابن عم آنحضرت صلی الله علیه وسلم عبد المطلب نام کرده بود صاحب مشکوة در اسماء الرجال
در ذکرا و آورده هو عبد المطلب بن ربیعه بن الحارث بن عبد المطلب بن
هاشم القرشی سکن المدینة ثم تحول عنها الی دمشق ومات فیها
سنة اثنین وستین روی عنه عبد الله بن الحارث انتهی و در بوارق
شرح مشارق نوشته که بروایت عبد المطلب بن ربیعه این حدیث از آنحضرت صلی الله علیه وسلم
مروی است و در صحابه از اهلبیت معروف است و عبد النبی وعبد الرسول
وغلام نبی وغلام رسول و سلطان محمد و عطا محمد نام علما واعلام بوده است

نام شیخ صاحب درمختار عبد النبی است در دیباچه منح لیدالی المروی برای شیوخ الابصار عن شیخنا الشیخ عبد النبی الحنبلی عن المصنف عن ابن النجیم المصری بسنده الی صاحب المذهب ابی حنیفة رضی الله عنه ونام الیه ما حضرت محقق فارسی سلطان محمد است کز لک شیخ عبد النبی است وغیرهم

و اگر گسی دا اہل پنجاب راکر کریم ورحیم دحمان ورزاق دستار نام داد برتوقف حاجت باسم خدا را بطور سید بنده کریا رحما رزاق ستار انجیب درجواب

اکابر ان حاضرم جه میخواهی پس نظر بر معنی راضافت بزعم بالعین متوهمین ابنیه مشرکون اند در تمهید ابو شکور سالمی است ان الاسم بالمعنی الذی یثبت به المعنی العبودیة کالصاحب والسید والحاکم والعالم والرحیم

ومثل ذلک من هذه الاسماء مشترکا علی معنی انه یجوزان یسمی العبد بهذه الاسامی ولکن لیس فی الاسماء اشتراک علی الحقیقة

انتهی من تمهید است تمام علماء عرب ومصر وروم وشام واکابر مذاهب اربعه در مقابل اصول نجدیه فتوی بجواز داده اند وشیخ محمد عابد انصاری که از عمدة علماء حرمین بود رساله وارد خاص درا بنمسئله واستحسان نموده است این تنبیه

است وعلماء حرمین شریفین درا ینمسئله نسبت بمولف تقویة الایمان در رساله سیوف بارقه نوشته هستند واما ما قال عدو الله التسمیة بعبد النبی و

غلام محی الدین وغلام معین الدین هذا هو الشرک الذی یفعلونه المشرکون مع الاصنام والفصوق له فی هذا الحکم تکفیر جمیع اهل الاسلام

لان العالم لا یخلو عن هذه الاسماء فبعضهم مسمین لها وبعضهم مسمی لها وبعضهم داعین بها ثبت حکمه علی الکل قلت هذا انما کان العبد

والغلام والمملوک بمعنی المخلوق ولیس کذلک عرفا ولا شرعا بل هذه اسماء للخدم وقد اثبت الشارع هذا الاضافة فی القرآن فقال عز اسمه

من عبادکم واماکم وانما نحن ما ملکت ایمانکم وانما لاهل الجنة

و یطوف

ويطوف عليهم ولدان مخلدون وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبهرتي
بالامربه هذا فلو ملك بل اذا اخذ الشيخ تلميذه او مريدا ويقول من يشتري
العبد من يشتري العبد فهذا جايز بل يستحب في وقت الانبساط والمزاح
كما فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم بزاهر بن حرام البدوي فانى يرد
ويزيد هذا الخبيث الا جهل علمه على علم الله ورسوله وقال الشيخ الامام
مقتداء الفقهاء والمحدثين الشيخ محمد عابد المدني الانصاري الخزرجي
المعروف بالسندي في رسالته المسمى بشفاء قلت كل سوال في جواز التسمية
بعبد النبي او بغلام نبي او غلام محمد او غلام احمد قصده بذلك
التبرك ولم يدعوا هنالك الا التواضع لجناب من له الشرف الاعظم
فيثاب المسمى على ذلك الثواب الذي لا يحد حده ولا يحصى عده
انتهى من عينه دفع خدشه بحكم ايستاده كردن خيمه را بر قبر
انور حضرت حسن بن حسن بن علي رضي الله تعالى عنهم حضرات ائمه محققين محمود
بنا نشسته اند مثل امام محمد غزالي والامام محمد بخاري نقلش موجب حصول بركت والسنه
ودر مشكوة ومرقاة از ان منقضي ومستفيد شده اند سه وعن البخاري تعليقا
لما مات الحسن بن الحسن بن علي ضربت امراته القبة على قبره سنة
ثم رفعت فسمعت صايحا يقول الا هل وجدوا ما فقدوا فاجابه
اخر بل يئسوا فانقلبوا ٥ مشكوة شريف سه ديروان فاطمة بنت الحسين
نظرت الى جنازة زوجها فغطت وجهها وقالت وكانوا رجاء
ثم امسوا رزية لقد عظمت تلك الرزايا وجلت وقيل انها
ضربت على قبره فسطاطا واعتكفت عليه سنة فلما مضت السنة قلعوا
الفسطاط ودخلت المدينة فسمعوا صوتا من جانب البقيع هل
وجدوا ما فقدوا فسمعوا من الجانب الاخر بل يئسوا فانقلبوا ١٢ احياء العلوم
من عينه سه وقال علماء اهل السنة والجماعة من الحرمين الشريفين

دفع خدشه بحکم در استاده کردن خیمه بر قبر

ان العینی من اعاظم فاضل المحدثین ذکر فی شرح البخاری واما الخیا
لقد وقف عمر بن الخطاب علی قبر ام المؤمنین زینب بنت جحش وعائشة
علی قبر اخیها ومحمد بن الحنفیة علی قبر عبد الله بن عباس وفاطمة
بنت الحسین علی قبر زوجها حسن بن حسن رضی الله تعالی عنهم انتهی من عینیه
وعن ابن مسعود رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کنت
نهیتکم عن زیارة القبور ای مطلق فزوروها وفی نسخة فزوروها فانها
ای زیارة القبور ای رؤیتها تزهد فی الدنیا فان ذکر الموت هادم اللذات
والذا قیل اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اهل القبور بذا امد معانیه وتذکر الآخرة
رواه ابن ماجه وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن زوارات
القبور ولعل المراد کثیرات الزیارة وقال ای الترمذی قد رأی ای ذهب بعض
اهل العلم ان هذا ای اللعن کان قبل ان یرخص النبی صلی الله علیه وسلم فی
زیارة القبور فلما رخص دخل فی رخصته الرجال والنساء وهذا هو الاظهر
۱۲ مرقاة ملخصًا من عینیه سه وفی تعلیمه صلی الله علیه وسلم لعائشة رضی الله عنها
ادل دلیل علی مشروعیة زیارة القبور للنساء لکن بشروط منها کونها فی
محلها فلا ینافی لعنه صلی الله علیه وسلم لزوارات القبور لانه فیمن یکثر
خروجهن او یخشی علیهن الفتنة ۱۲ جواهر المنظم من عینیه سه وهو محمول
علی من کانت الزیارة بالنوح والبکاء وقیل علی تکثیر الزیارة وعن
طاؤس کانوا یستحبون ان لا یتفرقوا عن المیت سبعة ایام ۱۲ کرمانی
وعن جعفر بن محمد عن ابیه ان فاطمة بنت النبی صلی الله علیه وسلم کانت
تزور قبر عمها حمزة فی الایام فتصلی وتبکی عنده وقال ابن ابی ملیکة
اقبلت عائشة یومًا من المقابر فقلت یا ام المؤمنین من این اقبلت
قالت من قبر اخی عبد الرحمن فقلت الیس کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
نهی عنها قالت نعم ثم امر بها ۱۲ احیاء العلوم من عینیه وقد اباح السلف

والاکثر من زیارة القبور والمشایخ والمواضع المبارکة ۱۲ اشباه

...ان على قبر المشايخ والعلماء المشهورين ليزورهم الناس ويتبركوا
بالعلو من غيره ۱۲ مرقاة در بحر رایق گفته که اصح آنست که رخصت در جواز
زیارت قبور ثابت ست مر مردان و زنان را و در فتاوی سراجیه گفته که لا بأس
على بعض والنساء بزیارة القبور ۱۲ حاشیه مالا بد منه من عینیه اما نوحه و نخرد
ضرب خدود و شق جیوب و کلمات شنیعه خواه از مردان خواه از زنان بحالت
محضری خواه وقت مردن خواه در پس جنازه خواه در مقابر مطلقاً خواه در بیوت
مطلقاً خواه در زیارت قبور عام مومنین خواه در مقبره حضرات صلحاء ممنوع و حرام
و اگر در فراق میت گریه و زاری نمایند کسی را در آن کلام خاطر آزاری نیست زیرا که
از حضرت محبوب باری وارد است که بعد انتقال حضرت سیدنا ابراهیم رضی الله عنه
فرمود صلی الله علیه وسلم العين تدمع والقلب يحزن وانا بفراقك يا
ابراهيم لمحزونون اما العبارت فاصل اثنا عشریه که تشنگی ریش خود جمعاً
فتوی مرقومه اش که مندرج رساله منجی المؤمنین است مصدق و مؤید و مقلد تقویة الایمان
و نصیحة المسلمین در غایت تلاش و کنکاش مسطور اند در جواب سوال یازدهم بر صفحه
بیست و ششم عالمی را که علم حدیث کم یا زیاده باشد خصمش بر ترک تقلید مذهب راده
عمل بر حدیث سعادت عظمی پنداشت و در آن مقام که این عمل محمود از اہلبیت عظام علیهم الرضوان
والاکرام در حصول انتفاع و وصول ثواب بحساب اہل تقلید شهرت تام یافته است چون
مخالف مذهبش بود از آن رو گردانیده نگاشت اگر چه حدیث امام محمد بخاری است حجت را
نشاید مگر انقدر ظاهر گردید هر که مقلد مذهب واحد از ائمه اربعه است که حق خود را
امام خود دانسته بهر راهی که روی که حق بنظرش آید میرود و میدواند زیرا که مقلد الامام
است که بر تقلید مذهب امام خود استمرار نموده تقلید دیگری از ائمه ثلثه هرگز در مسئلة
از مسایل روا نداند محقق قاری در شرح عین العلم میفرماید فلو التزم مذهباً
کابی حنیفة والشافعی رحمهما الله تعالی فلزم علیه الاستمرار فلا یقلد
غیره فی مسئلة من المسائل انتهی و در تفسیر احمدی است اذا التزم مذهباً

مذهبا يجب عليه ان يدوم على مذهب التزمه فلا ينتقل الى غيره
اخرجه ابن عبد ١٢ آرى اگر مشكلى سخت درپيش آيد و دران جا حنفى را سواى عمل كردن
به فتوى شافعى را بر مذهب حنفيه بوجه من الوجوه صورتى ديگر ممكن نباشد آن امر
ضرورت است الضرورات تبيح المحظورات اما اين نيست كه با وجود مذهب حنفيه داشتن
بر رفع بدان و آئين مجرعاقل و امر باشد در عقايد و احكام آنچه از قرآن و حديث براى
خود لغو بران بنا زد و دين خود بازد مثلا گويد كه اگر خود امام ابوحنيفه مع صاحبيه
تمام خلف و سلف از فقهاء حنفيه مرا درين عمل كه بر حديث شريف حكم مخالف اند
پرواى آن هرگز ندارم پس آن خودرايى والا نه سبيت اتباع بالهوى ترك تقليد
مذهب معين مجتهد مطلق رواست كه براى خود فتوى دهنده باشد نه بمذهب امام ابوحنيفه
و امام شافعى و غيرهما پس ائمه محققين در زمان خود فرموده اند قال الامام
الرازى ليس فى هذا الزمان مجتهدا وقال الامام ابن عوف ان المجتهدين قد
ذهبوا من الاجتهاد ١٢ ابراهيم شاه الكابرين متاخرين نوشته اند القول بما قالوا
والعمل بما فعلوا الا علينا بعد تصحيحها هم و درين زمانه نسبت اجتهاد هيچكسى را از علماء
هر يك از علماء در عرب و عجم از كتب مذهب امام خود فتوى ميدهد و اگر كسى را از سفهاء
نسبت ايشان و مذهب ائمه اربعه خصوصا سيد الائمه حضرت ابوحنيفه كوفى چرا با
بپ سيد از كسى از فرقه گمراه خيال عبث بخاطر ميكند و يا گذشته باشد يا تقليد معين را ممنوع
حرام داند و مقلد مذهب معين را زنديق قرار دهد سنگى بر آسمان زدن است هم زور دستش
نماند و هم سنگ بآسمان نرسد و بسرش عايد آمده خون از سرش روان گردد
چراغى را كه ايزد برفروزد هر آنكو پف زند ريشش بسوزد پس جميع اهل اسلام را
از خواص و عوام واجب است كه خود را در حب انبياء و حب اهلبيت و صحابه سيد الانبياء
و حب ائمه اربعه ارباب المذاهب خصوصا در حب امام مذهب خود فانى سازند كه
حب شان حب خدا است جل ذكره و در تقليد و نصرت مذهب امام خود اعمال
امام و اقوال و اشارات او را احوال مختار خود نماينده و از فرقه وهابيه كه محتوال اوليا اعظام

مقلدان اهل اسلام اند مجتنب باشند فاما از هر کسی که نسبت با امام مذهبش یا مقلدان مذهبش بسبب طعن تعریضًا یا تحریرًا سرزد شود ندارکش از احکام حتی المقدور است
مذهب صداقت و عدالت و ورع و غیرت را دستور العمل دارند زیرا که ذو وجوه عدم
الامر وردار این نتیجه رسوائی در دو جهان است فاعتنم لقول ائمة الاعلام سبکه تا
یخلیک عن اضلال المضلین اللیام کما قال امام الهمام حجة الاسلام رحمه
ان الطباع مجبولة على حب الانبياء صلوات الله عليهم وعلى حب الصحابة
رضي الله عنهم مع انهم لم يشاهدوا بل على حب ارباب المذاهب مثل الشافعي
وابو حنيفة ومالك وغيرهم حتى ان الرجل قد يجاوز حبه لصاحب مذهبه
حد العشق فيحمله ذلك على ان ينفق جميع ماله في نصرة مذهبه والذب
عنه ويخاطر بروحه في جدال من يطعن في امامه ومتبوعه واما من ليس له
رتبة الاجتهاد وهو حكم جميع اهل العصر وانما يفتي فيما يسأل عنه
ناقلا عن مذهب صاحبه فلو ظهر له ضعف مذهبه لم يجز له ان يتركه فاي
فائدة له في المناظرة ومذهبه معلوم وليس له الفتوى لغيره وما يشكل عليه
يلزمه ان يقول لعل عند صاحب مذهبه جوابا عن هذا فاني لست
مستقلا بالاجتهاد في اصل الشرع انتهى ص ١٢٥ احياء العلوم من ا عينيه

دفع خدشه ششم امام محی الدین نووی در شرح صحیح مسلم
شرح این حدیث شریف چنین نموده است حدثنا يحيى بن يحيى قال انا هشيم عن ابي بشر
عن ابي المتوكل عن ابي سعيد الخدري ان ناسا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم كانوا في سفر فمروا بحي من احياء العرب فاستضافوهم فلم
يضيفوهم فقالوا لهم هل فيكم من راق فان سيد الحي لديغ او
مصاب فقال رجل منهم نعم فاتاه فرقاه بفاتحة الكتاب فبرأ الرجل
فاعطي قطيعا من غنم فابى ان يقبلها وقال حتى اذكر ذلك للنبي
صلى الله عليه وسلم فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال

رسول الله والله ما رقيت الا بفاتحة الكتاب فتبسم وقال وما ادرى

انها رقية ثم قال خذوا منهم واضربوا لي بسهم معكم باب

جواز الاجرة على الرقية بالقرآن والاذكار فيه حدثنا ابو سعيد الخدري

وان رجلا رقى سيد الحي هذا الراقي هو ابو سعيد الخدري الراوي كذا جاء

مبينا في رواية اخرى في غير مسلم قوله فاعطي قطيعا من غنم والمراد بالقطيع

المذكور في هذا الحديث ثلاثون شاة كذا جاء مبينا قوله صلى الله عليه وسلم

وما ادراك انها رقية فيه التصريح بانها رقية فيستحب ان يقرأ بها على

اللديغ والمريض وسائر اصحاب الاسقام والعاهات قوله صلى الله عليه

وسلم خذوا منهم واضربوا لي بسهم معكم هذا تصريح بجواز الاجرة على الرقية

بالفاتحة والذكر وانها حلال لا كراهة فيها وكذا الاجرة على تعليم القرآن

وهذا مذهب الشافعي ومالك واحمد واسحق وابي ثور وآخرين من السلف

ومن بعدهم ومنعها ابو حنيفة في تعليم القرآن واجازها في الرقية واما قوله

صلى الله عليه وسلم واضربوا لي بسهم فانما قاله تطييبا لقلوبهم ومبالغة في

تعريفهم انه حلال لا شبهة فيه انتهى ملخصا ۱۲ عينية قوله الثالثة

لو شرط ان يقرأ على قبره لغا هكذا وقع في القنية وهو كما في البحر مبني على

قول ابي حنيفة من كراهة القراءة على القبور فلذا ابطل التعيين والتصحيح

المختار للفتوى قول محمد انتهى وفي مجمع الفتاوى الوصية بالقراءة على قبره

باطلة ولكن هذا اذا لم يعين القارئ اما اذا عينه ينبغي ان يجوز

وجه الصلة ويفهم منه ان الوصية بالقراءة انما بطلت لعدم جواز

الاجرة على القرآن وينبغي ان تكون صحيحة على المفتى به من جواز الاجارة

على الطاعات كما هو مذهب عامة علماء المتأخرين انتهى ۱۲ شرح ...

رحمه الله عليه من عينية واستحب العلماء قراءة القرآن عند القبر

لحديث اذ تلاوة القرآن اولى بالتخفيف من تسبيح الجريد ۱۲

۵۷

ولا يكره الجلوس للقراءة عند القبر وهو المختار ۱۲ در مختار من عينه منه ۵ قال ابن العربي لا بأس بقراءة القرآن عند القبور وربما يكون افضل من غيره و يجوز ان يخفف الله من اهل القبور شيئا من عذاب القبر او يقطعه عند دعاء القارئ وتلاوته ۱۲ سيد احمد طحطاوي من عينه منه و گفته اند که موضع قرآن موضع برکت و نزول رحمت است پس درمکان میت در حکم هیچ ضرر است بلکه امید داشته شود برای نزول رحمت و حصول برکت و چنانکه برسند ثواب قاری مراو را ۱۲ اسلوه ارج من عينه منه ۵ و نیز ثابت که نصب حفاظ در مقابر محمود ۱۲ تکمیل الایمان من عینه منه قراءة القرآن عند القبور عند محمد لا یکره و مشايخنا اخذوا بقوله وهل ينتفع والمختار انه ينتفع ۱۲ سراجیه من عینه منه ولو مات جارك واجلس لیقرأ على قبره من يقرأ الاصح انه لا يكره وهو قول محمد كذا في المضمرات ۱۲ عالمگیریه من عینه منه و در قراءة بس فی المنا هر ای فی الاحادیث السورة والاخلاص سبعا ای سبع مرات والمشهور انه يقرأ ثلث مرات لانه بمنزلة ختم القرآن بجميع الايات ۱۲ شرح عين العلم منه و جمیع اهل پنجاب شهری و قروی از قدیم الایام بر طریقه مستحسنه اسلاف کرام قایم اند که برای مغفرت میت بر روز سوم مع امام مسجد و فقراء و برادری خود جمع شده بر دانه های نخود سوره اخلاص با تسمیه میخوانند و امروز را روز قل می نامند اهل کشمیر نیز اول و آخر درود خوانده لک بار یا نصف لک بار کلمه تهلیل میخوانانند و بعد اتمام ختم امام مسجد یا بزرگی دیگر ثواب کلمات طیبات بروح گذشته میرسانند پس در هر دو طریق در حق میت که مانند غریق و حریق است آب پاشی مغفرت الهی و دستگیری رحمت رسالت پناهی است بکدام وجه شرک یا بدعت باشد و در حدیث شریف است که روح الامین صدقه را در طبق نور نهاده بر کنار قبر ایستاده ندا میکند که ای صاحب قبر این هدیه فرستاده اهل تست و بالغرض اگر در امور خیر که عمل آن در وقتی کراهت باشد عوام اهل اسلام را از آن منع نباید کرد چنانچه مختار صاحب در مختار بر قول حیدر کرار همین است هذا للخواص اما العوام فلا يمنعون من تكبير ولا تنفل اصلا لقلة رغبتهم في الخيرات بحر لان علما رضي الله

در بیان خوف لقرائت در قبرستان و ثواب رسانیدن قرآن بر اموات

در بیان تعیین روز سوم و قل و ختم خواندن بر دانه های نخود سوره اخلاص

تجمیع آیات ۱۲

ابن برای خواص است

عنه ای رجلا یصلی بعد العید فقیل اما تمنعه یا امیر المؤمنین فقال اخشی
ان ادخل تحت الوعید قال الله تعالی ارأیت الذی ینهی عبدا اذا صلی
یعنی منع نشود دیگر با لتعیین و بطور قاعده کلیه سخت شبه هست انکه وقتی تعیین آن
از شارع وارد نیست بر خود مقرر کردن و امر لابدی نمودن مثل فاتحه تا بنده یا غیر معهود
تعیین با وراد و اذکار در اوقات خلوات و ادعیات نوافل و التزام قراءت سوره
فاتحه و اخلاص برای اموات تبرک و بدعت سیئه و احداث فی الدین است و نیز خود
فاعل عامل آنرا بدان معتقد مثل فرائض میشد پس حاصل جواب با عبارت شاه
شاه عبد العزیز دهلوی اینکه غیر از فرائض شرعیه مقرره هیچکس فرض نمیداند دوم آنکه
علما در تعریف مستحب با اختیار السلف والتخلف هم نوشته هستند و بعضی مستحبات
از سلف و خلف نیز آمده سوم آنکه نمی بینند چون شخصی وردی یا عملی از اعمال خیر در
اثناء وقات شب یا روزی بر خود معین ساخته ادا کرده باشد بسبب عذری یا بغیر آن احیاناً
از وی فوت شود هرگاه او دریافت او را اگر تدارک ما فات بر سبیل قضا نموده باشد تا عادت
ملازمت اعمال خیر از دست نرود چه جای آنکه بر خود معین و مقرر نکند کما تدل علیه عبارت
الحصن الحصین مع شرحه الحرز الثمین لمولینا علی القاری علیه رحمة الباری سلمه وینبغی لمن کان
له ورد فی وقت معلوم من لیل او نهار او عقیب صلوة او غیر ذلک ای غیر
ما ذکر من جمعة او شهر او سنة ففاته ای ورده بعذر او لغیره ان یتدارکه
ای صاحب الورد ویأتی به ای وینبغی تدارکه واتیانه بما فات اذا امکنه
ای قدر علیه ولم یکن وانع لدیه ولا یهمله ای وینبغی ان لا یترکه بالکلیة
فان الاهمال سبیل البطال لیعتاد الملازمة علیه ولا یتساهل فی قضائه ای
فیؤدی اتساهل الی ترکه اداءه ولا یبعد انیکون التقدیر وان لا یتساهل فی قضائه
فیصیر تاکیداً لما سبق وقد ثبت فی صحیح مسلم عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه من نام عن
حزبه او عن شیء منه فقرأه ما بین الفجر وصلوة الظهر کتب له کانما قرأه من اللیل
ذکره فی الاذکار انتهی من عینه سه حاصل آنکه تعریفاً بحدیث سید المرسلین

ثامن ثواب [illegible] معكم و وفي شرح امام محي الدين جواز الاجرة على الرقية
بالقرآن وبالاذكار لانه حلال لا شبهة فيه و تلويحا بمسايل فقهية فقها محققين
جلدا هذا اجرة برخواندن قرآن مجيد مع نشاستن قاريان وحفاظ بر قبور و استحباب
قراءة قرآن عند القبر عند محقق القاري الحنفي و افضل بودن آن و قطع شدن
عذاب قبر بخواندن قرآن عند صاحب بحر و خواندن سورة اخلاص [illegible] بار براي اموات
بايد در ثواب ختم قرآن بجميع آيات ثابت و بوده اگر ديد فلا خير في كلام المانع
للعبير بل فيه ما فيه من الخديع و التضيير و [illegible] برشد كه صاحب اشاعة [illegible] از جمله
ثواب قرآن و درود و تهاليل و تسابيح با موات [illegible] هست و الا مرا تعجب است كه ختمات
تهليل با اجرت باشد يا بغير اجرت بطور صلة [illegible] يا بطور بدعه ممنوع و حرام [illegible] شنيده و نزد سيد
[illegible] حق آنست كه آنچه در [illegible] ثواب [illegible] دفع حدث هفتم

در عرس و ميلاد رحمة للعالمين و اعراس اولياء الله [illegible] بسند
صحيح منقول [illegible] منقول [illegible] شود اول [illegible] چون
حضرت عليه التحية والثناء بقدوم ميمنت لزوم مدينه منوره را مشرف نمود قوم موسى
عليه السلام صايم يافت سبب آن [illegible] پرسيد [illegible] كه اين روز [illegible]
[illegible] درين روز نجات يافت و فرعون با قوم خود غرق شد پس [illegible]
[illegible] فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن احق و اولى بموسى منكم
فصامه رسول الله وامر بصيامه [illegible] التابعي فيه
اراده الصوم و توسيع الطعام [illegible] اگر كسي [illegible] دست [illegible] فقط روز عاشورا توسيع
طعام اهل و عيال خود نمايد [illegible] حق تعالى [illegible] را وسعت خواهد بخشيد [illegible] صاحب
[illegible] العلماء رحمه الله منسوبه عن فضيل بن عياض قدس سره قال كان رجل في زمانه
[illegible] وكان يتخذ الضيافة في كل يوم عاشوراء ويطلب ضعفاء بلده الى ضيافته فلما
توفي رايته في النام فقلت له ما فعل الله بك قال غفر لي قلت بماذا قال بضيافتي
كل يوم عاشوراء [illegible] تركت الضيافة بعد ذلك في كل يوم عاشوراء انتهى

الیس اغنیاء و اہل اسلام را لازم که در ایام عاشورا و بنام حضرت حسن مجتبی و حضرت حسین رضی الله عنهما اکتفا بر تربت نمی بندند بلکه بر سال هدایا مثل درود و تهلیل و تسابیح ختم قرآن و انواع ضیافات حضرت امامین را از خود راضی دارند زیراکه محب آل محمد بیشک در جنت الماوی در جوار رسول خدا خواهد بود

فی مشکاة الفاضل الشیخ حسن الخراسانی

وعن علی بن ابی طالب رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم اخذ بید حسن وحسین

قال الملا الظاهر ان احدهما عن یمینه والاخر عن شماله الخ فقال من احبنی

واحب هذین واباهما وامهما ای علی اوله والقسم المشتمل علی حسن

صفاتهم کان معی فی درجتی یوم القیمة ای مقرباً عندی فی درجتی ای فی جوار درجتی

او فی درجتها اهل بیتی انتهی ملخصاً من مشکاة یا رب بمحمد صلی الله و علی و زهرا

یا رب بحسین و حسن آل عبا از لطف برآر حاجتم در دو سرا بی منت خلق یا علی الاعلی

اما در حق ضعفاء و فقراء و عورات صبیه بی شربت حلیمه کافی و وافی است و زشوق حسین

و زوالی برآشفت بلکه بر سیمای چند و تکلف بگفتا کرده من کاسه حلیم خوش که در سلک

خریداراتش باشم و حضرت شاه ولی الله رحمه الله در کتاب انفاس العارفین از افعال

والد ماجد خود ارقام فرموده اند و تقریر فرموده اند در ایام وفات حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم

چیزی فتوح نشد که نیاز آنحضرت صلی الله علیه وسلم پخته شود قدری نخود بریان و قند سیاه نیاز کردم

شبی در واقعه دیدم که انواع طعام بحضور آنحضرت عرضه میدارند و آن میان آن نخود و قند

نیز معروض میداشتند بنهایت ابتهاج و بشاشت اقبال فرمودند انتهی یا رسول الله

بر چه بیت و برکه هست از بهر تست از آن نست از تست فی در علتنا الحراج للعاشق

الی حبیب محبوب البشر انت مراد کالارادة فلک الحسنی والزیادة انتهی

را لله عالم وسوسوی آیم باز که خود کاغذ باطل شده را کاغذ سازد نه کر زیرکی و هم کرد

ور بیست کریزند بیدر تو باز کرد هکایه و سیح دوم آنکه محبوب ایزد متعال سر هر سال بقبور

شهدا تشریف می برد و میفرمود السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و همچنین خلفاء

راشدین رضی الله عنهم بعمل می آوردند سوم آنکه فرمود صلی الله علیه وسلم بلال را که ترک مکن

روز ۂ دو شنبہ نیز اکہ سیلشنہ من در آخر روز دی سر روایتہ غیر ولدت وفیہا جوت
نبیا صوت چہارم انکہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم در مواہب فرمودہ انا کان یوم الجمعۃ خلق
فیہ آدم علیہ السلام مخص بساعۃ لا یصادفہا عبد مسلم فسأل اللہ فیہ خیرا
الا اعطاہ ایاہ فما بالک بالساعۃ التی ولد فیہ سید المرسلین پنجم آنکہ قال
التاجی الامام قدس سرہ واما زیارۃ لبعض الاولیاء فی یوم معلوم فلسر
من الاسرار یظہر اللہ تعالی من الولی المزار کرامۃ لہ فیستمر ذلک
السر وبرکتہ الی آخر الدہر وقد یکون ذلک الیوم یوم انتقالہ من
دار الفناء الی دار الثواب وہذا یوم عظیم ینبغی التعظیم والفرح
لان الملائکۃ واہل عالم البرزخ والجنان یفرحون ویبشرون
بموت الولی فیوم موتہ یوم عظیم ششم آنکہ محققین متاخرین میلاد
وعرس حضرت سید الانبیاء واعراس مشائخ واولیاء وآباء واجداد خود مثل
حضرت محقق قاری شیخ عبد الحق دہلوی وشاہ نظام الدین اولیاء وشاہ ولی اللہ
وشاہ عزیز اللہ ومولوی رفیع الدین بہتمام واحترام تمام مینمودند قاری در
مورد تنصیص کردہ قال من تعظیم مشائخہم وعلمائہم ہذا المحفل الخطیر
والمجلس المکرم انہ لا یاباہ احد فی حضورہ رجاء ادراک نورہ وبرکتہ
قال ابن الجوزی واذا کان اہل صلیب اتخذوا لیلۃ مولد نبیہم عید
الاکبر فاہل الاسلام اولی بالتکریم واجدر وشیخ عبد الحق در ما ثبت
بعد ذکر تاریخ وفات حضرت محبوب سبحانی میفرماید قلت لہذہ الروایۃ یکون
تاسع ربیع الآخر وادرکنا علیہ سیدنا الشیخ عبد الوہاب القادری المتقی
المکی فانہ کان یحافظ فی یوم عرسہ رضی اللہ عنہ ہذا التاریخ اما
اعتمادا علی ہذہ الروایۃ او علی ما رأی من شیخہ الشیخ الکبیر علی المتقی
او من غیرہ من المشایخ رحمۃ اللہ علیہم وقد اشتہر فی دیارنا ہذا الیوم
الحادی عشر وہو المتعارف فی مشایخنا وقد ذکر بعض المتاخرین من

مشایخ العرب ان الیوم الذی وصلوا الی جهاة العزة وحظائر
القدس یرجی فیه من الخیر والبرکة الکثیر وافر و شاه ولی الله در همعات نوشته
که اینجا است حفظ اعراس مشایخ و مواظبت زیارت قبور ایشان والتزام فاتحه
خواندن و صدقه دادن برای ایشان سه و شاه عبد العزیز در جواب مطاعن مولوی
عبد الحکیم نوشته قوله عرس بزرگان خود آه این طعن مبنی است بر جهل با حوال مطعون علیه
زیرا که غیر از فرائض شرعیه مقرره نکس فرض نمیداند آری زیارت قبور و تبرک بقبور صالحین و امداد
ایشان با هداء ثواب تلاوت قرآن و دعای خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن و خوب است
با جماع علماء و تعیین روز عرس برای آنست که آن روز مذکر انتقال ایشان می باشد
انتهی مختصراً آنکه اما تعیین یوم میلاد در شهر مبارک ربیع الاول در شب دوازدهم آن یا در
روز دیگر پس نزد محدثین مانند امام محی الدین نووی و حافظ ابو شامه استاد نووی و
ابن جوزی و شیخ ابو موسی زرهونی و علامه ناصر الدین معروف بابن طباخ و شیخ جلال الدین سیوطی
و علامه ظهیر الدین جعفر و محمد بن علی شامی مصنف سبیل الهدی و امام برزنجی و محقق
قاری حنفی و شیخ عبد الحق دهلوی سه از امور مستحسنه است و از ادله قویه مبرهن
و حضرت سیوطی که شیخ و مجدد وقت خود بوده بانصد کتاب در هر علم از تصنیف رسیده اند رساله
مبسوطه در اثبات دعوی مذکور تصنیف فرموده داد انصاف داده رحمة الله علیه ششم آنکه اما قیام
عند ذکر ولادت حضرت سید الانام علیه الصلوة والسلام که موجب آیه کریمه وتعزروه وتوقروه
وجوب تعظیم حضرت وی صلی الله علیه وسلم ثابت شده است فدعا جمیع الرسل کلا و باسمه
ودعاک وحدک بالرسول وبالنبی یا آدم است یا پدر انبیا خطاب یا ایها النبی خطاب
محمد است چنین دانم که اسرار کس نگاهی خودشش میداند و علم الهی حضرات محدثین
باستحسان قیام تصریح کرده اند سه قال عثمان بن حسن الدمیاطی الشافعی قد اجتمعت
الامة المحمدیة من اهل السنة والجماعة علی استحسان القیام المذکور وقال علیه
الصلوة والسلام لا تجتمع امتی علی الضلالة وقال عبد الله بن محمد عبد الرحمن السراج
اما القیام اذا جاء ذکر ولادته عند قراءة المولد الشریف فتوارثه الائمة

اهله من غیر نکیر و لهذا کان مستحسنا و یکفی فیه اثر عبد الله بن مسعود
رضی الله عنه ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن
انتهی الکلام چون تعیین یوم تاریخ میلاد و قیام عند ذکر مولد شریف حضرت سید انام
علیه الصلوة والسلام و اعراس اولیاء عظام و التزام آن بشروط و اهتمام و احترام با حادیث
و نقول ائمه اعلام مسطور و محمود و مستحسن عند المعتبرین الفخام به ثبوت پیوسته واضح و لایح گردید
انکار و عامل آن را عجب ثواب اند فرو آنرا از بدعات منکره شمردن مکابره و مخالفت با کابر
امت و خطای منکرست والسلام علی من اتبع الهدی و اجتنب من الهوی
چون راقم آثم در اکثر مسایل و معتقدات و امورات که تعلق با عتقاد در روابط و ضوابط
حضرات علما اهل بدعت میدارند دید که کسانیکه از اهل سنت و جماعت درانوقت بر منصب فتوی و
علم و امامت نشسته اند غیرت و اتفاق باهم برطاق نهاده اند بلکه اگر کسی با فرقه منکرین و
مکفرین جواب و سوال تقریری یا تحریری مینماید او را نشانه طعن و ملامت میسازند از دیگر
و صحیفه خاطر راقم که از علم و عمل معرا و بهمه جا عشق و غل محشی است در رد فرقه الفرقه اجزاز
با وجود قلت فرصت و کثرت پریشانی اسانید و نقول علمای اهل سنت مشغول شد با غیراد
اول آنکه شاید کسی ازین فرقه براه انصاف آید زیراکه بعض اشخاص که باین مرض مبتلا
شده بودند مثل محمد ظهور علی خانصاحب و مولوی عبدالستار صاحب وغیرهم از اهل هند
و مثل مولوی رحیم بخش صاحب و مولوی محمد شاه صاحب وغیرهما که از امرتسر این هردو از منجمله
شاگردان فاضل اثنا عشریه بودند در مساجد بر منابر و محافل و مجالس از ارتباط اعتقاد
اسناد مستری شدند لنفاد استغاثت حضرات صحبت کلی و نجات یافتند دوم آنکه
در جا شکنه تصانیف مخالفین خصوصا رساله اثنا عشریه و منجی المؤمنین که فی الاصل بر خلاف
ائمه اثنا عشر و مهلک المؤمنین است برسند تحقیق شان با تحقیق حقه علماء اهلسنت و جماعت که
از راقم قلیل البضاعه منقول و مرقوم گردید بمیزان دیانت و امانت بسنجند تا بیخبران از
ضعفاء اهل اسلام از خدع و مکایدشان محفوظ مانند و اگر فتوای مرقومه مختومه
از علماء فرقه مجتهدیه اگرچه جواب بر بعض علماء اهلسنت هم منظور ساده لوحان کوزر انسند

حوالی آنکارو ... ابن مسعود رضی الله عنه ... اسلام ... ابن مسعود ... مسلمانان ... اورا ... عند ... حسن ... معنی ... ۱۲

۴۲

غریب را از بکر و زید بر خود دراه ند دهند و این امر تحریر دهنده فتوی ر و نشتر خواهد شد

سه خلاصه از فتوای که مولوی غلام رسول صاحب قصوری در رسالهٔ لا مروجهٔ نوشته است

سه به دلیل آیهٔ کریمهٔ انما الصدقت للفقراء آیه و حدیث مبارک لا تحل الصدقة

لغني ولا لذي مرة سوی از این صریح احدیث حرمت صدقهٔ مطلق بر اغنیا

ثابت گشت و طعامی که بطریق نیاز اولیاء الله می پزند از قسم صدقات است چنانچه از لفظ

هدایه صراحةً معلوم می شود تا بگذری که اگر کسی گوید این طعام هدیه برای ارواح مقدسه

فلان اولیاء الله است اینهم از قسم صدقه است چنانچه صاحب شرح صدور که برای سیوطی است ایضاً

هدیه را از قسم صدقه شمرده عن انس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من

اهل بیت یموت منهم میت فتصدقوا عنه بعد موته الا اهداها جبرئیل علیه السلام على

طبق من نور ثم یقف على شفیر قبره فیقول یا صاحب القبر العمیق هذه هدیة اهداها

الیک اهلک الى آخر الحدیث و از این حدیث ظاهر من الشمس است که این هدیه از قسم صدقه

پس معلوم شد که نیاز که برای اولیاء الله می کنند اکثر از قسم نفل صدقه است و مساکین است خوردن

آن مر اغنیا را حرام مگر آنکه مسکینی مالک کنند و از آن اغنیا گرفته بخورند انتهی ملخصاً

سه پس جای غور و انصاف است یکی آنکه مراد از آیهٔ کریمهٔ انما الصدقت صدقات مفروض

زکوة مفروضه است نه نیاز حضرت سید السادات علیه افضل الصلوات و نه نیاز حضرات علیه

و نه صدقهٔ اموات و نیاز اولیاء الله مر اغنیا و سادات بر کاملا حلال اند و اگر داخل صدقه

نفلیه است دوم آنکه با وجود اقرار نیاز دهنده که این هدیه اولیاء است مکابره است که این

هم از قسم صدقهٔ نفلیه است سوم آنکه با وجود دعوی منقول در کلمه فی شرح الصدور

للسیوطی ترجمه کرد که چنانچه صاحب شرح صدور که برای سیوطی است چهارم آنکه طرفه تماشا است

که حدیث مذکور صراحةً مصرح است بر اینکه اگر عام مومنان را صدقه میفرستند حضرت روح الامین

آنرا بر طبقهٔ نور نهاده بر کنار صاحب قبر بتعظیم ایستاده ندا میکند که ای صاحب قبر این هدیه

اهل تست که بسوی تو فرستاده اند و در فتوی مذکور بر عکس مسطور که اگر هدیه اولیاء الله را

نظر بر حدیث شریف صدقه می شود پس غیر از این نیست که این فتوی چیزی دیگر است

فی ۱۱

نقل فتوی مانعین در منع فاتحۂ ثانیه باینکه فاتحۂ ثانیه ... بدعت و احداث فی الدین

قرائت میکنی آید چه خوش فرمود شیخ سعدی در زلیخا: الا یا ایها الساقی ادر کاساً و ناولها ....

نقل فتوی ثانیه مرقومۂ مخالفین در منع فاتحۂ ثانیه

چه میفرمایند علماء دین درینکه بعد فراغ دفن میت بر چهل قدم آمده متوجه بسوی قبرستان شده باز فاتحۂ ثانیه میخوانند و چون خواندن الحمد در نماز جنازه دیگر آن و خواندن تشهد وغیره بغیر چهار تکبیر و ادعیه مروجه نزد علماء حنفیه ممنوعست و احداث فی الدین و چون بزعم عوام احمق فرضیت آن پیدا شده ترک آن واجب الراقم احقر عباد الله فقیر حسن شاه قادری

اصول این مسئله در کتب معتبره فقه شریف یافته نشد الراقم احقر العباد سید شهاب الدین سیالکوتی المکتوب حق لاریب فیه صوفی شاه سیالکوتی ما حرره النحریر حری بان تقبل بالقلب المفتقر الی الله الصمد فقیر غلام احمد الحق که مولانا النحریر فاضل کبیر حسن شاه قادری بٹالوی در جواب این مسئله نوشته حق است و درست الراقم ابو عبد الله غلام علی قصوری فی الواقع چونکه سنیت این امر بین مسطورین از شرع بحیز ثبوت نرسیده پس التزام بآن و اصرار بر آن خالی از احداث فی الدین نیست و ملتزم و مصر در عموم من احدث فی امرنا هذا مندرج است فقیر عبد العلی لا اخالک ان التزام الفاتحة بعد صلوة الجنازة والدفن احداث فی الدین فیجب ترکها بهذه الکیفیة فقیر سعد الدین لاهوری مدرس المسئلة صحیحة حافظ محمود لاهوری این اوضاع که در عوام الناس موجود اند در هیچ کتب فقه یافته نمی شود فقیر محمد علیشاه حنفی قادری فتحگڑهی اصاب فیما اجاب محمد محی الدین مدرس مدرسه سرکاری صحیح کلها فقیر قدرت الله دهلوی الحق احق ان یتبع فقط احمد الله انتهی ملخصاً از رساله تجلی المومنین از صفحه ۱۱۵ الی ۱۲۱ من عینه معلوم باد که راقم آثم بموجب سوال ملا احمد کشمیری پنجابی که هم محله راقم است در جواز فاتحۂ ثانیه تحریری نموده موسومه به هدیة الموتی ساخته از اکثر علماء به سخط و مواهیر شان کشیده بطبع رسانیده بود و مولوی انعام الله مانعین موجب تشبیه کفره میدانند درد و نقل فتوی مذکوره مسطوره کن نیز در آنجا چهاپه رسانیده بنا علیه نقل برده فتوی منقول گردید تا بینندگان را بر حال مجیبان فتوی ... وثوق صاحبان مواهیر معلوم خواهد شد که تنک انصاف خود و بوجه اینکه

استفتاء چه میفرمایند علماء دین درآنکه اهل اسلام بعد فراغ از دفن میت نزد قبر فاتحه خوانند و چون بآخر گورستان میرسند بار دیگر سوره فاتحه یکبار و سوره اخلاص سه بار خوانده ثواب بروح گذشته را بارواح اهل مقبره میرسانند پس آیا ثواب بر روح میت و اهل مقبره میرسد یا نه و رسم فاتحه جائز است یا نه و اول مشروع و دوم ممنوع

جواب

دعا و استغفار در حق میت بعد دفن و مطلقا برای اهل مزار از جناب رسول مختار صلی الله علیه و علی آله الاطهار ترغیب بکثرت باحادیث بسیار و آثار صحابه کبار وارد و ثبوت یافته پس فاتحه و دعا پیش از دفن هم درست است شیخ الاسلام در کشف الغطا مینویسد فاتحه و دعا برای میت پیش از دفن درست است و بهمین است روایه معموله کذا فی خلاصة الفقه و اما خواندن سوره فاتحه در نماز جنازه بطریق ثنا و دعا لاباس به است و خواندن بعضی صحابه این را در این نماز شاید که بهمین طریق باشد انتهی من عینه و بیهقی و دیلمی از ابن عباس رضی الله عنهما روایت کرده که رسول فرمود صلی الله علیه وسلم که نیست مرده در قبر مگر مانند غرق شونده و فریاد کننده انتظار میکند دعای خیر را که برسد او را از پدر یا مادر یا دوست معتمد علیه چون میرسد او را باشد محبوب تر بسوی او از دنیا و ما فیها ۱۲ تذکرة الموتی من عینه پس بار کردن فاتحه و استغفار برای اموات خوانده شود موجب مغفرت و رحمت گردد کار بهشت عمل کرده و فاتحه اول که در گورستان خوانده شود بسبب رائی و عوام مردم ابتدا با اهل قبور که مراد از آن یا مالی است لاحق میشود نهی در آن از شارع وارد پس حکمی که اصل آن در شرع ثابت است تعیین آن در وقتی بسبب اندراج اینوقت در اوقات ثبوت آن اصل رد نگردد ۱۲ هدیة الموتی للراقم الآثم ملخصا من عینه

هذه الروایة صحیحة معتبرة معتمدة علیها مذکورة فی کتب الاحادیث والفقه ومن ادعی خلاف ذلک فعلیه البیان وعلینا رده بالبرهان ۱۲ الراقم حافظ محمد احسن احسن الله حاله الحق ما کتبه وطابق للواقع من الاحادیث والروایات المعتبرة وما خالفه فلا التجدید المردود

احمد یار عفی عنه کل ما مکتوب فیه لا ریب فیه عبد الرحیم عفی عنه المجیب مصیب (مهر: عبد الله)

هذه الروایة صحیحة نقیر المحتقر خیر الدین ذلک کذلک لا ریب فیه المفتقر الی الله الصمد

فقیر غلام احمد چونکه نهی در این مقدمه وارد نشده بلکه اصل فعلش بحکم سعایات

ملحوظ

مقولہ مجیب ثابت است بیں شک در منع آن وجہی ندارد (عبد الحی) ۸ لقد

اصاب المجیب واجاد فان ہذا الحکم وان لم یثبت بالسنۃ لکن ما نہی عنہ ایضا لم یرد

(سید حسین شاہ) بٹالوی ۹ لاشک فی ہذہ الروایات لانہا منقولۃ عن السنۃ الثقات

فقیر محمد غوث سیالکوٹی(?) ۱۰ قال اللہ تعالی شانہ وعظم برہانہ وما تفعلوا من خیر فلن یکفروہ

استحباب ایصال ثواب عمل بارواح اموات بلاریب عقیدہ حمیدہ اہلسنت وجماعت است اطلاق

منع ازان کما صرح بہ فی الکتب وتخصیص بالزمان ومکان کہ مصادم سنتی ازسنن نباشد مستحب را

از استحباب خارج نمی کند غایت ازین تخصیص مذکور بدعت حسنہ خواہد شد وامر خیر کہ در میان

اہل اسلام متوارث باشد ہرگز مکروہ نمیگردد چنانچہ در ذخیرہ(?) المحتار ... رد المحتار بصراحت

مذکور است حررہ الفقیر الحقیر عبد الرسول قصوری عفی عنہ ۱۱ ہذہ الروایۃ صحیحۃ فقیر احمد(?) ...

قصوری ہذہ الروایۃ صحیحۃ فقیر غلام حسن شاہ قصوری ۱۲ ہذا الجواب صواب احق بالاتباع

فقیر غلام دستگیر ہاشمی قصوری ۱۳ ہذا الجواب صواب احق بالاتباع فقیر عبد اللہ صدیق(?) قریشی

قصوری ۱۴ قد احسن المجیب فی الجواب واصاب الصواب نمقہ مولوی قطب الدین ہذا الجواب

صواب فقیر امام الدین عفی عنہ ۱۵ لاشک فی صحۃ ہذا الجواب مجیبہ المصیب مشکور عند الناس

وعند اللہ مستحق للثواب جزاہ اللہ فی المبدأ والمآب الراقم مسکین غلام حسین بٹالوی(?)

قد اصاب من اجاب فقیر غلام محمد عفی عنہ ۱۶ ما کتب فی الجواب صحیح بلا ارتیاب مسکین

فضل کریم ۱۷ نحمدہ ونصلی ونسلم فقد ثبت عند اہل السنۃ والجماعۃ وصول دعاء الاحیاء

للاموات کالصدقۃ بالکتاب والسنۃ اما الکتاب فقولہ تعالی فی مدح اہل السنۃ

والجماعۃ انہم یدعون للسلف ویقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان

ولو لم یکن فی ہذا الدعاء فایدۃ لما مدحہم اللہ تعالی واما السنۃ فکثیرۃ لا تعد ولا تحصی الفاتحۃ

الثانیۃ المعتادۃ بین المسلمین حسن محمود فما راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن کما فی

الحدیث والالحاح فی الدعاء ماثور وقد فسر المفسرون فاذا فرغت فانصب ای اذا

فرغت من عبادۃ فاتعب نفسک فی عبادۃ اخری وقال صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالحال

المرتحل ولذا سن بعد ختم القرآن العظیم قراءۃ الفاتحۃ والبقرۃ الی المفلحون

۱۰ — تحریر(?) مولوی عبد الرسول صاحب قصوری / مولوی غلام محی الدین صاحب
خلف الصدق ... مولوی ... غفرلہ / ... اللہ تعالی ...

۱۷ — تحریر(?) مولوی شیخ احمد ... / ... السالک الی ...

في الفاتحة الثانية المعتادة فاتية عليه دعاية عميقة بوالتهم اذا فرغوا من المعارك
الحديثة يقومون في موضع غير بعيد ويقرؤن الفاتحة ثانياً بنية تقديم الدعاء للمقبورين
في تلك المقبرة وقد يستطلون في التوسع الشريف وهو ان زوارنا صلى الله عليه وسلم
اذا قاموا كذا القبر المنيف ويسلموا عليه صلى الله عليه وسلم وعلى وجهه الكريم الشريف
ثم يتأخرون من المكان ثم يسلمون على صاحبه ابي بكر الصديق رضي الله عنه ثم يتأخرون ويسلمون
على عمر بن الخطاب رضي الله عنه واما ما زعم المعاندون بان في الفاتحة الثانية تشبيه بالكفرة
فهذا محض مكابرة فان التشبيه المذموم هو التشبيه الذي يكون في امر مختص بهم ويكون شعاراً
لهم ومع ذلك يقارن قصد التشبه وفي هذا الفعل لا يخطر ببال احد من المسلمين فضلا
عن وقوع قصد التشبه بهم وقد ورد من الشارع صلى الله عليه وسلم الاستغفار وسؤال
التثبيت للميت فروى ابو داود والحاكم والبيهقي عن عثمان رضي الله عنه قال مر رسول الله
صلى الله عليه وسلم بجنازة عند قبر وصاحبه يدفن فقال استغفروا لاخيكم واسئلوا له
التثبيت فانه الآن يسئل كذا في المشكوة وغيرها من الكتب المعتبرة فقد علم انه صلى الله
عليه وسلم الاستغفار وسؤال التثبيت لكونه مسئولا في ذلك الآن حيث ان الملكان
في ذلك الآن على وجه الامتحان وذلك ساعة شغل الميت وتستقبل هول المطلع
سؤال الفتانين وقد وردت الاحاديث الكثيرة الصحيحة في الصحيحين وغيرهما ان سؤال
الملكين يقع بعد الدفن وتولى الاصحاب والذهاب للرجوع والآيات في اصح الكتب
بعد كتاب الله باب الميت يسمع قرع النعال اي صوتها عند دوسها على الارض حدثنا
عياش حدثنا عبد الاعلى قال حدثنا سعيد قال وقال لي خليفة حدثنا يزيد بن زريع
قال حدثنا سعيد عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان العبد اذا
وضع في قبره وتولى وذهب اصحابه حتى انه ليسمع قرع نعالهم اتاه ملكان
فيقعدانه الحديث ورواه مسلم ايضا واخرج البيهقي بسند صحيح عن ابن عباس ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الميت ليسمع خفق نعالكم ونفض ايديكم
اذا وليتم عنه مدبرين فيا نية الحديث وروى ابو نعيم وابن ابي الدنيا و

الاجر

والآجري في الشريعة والبيهقي عن عطاء بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يهيلوا عليك التراب فاذا انصرفوا عنك اتاك فتانا القبر
منكر ونكير الحديث ورواه احمد والطبراني في الاوسط والبيهقي وابن ابي الدنيا
من طريق ابي الزبير انه سأل جابر بن عبد الله عن فتاني القبر فقال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول ان هذه الامة تبتلى في قبورها فاذا دخل الرجل
المؤمن قبره وتولى عنه اصحابه جاءه ملك الحديث وفي المرقاة وقد ثبت انه
صلى الله عليه وسلم السمع للميت قبل اتيان الملكين حيث قال انه ليسمع قرع نعالهم انتهى
وورد في احاديث صحيحة اخرى انه سأل اذا قبر ووضع ودفن قال الامام القرطبي في التذكرة
والشيخ جلال الدين السيوطي في شرح الصدور في الجمع بين هذه الاحاديث انه يستحب التثبيت
الآن حق فليثبت لانه معا عند انصراف الناس ليكون في حقه اهول واشد واخر ثانيا
قبل انصراف الناس عنه تحقيقا عليه لحصول الانس بهم انتهى وخلاصة الكلام
انه ثبت في الاحاديث الصحيحة عنه عليه الصلوة والسلام سؤال الملكين لبعض الناس
عند الدفن ولبعضهم عند انصراف الناس وقد حث الشارع على الدعاء والاستغفار و
دعاء التثبيت للميت وقت سؤال الملكين وليس لنا علم بمن يسأل عند آن الدفن
وبمن يسأل عند تولي الناس وانصرافهم فعلينا امتثال امره صلى الله عليه وسلم بالاستغفار
وسؤال التثبيت عند كلا الحالين وبهذا التقرير والتحرير اضمحل ما زعم بعض مدعي العلم
انه لم يرد في هذه المسألة شيء من الشارع والعجب من ما وقع من بعض من ضل
واضل من تكفير اهل الاسلام بهذا وتبين الآن لاثبات هذا المقام والله
اعلم بالمرام الراجي الى رحمة الملك المنعم العليم الشيخ احمد عفي عنه هذا ابو الحق
وما يقال انه ابدع فليس كل ما ابدع منهيا عنه بل المنهي بدعة تضاد سنة ثابتة و
ترفع امرا من الشرع مع بقاء علته وكل محدث ضلالة عام خص منه البدعة
الحسنة ففي الدر المختار ويثوب بين الاذان والاقامة في الكل للكل بما تعارفوه
انتهى وفي الطحطاوي ولو شيء احدثوه كما في البحر انتهى حرره حافظ عصام الدين محمد عمر

ذلک کلہ حق والحق احق ان یتبع لان الدعاء عند القبر قائماً اتم وابلغ واکمل وتکریرہ
معہود ومن السنۃ عند اہل السنۃ کما ثبت فی السنۃ ففی صحیح المسلم عطر اللہ مرقدہ
حدثنی ہارون بن سعید قال حدثنا عبد اللہ بن وہب قال اخبرنا ابن جریج عن عبد اللہ
بن کثیر بن المطلب انہ سمع محمد بن قیس یقول سمعت عائشۃ رضی اللہ عنہا تحدث
الا احدثکم عنی وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث الی ان قالت جاء
البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیہ ثلث مرات ثم انحرف فانحرفت الحدیث
قال الشیخ الامام العامل الزاہد محی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف الصالح النووی رحمہ اللہ
فی شرح المسلم فی ہذا الحدیث استحباب اطالۃ الدعاء وتکریرہ ورفع الیدین فیہ وفیہ ان
الدعاء القائم اکمل من دعاء الجالس فی القبور انتہی وفی ہذا التنصیص منہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی تکریر الدعاء فی المقابر ولا عبرۃ للمجادل المکابر واللہ اعلم بالسرائر کتبہ المفتقر الی اللہ
حافظ عزیز اللہ عفی عنہ صح انتہی — نقل از فتوای مرقومۃ
محی الدین کہ مندرج ۱۴۳ صفحہ رسالہ منجی المومنین است اکتفا بریکدو تحریر از یکدو
معتبر تر از صاحبان مواہیر نمودہ شد ما کتب فی ہذا القرطاس من مناقب امام الطریقۃ
قامع البدعۃ محی السنۃ رسول اللہ ماحی آثار الشرک والکفر محمد اسمعیل الدہلوی
الغازی الشہید قدس سرہ فہی قطرۃ من بحرہا ورشحۃ من دیمہا فقد درکاتہا وتحریہا
واما تقویۃ الایمان فما رآہ ہذا المسکین بالنظر التفصیلی لکنی رایت فی مقدمتہ انہ کتب
فی دفع الشرک ودفع البدعۃ فلا ریب فی صحتہ واما نصیحۃ المسلمین فما رایتہ الی الآن
فلو کتب ایضاً علی نمط تقویۃ الایمان فہو تصنیفہ فی الصحۃ فیکفر ہولاء والاسرار لا
الا من ہو من الاشرار والقی الراقم احقر الانام میر حسن شاہ قادری (مہر: سید حسن)
عمدۃ المحققین زبدۃ الفاخرین شمس العلماء قمر الاتقیاء مولانا محمد اسمعیل صاحب
رحمۃ اللہ علیہ حق پر تھے اور کتابوں میں انکی شرک اور بدعت کی برائی ہی اور آیات
قرآن شریف کا ترجمہ ہی پھر جو کوئی انکو نسبت گمراہی یا انکی کتابوں کو گمراہی
وہ خود گمراہ ہی الراقم صوفی شاہ پشاوری مطلب وہمچنین مولوی حسن
تھانوی

نقل از فتوای [illegible] اہل سنت
[illegible] منجی المومنین [illegible]
تقویۃ الایمان [illegible] المسلمین [illegible]

بتالوی که خود را صاحبزاده و سجاده نشین و محشی تصانیف حضرت شیخ اکبر
رضی الله عنه میگویانید مهر و تقریظش بر رساله معیار الحق مع معتبر دیگر مولوی حافظ ولی الله
صاحب لاهوری مندرج است پس مجملاً حال مؤلف معیار و خود معیار از نقد عیار قلم اثبات
و نماید برای اولی الابصار هویدا باد سه اول آنکه معیار الحق را اکابران علما هند معیار الباطل
می نامند دوم آنکه آخر رساله نظام الاسلام مؤلف معیار زیر مهر خود نوشته است که چو گوید
تقلید امام واحد گمراهی ده خود گمراه می شود سوم آنکه اعلم است که چون حافظ ولی الله مذکور
نابینا است مهر نقش بخدع ساخته باشد بدو وجه وجه اول آنکه شب و روز با فرقه ضاله لامذهب
مصاحبت میباشد و نشانی که بر روایات میکند خود مصرح است در مخالفت معیار الحق
حافظ ولی الله حنفی لاهوری وجه دوم آنکه مهر و تقریظ او بر سجلی که به مواهیر علماء ولایت
هندستان و کشمیر و پنجاب در وجوب تقلید معین و ابطال تلفیق بعینه نزدم موجود ثبت
شده است فقط چهارم آنکه اعتبار و وثوق مهر و تقریظ صاحبزاده صاحب بتالوی از
تصنیفش خود عیان است عیان را حاجت بیان نیست اینست عبارت او سه گواه میکرم
حضرت حقیقی نه را که اینست عقاید من و کبرای عظام من عقیده حنفیه و شافعیه
و مالکیه و حنبلیه هر چهار از اهل سنت و جماعت اند عقیده اگر پرسیده شویم از حنفیه
مذهب گوئیم مذهب ما حق است و مذهب مخالف ما از ائمه ثلثه خطا است احتمال صواب
دارد در فروع غیر مجتهد را اگرچه عالم صاحب استعداد استدلال باشد و عالم بقواعد اصول
و استنباط بود و ماهر بمعنی نصوص و اخبار باشد لازم است که تابع روایات مذهب امام خود باشد
و برای خود که از آیات و احادیث بفهمد اگر مخالف امام او باشد عمل نکند ۱۲ صراط الحق
من عینیه سه و حال جواز و استحسان فاتحه ثانیه خود ظاهر گردید اگرچه مکفرین از روی
ننگ و عار بزبان اقرار نخواهند نمود اما بجای خود نادم خواهند شد که اهل اسلام را بفعل
نیک بگمان بد در ورطه تکفیر آوردن خود را در وعید شدید انداختن است و از علماء
پایان کوئی احمد یار صاحب ثابت قدم مانده که بعد دستخط کردن فتوی اول فتوی دوم را دستخط نموده و نیز خود نوشته اگرچه

زیرا که اوشان از ابتدای حصول منصب فتوی تا حال احتیاطا گاهی مسئله ای مستخرج
ننوشته حالانکه در تحریر التقریر عدم التنظیر است و هر روایتی که نزدش میرسید بلفظ
بعینه نقل میکرد هذه الروایة صحیحة فقط محمد فخر الدین و فرزند ارجمندش
غلام احمد نام مجبورانه بتبعیت مولوی بٹالوی که او استاد وی است مهر و دستخط نموده
باشد و اما مولوی عبد العلی صاحب قاری که خوش تحریر التقریر است و در مبلغ علم
لذ نیده عمر و تمیز سید والله اعلم با وجود مهر کردن بر فتوی ختنین نیز بر فتوی تعیین
[illegible] مغفور رحمه الله العلی الودود و اما حافظ محمد حسن صاحب احسن الله حاله و بالله که تحقیق
حسن حکم احسن است و مولوی رحیم بخش صاحب اگرچه در امور دنیا ساده و خوب است
اما در امور دین بکرد و یکسو است فقط شد و آنکه نسبت تقویة الایمان و تقویم السبیل
و مصنف آنها غایت سعی از مخالفین از قوم رساله منجی المومنین است پس حال و توثیق
صاحبان مواهیر واضح گردید معتبر از صاحبان مواهیر مولوی حسن شاه بٹالوی بود و وی
در رساله مصنفه خود مفید بخلف آنچه منسوبه سراسر مخالف و مناقض است تقریظی
که از وی آخر معیار مسطور است شد و آنکه نسبت تقویة الایمان و مولفش منسوبه میرمحی الدین
با فتاوی سابق و حواشی که از وی مذکور است و لهذا آنچه که از علمای اهل سنت و جماعت
نزد شد و سند و عبارت نسبت تقویة الایمان و مولفش نقل شده است سطری از کتاب
مکتوب می شود و آن اینست که چون مولف تقویة الایمان از اکابر علمای دهلی در مسجد
جامع ملزم شده بعالم سکوت رفت محقق مدقق رئیس المتکلمین مولوی محمد فضل حق در حال
[illegible] و حال التصانیف وی چنین نوشته مستفتی در استفتا سه سوال کرده یکی آنکه
کلام این قایل حق است یا باطل دوم آنکه کلامش بر استخفاف و انتقاص شان عظیم
و قدر واجب التوقیر حضرت سید المرسلین صلی الله علیه وسلم اشتمال و دلالت دارد یا نه سوم تقدیر
اشتمال و دلالت آن بر تنقیص و بر استخفاف و انتقاص آنحضرت صلی الله علیه وسلم حال و حکم
مرتکب آن شرعا چیست و از روی دین و ملت کیست سه جواب سوال اول اینست
که کلام قایل مذکور سراپا کذب و زور و فریب و غلط است چرا که نفی سبب بودن [illegible]

[illegible] الهی علما [illegible] برادرزاده های
[illegible] دهلی و برادر [illegible] رحمه الله
[illegible] عبد العزیز صاحب [illegible]
نسبت تقویة الایمان

برای نجات گنهکاران ونفی شفاعت وجاهت وشفاعت محبت از آنحضرت صلی الله
علیه وسلم وسائر حضرات انبیاء و ملائکه واصفیا میکند این اعتقاد خلاف کتاب مبین
واحادیث سید المرسلین واجماع مسلمین است کما ثبت فی المقام الاول مفصلا وقد
بان بطلان بعض کلماته فی المقام الثانی مفصلا سه جواب سوال ثانی اینست که کلام او
بلا تردد واشتباه بر استخفاف منزلت جاه آن سرور مقربان بارگاه حضرت الله وانتقاص
شان سائر انبیاء وملائکه واصفیاء وشیوخ واولیاء احتمال ودلالت وارد چنانکه در مقام
ثالث مذکور شد فیما سبق مبرهن ومسطور سه جواب سوال ثالث اینست که قایل این کلام
باطل از روی شرع مبین بلا شک کافر وبیدین است هرگز مومن ومسلمان نیست وحکم او
شرعا قتل وتکفیر است وهر که در کفر او شک آرد وتردد دارد یا این استخفاف را سهل
انگارد کافر وبیدین ونامسلمان ولعین است الا در کفر وبیدینی که روشن است از کسیکه
این کلام ضلالت نظام را صواب ومستحسن پندارد واعتقاد این کلام را از عقاید ضروریه
دین شمارد وآنکس در کفر با قایل همسر بلکه در استخفاف از وی بالاتر است چه او استخفاف
آنحضرت صلی الله علیه وسلم وسائر انبیاء وملائکه واولیاء را مستحسن ومستحب داشت واز ضروریات
دین پنداشت وهمچنین کسی که ظاهرا یا باطنا پاسدار این قایل در حیله باطل مدد داده
وانهمه کفر وزندقه است والحاد اعاذنا الله من ذلک بحرمة النبی وآله الامجاد انتهی ملخصا
سه ومولوی محمد فضل رسول صاحب ومولوی محمد مخصوص الله صاحب ومولوی محمد موسی صاحب
که هر دو برادر زاده شاه عبد العزیز صاحب اند مفتی محمد صدر الدین صاحب مولوی محمد ...
خلف الصدق مولوی محمد مبین مولوی حاجی قاسم صاحب مولوی رشید محمد صاحب مولوی ...
مولوی حسن الزمان صاحب قاضی محمد علی صاحب مولوی عبد الرحمن صاحب وغیره علماء حیدرآباد
و ... دوام پور تصانیف در مسایل در رد این فرقه مخذوله مستند وعلمای حرمین
شریفین نیز از چهار مذهب رسایل وفتوی باجماع تمام باختتام رسانیده اند پس حکم اتبعوا
السواد الاعظم بر اتفاق علماء تمام عالم اتقیا وجمیع اهل اسلام من الخواص
والعوام لازم بلکه الزم است سه ... از علمای حرمین شریفین ...

فی بطلان المنقول من تقویة الایمان وکونه موافقاً للنجدیة ماخوذاً من کتاب
التوحید لقرن الشیطان وهذه الهفوات هی المهمات من اصول مفاسدهم
والبینات الواضحات علی فساد عقایدهم التی بها حصل لهم الافتراق من الجماعة
والامتیاز وداخلة فیما رددهم به وکفرهم اهل الحجاز — والرسالة المسماة بتقویة الایمان
وهو المغفل الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده اما بعد فقد
تدققنا نظرنا بهذا السؤال والجواب فرایناه الصواب کل الصواب ان
هذا الدجال والکذاب استحق اللعنة من الله تعالی وملائکته واولی العلم وسایر العالمین
ومن لم یتمسک بعقل او دین ولعمر الله ان هذا رایناه لاحق بقول من احاط علمه
بافعال الخلایق واقوالهم جمیعا قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیهم
فی الحیوة الدنیا وهم یحسبون انهم یحسنون صنعا اولئک الذین کفروا
بآیات ربهم ولقائه فحبطت اعمالهم فلا نقیم لهم یوم القیمة وزنا
ذلک جزاؤهم جهنم بما کفروا واتخذوا آیاتی ورسلی هزوا املاه
غفر الفقیر الیه عز شانه السید ابو السعود الحنفی المفتی بالمدینة المنورة
— اعلم ان کلام هذا الدجال کله شتم للانبیاء والاستهزاء بشان المرسلین
ومذمة لعلو شان المرفوع الذکر صلی الله علیه وسلم بالله حیث العصوم
لا یتصور المزید علیها فهو ملعون مطرود ساقط من عین الله
لیس له فی الاسلام نصیب کذلک لعنا وتبرءا منه ومن هو اجمعین لعنة الله علیه
بعدد رمل القفار واوراق الاشجار کیف ورد علی قلبه هذا الخطرات وجری
بها لسانه وکتب بنانه ومن ای ابلیس اخذ هذا السبق لو بسط الجبیر نکاته
واشاراته ودلالته فی کل کلمة لصارت کالطود العظیم فما احسن ان یقرا علیه
ولا تطع کل حلاف مهین هماز مشاء بنمیم حرره من غیرت الایمان عبده الغنی المجهول الموسوم
باسم الفقیر محمد عبد الله الخراسانی الحنفی الغزنوی — هذا اجماع العلماء المحرمین الشریفین
وعلماء دیارنا ایضا علی تکفیر ملحد الهند قال ذلک بفمه واحرر رقمه رئیس المدرسین ببلد الامین الفقیر الی ربه

ابن عبدالله الشيخ عمر كان الله تعالى له سه فقد وقفت على هذا السوال والجواب وتاملت
فيها من المحاورة والخطاب فرايت الجواب كالسيف الصارم لعقائد الملحدين و
كالشهاب الحرق لمكايد المبطلين قال بفمه وكتب بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام
كثير الذنوب والآثام الراجي الى عفو الكريم احمد بن سني رجلان غفر الله له ولوالديه سه
الجواب حق قال ذلك بفمه وامر برقمه الفقير الى ربه المتعال صديق بن عبد الرحمن كمال
المدرس بالمسجد الحرام سه فالجواب في حقه موافق ومصادق وهذا ورد لنفسه بدعاشه
الضلال الهالك والتالف اعاذنا الله والمسلمين من الجهالة وحفظنا واياهم من
الغواية والضلالة كتبه الفقير محمد بن الكتبي الحنفي عفي عنه سه الجواب حق المدرس
بالحرم الشريف النبوي وامام وخطيب محراب حضرت النبوي محمد بالي عفي الله عنه سه
الجواب حق شيخ العلماء والمدرسين بحرم سيد المرسلين السيد اليوسف العربي
المدرس الحنفي عفي الله عنه سه اجاب المجيب فيمن طغى بذلك بحكم سعد في زيلع
عند حضرت من في تيانه ورفعنا لك ذكرك فاستحسن وقال قضيت بحكم الله ربنا قال
بحكم الملك حكم سعد في النبي ان نطلب فيه تجديد الملك قاضي ابو محمد طاهر [illegible]
صديقي عفي الله عنه سه الجواب حق المدرس بالمسجد الشريف النبوي وامام وخطيب
محراب حضرت النبوي محمد ابو السعادات عفي الله عنه سه الذي مكتوب فيه في
هذه الرسالة فهو صحيح في شرع المبين محمد اشرف خراساني ولايتي سه جزى الله المصنف بفضله
الرسالة خادم العلماء والفقراء دعاگو صحبے شمس الدين ولد عبد الرحمن بهروانی فتنی عفي الله
عنه سه الذي مكتوب في هذه الرسالة فهو صحيح عبد القادر ابن محمد سعيد فتنی عفي الله عنه فقط سه
ودر سال ۱۲۴۰ در شهر مبارک ربیع الاول بحسن سعی محمد برکت علیخان نقشبند که در اینوقت بتحصیلداری
الملک سورت در امرت سر بگوشه آلوداله باجتماع علماء و فضلاء همواسیر و دستخطهاشان که از اہل مواہد
اجلاس مولوی غلام رسول قصوری برادر مولف آن غتریبه و حافظ غلام محمود [illegible] هم لوبند تجلی قوم
اردیعة مذہاب که تقویة الایمان وتنبیه الضالین کی صراحة در تحقیر انبیاء علیهم السلام لعن و جمیع

انبار و شانجین است ترویج و تعلیم و تعلم آن کفریات مغلظ است حال الاقوال
و عبارات مصنف رشن و فیوح ابن فرقه قلمبند نمودن بمراد تمیز بین الحق
والباطل ضرور است تا که متمیز گردد منصف با تحقیق و تفتیش مطلع و واقف گردند
است از رساله ابن عبد الوهاب نجدی که پیش از رفتن خود بمکه معظمه در عشره اول
ماه محرم بطرف [illegible] نوشته بود است من اعتقد انه اذا ذكر اسم نبي فيطلع هو عليه
صار مشركا وهذا الاعتقاد شرك سواء كان مع نبي او ولي او ملك
او جني او صنم او وثن وسواء كان يعتقد حصوله بذاته او باعلام الله تعالى
باي طريق كان يصير مشركا است من اعتقد النبي وغيره وليه او شفيعه
فهو وابو جهل في الشرك سواء است انما الناس يقولون فاللات والسواع والعزى
واما الله حقيق فمحمد وعلي وعبد القادر است والثاني الاشراك في التصرف
اعني اثبات تصرف الله لغيره سواء اعتقد ان قدرة التصرف له بذاته او
باعطاء الله تعالى است من اعتقد ان محمدا يعلم ويطلع على ما نفعل
اشرك وكذلك قد ورد في ذلك شيخنا تقي الدين ابن تيمية والموفقون
هاهنا است فمن لم يقل في حاجته يا الله وقال يا محمد وان اعتقده
عبدا غير متصرف في الكل صار مشركا است وقد ثبت ان السفر الى قبر محمد
ومشاهده ومساجده وآثاره وتبرك نبي او ولي وسائر الاوثان شرك
اكبر انتهى من [illegible] است وفي كتاب تحفة العالم ابن النجدي است من قال يا رسول
الله او يا ابن عباس او يا عبد القادر زاعم بانه خاصه الى الله وهو
شفيعه عنده ووسيلته اليه فهو الشرك الذي يهدر دمه وماله الا ان يتوب
من ذلك وكذلك الذين يحلفون لغير الله او توكل على غير الله او رجاء
غير الله او خاف خوف الله من غير الله او التجاء الى غير الله او استعان الى غير الله
فيما لا يقدر عليه الا الله فهو ايضا شرك وما ذكرنا من انواع الشرك هو
الذي قال الله فيه ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك

لمن

لمن بناء انتہی من عنہ ــــ فی تقویۃ الایمان للمولوی اسمعیل الدہلوی ــــ
اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہوتا ہے خواہ یہ عقیدہ اولیا انبیا سے رکھے خواہ پیروں
شہیدوں سے خواہ امام امام زادے سے خواہ بھوت پری سے خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات
انکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہے
یعنی اللہ کا سا تصرف کسیکو ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ اللہ ہی نے
ایسی قدرت انکو بخشی ہے خواہ ان کاموں کی طاقت انکو خود بخود ہے ہر طرح شرک ثابت
ہوتا ہے ــ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان آگے
چمار سے بھی ذلیل ہے ــ انبیا و اولیا سب بندے ہی برابر ہیں بڑے اور چھوٹے
محض بیخبر اور نادان ــ انبیا اولیا جن شیطان بھوت پری میں کچھ فرق
نہیں ہے ــ اس عالیجاہ کی یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو
کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتے جبرئیل اور محمد کے برابر کر ڈالے ــ
اللہ کے آگے محمد کسیکی حمایت نہیں کر سکتا اور کسیکی دلیل نہیں ہو سکتا ــ
جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں سو وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیا انبیا سے
اور شہیدوں سے کرتے ہیں سو شرک میں گرفتار ہیں ــ ہمارا شفیع یا محبوب ہے وہ
ہمکو اللہ کی عنایت سے بچا لیگا یہ بات محض غلط ہے انتہی ملخصاً من عنہ
ایضاً فی ایضاح الحق للمولوی اسمعیل الدہلوی ــ علم دعوات اسما و بالترکیب جلالی
جمالی ــ والقای گرمی در قلوب حضار ــ وتعیین اوراد و اذکار در ریاضت
خلوات و اربعینات و نوافل ــ وتعیین اوضاع و اذکار از جہر و اخفا و ضربات
و اعداد و مراقبات برزخیہ والتزام طاعات شاقہ ــ وتعیین اعداد اشخاص و ادعیہ
واجتماع در باب ختم و عقد محفل سماع صوفیہ و عقد محفل ذکر شہادت امام علیہ السلام
وتعیین یوم و حلقہ و اعراس و تداعی بر اجتماع در باب زیارت قبور وتعیین ایام
برای آن و مراقبہ بر آن و قراءت قرآن بر سبیل اجتماع بر آن وتعیین اوقات
تصدق عن المیت والتزام قراءت سورہ فاتحہ و اخلاص و دستمہ اوراد از اہل قبور

وتعیین نماز بهول برای اموات همه از قبیل بدعات خفیفه است اما استحسانات الخ
متاخرین از فقهاء وصوفیه مثل نماز معکوس و وجوب تقلید شخصی معین از ائمه
مجتهدین و ذکر کلمه تهلیل با وضاع مخصوصه و اعداد و ضربات و جلسات و ملاحظه
کتب و ترویج مسائل فقهیه و کشفیه و استغراق بجمیع همت خود در آن همه از قبیل
بدعات خفیفه است وآنچه در مقام عذر آن میگویند که هر چند این امور محدث است لکن
مشتمل بر مصالح دینیه است یا اصل آن در شرع ثابت است اگر چه خصوصیت
مذکوره محدث شده پس بمجرد این عذر امور مذکوره را از حد بدعات خارج نمی گردانند
وآنچه ترجیحات متاخرین فقها مثل حکم باستحباب تکلم بالفاظ دال بر نیت در
باب عبادات بنا بر قیاس و مثل حکم بوجوب تقلید مجتهدی معین از مجتهدین بنا بر اتفاق
وحکم بالتزام بیعت شخصی معین از شیوخ طریقت بنا بر قیاس بر آنکه اسلام وقت همه از قبیل
بدعات است انتهی من مختصره وفی تحفة المسلمین لمولوی خرم علی — مدد چاہنا
سوا اللہ کے کسی سے نکالنا یا پیروں شہیدوں سے انکی مسلمان مردی بزرگوں سے حاجتیں مانگنی
ہیں — اللہ کے سوا کسی سے مدد نہ مانگو اسمیں سب آگئے بت بھی انبیا اولیا بھی
— جیسے تمہاری پیروں کو مدد سے ویسی بتوں کو بھی انتہی مختصرہ ودر رسالہ
که بعض علماء اہلسنت و جماعت در مطبع محمدی دہلی مطبوع شده است نوشته است که اعتقاد
فرقه نجدیه اینست که — اتباع ائمه بدعت قدم شریف اور آثار کا جانیوالا
کافر جو محبت انکی رکھی کافر جو طواف کعبے کے [illegible] میں کافر جو [illegible]
مین روشنیاں لگاوے کافر جو دن معین میں فاتحہ درود پڑھی کافر جو کبھی مزارات
کرتی ہیں کافر جو کہے یا رسول اللہ کافر جو کہی یا عباد اللہ اعینونی کافر جو [illegible] قبر
کری کافر جو نماز صلوۃ الاسرار پڑھے کافر جو کہی الصلوۃ والسلام علیک یا نبی
کافر جو کھڑا ہووے وقت ذکر ولادت محفل مولود میں کافر نیت نماز کہی بدعت زبان
پڑی آجی اواز سے بدعت دف بجادی نکاح میں بدعت خطبہ میں دعا سلطنت کی
ملی بدعت فاتحہ کا ثواب بخشنی بدعتی تاتہ واسطی حضرت [illegible]

[illegible]

ابن تیمیه

[illegible]

تو اقل پرداخت کری بڑھتی جامع مسجد میں نماز پڑھی بڑھتی کچھ درود خاصہ نبی کا
نہیں اور قبولیت دعا کی موقوف درود پر نہیں درود مستحق پڑھنا حرام ہے
کیونکہ اوسمیں یا رسول اللہ ہی اور محمد رسول اللہ کلمہ میں کچھ ضرور نہیں انتہی
پس عقیدہ اسات و آنرا کہ زاندانند در لطف و عطای دوست اورا بجوان
[illegible] حالا توجہ بنوشتن تمام کلام مقبول بارگاہ مصطفوی ابو الفضل قاضی
عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ سینۂ خود را سرور و دیدۂ خود را پرنور میسازم شاید کہ
عقیدۂ وابیہ از عیون متعصبین مبتدل بکحل الجواہر خواہد شد

فصل

فی بیان ما هو فی حقه صلی الله تعالی علیه وسلم سب او نقص من تعریض او
نص ای تلویح او تصریح من شتم او ذم اعلم وفقنا الله وایاك ان جمیع
من سب النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ای شتمه او عابه ای ذمه او الحق
به نقصا فی نفسه ای ذاته او صفاته او نسبه تعجیز او دینه ای
شریعته وسیرته وحکومته او خصلة من خصاله ای حالة من حالاته
او کلمة من مقالاته سواء صرح به او عرض به بتشدید الراء ای لوح او
شبهه بشیء علی طریق السب له او الازراء علیه ای احتقارا به
واستخفافا بحقه او التصغیر لشانه ای الاحتقار لعظم قدره او الغض
منه ای الخفض والنقص من امره او العیب له فحکمه فهو لکل واحد مما ذکر
ساب له والحکم فیه حکم الساب یقتل ای اجمالا کما نبینه تفصیلا
ولا نستثنی فصلا من فصول هذا الباب ای نوعا من انواع کلام
الساب علی هذا المقصد بکسر الصاد ای الذی قصدناه من صوب الصواب
ولا نمتری فیه ای ولا نشك فی قتل هذا الساب تصریحا کان او تلویحا
فی هذا الباب اذ یستویان فی الحکم عند اولی الالباب وکذلك بالطریق
الاولی من نسب الیه ما لا یلیق بمنصبه بکسر الصاد ای بمقامه الشریف
ومکانه المنیف علی طریق الذم لعله احترازا من الخطاء والسهو

او عبث ای لعب وخلط فی جهته العزیز ای جانبه الکریم بسخف
ای برقة بسیجة من الکلام وهجر ای فحش فی المنطق ویکون فی القول
ای تنکره الشریعة وزور ای کذب وافتراء عن الحق او عیّره ای عابه
بشیء مما جری من البلاء والمحنة علیه کالفقر او غمصه ببعض العوارض
البشریة الجائزة جریانها علیه المعهودة لدیه کالجوع والاغماء ونحوهما فهذا
هذا ای الذی ذکرنا کله من اجماع العلماء من المفسرین والمحدثین وائمة
الفتوی من المجتهدین من لدن الصحابة رضی الله عنهم اجمعین الی هلم
جرّا ای الی یومنا وکذا الی ما بعده من الزمان قال ابو بکر بن المنذر اجمع عوام
اهل العلم ای کلهم علی ان من سب النبی صلی الله تعالی علیه وسلم
یقتل حدًّا لقدره وتعظیما لامره وممن قال ذلک ای القتل بسبه مالک
بن انس امام المذهب واللیث ای ابن سعد واحمد ای ابن حنبل و
اسحق ای ابن راهویه وهو مذهب الشافعی قال القاضی ابو الفضل رحمه الله
یعنی المصنف وهو مقتضی قول ابی بکر الصدیق رضی الله عنه ولا تقبل
توبته عند هؤلاء المذکورین من العلماء وبمثله ای بمثل قول من ذکر بقتل
من سبه لا بعدم قبول توبته کما وهم الدلجی اذ یرده قول المصنف قالوا اسمی ردة قال
ابو حنیفة رحمه الله ای نفسه واصحابه ای وافقوا معه فیه والثوری واهل الکوفة
ای جمیعهم والاوزاعی وهو امام جلیل اخذ عنه مالک والثوری فی المسلمین وفی
نسخة فی المسلم احترازا عمن وقع له سبّ وهو من المعاهدین لا اختلاف عنه علی
ما تقدم لکنهم قالوا ای العلماء المتأخرون من ابی حنیفة ومن بعده فی الذکر
وان کانوا هم المتقدمین فی الرتبة والعمر هی ای سبه ردة ای ارتداد وسیجیء
بیان حکم المرتد من انه یستتاب فان ابی یقتل علی الجواب الصواب
وروی مثله ای مثل قول هؤلاء انه ردة الولید بن المسلم

من مالك الامام فيكون عنه روايتان وحكى الطبري عن ابي حنيفة واصحابه
فيمن تنقصه نبي اي ينقصه صلى الله تعالى عليه وسلم او برئ منه اي تبرأ
منه بان قطع مودته ومحبته عليه الصلوة والسلام او كذبه في قول من اقواله
وقال سحنون فيمن سبه ذلك ردة كالزندقة وعلى هذا اي القول بفرق له
ردة مطلقة كالزندقة وقع الخلاف في استتابته وتكفيره اي خروجه
من الاسلام اي كفره لانه لم يعرف له دين في امره فلا يستتاب بعد
الاعتماد على تغيره وهل قتله اي بعد توبته حدا اي سياسة واستئصال
ان الخلاف مخصوص فيما ذكرنا ولا نعلم خلافا في استباحة دمه بين علماء الامصار
وسلف الامة من صلحاء الكبار وقد ذكر غير واحد في كثير من الاخبار
الاجماع على قتله وتكفيره قال محمد بن سحنون اجمع العلماء اي علماء الاعصار
في جميع الامصار على ان شاتم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم المتنقص له
كافر والوعيد جار عليه بعذاب الله تعالى له في الدارين وحكمه في الدنيا
عند الامة اي جميع الائمة القتل ومن شك في كفره في الدنيا وعذابه
في العقبى كفر وفي نسخة فقد كفر قال القاضي تقدم الكلام
في قتل القاصد لسبه اي المتعمد في شتمه والازراء به وفي نسخة والازراء
وهو بمعنى الاحتقار وغمصه بمعجمة ومهملة بينهما ميم ساكنة اي عيبه
باي وجه كان ممكن وجوده او محال بضم الميم اي ممتنع شهوده
فهذا وجه بين اي ظاهر مكشوف لا اشكال فيه ولا توقف في قتل
متعاطيه الوجه الثاني لاحق به اي ملحق بالوجه الاول في البيان والجلاء
اي في الظهور وعدم الخفاء وهو ان يكون القائل لما قال من الكلام
في جهته عليه الصلوة والسلام غير قاصد للسب والازراء ولا معتقد
له ولكنه تكلم في جهته عليه الصلوة والسلام بكلمة الكفر اي من
الفاظه كما بينه من لعنه او سبه او تكذيبه او اضافة ما لا يجوز عليه

اى نسبته اليه او نفى ما يجب اى ثبوته له مما هو فى حقه عليه الصلوة
والسلام او نقيصة اى منقصة ومذمة مثل ان ينسب اليه اتيان كبيرة
او مداهنة فى تبليغ الرسالة او فى حكم بين الناس او يغض بضم الغين
وتشديد الضاد اى يخفض وينقص من مرتبته او شرف نسبه
او وفور علمه او زهده او يكذب بما اشتهر به من امور اخبر بها
عليه الصلوة والسلام وتواتر الخبر بها عنه عن قصد لرد خبره او ياتى
بسفه من القول اى بسفاهة فى عبارة او بقبيح من الكلام ولو
باشارة ونوع من سب وما فيه من ترك الادب فى حقه عليه
الصلوة والسلام ان ظهر بدليل حاله اى حال قايله انه لم يتعمد
ذمه فى مقاله ولم يقصد سبه لكن صدر عنه مقاله اما لجهالة
بعثته حاله حملته على ما قاله او لضجر بفتحتين اى قلق من اثر
غم ناله او سكر محرم او غيره او قلة مراقبة فى شانه وضبط اى و
قلة ضبط للسانه وعجرفة اى مجازفة وقلة مبالاة فى بيانه و
تهور فى كلامه اى سرعة فى خلقه وجراة فى نطقه فحكم هذا
الوجه الثانى حكم الوجه الاول وهو القتل اى قولا واحدا
دون تلعثم اى توقف فى بابه اذ لا يعذر احد فى الكفر بالجهالة
ولا بدعوى زلل اللسان ولا بشىء مما ذكرناه اذ كان عقله فى
فطرته اى خلقته وجبلته سليما بان لا يكون مجنونا ولا خرفا
سقيما الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان كما هو مبين فى القرآن
انتهى من شرح الشفاء للقارى ملخصا من عشره سه وفى العينى
شرح الكنز المسلم اذا سب النبى صلى الله عليه وسلم يكفر حتى لو حكم
به الحاكم يقتل سه وفى الدرر والغرر اذا سب اى نبيا او واحدا
من الانبياء فانه يقتل حدا ولا توبة له اصلا لانه حد واجب

بل يسقط بالتوبة ولا يتصور بخلاف لا حد سه وفي التاتارخانية
من عاب نبينا بشيء او لم يرض بسنة من سنن المرسلين فقد
كفر سه وفي الدر المختار وكل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا
الكافر بسب نبي من الانبياء فانه يقتل حدا ولا تقبل توبته ابدا
وفي فتاوى المصنف ويجب الحاق الاستهزاء والاستخفاف به
سه وفي قرة الانظار على در المختار اذا سب النبي صلى الله عليه وسلم
يكفر حتى لو حكم به الحاكم يقتل سه وفي منح الغفار من سب
النبي صلى الله عليه وسلم او نقصه كان ذلك منه كفرا وردة سه
قال الحلبي اعلم ان كون معرفة تفاصيل مسئلة السب من اهم المهمات
واساس الواجبات ولا يخفى على احد من الثقات قد اجتمعت الامة
على ان الاستخفاف لنبينا او باي نبي كان من الانبياء كفر وليس
من العلماء خلاف في ذلك سه وفي المبسوط ولو قال رجل ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يحب القرع مثلا فقال الآخر انا لا احبه فهذا
كفر سه وفي الاشباه والنظائر لا يصح ردة السكران الا ردة بسب
النبي صلى الله عليه وسلم فانه يقتل سه وفي نوادر الفتاوى هر كه پیغمبر را
بعيب ونقص ياد كند اگرچه اندك باشد كافر شود سه وفي الهداية ان
السب عليه عليه السلام كفر منه اي من الذمي فاذا كان كفرا من الكافر
فعلى نكتة لا يكون كفرا ممن يدعي الاسلام سه وفي جامع الرموز
لو عاب نبيا من الانبياء عليهم السلام قبل توبته كما في شرح الطحاوي
وغيره لكن في شفاء القاضي من اصحابنا وغيرهم من المذاهب
المختار ان توبته لم تقبل بالاجماع انتهى ملخصا سه وفي ما لا بد منه
ملعون كسى كه در جناب پاك سرور كائنات عليه الصلوة والسلام دشنام دهد يا
اهانت كند در امرى از امور دين او يا در صورت مبارك او يا در وصفى

از اوصاف او خواه آنکس مسلمان بود یا ذمی یا حربی اگرچه از راه هزل کرده باشد
واجب القتل است و توبه او مقبول نیست اجماع امت بر آنست که بی ادبی
هر کس از انبیاء کفر است خواه فاعل او حلال دانسته مرتکب شود یا حرام
دانسته انتهی من عینیه ــ شرح دستخط علماء پنجاب ست
تقویة الایمان و نصیحة المسلمین و مولف آنها ــ مروج الکفر کافر
لاریب فیه والکتب التی فیه کلمات الکفر لا یقرأ ولا ینظر الیها
کالکتب التی صنفها اسماعیل الدهلوی و غیره من الوهابیین
بل ینبغی ان یحرق ولا یصلی خلف من عمل بها لانهم خلطوا الباطل
بالحق لاضلال الناس فلعنة الله علی من اضل الناس

غفرله الجلیل ذلیل اسمعیل

ــ قال خادم العلماء ابراهیم غفرله الرحمن الرحیم سلمت ما قال
مولانا اسمعیل المعروف بابراهیم کلاهن ــ تحقیر معظمات حق تعالی است
و شخصی که تحقیر معظمات الهی باشد بلاشک کافر است و هر کتابی که مؤید و مخترع
این کلمات [illegible] باطل است و در تقویة الایمان و نصیحة المسلمین استخفاف
انبیاء [illegible] من اهان نبیا من الانبیاء فقد کفر العبد الضعیف
محمد ابراهیم خورد [illegible] مولانا محمد اسمعیل ساکن کپورتهله ــ ذلک
کذلک لاریب فیه فقیر محمد علی فتحگدی ــ من عاب النبی صلی الله
علیه وسلم فهو کافر والکتب التی فیها اهانة الانبیاء صراحة او
کنایة لا ینظر فیها ولا یعمل علیها فقیر غلام مرتضی عفی عنه ــ ذلک
کذلک لاریب فیه [یا اکرم ... کرم] مرزا اکرم بیگ لاهوری ــ
اقول وبالله التوفیق الاسلام تعظیم ما عظمه الله واهانة ما
اهانه الله والکفر بالعکس پس ذکر کردن اسم مبارک حضرت رحمة للعالمین
با انبیاء ادنی و ارذل کفر است (فقیر جان محمد) لاهوری ــ ذلک کذلک
لان قد اجتمعت الامة علی ان الاستخفاف لنبینا علیه الصلوة والسلام

و بای

باتی نبی من الانبیاء لکفر سواء فعله و ذلک استحلالا او فعله محتقراً
فما وقع فی کتب الفرقة الوهابیة اعاذهم الله الملک الوهاب من
استخفاف ذلک الجناب فلا ریب ولا ارتیاب فی کفر قائله الزائغ
من الصراط الحق والصواب الراقم محمد حسن القادری — قد اصاب
من اجاب لان استخفاف ذلک الجناب کفر بلا ارتیاب الراقم نور علی علیه
معطاس — بآخر رسالهٔ سیوف بارقه مسجل بمواهیر علماء حرمین شریفین
کی مرقوم ہیں — مقصود از اشتهار الحاد این ملحد خیرخواهی جمیع مسلمین آسسته
تند زیرا که او ملوث است بکفر متعدد از قرآن و حدیث و فتوی همه علماء بر این
حکم گواه عدول اند و عوام اہل ہند او را برادرزادهٔ تلمیذ مولانا شاه عبد العزیز قدس سره
دانسته بقول او عمل می‌کنند و بی خبر در ورطهٔ اضلال می‌افتند نعوذ بالله منها
— پس خدمت جمیع اہل اسلام من الخواص و العوام التماس آنکه راقم لسّر الانام
کنهٔ دان ورق گردان و سیلاب زدهٔ طغیان عصیان است از خود چیزی ننوشت
حل بر فرمودهٔ علماء اعلام یعنی — فار یا کر منصفی فانظر الی ما قال جوان
قول لا تنظر الی من قال خود اشتهار شدہ است بموده در دریای غیرت و محبت حضرت
نبی رحمت غوطه زده از ہر کس که خواه با او علاقهٔ قرابت خواه علاقهٔ استاد و شاگردی
خواه پیر و مریدی خواه ہم ملکی و ہمسایگی باشد نسبت بحضرات مشایخین یا مجتہدین
در تبعیت و تقلید خصوصاً نسبت بشان عظیم الشان حضرت رحمة للعالمین تحقیر و
توہین در تحریر یا تقریر سرزد شود او را بیباک از فرقهٔ نجدیه دانسته از او بجمیع وجوه
انقطاع کلی نمایند و بر ابلہ فریبی و ذو دو جوہی و تقیه و پرده داری اعتماد ندارند
که بعضی از اینها خود را حنفی بلکه قادری می‌نامند بلکه دست ارادت بدامن سلسله
نقشبندی زده در حلقهٔ ذکر داخل شده ختمات مع تشیع قد میخوانند چون بموقع
مقام خود بار میرسند باز بر دو تیرهٔ تیرهٔ خود قائم می‌شوند دیگر آنکه تکفیر مولف تقویة الایمان
بعد موتش احتیاطاً بلحاظ خاتمه صواب نیست مگر حکمی که در تعاقب نفس عمل تقویة الایمان

تکفیر مولف تقویة الایمان بعد موتش
احتیاطاً صواب نیست مگر حکمی که
استاد صاحبزاده
ملتان شریف والد ۱۲

ولعینه السلمین نسبت بمروج و معتقد مقبول کتب ائمه و محققین اهلسنت و فتا
وی علما و امت منقول است آن بلاشبه بدستور مقبول هست زیرا که لعن و تکفیر
یزید پلید اگرچه حضرت امام احمد حنبل مع بعض علماء جایز داشته اند اما عامهٔ اهل
سنت و جماعت بر لعن اجمالی علی وجه العموم متفق بوده بعد موتش بلی ظاهر تمه در
لعن تعیین سکوت اختیار فرموده و جایز نداشتند بلکه کذلک کافر زنار دار را هم
بعد موت لعن روا نیست شاید که مسلمان شده مرده باشد مگر آنکه موتش بر کفر یقینی معلوم
شود محقق قاری حنفی در شرح شفاء نوشته است فاما یزید و ابن زیاد و امثالهما
فان بعض العلماء جوزوا لعنهما مثل الامام احمد بن حنبل قال بکفر یزید
لکن جمهور اهل السنة لا یجوزون لعنه حیث لم یثبت کفره عندهم و
علی التقدیر فلعله مات تائبا انتهی من عنه و فی کتاب النجاح
و یسکت عن لعن یزید بن معاویة و هو المختار انتهی من عنه
و علامه عبد العزیز سمرقندی اطلق بعضهم جواز لعنه لامره بقتل الحسین
و رضاه به حتی قال التفتازانی بعد ذکره نحو ذلک والحق ان رضی
یزید بقتل الحسین و استبشاره و اهانته اهل بیت النبی مما تواتر
معناه وان کان تفاصیلها احاداً فنحن لا نتوقف فی شأنه بل فی ایمانه
لعنة الله علیه و علی انصاره و اعوانه و خالف فی جواز لعن المعین
الجمهور القائلین بعدم جوازه و انما یجوزونه علی وجه العموم کما یقال
لعن الله الظالمین و قوله بل فی ایمانه ای بل لا نتوقف فی عدم ایمانه
بقرینة ما بعده و ما قبله اه و قال ابن حجر الهیتمی فی شرحه علی الهمزیة
و قد قال احمد بن حنبل بکفره و ناهیک به ورعاً و علما اه ۱۲ شرح
جامع صغیر سیوطی من عنه و در شرح فقه اکبر محقق قاری هم بلی ان اراد
جواز اللعن الاجمالی بان یقال لعنة الله علی قاتل الحسین او
الراضی به فلا کلام فیه لقوله تعالی الا لعنة الله علی الظالمین

انتهی

انتهى من عينه سه یکی از دوستان دینی بروقت تحریر این مقام بیان نمود که با وجود ظهور اینچنین احوال خسران مآل وی را بعض عوام یزید شاه می نامند و بعض حق طالبان اهل سنت و جماعت یزید پلید گفتنش صواب ندانند راقم جوابش داد که کلام عوام را اعتباری نیست و صواب آنست که کسی از اهل سنت و جماعت اگر گفته باشد بوجهی چیزی کلامی کرده باشد و آن هیچ مسلمانی بلکه کافری نیست که برو بدل و جان بیزار نباشد لهذا آنچه بعض محدثین حنفیه از اکابران در حال وی نقل کرده اند منقول می شود سه فی شرح النخبة للقاری وقال ای النبی صلی الله تعالی علیه وسلم کما فی الصحیحین هلاک امتی علی یدی اغیلمة تصغیر تحقیر لاغلمة جمع غلام یعنی صبیان من قریش وفی روایة اعوذ بالله من امارة الصبیان وقال ابوهریرة راوی لو شئت لسمیتهم لکم انهم بنو فلان وبنو فلان لکنی ما اشاء لسمیتهم مرجیا خوف الفساد والفتنة والمراد یزید بن معاویة فانه بعث الی المدینة السکینة مسلم بن عقبة فاباحها ثلثة ایام فقتل من خیار اهلها اکثرهم الصحابة وازیلت بکارة العذراء انتهی من عینه سه و آنچه که آن پلید مظلام از غایت شقاوت انجام در قتل و سفک و غارت و تاخت و فساد و عناد شهرت تام یافته است قلم دیانت رقم ارقام می سازد سه محدث صفی شیخ عبدالحق صفی می نویسد قرطبی میگوید که بعد از قتل امام حسین رضی الله عنه مسلم بن عقبه بحکم یزید در واقعه حره داد قتل و سفک و فساد و هتک حرمت خیر البلاد داده سه روز در مسجد نبوی اسپان را جولان داده مبال و سرگین ساخت نمود و هزار و هفتصد تن از بقایای مهاجرین و انصار و ده هزار از عموم ناس سوای اطفال و زنان و هفتصد تن از حاملان قرآن مجید بود و هفت از قوم قریش بزیر تیغ رسانید انتهی و طبرانی که از اعاظم علماء حدیث است میگوید چون مسلم بن عقبه بحکم یزید بعد اتمام کار مدینه منوره متوجه مکه معظمه شده در اثنای راه بر بستر افتاده حصین بن نمیر را خلیفه خود نموده رخت بدار البوار کشید حصین

از محبان حسین... [illegible] ... بعمل آورد ... [illegible]

اخبر موت یزید رسید بمکه رجعت انتهی و قرطبی باز می آرد که مردن مسلم بن عقبه بعد واقعه
حره بثلث شب بود و در راه بحکم او بزرد آب و ریم پر شده بود بعد ازان حصین بن نمیر را
طلبیده گفت ترا امیر المومنین بعد از من والی ساخته است زود متوجه مکه باش در کار
ابن الزبیر تاخیر مکن اگر چه بخانه کعبه آید منجنیق بیندازد پس بوصیت او چهار
روز مکه معظمه را محاصره کرده بحجاره قتال منجنیق انداخت یکی ازایشان آتش بر سر نیزه
کرده بود باد رسید آتش بخانه در گرفت درین اثنا خبر رسید که یزید بعلت ذات الجنب
رحلت بدار البوار کرد سید فرار و رسوائی و پریشانی در اهل شام و بنو امیه افتاد و واقعه حره
روز چهارشنبه بیست و سیوم شهر ذی حجه سنه ۶۳ ثلث و ستین و فوت مسلم بن عقبه غره محرم
و مردن یزید اول ربیع الآخر بعد واقعه حره سه ماه انتهی جذب القلوب ملخصا محشی
سه راقم میگوید عفی عنه چون محدث صفی شیخ عبدالحق حنفی بنقل جماعه اهل مدینه
یزید را بی دین و قمار باز خمر و مرتکب مناهی و ملاهی و لاعب بکلاب تارک صلوة نوشته
رفتنش بکمال اضطرار بدار البوار می نگارد پس جای توبه وی کجا و هیچ نقل توبه
وی وارد نیست اگر مراد آن با مراد شهادت حضرت امام و اهانت اهل بیت که در حق
آنها انی تارک فیکم الثقلین احدهما اعظم من الاخر شهرت تام یافته است
مرکوز خاطر بود بعد حصول تمناش کاش نیل مراد از مبدارک و قصاص می پرداخت بلکه علاوه
بر آن ماموران وی را بانعام و اکرام و ریاست و حکومت بنواخت و علم در نهب
غارت و قتل حرمین محترمین برافراخت علیه ما علیه و نظر بقول علما باقی نماند در
این امر جزی مگر انقدر شاید که وی وقت موت تائب شده باشد پس توبه وی بخدا بود
والله اعلم و علمه اتم خلاصه اینکه تا که نام وی بر زبان گذرد بهتر است که درود بر
هر کو ننه صاحب مقام محمود بفرستد سوال اگر کسی را شبه بخاطر گذرد که یزید پلید
بر ره کرده در عمل حکومت خود در یکدو سال بعمل آورده در سن سی و چهار ساله بهلاکت رسید
در تصنیف منحود مولف تقویة الایمان بکفر متعدی ملوث است جواب آنچه که در تقویة الایمان
وغیره سوای آیات کریمه احادیث شریفه مع ترجمه مرقوم است نتیجه آن تجمیع وجوه

مؤلف خود عابدیست سه استاد بهر چه کنی بخود کنی گر همه نیک و بد کنی ‌کس نکند
ان‌ تو آنچه تو خود بخود کنی هذا خلاصة الکلام و لنختم بالاستشفاع
بجناب سید الانام علیه الصلوة والسلام ـ اللهم انی اسئلك
و اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی
ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فی ـ
یا صاحب الجمال و یا سید البشر من وجهك المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر
ای دل طمع ملک مؤبد داری در سر هوس دولت سرمد داری
گر در دل و جان مهر محمد داری در کام دل و زبان نهان جز مهر محمدی نگشتیم با مهر
محمدی سخنی نیست کز اهل سعادت و بهشتیم ـ خرابم در غم هجر جمالت رسول الله
جمال خود تماشا رحمی کال زار شیدا کن جهان تاریک شد از ظلمت ظلم سیاهکاران
بیا و عالمی را روشن از نور تجلی کن بدفع حیله این رو بهان نعره شیر خدا لافرما بشیر
که قلع باغیان و قمع اعداء کن بیا حقی بده تصدیع خدام جنابت را کا حوال تو معلوم
اظهار عرض مکن یا کن ـ در بیان حال رساله منظومهٔ تحفة الهند متوالمغر
چون مولوی قطب الدین صاحب لاهوری کشمیری رساله مسطوره تحفة الهند
درود رساله النفع الوسایل که مصنفه استاد دینی اوست تصنیف نموده در کشمیر و پنجاب
منتشر ساخت باعث او شورش در امرتسر انداخت راقم آثم رساله تنقیح الدلایل
فی دفع الاعتراضات علی النفع الوسایل المشتمل بر یازده مقدمه بتوفیق رب عز اعلم در ماه
شوال المکرم ۱۲۸۳ تا لیف رسانیده بود لیکن آنکه مؤلف تحفة الهند در مجمعی که واقع
پنجم ماه ذی حجه سنه صدر بود مجتمع در ابن شهر امرتسر منعقد گشته بود شده بالغ فره صاحبان
فضل هم ملزم گشته زیر شکلی که از حضرات مکان شریف و الله بن عبادت مرقوم است
رساله النفع الوسایل مطابق علماء اهلسنت و جماعت و موافق قرآن و حدیث است
و طاعن آن طاعن قرآن و حدیث و ضال و مضل است بهر خود تحقیق نمود در زیر

یعنی تحفة الهند

نوشته داد رجعت عما فعلت مخالفا للشرع لهذا از رساله بر تحریر مسئله
معیت که موجب فرحت ضعفاء امت است اکتفا نموده شد با همراه که بمطالعه این
شبه شده عمل بر رساله تحفة الهند که صاحب تحفه تجدید آن نموده است هیچکس مستحق جای
نخواهد نمود مسئله معیت اگر کسی گوید که معیت حضرت سید الانبیاء و
زمرت حضرات اولیاء منحصر بر اطاعت کماهی است چنانکه در رساله مسطوره تحفة الهند است
گوئیم که معیت که خلعت الهی است نه از برای اطاعت کماهی است نه از برای اطاعت
دوستی صرف گمان هم سخت است طرفه بر طرف معطل جوابش آنکه مطیعان
اهل اسلام اگرچه در اطاعت وسعی ناقص وناتمام اند اما خلعت معیت جانی با انبیاء
وابرار در بهشت دارند که دنیا و برزخ و دار القرار است سرافراز و سرشار اند بلکه گنهکار
و خراب کار هم از معیت بیرون نیست زیرا که او هم داخل مطیعان الهی است و معیت محض
بفضل رب العزت و نتیجه محبت است در اصل محبت خدا و محبت رسول لهذا همه مسلمانان
برابر و هر که کامل الطاعات والعبادات است خود از زمره صلحاء است و از [illegible] تعیین
بیت اول مصرعه ثانی اینکه در حصول معیت اطاعت کماهی شرط است پس بزعمش
هیچکس لایق معیت نیست نه ناقص و نه کامل زیرا که کاملین هم متعهد اطاعت کماهی نیستند
اما بیت دوم و آن از دو حال خالی نیست یا محقر اطاعت است یا مومن بشهادتین
نعوذ بالله منها اگر کافر صد ساله اقرار بشهادتین نماید از کفر و شرک بر آمده بمجرد خواندن
مومن صادق گردد و در صحیح مسلم است که روزی رسول اکرم صلی الله علیه وسلم فرمود که
یضحک الله قاتل و مقتول هر دو در جنت اند اصحاب عرض نمودند که این چگونه باشد فرمود
چون کافر بعد قتل مومن اقرار بشهادتین نمود از دست کفر رستها دست رسیده با مقتول
بجنت شتافت و بعد فتح مکه معظمه که از آنحضرت صلی الله علیه وسلم نسبت به بعض رجال قتل آن
فرمان جاری شده بود هر جا که یابید بقتل رسانید چون بر ایشان [illegible] اختیار کرده بشهادتین
زده به مجاهدت آمده از مشهود رضی الله عنهم پس در مسئله معیت همچنانکه [illegible]
[illegible] از ائمه محدثین و محققین [illegible] است برای تسکین عوام مسلمین نقش مرقوم می گردد

در شرح الصدر للسیوطی ومن یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم علیهم
من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
به معیة تابتة فی الدنیا والبرزخ وفی دار الجزاء والمرء مع من احب فی هذه الدور الثلث
انتهی — معنی التعلیق بآخر آیه مذکوره در مدارک منقول است والمعنی ان ما اعطی المطیعون
من الاجر العظیم ومرافقة المنعم علیهم من الله لانه تفضل به علیهم انتهی من عینه —
و فی الجلالین وحسن اولئک رفیقا فی الجنة بان یتمتع فیها برؤیتهم وزیارتهم والحضور
معهم وان کان مقرهم فی درجات عالیة بالنسبة الی غیرهم انتهی من عینه — قال الهدی
فی شرح الفقه الاکبر ولیس یقدر احد ان یعبد الله تعالی حق عبادته کما هو اهل له ای
فی استحقاق طاعته من حیث ان العبد عاجز عن اداء منة ذکره ومواظبة شکره کما یشیر
الیه قوله تعالی وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها ای لا تطیقوا عدها فضلا عن القیام بشکرها
وصرفها الی طاعة ربها ولهذا المعنی قیل قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله حق
تقاته منسوخ بقوله تعالی فاتقوا الله ما استطعتم لان حق التقوی یعجز عنه الاصفیا
کما قرره سید الانبیاء علیه التحیة والثناء ویستوی المؤمنون کلهم فی المعرفة ای فی نفسها
والیقین ای فی امر الدین والتوکل ای علی الله دون غیره والمحبة ای لله ورسوله
والرضا ای بالتقدیر والقضاء والخوف ای من غضبه وعقوبته والرجاء ای لرضاه
ومثوبته انتهی ملخصا من عینه — وفی کتاب النجاح ولا یکفر صاحب کبیرة ولا یسمی
کافرا ولا مشرکا ولا منافقا لانه مطیع الله تعالی بجهة التصدیق انتهی من عینه —
امام محیی الدین نووی در شرح صحیح مسلم نوشته ولا یشترط فی الانتفاع بمحبة الصالحین
ان یعمل عملهم اذ لو عمل عملهم لکان منهم ومثلهم وقد صرح فی الحدیث الذی بعد هذا بذلک
فقال رجل احب قوما ولما یلحق بهم ای فی الماضی والحال فی الاعمال قال من احب
قوما فهو منهم انتهی من عینه — ودر شرح شفا نوشته قوله صلی الله تعالی علیه وسلم
فیما رواه الشیخان المرء مع من احب ای فی کل موطن خیرا فی الحشر او الجنة
ایماء الی ان الله یتفضل علی من احب قوما بان یلحقه بهم فی منازلهم وان لم یکن

مثل العالم وقيل شرط اتباع محبوبه والاظهر انه شرط الكمال وانه يكفي في اثبات المحبة مجرد التوحيد وثبوت النبوة كما في صحيح مسلم ان رجلا جاء الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف ترى رجلا احب قوما ولم يلحق بهم قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم المرء مع من احب انتهى ملخصا — قسطلاني در ارشاد الساري شرح صحيح بخاری ميگويد ابراز علامات محبت نوشته فمن اتصف بهذه العلامات فهو كامل المحبة لله ولرسوله ومن خالف بعضها فهو ناقص المحبة ولا يخرج عن اسمها يدل عليه قوله صلى الله عليه وسلم لكن اتى حد في الخمر لما لعنه وقال ما اكثر ما يوتى به فقال صلى الله عليه وسلم لا تلعنوه فانه يحب الله ورسوله فاخبر انه يحب الله مع وجود ما صدر منه وفيه انه لا منافاة بين ارتكاب النهي وثبوت محبة الله ورسوله في قلب المرتكب وان تكررت منه المعصية لا تنزع منه محبة الله ورسوله انتهى — وفي حدائق الفياض للشيخ حسين البغدادي قوله المرء مع من احب اجاب بحكم عام فانما تصح الفلاح مع محبة كل الصالحين بحشرهم معهم انتهى ملخصا من عينه — وفي جوامع الكلم للشيخ المتقي رحمه الله قد يلحق الادنى بالاعلى بمحض الفضل والمنة انا وكافل اليتيم كهاتين في الجنة ارتكاب الكبائر لا ينافي حب الله ورسوله لا تلعنوه فانه يحب الله ورسوله انتهى ملخصا — وفي مدارج النبوة للشيخ عبد الحق اعظم ثواب محبت وجزاء آن بودن محبت است بالمحبوب بمعيت معنوي روحاني اگرچه مفارقت صوري در ميان بود ومعيت معنوي نيز را حاصلست انتهى ملخصا من عينه — وللشيخ الملا كي الكشميري يحشر المرء على دين خليله آمده هم خطاب انت مع من احببت سوز نوبخته است — وفي مظاهر الحق المرء مع من احب محقق قاري نے لکھا ہے کہ ظاہر حدیث کا عموم ہے کہ شامل ہے واسطے صالح اور بد بخت کے اور مؤید ہے اوسکی حدیث المرء على دين خليله انتهى ملخصا يا رسول الله سلام عليك انما الفوز والفلاح لديك سلام ايستاده ام بر پا بعليك منت قدم فرما — مو بیچاره ہوس کرد که بر کعبه سید دست برآید کبوتر زده و ناگاه رسید وصلی الله علی خير خلقه محمد خاتم

عبارت دیانت کی

فاعتبروا يا اولى الابصار وصلى الله على محمد المختار وعلى آله الاطهار واصحابه الاخيار الى يوم القرار بعد قطرات الامطار والقفار ١٢ لمولفه عفي الله له



اسا سر العظام و علی الہ و اصحابہ هم شموس الهدایة و مصابیح الظلام
اما بعد قسد اعلی العلام باعانت سید انام علیہ الصلوة والسلام و ما بوا و اولیا و کرام بتدریج یازدهم
شریف شهر ربیع الثانی سنہ راقم کمترین الانام باختتام این رسالہ المسمی بہ سراج الاسلام فی دفع
الخدشات والظلام مشرف گردید اگر کسی را ازمنی لعین سوء ظنہ بخاطر گردد نقل از اصل نسخہ ان
خود دیده تسلی خود سازد والسلام علی من اتبع الهدی

گلدستہ تاریخ از نتائج طبع زاد بہ فلک فصاحت و جوانمرد حافظ محمد یحیی صاحب رفیقی سهروردی

هر خدارا حمد بحد و ثنا و آفرین ۵	۵ دین ما محفوظ شد از رخنہ دیو لعین
گرد راسخ اعتقاد ما نجبت او لهاد	بر سر ما سایہ شان خیمہ مبسوط و قرین
بود در تاریکی وسواس جمعی پای بند	شمع دین شد روشنا از سعی ارباب الیقین
سیما از طبعزاد طالب علما حق	خواجہ زیرک منش مقبول جمع صالحین
شد بانش ذوالفقار حیدری بر یکدیان	چون مشرف شد بہمائی شاهنشاه دین
نسخہ منثور سرتا پا بیان شرع حق	تا سطح قول و تصانیف کرده هادی دین
در بیان دفع خدشات و ظلام لعن شک	چون سراج دین اسلام از براہین متین
دیده های مومنان پرنور شد از دیدنش	فرقہ نجدیہ مذموم شد اندر ذلتین
شد شگفتہ غنچہ اهل صفا از طبع او	سال مطبوعش طلب کردم ز ذهن نازنین

داد آوازم رفیقی کوشش کن از روی جاه
کوی شمشیر برہنہ از پی اعدای دین ۱۳۱۵ھ

ایضاً از طبعزاد بلبل دوحہ صداقت و ارجمند میر عبد الصمد صاحب نقشبندی

نسخہ دلپذیر شد مطبوع	خصم را دل دونیم زصمصامش
گشت لاهور کوه طور از وی	فیض او شد بہر در و بامش

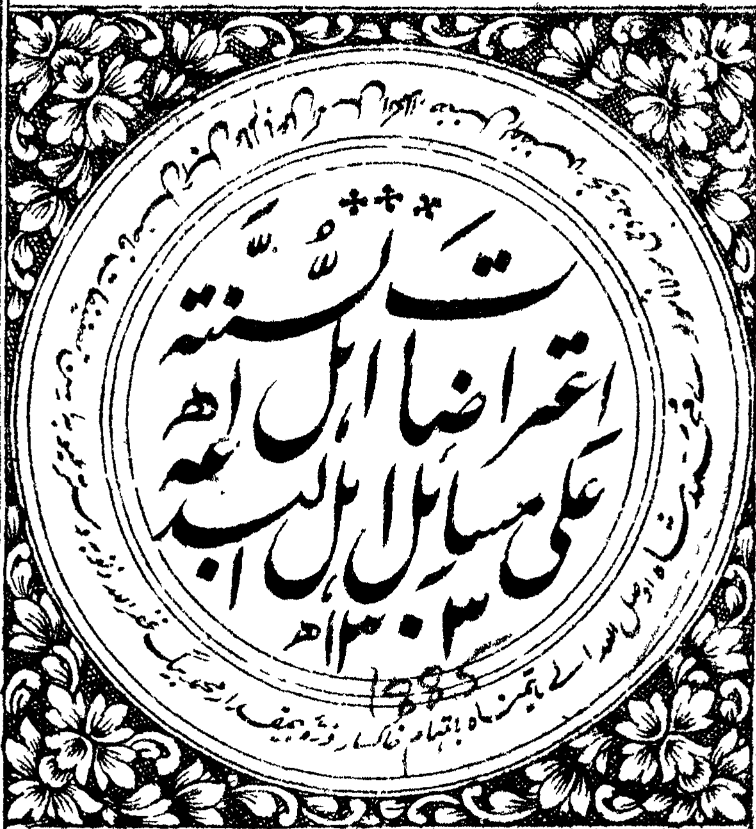
تا تعین بہر سال طبعش گفت
۱۳۱۵
فیض ارواح قدسیہ نامش

تمت

صورت اهل اسلام را بطور اعلام ارقام انکه

باید دانست که بنای مذهب فرقۀ وهابیه بر فساد و عناد و توهین انبیا کرام علیهم السلام و
تضلیل تحصیل شیوخ عظام و علماء فخام و مشرک بودن کافۀ اهل اسلام است پس ابن سعود
نجدی که در قریه درعیه ... سکونت میداشت بخیال سلطنت بنابر حصول فوج و دولت اهل اسلام
را مشرکین حکم نموده در قتل و غارت دست اندازی ... بدین ذریعه چند سال لشکر و جمعیت
حاصل ساخته در سنه ۱۲۱۸ هجری خود را امیرالمومنین ... در قریه درعیه را دار السلطنت قرار داده
پسران را بر مناصب قائم نهاده نقد حیاتش با اجل نهاد داد لیکن پسر کلانش براه
اغوا در سن ... فتنه در شهر طائف بر روس ... عوام اهل شهر تیغ بیدریغ برانده
آثار متبرکات و بقاع خیر یعنی مساجد خصوص مسجد ابن عباس رضی الله عنهما منهدم نموده مال فراوان
گرفته بخیال تصرف و غارت و قتل حرمین شریفین روانه گردید در مکه ... مکانین متبرکین نیز
داد قتل و غارت داد انجام کار که حضرت شیخ عبد الرسول صاحب را حکم القتل نموده در آن
آن شنید که ابراهیم پاشا با فوج جرار مصر بر بندر جده رسید حضرت شیخ موصوف از قتل محفوظ
مانده سعود نامسعود که امیر الجیش بود خود را با لشکر خود بخیال مقابله بر بندر جده رسانید و صبحی
بیک مقاتله مقتول و منهزم گردید تاریخ سال شکست این بجنگ ۱۲۳۰ از هرب السعود الی ...
است اما در بعض بلاد کتاب نجدی باغی رسیده بعض علما معتقد کتاب شده در
تائیدش کتب و رسائل تصنیف ساخته بر روان کردن امور شرک که عین فساد و عناد اند
بنیاد نهادند خلق اینکه نداء یا انبیاء و اولیاء و ائمه هدی ... شرک ... استغاثت مستمد
از انبیاء و اولیا بلا اشتباه مشرک ... الله عقیده ... دار ... و نماز ... نماز را
صد بار ... که در آن نظر خاتم الانبیاء مع زیادتی بعض الفاظ که موجب اهانت اند ... اراده
ممکن فیض و استفاضه از ارواح انبیاء کرام و اولیاء عظام مطلق متصور نیست تقلید
امام مذهب معین ممنوع اطعمه و ... که منذور سید الانبیاء و امامین کریمین یعنی
حسنین و مشاهیر اولیا باشند خوردن آن ناروا و در مساجد نمازیان حنفی المذهب

ولتكن منكم أمة يدعون إلى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر



در مطبع ربی اهوانی پیر شاه واقع دہلی منطبع گردید

297
162

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید المرسلین وعلی آلہ المقربین واصحابہ المکرمین اما بعد
پس فقیر حقیر قریشی صدیقی النسب سنی حنفی المذہب مسمی **محمد شاہ** اوصلہ اللہ تعالی الی
مایرضاہ بخدمت اہل اسلام عرض کرتا ہے کہ یہ کتاب مستطاب مسمی بہ **اعتراضات**
اہل السنۃ علی مسائل اہل البدعۃ مشتمل ہے چند مسائل اور مقدمہ اور خاتمہ پر

وہو المستعان | **مقدمہ چند امور میں** | وعلیہ التکلان

امر اوّل

امر اول یہ ہے کہ زمانہ قرون ثلثہ کا یعنے زمانہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کا خیر ہے زمانہ
مابعد سے امر دین میں اور زمانہ مابعد قرون ثلثہ کا دن بدن زمانہ ظہور اور شیوع کذب اور
خیانت اور ترقی شر و فساد کا ہی بحکم احادیث صحیحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے **عن** عبد اللہ بن مسعود
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجئ قوم
تسبق شہادۃ احدہم یمینہ ویمینہ شہادتہ متفق علیہ **و عن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم ان بعدہم قوما یشہدون و
لا یستشہدون ویخونون ولا یؤتمنون الحدیث متفق علیہ **و عن** عبد اللہ بن عمر ان عمر خطب
بالجابیۃ فقال یا ایہا الناس انی قمت فیکم کما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال اوصیکم
باصحابی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشو الکذب رواہ الترمذی **و عن** عمر بن الخطاب

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشو الکذب ذکرہ الترمذی فی صحیحہ فی ابواب الشہادات **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب رواہ النسائی باسناد صحیح کما فی اللمعات والمرقات ومتنہ مذکور فی المشکوۃ **وعن انس** بن مالک قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم رواہ البخاری وذکرہ فی المشکوۃ فی کتاب الفتن **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین السنتہم احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذیاب رواہ الترمذی ذکرہ فی المشکوۃ فی باب الریاء

امر دوم

امر دوم یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے یعنی جو شخص کہ دین اسلام مین کوئی امر منکر دیکھے تو اوسکو اوس امر منکر سے منع کیا جاوے اور جو شخص کہ دین اسلام مین کوئی امر منکر نکالے وہ مبتدع ہے اوسکو اوس بدعت سے روکیا جائے اور امور منکرہ جو نکالے گئے ہون وہ تقریر اور تحریر سے رد کیے جائین اور اہل سنت کو وہ امور منکرہ بتلا دیے جائین تاکہ لوگ واقف ہوکر اون امور منکرہ سے باز آئین بحکم قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے **قال اللہ تعالی** ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر **وعن ابی** سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم

امر سوم

امر سوم یہ ہے کہ جرح و قدح اہل جرح کی واجب ہے امر دین مین یعنی جو شخص کہ اوس مین کوئی امر ہو کہ اوسکی وجہ سے اوسکی روایت اور قول پر اعتماد شرع مین نہووے جیسا کہ غیر عادل یا غیر ضابطہ ہو یا مبتدع ہو تو واجب ہے تقریر اور تحریر سے جرح و قدح اوسکی کہ یہہ

نص غیر ماول ہے یا نہ ضابطہ ہے یا بتوع ہے تاکہ اہل سنت واقف ہو کر اوسکی رعایت
اور مدار اعتماد دین بحکم قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے باتفاق علماء دین کے
قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواہ مسلم وذکرہ
فی المشکوۃ **وعن** ابن سیرین قال لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنۃ قالوا
سموا لنا رجالکم فینظر الی اہل السنۃ فیوخذ حدیثہم وینظر الی اہل البدع فلا یوخذ حدیثہم رواہ مسلم
فی صحیحہ باب ان الاسناد من الدین فاعلم ان ابن سیرین من اجلۃ التابعین وکان
فاعل قالوا اہل القرون الثلثۃ من الصحابۃ والتابعین وتبع التابعین رضی اللہ عنہم اجمعین
فقد تبین بالحدیث الصحیح کون مذہب الصحابۃ والتابعین وتبع التابعین عدم الاعتماد علی
روایۃ اہل البدع وقولہم فی مسائل الدین **وقال** الامام النووی فی شرح صحیح مسلم الباب
المذکور اعلم ان جرح الرواۃ واجب بالاتفاق للضرورۃ الداعیۃ لصیانۃ الشریعۃ المکرمۃ ولیس
من الغیبۃ المحرمۃ بل ہو من النصیحۃ للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمین لم یزل فضلاء الائمۃ
واخیارہم واہل الورع منہم یفعلون ذلک کما ذکرہ مسلم فی ہذا الباب عن جماعات منہم انتہی

امر چہارم

امر چہارم یہہ ہے کہ بحکم مثل مشہور کل جدید لذیذ ہے قدیم الایام سے عادت جاری ہے کہ اکثر
جہلا فریب کہا جاتے ہین ساتھ محدثات امور کے یعنے فریب کہا جاتے ہین
ساتھ نئے نئے امور کے جو نکالیجاتے ہین باعث ہین اور نہایت سرعت اور جلدی
کرتے ہین قبول کرنے مین اقوال کو جو خطا اور ساقط ہین نزدیک علماء دین کے لہذا جرح قدح
کرنا اونکا اور رد کرنا انکے مسائل کا واجب ہے واسطے صیانت اور محافظت دین کے
تاکہ بچین اوسنے اور اونکے مسائل سے ناواقف لوگ جیسا کہ مصرح بیان کیا صاحب
صحیح مسلم نے اپنی صحیح مسلم کے باب صحت الاحتجاج مین اور فرمایا لما تخوفنا من شرور

الواقب وتعرز الجهلة بمشتبهات الامور واسرعهم الی اعتقاد خطاء المخطئین والاقوال
التی تصلہ عند العلماء اینا الکشف عن فساد قوله ورد مقالته بقدر مایلیق بها من الرد واجری
علے الامام واحمد لها عاقبة ان شاء اللہ تعالے انتھے ❊ ❊ ❊ ❊

امر پنجم ❊

امر پنجم یہ ہے کہ بیان کرنا چند مسائل اور عقائد غیر مقلدین کا لابد اور ضروری ہے
دو وجہ سے وجہ اول یہ ہے کہ گروہ غیر مقلدین کا جو حادث ہوئے ہین بعد بارہ سو
برس کے اس ملک ہندوستان مین وہ گروہ اہل بدعت ہے نہ اہل سنت اور مصداق
ہے ان امور اربعہ مذکورہ کا لہذا جرح وقدح کرنا انکا اور رد کرنا انکے مسائل اور
عقائد کا واجب ہے واسطے صیانت اور محافظت دین کے تاکہ بچین اونسے اور
انکے مسائل اور عقائد سے ناواقف لوگ اہل سنت وجماعت کے لیکن معرفت
اور پہچان مبتدع اور اہل بدعت ہونے اس گروہ غیر مقلدین کی متوقف ہے بیان
کرنے مسائل اور عقائد پر کہ وہ مخالف ہین قرآن شریف اور حدیث صحیح اور اہل سنت
وجماعت کی جیسا کہ اور گروہ اہل بدعت کی مخالف ہین مگر علامت اہل بدعت ہونیکی
اس زمانہ مین یعنی بعد قرون ثلثہ یا اربعہ کی یہہ ہے کہ وہ مسائل اور عقائد مخالف
ہون مذہب ائمہ اربعہ کے یعنے مذہب امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ
اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہم کے اور جو مسائل اور عقائد مخالف ہونگے
مذاہب اربعہ کو وہ مخالف ہونگے قرآن شریف اور حدیث صحیح کے جو قرار داد ہے نزد
اہل سنت وجماعت کے کیونکہ اہل سنت جماعت بعد قرون ثلثہ یا اربعہ کے مجتمع اور
منحصر ہو گئی ہین مذاہب اربعہ مین جیسا کہ خاتمہ مین بیان کیا جائیگا ان شاء اللہ تعالے
اور وجہ دوم یہ ہے کہ عادت گروہ غیر مقلدین کی یہہ ہے کہ جابجا دوڑتے پھرتے ہین
جہان کہین موقع پاتے ہین ہین ہوس لوگون کے تئین ڈال کر فساد دین کرتی پھرتی ہین چنانچہ ہو لوگ

۵

محمد سعید کنجاہی شاگرد مولوی نذیر حسین دہلوی جو اپنے تئین بالفعل
پشاوری کہلاتا ہے وہ ایک آدمی مباحثہ پیشہ ہے اوسنے چھہ سات برس سے بہت
اشتہار طلب مباحثہ کے چھپوا کر اپنے پاس رکھہ لیئے ہین چنانچہ جہان کہین جاتا ہے سو دو
یا کم وہ اشتہار لوگونکے پیش کرتا ہے اور یہہ کہتا ہے کہ بلاؤ کسی مولوی کو کہ میرے
ساتھہ مباحثہ کرے ورنہ تم لوگ جو مسائل مین بیان کرتا ہون اونکو قبول کر و یعنے
غیر مقلد ہو جاؤ لیکن موجب قاعدہ ان ارادۃ اللہ غالبۃ ایسا اتفاق ہوتا ہے
کہ اوسکو کوئی شخص رشد کامل مقابل پیش آتا ہے وہانسے چل کر اور کسی گانو مین جا دم
لیتا ہے اسیطرح کرتا پھرتا ہے چنانچہ شہر جونا گڈہ مین گیا وہان جاکر لاف زنی شروع
کی اور اشتہار مذکور کو پیش کیا خداوند کریم نے ایک شخص خیرات علیخان بنگش کو کھڑا کردیا
اوسکو دیکھکر وہانسے چل کر شہر الور مین جا دم لیا وہان جاکر لوگونسے اسی کیفیت
سے پیش آیا خداوندکریم نے مولوی **محمد علی** وکیل کو مقابل اوسکا کردیا اور مجلس مباحثہ
منعقد ہوئی اور نوبت بعدالت پہونچی وہان سے بھی موقع پاکر چلا آیا ثم ثم
معلوم ہوتا ہے کہ وہانسے چلا ہوا فرخ آباد مین آکر دم لیا وہان خداوندکریم نے مولوی
عبد الجلیل پشاوری کو مقابل کردیا اب دیکھئے یہان کیا منظور الٰہی ہے لہذا
یہہ چند مسائل او عقائد غیر مقلدین کے اہل سنت جماعت پر بیان کیئے جاتے ہین
کہ وہ مسائل او عقائد کتب ائمہ غیر مقلدین مین اور تلامذہ ائمہ غیر مقلدین مین مذکور اور
موجود ہین تاکہ معلوم ہوجائے اہل سنت جماعت کو کہ یہہ مسائل نتیجہ ہے غیر مقلدی کا
کیونکہ غیر مقلد اسی غیر مقلدی کو ہاتہہ مین لیکر مجتہد اور محقق بنکر جیسا اوسکی راے فاسد مین
آتا ہے وہ ایسے ایسے مسائل اپنی تقریر اور تحریر مین بیان کرتا ہے اور اپنے مسائل
فاسد کو حق بتلاتا ہے اور بحکم حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعجاب کل ذی رای
برایہ رواہ الترمذی وابن ماجہ مسائل مذکورہ یہ جسمیح قبح سے پیش آتا ہے اور بحکم

حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن آخر ہذہ الامۃ اولہا رواہ الترمذی کے
ائمہ دین پر لعن طعن کرتا ہے اور زبان درازی سے پیش آتا ہے اور نیز اس فرقہ
غیر مقلدی میں مفسدان دین اسلام کو اور اہل غرض فاسد کو خوب موقع فساد دین کا نکالنے
اور حصول غرض فاسد کا خوب ملتا ہوگا باینطور کہ ہر مقلد ہمیشہ نئے نئے مسائل نکالتا
رہیگا اور ہمیشہ دین بہ تبدل اشخاص غیر مقلدین کے بدلتا رہیگا حتے کہ گھر گھر کا دین
مذہب جدا جدا ہو جائیگا اور اسوقت دین اسلام ملعب معلوم ہوگا کہ نتیجہ اسکا یہہ ہوگا کہ کوئی
مفسد دین غیر مقلدی کو وسیلہ بنا کر اپنا دین فاسد بدعوی حقانیت خوب جاری کریگا رفتہ
رفتہ دین اسلام نرہیگا بلکہ نام اسلام بھی نرہیگا کوئی اور دین ہو جائیگا یہ نتیجہ ہے غیر مقلدی کا
بخلاف مقلدان اہل سنت و جماعت مذہب خاص کی ائمہ اربعہ سے کیونکہ وہ پابند
مذہب کے ہیں لہذا کوئی نیا مسئلہ نہیں نکالسکتے لہذا یہ چند مسائل غیر مقلدی اور غیر
مقلدین کے جمع کئے گئے ہیں تاکہ اگر کوئی غیر مقلد کسی جا پر اہل سنت و جماعت پر
فساد دین ڈالے تو یہہ مسائل غیر مقلدی اور غیر مقلدین کے پیش کر کے الزام
دیا جائے کہ یہہ یہہ مسائل غیر مقلدی اور ائمہ غیر مقلدین اور تلامذہ ائمہ غیر مقلدین کے ہیں
کہ وہ مخالف ہیں قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور علماء دین کے اور اسیطرح ہمیشہ
مسائل غیر مقلدی اور غیر مقلدین کے جون جون آخر زمانہ ہوتا جائیگا مسائل اونکے
بدتر اور خراب ہوتے جائینگے بحکم ان دو حدیثین کے عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین السنتہم
احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذیاب رواہ الترمذی و عن انس بن مالک قال
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ
حتے تلقوا ربکم رواہ البخاری لکن پہلے بیان مسائل معہودہ سے ایک قاعدہ جو
کلام مولوی محمد سعید کنجاہی سے معلوم ہوتا ہے بیان کیا جاتا ہے

ہان تجریح مسائل مذکورہ بدرجہ ہوئی بجا ہے واقعی مولوی محمد سعید بنارسی [illegible]
ارادہ ہوا جائے لیکن بیان اوس قاعدہ کا یہہ ہے کہ مولوی [illegible] حسین نے
اپنی کتاب ہدایت القلوب القاسیہ مطبع انصاری دہلی کے صفحہ ۳۰ مین فرمایا
و اہم انکے نزدیک جبتک انزال نہو غسل نہین آتا جو آب ہی ہم لوگ غیر اہلحدیث
ہمارے نزدیک غیبوبت حشفہ سے غسل واجب ہوجاتا ہے الی ان قال یہہ مذہب
داؤد نے نفس کہ حضرت عثمان و بخاری و داؤد ظاہری و ایک جماعت صحابہ و تابعین
اگر کوئی مذہب انکا اختیار کرے اور حدیث عائشہؓ کو اوسکا ناسخ نہ سمجھے تو اوسپر کچھہ قباحت
نہین ہاتھہ بجز وقفہ پس معلوم ہوا اس کلام مولوی صاحب سے یہہ قاعدہ کہ جب کوئی صاحب
کسی اہل علم کا مذہب اختیار کرکے اوسپر عمل کرے اور حدیث ناسخ کو ناسخ نہ سمجھے
تو اوسپر کچھہ قباحت نہین ہے ؛

مسائل غیر مقلدین

مسئلہ اوّل

اگر پانی قلتین سے قلیل ہو یا زائد اوس پانی مین کتا یا خنزیر بچایا اوسی طرح
نجاست قلیل پڑجائے کہ اوس سے تو رنگ مزہ نہ بدلے وہ پانی پاک ہے
چنانچہ مولوی صدیق حسن قنوجی نے اپنی کتاب [illegible] مطبوعہ [illegible] و مولوی نذیر حسین
[illegible] کے صفحہ [illegible] مین فرمایا ہے پانی پاک ہے اور پاک کرنیوالا جبتک نکالتی اوسکے
ان دو وصف کوئی چیز مگر نجاست کہ بدل دے اوسکی بو اور رنگ اور مزہ کو
دوسرے وصف سے جو نکالدے اوسکو نام آب مطلق سے کوئی پاک چیز ملنے
والی اور نہین فرق درمیان تہوڑے اور بہت اور زیادہ [illegible] کے
اور جنبی اور تہوڑی اور مستعمل غیر مستعمل کے نتیجے بجز وقفہ پس موجب قاعدہ مذکورہ

جو مسئلہ کرے جیسا مولوی صدیق حسن اور مولوی نذیر حسین کا اعتبار کرکے اوسپر عمل کرے

تو اوسپر کچھ قباحت نہین

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے احادیث صحیحہ اور جمہور علماء دین کے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہور اناء احدکم اذا ولغ الکلب فیہ ان یغسلہ سبع مرات رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیرقہ ثم لیغسلہ سبع مرات رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلاثا فانہ لا یدری این باتت یدہ متفق علیہ قال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب کراہیۃ غمس المتوضی وغیرہ یدہ مذہبنا ومذہب الجمہور ان الماء التعلیل اذا وردت علیہ نجاسۃ نجستہ وان قلت ولم یتغیر انتہی وقال الامام النووی فی باب حکم ولوغ الکلب مذہبنا ومذہب الجماہیر انہ ینجس بولوغہ

مسئلہ دوم

بعد بیت حشفہ کو بغیر انزال کے کوئی صاحب مذہب داؤد ظاہری کا اختیار کرکے موجب غسل جانے تو اوسپر کچھ قباحت نہین چنانچہ مولوی محمد سعید کنجاہی نے اپنی کتاب ہدایۃ القلوب القاسیہ مطبوعہ کی صفحہ ۳۶ مین فرمایا ہمارے نزدیک تو حشفہ کی غیبوبت سے غسل واجب ہوجاتا ہی ہان البتہ یہہ مذہب نہ آئی غسل کا حضرت عثمانؓ ونجارئی وداؤد ظاہری وایک جماعت صحابہؓ وتابعینؒ کا ہی اگر کوئی صاحب انکا مذہب اختیار کرے اور حدیث عائشہؓ کو اسکا ناسخ نہ سمجھی تو اوسپر قباحت نہین لیکن بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب

اسپر عمل کرے کہ حشفہ غائب کرکے جماع کرے اور منزل نہو تو بعد اسکے غسل نہ کرے اور نماز کو بغیر غسل کیے پڑھے پڑھا دے تو اوس پر کچھ قباحت نہین ہے

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہی احادیث صحیحہ اور جمہور علماء دین بلکہ اجماع امت کے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس احدکم بین شعبہا الاربع ثم جہدہا فقد وجب الغسل متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس بین شعبہا الاربع ثم جہدہا فقد وجب علیہ الغسل وان لم ینزل رواہ مسلم وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس احدکم بین شعبہا الاربع ومس الختان الختان فقد وجب الغسل رواہ مسلم وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل رواہ الترمذی وقال حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وہو قول اکثر اہل العلم من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو بکر وعمر وعثمان وعلی وعائشۃ والفقہاء من التابعین ومن بعدہم مثل سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق قالوا اذا التقا الختانان وجب الغسل انتہی ثم قال والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم علی انہ اذا جامع الرجل امراتہ فی الفرج وجب علیہما الغسل وان لم ینزل انتہی قال النووی فی شرح مسلم فی باب بیان ان الجماع کان فی اول الاسلام لا یوجب الغسل الا ان ینزل وبیان نسخہ اعلم ان الامۃ مجتمعۃ الآن علی وجوب الغسل بالجماع وان لم یکن معہ انزال وعلی وجوبہ بالانزال انتہی ثم قال بعدہ ومعنی الحدیث ان ایجاب الغسل لا یتوقف علی نزول المنی بل متی غابت الحشفۃ فی الفرج وجب الغسل علی الرجل والمراۃ لا خلاف فیہ الیوم وقد کان فیہ خلاف لبعض الصحابۃ ومن بعدہم ثم انعقد الاجماع

مسئلہ

پیشاب لڑکے شیر خوار کا یعنے جبتک وہ دودھ پیتا ہے پاک ہے چنانچہ

ف۵ کہا امام نووی نے شرح مسلم کے باب بیان ان الجماع کان فی اول الاسلام لا یوجب الغسل الا ان ینزل وبیان نسخہ میں [illegible] الجماع کا وجوب غسل پر و انزال پر [illegible] غسل واجب ہے [illegible]

مولوی صاحب جس مسئلہ اپنی کتاب طریقۂ محمدیہ کے صفحہ ۷ مین فرمایا نجاست کو دور کرنیکے
ذریعہ کا متعلق کرو مسئلہ لڑکے شیرخوار کا انتہی بجرفہ تین بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے
اگر کوئی شخص اسپر عمل کرے کہ کپڑا اور برتن اور زمین اور مکان وغیرہ اس پیشاب سے
پاک نکرے اور نماز پڑھلیوے تو اوس پر کچھ قباحت نہین +

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے **عن** ام قیس بنت محصن انہا
اتت بابن لہا صغیر لم یاکل الطعام الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فدعی بماء فنضحہ ولم یغسلہ متفق علیہ **وعن**
عائشۃ قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبی یرضع فبال فی حجرہ فدعی بماء فصبہ
علیہ رواہ مسلم **وعن** لبابۃ بنت الحارث قالت کان الحسین ابن علی فی حجر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فبال علی ثوبہ فقلت البس ثوبا واعطنی ازارک حتی اغسلہ قال انما
یغسل من البول الانثی وینضح من بول الذکر رواہ احمد وابو داود وابن ماجہ ذکرہ فی المشکوۃ
فی باب تطہیر النجاسات **وعن** عمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یغسل الثوب
من خمس من البول والغائط والمنی والدم والقی رواہ الدار قطنی وذکرہ العینی فی شرح الہدایہ
والشیخ ابن الہمام فی فتح القدیر فی باب الانجاس وجیداہ **وعن** اسماء بنت ابی بکر
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب ثوب احدکن الدم من الحیضۃ فلتقرصہ
ثم لتنضحہ بماء ثم لتصل فیہ متفق علیہ فہذا الحدیث یدل علی وجوب ازالۃ النجاسۃ عن الشیء
المتنجس بہا بالمزیل سواء کان دما مسفوحا او بولا او غیر ذلک من النجاسات فہذہ الاحادیث
فی غسل بول الصبی ونضحہ والصب علیہ موجودۃ ولم یات حدیث فی ان الرضیع بال علی
ثوبہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بہ من غیر غسل ونضح وصب فقد علم ان ہذہ الاحادیث نص
فی الدلالۃ بول الصبی علی الثوب المتنجس قال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب حکم بول الطفل

واعلم ان هذا الخلاف انما هو فی کیفیة تطهیر الشئ الذی بال علیه الصبی ولا خلاف فی
نجاسته وقد نقل بعض اصحابنا اجماع العلماء علی نجاسة بول الصبی انه لم یخالف فیه الا داؤد الظاهری
وقال الخطابی وغیره ولیس تجویز من جوز النضح فی بول الصبی من اجل ان بوله لیس بنجس ولکنه
من اجل تخفیف فی ازالته انتهی **وقال** العینی فی شرح الهدایه فی باب الانجاس
والتطهیر وهو علی انواع اربعة الاول بول الآدمی الکبیر فحکمه انه نجس مغلظ باجماع المسلمین من
اهل الحل والعقد ونقل ابن المنذر الاجماع عن اصحابنا واصحاب الشافعی والثانی بول الصبی الذی
لم یطعم فکذلک عند جمیع اهل العلم قاطبة الا ما نقل عن داؤد الظاهری انه قال بطهارته ولا یعتبر خلافه انتهی

مسئله چهارم

استنجا کرنا ساتهه پانی وغیره کے بدعت ہے اور بدعت وه ہے جو آنحضرت کے
زمانه مین نهوا اور حکم اس بدعت کا عذاب الیم ہے چنانچه مولوی عبد الله محمدی نے
اپنی کتاب اعتصام السنة مطبوعه مطبع مطلع نور کانپور کے صفحه ۱۹ مین فرمایا لم تثبت

استطابة الاحجار والمیاه للذکر والانثیٰ من رسول الله صلی الله علیه وسلم نه ثابت هوا
استنجا پتهر اور پانی کا واسطے هیشاب مرد اور عورت کے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے

والذی ما کان فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فهو بدعة اور وه چیز که نه تهی زمانه رسول الله
صلی الله علیه وسلم مین وه بدعت ہے انتهی پهر کها مولوی عبد الله محمدی نے اپنی
کتاب ایصال طریق المصلین الی طریق رسول رب العلمین مطبوعه مطبع مطلع نور کانپور کے
صفحه ۷ مین اور بدعت اوسے کهتے هین جو زمانه رسول مقبول صلی الله علیه وسلم مین
نهو مصداق اسکا قول عمر کا بیچ تراویح مین نعم البدعة بری بدعت ہے تراویح بیدا
اسکو بخاری نے اور حکم اسکا حکم اس آیت مین ہے فبشرهم بعذاب الیم یعنے بشارت
دے تو عذاب درد دهنده کی انتهی پس موجب قاعده محمد سعید کنجاهی کے کوئی مسلمان
مثل عبد الله محمدی کا اختیار کرے که استنجا پیشاب سے ساتهه پانی وغیره کے بدعت ہے

اور اگر نہیں کیا اور ان سے نماز پڑھے پڑھا دے تو اوسمیں کچھ قباحت نہین

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے احادیث صحیحہ اور مذہب صحابہ اور تابعین وغیرہم کے **عن** ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحائط من حیطان المدینۃ او مکۃ فسمع صوت انسانین یعذبان فی قبورہما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذبان وما یعذبان فی کبیر کان احدہما لایستنزہ من بولہ وکان الآخر یمشی بالنمیمۃ ثم دعا بجریدۃ فکسرہا کسرتین فوضع علی کل قبر منہما کسرۃ فقیل لہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم فعلت ہذا قال لعلہ ان یخفف عنہما ما لم تیبسا متفق علیہ **وقال** البخاری فی صحیحہ باب ما جاء فی غسل البول قال النبی صلی اللہ علیہ لصاحب القبر لایستنزہ من بولہ انتہی **وعن** عائشۃ قالت مرن ازواجکن ان یغسلوا اثر الغائط والبول فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعلہ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ والبیہقی ذکرہ ابن حجر العسقلانی فی تخریج احادیث الہدایۃ **وعن** ابی قتادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال احدکم فلا یمس ذکرہ بیمینہ ولا یستنجی بیمینہ رواہ ابن ماجہ والبخاری فی صحیحہ فی باب لایمسک ذکرہ بیمینہ اذا بال **وقال** الترمذی فی صحیحہ فی باب الاستنجاء بالحجارۃ وہو قول اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم راوا ان الاستنجاء بالحجارۃ یجزی وان لم یستنج بالماء اذا انقی اثر الغائط والبول وبہ یقول الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق انتہی **وقال** القسطلانی فی شرح البخاری فی باب الاستنجاء بالماء والذی علیہ جمہور السلف والخلف ان الجمع بین الماء والحجر افضل سعا کان منتشرا اولا

مسئلہ پنجم

پیشاب گدہے اور خنزیر اور گدہے اور خچر اور جمیع جانور غیر ماکول اللحم کا اور پس خوردہ کتی اور خنزیر اور جمیع جانور غیر ماکول اللحم کا پاک ہے نجس چنانچہ وہ مذہب

ظاہر ہے اور مولوی صدیق حسن کا کہ مولوی صدیق حسن نے رد کیا یعنی لعاب کو طاہر

اور بچھر اور گوبری کو نجس کہا ہے اور جلد خنزیر کا جو مجرد ہو لحم خنزیر سے اور باقی سب اجزا

خنزیر کا جو سوائے لحم خنزیر کے ہے پاک ہیں نہ نجس نزد مولوی صدیق حسن کے لیے

خنزیر نجس اللحم ہے نجس العین کیونکہ مولوی صدیق حسن صاحب نے مرجع ضمیر فانہ رجس کا

لحم خنزیر کو قرار دیا ہے نہ نفس خنزیر کو پھر یہہ قاعدہ بیان کیا کہ تحریم شئی کی نجاست

شئے پر دال نہیں اور غسل شئی کا مستلزم نجاست شئی کو نہیں اسواسطے کہ محتمل ہے

کہ نظافت کیلئے ہو نہ ازالہ نجاست کیلئے اور نجاست اور حیثیت او رکسیت

شئے کی نہیں دال نجاست شئی پر وقت فقدان قرینہ کے چنانچہ مولوی صدیق حسن نے

اپنی کتاب روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۹ مین فرمایا **فصل**

النجاسات وہی غائط الانسان مطلقا وبولہ الا الذکر الرضیع ولعاب الکلب وروث

ودم حیض ولحم خنزیر وفیما عدا ذلک خلاف والاصل الطہارۃ ولا ینقل عنہا الا ناقل صحیح لم یعارضہ

ما یساویہ او یقدم علیہ انتہی **ثم قال** بعد سطور فیما لم یرد فیہ من الادلۃ ما یدل

علی نجاستہ فلیس لاحد من عباد اللہ تعالی ان یحکم بنجاستہ بمجرد رأی فاسد او غلط فی الاستدلال

کما یدعیہ بعض اہل العلم من نجاستہ ما حرم اللہ تعالی زعما ان النجاسۃ والتحریم متلازمان

وہذا الزعم من ابطل الباطلات فالتحریم للشئی لا یدل علی نجاستہ مطابقۃ ولا تضمنا ولا

التزاما فتحریم الخمر والمیتۃ والدم لا یدل علی نجاستہ ذلک انتہی **ثم قال** قبل سطر فی

جواب ادلۃ القائلین بنجاستۃ المنی والامر الرابع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

یغسل موضع المنی من ثوبہ ویجاب بان ہذا فعل لا یصلح لاثبات النجاسۃ المستلزم

لوجوب الازالۃ مع احتمال ان یکون غسلہ لقصد النظافۃ من مخالطۃ النظافۃ انتہی

ثم قال بعد سطور فان قلت اذا کان ما تقدم نجاسۃ منی او رجسیتہ او رکسیتہ یدل

علی انہ رجس کما قلت فی نجاسۃ الروث ولحم الخنزیر فکیف لم تحکم بنجاسۃ الخمر

قوله تعالى انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس قلت لما وقع متعرضا بالانصاب والازلام كان ذلك فيه قرينة صارفة لمعنى الرجسية الى غير النجاسة الشرعية انتهى

ثم قال ع قبل سطور قام الدليل على رجع الضمير فى قوله تعالى فانه رجس الى جميع ما تقدم فى الآية من الميتة والدم المسفوح ولحم الخنزير كان ذلك مفيدا لنجاسة الدم المسفوح والميتة ولكنه لم يرد ما يفيد ذلك بل النزاع كائن فى رجعه الى الكل او الاقرب والظاهر رجوعه الى الاقرب وهو لحم الخنزير لافراد الضمير ولهذا جزمنا بنجاسة لحم الخنزير دون الميتة والدم المسفوح الذى ليس دم حيض انتهى ثم قال ع قبل سطور تحت قوله وروث الدليل على نجاسة ما تقدمت الاشارة عليه من قوله صلى الله عليه وسلم فى الروثة انها ركس والركس فى اللغة النجس فالروثة نجس وهو المطلوب وقد ذكرنا كلام التيمى فى تخصيص ذلك بروث الخيل والبغال والحمير انتهى كلام مولوى صديق حسن ليس خلاصہ کلام مذکور کا یہ ہے کہ نجاست اشیاء کی منحصر ہے چھ چیزوں میں اول غائط انسان صغیر و کبیر کا دوم بول انسان کبیر کا نہ صغیر کا سوم لعاب کتے کا اور چہارم روث یعنی لید گھوڑے اور گدہے اور خچر کی پنجم خون حیض کا ششم گوشت خنزیر کا اور باقی سب اشیا میں حلال ہے اور اصل طہارت ہے یعنے باقی ہے اور نہ چھوڑے اس اصل کو یعنی اس طہارت کو کوئی شخص مگر جو ناقل ہو حدیث صحیح کا جو معارض ہو سکے یا ہو کوئی دلیل مساوی یا قوی اس سے اور تحریم شے کی نجاست شے پر دال نہیں اور غسل شے کا مستلزم نجاست شے کو نہیں کیونکہ محتمل ہے کہ وہ غسل نظافت کیلئے ہو نہ ازالہ نجاست کیلئے اور رجسیت ادبیہ کسی شئے کی دال نجاست شئ پر نہیں وقت قرینہ صارفہ کے اور رجع ضمیر فانه رجس کا لحم الخنزیر ہے نہ خنزیر سا و میتہ او دم مسفوح اور روث مختص ہے ساتھ روث خیل او بغل او حمار کے تمام ہوا خلاصہ کلام مولوی صدیق حسن کا اب حاصل کلام مذکور کا یہ ہے کہ مولوی صدیق حسن نے اول نجاست ان چھ چیز کی بیان کی

یہہ بیان کیا کہ باقی سب اشیا میں جو سوائے ان چہہ چیز مذکورہ کے ہین اوس
خلاف ہے اور اون مین اصل طہارت ہے اور اس طہارت کو نہ چھوڑے کوئی مگر
مگر جو ناقل ہو حدیث صحیح کا جو معارض ہو سکے یہ ہو کوئی دلیل مساوی اوسکی یا قوی
اس سے یہہ بیان کیا ادلہ نجاست ان چہہ چیز مذکور اور یہ بیان کی کوئی دلیل
نجاست کسی شی کی باقی اشیا سے بلکہ واسطے ساقط کرنے نجاست باقی اشیا کے
یہ قاعدہ قرار دیا کہ تحریم شے کی نجاست شی پر دال نہین اور غسل شے کا مستلزم شی کو
نہین اور نجاست اور حرمت اور کراہت شی کی دال نجاست شے پر نہین وقت قرینہ
صارفہ کے پس اگر کوئی دلیل نجاست باقی اشیا کی نزد مولوی صدیق حسن صاحب
کے ہوتی تو بیان کرتے پس جبکہ نجاست ان چہہ چیز کی بیان کی اور نہ بیان کی کوئی
دلیل نجاست باقی اشیا کی تو ثابت ہوا کہ نزد مولوی صدیق حسن صاحب کے
نجاست ان چہہ اشیاء مذکورہ کی ثابت ہے اور نجاست باقی اشیاء کی غیر ثابت
اور خلاصہ کلام مولوی صدیق حسن کا امر خنزیر مین یہ ہے کہ خنزیر نجس اللحم ہے نہ
نجس العین یعنے لحم خنزیر کا نجس ہے اور باقی سب کچھہ خنزیر کا پاک ہے پس بموجب
قاعدہ مولوی محمد سعید کنجاہی کے اگر کوئی صاحب مذہب مولوی صدیق حسن اور
ظاہریہ کا اختیار کرے کے باقی اشیاء کو پاک جانی اور ایسا ہی سب کچھہ خنزیر کا
سوائے لحم خنزیر کے پاک جانی اور کپڑے اور برتن وغیرہ کو اوسنے پاک نکرے اور نماز
پڑھے پڑھا وے اور ایسا ہی کہال خنزیر مین نماز پڑھے پڑھا وے یا پانی قلیل مین
پڑ جاوے اوس پانی کو پاک جانی اور اوس پانی سے نماز پڑھے پڑھاوی تو اوسپر کچھ قباحت نہین

الاعتراض

یہہ مسئلہ خلاف ہے احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے عن انس قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه رواه الدارقطني

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر عذاب القبر
من البول رواه الحاكم في مستدركه وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استنزهوا
من البول فان عامة عذاب القبر منه رواه الدارقطني وقال ابن حجر العسقلاني
في تخريج احاديث الهداية في باب الانجاس حديث استنزهوا من البول
صحيح انتهى وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اكثر
عذاب القبر من البول فاستنزهوا منه رواه الطبراني والدارقطني والبيهقي كلهم
سكتوا عنه وعن عبادة بن الوليد عن ابيه عن جده سألت رسول الله
صلى الله عليه وسلم اتى الغائط فامرني ان آتيه بثلثة احجار فوجدت حجرين والتمست
الثالث فلم اجده فاخذت روثة فاتيته بها فاخذ الحجرين والقى الروثة وقال هذا ركس
رواه البخاري فذلك الحديث يدل على نجاسة الارواث كلها لان الروثة كانت
لماكول اللحم كالخيل وغير ماكول اللحم كالحمار وغيره فلما كانت مطلقة غير مقيدة
دل الحديث على نجاسة روث كل حيوان سواء كان ماكول اللحم وغير ماكول اللحم
وقال القسطلاني في شرح البخاري في باب ابوال الابل والدواب وظاهر
قول المؤلف في ترجمة ابوال الابل والدواب جعل الحديث حجة لطهارة الارواث
والابوال مطلقا كالظاهرية الا انهم استثنوا بول الآدمي وروثه وتعقب بان القصة
في ابوال الماكول ولا يسوغ قياس غير الماكول اللحم على ماكول اللحم لظهور
الفرق انتهى ثم قال قبل سطور وذهب الشافعي وابو حنيفة والجمهور الى
ان الابوال كلها نجسة الا ما عفي عنه وحملوا الحديث على التداوي
فليس فيه دليل الاباحة في غير حال الضرورة انتهى –

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم براز کو اور امر کیا مجھکو کہ لاؤں [illegible]
[illegible] تلاش کی تیسری کی لیکن نہ پایا پھر لے لیا میں نے ایک [illegible]
[illegible] آنحضرت علیہ السلام نے [illegible] اور ڈال دیا روثہ کو [illegible] اسکو بخاری نے
[illegible] نجاست کل ارواث پر کیونکہ روثہ ہوتا ہے واسطے ماکول اللحم کے جیسا کہ گھوڑا اور واسطے غیر ماکول اللحم کے جیسا کہ [illegible]

وقال العینی فی شرح الهدایة فی باب الانجاس والتطهیر وهو علی انواع اربعة الاول بول الآدمی الکبیر فحکمه انه نجس مغلظ باجماع المسلمین من اهل الحل والعقد ونقل ابن المنذر الاجماع عن اصحابنا واصحاب الشافعی والثانی بول الصبی الذی لم یطعم فکذلک عند جمیع اهل العلم قاطبة الا ما نقل عن داؤد والظاهری انه قال بطهارته ولا یعتبر خلافه والثالث بول الحیوان الذی لا یؤکل لحمه فحکمه انه نجس مغلظ عندنا وعند الشافعی وعند امام مالک والفقهاء کافة لعموم قوله علیه السلام استنزهوا عن البول وحکی ابن حزم الظاهری عن داؤد ان الابوال کلها والارواث کلها طاهر من کل حیوان الا الآدمی والرابع بول الحیوان الذی یؤکل لحمه فحکمه انه نجس عند ابی حنیفة وابی یوسف والشافعی وغیرهم انتهی ثم قال العینی فی شرح الهدایة فی فصل البیر واما بول باقی الحیوانات التی لا یؤکل لحمها فهو نجس عند العلماء قاطبة کالائمة الاربعة وغیرهم انتهی

وقال القاضی فی تفسیر المظهری فی تفسیر انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر اجمعوا علی ان الخنزیر

مسئلہ ششم

خون سائل کتّی اور خنزیر اور دیگر جمیع حیوانات ماکول اللحم وغیر ماکول اللحم کا سوائے دم حیض کے پاک ہے نہ نجس چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب روضۃ الندیۃ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۲ میں فرمایا فالامر بغسل دم الحیض وحکہ بضلع یفید ثبوت نجاستہ وان اختلف وجہ تطہیرہ فذلک لا یخرجہ عن کونہ نجسا واما سائر الدماء فالادلۃ فیہا مختلفۃ مضطربۃ والبراءۃ الاصلیۃ مستصحبۃ حتی یاتی الدلیل الخالص عن المعارضۃ الراجحۃ او المساویۃ ولو قام الدلیل علی رجوع الضمیر فی قولہ تعالی فانہ رجس علی جمیع ما تقدم فی الآیۃ الکریمۃ من المیتۃ والدم المسفوح ولحم الخنزیر لکان ذلک

فیہ النجاسۃ الدم المسفوح والمیتۃ ولکنہم لم یرو ما بعد ذلک بل النزاع کائن فی
ان رجوعہ الی الکل او الی الاقرب والظاہر رجوعہ الی الاقرب وہو لحم الخنزیر
انتہی پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی شخص مذہب مولوی
صدیق حسن کا اختیار کر کے خون سائل جمیع حیوانات ماکول اللحم وغیر ماکول اللحم سے
بھر جاوے اور پیپ وغیرہ پاک نہ کرے اور نماز پڑھے بڑھا وے اور کہاوے
پیوے تو اوسپر کچھ قباحت نہیں ہے ۔

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہی قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے کے
قال اللہ تعالی قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون
میتۃ او دما مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس وعن اسماء بنت ابی بکر قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب ثوب احدکن الدم من الحیضۃ
فلتقرصہ ثم لتنضحہ بماء ثم لتصلی فیہ متفق علیہ وعن عمار بن یاسر قال
اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی بیر فقال یا عمار ما تصنع
فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی وامی اغسل ثوبی من
نجاسۃ اصابتہ فقال یا عمار انما یغسل الثوب من خمس من الغائط والبول
والقی والدم والمنی رواہ الدارقطنی ذکرہ العینی فی شرح الہدایہ
والشیخ ابن الہمام فی فتح القدیر جیدا و قال الامام النووی فی شرح
مسلم فی باب نجاسۃ الدم وفیہ ان الدم نجس وہو باجماع المسلمین انتہی
وقال العینی فی شرح الہدایۃ فی باب الانجاس وفیہ دلالۃ علی نجاسۃ
الدم وہو باجماع المسلمین انتہی

19

مسئلہ ہفتم

خمر پاک ہے نہ نجس جناب مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب روضۃ الندیۃ مطبوعہ
مصر کے صفحہ ۱۳ میں فرمایا فالتحریم للشئے لایدل علے نجاستہ بمطابقتہ
ولا تضمن ولا التزام فتحریم الخمر والمیتۃ والدم لایدل علے نجاستہ ذالک
فان قلت ولکان التصریح بنجاسۃ شئے او رجسیتہ او رکسیتہ یدل علے انہ
نجس کما قلت فے نجاسۃ الروثۃ ولحم الخنزیر فکیف لم تحکم بنجاسۃ الخمر
لقولہ تعالی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس قلت لما وقع الخمر ھھنا
مقترنا بالانصاب والازلام کان ذلک قرینۃ صارفۃ لمعنے الرجسیۃ الی
غیر النجاسۃ الشرعیۃ انتہے پس بقاعدہ محمد سعید کے اگر کوئی شخص مذہب
مولوی صدیق حسن کا اختیار کرکے خمر کو پاک سمجھے اور کپڑے اور برتن
وغیرہ خمر آلودہ پاک نکرے اور نماز پڑھے پڑھا دے تو اسپر کچھ قباحت نہیں

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور اتفاق علماء کے قال اللہ تعالے
یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان
فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۔ قال الشیخ ابن الھمام فے فتح القدیر فے باب الانجاس
والتطہیر فالدم والخمر وخرء الدجاج والبط وبول الآدمی وبول مالا یوکل لحمہ
والنجاسۃ غلیظۃ اتفاقا لعدم التعارض والخلاف انتہی اے لعدم خلاف
احد من العلماء فے نجاستہ الخمر وغیرہ مما ذکر ۔

مسئلہ ششم

ماکول لحم ہو یا غیر ماکول اللحم پاک ہے نجس یعنے جلد اور گوشت اور رطوبت مثلا ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم جیسا کہ کتا اور خنزیر وغیرہ ہے وہ پاک ہے نجس چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب روضۃ الندیہ مطبوعہ مصر کے صفحہ ١٣ مین فرمایا فالتحریم للشئ لا یدل علے نجاستہ بمطابقۃ ولا تضمن ولا التزام فتحریم الخمر والمیتۃ لا یدل علی نجاستہ فلابد نتھی پس موجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی شخص مذہب مولوی صدیق حسن کا اختیار کرکے رطوبات مردار جمیع حیوانات سے کپڑے برتن وغیرہ پاک کرکے اور نماز پڑہے پڑہا دے اور ایسا ہی کہال کتی اور جمیع حیوان مردار مین نماز پڑہے پڑہا دے اور ایسا ہی گوشت کتے اور جمیع حیوان مردار کا لیکر نماز پڑہے پڑہا دے یا پانی قلیل مین پڑ جائے تو اوس پانی کو پاک جانے اور نماز پڑہے پڑہا دے تو اوسپر کچہ قباحت نہین ہے

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور جمہور علما اور ائمہ اربعہ کے قال اللہ تعالی قل لا اجد فیما اوحی الیٔ محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما مسفوحا او لحم الخنزیر فانہ رجس وقال اللہ تعالی ویحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث فالاصل الحاصل بتلک الآیۃ ان التحریم علامۃ الخباثۃ والنجاسۃ الا ان تدل الدلیل علی خلافہ عن ابن عباس قال تصدق علی مولاۃ میمونۃ بشاۃ فماتت فمر بہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ہلا اخذتم اہابہا

٢١

قد لبجلوده فانتفعتم به فقالوا انها میتة فقال انما حرم اکلها متفق علیه وعن عبد الله

ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا دبغ الاهاب فقد طهر

رواه مسلم وعن عائشة قالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر ان یستمتع

بجلود المیتة اذا دبغت رواه مالک وابوداؤد **وقال النووی فی شرح مسلم**

فی باب طهارة جلود المیتة بالدباغ اختلف العلماء فی دباغ جلود المیتة وطهارتها

بالدباغ علی سبعة مذاهب **احدها** مذهب الشافعی انه یطهر بالدباغ جمیع جلود

المیتة الا الکلب والخنزیر والمتولد من احدهما **والمذهب الثانی** انه لا یطهر شیء

من الجلود بالدباغ وهو اشهر الروایتین عن احمد وواحدی الروایتین

عن مالک **والمذهب الثالث** انه یطهر بالدباغ جلد ماکول اللحم

ولا یطهر غیره وهو مذهب الاوزاعی وابن المبارک وابی ثور واسحق بن

راهویه **والمذهب الرابع** انه یطهر جلود جمیع المیتات الا الخنزیر وهو مذهب

ابی حنیفة **والمذهب الخامس** انه یطهر الجمیع الا انه یطهر ظاهره دون باطنه

فیستعمل فی الیابسات دون المائعات ویصلی علیه لا فیه وهذا

مذهب مالک المشهور **والمذهب السادس** انه یطهر الجمیع والکلب والخنزیر

ظاهرا و باطنا وهو مذهب داؤد واهل الظاهر **والمذهب السابع**

انه ینتفع بجلود المیتة وان لم یدبغ وهو مذهب الزهری انتهی کلام النووی مختصرا

مسئلہ ۸

مسح کرنا پاؤں کا نہ دھونا فرض ہے چنانچہ محمد ابراہیم بن حکیم محمد عبد الله ساکن

میرٹھ نے اپنے فتاوے ابراہیم مطبوعہ مطبع دھرم پرکاش کے صفحہ

۲۰ میں فرمایا جواب سوال سوم مسح کرنا پاؤں کا فرض ہے کیونکہ فرمایا الله سبحانہ

وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین اور مولوی رفیع الدین اور مولوی عبد القادر
نے بھی ترجمہ کلام مجید میں عطف ڈالا ہے وامسحوا پر پس جو شخص اسکو فرض
جانیگا وضو اوسکا باطل ہے انتہے اور قدر سے تقلیل رہنمائی کی ہے
طرف اسکی مولوی صدیق حسن صاحب نے اپنی کتاب روضۃ الندیہ
مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲ بحث وضو میں اقول الحق ان دلیل القرآن قد دل
علی جواز الغسل والمسح لثبوت قراۃ النصب والجر ثبوتا لاینکر انتہے - بس بنا بر
قاعدہ محمد سعید کے اگر کوئی صاحب مولوی محمد ابراہیم وغیرہ کا مذہب اختیار
کرکے مسح پاؤں پر کرے اور نہ دھوئے اور نماز پڑھے پڑھا دے تو اوسپر کچھ قباحت نہین

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہی قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور اہل سنت کے عن عبد اللہ
ابن عمرو قال تخلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنا فی سفرۃ فادرکنا وقد ارھقنا العصر فجعلنا
نتوضأ ونمسح علی ارجلنا فنادی باعلی صوتہ ویل للاعقاب من النار
مرتین او ثلاثا متفق علیہ وعن عائشۃ قالت یا عبد الرحمن اسبغ الوضوء
فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ویل للاعقاب من النار
رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا لم یغسل
عقبیہ فقال ویل للاعقاب من النار رواہ مسلم وعن عمر ابن الخطاب ان رجلا
توضأ فترک موضع ظفر علی قدمہ فابصرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارجع فاحسن
وضوءک فرجع ثم صلی رواہ مسلم وعن حیۃ قال رایت علیا توضأ فغسل
کفیہ حتی انقاھما ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجہہ ثلاثا وذراعیہ ثلاثا
ومسح براسہ مرۃ ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طہورہ فشرب

۲۲۳

وجهه قائما ثم قال احببت ان اريكم كيف كان طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم
رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده
ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف الطهور فدعا
بماء في اناء فغسل كفيه ثلاثا ثم غسل ذراعيه ثلاثا ثم مسح براسه وادخل اصبعيه السباحتين
في اذنيه ومسح بابهاميه على ظاهر اذنيه وبالسباحتين باطن اذنيه ثم غسل
رجليه ثلاثا ثلاثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا او نقص فقد عصى
وظلم رواه ابو داود وقال الشيخ الامام النووي في شرح مسلم في باب وجوب غسل الرجلين
قوله رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار لو كان المسح كافيا لما توعد
من ترك غسل عقبيه وقد صح حديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده
ان رجلا قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف الطهور فدعا بماء فغسل كفيه
ثلاثا الى ان قال ثم غسل رجليه ثلاثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا
او نقص فقد عصى وظلم وهذا حديث صحيح اخرجه ابو داود وغيره باسانيدهم
الصحيحة انتهى وقال الشيخ الترمذي في صحيحه في باب ما جاء ويل للاعقاب من النار
وفقه هذا الحديث انه لا يجوز المسح على القدمين اذا لم يكن عليهما خفان او جوربان
انتهى وقال البخاري في صحيحه في باب غسل الرجلين ولا يمسح
على القدمين حدثنا موسى قال حدثنا ابو عوانة عن ابي بشر عن يوسف بن
ماهك عن عبد الله بن عمرو قال تخلف النبي صلى الله عليه وسلم عنا في سفرة
فادركنا وقد ارهقنا العصر فجعلنا نتوضأ ونمسح على ارجلنا فنادى باعلى
صوته ويل للاعقاب من النار مرتين او ثلاثا انتهى وقال الامام النووي
في شرح مسلم في باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما قوله صلى الله عليه وسلم
ويل للاعقاب من النار [illegible] الوضوء [illegible] وسلم رحمه الله تعالى في

ما بعضا الاستدلال به على وجوب غسل الرجلين وان المسح لا يجزي وهذه مسئلة
اختلف الناس فيها على مذاهب فذهب جمع من الفقهاء من اهل الفتوى في
الاعصار والامصار ان الواجب غسل القدمين مع الكعبين ولا يجزي مسحهما
ولم يثبت خلاف هذا عن احد يعتد به في الاجماع وقالت الشيعة الواجب
مسحهما وقال محمد بن جرير والجبائي رأس المعتزلة يتخير بين المسح والغسل
وقال بعض اهل الظاهر يجب الجمع بين المسح والغسل انتهى **وقال العيني**
في شرح الهداية في بحث الوضوء اما وظيفة الرجلين ففيها اربعة
مذاهب **الاول** هو مذهب الائمة الاربعة وغيرهم من اهل السنة والجماعة
ان وظيفتهما الغسل ولا يعتد بخلاف من خالف ذلك انتهى

مسئلہ دہم

اموال تجارت مین زکوۃ نہین چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی
کتاب طریقہ محمدیہ مطبوعہ کے صفحہ ۸ مین فرمایا اور نہین زکوۃ اسکے سوا
جواہر اور اموال تجارت اور گھر کرایہ وغیرہ پر انتہی پس بموجب قاعدہ مولوی
محمد سعید کے اگر کوئی شخص اسپر عمل کری اور زکوۃ اموال تجارت کی نہ دے تو وہ اسپر محمدیہ جنت جا بیٹھے

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور ائمہ اربعہ اور جمہور اہل علم کے
قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم **وعن** ابی ہریرہ
قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر علی الصدقہ فقیل منع ابن
جمیل وخالد بن الولید والعباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله ورسوله واما خالد فانكم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعه واعتده في سبيل الله واما العباس فهي علي ومثلها معها ثم قال يا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابيه متفق عليه **وعن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمسة اوسق من التمر صدقة وليس فيما دون خمس اواق من الورق صدقة وليس فيما دون خمس ذود من الابل صدقة متفق عليه **وعن** سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامرنا ان نخرج الصدقة من الذي نعده للبيع رواه ابوداود **وقال الامام** النووي في شرح مسلم في صدر كتاب الزكوة اجمعوا على وجوب الزكوة في هذا الانواع واختلفوا في ما سواها كالعروض فالجمهور يوجبون زكوة العروض وداود يمنعها انتهى **وقال القاضي** في التفسير المظهري يا ايها الذين آمنوا انفقوا من طيبات ما كسبتم هذه الآية سند الاجماع وحجة للجمهور على داود وحيث قال لا يجب الزكوة الا في الانعام والنقود وعند الجمهور يجب في العروض والعقار اذا كانت للتجارة وعن ابن عمر قال ليس في العروض زكوة الا فيما كان للتجارة رواه الدارقطني وعن سمرة بن جندب قال كان يامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نخرج الزكوة مما نعده للبيع رواه ابوداود والدارقطني والبزار ثم اختلف العلماء فيما اذا لم يبع عروض التجارة سنين فقال مالك لا يجب عليه شيء وان طال زمانه فاذا باعه فليس عليه الا زكوة واحدة وقال الائمة الثلاثة يجب عليه زكوة كل سنة وان لم يبع لعموم قوله عليه السلام ان نخرج الزكوة مما نعده للبيع انتهى **وقال الترمذي** في صحيحه والعمل عليه عند اهل العلم انه ليس في الخيل السائمة صدقة ولا في الرقيق اذا كانوا للخدمة صدقة الا ان يكونوا للتجارة فاذا كانوا للتجارة ففي اثمانهم زكوة اذا حال عليه الحول انتهى

٢٦

مسئلہ یازدہم

تین طلاق ایک کلمہ سے یا متعدد کلمہ سے ایک طہر مین یا تین طہر مین بغیر رجوع کے ان سب صورتون مین ایک طلاق رجعی ہے خواہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب طریقہ محمدیہ ترجمہ دربہیہ مطبوعہ مہرشدہ مولوی دیرحسین صاحب کے صفحہ ۷ مین فرمایا اور واقع ہونے مین اس طلاق کے اور زیادہ ایک پر بدون رجعت کے خلاف ہے اور راجح عدم وقوع ہی انتہی اور فرمایا مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب روضۃ الندیہ شرح دربہیہ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۱۲ مین وفی وقوع مافوق الواحدۃ من دون تخلل الرجعۃ خلاف والراجح عدم الوقوع قال الماتن اختلف اہل العلم فیہا علی اربعۃ اقوال الاول وقوع جمیعہا وہو مذہب الائمۃ وجمہور العلماء والثانی عدم الوقوع مطلقاً لا واحدۃ ولا مافوقہا وہو مذہب الرافضۃ وجمیع الامامیۃ ومن اہل البیت الباقر والصادق والناصر وبعض اہل الظاہر والثالث وقوع الثلاث ان کانت المطلقۃ مدخولۃ وواحدۃ ان لم تکن کذلک وہو مذہب جماعۃ من اصحاب ابن عباس والرابع انہ یقع واحدۃ رجعیۃ من غیر فرق بین المدخول بہا وغیرہا وہذا مذہب ابن عباس علی الاصح وابن اسحٰق وعطاء وعکرمۃ واکثر اہل البیت وہذا اصح انتہی پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی شخص اسپر عمل کرے کہ اپنی بیوی کو خواہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ تین طلاق دے خواہ ایک کلمہ سے یا متعدد سے ایک طہر مین یا دو مین یا تین مین اور تینون مین رجوع نکرے ان سب صورتون مین ان تین طلاق کو ایک رجعی قرار دیکر اوس بیوی سے جماع کرتا رہے تو اوسپر کچھ قباحت نہین ❊

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث نبویہ اور ائمہ اربعہ اور جماہیر علماء سلف اور خلف اور اجماع صحابہ اور اجماع تابعین رضی اللہ عنہم کے

بیان ادلۃ القرآن

قال اللہ تعالی الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان الی قولہ تعالی فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ فالآیۃ نص فی وقوع الطلاق الثلث فیما طلقت المدخولۃ ثلث مرات ولو فی طہر واحد او اطہار ولو بدون تخلل الرجعۃ لان الآیۃ مطلقۃ غیر مقیدۃ بذلک **وقال اللہ تعالی** یا ایہا الذین آمنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموہن من قبل ان تمسوہن فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا فالآیۃ بعمومہا نص فی بینونۃ البکر عند الطلاق وسواء کان کان الطلاق واحدۃ او متعددۃ بکلمۃ واحدۃ لعدم العدۃ علیہا بنص ہذہ الآیۃ فقد ثبت ان قولہم وفی وقوع ما فوق الواحدۃ من دون تخلل الرجعۃ خلاف والراجح عدم الوقوع انتہی وقولہم والقول الرابع انہ تقع واحدۃ رجعیۃ من غیر فرق بین المدخول بہا وغیرہا وہذا اصح الاقوال انتہی خلاف نص القرآن ؛

بیان ادلۃ الاحادیث

عن سہل بن سعد الساعدی قال ان عویمر العجلانی قال یا رسول اللہ ارایت رجلا وجد مع امرأتہ رجلا ایقتلہ فیقتلونہ ام کیف یفعل فقال رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم انزل الله فيك وفي صاحبتك فاذهب فأت بها قال
سهل فتلاعنا في المسجد وانا مع الناس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلما فرغا قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله ان امسكتها وطلقها ثلاثا متفق عليه
فذلك الحديث يدل على وقوع طلاق الثلاث في طهر واحد ولو بكلمة واحدة
لانه لو كان ذلك لغوا وغير واقع لمنعه او لم يسكت فعدم منعه عليه السلام على
وقوع طلاق الثلث في طهر واحد ولو بكلمة واحدة وعن عائشة رض قالت
ان رفاعة القرظي طلق امرأته فبت طلاقها فتزوجها بعده عبد الرحمن بن الزبير
فجاءت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله انها كانت عند رفاعة
القرظي فطلقها آخر ثلاث تطليقات فتزوجها بعده عبد الرحمن بن الزبير
وانها معه الا مثل هذه الهدبة فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
لعلك تريدين ان ترجعي الى رفاعة لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك متفق عليه
فذلك الحديث يدل على وقوع طلاق الثلث سواء كان في طهر واحد او متعدد ولو
بدون تخلل الرجعة لانه عليه السلام حكم بالتحليل من غير سؤال عن قيد فلو كان قيد
لوجب عدم الوقوع لسأله وعن عائشة رض قالت طلق رجل امرأته ثلاثا فتزوجها
رجل ثم طلقها قبل ان يدخل بها فاراد زوجها الاول ان يتزوجها فسئل رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال لا حتى يذوق الآخر عسيلتها ما ذاق
الاول متفق عليه وذكر البخاري هذه الاحاديث الثلاثة في صحيحه في باب من اجاز
طلاق الثلاث لقوله تعالى الطلاق مرتان الآية فذلك الحديث يدل
على وقوع طلاق الثلث سواء كان بكلمة واحدة او متعدد في طهر واحد او
متعدد ولو بدون تخلل الرجعة لانه عليه السلام حكم بالتحليل من غير سؤال عن قيد
فلو كان قيد لوجب عدم الوقوع لسأله

٢٩

وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلاق الامة
تطليقتان وعدتها حيضتان رواه الترمذي وابوداود وابن ماجه والدارمي
فذلك الحديث يدل على وقوع طلاق الثلث لو كان بكلمة واحدة او متعددة
في طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة لانه حديث مطلق غير مقيد بقيد
فلو كان قيد من القيود المذكورة يوجب عدم الوقوع لقيده عليه السلام وعن
نافع قال كان ابن عمر اذا سئل عمن طلق ثلاثا قال لو طلقت مرة او مرتين فان النبي
صلى الله عليه وسلم امرني بهذا فان طلقتها ثلاثا فقد حرمت عليك حتى تنكح
زوجا غيرك وعصيت الله تعالى فيما امرك من طلاق امرأتك متفق عليه الا قوله
وعصيت الله وما بعده فانه لمسلم وحده فذلك الحديث صريح في وقوع طلاق ثلث
بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة لانه عليه السلام
حكم بالتحليل من غير سوال عن قيد فلو كان قيد يوجب عدم الوقوع لسأله
وعن نافع عن عبد الله انه طلق امرأته وهي حائض تطليقة واحدة فامره
رسول الله صلى الله عليه ان يراجعها متفق عليه وعن سالم بن عبد الله قال
قال ابن عمر فراجعتها وحسبت لها التطليقة التي طلقتها رواه مسلم وعن انس
ابن سيرين قلت لابن عمر فاعتددت بتلك التطليقة التي طلقت وهي حائض قال
مالي لا اعتد بها رواه مسلم وعن سعيد بن جبير عن ابن عمر قال حسبت علي بتطليقة رواه البخاري
وعن عبد الله بن عمر انه طلق امرأته وهي حائض فذكر عمر لرسول الله
صلى الله عليه وسلم فتغيظ فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال ليراجعها
الحديث متفق عليه فذلك الحديث مع هذه الروايات يدل على وقوع الطلاق
في الحيض بالاجماع مع انه غير ماذون له لانه عليه السلام امره بالمراجعة فلو لم تقع لم يأمره
بالرجعة قال الامام النووي في شرح مسلم في صدر كتاب الطلاق

اجمعت الامة على تحريم طلاق الحائض الحائل لغير رضاها فلو طلقها
اثم وقع طلاقه ويؤمر بالرجعة لحديث ابن عمر المذكور في الباب وشذ بعض
اهل الظاهر فقال لايقع طلاقه لانه غير ماذون له فيه والصواب الاول وبه قال العلماء
كافة ودليلهم امره براجعتها ولو لم يقع لم يكن رجعة انتهى **فاذا ثبت بالحديث**
والاجماع وقوع طلاق الحائض مع ان ايقاع ذلك غير ماذون له فقد ثبت
وقوع طلاق الثلث سواء كان بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او
متعدد بدون تخلل الرجعة حاصله ان طلاق الثلث واقع وان كان ايقاعه
غير ماذون له كما وقع طلاق الحيض وان كان ايقاعه غير ماذون له وتوضيح ذلك
ان ايقاع طلاق الحيض وايقاع طلاق الثلث بكلمة واحدة كل ذلك
ممنوع لكن الطلاق المذكور واقع كما ان ايقاع الصلوة في الارض المغصوبة
ممنوع لكن الصلوة وقعت اداء **وعن** ابن عمر قال سئل النبي صلى الله
عليه وسلم عن رجل طلق امرأته ثلثا فتزوجها الرجل فيغلق الباب ويرخى الستر
ثم طلقها قبل ان يدخل بها اتحل للاول فقال لاتحل للاول حتى يجامعها الآخر
رواه النسائي **فذلك الحديث** يدل على وقوع طلاق الثلث ولو كان
بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة
لانه عليه السلام حكم بالتحليل من غير سوال عن قيد فلو كان قيد
عدم الوقوع لساله **وعن** عبدالله بن عمر قال قلت يارسول الله
رائت لو طلقتها ايحل لي ان ارجعها فقالت كانت تبين منك وكانت
معصية رواه الدارقطني في سننه والى بكر ابن ابي شيبة في مصنفه
والطبراني في معجمه ذكره في فتح القدير فذلك الحديث يدل على وقوع طلاق
الثلث ولو كان بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعدد ولو بدون

٣١

تحلل الرجعة لانه عليه السلام حكم عليه بالمعصية والابانة عن غير سوال عن نية
فلو كان قيد يوجب عدم الوقوع لسأله وعن عبادة بن الصامت
ان اباه طلق امرأته الف تطليقة فانطلق عبادة الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فسأله فقال بانت بثلاث تطليقات في معصية الله رواه عبد الرزاق
ذكره في فتح القدير والتفسير المظهري فهذا الحديث صريح في وقوع
طلاق الثلث بكلمة واحدة وعن فاطمة بنت قيس تقول ارسل
الي زوجي ابو عمرو بطلاقي ارسل معه بخمسة اصع تمر وخمسة اصع
شعير فقلت ما لي نفقة الا هذا ولا اعتد في منزلكم قال
لا فشددت على ثيابي واتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كم
طلقك قلت ثلثا قال صدق رواه مسلم وفي رواية عن فاطمة بنت قيس
قالت انها كانت تحت ابي عمرو فطلقها آخر ثلث تطليقات الحديث
رواه مسلم فهذا الحديث يدل على وقوع طلاق الثلث ولو كان في طهر
واحد او متعدد ولو بدون تحلل الرجعة لانه عليه السلام حكم عليه بوقوع الثلث
من غير سوال عن قيد فلو كان قيد يوجب عدم الوقوع لسأله وعن
ركانة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني
طلقت امرأتي البتة فقال ما اردت بها فقلت واحدة
قال والله قال والله قال فهو ما اردت رواه الترمذي وابو داود وابن ماجه
فهذا الحديث يدل على وقوع طلاق الثلث بكلمة واحدة لان لفظ
البتة كلمة واحدة محتملة للواحدة والثلاث والمراد متعين عند النية
فسأله صلى الله عليه وسلم عنها فاجاب بالوحدة فحكم عليه بالواحدة
فلو لم يقع طلاق الثلث بكلمة واحدة لم يسأله عن النية فقد ثبت

ذكران الاحاديث الصحيحة المذكورة تدل على وقوع طلاق الثلث وهو
لفظة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة فكان
القول بعدم وقوع ما فوق الواحدة من دون تخلل الرجعة خلاف
الراجح عدم الوقوع انتهى وقولهم والقول الرابع انه يقع بواحدة
رجعية من غير فرق بين المدخول بها وغيرها وهذا اصح الاقوال انتهى
خلاف الاحاديث الصحيحة كما انه خلاف نص القرآن الشريف

بيان مذهب جملة الصحابة واكابرهم رضي الله تعالى عنهم

عن محمد بن اياس قال طلق رجل امرأته ثلاثا قبل ان يدخل بها ثم بدا له ان
ينكحها فجاء يستفتي فذهبت معه اسال له فسال عبد الله بن عباس وابا هريرة
عن ذلك فقالا لا نرى ان تنكحها حتى تنكح زوجا غيرك قال فانما كان
طلاقي اياها واحدة قال ابن عباس ارسلت من يدك ما كان لك من فضل
رواه الامام مالك في موطاه والامام محمد في موطاه والامام الطحاوي في معاني الآثار
باسناد صحيح وعن محمد بن اياس ان ابن عباس وابا هريرة وعبد الله بن
عمرو بن العاص سئلوا عن البكر يطلقها زوجها ثلثا فكلهم قال لا تحل له حتى تنكح
زوجا غيره رواه ابو داود باسناد صحيح وقال الامام مالك في موطا بلغه ان
رجلا قال لابن عباس اني طلقت امرأتي مائة تطليقة فماذا ترى علي فقال له
ابن عباس طلقت منك بثلاث وسبع وتسعون اتخذت بها آيات الله هزوا
انتهى رواه عبد الرزاق وابو بكر بن ابي شيبة والامام الطحاوي في معاني الآثار
باسناد صحيح وعن عطاء عن ابن عباس قال اتاه رجل فقال اني طلقت

امرأتي ثلثا قال يذهب احدكم فيتلطخ بالنتن ثم يأتينا اذهب فقد عصيت ربك وقد حرمت عليك امرأتك لا تحل لك حتى تنكح زوجا غيرك رواه الامام محمد في كتاب الآثار باسناد صحيح وعن مجاهد قال كنت عند ابن عباس فجاءه رجل فقال انه طلق امرأته ثلثا فسكت حتى ظننت انه رادها اليه ثم قال يطلق احدكم فيركب الحموقة ثم يقول يا ابن عباس يا ابن عباس فلا اجد لك مخرجا عصيت ربك وبانت منك امرأتك رواه ابو داؤد باسناد صحيح كما في الزرقاني شرح موطا الامام مالك وعن ابي سلمة عن ابن عباس وابي هريرة انهما قالا في رجل طلق البكر ثلثا لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره رواه الطحاوي في معاني الآثار باسناد صحيح وعن عطاء بن يسار قال جاء رجل يسأل عبد الله بن عمرو بن العاص عن رجل طلق امرأته ثلثا قبل ان يمسها قال عطاء فقلت انما طلاق البكر واحدة فقال عبد الله بن عمرو بن العاص انما انت قاص الواحدة تبينها والثلاث تحرمها حتى تنكح زوجا غيره رواه الامام مالك في الموطا ورواه الامام الطحاوي في معاني الآثار باسناد صحيح وعن شقيق عن عبد الله بن مسعود قال في رجل طلق البكر ثلثا انها لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره رواه الطحاوي في معاني الآثار باسناد صحيح وعن علقمة عن عبد الله انه سئل عن رجل طلق امرأته مائة تطليقة قال ثلث تبينها منك وسائرها عدوان رواه الطحاوي في معاني الآثار باسناد صحيح وعن نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول في الخلية والبرية انها ثلث تطليقات كل واحد منها رواه الامام مالك في الموطا باسناد صحيح وعن نافع قال كان ابن عمر اذا سئل عمن طلق ثلثا قال لو طلقت مرة او مرتين فان النبي صلى الله عليه وسلم امرني بهذا فان طلقتها ثلثا فقد حرمت عليك حتى تنكح زوجا غيرك وعصيت الله فيما امرك من طلاق امرأتك

[illegible] الاول [illegible] فانه لسلم [illegible] وعن محمد بن ابراهيم ان نفيعا
مكاتبا كان لام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم استفتى زيد بن ثابت فقال انى طلقت امرأة حرة
تطليقتين فقال زيد بن ثابت حرمت عليك رواه الامام مالك فى الموطا باسناد صحيح
وعن ابى عبد الرحمن عن زيد بن ثابت انه كان يقول فى الرجل يطلق الامة ثلثا ثم
يشتريها انها لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره رواه الامام مالك فى الموطا باسناد صحيح
وعن قاسم عن عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم انها سئلت
عن رجل طلق امرأته البتة فتزوجها رجل آخر فطلقها قبل ان يمسها هل يصلح
لزوجها الاول ان يتزوجها قالت عائشة لا حتى يذوق عسيلتها
رواه الامام مالك فى الموطا باسناد صحيح وعن ابن عمر قال فى الرجل
يطلق البكر ثلثا انها لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره رواه الامام الطحاوى
فى معانى الآثار باسناد صحيح وعن معاوية بن ابى يحيى قال جاء رجل الى
عثمان بن عفان فقال طلقت امرأتى الفا فقال بانت منك بثلث
رواه وكيع ذكره فى فتح القدير والتفسير المظهرى وعن سعيد ابن المسيب
ان نفيعا مكاتبا كان لام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم طلق امرأته
حرة تطليقتين فاستفتى عثمان بن عفان فقال حرمت عليك رواه الامام مالك
فى الموطا باسناد صحيح وعن سليمان بن يسار ان نفيعا مكاتبا لام سلمة
زوج النبى صلى الله عليه وسلم كانت تحته امراة حرة فطلقها اثنتين ثم اراد
ان يراجعها فامره ازواج النبى صلى الله عليه وسلم ان ياتى عثمان بن عفان فيسئله
عن ذلك فلقيه عند الدرج آخذا بيد زيد بن ثابت فسالهما فابتدراه جميعا فقالا
حرمت عليك رواه الامام مالك باسناد صحيح وقال الامام ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم ان عروة بن المغيرة ارسل الى شريح يسأله عن رجل يقول

امرأتي انت طالق البتة فقال شريح قال علي بن ابي طالب هي ثلث اخرجه ابن ابي شيبة
رواه في مسنده والامام محمد في كتاب الآثار باسناد صحيح وقال الامام
مالك في الموطأ انه بلغه ان علي بن ابي طالب كان يقول في الرجل يقول لامرأته انت
علي حرام انها ثلث تطليقات قال مالك وذلك احسن ما سمعت في ذلك انتهى فهؤلاء
اجلة الصحابة واكابرهم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعلي بن ابي طالب
وعبد الله بن عباس وعبد الله بن عمر وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمرو بن العاص
وعائشة وزيد بن ثابت وابو هريرة رضي الله تعالى عنهم كانوا يفتون
بوقوع طلاق الثلث ولو بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعددة ولو
بدون تخلل الرجعة فكان قولهم وفي وقوع ما قول الواحدة من دون تخلل الرجعة
خلاف والراجح عدم الوقوع وقولهم والقول الرابع انه يقع به واحدة رجعية
من غير فرق بين المدخول بها وغيرها وهذا اصح الاقوال انتهى خلاف مذهب اجلة الصحابة
واكابرهم رضي الله عنهم انتهى

بيان مذاهب اجلة التابعين واكابرهم رضي الله تعالى عنهم

قال الامام محمد اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا طلق الرجل امرأته
ثلثا قبل ان يدخل بها جميعا بانت منه جميعا وكانت عليه حراما حتى تنكح زوجا
غيره واذا فرق بانت بالاولى قال محمد وبهذا نأخذ وهو قول ابي حنيفة رواه
في كتاب الآثار باسناد صحيح وقال الامام محمد اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم ان عروة بن المغيرة ارسل الى شريح يسأله عن رجل
يقول لامرأته انت طالق البتة فقال قال علي بن ابي طالب هي ثلث وكان

طلقها واحدة وهو املکها برجعتها فقال عروة فما تقول انت فقال شریح اخبرتک
لا قال لا فقال عروة عزمت علیک الا قلت فیها قال شریح اراه قد خرج منه الطلاق وقوله
البتة بدعة فینه عند بدعته فان اراد ثلثا فثلث وان اراد واحدة فواحدة بائنة
رواه ابو حنیفة فی مسنده والامام محمد فی کتاب الآثار باسناد صحیح وقال
ابو حنیفة عن الهیثم عن عامر الشعبی ان رجلا اتی شریحا فقال له انی طلقت امرأتی
عدد النجوم فقال یکفیک من ذلک ثلث رواه فی مسنده باسناد حسن
لان الهیثم بن حبیب صدوق کما فی التقریب وعن حماد بن زید قال
قلت لایوب هل علمت احدا قال فی امرک بیدک انها ثلث الا الحسن
قال لا الا الحسن رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی باسناد صحیح وعن
قتادة عن الحسن فی امرک بیدک قال ثلث رواه ابوداؤد باسناد صحیح وقال البخاری
فی صحیحه فی باب الطلاق فی الاغلاق قال قتادة اذا حملت فانت طالق ثلثا
یغشاها عند کل طهر مرة فان استبان حملها فقد بانت انتهی وقال الامام
مالک فی الموطا انه سمع ابن شهاب یقول فی الرجل یقول لامرأته برئت
منی وبرئت منک انها ثلث تطلیقات بمنزلة البتة انتهی وقال الامام
مالک فی الموطا انه بلغه ان القاسم بن محمد سئل عن رجل طلق امرأته البتة ثم تزوجها
بعد رجل آخر فمات عنها قبل ان یمسها هل یحل لزوجها الاول ان یراجعها فقال
القاسم بن محمد لا یحل لزوجها الاول ان یراجعها انتهی وقال الامام مالک
فی الموطا انه بلغه عن سعید بن المسیب وسلیمان بن یسار سئلا عن طلاق
عبد له جاریة له فطلقها العبد البتة ثم وهبها سیده له هل تحل له بملک الیمین فقالا لا
تحل له حتی تنکح زوجا غیره انتهی وقال الامام مالک فی الموطا عن ابن شهاب ان
مروان بن الحکم کان یقضی فی الذی یطلق امرأته البتة انها ثلث تطلیقات

فقال مالک هذا احسن ما سمعت فی ذلک انتهی وقال الامام مالک عن ابی بکر

بن حزم ان عمر بن عبد العزیز قال له البتة ما یقول الناس فیها قال ابو بکر فقلت له

کان ابان بن عثمان یجعلها واحدة فقال عمر بن عبد العزیز لو کان الطلاق

الفا ما ابقت البتة منها شیئا من قال البتة فقد رمی الغایة القصوی رواه

فی الموطا باسناد صحیح قال الزرقانی فی شرح الموطا فقال عمر بن عبد العزیز

لو کان الطلاق الفا ما ابقت البتة منه شیئا من قال البتة فقد رمی الغایة القصوی

فلا تحل له حتی تنکح زوجا غیره انتهی فهولاء اجلة التابعین واکابرهم ابراهیم

والقاضی شریح والحسن البصری وقتادة ومروان بن الحکم الاموی

وعمر بن عبد العزیز وابن شهاب الزهری وسعید بن المسیب والقاسم

بن محمد وسلیمان بن یسار رضی الله تعالی عنهم کانوا یفتون بوقوع

طلاق الثلث ولو بکلمة واحدة او متعددة فی طهر واحد او

متعددة ولو بدون تخلل الرجعة فکان قولهم فی وقوع ما فوق الواحدة

من دون تخلل الرجعة خلاف والراجح عدم الوقوع وقولهم والقول الرابع

انه یقع به واحدة رجعیة من غیر فرق بین المدخولة وغیرها وهذا اصح الاقوال

انتهی خلاف من اجلة التابعین واکابرهم رضی الله عنهم

بیان مذهب الائمة الاربعة وجمهور السلف والخلف رضی الله عنهم

قال الامام محمد اخبرنا ابو حنیفة عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی حسین

عن عمرو بن دینار عن عطاء عن ابن عباس قال رجل فقال انی طلقت

امرأتی ثلثا قال یذهب احدکم فیتلطخ بالنتن ثم یاتینا اذهب فقد

عصیت ربک وحرمت علیک امرأتک لا تحل لک حتی تنکح زوجا غیرک

قال محمد و به ناخذ و هو قول ابی حنیفة و قول العامة لا اختلاف فیه انتهی وقال الامام الطحاوی رح فی معانی الآثار فی کتاب الطلاق فذهب قوم الی ان رجل اذا طلق امراته ثلثا معا وقعت علیها واحدة وخالفهم اکثر اهل العلم و هو قول ابی حنیفة رح وابی یوسف ومحمد رحمة الله تعالی علیهم انتهی وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب طلاق الثلث وقد اختلف العلماء فیمن قال لامرأته انت طالق ثلاثا فقال الشافعی رح ومالک رح وابو حنیفة رح واحمد رح وجماهیر العلماء من السلف والخلف یقع الثلاث فقال طاؤس وبعض اهل الظاهر لا یقع بذلک الا واحدة وهو روایة الحجاج ابن ارطاة انه لا یقع به شیء وهو قول ابن مقاتل وروایة عن محمد بن اسحق انتهی وقال الشیخ ابن الهمام فی فتح القدیر قوله طلاق البدعة وهو ما خالف قسمی السنة بان یطلقها ثلثا بکلمة واحدة او متفرقة فی طهر واحد او ثنتین او واحدة فی الحیض او فی طهر قد جامعها فیه او جامعها فی الحیض الذی یلیه فاذا فعل ذلک وقع الطلاق وکان عاصیا وفی کل من وقوعه وعدده وکونه معصیة خلاف فعن الامامیة لا یقع شیء بلفظ الثلاث ولا فی حالة الحیض وقال قوم یقع به واحدة وبه قال محمد بن اسحق ونقل ذلک عن طاؤس وعکرمة وذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمین الی انه یقع الثلاث انتهی وقال الزرقانی فی شرح موطا الامام مالک فی صدر کتاب الطلاق والجمهور علی وقوع طلاق الثلث بل حکی ابن عبد البر الاجماع قائلا بان خلافه شاذ لا یلتفت الیه انتهی وقال العلامة العینی فی عمدة القاری شرح البخاری فی باب من اجاز طلاق الثلاث فذهب طاؤس ومحمد بن اسحق والحجاج بن ارطاة وابن مقاتل والظاهریة الی ان الرجل اذا طلق

امرأته ثلثا معا فقد وقعت عليها واحدة و قيل لا يقع به شيء و ذهب جمهور العلماء
من التابعين ومن بعدهم منهم النخعي والثوري وابو حنيفة ومالك والشافعي
واحمد وآخرون كثيرون الى ان من طلق امرأته ثلثا وقعن عليها لكنه يأثم وقالوا
من خالف فيه فهو شاذ مخالف لاهل السنة وانما تعلق به اهل البدعة
ومن لا يلتفت اليه لشذوذه عن الجماعة انتهى **وقال** العلامة العيني في
شرح الهداية في فصل الطلاق قبل الدخول اذا طلق الرجل امرأته قبل الدخول
بها وقعن عليها عند عامة العلماء وهو مذهب عمر وعلي وابن عباس وابي هريرة
وعبد الله بن عمرو بن العاص وعبد الله بن مسعود وانس بن مالك رضي الله
تعالى عنهم وبه قال سعيد بن المسيب ومحمد بن سيرين وعكرمة وابراهيم والشعبي ومالك
وسعيد بن جبير والحكم وابن ابي ليلى والاوزاعي وسفيان الثوري وابن المنذر
وذكر ابو بكر بن ابي شيبة انه قول عائشة وام سلمة وخالد بن محمد ومكحول
وحميد بن عبد الرحمن وكان طاوس وابو الشعثاء وعمرو بن دينار يقولون من طلق البكر
ثلثا فهي واحدة وفي مصنف ابي بكر بن ابي شيبة عن جابر وطاوس وعطاء
ان الرجل اذا طلق امرأته ثلثا قبل الدخول بها فهي واحدة انتهى ابو الشعثاء هو
جابر بن زيد انتهى فقد علم مما ذكر ان من طلق امرأته ثلثا ولو بكلمة واحدة او متعددة
في طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة وقعن عليها عند الائمة
الاربعة وجماهير علماء السلف والخلف من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من تبع
التابعين وغيرهم رضي الله تعالى عنهم فقد ثبت مما ذكر ان قولهم وفي
وقوع ما فوق الواحدة من دون تخلل الرجعة خلاف والراجح عدم الوقوع
انتهى وقولهم والقول الرابع انه يقع به واحدة رجعية من غير فرق بين
المدخول بها وغيرها وهذا اصح الاقوال انتهى خلاف الائمة الاربعة

علماء السلف والخلف من الصحابة والتابعين ومن اخذ عنهم من تبع التابعين وغيرهم رضي الله تعالى عنهم

اجماع الصحابة على وقوع طلاق الثلث فيمن طلقت ثلثا ولو بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او اطهار بدون الرجعة

بيان اجماع الصحابة انه قال الامام مالك رح في الموطا انه بلغه ان رجلا جاء الى عبد الله بن مسعود فقال اني طلقت امرأتي مائة تطليقة فقال ابن مسعود ماذا قيل لك قال قيل لي انها بانت مني فقال ابن مسعود صدقوا هو كما يقولون انتهى ورواه ابو بكر بن ابي شيبة عن علقمة عن عبد الله بن مسعود مثله كما في الزرقاني فذلك الحديث يدل على وقوع طلاق الثلث بكلمة واحدة باجماع الصحابة قال الشيخ ابن الهمام في فتح القدير بعد ايراد ذلك الحديث ظاهره الاجماع على هذا الجواب انتهى ولانه قد شاع وذاع الاستفتاء عن طلاق الثلث ولو بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة وهو الافتاء بوقوعها بين اجلة الصحابة واكابرهم بالروايات الصحيحة المروية عنهم من غير انكار احد منهم فكان ذلك اجماعهم على وقوع طلاق الثلث ولو بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة **قال** القاضي في التفسير المظهري في تفسير آية الطلاق مرتان اجمعوا على ان من قال لامرأته انت طالق ثلاثا يقع ثلاثا بالاجماع انتهى

السوال

فان قيل كيف ثبت اجماع الصحابة على وقوع طلاق الثلث فيمن طلقت ثلثا مع انه روي عن ابن عباس انه اذا قال انت طالق ثلاثا بفم واحد فهي واحدة رواه ابو داود تعليقا كذا حكي عن علي بن ابي طالب وابن مسعود ان طلاق الثلث واحدة

الجواب

فالجواب ان ذلک المروی لیس بحجۃ لانہ منقطع قال ابوداؤد فی سننہ وروی حماد بن زید ان ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس انہ اذا قال انت طالق ثلثا بفم واحد فھی واحدۃ انتھی وحماد بن زید لیس بشیخ ابی داؤد فکان ذلک المروی منقطعا فلا یکون حجۃ ولانہ جعل اسمعیل قول عکرمۃ لا قول ابن عباس قال ابوداؤد فی سننہ ورواہ اسمعیل بن ابراہیم عن ایوب عن عکرمۃ ہذا قولہ لم یذکر ابن عباس جعلہ قول عکرمۃ انتھی واسمعیل بن ابراہیم البصری لیس دون حماد بن زید البصری فی الحفظ والضبط فرجح روایۃ اسمعیل علی روایۃ حماد بان ابن عباس کان یفتی بخلافہ کما مر فلا یکون ذلک المروی مناقض الاجماع وما حکی عن علی ابن ابیطالب ان طلاق الثلث واحدۃ فھو قول بلا سند فلا یکون حجۃ ولان علی ابن ابیطالب کان یفتی بخلافہ فکان المفتی بہ مذھبہ فلا یکون ذلک المحکی مناقض الاجماع وما حکی عن ابن مسعود ان طلاق الثلث واحدۃ فھو قول بلا سند فلا یکون حجۃ ولان ابن مسعود کان یفتی بخلافہ فکان المفتی بہ مذھبہ فلا یکون ذلک المحکی مناقض الاجماع فکان قولھم وفی وقوع مافوق الواحد من دون تخلل الرجعۃ خلاف والراجح عدم الوقوع انتھی وقولھم والقول الرابع انہ تقع واحدۃ من غیر فرق بین المدخول بہا وغیرہا وہذا اصح الاقوال انتھی خلاف اجماع الصحابۃ والسلام

اجماع التابعین علی وقوع طلاق الثلث فیما طلقت المدخولۃ ثلثا ولو بکلمۃ واحدۃ متعددۃ فی طہر واحد ومتعدد ولو بدون تخلل الرجعۃ

بیان اتفاق اجماع التابعین انه قد شاع وذاع الاستفسار عما طلقت المدخولة ثلثا ولو بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعدد ولو بعد ان تخلل الرجعة والافتاء بوقوعها بين اجلة التابعين في اكابرهم من غير انكار احد منهم فكان ذلك اجماعهم على وقوع طلاق الثلث ولو بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة فكان قولهم وفي وقوع ما فوق الواحدة من دون تخلل الرجعة خلاف والراجح عدم الوقوع قولهم الرابع انه تقع واحدة رجعية من غير فرق بين المدخول بها وغيرها وهذا اصح الاقوال انتهى خلاف اجماع التابعين رضي الله عنهم

السؤال

فلو قيل كيف ثبت اجماع التابعين على وقوع طلاق الثلث فيما طلقت المدخولة ثلثا ولو بكلمة واحدة مع انه ذكر في الكتب عن طاؤس بن كيسان وعطاء بن يسار وعمرو بن دينار وابي الشعثاء جابر بن زيد وعكرمة ان طلاق الثلث واحدة

الجواب

فالجواب انهم قالوا بذلك في البكر لا في المدخول بها لان توهم المصرح انهم قالوا اذا طلق رجل امرأته ثلثا قبل الدخول بها فهي واحدة ولانه عليه دليلهم بالبينونة قال العيني في شرح الهداية وكان طاؤس وابو الشعثاء وعمرو بن دينار يقولون من طلق البكر ثلثا فهي واحدة وفي مصنف ابي بكر بن ابي شيبة عن جابر بن زيد وطاؤس وعطاء قالوا اذا طلق الرجل امرأته ثلثا قبل الدخول بها فهي واحدة انتهى واقر بذلك امامهم صديق حسن القنوجي حيث قال والثالث وقوع طلاق الثلث ان كانت المطلقة مدخولة وواحدة ان لم تكن كذلك وهذا مذهب جماعة من اصحاب ابن عباس انتهى

وقال الشيخ ابن الهمام في فتح القدير قوله اذا طلق الرجل امرأته ثلثا قبل الدخول
وقعن عليها لان الواقع مصدر محذوف لان معناه تطليقا ثلثا على ما ذكرناه وفي قول الحسن البصري
وعطاء وجابر بن زيد انه تقع واحدة لبينونتها بانت طالق ولا يؤثر العدد شيئا

وقال النووي في شرح مسلم في كتاب طلاق الثلث اما الرواية في سنن
ابي داود ان ذلك فيمن لم يدخل بها فقال بها قوم من اصحاب عبد الله بن عباس
فقالوا لا تقع الثلاث على غير المدخول بها لانها تبين بواحدة بقوله انت طالق
فيكون قوله ثلثا حاصلا لعد البينونة فلا يقع به شيء انتهى فقد ثبت مما ذكرنا
ان خلافهم انما كان في البكر لا في المدخول بها فلا يكون ذلك المروي عنهم مناقض الاجماع

اجماع الصحابة والتابعين على وقوع بينونة البكر لو اطلقت ولو واحدة او ثلثا

بيان ان الاجماع المذكور انه قد شاع وذاع الاستفتاء عن البكر اذا طلقت ولو ثلثا بوقوع بينونتها بين
اجلة الصحابة والتابعين من غير انكار احد منهم فكان ذلك اجماعهم على وقوع بينونتها بالطلاق ولو واحدة

السوال

فان قيل قد ثبت عن الحجاج بن ارطاة ومحمد بن اسحق وابن مقاتل انهم قالوا اذا طلقت البكر ثلثا معا لا يقع
شيء فكان ذلك مناقض

الجواب

اجماع التابعين ثم خلافهم مناقض

فالجواب ان هؤلاء كلهم من تبع التابعين فلا يكون خلافهم مناقض
اجماع التابعين رضي الله عنهم فقد ثبت بما ذكرنا ان قولهم في وقوع ما فوق الواحد
من دون تحلل الرجعة خلاف والراجح عدم الوقوع انتهى وقولهم في القول الرابع انه
يقع بواحدة رجعية من غير فرق بين المدخول بها وغيرها، وهذا اصح الاقوال انتهى
خلاف القرآن والاحاديث الصحيحة واجلة الصحابة واجلة التابعين والائمة الاربعة
وجمهور السلف والخلف واجماع الصحابة واجماع التابعين رضي الله
تعالى عنهم اجمعين

تمسکاتہم بہذہ الاحادیث الاربعۃ

فالحدیث الاول عن طاؤس ان ابالصہبا قال لابن عباس ہات من ہناتک الم یکن طلاق الثلث علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر واحدۃ فقال قد کان ذلک فلما کان عہد عمر تتایع الناس فی الطلاق فاجازہ علیہم رواہ مسلم فالجواب ان ذلک الحدیث متروک الظاہر بالاجماع لان وقوع طلاق الثلث فیما طلقت المدخولۃ ثلث مرات فی ثلاث اطہار من غیر رجاع ثابت عند کافۃ العلماء ولان الحدیث المذکور مخالف لنص القران وہو قولہ تعالی الطلاق مرتان الی قولہ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ لان الحدیث یدل علی ان طلاق الثلث طلقۃ واحدۃ وان القران یدل علی ان طلاق الثلاث فیما طلقت ثلث مرات ولو فی طہر واحد واقع فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ فاذا کان الحدیث المذکور متروک الظاہر عند کافۃ العلماء ومخالف لنص القرآن وجب حملہ علی المعنی الذی لایکون بینہ وبین القرآن تناف بیان ذلک المعنی ؛

ان قولہ فلما کان عہد عمر تتایع الناس فی الطلاق فاجازہ علیہم یدل علی زمانین زمان التتایع وہو زمان عمر وزمان عدم التتایع وہو زمان علیہ السلام وابی بکر ؓ ومعنی التتایع فی الطلاق ای فی قولہ انت طالق انت طالق انت طالق بالتکرار ارادۃ الشر وہو الاستیناف لمخالفۃ الشرع ومعنی عدم التتایع ارادۃ الخیر وہو التاکید لموافقۃ الشرع قال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب طلاق الثلاث قولہ تتایع الناس فی الطلاق ہو بیاء مثناۃ من تحت وہو روایۃ الجمہور وضبطہ بعضہم بالموحدۃ لکن التتابع تستعمل فی الشر

والثلث انتهى فلا شك لاحد فى ان ارادة التاكيد خير من الاستيناف لحصول
المقصود بدون ارتكاب المنهى عنه وان ارادة الاستيناف شر لارتكاب المنهى عنه
بدون الضرورة فقد علم مما ذكر ان حكم عدم التتابع التاكيد وان حكم التتابع الاستيناف
فقد حصل مما ذكر معنى الحديث بان طلاق الثلث فى قوله انت طالق انت طالق
انت طالق فى زمان عدم التتابع واحدة على التاكيد مالم ينو الاستيناف
وفى زمان التتابع ثلث على الاستيناف مالم ينو التاكيد فاذا نوى التاكيد
فصل واحدة كما صرح به فى الدر المختار قبيل باب الكنايات حيث قال لو كرر
لفظ الطلاق وقع الكل فان نوى التاكيد دين انتهى **وقال** الامام النووى
فى شرح مسلم فى باب طلاق الثلث اما حديث ابن عباس فاختلف العلماء
فى جوابه وتاويله فالاصح ان معناه انه كان فى اول الامر اذا قال انت طالق انت
طالق انت طالق ولم ينو التاكيد ولا الاستيناف يحكم بوقوع طلقة واحدة
لقلة ارادتهم الاستيناف بذلك فحمل على الغالب الذى هو ارادة التاكيد
فلما كان زمن عمر وكثر استعمال الناس بهذه الصيغة وغلب منهم ارادة الاستيناف
بها حملت عند الاطلاق على الثلث عملا بالغالب السابق الى الفهم منها فى ذلك العصر
انتهى **وقال** فى فتح القدير فى باب طلاق السنة تاويله ان قول الرجل انت
طالق انت طالق انت طالق كان واحدة فى الزمان الاول لقصدهم التاكيد
فى ذلك الزمان ثم صاروا يقصدون التجديد فالزمهم عمر ذلك لعلمه بقصدهم
انتهى **والحديث** الثانى عن محمد بن اسحق عن داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس
قال طلق ركانة بن عبد يزيد امرأته ثلثا فى مجلس واحد فحزن عليها حزنا شديدا
فسأله رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف طلقتها قال ثلاثا قال فى مجلس واحد قال
قال فتلك واحدة فارجعها ان شئت قال فراجعها رواه احمد والبيهقى

والجواب ان محمد بن اسحق هذا مدلس وحديثه هذا معنعن وعنعنة المدلس غير مقبول
باتفاق المحدثين قال الامام النووي في شرح مسلم في باب النهي عن
اكل الثوم والبصل والكراث ان المدلس لا يحتج بعنعنته انتهى وقال العيني
في شرح الهداية في بحث القراءة قلنا ان المدلس اذا قال عن فلان لا يحتج
بحديثه عند جميع المحدثين انتهى ولانه من اهل التشيع والقدر كما في التقريب فلا يكون
حديثه حجة في مقابلة احاديث اهل السنة لكونه من اهل البدعة ولانه كذبه الامام
مالك وغيره كما في بحر العلوم شرح مسلم الثبوت وغيره ولانه قال ابو داود في
سننه حديث نافع بن عجير وعبد الله بن يزيد بن ركانة عن ابيه عن جده اصح
لانهم ولد الرجل واهله اعلم به انتهى وهو حديث ان ركانة طلق امرأته البتة وقال في ختم التقليد
والتفسير المظهري واما حديث ركانة فحديث منكر والاصح ما رواه الترمذي
وابو داود وابن ماجه ان ركانة طلق امرأته البتة انتهى والحديث الثالث عن ايوب
عن ابن سيرين قال كنت مكثت عشرين سنة يحدثني من لا اتهم ان ابن عمر طلق امرأته
ثلثا وهي حائض فامر ان يراجعها فجعلت لا اتهمهم ولا اعرف الحديث حتى لقيت
ابا غلاب يونس بن جبير الباهلي وكان ذا ثبت فحدثني انه سال ابن عمر فحدثه انه
طلق امرأته تطليقة وهي حائض فامر ان يراجعها الحديث رواه مسلم فالجواب انه
راوي حديث ابن عمر طلق امرأته ثلثا مجهول غير معروف وحديث نافع وغيره عن ابن عمر
انه طلق امرأته تطليقة واحدة حديث صحيح فلا يكون حديث المجهول حجة في مقابلة
الحديث الصحيح ولان ابن عمر كان يفتي بخلافه فدل على بطلانه واستيصاله والحديث
الرابع عن مخرمة عن ابيه عن محمود بن لبيد قال اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجل
طلق امرأته ثلث تطليقات جميعا فقام غضبانا ثم قال ايلعب بكتاب الله وانا بين
اظهركم حتى قام رجل وقال يا رسول الله الا اقتله رواه النسائي

الجواب ان ذلک الحدیث انما یدل علی منع الاتباع لا علی عدم الوقوع اذ الکلام انما کان فی الوقوع لا فی الاتباع فلا یکون الحدیث حجۃ علی ما قصدوا الخصم فانہ من عدم الامور

مسئلہ دوازدہم

سود کا لینا سب قسم کے اناج اور ثمرات میں سوائے چھ چیز کے جائز ہے چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب روضۃ الندیہ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲ میں باب الربا میں فرمایا یحرم بیع الذہب بالذہب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح الا مثلا بمثل یدا بید فاذا اختلف ہذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید وفی الحاق غیرہا بہا خلاف فقالت الظاہریۃ انہ لا یلحق بہا غیرہا وذہب من عداہم الی انہ یلحق بہا ما یشارکہا فی العلۃ انتہی ثم قال بعد سطور والحاصل انہ لم یرد دلیل تقوم بہ الحجۃ علی الحاق ما عدا الاجناس المنصوص علیہا بہا انتہی پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی شخص اس پر عمل کرے اور سوا ان چھ چیز مذکورہ کے اور اشیائی سودی جیسا کہ جوار اور باجرا اور مکا اور چینا اور مٹر اور مسور اور مونگ اور ارد اور موٹھ اور ماش اور کنگنی اور چینا اور چاول وغیرہ اور کشمش اور زبیب اور لیمو وغیرہ میں سود لیوے تو اس پر کچھ قباحت نہیں

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے احادیث صحیحہ اور ائمہ اربعہ اور جمہور علمائے دین کے

عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المزابنة ان يبيع ثمر حائطه
ان كان نخلا بتمر كيلا وان كان كرما ان يبيعه بزبيب كيلا وان كان زرعا ان يبيعه
بكيل طعام نهى عن ذلك كله متفق عليه ففي ذلك الحديث تعميم كل طعام فلا يباع جنس
كل طعام بجنسه الا مثلا بمثل يدا بيد كالحنطة **وعن** ابن عمر قال
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المزابنة والمزابنة بيع ثمر النخل بالتمر
كيلا وبيع الزبيب بالعنب كيلا وعن كل ثمر بخرصه رواه مسلم ففي ذلك الحديث
تعميم كل ثمر فلا يباع جنس كل ثمر بجنسه الا مثلا بمثل يدا بيد كالحنطة **وعن** معمر بن عبد الله
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الطعام بالطعام مثلا بمثل رواه مسلم ففي
ذلك الحديث شمول كل طعام فلا يباع جنس كل طعام بجنسه الا مثلا بمثل يدا بيد
وعن انس وعبادة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما وزن فمثل بمثل
اذا كان نوعا واحدا وما كيل فمثل ذلك فاذا اختلف النوعان فلا باس به رواه
الدارقطني والبزار باسناد حسن لكن الربيع بن صبيح وثقه ابو زرعة وغيره وقال
لا باس به وقال ابو حاتم رجل صالح وقال في التقريب صدوق سيئ الحفظ انتهى
ففي ذلك الحديث شمول كل موزون وكل مكيل فلا يباع كل موزون وكل مكيل بجنسه
الا مثلا بمثل يدا بيد كالحنطة **وقال الامام النووي** في شرح مسلم
في باب الربا قال اهل الظاهر لا ربا في غير هذه الستة بناء على اصلهم في نفي القياس
وقال جميع العلماء سواهم لا يختص بالستة بل يتعدى الى ما في معناها وهو ما يشاركها
في العلة انتهى **وقال العيني** في شرح الهداية في باب الربا قوله والحكم
معلول باجماع القائسين وهم الائمة الاربعة واصحابهم واحترز به
عن اهل الظاهر فانهم ينفون القياس انتهى

مسئلہ ۱۳ سیزدہم

کذب خدا تعالیٰ کا ممکن ہے یعنے خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ وقوع کذب
خدا تعالیٰ کا انکی دلیلوں سے ثابت ہے اور یہہ قاعدہ قرار دیا کہ عقل کو باب تنزیہات
خدا تعالیٰ مین نزدہم غیر مقلدین کے کسی طرح کا اعتبار نہین چنانچہ مولوی شہود الحق نے
اپنی کتاب صیانۃ الایمان مطبوعہ مطبع السوسی انشن پریس مراد آباد کے صفحہ مین
فرمایا اور امکان کذب کے قائل ہونے سے خدا کو جھوٹا اور کاذب کہنا لازم نہین آتا
انتہی اور کتاب مذکور کے صفحہ ۲۰ مین فرمایا دلائل امکان کذب کے جو شہود مین دو
بحث معین انتہی اور صفحہ ۱۲ مین فرمایا پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے
کذب پر انتہی اور روافع البہتان مین جو تائید کتاب صیانۃ الایمان مین تصنیف ہوئی
ہے اور حسب فرمائش مولوی لطف حسین عظیم آبادی شاگرد رشید اور کارکن مولوی
نذیر حسین دہلوی کے مطبع حنفی واقع شہر دہلی مین طبع ہوئی ہے اوسکی
صفحہ ۳ مین فرمایا اب مین ایک دو بات ایسی بھی بیان کردون جس سے یہہ مسئلہ
عوام کی سمجھ مین بخوبی آجاوے دیکھو خداوند کریم نے سورۂ یوسف مین حضرت
یوسف علیہ السلام کے قصہ مین فرمایا ہے کہ انکے بھائیون نے حضرت
یعقوب علیہ السلام سے آکر یہہ کہدیا کہ فاکلہ الذئب یعنے نگل گیا اونکو بھیڑیا اب یہان
غور کرنا چاہئے کہ یہہ بات بالکل جھوٹھ تھی یعنے واقع مین حضرت یوسف کو بھیڑئے
نے نہین کھایا تھا اور اس کہنے سے معاذ اللہ خدا کا جھوٹھ ہونا لازم نہین آتا کیونکہ
خدا تعالیٰ تو انکی زبان سے اس قصہ کو نقل کرتا ہے مگر یہان سے اتنی بات تو
بیشک نکلی کہ جو بات سچی نہو بلکہ جھوٹی ہو اوسکے بیان کردینے پر تو خدا کو بیشک
قدرت ہے اور جب اوروں کے طرف سے ایسے کلاموں کے کہنے کی قدرت ثابت ہوئی

تو بہی قدرت یعنی طرف سے بہی اس کلام سکے تعبیر کر دینے کے لئے کافی ہوگی
علاوہ اسکے یہہ مین کہتا ہون کہ خداوند کریم نے فرمایا اَوَ لَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ یعنے کیا نہین ہے خدا طاقت رکہنی والا اسبات پر
کہ پیدا کرے مثل اونکی جو آسمان اور زمین مین ہین یہ بات بیشک سچی ہی اب
اس آیت مین سے اگر صرف ایک حرف الف جو اول مین واقع ہے گرا دیا جاے
تو اسکے یہہ معنے ہو جاوینگے کہ نہین ہے خدا قادر اس بات پر کہ پھر پیدا کرے
مثل اونکی یہہ بات سب کے نزدیک جھوٹ ہے اب کیا کسی کا دل اسبات پر
گواہی دیتا ہے کہ جس خدا نے اس آیت سے تکلم فرمایا ہے صرف ایک
الف ہے کم ہو جانیسے اس آیت کے اونہین الفاظ پر قادر نرہیگا انتہے اور
کتاب مذکور کے صفحہ مین فرمایا اور یہہ جو لکھا ہے کہ جھوٹ نقصان کی بات ہے
سو اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ حکم صرف عقل کا ہے اور اسکا ہماری نزدیک اعتبار کچھ
نہین انتہی پس خلاصہ دلیل اول کا یہہ ہے کہ جب خداتعالے تبدیل کر دینے کذب کے
اپنے غیر سے قادر ہے تو یہی قدرت تعبیر کر دینے کذب کے اپنی ذات سے
کافی وافی ہے اور خلاصہ دلیل دوم کا یہہ ہے کہ خداتعالی جبکہ تکلم اولیس الذی
خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلہم پر کہ وہ مضمون صدق محض ہے
قادر ہے تو تکلم اونہین حروف ولیس الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق
مثلہم پر بعد کمی ایک الف کے کہ وہ مضمون کذب محض ہے بطریق اولی قادر ہوگا
کیونکہ وہی حروف ہین سوائے کمی ایک حرف کے پس بموجب قاعدہ مولوی سے
محمد سعید کے اگر کوی صاحب اسپر عمل کرے اور امکان کذب باری تعالی کا
یعنے خداتعالی جھوٹ بول سکتا ہے قائل ہووے بلکہ وقوع کذب حضرت
تعالی کا جیسا اونکی دلیلون سے معلوم ہوتا ہے قائل ہو جاوے تو اوسپر کچھ قباحت نہین

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور تواتر انبیاء اور اہل سنت وجماعت سے

بیان عدم امکان کذب خدا تعالیٰ کا چند وجوہ سے ہے

وجہ اول یہ ہے کہ صدق خدا تعالیٰ کا کہ وہ صفت کمال ہے ثابت ہے

کتاب اللہ اور تواتر انبیاء علیہم السلام سے قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ حدیثا وقال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلا وقال اللہ تعالیٰ فللہ الاسماء الحسنیٰ وقال اللہ تعالیٰ فلہ الاسماء الحسنیٰ وقال اللہ تعالیٰ لہ الاسماء الحسنیٰ وقال فی شرح المواقف فی بحث کلام اللہ بل نقول تواتر عن الانبیاء کونہ تعالیٰ صادقا کما تواتر عنہم کونہ متکلما انتہی پس واضح ہو کہ کلام یا تو مطابق واقع ہوگی یا غیر مطابق واقع ہوگی اگر کلام مطابق واقع کے ہے تو وہ صدق ہے اور جو کلام غیر مطابق واقع کے ہے تو وہ کذب ہے پس وجہ دلالت ان دونوں آیت اول اور تواتر انبیاء کا یہ ہے کہ یہ دونوں آیت اور تواتر انبیاء نص صریح ہیں اس میں کہ خدا تعالیٰ صادق ہے اور صدق اوسکی صفت کمال ہے اور مذہب اہل سنت وجماعت • یہ ہے کہ صفات کمالیہ خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ ہیں قال فی المواقف وشرح المواقف فی بحث امتناع قیام الحوادث بذاتہ تعالیٰ والثانی ان صفاتہ تعالیٰ صفات کمال تخلو عنہا نقص والنقص علیہ محال اجماعا فلا یکون شیء من صفاتہ تعالیٰ حادثا والا لکان خالیا عنہ قبل حدوثہ انتہی وقال فی المواقف وشرح المواقف فی الموقف الثانی فی بحث القدم والثانی الاقرب انہ یوصف بالقدم ذات اللہ تعالیٰ اتفاقا من الحکماء واہل الملۃ ولا یوصف بہ صفاتہ

عنہ لاقتضا حرۃ من یجدد عنہ وہم وانہم اجمعوا علی ان اللہ تعالی صفات موجودۃ
قدیمۃ قائمۃ بذاتہ تعالی والا معجزات اللہ تعالی وصفاتہ فلا یوصف بالقدم باجماع
المتکلمین انتہی پس صدق جبکہ خدا تعالی کی صفت قدیم ہوئی تو تصور امکان کذب
خدا تعالی کا محال اور غیر ممکن ہوا کیونکہ تصور کذب خدا تعالی کا منافی ہے صفت قدیم
خدا تعالی کو کیونکہ تصور کذب خدا تعالی کا مقتضی ہے رفع دوام کو اور صفت
قدیمہ مقتضی ہے دوام کو کیونکہ جو شئے قدیم ہے ممتنع ہے عدم اوسکا پس دوام
اور رفع دوام اجتماع نقیضین ہوا اور اجتماع نقیضین محال اور غیر ممکن ہے پس تصور کذب
خدا تعالی کا محال اور غیر ممکن ہوا بموجب ان دو آیت مذکورہ او تلاوت انبیا علیہم السلام کی اور بعد ولالت
تین آیت اخیرہ کا یہ ہے کہ یہ تینوں آیت نص صریح ہین اس مین کہ خدا
تعالے کے لئے اسماء حسنے ہین پس جبکہ خدائے تعالے کے لئے
اسماء حسنے ہوئی تو خدا تعالے کے لئے صفات حسنے ہوئین کیونکہ صفات
ماخذ ہین اسماء کا جیسا کہ حی اور حیات اور قدیر اور قدرت اور علیم اور علم وغیر ذلک
پس خدا تعالے کے لئے جب صفات حسنی یعنی صفات کمال جیسا کہ حیات و
قدرت وعلم وصدق وغیرہ ثابت ہوئین تو ثبوت اور تصور صفات غیر حسنی کا
یعنے صفات نقص کا جیسا کہ موت اور عجز اور جہل اور کذب کہ وہ ضد ہین حیات
اور قدرت اور علم اور صدق کے محال اور غیر ممکن ہوا کیونکہ صفات کمال خدا
تعالی کی قدیمہ ہین اور دوام اور رفع دوام اجتماع نقیضین ہے اور اجتماع نقیضین
محال اور غیر ممکن ہے قال فی المواقف وشرح المواقف فی بحث الکلام
وبیان لزوم امتناع الکذب علی اللہ تعالی من الموقف الخامس الثانی انہ تعالی لو اتصف بالکذب
لکان کذبہ قدیما اذ لا تقوم الحوادث بذاتہ تعالی فلزم ان یمتنع علیہ الصدق لان ما ثبت
قدمہ امتنع عدمہ واللازم وھو امتناع الصدق علیہ تعالی باطل انتہی

خلاصہ ذلک ان الصدق صفۃ الکمال کالقدرۃ والعلم وصفات الکمال عند
اهل السنۃ قدیمۃ ازلیۃ فلذا کانت صفات الکمال عندہم قدیمۃ ازلیۃ فالکذب
علی اللہ محال غیر ممکن لان باثبت قدمہ کالقدرۃ والعلم فعدمہ محال غیر ممکن
قال التفتازانی فی شرح العقائد ان ذات اللہ تعالی وصفاتہ ازلیۃ والعدم
علی الازلی محال انتہی فقد ثبت باذکرنا ان الکذب علی اللہ محال غیر ممکن عند
اهل السنۃ لکون الصدق عندہم صفۃ قدیمۃ کما ان العجز والجہل علیہ محال
غیر ممکن عندہم لکون القدرۃ والعلم عندہم صفۃ قدیمۃ **اور وجہ دوم** یہ ہے
کہ کذب خداتعالی کا محال اور غیر ممکن ہے نزدیک جمیع علماء اور عقلاء کے کیونکہ کذب
صفت نقصان ہے اور صفت نقصان خداتعالی پر محال اور غیر ممکن ہے
نزدیک جمیع عقلاء اور علماء کے کیونکہ حسن صفت کمال کا اور قبح صفت نقصان کا
ہر دو عقلی ہیں نزدیک جمیع علماء اور عقلاء کے **قال** فی المواقف وشرح المواقف
فی بحث الکلام تفریع علی ثبوت الکلام اللہ تعالی وہو انہ یمتنع علیہ تعالی الکذب
اتفاقا اما عند المعتزلۃ فلوجہ قبیح الخ واما امتناع الکذب علیہ تعالی عندنا فلثلثۃ اوجہ
اقول ان الکذب نقص والنقص علی اللہ تعالی محال اجماعا انتہی خلاصتہ وذلک ان الکذب
علی اللہ محال غیر ممکن عند جمیع العلماء والعقلاء لان الصدق صفۃ الکمال کالقدرۃ والعلم
والکذب صفۃ النقصان کالعجز والجہل وکل صفۃ النقصان قبحہا عقلی لان حسن صفۃ الکمال
وقبح صفۃ النقصان کلاہما عقلیان عندہم فقد ثبت ان الکذب علی اللہ محال غیر ممکن عند
جمیع العلماء والعقلاء لان قبح صفۃ النقصان عقلی عندہم کما ان العجز والجہل علی اللہ تعالی محال
غیر ممکن لان قبح صفۃ النقصان عقلی عندہم **وقال** ؎
فی مسلم الثبوت وبحر العلوم شرح مسلم الثبوت فی بحث الحسن والقبح
قالت المعتزلۃ لو لا یکون الحکم عقلیا لما امتنع الکذب منہ تعالی عقلا فلو اجاز الکذب

۵۴ کہا مسلم الثبوت اور بحر العلوم شرح مسلم الثبوت کے بحث حسن اور قبح میں کہا معتزلہ نے
اگر نہ ہو حکم عقلی تو کذب خداتعالی کا عقلا جائز ہوگا اور جب کذب خداتعالی کا عقلا جائز ہوا تو پھر اس
کا وقوع بھی جائز ہوا تو باب ثبوت بند ہو جاوے گا ثبوت کا مفتوح نہیں پس جواب اسکا دیا ہے کہ یہ کذب
نقص ہے پس واجب ہے تنزیہ خداتعالی کی اس کذب سے اگرچہ نہ ہو کلام ساتھ اس کے کہ حسن اور قبح کی نزاع میں

تعالى فلو امتنع اظهار المعجزة على يد الكاذب فينسد باب النبوة وهو
ممنوع فالجواب ان ذلك المذكور نقص فيجب تنزيه الله تعالى عنه
لعدم انفكاك لزومه بانه عقلي باتفاق العقلاء انتهى وقال في مسلم الثبوت
في العلم في بحث الحسن والقبح لا نزاع لاحد من العقلاء في ان الفعل
حسن او قبيح عقلا بالحسن والقبح اللذين هما بمعنى صفة الكمال او النقصان فانهما
عقليان بهذا المعنى عند الكافة او اللذين هما بمعنى ملائمة الغرض او منافرته فانهما ايضا
عقليان بل النزاع انما هو في حسن الفعل وقبحه بمعنى استحقاق المدح والثواب او الذم
والعقاب من الله تعالى فعند الاشاعرة شرعي وعندنا معشر الماتريدية والصوفية
وعند المعتزلة عقلي اي لا يتوقف على الشرع لكن عندنا لا يستلزم هذا حكما
من الله تعالى بخلاف المعتزلة والامامية والكرامية والبراهمة فانه عندهم يوجب
الحكم من الله تعالى انتهى وقال في المواقف وشرح المواقف في بحث الحسن والقبح
القبيح ما نهي عنه شرعا والحسن بخلافه فقالت المعتزلة الحاكم بها العقل والشرع
كاشف له فلا بد اولا من تحرير محل النزاع ليتضح المتنازع فيه ويرد النفي والاثبات على
شيء واحد فنقول وبالله التوفيق ان الحسن والقبح يقال لمعان ثلث الاول صفة الكمال
او النقصان ولا نزاع في ان هذا المعنى امر ثابت للصفات في انفسها وان مدركه
العقل ولا تعلق له بالشرع والثاني ملائمة الغرض او منافرته فما وافق الغرض
كان حسنا وما خالفه كان قبيحا وما ليس كذلك لم يكن حسنا ولا قبيحا وذلك ايضا عقلي
بالمعنى الاول والثالث متعلق المدح والثواب عاجلا واجلا او الذم والعقاب كذلك
وهذا المعنى الثالث محل النزاع فهو عندنا شرعي وعند المعتزلة عقلي انتهى فقد علم
مما ذكر ان الحسن بمعنى صفة الكمال والقبح بمعنى صفة النقصان عقلي باتفاق العقلاء
والعلماء **والوجه الثالث** ان الكذب على الله تعالى محال غير ممكن لان الكذب

مستلزم العجز او الجهل کما ان تعدد الالهة مستلزم عجز احدهما کما ان تعدد الالهة غیر ممکن
مستلزم عجز احدهما کذلک الکذب علیه تعالی غیر ممکن لکونه مستلزم النقص کما
قال فی شرح المقاصد والکذب نقص باتفاق العقلاء وهو علی الله تعالی محال انتهی فیه من
امارة العجز والجهل انتهی ملخصا وجوہ ثلثة کا یہہ ہے کہ وجہ اول استدلال ہے ساتھ
عدم صفت کمال کے اور وجہ دویم استدلال ہے ساتھ امتناع صفت
نقصان کے اور وجہ سیوم استدلال ہے ساتھ قیاس امتناع تعدد الہ کے پس ثابت ہوا کہ
کہ کذب خدا تعالی کا محال ہو غیر ممکن ہے باتفاق علماء اور عقلاء کے پس جواب دلیل
اول یعنے آیت فاکله الذئب کا اور جواب دلیل ثانی یعنی آیت اولیس
الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلهم کا یہ ہے
کہ قدرت خدا تعالی کی شامل ہے ممکنات کو نہ محالات اور ممتنعات کو
والا تو لازم آویگا کہ خدا تعالی قادر ہے ایجاد شریک اور اجتماع نقیضین پر
اور اپنے والد ہونے پر اور اپنے ولد ہونے پر اور اپنے مصور ہونے پر
بصورت انسان یا حیوان یا شجر یا حجر وغیرہ کے یا اپنے حلول پر انسان مین
یا حیوان مین یا شجر یا حجر وغیرہ مین یہ سب امور کفر ہین باجماع مسلمین اور
دلیل پکڑتے ہین امکان کذب خدا تعالی پر آیت ان الله علی کل شیء قدیر کو یا
آیت مذکورہ دال ہے اسپر کہ خدا تعالی قادر ہے ہر شے پر اور کذب
خدا تعالی کا شے ہے پس جواب الزامی یہہ ہے کہ آیت ان الله علی کل
شیء قدیر کی دال ہے اسپر کہ خدا تعالی قادر ہے ہر شے پر اور وقوع کذب خدا
تعالی کا بھی شے ہے پس بموجب قول تمہارے ہی کے لازم آیا کہ خدا تعالی
اپنے وقوع کذب پر بھی قادر ہے اور جواب تحقیقی یہہ ہے کہ قدرت خدا
تعالی کی ایت مذکورہ اور اشمال اوسکے مین شامل ہے ممکنات کو نہ محالات اور ممتنعات کو

الا ہم یہ کہ خدا تعالیٰ قادر ہے ایجاد شریک اور اجتماع نقیضین اور ارتفاع

نقیضین پر اور اپنی موت اور عجز اور جہل اور باقی محالات پر اور اپنے والد ہونے

اور بیٹے والے ہونے پر اور اپنے مصور ہونے پر بصورت انسان یا حیوان یا شجر یا

حجر وغیرہ کے اور اپنے حلول پر انسان یا حیوان یا شجر یا حجر وغیرہ میں اور یہ سب

امور کفر ہیں باجماع مسلمین **قال القاضی عیاض** فی الشفاء فی فصل یا ہو

من المقالات کفر و کذلک القرامطۃ و اصحاب الحلول والتناسخ و کذلک من اعترف

بالٰہیۃ اللہ تعالیٰ و وحدانیتہ لکنہ اعتقد انہ غیر حی او غیر قدیم وانہ محدث او

مصور او ادعی لہ ولدا و صاحبۃ او والدا او انہ متولد من شیء او ان معہ فی

الازل شیئا قدیما غیرہ او ان ثم صانعا للعالم سواہ او مدبرا غیرہ فذلک کلہ کفر

باجماع المسلمین انتہی اور گاہے دلیل پکڑتے ہیں امکان کذب خدا تعالیٰ پر

جواز عفو اور مغفرت کو کہ وہ خلف وعید ہے اور یہ کہتے ہیں کہ خلف وعید

جائز ہے قرآن اور احادیث سے اور یہ خلف وعید نہیں ہے مگر کذب جواب

اسکا یہ ہے کہ خلف وعید جو عبارت ہے مغفرت اور عفو سے وہ فضل اور رحمت ہے

نہ کذب باتفاق جمیع عقلاء کے بموجب قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے

قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء

وقال اللہ تعالیٰ وللہ ملک السموات والارض یغفر لمن یشاء و یعذب

من یشاء **وقال اللہ تعالیٰ** قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا

من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم **وعن عبادۃ بن الصامت**

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحولہ عصابۃ من اصحابہ بایعونی علی ان لا

تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببہتان تفترونہ

بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب

من ذلك شيئا فعوقب به في الدنيا فهو كفارة له ومن اصاب من ذلك شيئا
ثم ستره الله عليه فهو الى الله ان شاء عفا عنه وان شاء عاقبه فبايعناه على ذلك
متفق عليه ذكره في المشكوة في كتاب الايمان وعن ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامه يكفر الله عنه كل سيئة كان زلفها وكان بعد
القصاص الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف الى اضعاف كثيرة والسيئة
بمثلها الا ان يتجاوز الله عنها رواه البخاري ذكره في المشكوة في كتاب الدعوات
وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل احدا منكم عمله الجنة
ولا يجيره من النار ولا انا الا برحمة الله رواه مسلم ذكره في المشكوة في كتاب الدعوات
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن ينجي احدا منكم عمله
قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا انا الا ان يتغمدني الله منه برحمة متفق عليه ذكره
في المشكوة في كتاب الدعوات وفي رواية بمغفرة ورحمة رواه مسلم من
برحمة منه وفضل رواه مسلم قال الامام النووي في شرح مسلم في باب لن يدخل احد الجنة بعمله
بل برحمة الله تعالى قوله صلى الله عليه وسلم لن ينجي احدا منكم عمله قال رجل ولا
اياك قال ولا اياي الا ان يتغمدني الله منه برحمة وفي رواية برحمة منه وفضل وفي رواية بمغفرة ورحمة
واعلم ان مذهب اهل السنة ان الله تعالى يغفر للمؤمنين ويدخلهم الجنة برحمته
ويعذب المنافقين ويخلدهم في النار عدلا منه انتهى وقال النووي في
مسلم في باب سعة رحمة الله تعالى من كتاب الاذكار والدعاء وفيه جواز المغفرة
من الكافر بخلاف شرعنا وذلك من مجوزات العقول عند اهل السنة وانما منع
في شرعنا بالشرع وهو قوله تعالى ان الله لا يغفر ان يشرك به وغير ذلك
من الادلة انتهى وقال في المواقف وشرح المواقف المقصد الخامس
في تقرير اصحابنا في الثواب والعقاب فالثواب فضل من الله تعالى

من العقاب فضل من الله تعالى ولا العفو عنه الا فضل والعبد

فلا یصح العقاب بل یصح عند العقلاء انتہی وقال بحر العلوم

فی شرح مسلم الثبوت فی الباب الثانی والعفو لمستحق العقاب من الکرم

فالخلف فی الوعید جائز فان اہل العقول السلیمة یعدونه فضلا لا نقصا

ومر ایضا وروی عن ابن عباس انتہی مخفی نرہے اہل علم پر کہ یہ چارون دلیلین

معتقدین کی جو امکان کذب باری تعالے پر پیش کرتے ہین یہی دلیلین مستلزم

ہین وقوع کذب خداتعالے کو کیونکہ دلیل اول یعنی آیت فاکلہ الذہب کی

اور دلیل دوم یعنی آیت اولیس الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلہم

کی یہ دونون آیت مقیس علیہ ہین اور مدلول آیت فاکلہ الذہب کا کہ وہ کذب محض ہے

اور مدلول آیت اولیس الذی خلق السموت والارض بقادر علی ان یخلق مثلہم کا کہ وہ

صدق محض ہے ہر واحد آیت مقیس علیہ مین موجود اور وقوعی ہے پس لابد ہے حال

حکم مقیس کا کہ وہ کذب خداتعالے کا ہے موجود اور وقوعی ہو مثل حکم مقیس

علیہ کے کیونکہ قیاس مین تعدی حکم اصل کی ہوتی ہے طرف فرع کے چنانچہ

کتب اصول مین مذکور ہے اور اسیطرح آیت ان اللہ علی کل شیئ قدیر کی

دال ہے وقوع کذب خداتعالے پر جیساکہ جواب الزامی مین مذکور ہوا اور

اسیطرح عفو اور مغفرت دلیل جواز عفو اور مغفرت مین کہ وہ خلف

وعید ہے موجود اور وقوعی ہے چنانکہ قرآن شریف اور حدیث شریف کے

ثابت ہے پس ثابت ہوا انکی چارون دلیلون سے وقوع کذب

خداتعالے کا علاوہ اسکے ہم اہل سنت وجماعت یہ کہتے ہین کہ قطع

نظر تمہاری ادلہ سے فقط اتنا ہی قول تمہارا کہ کذب خداتعالی کا ممکن ہے یہی

مستلزم ہے طرف وقوع کذب خداتعالے کے کیونکہ کذب خداتعالی کا اظہار

نزدیک اہل سنت وجماعت کے بحکم

٥٩

چونکہ جب ممکن ہوا تو کونسی چیز ہے تمہارے نزدیک کہ وہ مانع ہے
وقوع کذب کو خدا تعالے سے آیا شرع ہے یا عقل اگر شرع مانع ہو تو
منع شرع کا غیر مفید ہے کیونکہ ثبوت شرع کا موقوف ہے ثبوت صدق خدا تعالے پر
اور ثبوت صدق خدا تعالے کا موقوف ہوا ثبوت شرع پر پس دور لازم آیا
پس نہ شرع ثابت ہوئی اور نہ صدق خدا تعالے کا ثابت ہوا اور اگر عقل مانع
ہو تو عقل کو نزدیک غیر مقلدین کے باب تنزیہات خدا تعالی میں کچھ اعتبار ہی
نہیں خلاصہ کلام کا یہہ ہوا کہ اولاً غیر مقلدین سے وقوع کذب خدا تعالی
بخوبی ثابت ہے اور قول انکا کہ کذب خدا تعالی کا ممکن ہے یہہ مفضی ہو طرف
اسی امر کے کہ کذب خدا تعالی کا امر وقوعی ہے نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فاحفظ ولا تغفل فانہ من جزم الامور

مسئلہ چار دہم

صورت خدا تعالی کی مثل صورت آدم علیہ السلام کے ہے چنانچہ مولوی
صدیق حسن قنوجی نے اپنی کتاب احتوا مطبوعہ مطبع محمدی لاہور کے صفحہ ۸ میں فرمایا
پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اپنی صورت پر انتہی - اور دلیل انکی یہہ حدیث ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ آدم علی صورتہ متفق علیہ پس بموجب
قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب اسپر عمل کرے اور خدا تعالی کو مثل
صورت آدم علیہ السلام کے جانے ہاتھ پاؤں قدم پنڈلی ہتھیلی انگلیاں
انگوٹھہ کمر پہلو نفس وغیرہ میں چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب
احتوا مطبوعہ مطبع لاہور کے صفحہ ۲۲ فصل نہم میں ان اشیاء کو قرآن و حدیث سے
خدا کیلئے ثابت کیا ہے - تو اوسپر کچھ قباحت نہیں ہے

٦٠

[illegible]

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور جمیع علماء دین سلف و خلف کے قال اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شئ وقال اللہ تعالیٰ فتبارک اللہ احسن الخالقین وقال اللہ تعالیٰ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ وقال اللہ تعالیٰ وہو معکم اینما کنتم وقال اللہ تعالیٰ وہو معہم اینما کانوا وقال اللہ تعالیٰ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید وقال اللہ تعالیٰ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی وقال اللہ تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ وقال اللہ تعالیٰ ید اللہ فوق ایدیہم وقال اللہ تعالیٰ ونفخت فیہ من روحی وقال علیہ السلام والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لہبط علی اللہ رواہ الترمذی ذکرہ فی المشکوۃ فی باب بدء الخلق وقال اللہ تعالیٰ ہو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ہن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رأیتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمٰہم اللہ فاحذرہم متفق علیہ فالقرآن والحدیث یدلان علی ان بعض القرآن محکم وبعضہ متشابہ وعلی ان المحکم ہو ام الکتاب واصلہ فی العمل بہ وان المتشابہ لا یعلم تاویلہ الا اللہ ولا یتبعہ الا اہل الزیغ لابتغاء الفتنۃ ومتشابہ القرآن عند العلماء قسمان قسم من حروف المبانی لا من الفاظ المعانی وہی حروف التہجی فی اوائل السور نحو الم وقسم من الفاظ المعانی کآیات الصفات واحادیث الصفات کوجہ ویدٍ وغیرہما ونحو ذلک فالمراد بالمتشابہ فی قولہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ

هو القسم الثاني لا القسم الاول لان اتباع المتشابه الذي كان مقصودا لاهل الزيغ
والفتنة لا يتصور في حروف التهجي لانه ليس لها معنى موضوع له فيتصور اتباعه
لابتغاء الفتنة فتعين ان المراد هو القسم الثاني لانه لفظ موضوع للمعنى لكن المعنى
الحقيقي غير مراد كما قال الله تعالى وما يعلم تاويله الا الله

ولقوله تعالى ليس كمثله شيء فاتباعه لا يكون

الا من اهل الزيغ لابتغاء الفتنة كما قال الله تعالى فاما الذين في قلوبهم
زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله وما يعلم تاويله الا الله فلذا
امرنا بالحذر منهم في حديث قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رأيتم الذين
يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سماهم الله فاحذروهم متفق عليه فاذا
عرف ذلك عرف ان حديث خلق الله آدم على صورته من المتشابه بدليل قوله
تعالى ليس كمثله شيء ولان المعنى الحقيقي غير مستقيم في ذات الله تعالى
فحينئذ فوض مراده الى الله تعالى بان نقول الله اعلم بمراده كما هو مذهب
السلف لقوله تعالى وما يعلم تاويله الا الله فان سلم المخالف ذلك فبها والا
فالنصوص المذكورة واردة عليه فان قال فيها بظاهر المعنى فكان هو من اهل الزيغ
والفتنة بحكم القرآن والحديث ان قال فيها بالتاويل كما هو مذهب الخلف
فالتاويل في الحديث المذكور جار بارجاع الضمير الى آدم هكذا خلق الله آدم
على صورته لا على صورة غيره من المخلوقات اي خلق آدم على صورته التي خلق عليها
لا على صورة غيره من المخلوقات لانه احسن التقويم كما قال الله تعالى لقد
خلقنا الانسان في احسن تقويم وذلك للاكرام

كما قال الله تعالى ولقد كرمنا بني آدم

وقال الترمذی فی صحیحه فی باب من ابواب صفة الجنة وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم روایات کثیرة مثل هذا ما یذکر فیه امر الرؤیة ان الناس یرون ربهم وذکر القدم وما اشبه هذه الاشیاء والمذهب فی هذا عند اهل العلم من الائمة مثل سفیان الثوری ومالک بن انس وسفیان بن عیینة وابن المبارک ووکیع وغیرهم انهم رووا هذه الاشیاء وقالوا تروی هذه الاحادیث ونؤمن بها ولا یقال کیف وهذا الذی اختاره اهل الحدیث ان یرووا هذه الاشیاء کما جاءت ویؤمن بها ولا تفسر ولا یتوهم ولا یقال کیف وهذا امر اهل العلم الذی اختاروه وذهبوا الیه ومعنی قوله فی الحدیث فیعرفهم نفسه یعنی تجلی لهم انتهی

حاصله انه یکل علمها الی الله تعالی بان نقول الله اعلم بمرادها وقال البغوی فی معالم التنزیل فی تفسیر قوله تعالی الا ان یاتیهم الله فی ظلل من الغمام والاولی فی هذه الآیة وفی ما شاکلها ان یؤمن الانسان بظواهرها ویکل علمها الی الله تعالی ویعتقد ان الله عز وجل منزه عن سمات الحدوث علی ذلک مضت ائمة السلف وعلماء اهل السنة قال الکلبی هذا من المکتوم الذی لا یفسر کان مکحول والزهری والاوزاعی ومالک وابن المبارک وسفیان الثوری واللیث بن سعد واحمد واسحاق یقولون فیه وفی امثاله امروها کما جاءت بلا کیف انتهی

اور کہا ترمذی نے اپنی صحیح کے ابواب جنت میں کہ روایت کی گئیں ہیں آنحضرت سے چند روایتیں مثل اسکے کہ اوس میں ذکر ہے رویت کا کہ لوگ دیکھینگے اپنے رب کو اور اوسمیں ذکر ہے قدم اور دیگر چیزوں کا جو ان اشیاء کی مشابہ ہیں اور ان اشیاء میں مذہب اہل علم کا جو ائمہ ہیں مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن المبارک اور وکیع بن جراح اور سوا ان کے اور لوگ وہ سب روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ آئی ہیں حدیثیں اور ہم ایمان لاتے ہیں اوسکے اوپر اور کہتے ہیں بغیر کسی کیف کے یعنے مثلاً لفظ قدم کا وارد ہے سو ہم یہہ اعتقاد رکھینگے

وقال الشيخ الامام النووي في شرح مسلم في باب اثبات رؤية ...
من كتاب الايمان في تفصيل الاحاديث التي فيها ذكر الصورة والاتيان ما نصه
اعلم ان لاهل العلم في احاديث الصفات وآيات الصفات قولين احدهما
وهو مذهب معظم السلف او كلهم انه لا يتكلم في معناها بل يقولون يجب علينا
ان نؤمن بها ونعتقد لها معنى يليق بجلال الله تعالى مع اعتقادنا الجازم ان الله
تعالى ليس كمثله شيء وانه تعالى منزه عن التجسيم والانتقال والتحيز في جهة وعن
سائر صفات المخلوق وهذا القول هو مذهب جماعة من المتكلمين واختاره جماعة
من محققيهم وهو اسلم والقول الثاني وهو مذهب معظم المتكلمين انها تتأول على
ما يليق بها على حسب مواقعها وانما يسوغ تأويلها لمن كان من اهله بان يكون عارفا
بلسان العرب وقواعد الاصول والفروع ذا رياضة في العلم انتهى

وقال النووي بعد ذلك في باب النهي عن ضرب الوجه من كتاب البر والصلة
واما قوله صلى الله عليه وسلم فان الله خلق آدم على صورته فهو من احاديث الصفات
وقد سبق في كتاب الايمان بيان حكمها واضحا مبسوطا وان من العلماء من يمسك
عن تأويلها ويقول نؤمن بانها حق وان ظاهرها غير مراد ولها معنى يليق بها وهذا مذهب

من الصفات وهما جوابا مسلم والثاني انها تتاول على حسب ما يليق بتنزيه الله تعالى وانه
ليس كمثله شيء قال المازري وقد غلط ابن قتيبة في هذا الحديث فاجراه على ظاهره
وقال لله تعالى صورة لا كالصور وهذا الذي قاله ظاهر الفساد لان الصورة تفيد
التركيب وكل مركب محدث والله تعالى ليس بمحدث فليس هو مركبا فليس مصورا
وهذا كقول المجسمة جسم لا كالاجسام لما رأوا اهل السنة يقولون ان الله سبحانه
وتعالى شيء لا كالاشياء طردوا الاستعمال فقالوا جسم لا كالاجسام والفرق ان
لفظ شيء لا يفيد الحدوث ولا يتضمن ما يقتضيه واما جسم وصورة فيتضمنان التاليف
والتركيب وذلك دليل الحدوث قال والعجب من ابن قتيبة في قوله صورة لا كالصور
مع ان ظاهر الحديث على رأيه يقتضي خلق آدم على صورته فالصورتان على رأيه سواء فاذا قال
لا كالصور تناقض قوله ويقال له ايضا ان اردت بقولك صورة لا كالصور انه ليس بمؤلف
ولا مركب فليس بصورة حقيقة وليست اللفظة على ظاهرها وحينئذ يكون موافقا على
افتقاره الى التاويل انتهى وقال[١] النووي في شرح مسلم بعد كتاب الجنة في باب
جهنم وقوله صلعم في النار فلا تمتلي حتى يضع الله تبارك وتعالى رجله وفي الرواية
التي بعدها لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة تبارك وتعالى
قدمه وهذا الحديث من مشاهير احاديث الصفات وقد سبق مرارا بيان اختلاف
العلماء فيها على مذهبين احدهما وهو قول جمهور السلف وطائفة من المتكلمين انه لا يتكلم
في تاويلها بل نؤمن انها حق على ما اراد الله تعالى ولها معنى يليق بها وظاهرها
غير مراد والثاني وهو قول جمهور المتكلمين انها تتاول بحسب ما يليق بها انتهى وقال[١]
القاضي عياض في الشفاء في فصل بيان ما هو من المقالات كفر وكذلك من اعترف
بالهية الله تعالى ووحدانيته ولكنه اعتقده غير حي او غير قديم وانه محدث او مصور او
ادعى له ولدا او صاحبة او والدا او انه متولد من شيء او كائن معه في الازل شيء قديما

غیرہ او ان ثم صانعا مما اسواہ از معبر غیرہ فذلک کلہ کفر باجماع المسلمین انتہے

مسئلہ پانزدہم

الف لام خاتم النبیین مین جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو نہ استغراق کے لئے یعنے آنحضرت علیہ السلام خاتم بعض ابنیاء کے ہین نہ خاتم جمیع ابنیاء کے چنانچہ محمد صدیق پشاوری شاگرد رشید مولوی نذیر حسین صاحب نے اپنی کتاب نصر المؤمن مطبوعہ مطلع نور کانپور کے صفحہ ۲ مین اور صفحہ ۱۶ مین اس مضمون کو لکھا چنانچہ کہا صفحہ ۲ مین اور یہہ کہنا اسکا کیونکہ منکر عموم نص کا ہے باطل ہے کیونکہ اول یہہ تو کرے کہ الف لام خاتم النبیین مین استغراق کیلئے ہے جائز ہے کہ عہد کیلئے ہو پھر کہا صفحہ ۱۶ مین یہہ کہنا مفتی کا کہ زید خارج از اہل سنت بلکہ فرق اہل اسلام سے جہل دوسری ہے اہل اسلام کے بعض فرقے ختم نبوت ہے کے قائل نہین اور بعض قائل ختم النبوت تشریعی کے ہین نہ مطلق نبوت کے انتہی پس خلاصہ دونو کلام کا یہہ ہوا کہ آنحضرت علیہ السلام خاتم رسل کے ہین نہ خاتم جمیع ابنیاء کے پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب اسپر عمل کریں اور آنحضرت علیہ السلام کو خاتم بعض ابنیاء کا جانے نہ خاتم جمیع ابنیاء کا تو واسپر کچھ قباحت نہین

دو الاعتراض

یہہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے قال تعالے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیٔ علیما وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علی انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي متفق عليه وعن
جبير بن مطعم قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول انا العاقب والعاقب
الذي ليس بعده نبي متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل قصر احسن بنيانه وترك منه موضع لبنة فطاف به النظار
يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين متفق عليه
وعن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو اسرائيل تسوسهم
الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي بعدي متفق عليه ذكره في المشكوة
في كتاب الامارة وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سيكون في امتي كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبي الله وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي
رواه ابو داود والترمذي ذكره في المشكوة في كتاب الفتن وعن انس بن
مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت
فلا رسول بعدي .... ولا نبي رواه الترمذي وقال هذا حديث صحيح وقال
القاضي عياض في الشفاء في فصل ما هو من المقالات كفر وكذلك من ادعى
نبوة احد مع نبينا عليه الصلوة والسلام او بعده كالعيسوية من اليهود القائلين بتخصيص
رسالته الى العرب وكالخرمية القائلين بتواتر الرسل وكاكثر الرافضة القائلين بمشاركة
علي في الرسالة للنبي صلى الله عليه وسلم وكذلك كل امام عند هؤلاء يقوم مقامه
في النبوة والحجة وكالبزيعية والبيانية القائلين بنبوة بزيغ وبيان وكذلك
ادعى النبوة لنفسه او جوز اكتسابها والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها كالفلاسفة
وغلاة المتصوفة وكذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة فهؤلاء كلهم
كفار مكذبون للنبي صلى الله عليه وسلم لانه اخبر صلى الله عليه وسلم انه خاتم النبيين
ولا نبي بعده واخبر عن الله تعالى انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت

الا ان یحمل هذا الکلام علی ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاویل ولا تخصیص فلا شک
فی کفر هؤلاء الطوائف کلها قطعاً اجماعاً وسمعاً انتہی

مسئلہ شانزدہم

حدیث صحیح جسکی صحت مین کسیکو کلام ہو وہ حدیث ثبوت مسئلہ کیلئے کافی نہین یہہ خلاصہ
ہے عبارت مولوی محمد حسین لاہوری کا یعنے حدیث معنعن ثبوت مسئلہ کیلئے
کافی نہین کیونکہ حدیث معنعن غیر مقبول ہے نزد بعض اہل علم کے قال الامام
النووی فی شرح مسلم فی باب صحۃ الاحتجاج بالحدیث المعنعن وذهب بعض اهل العلم
الی انہ لا یحتج بالحدیث المعنعن مطلقاً انتہی اور حدیث معنعن در حدیث ابوہریرہ کی
ثبوت مسئلہ کیلئے حجت نہین یہہ خلاصہ ہے عبارت سید احمد خان کا اور
حدیث صحیح متصل غیر مسلسل ثبوت مسئلہ کیلئے حجت نہین یہہ خلاصہ ہے عبارت
مولوی نذیر حسین کا چنانچہ مولوی محمد حسین لاہوری نے اپنے اشتہار مطبوعہ
مطبع چشمہ فیض واقع دہلی مین فرمایا مین جملہ حنفیان پنجاب وہندوستان کو
بطور اشتہار وعدہ دیتا ہون کہ اگر ان لوگون سے کوئی صاحب مسائل ذیل مین
کوئی آیت قرآن یا حدیث صحیح کہ جسکی صحت مین کسیکو کلام نہو اور وہ اس مسئلہ مین
جسکے لیئے پیش کیجاوے نص صریح قطعی الدلالت ہو پیش کرین تو فی آیت اور فی
حدیث یعنے ہر آیت اور حدیث کی بدلی دس دس روپیہ بطور انعام کے دونگا انتہی اور سید احمد خان
صاحب جو مشہور نیچری ہین وہ اپنی کتاب تہذیب الاخلاق جلد ہفتم نمبر ۳ مطبوعہ یکم ربیع الاول سنہ ۱۲۹۳ھ کی
صفحہ ۹ مین جو احادیث ابوہریرہ مین جو دال ہین وجود مستقل جنون پر یہہ کہا کہ بخاری نے کتاب صلوۃ
اور تفسیر مین روایت کی ہے کہ ...... حدثنا اسحق بن ابراہیم قال حدثنا روح ومحمد بن جعفر

عن شعبة عن محمد بن زیاد عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا من الجن تفلت علی البارحة لیقطع علی الصلوة فامکننی اللہ منہ واردت ان اربطہ الی ساریة من سواری المسجد حتے تصبحوا وتنظروا الیہ کلکم فذکرت قول اخی سلیمان رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی قال فرده خاسئا تیسری وجہ یہہ ہے کہ یہہ روایت معنعن ہے جس مین شعبہ اور محمد اور ابو ہریرہ سے اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عنعن کرکے روایت ہوئی ہے جو تصال کا یقینا حمل نہین ہوسکتی احتمال ہے کہ ان سب راویونکے درمیان ایک ایک یا دو دو واسطہ چھوٹ گیا ہو اور چوتھی وجہ یہہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ سے اکثر غلط روایتین مشہور ہوگئی ہین اور خود اونکے زمانہ مین بھی اونکی روایت پر لوگ طمانیت نہین کرتے تھے اور اونکی روایتونکو حضرت عائشہ پر عرض کرکے تصحیح یا تغلیط کرتے تھی چنانچہ مسلم نے روایت کی ہے باب استحباب النعال بالیمین مین حدثنا ابوبکر بن ابی شیبہ وابوکریب قالا حدثنا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی رزین قال خرج علینا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فضرب بیدہ علی جبہتہ فقال الا انکم تحدثون انی اکذب علے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ یعنی ابو رزین کہتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ہم لوگونکے پاس آئی اور اپنا ماتہا کوٹ کے فرمانے لگے کہ تم لوگ کہتے ہو کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹہہ باندھتا ہون انتہے کلام سید احمد خان اور مولوی نذیر حسین صاحب نے اپنی کتاب معیار الحق مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۲۰ مین فرمایا پس مدعین سے جو کچھ قصہ واہیہ بلا سند صحیح کے فضیلت مین امام صاحب کے نقل کیا ہے امام صاحب تک ساتھہ سند صحیح متصل سلسلہ کے نہین پونہچتا ہے مخفی نرہے اہل علم پر کہ معنی کلام مولوی محمد حسین لاہوری

پھر اس حدیث کا چند وجوہ سے جواب دیا اور کہا کہ ہم

۶۹

سے ظاہر ہین کہ کوئی حدیث کہ جسکی صحت مین کسیکو کلام ہو وہ حدیث ثبوت
مسئلہ کیلئے کافی نہین اور معنے کلام سید احمد خان کے بھی ظاہر ہین
کہ جو حدیث معنعن ہو وہ حدیث اور ابوہریرہ کی حدیث ثبوت مسئلہ کیلئے
کافی نہین لیکن معنے کلام مولوی نذیر حسین صاحب کے پیچیدہ ہین معلوم
نہین کہ بعد صحیح کہنے کے قید متصل کی کیون لگائی اور قطع نظر اس سے یہہ نہین معلوم
کہ پھر مسلسل کی قید کیون لگائی اور مسلسل کہنے سے کیا مراد ہے کیونکہ مسلسل
اصطلاح اہل حدیث مین اوس حدیث کو کہتے ہین کہ اسناد اوسکا اول سے آخر تک
ایک طرز پر ہو یعنے ایک حال پر ہو پس اگر مراد مسلسل کہنے سے یہی اصطلاحی
معنے مسلسل کے ہین تو سب احادیث مؤطا امام مالک سے لیکر تمام احادیث
کتب صحاح ستہ وغیرہ کے سب غارت ہوئین اور قابل اعتبار نہ ہوئین کیونکہ
اکثر حدیث صحاح ستہ وغیرہ کی اسناد مذکور سے خالی ہین چنانچہ ماہر کتب حدیث پر
یہ امر واضح ہے اور اگر مراد مسلسل کہنے سے غیر انواع مسلسل ہے یعنے اوس
اسناد مین اول سے آخر تک کسی موضع مین لفظ عنعن کا نہو جیسا کہ ذکر ان
کیا شارح شرح نخبة الفکر تو اوسوقت مطلب مولوی نذیر حسین اور سید احمد خان
اور مولوی محمد حسین صاحب کا اس سے یہ ہوا کہ حدیث معنعن قابل حجت اور قابل اعتبار نہین پس بموجب
قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب اسپر عمل کرے اور حدیث صحیح معنعن کو
اور حدیث صحیح ابوہریرہ کو لغو اور بے اعتبار جانے تو اوسپر کچھ قباحت نہین کیونکہ
بعض اہل علم قائل ہین کہ حدیث معنعن قابل اعتبار نہین قال الامام النووی فی
شرح مسلم فی باب صحة الاحتجاج بالحدیث المعنعن ذہب بعض اہل العلم
الی انہ لا یحتج بالمعنعن مطلقا لاحتمال الانقطاع انتہی یعنے کہا امام نووی فی شرح
صحیح مسلم مین کہ مذہب بعض اہل علم کا یہہ ہے کہ حدیث معنعن یعنے جس حدیث

کی سند میں عن ہو وہ قابل حجت نہیں واسطے احتمال انقطاع کے۔

الاعتراض

یہہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور جمہور صحابہ اور تابعین اور اہل حدیث اور اہل فقہ اور اہل اصول بلکہ اجماع سلف کے **قال** اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا فالآیۃ تدل علی ان خبر الفاسق غیر مقبول وخبر العادل مقبول کما دل علیہ لفظ فتبینوا **وعن** ابی شریح العدوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح ولیبلغ الشاہد الغائب متفق علیہ ذکرہ فی المشکوۃ فی باب حرم مکہ **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبلغ الشاہد الغائب عسی ان یبلغ من ھو اوعی لہ منہ متفق علیہ رواہ مسلم نے صحیحہ ورواہ البخاری فی صحیحہ نے کتاب العلم **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ رواہ الشافعی والبیہقی ورواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی عن زید ابن ثابت ذکرہ فی المشکوۃ نے کتاب العلم **وقال** الامام النووی نے شرح صحیح مسلم فی باب صحۃ الاحتجاج بالحدیث المعنعن اما خبر الواحد فہو مالم یوجد فیہ شروط المتواتر سواء کان الراوی لہ واحدا او اکثر واختلف نے حکمہ فالذی علیہ جماہیر المسلمین من الصحابۃ والتابعین فمن بعدھم من المحدثین والفقہاء واصحاب الاصول ان خبر الواحد الثقۃ حجۃ من حجج الشرع ویلزم العمل بہا وذھب القدریۃ والرافضۃ وبعض اہل الظاہر الی انہ لا یجب العمل بہ انتہی **وقال** مسلم نے صحیحہ نے باب صحۃ الاحتجاج

کہا مسلم نے اپنی صحیح کے باب صحۃ الاحتجاج بالحدیث المعنعن میں کہ قول مشہور ... [illegible]

بالحدیث المعنعن وذلک ان القول الشائع المتفق علیہ بین اھل العلم بالاخبار والروایات
قدیما وحدیثا ان کل رجل ثقۃ روی عن مثلہ حدیثا وجائز ممکن لہ لقاؤہ والسماع منہ
لکونھما جمیعا کانا فی عصر واحد وان لم یأت فی خبر قط انھما اجتمعا ولا تشافھا
بکلام فالروایۃ ثابتۃ والحجۃ بھا لازمۃ الا ان یکون ھناک دلالۃ بینۃ ان ھذا
الراوی لم یلق من روی عنہ ولم یسمع منہ شیئا انتہی کلام مسلم
وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب فضائل الصحابۃ ولھذا اتفق اھل الحق ومن یعتد بہ فی
الاجماع علی قبول شھاداتھم وقبول روایاتھم وکمال عدالتھم انتہی پس صاف
صاف معلوم ہوا اذ کرے کہ روایت ہر صحابی کی خواہ ابوھریرہ ہو یا دیگر صحابی مقبول
ہے نزدیک اھل سنت کے اور سب صحابہ عادل ہیں نزدیک اھل سنت کے
اور حدیث معنعن ثقہ کی جو روایت کری اپنی مثل سے باتفاق سلف و خلف اھل
سنت کے مقبول ہے جبتک یہ ثابت نہو کہ اس راوی کی اس مروی عنہ سے
ملاقات اور سماع نہیں ہوا اور ماھر حدیث پر ظاہر ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور باقی
کتب حدیث کا مملو ہے حدیث ابوھریرہ اور حدیث معنعن اور حدیث غیر مسلسل سے
اور جب حدیث ابوھریرہ اور حدیث معنعن اور حدیث غیر مسلسل قابل حجت نہوئی تو
اب کوئی حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور باقی صحاح ستہ وغیرہ کی قابل حجت
نرہے کیونکہ کوئی حدیث صحاح ستہ وغیرہ کے حدیث ابوھریرہ اور حدیث معنعن اور حدیث غیر مسلسل سے

مسئلہ ہفتدہم

اجماع امت کا جسکی سند قرآن یا حدیث سے نہ پائی جائے یعنے ہمکو معلوم نہو
وہ اجماع امت کا خطا ہے قابل اعتبار نہیں ہے چنانچہ مولوی نذیر حسین صاحب
نے اپنی معیار الحق کے صفحہ ۱۳۱ میں فرمایا پس اجماع کے واسطے دو امر ضروری ہیں —

پہلا امر یہہ کہ اتفاق سارے مجتہد ہمعصر کا اوپر امر شرعی کے متحقق ہوے - دوسرا امر یہہ کہ سند قرآن یا حدیث پر
پائی جاوے کیونکہ نہ پایا جانا سند کا مستلزم خطا کو ہوگا - پس اگر یہہ دونون امر ثابت نہون تو اجماع شرعی متصور نہوگا
انتہی - پھر کہا بعد چند سطور کے بلکہ ایسا اجماع حکم مین ما وجدنا علیہ اباءنا کے شامل ہوگا جسپر خدا تعالی نے الزام دیا
اور غصہ فرمایا انتہے - اور کہا مولوی عبد اللہ محمدی نے اپنی کتاب اعتصام السنہ مطبوعہ مطبع نور کا پور کے صفحہ
۴ ہ مین حینئذ جارت امور الدین والدنیا علی الرای والقیاس والاجماع فان طوابقا القرآن والاحادیث ہذہ الثلثۃ
قبلت والا فلا تقبل اس وقت آئی امور دین اور دنیا کی رای اور قیاس اور اجماع پر اگر موافق ہو قرآن اور حدیثین
ان تینون کو تو قبول کیا جاوے انتہے پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب اسپر عمل کرے
اور مسایل اجماعیہ کو جب تک سند انکی قرآن و حدیث سے نہ پاوے تو نہ مانے اور مثل اجماع کفارہ کے جانے تو اسپر کچھ قباحت نہین

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور اہل سنت وجماعت اور ائمہ اربعہ کے **قال** اللہ تعالے
ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا **وعن** عرفجۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول انہ سیکون ہنات وہنات فمن اراد ان یفرق امر ہذہ الامۃ وہی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا
من کان رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب من ابواب کتاب الامارۃ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی ذکرہ فی المشکوۃ فی
باب الاعتصام **وعن** ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اجارکم من ثلث
خلال ان لا تجتمعوا علی ضلالۃ الحدیث رواہ ابو داود ذکرہ فی المشکوۃ فی باب فضایل سید المرسلین **وعن**
عمرو بن قیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وعدنی فی امتی واجارہم من ثلث لا یعمہم بسنۃ ولا یستاصلہم
عدو ولا یجمعہم علی ضلالۃ رواہ الدارمی ذکرہ فی المشکوۃ فی باب فضایل سید المرسلین **وقال** فی کشف البزدوی
فی باب حکم الاجماع قولہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی ضلالۃ تقدیر ہذا الدلیل ان الروایات
تظاہرت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعصمۃ ہذہ الامۃ عن الخطاء بالفاظ مختلفۃ علی لسان الثقات من الصحابۃ
کعمر وابنہ وابن مسعود وابی سعید الخدری وانس بن مالک وابی ہریرۃ رض وحذیفۃ بن الیمان وغیرہم رضی اللہ
تعالے عنہم اجمعین مع اتفاق المعنی کقولہ علیہ السلام لا تجتمع امتی علی ضلالۃ وقولہ علیہ السلام سالت ربی ان
لا تجتمع امتی علی ضلالۃ فاعطانیہا وقولہ علیہ السلام لم یکن اللہ لیجمع امتی علی ضلالۃ انتہے **وقال** القسطلانی فی المواہب
ان لا تجتمعوا علی ضلالۃ رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی معجمہ وابن ابی خیثمۃ فی تاریخہ عن ابی نضر الغفاری

مرفوعاً سے حدیث سالت ربی ان لا یجمع امتی علی ضلالۃ فاعطانیہا رواہ ابن ابی عاصم عن ابی مالک الاشعری
الا ان اللہ اجارکم من ثلاث ان لا تجتمعوا علی ضلالۃ قال شیخنا السخاوی فہو حدیث مشہور ...... واسانیدہ کثیرۃ
وشواہدہ متعددۃ انتہے کلام القسطلانی **وقال** الزرقانی فی شرح المواہب اخرج ابونعیم والحاکم وابن مندۃ والترمذی
عن ابن عمر مرفوعاً ان اللہ لا یجمع ہذہ الامۃ علی ضلالۃ وما اخرج الدارقطنی وابن ماجہ وغیرہما عن انس مرفوعاً ان امتی لا تجتمع علی ضلالۃ
واخرج الحاکم عن ابن عباس مرفوعاً لا یجمع اللہ ہذہ الامۃ علی ضلالۃ واخرج ابن ابی عاصم وغیرہ عن عقبۃ بن عامر مرفوعاً
ان اللہ لا یجمع ہذہ الامۃ علی ضلالۃ انتہی **وقال** فی مسلم الثبوت وبحر العلوم شرح مسلم الثبوت واستدل ثانیاً بقولہ
صلے اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی ضلالۃ فانہ یفید عصمۃ الامۃ عن الخطاء فانہ متواتر المعنے فانہ قد ورد بالفاظ مختلفۃ
یفید کلہا عصمۃ الامۃ وبلغت رواۃ تلک الالفاظ حد التواتر انتہے **وقال** العلامۃ التفتازانی فی التلویح شرح التوضیح
تارۃ بما ذکر من الاخبار فقد یستدل علی حجیۃ الاجماع بان الاخبار فی عصمۃ الامۃ عن الخطاء مع اختلاف عباراتہا وکون
کل واحد منہا خبر واحد اقد تظاہرت حتے صارت متواتر المعنے انتہے **وقال** بحر العلوم فی شرح مسلم الثبوت فی ادلۃ الاجماع
فان القدر المشترک من ہذہ الاخبار قطعاً عصمۃ الامۃ عن الخطاء لا شک فیہ انتہے **وقال** فی مسلم الثبوت
وبحر العلوم شرح مسلم الثبوت الاجماع حجۃ قطعاً عند الجمیع من اہل القبلۃ ولا یعتد بشرذمۃ من الحمقاء الخوارج والروافض
لانہم حادثون بعد الاتفاق یشککون فی ضروریات الدین مثل السوفسطائی فی الضروریات العقلیۃ انتہے **وقال** الشیخ
ابن حاجب فی مختصر الاصول والقاضی فی شرح مختصر الاصول الاجماع حجۃ عند جمیع العلماء فان قیل فقد خالف النظام
والشیعۃ وبعض الخوارج قلنا لا عبرۃ بمخالفتہم لانہم قلیلون من اہل الہوی والبدع تدنشؤا بعد الاتفاق انتہی
وقال فی مسلم الثبوت وبحر العلوم شرح مسلم الثبوت الاجماع حجۃ لا یختص بالصحابۃ بل اجماع من بعدہم ایضاً حجۃ
خلافاً للظاہریۃ انتہے **وقال** نے مسلم الثبوت وبحر العلوم شرح مسلم الثبوت فی آخر فصل آداب المناظرۃ
للائمۃ الاربعۃ ابی حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی ومالک بن انس المدنی ومحمد ابن ادریس الشافعی واحمد بن
محمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین علے الاصول الاربعۃ الکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس اتفاق انتہے

مسئلہ ہجدہم

قیاس مسائل دین میں حرام اور بدعت حقیقیہ ہے اور قیاس پر چلنے والا مرتکب گناہ کا ہے چنانچہ مولوی
نذیر حسین صاحب نے اپنی کتاب معیار الحق مطبوعہ مطبع لاہور کے صفحہ ۹۰ میں فرمایا ثواب عبادات
احیا برائے اموات بخلاف نیابت در عبادات مالیہ وترویج مسایل قیاسیہ از قبیل بدعت حقیقیہ ست انتہی
اور مولوی عبد اللہ محمدی نے اپنی کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ مطبع نوز کانپور کے صفحہ ۱۰۳ میں فرمایا

اول یعنی قرآن اور حدیث روشن تر ہے مانند سورج کے اور ثانی یعنی قیاس اور اجماع مانند اُلو مُبھاگنے والے کے
تھے اور مولوی محی الدین تاجر کتب لاہور نے اپنی کتاب ظفر المبین مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور کے صفحہ
۵ مین فرمایا **فائدہ** یہہ حدیث صاف دلالت کرتی ہی اسپر کہ قیاس پر چلنے والا مرتکب گناہ کا ہے بہت سے
حضرت کے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ سے ثابت ہوچکا ہے کہ دین کے مقدمہ مین قیاس
کرنا حرام ہے انتہے پس موجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب اسپر عمل کرکہ صحابہ اور ائمہ اربعہ
اور علماء اہل قیاس کو گنہگار جانے اور مسائل قیاسیہ دین کو نہ جانے تو اُسپر کچھ قباحت نہین

الاعتراض

یہہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور ائمہ اربعہ اور صحابہ کرام اور جمہور علماء عظام کے **قال** اللہ تعالے
قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین **وقال** اللہ تعالے قل سیروا فی الارض فانظروا کیف
کان عاقبة المجرمین **وقال** اللہ تعالے کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقا قال یا مریم انی لک هذا
قالت هو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب هنالک دعا زکریا ربه قال رب هب لی من
لدنک ذریة طیبة انک سمیع الدعاء **وقال** اللہ تعالے واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق فما الذین فضلوا
برادی رزقهم علی ما ملکت ایمانهم فهم فیه سواء **وقال** اللہ تعالی ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء
ومن رزقناه منا رزقا حسنا فهو ینفق منه سرا وجهرا هل یستوون **وقال** اللہ تعالے ضرب لکم
مثلا من انفسکم هل لکم من ما ملکت ایمانکم من شرکاء فی ما رزقناکم فانتم فیه سواء تخافونهم کخیفتکم انفسکم کذلک
نفصل الآیات لقوم یعقلون **وقال** اللہ تعالے قل لو کان معه آلهة کما یقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش
سبیلا سبحانه وتعالے عما یقولون علوا کبیرا **وقال** اللہ تعالے وما کان معه من اله اذا لذهب کل
اله بما خلق ولعلا بعضهم علی بعض سبحان اللہ عما یصفون **وقال** اللہ تعالے اولیس الذی خلق السموات والارض
بقادر علی ان یخلق مثلهم بلی **وقال** اللہ تعالی وقالوا ءاذا کنا عظاما ورفاتا ءانا لمبعوثون خلقا جدیدا اولم یروا ان اللہ
الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلهم **وقال** اللہ تعالی یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی
ویحیی الارض بعد موتها وکذلک تخرجون **وقال** اللہ تعالی الم یک نطفة من منی یمنی ثم کان علقة فخلق فسوی
فجعل منه الزوجین الذکر والانثی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی **وقال** اللہ تعالی اولم یروا ان اللہ
الذی خلق السموات والارض ولم یعی بخلقهن بقادر علی ان یحیی الموتی بلی انه علی کل شیء قدیر **وقال** اللہ
تعالے وتلک الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون **وقال** اللہ تعالی فاعتبروا یا اولی الابصار **وعن**

عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحلبن احد ماشية احد بغير اذنه ايحب احدكم ان تؤتى
مشربته فتكسر خزانته فينتقل طعامه فانما تخزن لهم ضروع مواشيهم اطعماتهم متفق عليه

وعن ابي هريرة وعبد الله بن عمرو قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد
فاصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد واخطأ فله اجر واحد متفق عليه وعن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم لما بعثه الى اليمن قال كيف تقضي اذا عرض لك قضاء قال اقضي بكتاب الله قال فان لم تجد في كتاب الله
قال فبسنة رسول الله قال فان لم تجد في سنة رسول الله بما يرضى به رسول الله رواه الترمذي وابوداود
والدارمي وقال في سلم الثبوت فانه خبر مشهور يفيد الطمانينة انتهى وعن عبد الله قال قد اتى
علينا زمان ولسنا نقضي ولسنا هنالك ثم ان الله عز وجل قدر علينا ان بلغنا ما ترون فمن عرض له منكم
قضاء بعد اليوم فليقض بما في كتاب الله فان جاء امر ليس في كتاب الله فليقض بما قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم
فان جاءه امر ليس في كتاب الله ولا قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم فليقض بما قضى به الصالحون فان جاءه امر ليس في
كتاب الله ولا قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم ولا قضى به الصالحون فليجتهد رأيه رواه النسائي في سننه في آداب القضاء وعن كبشة بنت كعب
بن مالك وكانت تحت ابن ابي قتادة ان ابا قتادة دخل عليها فسكبت له وضوءا فجاءت هرة تشرب منه فاصغى لها الاناء حتى شربت
قالت كبشة فرآني انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي قلت نعم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها
ليست بنجس انها من الطوافين عليكم او الطوافات رواه مالك واحمد والترمذي وابوداود والنسائي وابن ماجه والدارمي
وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الهرة ليست بنجس انها من الطوافين عليكم واني رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بفضلها رواه ابوداود وعن البراء بن عازب قال صالح النبي صلى الله
عليه وسلم يوم الحديبية على ثلثة اشياء على ان من اتاه من المشركين رده اليهم ومن اتاهم من المسلمين لم يردوه وعلى ان
يدخلها من قابل ويقيم بها ثلثة ايام فلما دخلها ومضى الاجل خرج فتبعته ابنة حمزة تنادي يا عم يا عم فتناولها علي
فاخذ بيدها فاختصم فيها علي وزيد وجعفر قال علي انا اخذتها وهي بنت عمي وقال جعفر بنت عمي وخالتها تحتي وقال
زيد بنت اخي فقضى بها النبي صلى الله عليه وسلم لخالتها قال الخالة بمنزلة الام متفق عليه وعن ابن عباس قال مر
النبي صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان لا يستتر من البول واما الآخر
فكان يمشي بالنميمة ثم اخذ جريدة رطبة فشقها بنصفين ثم غرز في كل قبر واحدة قالوا يا رسول الله لم صنعت هذا قال لعله
ان يخفف عنهما ما لم ييبسا متفق عليه قوله لعله لا يستقيم فيما كان بالوحي بل هو قياس على حديث الوحي المروي عن جابر
في آخر صحيح مسلم قبل كتاب التفسير وعن ابي هريرة ان اعرابيا اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان امرأتي ولدت غلاما

اسود والی انکرہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل لک من ابل قال نعم قال فما الوانہا قال حمر قال فہل فیہا من اورق قال ان فیہا لورقا قال فانی تری ذلک جاءہا قال عرق نزعہا قال فلعل ہذا عرق نزعہ ولم یرخص لہ فی الانتفاء منہ متفق علیہ رواہ البخاری فی آخر صحیحہ فی باب ثبوت القیاس وعن ابن عباس ان امراۃ جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج افاحج عنہا قال نعم حجی عنہا ارأیت لو کان علی امک دین اکنت قاضیتہ قالت نعم قال اقضوا الذی لہ فان اللہ احق بالوفاء رواہ البخاری فی آخر صحیحہ فی باب ثبوت القیاس وعن ابن عباس قال اتی رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانہا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فاقض دین اللہ فہو احق بالقضاء متفق علیہ ذکرہ فی المشکوۃ فی صدر کتاب المناسک وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم رواہ البخاری وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ ایاتی احدنا شہوتہ ویکون لہ فیہا اجر قال ارأیتم لو وضعہا فی حرام اکان علیہ فیہا وزر فکذلک اذا وضعہا فی الحلال لہ اجر رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف من ابواب کتاب الزکوۃ وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی برجل قد شرب الخمر فضربہ بجریدتین نحو الاربعین وفعلہ ابوبکر فلما کان عمر استشار الناس فقال عبدالرحمن بن عوف کاخف الحدود ثمانین فامر بہ عمر رواہ الترمذی وقال حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان حد السکران ثمانون انتہی وعن ثور بن زید الدیلی قال ان عمر بن الخطاب استشار فی حد الخمر فقال لہ علی اری ان تجلدہ ثمانین جلدۃ فانہ اذا شرب سکر واذا سکر ہذی واذا ہذی افتری فجلد عمر فی حد الخمر ثمانین رواہ الامام مالک وعن جابر بن عبداللہ قال عمر بن الخطاب ہششت فقبلت وانا صائم فقلت یا رسول اللہ صنعت الیوم امرا عظیما قبلت وانا صائم قال ارأیت لو تمضمضت من الماء وانت صائم قلت لا باس بہ قال فمہ رواہ ابوداؤد وقال فی مسلم الثبوت ومختصر الاصول والعضدی شرح مختصر الاصول ولنا انہ تواتر من الصحابۃ المجتہدین العمل بالقیاس عند عدم النص وان کانت التفاصیل احادا لکن قدر المشترک وہو ان الصحابۃ کانوا یعملون بالقیاس متواتر ولنا ایضا ان عملہم بالقیاس تکرر وشاع من غیر نکیر والعادۃ تقضی بان السکوت فی مثلہ من الاصول العامۃ دائمۃ الاثر وفاق وفاقہم حجۃ قاطعۃ فہذا استدلال بنفس اجماعہم علی حجیۃ القیاس والعمل بہ انتہی قال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم فی باب

بیان ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف من ابواب کتاب الزکوة فی شرح الحدیث المذکور فیہ جواز القیاس
بہو مذہب العلماء کافة ولم یخالف فیہا اهل الظاہر ولا یعتد بہم واما المنقول عن التابعین ونحوہم من ذم
القیاس فلیس المراد بہ القیاس الذی یعتمدہ الفقہاء المجتہدون انتہی قال عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان فی
فصل من فصول المیزان بل جمیع العلماء یقیسون فی مضایق الاحوال اذا لم یجدوا فی المسئلة نصا من کتاب
ولا سنة ولا اجماع ولا قضیة الصحابة وکذلک لم یزل مقلدوہم یقیسون الی وقتنا ہذا فی کل مسئلة
لا یجدون فیہا نصا من غیر نکیر فیما بینہم بل جعلوا القیاس احد الادلة الاربعة فقالوا الکتاب والسنة والاجماع
والقیاس انتہی

فائدہ

مخفی نرہے اہل علم پر کہ مسئلہ غیر مقلدین کا کہ الف خاتم النبیین میں عہد کیلئے ہے اور آنحضرت علیہ السلام خاتم نبوة
تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے یہہ مسئلہ مفید ہے ان مدعیان نبوة کو جو مصداق ہیں حدیث
ثوبان کے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا
خاتم النبیین لا نبی بعدی رواہ الترمذی وغیرہ اور مسئلہ غیر مقلدین کا کہ خدا تعالی نے پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پہ
یعنے خدا تعالی مصور ہے بصورت آدم علیہ السلام کے یہہ مسئلہ مفید ہے مدعیان الوہیة کو اور دجال کو جو
مدعی الوہیة کا ہوگا بموجب ان احادیث کے عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
لا یخفی علیکم ان اللہ لیس باعور وان المسیح الدجال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبة طافیة متفق علیہ وعن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور
مکتوب بین عینیہ ک ف ر متفق علیہ وعن اسماء بنت یزید قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان من اشد فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول ارایت ان
احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیطان نحو ابلہ کاحسن ما یکون ضروعا
واعظمہ اسنمة ویاتی الرجل قد مات اخوہ ومات ابوہ فیقول ارایت ان احییت لک اباک واخاک
الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ الحدیث رواہ احمد وابو داود الطیالسی
ذکر منہ صاحب المشکوة فی باب العلامات بین یدی الساعة .... اور مسئلہ غیر مقلدین کا کہ حدیث
صحیح کہ جسکی صحت میں کسیکو کلام ہو اور حدیث معنعن اور حدیث ابو ہریرہ اور حدیث غیر مسلسل حجت
نہیں اور مسئلہ غیر مقلدین کا کہ اجماع جسکی سند معلوم نہو حجت نہیں اور مسئلہ غیر مقلدین کا کہ قیاس حجت نہیں
یہہ سب مسایل مفید ہیں ان لوگوں کو جو مصداق ہیں ان احادیث کے عن ابی رافع قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ والبیہقی وعن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القران ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بہذا القران فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ والدارمی وعن العرباض بن ساریۃ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی ہذا القران الا وانی واللہ قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثر رواہ ابو داؤد ذکرہ فی المشکوۃ فی باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ؛؛

مسئلہ نوزدہم

کینہ یعنے بغض رکھتے تھے حضرت فاطمہ رض ساتھہ حضرت ابوبکر رض کے اور کینہ رکھتے تھے حضرت عمر ساتھ حضرت علی رض کے چنانچہ مولوی عبد اللہ مہدی نے اپنی کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ مطبع مطلع نور کانپور کے صفحہ ۶۸ مین فرمایا و غر فاطمۃ ابابکر الصدیق و غر عمر علیا اور کینہ فاطمہ رض کا ابوبکر صدیق رض کو اور کینہ عمر کا علی کے ساتھہ انتہی پس جبکہ ان صحابہ جلیل القدر کا یہہ حال ہے تو باقی صحابہ کا بھی حال بطریق اولی ہوا پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب یہہ اعتقاد رکھے کہ حضرت فاطمہ کینہ رکھتی تہی ساتھہ ابوبکر صدیق کے اور حضرت عمر کینہ رکھتے تہے ساتھہ حضرت علی کے تو اسپر کچھہ قباحت نہین ۔

الاعتراض

یہہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور اہل سنت وجماعت کے قال اللہ تعالی والف بین قلوبہم لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبہم قال اللہ تعالے السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ قال اللہ تعالے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا قال اللہ تعالی ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب رواہ النسائی باسناد صحیح وعن عمران بن حصین قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم خير امتي قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم ان بعدهم قوما يشهدون ولا
يستشهدون ويخونون ولا يؤتمنون الحديث متفق عليه وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا تسبوا اصحابي فلو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه متفق عليه وعن
عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضا من بعدي فمن احبهم
فبحبي احبهم ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم ومن اذاهم فقد اذاني ومن اذاني فقد اذى الله ومن اذى الله فيوشك ان يأخذه
رواه الترمذي وعن ابي سعيد الخدري قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا خليلا غير ربي لاتخذت
ابا بكر خليلا رواه البخاري وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء بلال يؤذنه بالصلوة
فقال مروا ابا بكر ان يصلي بالناس فصلى ابو بكر تلك الايام الحديث متفق عليه وعن عائشة قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابو بكر ان يؤمهم غيره رواه الترمذي وعن جبير بن مطعم قال
اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة فكلمته في شيء فامرها ان ترجع اليه قالت يا رسول الله ارأيت ان جئت
ولم اجدك كأنها تريد الموت قال فان لم تجديني فأتي ابا بكر متفق عليه وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تبقين في المسجد خوخة الا خوخة ابي بكر متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من تنشق عنه الارض ثم ابو بكر ثم عمر الحديث متفق عليه وعن
سعد ابن ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن الخطاب والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان
سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجك متفق عليه وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جعل الحق على
لسان عمر وقلبه رواه الترمذي وحسنه وصححه وعن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم
اللهم اعز الاسلام بابي جهل ابن هشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر وغدا الى النبي صلى الله عليه وسلم
فاسلم ثم صلى في المسجد ظاهرا رواه احمد والترمذي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لقد كان فيما قبلكم من الامم محدثون فان يك في امتي احد فانه عمر متفق عليه وعن انس وعلي قالا قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر وعمر سيدا كهول اهل الجنة من الاولين والآخرين الا النبيين والمرسلين
رواه الترمذي وحسنه وعن محمد بن الحنفية قال قلت لابي اي الناس خير بعد النبي صلى الله عليه وسلم
قال ابو بكر قلت ثم اي قال عمر وخشيت ان يقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمين
رواه البخاري وعن عمر قال ابو بكر سيدنا وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه
البخاري والترمذي وعن ابن عمر قال كنا في زمن النبي صلى الله عليه وسلم لا نعدل بابي بكر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم

شرف اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینہم رواہ البخاری ذکر ہذا الاحادیث فی المشکوٰۃ وقال امام الائمہ وسراج الامہ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الفقہ الاکبر ولا نذکر احدا من اصحابہ الا بخیر انتہی وقال النسفی فی العقائد نکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر انتہی وقال فی مسلم الثبوت وبحر العلوم شرح مسلم الثبوت فی بحث السنۃ فی مسئلۃ تعارض الجرح والتعدیل الاکثر من اهل القبلۃ یعنی اهل السنۃ والجماعۃ کانوا الاصل فی الصحابۃ العدالۃ انتہی وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب فضائل الصحابۃ ولہذا اتفق اهل الحق ومن یعتد بہ فی الاجماع علی قبول شہادتہم وقبول روایاتہم وکمال عدالتہم رضی اللہ عنہم

مسئلہ بستم

التزام مذہب معین کا مذاہب اربعہ اهل سنت وجماعت سے بدعت ہے اور حرام اور شرک مثل مردمان ایام جاہلیت کے چنانچہ مولوی نذیر حسین صاحب نے اپنی کتاب ثبوت الحق الحقیق مطبوعہ مطبع چشمہ فیض دہلی کے صفحہ ۲ مین فرمایا۔ کیونکہ تقلید شخصی اور التزام مذہب معین پر حکم اور خطاب شارع کا صادر نہیں ہوا پس حسب عقیدہ اور عمل بر حکم خدا اور رسول کا ناطق نہو وہ عقیدہ اور عمل مردود اور قبیح ہوتا ہے انتہی۔ پس یہ عبارت نص صریح ہی اس امر مین کہ التزام مذہب معین کا مذاہب ائمہ اربعہ سے بلا دلیل ہے اور کتاب مذکور کے صفحہ ۱۰ مین فرمایا کہ تقریر و تقلید مقلدان زمان بلا دلیل مثل تقریر و تقلید مردمان ایام جاہلیت کی ہے انتہی پس یہ عبارت نص صریح ہے کہ تقلید مذہب معین کے ۔ و بلا دلیل مثل تقلید مردمان ایام جاہلیت کے ہے پس خلاصہ دونو عبارتون کا یہہ ہوا کہ تقلید مذہب معین کی مذاہب اربعہ سے بلا دلیل ہے اور جو تقلید کہ بلا دلیل ہو وہ تقلید مثل تقلید مردمان ایام جاہلیت کے ہے پس نتیجہ یہہ ہوا کہ تقلید مذہب معین کی مذاہب اربعہ سے مثل تقلید کفار زمانہ آنحضرت علیہ السلام کی پس خلاصہ مولوی نذیر حسین صاحب کا یہہ ہوا کہ سب لوگ جو مقلد مذہب معین کے ہیں خواہ حنفی ہون یا مالکی یا شافعی یا حنبلی وہ مشرک ہین مثل کفار زمانہ آنحضرت علیہ السلام کے اور مولوی عبد اللہ مہدی نے اپنی کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۶۹ مین فرمایا اسیطرح مذاہب اربعہ جیسے حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ وغیر اسکے جیسے قادریہ اور مجددیہ اور نقشبندیہ اور چشتیہ بدعت ہیں نہیں ہے سنت انتہی اور مولوی صدیق حسن صاحب کے لئے امام اور مرجع غیر مقلدین کے ہین اپنی کتاب ترجمان وہابیہ مطبوعہ مطبع مفید عام واقع آگرہ کے صفحہ ۱۸ مین فرمایا جو قرآن و حدیث پہ

چلتے ہیں ۔ اور جنکا نام زبردستی وہابی رکھا گیا ہے . . . . .

. . . . . اور وہ اس نام کو اپنے واسطے پسند نہیں کرتے اپنے امور مذہبی جو موافق لارڈ گورنمنٹ ہیں انہے آور فرمایا بعد چند سطر کے کہ معترض اس لقب سے وہ لوگ ہین جو اپنا مذہب حنفی شافعی وغیرہ بتلاتے ہیں ۔ اور بدرات دن اہل حدیث کا رد کرتے ہیں بلکہ بایہ کرنے والے مذہب عیسائی کے بھی ہو گئے ہین

فلهذا مقلد مذهب با بدعتی کهتے هین انتهے کلام مولوی صدیق حسن بحر و فه آمد سید احمد خان صاحب نے
جو نیچری مشهور هین اور صاحب تفسیر قرآن اور صاحب تهذیب الاخلاق هین اپنی کتاب دافع البهتان مطبوعه
مطبع محبوب شاهی واقع حیدرآباد دکن سنه ۱۲۹۹ هجری مین فرمایا یهه عقیده کفریه میرا اعتقاد نهین هے کیونکه مین تو
تقلید مروجه کو بهی شرک فی النبوة سمجهتا هون انتهی اور مولوی عبد الله مهدی نے اپنی کتاب ایصال الطریق المتعلین
الی طریق رسول رب العالمین مطبوعه مطبع مطلع نور کانپور کے صفحه ۹ مین فرمایا یهه سب کسی کا مذهب نه رکهتے تهے سوائے
اطیعوا الله و اطیعوا الرسول کے پهر ان سب کے تابعداروں کو چاهئے که یه بهی کسی کا مذهب نه رکهین لامذهب هوں
بموجب قول سعدی شیرازی کے الناس علی دین ملوکهم سب لوگ اپنے دین بادشاهوں پر هوئین اور مذهب رکهنا
بهی بدعت هے مصداق اسکا روایت صحیح نسائی مین هے که کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار انتهی اور مولوی
محمد سعید بنجابی شاگرد مولوی نذیر حسین نے اپنی کتاب هدایة القلوب القاسیه مطبوعه مطبع دهلی کے صفحه ۱ مین
فرمایا عقلمند کو ایک اشاره کافی هے مولوی صاحبوں کو لازم هے که اس بلیه تقلید کو گردن سے اتار کر عمل بالحدیث
شروع کرین انتهی اور مولوی محمد ابراهیم بن حکیم محمد عبد الله ساکن میرٹهه نے اپنے فتاوی ابراهیم مطبوعه
دهرم پرکاش الهآباد کے صفحه اول مین فرمایا الحمد لله السلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد جاننا چاهئے که تقلید
شخصی حرام اور بدعت هے کیونکه فرمایا الله صاحب نے فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون اهل ذکر جمیع علماء
امت هین ابو حنیفه اور شافعی مخصوص نهین هین بلکه بے علم اپنے وقت کے عالموں سے سوال کر سکتا
اور حاضر غایب سے سوال نهین کر سکتا انتهے اور مولوی محی الدین تاجر کتب لاهوری نے اپنی کتاب ظفر المبین
مطبوعه مطبع لاهور کے صفحه ۲۷ مین یوں فرمایا پهنسو تقلید شخصی مین نه هرگز ؛
تمهاری هو نه اس مین بهتری ؛ رهی تقلید شخصی مین اگر تم ؛ نه هو محشر کے دن مشکور هائی ؛
هوئی جب مجکو فکر سال تاریخ ؛ ندا هاتف سے یوں جلدی سے آئی ؛ اڑا نادان کا سر لکهه اسکی تاریخ
کهتے تقلید شرک اور بهائی ؛ پس بموجب اقوال مذکوره غیر مقلدین کے سب لوگ حنفی شافعی حنبلی
مالکی بوجه التزام مذهب خاص کے مذاهب ائمه اربعه سے بدعتی اور مشرک مثل مردان ایام جاهلیت کے
هوئے اور ملتزم مذهب امام مهدی علیه السلام کا بدعتی اور مشرک هوا حالانکه یهه قول غیر مقلدین کا که تقلید اور
التزام مذهب معین کا مذاهب اربعه سے بدعت اور شرک هے خلاف هے صریح کتاب الله کے قال الله تعالی
فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون وقال الله تعالی واتبع سبیل من اناب الی کیونکه یهه دونوں آیت شامل
هین مقلد اور ملتزم مذهب امام افضل اور عدم ملتزم کو کیونکه یهه دونوں آیت مطلق هے شامل هین دونوں
قسم تقلید کو نه مقید ساتهه احد هما کے جیسا که تحریر رقبه شامل هی مومن مذکر دونوں قسم کو نه مقید ساتهه
احدهما کے پس ملتزم مذهب خاص کا فرد اور مصداق هے ان دونوں آیت کا جیسا که عدم ملتزم فرد اور مصداق هے

الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اجماع اور قیاس جمہور علماء دین کے بلکہ جمیع علماء کے اور منشاء خلاف یہ دلیل انقطاعی اور دلیل الزامی کے بیان اجمالی یہ ہے کہ اتباع کے جیسے دو معنے ہیں شرعی اور غیر شرعی معنے شرعی کما قال اللہ تعالے واتبع ملۃ ابراہیم حنیفا وقال اللہ تعالی واتبعت ملۃ آبائی ابراہیم واسحق ویعقوب وقال اللہ تعالی واتبع سبیل من اناب الی الآیۃ اور معنے غیر شرعی کما قال اللہ تعالے واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اباءنا اولو کان آباءھم لایعقلون شیئا ولایھتدون اسیطرح تقلید کے دو معنے ہیں شرعی اور غیر شرعی معنے شرعی وہ عمل کرنا ہی ساتھہ قول غیر کے بحکم حجت شرعیہ کے اور معنی غیر شرعی وہ عمل کرنا ہی ساتھہ قول غیر کے بغیر حجت شرعیہ کے لھذا مقلد مفتی دین اسلام کا باتفاق اھل اصول مصداق ہی تقلید شرعی کا نہ مصداق تقلید غیر شرعی کا کیونکہ اھل اصول بالاتفاق رجوع کو طرف رسول اور اجماع کے اور رجوع عامی کو طرف مفتی کے اور رجوع قاضی کو طرف عدول کے ان چاروں کو خارج کرتے ہیں مصداق ہونے تقلید غیر شرعی سے کیونکہ ان چاروں کی تقلید ثابت ہی حجت شرعیہ سے قال الشیخ ابن الحاجب المالکی المذھب فی مختصر الاصول والقاضی شافعی المذھب فی شرح مختصر الاصول التقلید ھو العمل بقول الغیر من غیر حجۃ کاخذ العامی والمجتھد بقول مثلہ فعلی ھذا لایکون الرجوع الی الرسول تقلیدا لہ وکذا الرجوع الی الاجماع وکذا رجوع العامی الی المفتی وکذا رجوع القاضی الی العدول لقیام الحجۃ فیھا ولو سمی ذلک اوبعض ذلک تقلیدا کما سمی فی العرف اخذ المقلد العامی بقول المفتی تقلید افلا مشاحۃ فی التسمیۃ انتھے وقال محب اللہ حنفی المذھب فی مسلم الثبوت وبحر العلوم حنفی المذھب فی شرح مسلم الثبوت التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجۃ کاخذ العامی والمجتھد من مثلہ فالرجوع الی النبی علیہ السلام او الی الاجماع لیس منہ فانہ رجوع الی الدلیل وکذا رجوع العامی الی المفتی وکذا رجوع القاضی الی العدول لیس ھذا تقلیدا لایجاب النص ذلک علیھما فھو عمل بحجۃ لابقول الغیر فقط لکن العرف علی ان العامی مقلد للمجتھد بالرجوع الیہ قال امام الحرمین وعلیہ معظم الاصولیین وھو المشتھر المعتمد علیہ انتھے وقال فی مختصر الاصول وشرح مختصر الاصول ومسلم الثبوت وشرح مسلم الثبوت من لم یبلغ درجۃ الاجتھاد لزمہ التقلید سواء کان عامیا او عالما بطرف صالح من علوم الاجتھاد وقیل انما یلزم العالم التقلید بشرط ان تبین لہ صحۃ اجتھاد المجتھد بدلیلہ لنا قولہ تعالی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون ولنا ایضا لم یزل العلماء یستفتون فیفتون ویتبعون من غیر ابداء المستند وشاع وذاع ولم ینکر علیھم فکان ذلک اجماعا انتھے پس معلوم ہوا جو اوپر ذکر ہوا کہ تقلید کے دو معنے ہیں شرعی اور غیر شرعی تقلید غیر شرعی وہ عمل کرنا

ساتھ قول غیر کے بغیر حجت شرعیہ کے اور امثلہ تقلید غیر شرعی کے وہ ہین جو خلاف ہون تقلید شرعی کے
اور تقلید شرعی وہ عمل کرنا ہے ساتھ قول غیر کے بحکم حجت شرعیہ کے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ تقلید شرعی
اصطلاح اور عرف علماء دین مین وہ متبع ہونا ہی غیر مجتہد کا مجتہد عادل کے پس تقلید شرعی عرف
اصطلاح علما مین عبارت ہی تین قید شرعی سے قید اول ہونا تابع کا غیر مجتہد قید دوم ہونا متبوع کا مجتہد
قید سیوم ہونا متبوع کا مجتہد عادل اور یہہ ہر قیدان قیود ثلثہ سے ثابت ہے نصوص شرعیہ سے اور ثابت
ہے باتفاق علماء دین کے اما قید اول یعنی ہونا تابع کا غیر مجتہد وہ ثابت ہے نص شرعی سے اور ثابت
باتفاق علماء دین کے پس ثبوت قید اول کا نص سے یہہ ہے کہ فرمایا خدا تعالے نے فاسئلوا اھل الذکر
ان کنتم لا تعلمون اور فرمایا خدا تعالے نے واتبع سبیل من اناب الی وجہ دلالت کرنی ان دونون آیت
کی یہہ ہے کہ مامور سوال اور اتباع کا غیر مجتہد ہے نہ مجتہد بالاجماع کیونکہ تقلید کرنا مجتہد کو حرام ہے
بالاجماع جیسا کہ کتب اصول وغیرہ مین مذکور اور مصرح ہے اور فرمایا علیہ السلام نے نعم الرجل
الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین ذکرہ فی المشکوۃ وجہ دلالت
اس حدیث کی یہہ ہے کہ یہہ حدیث دال ہے اسپر کہ فقیہ یعنی مجتہد نہین محتاج کسی شخص کا
مسائل دین مین سوائے اپنے نفس کے اور لوگ جو غیر فقہا ہین وہ محتاج ہین مسائل دین مین
فقیہ کے یعنی مجتہد کے پس معلوم ہوا اس حدیث سے کہ غیر فقیہ یعنی غیر مجتہد محتاج اور تابع ہے
فقیہ کا یعنی مجتہد کا مسائل دین مین اور فرمایا علیہ السلام نے نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظھا
ووعاھا و اداھا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ رواہ الشافعی
والبیھقی واحمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی ذکرہ فی المشکوۃ
پس یہہ حدیث دال ہے اسپر کہ حامل حدیث جو غیر فقیہ ہے محتاج ہے

. . . .

. . . .

فقیہ یعنی مجتہد کا خلاصہ یہہ ہے کہ غیر فقیہ یعنے غیر مجتہد محتاج ہے فقیہ کا مسائل دین مین اور ثبوت
قید اول کا باتفاق علماء دین کے یہہ ہے کہ جو شخص کہ غیر مجتہد ہو لازم اور واجب ہے اوسکو تقلید
بالاجماع جیسا کہ کہا مختصر الاصول اور عضدی شرح مختصر الاصول اور مسلم الثبوت اور بحر العلوم شرح
مسلم الثبوت وغیرہ مین من لم یبلغ درجۃ الاجتہاد لزمہ التقلید سواء کان عامیا او عالما بعوث صالح من
علوم الاجتہاد وقیل انما یلزم العالم التقلید بشرط ان تبین لہ صحۃ اجتہاد المجتہد بدلیلنا قولہ تعالے فاسئلوا
اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ولنا ایضا انہ لم یزل العلماء یستفتون ویفتون ویتبعون من غیر ابداء المستند

بشائع مذاع علم بل یجب علیہم ذلک فکان ذلک منہم اجماعا واما قید دوم یعنے ہونا متبوع کا مجتہد وہ ثابت ہے نص
شرعی سے اور ثابت ہے باتفاق علماء دین کے پس ثبوت قید دوم کا نص سے یہہ ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے
نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین ذکرہ فی المشکوۃ اور ثبوت
قید دوم کا باتفاق علماء دین کے یہہ ہے کہ جو عالم کہ غیر مجتہد ہو ممنوع ہو استفتاء اوس کے جیسا کہ تحریر الاصول اور عضدی شرح
مختصر الاصول اور مختصر الاصول اور مسلم الثبوت اور بحر العلوم شرح مسلم الثبوت اور باقی کتب اصول میں مذکور ہے الاتفاق علی حل الاستفتاء
من اہل الاجتہاد والعدالۃ والاتفاق علی امتناعہ ان ظن احدہما انتہے واما قید سوم یعنے ہونا متبوع کا مجتہد
عادل وہ ثابت ہے نص شرعی سے اور ثابت ہے باتفاق علماء دین کے پس ثبوت قید سوم کا نص سے
یہہ ہے کہ فرمایا خدا تعالے نے یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا اور فرمایا علیہ السلام نے دلاق
الورع رواہ البیہقی ذکرہ فی المشکوۃ اور ثبوت قید سوم کا باتفاق علماء دین کے یہہ ہے کہ جو عالم مجتہد غیر
عادل ہو ممنوع ہے استفتاء اوس سے باتفاق علماء دین کے جیسا کہ مسلم الثبوت اور بحر العلوم شرح
مسلم الثبوت اور مختصر الاصول اور عضدی شرح مختصر الاصول اور تحریر الاصول اور باقی کتب اصول میں
مذکور ہے الاتفاق علی جواز الاستفتاء من عرفت معلوم الاجتہاد والعدالۃ والاتفاق علی امتناعہ ان ظن
احدہما انتہے پس ثابت ہوا اوس ذکر سے کہ تقلید شرعی اصطلاح اور عرف علماء میں وہ متبع ہونا ہے غیر مجتہد کا مجتہد
عادل کی باتفاق علماء دین کے کیونکہ وہ ثابت ہے نصوص شرعی سے اور ثابت ہے باتفاق علماء دین
کے اور یہی ہے عرف مشہور معروف علماء دین کی آپ یہی ہے مذہب علماء اصولین کا جیسا کہ مسلم الثبوت
اور بحر العلوم شرح مسلم الثبوت وغیرہ میں مذکور ہے لکن العرف علی ان العامی مقلد للمجتہد بالرجوع الیہ
قال امام الحرمین وعلیہ معظم الاصولیین وہو المشتہر المعتمد علیہ انتہے پس مثالین تقلید غیر شرعی کی بیان
سے تقلید شرعی سے واضح ہوگئین کیونکہ جب کوئی قید قیود ثلثہ تقلید شرعی سے مفقود ہوجاوے گی
تو تقلید غیر شرعی ہوگی نہ تقلید شرعی پس مثال فقدان قید اول کی جیسا کہ اخذ کرنا مجتہد کا ساتھہ قول مجتہد کے
بغیر اپنے اجتہاد کے اور مثال فقدان قید دوم کے جیسا کہ اخذ کرنا عامی کا ساتھہ قول عامی کے اور مثال فقدان
قید سوم کے جیسا کہ اخذ کرنا عامی کا ساتھہ قول مجتہد غیر عادل کے اور یہہ تقلید شرعی دو قسم ہے تقلید فرض
اور تقلید واجب پس فرض وہ شے ہے کہ ثابت ہو دلیل قطعی سے جیسا کہ قرأت مطلق قرآن کی نماز کے
کہ وہ فرض ہے کیونکہ وہ ثابت ہے دلیل قطعی سے جیسا کہ فرمایا خدا تعالے نے فاقرءوا ما تیسر من القرآن
اور واجب وہ شے ہے کہ ثابت ہو دلیل ظنی سے جیسا کہ قرأت سورہ فاتحہ کی کہ وہ واجب ہے کیونکہ وہ
ثابت ہو دلیل ظنی سے کہ وہ قول علیہ السلام کا ہے لا صلوۃ لمن لم یقرء فیہا بام القرآن فصاعدا رواہ مسلم
وابو داود اور یہہ حدیث دلیل ظنی ہے کیونکہ یہہ حدیث خبر احاد سے ہے اور نیز خبر لا کے حدیث میں غیر مذکور ہے

اور نیز حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ لم یقرء فیھا بام القرآن فھی خداج ثلثا غیر تمام
رواہ مسلم اور حدیث ابوہریرہ کی کہ وہ راوی حدیث مذکور کا آنحضرت سے ہے انہ کان یقول من ادرک الرکعۃ
فقد ادرک السجدۃ ومن فاتتہ قراءۃ ام القرآن فقد فاتہ خیر کثیر رواہ الامام مالک ذکرہ فی المشکوۃ دال نفی کمال پر ہے
پس تعلیب فرض وہ تقلید ہے کسی مجتہد عادل کی فاضل ہو یا مفضول کیونکہ وہ ثابت ہے ساتھ دلیل قطعی کے
قولہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور یہہ تعمیم کرو فاضل ہو یا مفضول موافق مذہب جمہور کے ہے
اور یہہ مذہب امام الحرمین و طائفہ کثیرہ کا یہہ ہے کہ تقلید امام افضل کی تعیین یعنے فرض ہے جیسا کہ تحریر الاصول
اور مسلم الثبوت اور مختصر الاصول اور باقی کتب اصول میں مذکور ہے اور تقلید واجب وہ تقلید ہے
امام افضل کی کیونکہ وہ ثابت ہے دلیل ظنی سے یعنے قرآن شریف اور احادیث اور اجماع اور قیاس سے
اما قرآن شریف جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم وجہ دلالت اس آیت کا یہہ ہے کہ سب احکام شرعی
منجملہ حکم کا جیسا کہ توضیح شرح تنقیح میں مذکور ہے لھذا علامہ تفتازانی شرح عقائد میں فرمایا فان
الثابت بالقیاس ثابت بالنص معنی انتھی اور یہہ ظاہر ہے کہ احکام امام افضل کے احسن ہیں احکام مفضول
سے پس ثابت ہوا اس آیت سے اتباع امام افضل کا کیونکہ احکام امام افضل کے احسن ہیں امام
مفضول سے کما لا یخفی اما احادیث وہ چار حدیثیں ہیں حدیث اول عن عبد اللہ بن عمرو وابی ہریرۃ قالا قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد و اصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتہد واخطاء فلہ اجر واحد
متفق علیہ ذکرہ فی المشکوۃ فی باب القضا یہہ حدیث نص صریح ہے اس امر میں کہ مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہے اور کبھی
مصیب جیسا کہ وہ مذہب ہے ائمہ اربعہ اور صحابہ اور جمہور اہل اسلام کا پس حدیث مذکور مشیر
ہے طرف اختیار کرنے اتباع امام افضل کی تا کہ واقع نہو کثیر الخطا میں عمدا حاصل یہہ ہے کہ یہہ حدیث
دال ہے وجوب اتباع امام افضل پر تا کہ واقع نہو کثیر الخطا میں عمداً اور حدیث دوم عن عبد اللہ بن مسعود
وزید بن ثابت قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظھا ووعاھا واداھا فرب
حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ رواہ الامام الشافعی والبیہقی عن ابن مسعود والامام احمد
والترمذی وابوداود وابن ماجہ والدارمی عن زید یہہ حدیث نص صریح ہے نہایت ترغیب اتباع
امام افضل میں کہ وہ مفاد ہے وجوب اتباع امام افضل کا اور حدیث سیوم فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے
اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم رواہ البیہقی والدارقطنی ذکرہ السیوطی فی الجامع الصغیر
یہہ حدیث دال ہے وجوب اختیار اتباع امام افضل پر کیونکہ وہ واسطہ ہے مابین ہمارے اور ہمارے
رب کے باب دین میں اور حدیث چہارم عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تولی
من امر المسلمین شیئا واستعمل علیہم رجلا وھو یعلم ان فیہم من ھو اولی واعلم منہ بکتاب اللہ وسنۃ

رسولہ فقد خان اللہ ورسولہ وجماعۃ المسلمین رواہ الطبرانی ذکرہ ابن الہمام فی فتح القدیر یہہ حدیث صریح ہے اس امر مین کہ ترک کرنا اتباع امام افضل کا یہہ خیانت ہے خدا تعالی کی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی او جماعت مسلمانون کی آپس یہہ حدیث دال ہوئی فرضیت اتباع امام افضل پر جیسا کہ وہ مذہب ہے امام احمد بن حنبل اور طائفہ کثیر فقہار کا جیسا کہ تحریر الاصول اور مسلم الثبوت اور بحر العلوم شرح مسلم الثبوت وغیرہ مین مذکور ہے لیکن یہہ حدیث چونکہ خبر احاد سے ہے اور خبر احاد مفید ظن کے ہوتی ہے نہ مفید علم یقین کے لہذا یہہ حدیث دال ہے وجوب اتباع امام افضل پر جیسا کہ وہ مذہب ہے جمہور علمار کا آما اجماع جیسا کہ کہا امام غزالی نے اپنی کتاب احیاء العلوم کے رکن ثانی مین باب ثانی مین کتاب امر بالمعروف سے لم یذہب احد من المحصلین الی ان المجتہد یجوز لہ ان یعمل بموجب اجتہاد غیرہ ولا الی ان الذی ادی اجتہادہ فی التقلید الی شخص رواہ افضل العلماء ان یاخذ مذہب غیرہ بل علی کل مقلد اتباع مقلدہ فان مخالفۃ المقلد متفق علی کونہ منکرا بین المحصلین انتہی وقال بعد سطور ای من یری انہ یجوز لکل مقلد ان یختار من المذاہب ما اراد غیر معتد بہ لعلہ لا یصح ذہاب ذاہب الیہ اصلا انتہی پس یہہ کلام امام غزالی کی صریح ہے اس مین کہ وجوب اتباع امام افضل کا متفق علیہ ہے بین علماء دین کے اور مخالف اسکا غیر معتد بہ ہے اور مراد محصلین سے اہل اجتہاد فی المذہب ہین کیونکہ امام غزالی خود اہل اجتہاد سے ہے اور اجماع علما محققین کا حجت ہے قال فی مسلم الثبوت وبحر العلوم شرح مسلم الثبوت فی بحث مسائل التقلید ان اتفاق العلماء المحققین علی مر الاعصار وان کانوا غیر مجتہدین حجۃ کالاجماع انتہی وقال فی مختصر الاصول والعضدی شرح مختصر الاصول قد اختلف فی ان غیر المجتہد ہل لہ ان یفتی بمذہب مجتہد علی ارجعۃ اقوال لنا انہ وقع افتاء العلماء وان لم یکونوا مجتہدین فی جمیع الاعصار وتکرر ولم ینکر فکان اجماعا انتہی آما قیاس جیسا کہ وہ مروی ہے عبد اللہ بن المبارک سے ان الاسناد من الدین لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب بیان ان الاسناد من الدین یعنے اسناد حدیث کا دین سے ہے کیونکہ اگر اسناد حدیث کا نہو تو جو شخص جاہیگا وہ کہیگا حدیث مین پس بیان قیاس کا یہہ ہے کہ جس طرح اسناد حدیث کا دین سے اسوجہ سے ہے کہ اگر اسناد حدیث کا نہو تو جو شخص چاہیگا وہ کہیگا حدیث مین اسی طرح تقلید مذہب واحد کی دین سے ہے اس وجہ سے کہ اگر تقلید مذہب واحد کی نہو تو جو شخص چاہیگا وہ کہیگا مسایل دین مین پس جیسا کہ اسناد حدیث کا واسطے حفظ حدیث کے واجب ہے بالاجماع ایسطرح تقلید مذہب واحد کی واسطے حفظ دین کے واجب ہے بالاجماع آما دلیل انتظامی وہ یہہ ہے کہ انتظام شرع کا مقتضی ہے وجوب اتباع مذہب واحد کو جیسا کہ بیان کیا اسکا ملا علی قاری نے اپنے رسالہ مین جو مؤلف ہے جواب

قال میں اور کہا عقد الجید میں اقدمنا ان یعین مذهبا واحدا من هذه المذاهب المذهب الشافعی مثلا
جمیع الفروع وما اخذ بغیره ولیس له ان ینتقل من مذهب الشافعی . ما یهواه من مذهب غیره فی المباحث
التی یعتنها ولانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصله یرجع الی نفی التکلیف لان
مذهب الشافعی مثلا یقتضی تحریم شیء ومذهب غیره یقتضی اباحة ذلک الشیء بعینه او بالعکس فلو ان شاء
مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة حینئذ وفی ذلک انعدام التکلیف وابطال
فائدة وابطال قاعدة فذلک باطل فان قیل التعیین فی عهد الصحابة کان الواحد مخیرا بین ان یاخذ فی
بعض الوقائع بمذهب الصدیق الاکبر وفی بعض آخر بمذهب الفاروق قلنا کان کذلک لان اصول
الصحابة لم تکن کافیة لنهایة الوقائع ولا شاملة لکافة المسائل لانهم لم یتفرغوا الی تفریع التفاریع والتفاصیل
وتمهید الاصول والقواعد فلاجل هذه الضرورة جاز للمقلد اتباع الصدیق فی بعض والفاروق فی بعض
آخر واما فی زماننا فمذاهب الائمة الاربعة کافیة لمعرفة الکل فلا ضرورة الی اتباع الامین انتهی والادلیل
الزامی بجواب قول منکر غیر مقلدین کے وجوب اتباع مذہب واحد پر سوم یہہ ہے کہ مولوی
نذیرحسین نے جو امام ہے غیر مقلدین کا اور مصنف ہے معیار الحق اور ثبوت الحق الحقیق کا اپنے فتوے
مہری میں جو میرے پاس بالفعل موجود ہے فرمایا جواب سوال سوم تقویۃ الایمان کتاب نہایت معتبر ہے
اوسپر عمل کرنا مسلمان کو ضروری ہے انتہی پس جب کتاب مولوی اسمٰعیل دہلوی ابن اخی شاہ عبد العزیز
دہلوی کے ہر مسلمان کو واجب العمل ہوئی تو کتاب مذہب امام کی ائمہ اربعہ سے بطریق
اولی واجب العمل ہوئی کیونکہ ائمہ اربعہ مولوی اسمٰعیل سے اولی اور افضل ہین نزدیک اہل سنت وجماعت
کے اور مولوی صدیق حسن قنوجی نے جو مصنف ہے طریقہ محمدیہ ترجمہ در بہیہ کا اور امام اربعین ہے غیر مقلدین
کا اپنی کتاب ترجمان وہابیہ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ کی صفحہ ۸۰ اور ۸۱ و ۹۲ مین فرمایا اہل سنت
واہل حدیث کو نہ بدعتی وہابی نام رکھتے ہین انتہی پھر کہا بعد چند سطور کے اور وہابی نام کو
اپنے واسطے پسند نہین کرتے اپنے امور مذہبی مین موافق راے گورنمنٹ ہین انتہی پھر کہا بعد
چند سطور کے بلکہ مستحق اس لقب کے وہ لوگ ہین جو اپنا نام مذہب حنفی شافعی وغیرہ تبلاتے ہین
اور رات دن اہل حدیث کا رد کرتے ہین بلکہ زیادہ رد کرنے والے مذہب عیسائی کے بھی لوگ ہین
جنکو ہم مقلد مذہب یا اہل بدعت کہتے ہین انتہی پس امور مذہبی یعنی امور دینی جب موافق راے گورنمنٹ
کے واجب العمل ہوئی نزدیک غیر مقلدین کے تو امور مذہبی یعنی امور دینی موافق مذہب امام افضل کے
واجب العمل بطریق اولی ہوئی کیونکہ ائمہ اربعہ ائمہ دین اسلام ہین نہ گورنمنٹ اما چہارم [illegible] دین بلکہ
جمیع علماء کے نزدیک اتباع مذہب امام افضل ہی بہتر ہے یہہ ہے کہ قال الامام الغزالی فی احیاء العلوم فی الرکن الثانی

بیان [illegible]

فبما من اوضح فی الضلال وعلیہ عمل الناس انتہی وقال الشیخ عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان فان قال قائل فہل یجب عندکم
علی المقلد العمل بالراجح من القولین او الوجہین فی مذہبہ مادام لم یصل الی معرفۃ ہذا المیزان من طریق الذوق او الکشف
فالجواب نعم یجب علیہ ذلک مادام لم یصل الی مقام الذوق بہذہ المیزان کما علیہ عمل الناس فی کل عصر انتہی وقال الطحاوی فی الشامی
فی شرح الدر المختار فی باب المرتد قلت الذی یجب التعویل علیہ اللعنۃ اہل المذہب فان اتباعنا للمذہب واجب انتہی۔
وقال شاہ ولی اللہ الدہلوی فی عقد الجید المرجح عند الفقہاء ان العامی المنتسب الی مذہب لا یجوز لہ مخالفتہ انتہی۔
وقال شاہ ولی اللہ الدہلوی فی عقد الجید وفی الانوار ولو قلد مجتہدا فی مسائل وآخر فی مسائل جاز وعند الاصولیین لا یجوز
انتہی۔ فہذا من شاہ ولی اللہ تصریح بان اتباع المذہب الواحد فی جمیع المسائل واجب عند الاصولیین وقال
شاہ ولی اللہ الدہلوی فی الکتاب المسمی بالانصاف وبعد المائتین ظہر التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد
علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان انتہی فہذا من شاہ ولی اللہ تصریح بان اتباع المذہب
الواحد واجب عند جمہور العلماء بعد المائتین ای بعد خیر القرون وقال شاہ ولی اللہ فی الانصاف وبالجملۃ
فالتمذہب للمجتہدین سر الہمہ اللہ تعالی العلماء وجمعہم علیہ من حیث یشعرون او لا یشعرون انتہی یعنی اتخاذ المذہب من
المذاہب للمجتہدین سر الہی الہمہ اللہ تعالی فی قلوب العلماء وجمعہم علی ذلک الاتخاذ فہذا من شاہ ولی اللہ تصریح بان
اتخاذ المذاہب سر الہی ومجمع باتفاق العلماء علیہ وقال شاہ عبد العزیز الدہلوی فی الکتاب المسمی بہ بستان المحدثین باید
دانست کہ مختصر امام طحاوی دلالت میکند کہ وے مجتہد منتسب بود مقلد محض مذہب حنفی نبود زیرا کہ دران مختصر چیزہائے
اختیار کردہ کہ مخالف مذہب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ است انتہی پس یہ کلام شاہ صاحب کا نص صریح ہے اس امر میں
کہ اتباع مذہب واحد کا غیر مجتہد پر واجب ہے کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب نے امام طحاوی کے مجتہد ہونے پر یہ دلیل
قرار دی ہے کہ وہ مخالف مذہب ابو حنیفہ کے ہوا ہے بعض مواضع میں وقال شاہ عبد العزیز فی تفسیر العزیزی تحت
قولہ تعالی فلا تجعلوا للہ اندادا پس کسانیکہ اطاعت آنہا بحکم خدا فرض است شش گروہ اند از ان جملہ پیغمبران اند
کہ اطاعت ایشان در حقیقت اطاعت خدا است واز انجملہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اند کہ حکم ایشان
بطریق واجب مخیر نیز لازم الاتباع است بر عوام امت زیرا کہ فہم اسرار شریعت و دقائق طریقت
ایشان را میسر ست فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون انتہی پس یہ کلام شاہ صاحب نیز دال ہے
اسپر کہ اتباع مذہب واحد مذاہب ائمہ شریعت سے واجب ہے کیونکہ معنے قولہ بطریق واجب مخیر نیز
لازم الاتباع است۔ یہ ہیں کہ مقلد کو اول امر میں اختیار ہے کہ جس مذہب کو مذاہب اربعہ سے چاہے
اختیار کرے لیکن بعد از اختیار اتباع اسکا واجب ہے جیسا کہ دال ہے اسپر عبارت مذکور شاہ صاحب کی

بستان المحدثین سے اور نیز دال ہے معنے مذکور پر کلام شاہ عبدالحق صاحب کا جو عنقریب بیان
ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسلیے قید مذاہب اربعہ کی اسواسطے بیان کی گئی ہے کہ نزدیک شاہ صاحب کے
اہل سنت بعد مدتے مذاہب اربعہ محصور ہیں مذاہب اربعہ مین وقال شاہ عبدالحق دہلوی فی شرح سفر السعادت
خانۂ دین این چہار سمت و ہر کہ ازین راہہائے دورے ازین دریائے اختیار نمودہ براہ سمت دیگر
رفتن بود و ہر کہ دیگر گرفتن عبث زیادہ باشد و کار عمل را از ضبط و ربط بیرون انگندن واز راہ مصلحت بیرون
امت او نست واگر قصد سلوک طریق ورع و احتیاط دارد ہم از مذہب واحد مختار روایتے کہ دلیلش احسن و اقوی
و فائدہ اش اعم و ادوم و احتیاط در ان اکثر و اوفر بود اختیار کند و براہ رخصت و مسامحت و حیلہ اندوزی
نرود این طریقہ متاخران ست و شک نیست کہ این طریقہ محکم تر و مضبوط تر است و گویند طریقہ پیشینیان
برخلاف این بود و ایشان تعیین مذہب و اتباع مجتہد واحد را از واجبات نمی دانستند انتہی وقال شاہ
عبدالحق بعد سطور و لیکن قرار داد علماء و مصلحت دید ایشان در آخر زمان تعیین و تخصیص مذہب ست و ضبط
و ربط کار دین و دنیا ہم درین صورت بود و از اول بخیر ست ہر کدام را اختیار نماید صورت دارد و لیکن بعد از اختیار یکے
بجانب دیگر رفتن ہے توہم سوء ظن و تفرق و تشتت اعمال و احوال نخواہد بود قرار داد متاخرین علما برین ست
و ہو المختار و فیہ الخیر انتہی پس یہ کلام شاہ عبدالحق کا صریح ہے اس امر میں کہ اتباع مذہب واحد کا مذاہب اربعہ
واجب ہے نزدیک علماء متاخرین کے بخلاف علماء متقدمین اور مراد علماء متاخرین سے علماء بعد از مائتین ہے
جیسا کہ عبارت شاہ ولی اللہ میں مذکور ہے اور بیان شاہ عبدالحق کا کہ طریق متاخرین کا محکم تر اور مضبوط تر ہے طریق
متقدمین سے اور وہی مختار ہے اور وہی خیر ہے یہ موافق ہے احادیث کے کیونکہ زمانہ بعد قرون ثلثہ زمانہ شر و فساد
اور زمانہ شیوع کذب اور خیانت ہے اور دن بدن ترقی پذیر ہے قیامت تک بحکم احادیث کے قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم رواہ البخاری ذکرہ فی المشکوۃ فی صدر کتاب
الفتن وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان
من اللین السنتہم احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذئاب رواہ الترمذی ذکرہ فی المشکوۃ فی باب الریاء والسمعۃ وقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم ان بعدہم قوما یشہدون ولا یستشہدون ویخونون
ولا یؤتمنون متفق علیہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم
یظہر الکذب رواہ النسائی ذکرہ فی المشکوۃ فی باب مناقب الصحابۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس

حدیث حسن صحیح ضمیر منصوب ثم اول کی راجع ہے طرف صحابہ کے اور دوم طرف تابعین کے پس زمانہ صحابہ اور تابعین
اور تبع تابعین کا زمانہ خیر القرون کا ہے اور زمانہ ما بعد قرون ثلثہ زمانہ شر و فساد اور شیوع کذب اور خیانت کا
ہے اور ہم ائمہ دین خیر القرون کا خیر ہے ثم من بعد قرون ثلثہ سے بحکم احادیث مذکورہ کے لہذا اعتماد تحقیق دین
ائمہ دین خیر القرون پر کیا گیا نہ تحقیق دین من بعد قرون ثلثہ پر اور حکم دیا گیا تقلید مذاہب ائمہ دین خیر القرون کا تاکہ مردمان
حیلہ اندوز کی حیلہ اندوزی اور مدعیان اصلاح دین کی خیانت گری اور مدعیان اسلام متلبس بلباس اسلام کے رخنہ
اندازی مسدود ہو جاوے بحکم اس قاعدہ کے ان التقلید من الدین لانہ لولا التقلید لقال من شاء ما شاء کما قال عبد اللہ بن
المبارک الاسناد من الدین لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء رواہ مسلم نے صدر صحیحہ

مخفی نرہے اہل سنت پر

کہ عمدہ ترین سوالات غیر مقلدین کے یہہ چند سوال ہین

سوال اول یہہ ہے کہ رسول خدا آنحضرت علیہ السلام ہین نہ ابو حنیفہ مالک شافعی احمد بن حنبل اور شریعت رسول خدا
قرآن و حدیث ہے نہ قیاس ابو حنیفہ مالک شافعی احمد بن حنبل کا۔ جواب یہہ سوال اول مشتمل ہے دو سوال پر جواب
اول کا یہہ ہے کہ ابو حنیفہ مالک شافعی احمد بن حنبل نہ رسول خدا ہین اور نہ اُنکو کوئی مسلمان رسول خدا جانے
بلکہ ہم اہل سنت مقلدین ائمہ اربعہ اُن کو ائمہ دین یعنے فقیہ اور وفد یعنے وسیلہ دین فہمی کا مابین اپنے اور اپنے
رب کے جانتے ہیں بحکم حدیث قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم وبین
ربکم رواہ البیہقی والدارقطنی ذکرہ السیوطی نے جامع الصغیر اور جواب سوال دوم کا یہہ ہے کہ قیاس مجتہد کا کہ حمل کرنا
نظیر کا نظیر پر بسبب علت جامع کے وہ حجت ہے بحکم حدیث معاذ بن جبل قال ان رسول اللہ لما بعثہ الی الیمن قال کیف
تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد نے کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد نے سنۃ رسول اللہ قال اجتہد رائے ولا آلو قال فضرب رسول صلی اللہ علیہ وسلم
علی صدرہ و قال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ علیہ وسلم لما یرضی بہ رسول اللہ رواہ الترمذی وابو داود والدارمی
ذکرہ فی المشکوۃ فی باب العمل نے القضاء اور باقی آیات قرآنی اور احادیث نبوی مسئلہ ثبوت قیاس مین مذکور ہیں۔
لہذا فرمایا شاہ عبد العزیز رح نے جو معتمد علیہ ہے گروہ غیر مقلدین کا اپنی تفسیر عزیزی کے تفسیر الم ذلک الکتاب
مین باید دانست کہ اصول احکام دین چہار چیز است کتاب و سنت و اجماع و قیاس انتہی۔
سوال دوم یہ ہے کہ مسلمان مخاطب ہے ساتھ اتباع خدا اور رسول خدا کے یعنے اتباع قرآن و حدیث کا بذات

خونہ اتباع قرآن وحدیث کا بواسطہ فقہا یعنے مجتہدین کے کیونکہ قرآن وحدیث نہایت آسان ہے بحکم آیات ولقد یسرنا
القرآن للذکر فہل من مدکر جواب سوال دوم مشتمل ہے دو سوال پر پس جواب سوال کا یہ ہے کہ غیر فقیہ یعنے غیر مجتہد مسائل
دین ماخوذہ قرآن وحدیث میں مامور ہے ساتھ اتباع فقیہ یعنے مجتہد کے اگرچہ وہ غیر فقیہ عالم ہو محدث ہو بحکم حدیث
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ رواہ الشافعی
والبیہقی واحمد والترمذی وابوداود وابن ماجۃ والدارمی ذکرہ فی المشکوۃ فی کتاب العلم پس یہ حدیث دال ہے اتباع حدیث پر بوسیلہ
فقیہ کے لہذا ترمذی نے کہا کہ فقہاء علم میں ساتھ معانی احادیث کے قال فی باب غسل المیت وکذلک قال الفقہاء وہم
اعلم بمعانی الحدیث انتہی لہذا بخاری نے فقہ کو ثمرہ حدیث قرار دیا اور کہا اپنی رباعیات میں علیک بالفقہ فانہ ثمرۃ الحدیث ذکرہ
القسطلانی فی مقدمۃ شرح البخاری اور جواب سوال دوم کا یہ ہے کہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا ائمتکم خیارکم
فانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم رواہ البیہقی والدارقطنی ذکرہ السیوطی فی جامع الصغیر پس یہ حدیث دال ہے کہ سب لوگ
جو غیر ہیں ائمہ دین کے وہ مامور ہیں ساتھ اتباع خیار ائمہ دین کے کیونکہ وہ وفد ہیں ما بین آمر اور مامور کے اور خیار ائمہ دین فقہا
ہیں بحکم حدیث سابق اور لاحق کے وقال رسول صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ
رزین ذکرہ فی المشکوۃ فی کتاب العلم پس یہ حدیث دال ہے اسپر کہ سب لوگ غیر فقیہ محتاج ہیں فقیہ یعنے مجتہد کے
مسائل دین میں اور فقیہ یعنے مجتہد مسائل دین میں کسیکا محتاج نہیں سوائے اپنے نفس کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین متفق علیہ ذکرہ فی المشکوۃ فی کتاب العلم پس یہ دال ہے اسپر کہ فہم فقیہ مسائل دین میں خیر
ہے فہم غیر فقیہ سے اور خیریت فہم مسائل دین کی مخصوص ہے ساتھ فقیہ کے پس یہ سب احادیث ملکر ایک دوسرے کی تفسیر کر
دال ہیں اسپر کہ سب لوگ جو غیر فقیہ ہیں یعنے غیر مجتہد ہیں وہ مامور ہیں مسائل دین میں ساتھ اتباع فقیہ یعنے مجتہد کے لہذا
اجماع امت منعقد ہوا اسپر کہ مفتی مسائل دین کا فقط فقیہ یعنے مجتہد ہے نہ غیر فقیہ اور غیر فقیہ کو نہیں جائز فتوی دینا
سوائے نقل قول فقیہ کے اور اگر حکم کرے تو حکم اوسکا غیر نافذ ہے اور وہ گناہگار ہے اگرچہ صواب پر ہو کیونکہ یہ اصابت اوسکی
قاعدہ شرعیہ سے یعنے فقاہت سے نہیں ہے قال الشیخ ابن الہمام فی تحریر الاصول قد استقر رأی الاصولیین علی ان المفتی ہو المجتہد واما غیر المجتہد
ممن حفظ اقوال المجتہد فلیس بمفت فالواجب علیہ ان یذکر قول المجتہد کابی حنیفۃ علی وجہ الحکایۃ انتہی وقال العینی فی شرح الکنز وشرح الہدایۃ
فی باب القضاء اجمع العلماء والفقہاء علی ان المفتی وجب ان یکون من اہل الاجتہاد وان لم یکن من اہل الاجتہاد فلا
یحل لہ ان یفتی الا بطریق الحکایۃ انتہی وفی الفتاوی الظہیریۃ فی کتاب القضاء اجمع الفقہاء علی ان المفتی یجب ان
یکون من اہل الاجتہاد وان لم یکن من اہل الاجتہاد فلا یحل لہ ان یفتی الا بطریق الحکایۃ انتہی وقال الامام النووی

واجر واحد

فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده وان اخطأ فله اجر باجتهاده واما من ليس باهل للحكم فلا اجر له بل هو آثم ولا ينفذ حكمه فهو عاص في جميع احكامه سواء وافق الصواب ام لا وهي مردودة كلها فلا يعذر في شي في ذلك انتهى پس ثابت ہوا مذکور سے کہ سب لوگ جو غیر فقیہ یعنے غیر مجتہد ہین وہ مسائل دین مین محتاج ہین فقیہ یعنے مجتہد کے بحکم احادیث مذکورہ اور باجماع امت کے لہذا علماء دین نے اس مسئلہ کو مسئلہ اصولیہ قرار دیکر اپنی کتب اصول مین بیان فرماتے ہین کہ غیر فقیہ یعنے غیر مجتہد کو تقلید فقیہ یعنے مجتہد کی واجب اور لازم ہے قال الشيخ ابن الحاجب المالكي في مختصر الاصول والقاضي عضد الدين الشافعي في شرح مختصر الاصول ومحب الله الحنفي في مسلم الثبوت وبحر العلوم في شرح مسلم الثبوت مسئلة من لم يبلغ درجة الاجتهاد لزمه التقليد سواء كان عاميا او عالما بما يحتاج اليه من علوم الاجتهاد انتهى اب باقی رہا یہ امر کہ فقیہ کون شخص ہے شرعا پس فقیہ یعنے مجتہد شرعا وہ شخص ہے کہ ادلہ شرعیہ تمام مسائل دین کی جانتا ہو بحکم حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل الفقيه في الدين ان احتيج اليه نفع وان استغني عنه اغنى نفسه رواه الذي ذكره في المشكوة في كتاب العلم پس یہ حدیث دال ہے اسپر کہ سب لوگ جو غیر فقیہ ہین وہ مسائل دین مین محتاج ہین فقیہ کے اور فقیہ مسائل دین مین کسیکا محتاج نہین سوا اپنے نفس کے جیسا کہ دال ہے اسپر قولہ صلعم وان استغني عنه اغنى نفسه پس معلوم ہوا حدیث مذکور سے کہ فقیہ یعنے مجتہد وہ شخص ہے کہ ادلہ شرعیہ تمام مسائل دین جانتا ہو جیسا کہ کتب اصول مین مذکور ہے قال في مسلم الثبوت وشرح مسلم الثبوت في بحث تعريف الفقه انه العلم بالاحكام الشرعية عن ادلتها التفصيلية واورد على الرسم المذكور ان كان المراد بالاحكام الشرعية الجميع فلا ينعكس لخروج فقه الفقهاء الذين فقهاهتهم على نصف النهار لثبوت لا ادري وان اريد البعض الاحكام فلا يطرد لدخول معرفة المقلد العالم لبعض المسائل بالدليل فاجيب باختيار الشق الاول بانه الملكة لتحصيل معرفة جميع الاحكام فلا يضر ثبوت لا ادري انتهى وقال في مختصر الاصول وشرح مختصر الاصول في بحث تعريف الفقه قلنا لا يضر ثبوت لا ادري لان المراد بالعلم بالجميع تهيؤه له بان يكون عنده ما يكفيه في استعلامه بان يرجع اليه فيحكم به انتهى ويؤيده ما قال شاه ولي الله في كتاب الانصاف سئل الامام احمد أيكفي للرجل مائة الف حديث حتى يفتي قال لا حتى قيل خمسمائة الف حديث قال ارجو كذا في غاية المنتهى انتهى كلام شاه ولی اللہ اور جواب سوال دوم کا یہ ہے کہ خود قولہ تعالی ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر دال ہے اسپر کہ قرآن شریف آسان ہے واسطے ذکر کے یعنے واسطے وعظ کے جیسا کہ دال ہے اسپر قولہ تعالی للذكر اور نیز دال ہے معنے مذکورہ پر قولہ تعالے اپنے نبی کی شان مین ثم ان علينا بيانه بتفسير ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نزل جبرئيل بالوحي مما يحرك به لسانه وشفتيه فيشتد عليه كان مما يعرف منه فانزل الله الآية لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنه قال علينا ان نجمعه في صدرك وقرآنه ان نقرأه فاذا قرأناه فاتبع قرآنه فاذا انزلناه فاستمع

ثم ان علینا بیانہ علینا ان نبینہ بلسانک رواہ البخاری فی صحیحہ فی تفسیر سورۃ القیامۃ یعنی جبکہ آنحضرت علیہ السلام محتاج ہوئے بیان کے
تو باقی لوگ بطریق اولی محتاج بیان ہوئے خاص کر استنباط احکام کہ وہ خاصہ فقہاء یعنی مجتہدین ہی بحکم دونو حدیث کے اور
لہذا بخاری نے مقید کیا ہے صحبت علم کا ساتھ اہل فہم کے از جہت خوف اس امر کے کہ نافہم لوگ فتنہ میں پڑ جاتے ہیں
اور کہا اپنی صحیح کے کتاب العلم میں باب من خص العلم قوما دون قوم کراہیۃ ان لا یفہموا وقال علی رضی اللہ تعالی عنہ حدثوا الناس
بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللہ ورسولہ انتہی اور سوال سوم یہ ہے کہ مطلق تقلید مذموم ہے بحکم قولہ تعالی واذا قیل لہم اتبعوا
ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا اولو کان آباؤہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون اور مفسرین شاہ عبد العزیز وغیرہ
بھی تفسیر آیت مذکورہ میں مذمت تقلید کی بیان کرتے ہیں جواب سوال سوم کا دو وجہ سے ہے وجہ اول یہ ہے کہ مراد
تقلید مذکور سے تقلید عقلیات میں ہے کیونکہ تقلید عقلیات میں جیساکہ وجود اور صفات باری تعالی میں غیر جائز ہے نزدیک جمہور علماء کے
قال فی مسلم الثبوت مسئلۃ لا یجوز التقلید فی العقلیات کوجود الباری عند الاکثر لنا الاجماع القاطع علی وجوب العلم باللہ وصفاتہ
وذلک لا یحصل بالتقلید لانہ یلزم النقیضان فی تقلید الاثنین للاثنین فی حدوث العالم وقدمہ فلا بد من النظر الصحیح المحصل
العلم انتہی وہکذا فی مختصر الاصول وغیرہ من کتب الاصول اور وجہ دوم یہ ہے کہ مراد تقلید مذکور سے وہ تقلید ہے کہ جس پر دلیل
شرعی نہ ہو وہ تقلید کفار ہے لیکن تقلید اہل اسلام وہ تقلید ہے جس پر دلیل شرعی کا ہے قال اللہ تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا
تعلمون وقال اللہ تعالی واتبع سبیل من اناب الی وقال اللہ واتبعت ملۃ آبائی ابراہیم واسحق ویعقوب وقال عبد السلام فی شرح متن
الجوہرۃ قد انعقد الاجماع علی ان من قلد فی الفروع واحدا من ہؤلاء بری من عہدۃ التکلیف انتہی وقال فی مختصر الاصول
والعضد فی شرح مختصر الاصول من لم یبلغ درجۃ الاجتہاد یلزمہ التقلید سواء کان عامیا او عالما یحصل بعض علوم الاجتہاد لنا قولہ
تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون لنا ایضا لم یزل العلماء کانوا یستفتون ویتبعون من غیر ابداء المستند وشاع وذاع ولم ینکر
علیہ فکان ذلک منہم اجماعا انتہی وکذا سائر کتب الاصول اور سوال چہارم یہ ہے کہ تقلید شرک ہے بحکم قولہ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا
من دون اللہ اور حدیث ترمذی کی تفسیر آیت میں دال ہے اس پر کہ تقلید شرک ہے قال الترمذی حسین بن یزید الکوفی حدثنا عبد السلام
بن حرب عن غطیف بن اعین عن مصعب بن سعد عن عدی بن حاتم قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی عنقی صلیب من ذہب
فقال یا عدی اطرح عنک ہذا الوثن وسمعتہ یقرأ فی سورۃ براءۃ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ قال اما انہم لم یکونوا یعبدونہم ولکنہم کانوا
اذا احلوا لہم شیئا استحلوہ واذا حرموا علیہم شیئا حرموہ ہذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد السلام بن حرب وغطیف بن اعین
لیس بمعروف فی الحدیث انتہی جواب سوال چہارم کا یہ ہے کہ حدیث مذکور حدیث ضعیف ہے کیونکہ غطیف بن اعین ضعیف ہے اور
عبد السلام بن حرب صاحب مناکیر ہے جیساکہ تقریب التہذیب میں مذکور ہے علاوہ یہ ہے کہ مراد حدیث مذکور میں تحلیل ما حرمہ اللہ
اور تحریم ما احلہ اللہ ہے بدلیل حدیث عدی بن حاتم کے جو مذکور ہے کتب تفسیر میں قال فی تفسیر معالم روی عن عدی بن حاتم رضی اللہ

قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی عنقی صلیب من ذہب فقال لی یا عدی اطرح ہذا الوثن عن عنقک فطرحتہ فلما انتہیت الیہ وہو یقرأ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ حتے فرغ منہا قلت انا لسنا نعبدہم فقال الیس یحرمون ما احل اللہ فتحرمونہ ویحلون ما حرم اللہ فتستحلونہ قلت بلے قال فتلک عبادتہم انتہی وقال فے التفسیر الکبیر وتفسیر النیشاپوری نقل عن عدی بن حاتم کان نصرانیا فانتہی الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہو یقرأ سورۃ براءۃ فلما وصل الی ہذہ الآیۃ قال عدی انا لسنا نعبدہم فقال الیس یحرمون ما احل اللہ فتحرمونہ ویحلون ما حرم اللہ فتستحلونہ فقلت بلی قال فتلک عبادتہم انتہی پس ائمہ اربعہ ابو حنیفہ مالک شافعی احمد بن حنبل اور باقی ائمہ دین اسلام چونکہ منزہ تھے تحلیل ما حرمہ اللہ تعالی سے اور تحریم ما احل اللہ تعالی سے تو نہ ہوئی تقلید انکی اور اتباع انکا مصداق حدیث مذکور کا سوال نہم یہہ ہے کہ مروی ہے ائمہ اربعہ سے اذا صح الحدیث فہو مذہبی واترکوا قولی بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیساکہ بعض کتب مین مذکور ہے پس قول ائمہ اربعہ دال ہے منع تقلید اور اتباع حدیث پر جواب یہہ ہے کہ یہہ خطاب ہے اپنے اصحاب مجتہد فے المذہب کو بحکم حدیث مذکور اور اجماع مذکور کے قال الشامی فی شرح الدر المختار قبیل رسم المفتی فقد ثبت عن الامام رضے اللہ تعالی عنہ انہ اذا صح الحدیث فہو مذہبی وقد حکے ابن عبد البر عن ابی حنیفۃ وغیرہ من الائمۃ ونقلہ الامام الشعرانی عن الائمۃ الاربعۃ ولا یخفی ان ذلک لمن کان اہل النظر فی النصوص والمراد من اہل النظر اہل الاجتہاد وقال الشامی فی الشرح تحت قولہ والاصح کما فی السراجیۃ وغیرہا انہ یفتی بقول الامام علی الاطلاق ثم بقول الثانی ثم بقول الثالث ثم بقول زفر والحسن بن زیاد وصحح فی الحاوی القدسی قوۃ المدرک قولہ وصحح فی الحاوی القدسی قال الطحطاوی والذی ظہر لی فی التوفیق بین ما فے الحاوی القدسی وما فی السراجیۃ ان من کان لہ قوۃ الادراک لقوۃ المدرک یفتے بقوے المدرک والا فالترتیب السابق انتہی ویدل علیہ قول السراجیۃ والاول اصح اذا لم یکن المفتی مجتہدا فہو صریح فے ان المجتہد یعنے من کان اہلا للنظر فے الدلیل یتبع من الاقوال ما کان اقوی دلیلا والا فیتبع الترتیب السابق انتہی کلام الشامی وقال الشامی فے الشرح فی کتاب القضاء تحت قولہ وصحح فے الحاوی اعتبار قوۃ المدرک والاول انضبط لان ما فے الحاوی القدسے خاص فیمن کان لہ اطلاع علے الکتاب والسنۃ وصار لہ ملکۃ النظر فے الادلۃ واستنباط الاحکام منہا وذلک ہو المجتہد المطلق او المقید بخلاف الاول فانہ یمکن لمن ہو دون ذلک انتہے وقال الشامی بعد سطور فقد اتفق القولان علی ان الاصح ہو ان المجتہد من المشایخ الذین ہم اصحاب الترجیح لا یلزمہ الاخذ بقول الامام علے الاطلاق بل علیہ النظر فے الدلیل وترجیح ما رجح عندہ دلیلہ ونحن نتبع ما رجحوہ واعتمدوہ کما لو افتوا فے حیاتہم کما حققہ الشارح انتہی وقال المولوی عبد الحی اللکہنوی فے الکتاب المسمے بالسعے المشکور فے رد کتاب محمد بشیر المسمی بالمذہب الماثور اقول لیاقت مفتی ہونے مین یا تو دو امر کو دخل ہے یعنے رفق بالناس اور قوت دلیل یا فقط قوت دلیل کو یا فقط رفق کو شق ثالث تو باطل ہے اور شق دوم صحیح ہے کہ جو قوے الدلیل ہو اسپر فتوے دیا جائے جیساکہ حاوی سے معلوم ہوا خواہ وہ حکم ارفق بالناس ہو یا

بالناس مگر بحکم مجتہد کے ساتھ مخصوص ہیں اور ہر مفتی کے واسطے نہیں در مختار میں ہے والاصح کما فی السراجیۃ
وغیرہا انہ یفتی بقول الامام علی الاطلاق ثم بقول الثانی ثم بقول الثالث ثم بقول زفر والحسن وصحح فی الحاوی القدسی قوۃ المدرک
انتہے۔ اور ابن عابدین رد المحتار میں لکھتا ہے قال الذی یظہر لی فی التوفیق بین ما فی الحاوی وما فی السراجیۃ ان من کان له
قوۃ الادراک لقوۃ المدرک یفتی بالقول القوی المدرک والا فالترتیب السابق انتہے اور کتاب القضا در مختار میں ہے و اختیر
ان القاضی کالمفتی یقول ابی حنیفۃ علی الاطلاق ثم بقول ابی یوسف ثم بقول زفر والحسن وہو الاصح سراجیۃ وصحح فی الحاوی اعتبار
قوۃ المدرک والاول اضبط نہر ولا یخیر الا اذا کان مجتہدا اور رد المحتار میں تحریر کرتے ہیں قولہ والاول اضبط لان ما فی الحاوی خاص
بمن کان له اطلاع علی الکتاب والسنۃ وصار له ملکۃ نظر فی الادلۃ واستنباط الاحکام منہا ہو المجتہد المطلق او المقید بخلاف
الاول فانہ یمکن لمن ہو دون ذلک انتہے کلام المولوی عبد الحی۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ فقط

واضح ہو

کہ حضرت مولانا صاحب مرحوم نے اس سے آگے کچھ تھوڑا سا اور لکھنا شروع کیا تھا مگر زمانہ نے مہلت نہ دی اور بیماری بڑھتی
گئی یہاں تک کہ اسی بیماری میں رمضان المبارک کی ۲۰ ربیع سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو اس دنیا فانی سے انتقال فرمایا

انا للہ وانا الیہ راجعون

صفحہ ۹۰ سے اس صفحہ تک حضرت مولانا مرحوم کے بعد آپکے کتب خانہ سے مسودہ تلاش کرکے لکھا گیا ہے فقط

قطعہ تاریخ سن ابتدائے کتاب ہذا۔ از مولوی غلام حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

چو مولانا محمد شاہ صاحب
برائے دوستان تفریح خاطر
شب تاریک بدعت را ز سنت
چو شد مطبوع شد مطبوع اہل

پئے تائید دین کار عجب کرد
بجال باغیان قہر و غضب کرد
خداوندش منتعل سبب کرد
پئے تاریخ او طبعم طلب کرد
بخواندم خوبصورت سال تاریخ ۱۳۰۲ھ

بہ تیغ اعتراض و شبہ لا حل
گرا یا یاک دفع وسع تردید
چنان شد رونق بازار تقلید
ندا آمد بجان از پردہ غیب
غلام این مادہ را منتخب کرد

مخالف را ادب کرد و ادب کرد
ہر آن کار یکہ لطف و فضل رب کرد
کہ شکرش ملک عجم از عرب کرد
چنان کز آفرین تحریک لب کرد

تمت

اعلان

چونکہ حق تصنیف اس کتاب کا مجھکو حاصل ہے لہذا حسب قانون نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ء رجسٹری بھی کرائی گئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت میری چھاپنے کا مجاز نہیں رکھتے

جملہ حقوق تصنیف و تالیف اس کتاب کے میں نے اپنے ماموں حافظ احمد حسین صاحب امام مسجد ایک برجی دہلی پھاٹک حبش خان کو ہبہ کر دئے لہذا کوئی صاحب بلا ان کی اجازت کے نہیں چھاپ سکتے فقط راقم خاکسار احمد شاہ ابن مولانا محمد شاہ مرحوم مغفور

نیازمند حافظ احمد حسین ولد حافظ نور محمد صاحب ساکنہ دہلی اندرون پھاٹک حبش خان مسجد ایک برجی۔ ۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۵
[illegible] کتاب دہلی [illegible] پھاٹک حبش خان [illegible] عبد الرزاق و ابو بکر کتب فروش [illegible]

توبہ نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کہے ہیں محمد شفیع ابن نایب محمد ابراہیم صاحب مرحوم اہل سنت وجماعت کی خدمت شریف میں عرض پرداز ہوں کہ میں آجتک بادیہ ضلالت میں حیران و سرگردان تہا = اب بفضلہ تعالے شانہ وہابیہ کی اعتقاد سے جمادی الاخر سنہ ۱۳۰۷ ہجری روز شنبہ وقت ظہر کو مسجد جامع اہل سنت وجماعت میں دل سے توبہ کرکی داخل زمرہ اہل سنت والجماعت ہوا ہوں جو لوگ کہ معتقد تقویت الایمان کی ہیں رسول پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب میں بی ادبی کرتی ہیں اور ایسی بی ادبی کی کلمات کہتے ہیں جو کفر ہیں یا کوئی شخص ایسا اعتقاد رکہے یا ایسا اعتقاد رکہنیے والیکو یا اوسکی تاویل کرنیوالیکو کافر نہ سمجہے تو وہ بیشک کافر ہے اور دائرہ اسلام سے باہر کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں صراحتاً یا کنایتاً یا اشارتاً بی ادبی کرنا کفر ہے اور اس کافر کا حمایت کرنیوالا بہی کافر ہے چنانچہ بی ادبی کی کلمات جو کہ تقویت الایمان اور انکی دوسرے کتابوں میں ہیں وہ تو بہت سی ہیں مگر چند عقاید جو ذیل میں تحریر ہوتے ہیں مع نام کتابوں انکی کی اور پتہ صفحہ کے سوا انکے کفر پر دلالت کرتی ہیں تو ای اہل سنت عبرت پکڑو اور اس گروہ سے بچو کیونکہ عقیدہ انکا اول یہہ ہے

نمبر	عقاید	نام کتب مع صفحہ
۱	اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھتا ہے اور دونو قدم کرسی پر ہیں ... کبھی عاجز و نادان ... کچھ کام کرتا ہے	احتواء علی مسئلۃ الاستواء ص ۹۲ و ۹۴ و سر چشمہ آریہ ص ۱۳۱ و ۱۳۲
۲	خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے	رسالہ یکروزی ص ۱۴۵ صیانۃ الایمان ص ۵۵
۳	جناب آنحضرت کو بڑا بھائی کہتے ہیں	تقویۃ الایمان ص ۶۰
۴	آنحضرت کو چمار سے نسبت دیتے ہیں	تقویۃ الایمان مذکور ص ۸ و ۱۴ و ۱۹ اثبات توحید ص ۳۹
۵	حق تعالیٰ جسکو چاہیگا اپنا شفیع بنا دیگا	تقویۃ الایمان ص ۳۳ و اثبات توحید مذکور ص ۵ نصیحۃ المسلمین ص ۵ تحقیق الکلام ص ۴۳
۶	کروڑوں نبی ولی جن جبرئیل حضرت صلعم سارکے خدا پیدا کر ڈالے گا	تقویۃ الایمان ص ۴۱ رسالہ یکروزی مذکور منثور نظام
۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیات النبی ... کہتے ہیں کہ آپکو امداد ... حرام نہیں ہے	تقویۃ الایمان ص ۹۱ و تحقیق الکلام مذکور منجی المومنین ص ۱۵ اتمام الحجۃ ص ۲۳
۸	آنحضرت کے روضہ مبارک کو توڑ دینا اچھا کہ مانند یہود و نصاری کی ہے	عبدالوہاب نجدی اور اوسکے تابعین عقیدہ ہے خصوصاً تذکیر الاخوان
۹	آنحضرت مرکے مٹی میں ملگئے	تقویۃ الایمان ص ۶۱ اثبات توحید ص ۵ تذکیر الاخوان ص ۳۶
۱۰	آنحضرت کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ سنتے ہیں	تقویۃ الایمان ص ۲۲ و ۲۹ و ۴۲ اثبات توحید ص ۵۵ نصیحۃ المسلمین ص ۲۳ و ۲۵

نمبر	عقاید	نام کتب مع صفحہ
١٢	آنحضرت کی معقد زیارت کو سفر کرنی جانا شرک ہے	تقویت الایمان ص ٢١ تذکیر الاخوان ص ١٣ اثبات توحید ص نصیحۃ المسلمین ص تحقیق الکلام ص (تمام تحقیق بزرگ ص ٣٥ و ٣٩)
١٣	آنحضرت کو خاتم النبیین ماننا قدرت کی رو سے نہیں	رسالہ یکروزی ص ١٤٤
١٣	حضرت کا نام نامی اذان میں سنکر بوسہ دینا اور آنکھوں پر رکھنا بدعت جانتے ہیں	نجی المومنین تذکرہ ص ١١
١٤	جشن میلاد شریف کو حرام اور کرنے والے کو بدعتی اور بدنیت کہتے ہیں اور مشابہ ہنود کہتے ہیں	تذکیر الاخوان ص ١١ و هدایۃ المبتدعین و تحقیق الکلام ص ١٥ نجی المومنین حاشیہ ص ٣٨ نهایۃ الکلام و کلمۃ الحق و ابداء البلین وغیرہ

نمبر	عقاید	نام کتب مع صفحہ
١٥	محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرک کہتے ہیں	تحقیق الکلام ص ٢١ و ٤٢ تقویت الایمان اثبات توحید ص ١٥
١٦	آنحضرت کو ایک بات کا بھی غیب دانی جاننا شرک ہے	تقویت الایمان ص ٣٠ و ٨ و ٥
١٧	حضرت کی روضہ کے روبرو عاجزی سے ادب بجالانا اور خضوع و خشوع سے زیارت کرنا شرک ہے	تقویت الایمان ص ٣٣ و ٣٤ تذکیر الاخوان ص ٣٥
١٨	آنحضرت اور دوسرے انبیاء اللہ تعالی کی روبرو ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں	تقویت الایمان ص ٥٦ و ٢٩ اثبات توحید ص ٢٩
١٩	آنحضرت کو یا محمد یا رسول کہنا شرک ہے	تقویت الایمان ص ٥٦ تا ٣٢ نصیحۃ المسلمین نجی المومنین کا حاشیہ
٢٠	حضرت کی فاتحہ کا کھانا کھانا حرام ہے کہ مشابہت ہنود کی ہے	فتوی میلاد شریف مذکورہ ص ١٥

[illegible]

نام کتب مع صفحہ	عقائد	نمبر	نام کتب مع صفحہ	عقائد	نمبر
تحقیق الکلام ص ۳۰ و ۲۱۹ واغتنام السنت ص ۶۹ و ۲۰ معیار الحق ص ۲۲ دراسات اللبیب ص ۲۰۹ و ۲۱۲	صحابہ علی الخصوص خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی عمل سے منکر ہیں	۲۵	تذکیر الاخوان ص ۹ تمام رسالہ وسبیل حکم فی نفی اثر القدم وتنبیہ الوسنین ص ۲۳ کا حاشیہ	حضرت پیغمبر شریف کی اور موئے مبارک کی اور پیکرے قدم شریف اور نقشہ نعلین شریف کی مذمت کرتی ہیں اور برا جانتی ہیں اور تعظیم نہیں کرتی ہیں	۲۱
اثبات توحید ص ۸ تحقیق الکلام ص ۲۰ و ۲۱ معیار الحق مذکور ص ۱۰ و ۲۲ و ۸۱ ظفر المبین سارے ایضاح الحق ص ۳۰	ائمہ دین کی جناب میں بی ادبی کی کلمات کہتی ہیں علی الخصوص سلطان الائمہ سراج الامت امام الاعظم ابو حنیفہ رحمہ کی اہانت کرتی ہیں بلکہ طعن کرتی ہیں	۲۶	تحقیق الکلام ص ۳۳ تنبیہ الوسنین ص ۲۱ کا حاشیہ واسکی تشریح ص کا حاشیہ ہے	دلائل الخیرات کے کتاب وغیرہ وظائف کی پڑھنے کو برا جانتی ہیں یہاں تک کہ بجدی نے اوسکو جلا دیا	۲۲
			صیانۃ الایمان وغیرہ مطبوعہ مرادآباد سنہ ۱۲۹۳ سوانحہ مولوی شہود الحق ص ۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ہیں اسکو برا اور شرک کہتی ہیں	۲۳
معیار الحق ص ۱۹ و ۸۰ تذکیر الاخوان ص [illegible] مولوی محمد حسین [illegible] ایضاح الحق ص ۲۶	اجماع و قیاس کے منکر ہیں	۲۷	تحقیق الکلام ص ۵۴ و ۵۵ کا حاشیہ ورد التقلید بالکتاب المجید ص ۱۳	سب افعال اور اقوال آنحضرت کی کہتی ہیں محمود نہیں بلکہ دین کی باتوں میں بھول چوک ایسے ہو جاتی تھے	۲۴

نمبر	عقاید	نام کتب مع صفحہ
[illegible]	مذاہب اربعہ کے منکرین اور اپنے کو محمدی کہتے ہیں ۱۲	ایضاح الحق ص ۲۷ تذکیر الاخوان ص ۵ تحقیق الکلام ص ۳ اعتصام السنت
۲۹	قرآن و حدیث کے معنے اپنی طبیعت سے کرتی ہین بلکہ لفظ کم و بیش کرتی ہین ۱۲	معیار الحق ص ۲۷ شوکی ص ۱
۳۰	اماموں اربعہ رحمہ سے ایک امام کی تقلید نہین کرتی بلکہ شتر بے مہار کی طور پر چلتے ہین ۱۲	تنویر العینین ص ۲۶ و ۴۴ معیار الحق ص ۱۵ و ۸۱ ایضاح الحق ص ۱۳۱ و ۷۷ و ص ۸۵ ۱۲
۳۱	مقلدین کو مشرک و بدعتی کہتی ہین	تذکیر الاخوان ص ۱۱ و ۴۲ معیار الحق ص ۵۵ و [illegible]

نمبر	عقاید	نام کتب مع صفحہ
		ظفر المبین کل اعتصام السنت ص ۸ ایضاح الحق ص ۱۷ و ۸۲
۳۲	فقہ حقیقت مین اولہ اربعہ سے جامع ہے اسکو مخالف جانتے ہین ۱۲	تحقیق الکلام ص ۱ ظفر المبین کل اعتصام السنت ص [illegible] تذکیر الاخوان ص ۵
۳۳	صوفیہ کرام رحمہ کے منکر ہین اور اونکے بلکہ اونکی طریقہ کو برا جانتے ہین انکو کافر کہتے ہین ۱۲	تحقیق الکلام ص ۵۵ اعتصام السنت ص ۸ و ۱۹ تذکیر الاخوان ص ۳۷ و ص ۵ منہج المومنین کا حاشیہ
۳۴	اولیاؤں کے قبور کی زیارت کو سفر کرنا بدعت جانتے ہین حالانکہ عبادت ہے ۱۲	تحقیق الکلام ص ۱۲ تذکیر الاخوان ص ۱۴ اثبات توحید ص ۷ و ص ۱۷ و ص ۵
۳۵	سیّت کے اوپر سمع اور [illegible]	اثبات توحید ص [illegible] تنقیح الاسور فیض الفتور ص ۱۲
۳۶	استمداد حضرت سے یا اولیا اہل قبور سے دور ہو یا نزدیک شرک کہتے ہین ۱۲	اثبات توحید ص [illegible] و ص [illegible] تنقیح الاسور کل ۱۲

نمبر	عقاید	نام کتاب مع صفحہ
[illegible]	الہام کو خیال دل کہتے ہین ۱۲	تحقیق الکلام کے ص ۱۲ مین
[illegible]	موت سے ثواب رسانی کو برا جانتے ہین بلکہ عبادت بدنی کے منکر ہین اور تعین کا بہی انکار کرتے ہین ۱۲	ایضاح الحق کے ص ۵۰ مین ۱۲
[illegible]	بیس رکعت تراویح کے نماز پڑہنیکو ضلالت جانتے ہین فقط	اعتصام السنۃ کے ص ۲۰ مین ۱۲
[illegible]	کوئی بے اذن ما نگے آنیکا یا جانیکا یا چڑہ نیکا اور سواے مین سیکے بسم اللہ یا کر دو سبے کو آگے رکہکر ہی بسم اللہ تو اوسکو کافر بے کہتے ہین ۱۲	تحقیق الکلام کے صفحہ ۶۰ مین درج سب ہے ۱۲

حاشیہ صفحہ ۵

۱ ملقب بہ معیار الاسلام مطبوعہ محمدی لاہور مصنفہ جناب مولوی عبد الجبار ۱۲

۲ مطبوعہ ارمغان دہلی ۱۳۱۲ ہجری مولفہ مولوی اسمعیل صاحب تونکی

۳ دیکھیے قرآن شریف اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل و تقریر و اجماع امت و قیاس صحیح کے زبان مجتہد و اصول سے بہی نکالیے کا انکار مقبولین سے ہے بہ نزد اہل سنت و جماعت ہوا کا ۱۲

ایسے اور بہیے عقاید انکے ہین کہ جنکا اچہے بیان غیر ممکن ہے سوا بیے اسکے
عادات مین بہی بہت سے عملیات انکے مذموم ہین پس کوئی شخص ایسے بد
عقیدہ لوگونکو یا ایسے معتقدونکے حمایتیے کیا کرے بیشک کافر ہے جو اسکو کافر نہ سمجھے
وہ بہی بیشک کافر ہے اور اب مین توبہ کیا ہون او ہر کے اعتقادات سے اور اب
یہہ ہی کہتا ہون کہ ایسا عقیدہ رکہنے والا بیشک کافر ہے اور دایرہ اسلام سے
باہر ہے یا سبکا معتقد ہووے یا انمین سے ایک دو کا معتقد ہووے اسکا بہی وہ ہی
حکم ہے جو اوپر گذرا فقط یہہ سند اہل سنت وجماعت کو معلوم ہونے اور آیندہ میرے
نیک اعتقاد رکہنے اور مجکو وہابیت کے نام سے مشہور نکرنے مین خود لکہتا ہون
اور طبع کراتا ہون تا کہ آیندہ کوئی مجہے وہابیت کی طرف منسوب نکرے
اعاذنا اللہ من ذالک بحرمت نبیہ وآلہ الامجاد دستخط محمد شفیع بن نائب محمد ابراہیم
صاحب مرحوم ۱۱ مارچ ۱۸۹۶ع مین یہہ توبہ نامہ پہلے بنگلور مین چہپا تہا لیکن ضرورت
سمجہکر کہ جس سے مسلمان اس گمراہی سے بچین اور سیدہے راہ راست پر
آجاوین اس مسکین کمترین خاکپائی علمائی دین قاضی سراج الدین احمد واعظ نے
دوبارہ چہپاکر تقسیم کیا اسیطرح خداوند تعالی سب مسلمانونکو یہہ نیک توفیق عطا کرے
کہ وہ سب عیسائیون کیطرح سے اپنی دین کی مددگار بنجاوین اور اپنی دین کے
کتابین ہر زبان مین چہپاکر کے غنی لوگ مفت تقسیم کردین تو عند اللہ اجر ہے
اگر کوئی صاحب ان مسایل مین شک کرین کہ یہہ عقیدہ ہمارا نہین ہے تو خاموش رہین بلکہ چہوڑکر
اسطرح مشتہر کرین کہ ہمارا یہہ عقیدہ نہین ہے اور ضرور تو اسوقت مین یہی ہے کہ دل و جان
سے کل اہل اسلام کو یہہ جہگڑا چہوڑکر اور اتفاق کرکے یکدل ہونا چاہیے اور دین

مسلمانون کا معاون و مددگار بننا چاہیے جیسا اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایہا الرسول
خاتم النبین کو وان لم تفعل فما بلغت رسالته اگر یہہ کام نکیا تو گویا
کام کوئی حق ادا نہ کیا یعنے دعوت اسلام کر کی خدا کے راستہ پر نہ بلایا تو کوئی کام
نہ کیا فقط

تمت

اشتہار

یہہ توبہ نامہ اور ایسیکے متن و حاشیہ کی کتب بلکہ فریقین کے بہت سے کتب موجود ہین
یہان تک کہ انکے یعنے وہابیہ کے ہر ایک عقائد کے او کتاب کے رد کے رسائل
ایک ایک اور دو دو اور چار چار اور بعض کی نو نو اس وضع کی عمدہ جواب بڑی اور چھوٹے
شہرون مختلف سے آئی ہوئی موجود ہین معہ فہرست کے **شہر دھلی** پھاٹک
حبش خان دوکان **عبد الرزاق و ابوبکر کتب فروش** پر ملتے ہین کہ ایسے
شہر مین ایک جگہہ نہین ہین طلب فرماکر ملاحظہ فرماوین اب یہہ توبہ نامہ معہ حاشیہ جدید
سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو **مطبع محمود المطابع واقعہ شہر دھلی** گلی

چیلان مین طبع ہوا

بقیمت آدہ آنہ

جو مسائل کہ عموماً نکاح و طلاق میں ضرور ہیں

رسالہ جوہر الایمان

در مطبع گلشن ہند پریس واقع دہلی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وعترتہ
وازواجہ اجمعین اما بعد عرض کرتا ہے بندہ درگاہ وخادم بارگاہ سید الکونین رسول الثقلین سرور
اولاد حسینا ابن سید سعید الدین حسین مرحوم ومغفور نبیرہ حضرت مخدوم مصلح الدین چشتی جرجانی
بلرامی خدمت میں اہل یقین کے کہ رسالہ ہذا مسمی بہ جواہر الایمان دربیان محبت وعشق محمد وآل
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتقلید قول صوفیہ کرام مصرع عشق محمد بس است وآل محمد، کتب حدیث و
تواریخ معتبرہ سے منتخب کرکے اٹھارہ بابوں پر ختم کیا باب اول دربیان محبت حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب دوم دربیان محبت وعشق اہل بیت رسول اللہ علیہ السلام باب سوم
دربیان فضیلت حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ باب چہارم دربیان فضیلت خاتون قیامت فاطمہ
زہرا علیہ السلام باب پنجم دربیان فضیلت سرداران جنتین حضرت حسنین علیہ السلام باب ششم دربیان
بحث خیر البشر بعد الانبیا بالتحقیق باب ہفتم دربیان مراتب وفضیلت اصحاب صادقین وخلفاء راشدین
رضی اللہ عنہم باب ہشتم دربیان خلافت صوری حضرت علی کرم اللہ وجہہ وجنگ جمل باب نہم دربیان
بغاوت معاویہ بن ابوسفیان وجنگ صفین باب دہم دربیان تعظیم وحرمت مدینہ طیبہ باب یازدہم
دربیان شہادت حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ باب دوازدہم دربیان شہادت امام حسن
علیہ السلام باب سیزدہم دربیان بعض حالات حکومت معاویہ باب چہاردہم دربیان
شہادت امام حسین علیہ السلام باب پانزدہم دربیان تجویز لعن یزید پلید۔ باب
شانزدہم دربیان شرف سادات بنی فاطمہ باب ہفدہم دربیان اولاد امام حسن علیہ السلام
باب ہژدہم دربیان اولاد امام حسین علیہ السلام بتمیز اہلبیت نبی علیہ السلام باب اول

1311

1823

بیان محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاننا چاہئے کہ محبت صادق نصیب کرے اللہ تعالیٰ
ہمکو اور تمکو سید الثقلین کی کہ محبت آنحضرت کی اصل ایمان اور پھل دینے والی نیک
بختی دونوں جہان کی ہے اور علامت ہے حسن خاتمہ اہل ایمان کی بموجب من احب شیئا اکثر
ذکرہ کے اور لوازم محبت سے ہے ذکر محبوب کا اور دلیل ہے محبت کے اور پوشیدہ نہیں ہوتی ہے
علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بلکہ یہہ کہنا چاہئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشیر اور
نذیر خلق اللہ کا علم کے ہیں پس نہایت جگہہ پہونچتے علم کے ذات النور علیہ السلام میں یہہ ہے کہ آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصورت بشر سب سے زیادہ خلیق اور بہتر اور افضل تمام مخلوقات کے ہیں بعد
احدیت کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سی فضیلت کسی میں نہیں ہے شیخ الاجل گوید مخوان
در اخدا از بہر امر شرع دین۔ دگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش املا کن ٭ دیگر شاہ رسل شفیع است
امم خواجہ دو کون ٭ نور خدا حبیب خدا سید الانام ٭ مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل ٭ منظور نور او
دگر جملگی ظلال ٭ ہر مرتبہ کہ بود در امکان بر او ست ختم ٭ ہر نعمتی کہ داشت خدا شد بر او تمام بر ذات
از طبیعت انسان منقدم گران ٭ اسریٰ بعبدہ است من المسجد الحرام ٭
تا عرصہ وجود کا فضائے عالم است ٭ کانجا کا بجہتہ نہ انسان نہ نام ٭ از اشیای عالم جان بخشش کن
مقام سر لیست پس شکر دشا در اینجا ہیچ نام ٭ جزو دی دران مقام نگنجد بیچکس ٭ اولواد ذات پاک خداوند
والسلام دیگر جائے چگویم وصف نبی را بیان ٭ کہ آیات خود ناطق اند در عیان ٭ چگویم تقریر در شرح او
کہ حق گفت لولاک در شرح او ٭ چگویم در وصف خیر البشر ٭ کہ سر اللہ است او با البشر ٭ دیگر در ہیچ
ذرہ نیست کہ نور محمدی ٭ از طلعت وجود اضافی لطافت ٭ سر سپہر طار از انفاس فیض ست
این نکتہ پیش اہل نظر امر واقع است ٭ فردا لوا حمد بدست محمد است ٭ متبوع اوست جملہ جہانش متبع
است اور فرمایا آنحضرت نے واسطے محبت اپنی کے حدیث لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ
وولدہ والناس اجمعین ترجمہ یعنے لایا ایمان تم سے کوئی جب تک کہ میں دوست زیادہ تر
نزدیک اوسکے باپ اور ماں اور تمام آدمیوں سے قولہ تعالیٰ قل ان کان اباؤکم وابناؤکم
واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموها وتجارة تخشون کسادها ومساکن
ترضونها احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ لا یہدی القوم
الفاسقین ترجمہ یعنے کہو اے محمد اگر باپ اور لڑکے اور عورتیں اور مال تمہارے کہ اوسکو تمنے کسب
کیا ہے اور تجارت تمہاری کہ ڈرتے ہو اوسکے نقصان سے اور مساکن تمہارے کہ راضی ہو ان سے

اوسکے دوست زیاده نزدیک تمہارے خدا اور رسول اوسکے سے اور جہاد کرنا بیچ راہ اوسکی
کے پہر انتظار کیجیو تا کہ لاوے خدا تعالی عذاب اپنا اور منشاء محبت کا حسن اور احسان
ہے اور یہہ دونو صفتین مخلوقات سے تمام وکمال منحصر ہین بیچ ذات آنحضرت کے کہ اکمل
اور اجمل اور اخلق ہین کائنات سے نظم

ہم حسن وجمال بے نہایت داری	ہم جود وکرم بحد غایت داری	ہم حسن ترا ہست ہم احسان
محبوب توئی کہ ہر دو آیت داری	خط سبز ولب لعل ورخ زیبا داری	حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
شیوه شکل وشمایل حرکات وسکنات	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	اور جب کہ دوست رکہتا ہے

توا وسکو کہ جسنے احسان کیا ساتہہ ایکبار یا دو بار اوس نعمت کے تئین کہ فانی ہے یا زائل
کیا کسی حضرت کو کہ زائل ہونے والی ہے پس کیونکہ پہونچے اوس نعمتہاے دائمی اور ابدی
کو کہ ہر بلیات سے محفوظ رہے اسیطرح آدمی جب کہ صورت جمیلہ اور سیرت حمیدہ کو دوست
رکہتا ہے پس جو شخص کہ جامع جمیع جمال جاودانی اور جمیع اجناس فضل اور کمال ہو وے
اوسکی دوستی کسطرح پر ہونا چاہیئے اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شایان اس
امر کے ہو وے کہ دوستی اونکی اپنے نفس اور اہل اور اولاد اور مال سبسے زیادہ ہونا چاہیئے
اور محبت کی علامت آنحضرت علیہ السلام سے یہہ بات بہی ہے کہ آپکے دوست کو دوست
اور دشمن کو دشمن رکہے اور بہی علامت دوستی اوس جناب کے یہہ بہی شے ہے کہ قرآن مجید کو
دوست رکہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اپنی اولاد کو آداب سکہاؤ تین چیزون کا
ایک محبت رسول اللہ کی اور دوم محبت اہل بیت رسول خدا اور سوم تلاوت قرآن مجید
کے اور دوست رکہنا سنت نبوی کو اور پڑہنا درود شریف باادب صل وسلم دائماً ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلہم - اور جان توکہ فواید اور نتایج درود شریف کے بے حد ہین اور
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو میری اوپر ایکبار درود بہیجتا ہے اللہ تعالی اوسکے اوپر
دس مرتبہ صلواۃ بہیجتا ہے ترمذی ابن مسعود سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے کہ نزدیک ترین میری بروز قیامت وہ لوگ ہونگے جو درود بہیجتے ہین مجہپر بس ہوے ہین
بعض علماء فضیلت مین جہت کثرت ثواب کے بعض آدمیون کو صحابہ پر جواز رکہتے
ہین کہ تمام وظائف اونہون نے درود شریف کو گردانا ہے اور حدیث مین آیا ہے
کہ جو کوئی بروز جمعہ ہزار بار اس درود کو پڑہے جب تک کے وہ اپنی جگہہ بہشت مین دیکہ

مرتبہ کا اللھم صل علی محمد و آلہ الف الف مرۃ اور کنز النعمان شیخ علی متقی مین وارد ہے
کہ تین سو تیرہ مرتبہ ہر روز درود شریف کا ورد کرے کیونکہ اکثر علمار کا مقولہ ہے کہ یہ تعداد
تاثیر عظیم رکھتی ہی اور یہہ تعداد مرسلین اور اصحاب طالوت اور اصحاب بدر کی ہے
اور سو مرتبہ سے کم نکرے تاکہ بوسیلہ درود شریف کے ہر کام دینے اور دنیوی حاصل ہووے
اور بہتر درود شریف یہہ ہے اللھم صل علی محمد وعترتہ بعدد کل معلوم لک بارک وسلم اور
عارفین نے ہر روز ایک ہزار بار درود شریف کا ورد کیا ہے اور زیارت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاصل ہوئی ہے اور شیخ ابن ہمام شارح ہدایہ نے لکہا ہے کہ بموجب آیہ کریمہ
یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ایک بار درود بہیجنا آنحضرت پر فرض قطع ہے اور
منکر اوسکا کافر ہے اور تارک اوسکا فاسق ہے اور کافی نے صحیح کی ہے یہہ بات کہ مجلس مین
ایک بار درود پڑہنا واجب ہے اور امام زاہدی نے کہا ہے کہ جتنی بار نام پاک آنحضرت لیا
جاوے اوتنی بار درود کہنا واجب ہے اور یہہ قول صحیح ہے نزدیک ہمارے اور اقرب
اور راجح ہے واسطے محبت اوس جناب سرور الانبیا کے اور علامت ہے محبت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور یہہ امر بہی ہے کہ اہل بیت رسول کریم کو دوست اور دشمن
اہل بیت نبوت سے عداوت رکہے۔

بیان والدین حضرت سرور الانبیا علیہ السلام

جاننا چاہیے کہ نسبت والدین اور اجداد آنحضرت کے بعض علمار سلف نے رجوع بکفر کیا ہے
لیکن یہہ محض غلط ہے کیونکہ حق تعالی نے برکت نور محمدی کے نسب پیغمبر کو زنا اور تاریکی
کفر سے پاک کیا ہے اور والدین اور اجداد آنحضرت کہ اوپر ملت ابراہیمی کے بتہے بسبب خوف
دشمنون کے دین اپنے کو پوشیدہ کیا تہا اور جائے غور ہے کہ نور خاص رب العزت تاریکی
کفر مین کیونکر رہتا بموجب حدیث کل شئ یرجع الی اصلہ حق تعالی کیونکر نور حبیب اپنے کا کافر
کفر اور زنا مین منتقل کرتا اور عفت اور عظمت نسب مبارک مین فرق لاتا چنانچہ فرمایا۔
قولہ تعالی انما المشرکون نجس اور حدیث مین آیا ہے کہ نور پاک آنحضرت کا آدم سے حضرت
آمنہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبد اللہ رضی عنہ تک بیچ اصلاب طیب اور بطن طاہر مین منتقل
ہوا ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک روز آئے جبرئیل
علیہ السلام خدمت مین سرور عالم کی اور کہا کہ خدا تعالی بعد سلام کے فرماتا ہے کہ

حرام کی آگ دوزخ اوپر اون صلبون کے کہ جسنے ظاہر کیا مین نے تمکو اور اون کنارون کو جنہون
نے کہ جسنے پرورش کیا اور فہم کیا تمکو اور بہی انس بن ثابت سے مروی ہے کہ بارہا آنحضرت نے
مجہسے فرمایا ہے کہ حق تعالی نے نور میرا مدام اصلاب طیب اور بطن طاہر سے منتقل کیا
ہے امہات والدین اور اجداد اور چچا میرے کو سب علتون سے پاک کیا ہے اور مولانا عبد العلی
لکہنوی بیچ شرح اسمائے بدر ابن حجر عسقلانی سے لکہتے ہین کہ آنحضرت نے فرمایا یہ تحقیق
منتقل ہوا مین پشت آدم سے بہترین روے زمین کے قرن بعد قرن یہانتک کہ ظاہر
کیا مجکو اللہ تعالی نے پشت عبد اللہ سے اور بہی حضرت جابر کہتے ہین کہ رسول خدا نے فرمایا
کہ جسوقت کہ گیا مین معراج مین تو دیکہتے مین نے زیر عرش چار نور چمکتے ہوئے پس عرض کیا
مین نے کہ اے بار خدایا ان نورون سے مجکو آگاہ فرما اوسوقت فرمان آیا کہ اے حبیب یہہ نور
والدین وجد وعم تیرے کے ہین عبد اللہ وآمنہ وعبد المطلب وابو طالب پھر مین نے عرض
کیا مین نے کہ اے پروردگار یہہ سب اوپر ایمان کی تہی فرمان آیا یہہ سب ایمان کو پوشیدہ رکہتے
تہے کفار سے یہانتک کہ انتقال کیا نزہۃ الریاض و دیگر کتب سے ثابت ہوا ہے کہ جو شخص
ہر سفر ان اسماء مبارک کا سیار ورد رکہے اللہ تعالی اوسکو آگ دوزخ سے محفوظ رکہے
گا پس اگر والدین و اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفر پر ہوتی تو یہہ بندگی درگاہ
خداے تعالی سے حاصل نہوتی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کہتے ہین کہ جس روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدا ہونے کی خبر حضرت ابو طالب کو پہونچی فورا سجدہ
خداے تعالی کا ادا کیا اور فاطمہ بنت اسد اپنی زوجہ سے کہا کہ مین نے ایک کاہن سے سنا
ہے اوسنے کہا کہ اے ابو طالب تیرے گہر پیغمبر آخر الزمان پیدا ہوگا کہ وہ مع سات عجائبات
اور غرائبات کے اور بعد اوسکے ایک فرزند تیرے صلب سے پیدا ہوگا کہ وہ ولی خدا اور وصی
پیغمبر کا ہوگا تو اوسکو شر اعدا سے بچانا چنانچہ اوسکی ساتہ روز بعد پیغمبر علیہ السلام پیدا
ہوئے حضرت ابو طالب نے اونکی خوشی مین ساتہہ روز تک طعام تقسیم کیا اور سب کو دعوت
کرکے کہلایا مواہب لدنیہ مین حافظ ابو الفضل ابن حجر اسحاق سے روایت کرتے ہین
کہ ابو طالب نے ایک قصیدہ نعت مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے تصنیف کیا ہے اوسسے اسلام اونکا ثابت اور ظاہر ہوتا ہے چنانچہ دو بیت
اوسکی یہہ ہین

ابیات	الا ابلغا عنی علی ذات نبیا		لویا و خصا من لوی بنی کعب
	الم تعلموا انا وجدنا محمدا		نبیا کموسے خط فی اول الکتب

الغرض ابو طالب نے تین سال پیشتر ہجرت سے پیغمبر خدا کی بہت محافظت کی اور نگہبانی کی اور حضرت علی کو حمایت دین محمدی کے وصیت کے تہی وہ قول یہہ ہے ۔

ابیات	اصبرن یا بنی فان الصبر احجی		کل حی مصیرہ لشعوب
	قد بذلناک والبلاء شدید		لفداء الحبیب ابن الحبیب
	لفداء الاغر ذی الحسب الثاقب		والباع والفناء الرحیب
	ان یصیبک للمنون فانبل تتری		فمصیب منہا و غیر مصیب
	کل حی وان تملی عیشا		اخذ من سہامہا بنصیب

ترجمہ صبر کر ضروری اے میرے فرزند تحقیق صبر بہت عمدہ اور پسندیدہ چیز ہے اور سب زندون کا ٹہکانا البتہ سختی ہے تحقیق خرچ کیا ہمنے تمکو سخت آزمایش کی جگہہ مین البتہ صدقہ سردار کا سردار زادہ ہی ہے البتہ صدقہ عزت دار اور صاحب حسب کا سردار ذی عزت ہی ہوتا ہے اگر پہونچی تجہکو حکومت یہان تک کہ تراشے جاوین جان تیری خواہ پہونچی یا نہ پہونچی مصیبت تجہکو۔

جواب حضرت علی علیہ السلام ابیات عربی

انامرنی بالصبر فی دین احمد		فواللہ ما قلت الذی قلت جازعا
ولکنی احببت ان تری نصرتی		لتعلم انی لم ازل لک طایعا
وسعی لوجہ اللہ فی نصر احمد		نبی الھدی المحمود طفلا و یافعا

ترجمہ کیا حکم کرتے ہو تم ساتہہ صبر کے دین احمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس قسم ہے اللہ تعالے کی نہین کہا مین نے جو کچہہ کہا مین نے ساتہہ دردناک کے اور دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ دیکہو گے تم مدد میری کو یعنے مدد کرونگا مین دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ جانو تم اور تحقیق مین ہمیشہ رہا ہون فرمان بردار تمہارا اور کوشش کی مین نے خاص واسطے اللہ تعالے کے مدد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ وہ نبی ہے ہدایت کا اور محمود ہے نو عمری اور جوانی مین ترجمہ نظم ۔

ہر کس کہ چو من اہل بیت کرم ست		مدحم کہا بفتح و نصرت علم ست

مردی کہ کرامت بنابد بنی	چون کوہ بکار خویش ثابت قدم است

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابو طالب کا ایمان مثل ایمان اصحاب کہف کے تہا کہ وہ ایمان اپنے کو لوگون سے پوشیدہ رکہتے ہتے اور سبب اخفار ایمان کا یہہ تہا کہ اس پردہ مین حفاظت اور حمایت اور خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظور اور مقصود ہتے اور حضرت ابو طالب نے خطبہ عقد رسول خدا کا پڑہا تو اول اوس مین وحدانیت حق تعالی کا اقرار کیا پس اگر وہ اسلام پر ہنوتے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر سے خطبہ عقد اپنے کا ہرگز نہ پڑہواتے اور یہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کے مدح اور مرثیہ مین ابیات بیان کی ہین اون سے اسلام اونکا بخوبی ثابت ہے۔

ابا طالب عصمة المستجیر	وغیث المحول ونور الظلم
لقد ھد فقدک اہل الحفاظ	وقد کنت للمصطفی خیر عم
لقد نصر فی اللہ دین محمد	علی من بغی فی الدین قد رد عادیا

ترجمہ یعنے ابو طالب نگاہ رکہنے والا دونون اور سالون کی تنگی بارش کا تہا اور نور تہا ظلمات کا اور بہ تحقیق مددگار راہ خدا مین دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تہا اور روکنے والا اعداء دین اسلام کا اور پورا کرنے والا وعدہ کا تہا۔ پس جانو تم کہ جس نے اجداد اور عم پیغمبر خدا پر تہمت کفر کی لگائی اوسکی محض بے اسلامی ہے۔

باب دوم دربیان محبت وعشق اہل بیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اے عزیز جان تو کہ محبت اہل بیت رسول علیہ السلام کی اور تعظیم وتکریم اونکی احادیث اور قرآن مجید اور قول علماء محققان سے بخوبی ثابت اور ظاہر ہے لیکن لوگون نے اس نیک عمل کو کہ جو وسیلہ نجات دارین کا ہے مساوی اور اختلافی مسئلہ جانکر چھوڑ رکہا ہے لہذا ہم اسکو اولیاء اللہ کے قول سے ہی ثابت کرینگے نظم

نباشد تابع کس اہل تحقیق	باہل دیدہ و دین شد چو تصدیق
کہ کار از کوشش چون نا دیدہ افتاد	ز تقلید تابعیت گشت آزادہ

که او تحقیق دیده پیش ملیس را	که تابع نیست اہل کشف کس را

اور یہ حدیث درایت و روایت اور قول علما محققان کو ساتھ تصدیق قول قطب الابرار شیخ فرید الدین عطار و محرم اسرار الہی حکیم خواجہ سنائی رحمۃ اللہ علیہ کے سے مطابق کرکر کہ جنکی ثنا و صفت مولوی معنوی کرتے ہین بیان کرین گے مولانا روم گوید

ما از پے سنائی و عطار آمدیم	عطار روح بود و سنائی دو چشم او

امام احمد حنبل ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہین کہ جس وقت آیۂ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ نازل ہوئی ترجمہ یعنے مین تبلیغ رسالت احکام پر تم سے کچھ بھی فردوری نہین چاہتا مگر مان محبت اپنی اقرباؤن کی کہ اونکو دوست رکھو اور اس آیت کے تفسیر مین صاحب کشاف اور صاحب تفسیر مدارک اور فصل الخطاب اور صاحب ہدایت السعد فرماتے ہین کہ صحابہ رضوان اللہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپکی قرابتی کون کون ہین جنکی محبت اور تعظیم ہم لوگون پر واجب ہوئی پس فرمایا آنحضرت نے علی و فاطمہ اور دونون بچے اونکے حسن و حسین اور امام بیہقی نے تصریح کی ہے کہ محبت اہل بیت فرایض دین سے ہے اور امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ محبت اہلبیت کی فرض ہے بیچ قرآن شریف کے پس معلوم ہوا کہ خصوصیت اہلبیت مین مطابق ہونے کی انہی چارون حضرات پر ہے کیونکہ ساتھ تصریح کے نام لیا آنحضرت نے اور بھی صحیح کیا ہے حاکم نے ابن کعب عجرہ سے یہہ امر کہ جب آیت ان اللہ و ملائیکۃ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما نازل ہوئی تو عرض کیا ہم لوگون نے کہ یا رسول اللہ آپکے اوپر درود شریف کسطرح بھیجنا چاہیئے پس فرمایا آنحضرت نے زبان مبارک سے اللہم صل علی محمد و آل محمد اور آل حقیقی سے مراد علی و فاطمہ و حسن و حسین ہین او ساحمد اور ترمذی روایت کرتے ہین کہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جو شخص دوست رکھے مجکو اور دوست رکھے حسن اور حسین اور ماد انکی اور پدر کو پس وہ شخص بروز قیامت میرے ہمراہ بہشت مین ہووے گا۔ پس خوشی کرین دوستداران آل رسول علیہ السلام اسکے بیت

بدین بشارت علی حب آل نبی	زہے سعادت آنکس کہ یافت بہرہ ری

اور خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو فرماتے ہین قطعہ

بآیات وحی وایجا بہا	انا الذین لا شک للمومنین

وصلت علینا باعمالہا		لا نسبتہ الفخر فی حکمہا	
وسلم علیہ و اطلابہا		فضل علی جدک المصطفیٰ	

ترجمہ معنے یہ دین ہون بیشک خاص اوس جماعت کا کہ جنہیں ایمان رکھتے ہین موافق آیات قرآن مجید کے اور اپنے اوپر واجب جانا میری محبت کو جملہ باتون پر موافق آیات قرآنی اور خاص مجلوہے بندگی اور علامت دربارہ اتباع احکام کے اور درود دیجہ جنہیں موافق بیان قرآن شریف کے پس اسے حسین درود دیجہ اوپر جد اپنی کے کہ نام اونکا محمد مصطفیٰ ہے علیہ السلام اور درود دیجہ اوسپر اور سلام بہیجو اوپر طالبان اون آیات قرآن مجید

کے ترجمہ نظم اے دوست ستون خانہ دین مائیم

سلطان سپہر عقل و تمکین مائیم		اے دوست ستون خانہ دین مائیم
این نکتہ کہ بدان کہ اکہ یاسین مائیم		آنکدم کہ ز ربے صدق قرآن خوانی

اور قاضی شیخ شہاب الدین ملک العلماء دولت آبادی کہ کبائر علماء اہل سنت سے ہین رسالہ مناقب السادات مین یہ لکھتے ہین کہ اولاد رسول خدا کی محبت اور اونکی پلے درجہ کی تعظیم اور تکریم قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہے اور یہی وجہ سے درویش لوگ اپنے مریدون کو شجرہ دیتے ہین تاکہ مراتب ہر یکے ترتیب وار پیران اور اہلبیت کے کہ شجرہ اہلبیت پر ختم ہوتا ہے پہچانین جاوین اور جو کوئی ایسا سمجہانیگا تو ہر روز قیامت مرید اپنے پیر سے ہر بلند ہوگا پس از روے احادیث صحیحہ اور اقوال علماء محقق کے یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی ہے کہ محبت اور تعظیم اہلبیت کرام فرض دین کا ہے اور لازمہ محبت سے یہہ امر بھی ہے کہ اہلبیت کے دوست کو دوست رکھے اور اونکی دشمن سے دشمنی اور عداوت رکھے۔ اور عبداللہ محمد بن یعلی بن حاکم الترمذی کہ مقتدا ے دین سے ہین روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث حب آل محمد برءۃ من النار وحب آل محمد جواز علی الصراط والولایۃ لآل محمد امان من العذاب ترجمہ یعنے دوستی آل محمد کی نجات ہے آگ دوزخ سے اور دوستی آل محمد کی گذرنا ہے پل صراط سے اور دوستی آل محمد کی امان ہے عذاب سے۔ اور یہی حدیث آیا ہے حدیث قال رسول اللہ احبوا اللہ لما یغذوکم بہ من نعمۃ واحبونی لحب اللہ واحبوا اهل بیتی لحبی ترجمہ یعنے دوست رکھو مجکو واسطے اللہ تعالی کے اور دوست رکھو میری اہلبیت کو واسطے دوستی میری کے اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی بغض رکھے اہلبیت میری سے وہ منافق ہے۔

خود پاک معصوم کلی گنہگار بصدق سادات توان جامی	کہ در خواب بیند جمال محمد غلام غلامان آل محمد

شاہیہ میں وارد ہے کہ فرمایا جو شخص دیکھتا ہے میری اہلبیت کو محبت کی آنکھوں سے
بس دیکھتا ہے اللہ تعالی اوسکو رحمت کی نگاہوں سے اور تفسیر کشاف میں مسطور ہے کہ
فرمایا رسول اللہ نے اے لوگو محمد کے اولاد کی محبت پر جو کوئی مرگیا اوسکا خاتمہ
کامل ایمان پر ہوگا اور جو کوئی اولاد محمد پر جان اپنی نثار کرے وہ ثابت قدمی سے
پل صراط پر گزرے گا اور جو کوئی اولاد محمد کی محبت میں جان اور مال قربان کرے
تو اوسکو جنت میں ایسے بناؤ اور سنگار کے ساتھ اللہ تعالی بھیجے گا جیسے دولہن کو آراستہ
کرکے دولہ کے گھر میں بھیجتے ہیں اور ابو اسحاق ثعلبی نے روایت کی ہے عبداللہ بن جبلی
سے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے حدیث الا من مات علی حب آل محمد مات شہیدا
الا من مات علی حب آل محمد فتح فی قبرہ من الجنۃ الا من مات علی حب آل محمد
جعل اللہ زوار قبرہ ملائکۃ الرحمن الا من رحمۃ اللہ الا من مات علی بغض
آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ ترجمہ یعنے آگاہ رہوا ے لوگو جو کوئی کہ مرا اوپر دوستی
آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کشادہ ہووین دروازہ بہشت کے بیچ قبر اوسکی کے
پس خبردار رہو اے لوگو جو کوئی کہ مرا اوپر محبت آل محمد کے مقرر کردیتا ہے اللہ تعالی
دو فرشتہ رحمت کے اوسکی قبر پر کہ وہ زیارت کیا کرتے ہیں اوسکی قبر کی اور جو شخص
اوپر بغض آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتا ہے تو درمیان دونوں ابرو اوسکے کے
یہہ لکھا ہوا ہوتا ہے کہ یہہ شخص ناامید ہے رحمت پروردگار سے اور آگاہ ہو کہ
دشمن آل محمد کا نہیں پاویگا بوئے بہشت کے اور یہی کتاب دار میں وارد ہے کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ جو شخص ہمکو یعنے ہماری اہلبیت کو دوست رکھی اور اونکی تعظیم و تکریم کریگا
والی کو دوست رکھے تو اللہ تعالی اوسکو ہماری ہمنشین کرے گا اور یہی فرمایا آنحضرت
نے کہ روز قیامت کے میں چار قسم کے لوگون کا شفیع ہوگا اگرچہ وہ لوگ تمام اہل
زمین کے گناہون کے ساتھ آوین اول وہ گروہ جو میری اولاد کی محبت اور تعظیم
کرنیوالا ہو دوسرا وہ گروہ جو لوگون کی حاجت روائی کرے تیسرا وہ گروہ جو اونکا
کی پردہ پوشی کرے چوتہا وہ گروہ جو ان تین قسم کے لوگون کی دوستی میں سرگرم ہووے

مولانا جامی در کتاب سلسلة الذہب گوید	
دوستدار رسول آل وے ام	دشمن خصم بد سگال وے ام
این نہ رفض ست محض ایمان ست	رسم معروف اہل عرفان ست

امام شافعی رحمة اللہ علیہ گوید

لو کان الرفض حب آل محمد فلیشہد الثقلین انی رافضی ترجمہ اگر دوستی آل محمد کا نام رفض ہے تو کہدو کہ گواہ رہین جن اور انس کہ مین رافض ہون یعنے اعتقاد ہے میرا محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مولوی سالم اللہ دہلوی گوید

در روز حشر ہر کس جوید بدین پناہ	یارب پناہ دہی در گروہ شاہ
ہر کس بدین ملت باشد باعتقاد	سالم غلام اہل عبا شد باعتقاد

شیخ فرید الدین عطار گوید فلا تعدل باہلبیت خلقاً فاہل البیت ہم اہل سعادة فبغضہم من الانسان خسر حقیقی وحبہم عبادة ترجمہ یعنے برابر نکرو اہلبیت سے مخلوقات کو کہ وہ اہل سعادت ہین اور عداوت اہلبیت کی زیان کاری حقیقی ہے اور محبت اونکی عبادت ہے اور امام بیہقی سے شیخ دیلمی نے نقل کی ہے یہہ حدیث قال رسول اللہ لا یومن احدکم حتی احب اللہ من نفسہ ویکون عترتی احب اللہ من نفسہ ترجمہ یعنے فرمایا آنحضرت نے جب تک مین اور اولاد میری تمہاری نفس سے زیادہ دوست ہوں تب تک تم لوگ ایماندارون مین سے نہین ہو اور امام فخرالدین رازی فرماتے ہین کہ پانچ چیزون مین اہلبیت رسول مساوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین ایک اون مین سے سلام ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے رسول کے حق مین فرمایا السلام علیک ایہا النبی اور حق مین اہل بیت کے فرمایا سلام علی آل یاسین اور دوم صلوات یعنے درود مین کہ اوپر حضرت اور اہلبیت اونکی پر وارد ہے اور سوم طہارت مین کہ فرمایا حق مین رسول اللہ کے طٰہٰ اور حق مین اہلبیت کے فرمایا یطہرکم تطہیرا اور چہارم حرام کیا زکوة کو اوپر رسول خدا اور اہل بیت اونکی کے پنجم محبت مین کہ فرمایا قرآن مجید مین بحق رسول اپنے کے فاتبعونی یحببکم اللہ اور بحق اہلبیت کے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی اور اکثر علمانے لکہا ہے کہ درود وسلام اوپر غیر انبیا کی جایز نہین اگرچہ وارد ہے اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد

اور اکثر کتب ان سے علماء معتبرین اور محدثین مین سلام اوپر اہلبیت کرام مرقوم ہین اور نہایت ... مین بہی سلام اہلبیت علیہ السلام پر بہی مرقوم ہین اور ایک جماعت علماء مفسرین نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ بہ تحقیق مراد سلام الیاسین سے سلام اوپر آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پس اسجگہ سے ثابت ہے سلام اوپر آل پاک کے واجب ہے اور محبت اونکی سب اہل اسلام پر فرض ہے اور امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین اور سید علی ہمدانی مودات مین عبد اللہ ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ اکثر در سب اصحاب حضرت رسول اللہ کی مجلس مین حاضرین سے ایک نے آنحضرت سے پوچھا کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جسکی سبب سے حضرت آدم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور خطا معاف کی گئی پس فرمایا رسول اللہ نے **حدیث** سل آدم ربہ بحق محمد وعلی وفاطمہ وحسن وحسین ان یتیب علیہ ترجمہ یعنے سوال کیا آدم نے کہ اے پروردگار بحق پنجتن توبہ میری قبول فرما پس قبول ہوئی دعا آدم کی چنانچہ اسے مضمون مین فرمایا

شیخ الاسلام خواجہ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ نے

یارب بمحمد و علی و زہرا	یارب بحسن حسین ہم آل عبا
کز لطف برار حاجتم در دو سرا	بمنت خلق یا علی الا علا

مولوی سالم اللہ دہلوی گوید

الہی تو بحق این پنجتن	الٰہی بزیر اقدام شان خیر من

اور حضرت ابو حنیفہ امام اعظم کا حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام سے علم طریقت کا حاصل کرنا بخوبی ثابت ہے اور باپ ابو حنیفہ نے کہ نام اونکا ثابت ہے حضرت علی مرتضی علیہ السلام کی زیارت حاصل کی تہی اور حضرت امیر المومنین نے برکت اولاد کی ثابت کے حق مین دعا فرمائی اور بموجب برکت اوس دعا کے ابو حنیفہ پیدا ہوئے اور محبت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتہہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونکے اشعار اور کلمات سے بخوبی ثابت ہے۔ **امام شافعی گوید** اذا فتشوا قلبی الفوا بہ سطرین قد خطا کاتب العلم التوحید فی جانب وحب اہل بیت فی جانب ترجمہ یعنے جو وقت کہ پہاڑا قلب میرے کو پس ظاہر ہوین اوس مین دو سطر تحقیق کہ لکہا تہا اونکو کاتب علم نے توحید کو ایک جانب اور محبت اہل بیت کو جانب دیگر اور امام مالک نے

تو یاد ان خاص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے تہی اور مدت دراز تک صحبت
امام ممدوح مین رہے اور علم حاصل کیا اور نزدیک اجماع کے شاگرد عمدہ امام عالی مقام
کے ہیں نظم

تو چہ باک سر وید حنبل ہمیشہ ہردم	ہم بو حنیفہ مالک ہم شافعی باہم
سلطان شاہی ہمہ خاکسار بودند	ہم خاص و عام امت اینجا نثار بودند
ہر کس منحرف شد این آستان تو	او بے نصیب باشد بر خیز د اہل ملت

حکایت جب حضرت امام علی موسی رضا علیہ السلام نیشاپور مین تشریف لائے تو خواجہ شفیق بلخی کہ اعاظم صوفیہ کرام سے تہے آگے امام علیہ السلام کے جلوداری کرتے ہوئے جاتے تہے اور دیگر جماعت صوفیہ کرام کے حضرت امام علیہ السلام پر اپنی چادر و نکا سایہ کی ہوئی جاتی تہی اور حافظ ابو ذرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی ساتہہ جمیع طلبہ کتب حدیث کے مدد کے واسطے زیارت امام ممدوح کے آئے اور غوغا عظیم شہر مین ہوا اور مسجد و بازار اور مکانون اپنی سے واسطے زیارت امام ممدوح کے ہجوم ہوگیا اوسوقت محدثین نے عرض کیا کہ اگر ایک دو حدیث دیدار مبارک امام علیہ السلام کے ہجوم ہوگیا اوسوقت محدثین نے عرض کیا کہ اگر ایک دو حدیث مسند اباء اپنے کے بیچ اسوقت کے کہ مجمع خلقت کا ہے روایت فرماوین تو کمال احسان ہوگا اوسوقت حضرت امام نے بسند اباء کرام اپنے کہ سلسلۃ الذہب ہے یہہ حدیث ارشاد فرمائی حدیث لا الہ الا اللہ حصنی فمن قالہا دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من العذاب ترجمہ یعنے نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے یہہ کلمہ قلعہ میرا ہے پس جس نے یہہ کلمہ کہا داخل ہوا بیچ قلعہ میرے کے اور جو داخل ہوا بیچ قلعہ میرے کے امان پائی اوس نے عذاب دوزخ سے پس امام احمد حنبل جب اس سندی حدیث کو ذکر کرتے تو کہتے کہ اگر اسکو کوئی مجنون پر پڑہین تو صحت ہو جاوے اور ہوش مین اجاوے اور اگر بیمار پر پڑہین تو صحت حاصل ہوا اور جمیع سلاسل صوفیہ کرام کا مبدا یہہ ہے ایمہ علیہم السلام مین پس یہہ لوگ پیران پیر جمیع گروہون گے ہین اور اہل سنت کے بیان عظمت اور محبت اور بزرگی پیرون کی حد سے زیادہ ہوتی ہے اور بعض اور اہانت پیر ارتداد طریقہ جانتے ہین اور اگر بنظر انصاف دیکہین کہ مدار اہل سنت و جماعت کا شریعت اور طریقت پر ہے اور فقہاے اربعہ اور کبراء طریقہ ان مین دو امر کو باعث بزرگی کا جانتے ہین اور کبراے طریقہ فقہائے خانوادہ ہائے صوفیون کا اور ہر دو فرقہ کا رجوع حضرات ایمہ اہل بیت علیہم السلام پر ہے اور تمام امت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو اور اونکی اولاد کو

عمل پیرون اور مرشدون کی پوجتے ہیں اور درود اور فاتحہ اور نذر و نیاز ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہی کی نام کا آج اور معمول ہی اور تمامی اولیاء کرام امت کا یہہ ہے معمول ہے جسکی واسطے اہل بیت رسول سردار جمیع گروہ کی ہین اور اصل اور اصول خانم ولایت محمدی کی یہہ ہے لوگ ہین شاہ عبد الحق محقق دہلوی در اخبار الاخیار گوید

ثواب نبی بلک دین ایشانند	حکام ولایت یقین ایشانند
از کشتی نوح بحر موسی گوئی	مقصود مراد حق ہمین ایشانند

پس اسی صورت مین اور بدین وجہ تمامی علماء و صوفیہ و محدثین و فقہانے یہہ کہا ہے کہ محبت اہل بیت کے ہر مومن اور مومنات پر لازم اور فرض اور داخل ارکان ایمان ہے اور فرقہ شیعہ کا یہہ مقولہ کہ اہل سنت و جماعت کو محبت اہل بیت سے انکار ہے محض غلط اور بے اصل ہے اور جو کچھہ کہ عوام اہل سنت و جماعت نے اہل بیت کے باب مین بمقابلہ جانب مقابل کی کچھہ کچھہ کہا ہے وہ بہی محض غلط اور بے اصل ہین اور محققین اہل سنت کے نزدیک وہی امر ہے جو ہمنے کتب معتبرہ محققین سے رسالہ ہذا مین تحریر کیا ہے۔

مولوی سالم الله دہلوی گوید

چہ گویم توصیف اہل عبا	فزونست از تحریر و تقریر ما
چہ گفتہ شود وصف شان اجدا	خدا گفت در حق شان انما
چہ گفتہ شود وصف شان پسر	کہ انوار حقند بصورت بشر
گر اینہا نبودی جہان ہم نبود	نبودی کسے را ظہور و وجود
نبود النبی جان و نبودے ملک	نبودی زمین و نبودی فلک
نبودی زمان و نبودی مکان	برائے ہمین شد ہمہ در عیان

اور حضرت علی کرم الله وجہہ خود فرماتے ہین ابیات عربی در مدح اہل بیت سید عالم صلی الله علیہ وآلہ وسلم

قد یعلم الناس انا خیرہم نسبا	ونحن افخرہم بیتا اذا افتخروا
رہط النبی وہم ماوی کرامتہ	وناصر الدین والمنصور من نصروا
والارض تعلم انا خیر ساکنہا	کما بہ تشہد البطحاء والمدر

قد اہلبیت ذو الستر لو سا و لیعہ نہم	نادی بذلک رکن البیت الحرم

ترجمہ یعنے بہ تحقیق جانتے ہین لوگ کہ مین بہتر اونکا ہون نسب مین اور افتخار ہون اونکا جو اہلبیت نبی علیہ السلام کی مین اور وہ بزرگ مین سب سے اور مین یاری کرنیوالا دین کا اور مدد کرنیوالا اونکا ہون اور زمین جانتے ہے کہ مین بہتر ساکنان اوسکے سے ہون چنانچہ گواہی اسکے مکہ کے دیتی اور بہتر اور دیہات دیتے مین اور اگر چاہین تو آواز دے پردہ خانہ کعبہ کا اور حجر اسود کہ رکن ہے اوسکا ترجمہ نظم

ای دوست غرض ز خلق آدم مائیم	مجموعہ اسرار دو عالم مائیم
ہرچند کہ ارباب شرف بسیار اند	دانند محققان کہ خاتم مائیم

مولوی سالم اللہ گوید

مقبول اللہ اہلبیت . . . اند	محبوب اللہ اہل بیت اند
نوریکہ ازان ظہور عالم گردید	ان نور اللہ اہل بیت اند

بیان آیہ تطہیر ترمذی عمر بن سلمہ سے لایا ہے کہ جسوقت نازل ہوئی یہہ آیت تو اے ہاشم انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل بیت و یطہرکم تطہیرا ترجمہ یعنے سوائے اسکی نہین چاہتا اللہ کہ لیجاوے اور دور کرے تمسے پلیدی گناہ کے اے اہل بیت پیغمبر اور پاک کرے تمکو پاک کرنا اور کتاب صواعق محرقہ مین مسطور ہے کہ جمہور مفسرین متفق اس امر کے ہین کہ یہ آیہ تطہیر شان مین حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کے نازل ہوئی اور نزول اسکا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گہر مین ہوا کہ جہان پیغمبر خدا اوسوقت موجود تہے ابو یعلی حضرت ام سلمہ سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے حضرت فاطمہ سے کہ لاؤ میرے دونو فرزند و نکو اور شوہر اپنے کو پس لائین فاطمہ علیہا السلام علی و حسن و حسین علیہم السلام کو پس ڈالی رسول خدا نے اوپر اونکی ایک کملی کہ جو خیبر سے دستیاب ہوئی تہی پس پکڑا دونون کو بغل مین اور ایک ہاتہہ مین حضرت علی کو دوسرے ہاتہہ مین فاطمہ جب چارون حضرت اوس کملی مین داخل ہوئے پس عرض کیا رسول خدا نے اللہم ہولاء اہل بیتی خاصتی اذہب عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا ترجمہ یعنے یہہ میری اہل بیت ہین اللہ دور کر برائی کو اونسے اور پاک کر انکو پاک کرنا۔ اور مقرر کر تو صلواۃ اور برکات اوپر آل محمد کی جسطرح کہ گردانی تو نے اوپر آل ابراہیم کی حضرت ام سلمہ کہتے ہین کہ اوٹہایا

... اونکا اعتبار کریگا یہہ بھی دلیل ہے باوجود اوس مین بہیکرنے یا کرنے اوس چادر کو رسول خدا نے میرے اہلبیت سے اور
... ہما اوسپر اعتبار ہوتے ہیں کہ تجہہ اخذ باکر یہہ اہلبیت میرے ہیں اور ایک روایت میں آیا
ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے **حدیث** الا من اذانی فی عترتی فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ **ترجمہ** یعنے جان لو کہ
جس کسی نے ایذا دی اہلبیت میری کو پس اوس نے ایذا دی مجھکو اور جس نے ایذا دی مجھکو اوس نے ایذا دی اللہ تعالی کو
اور ایک حدیث میں یہہ بھی آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے **حدیث** والذی نفسی بیدہ لا یومن عبد حتی یحبنی ولا
یحبنی حتی یحب ذوی القربی **ترجمہ** یعنے قسم ہے مجھکو اوسکی کہ جان میری قبضہ قدرت اوسکے مین ہے کہ نہیں لایا ایمان بندہ
جب تک کہ مجھکو دوست نرکہے اور نہیں دوست رکہتا ہے مجھکو جب تک کہ دوست نرکہے میری اہلبیت کو صحیح مسلم
اور مشکوٰۃ میں بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور تفسیر ثعلبی اور فصل الخطاب میں بروایت ابن عباس کے وارد ہے
کہ جب نازل ہوئی آیۃ التطہیر تو حضرت سرور عالم نے چادر سیاہ بالون کی اوڑہہ اپنے اوڑہی اور داخل کیا اوس میں حضرت
علی و فاطمہ و حسن و حسین کو اور فرمایا اللہم ہولاء اہل بیتی پس ثابت ہوا کہ یہہ آیۃ مذکور شان میں ان ہی چارون حضرات کے
ہے کہ عصمت اور بزرگی اونکی نزدیک صالحین شریف اور اولیاء کاملین کے ثابت ہے۔ **مولانا روم در کلیات**
شمس تبریز گوید۔ اے مردمان اے مردمان از فرقت آل عبا ✤ از چشم سار عشق خود در پائی عمان یافتم ✤
با حیدر خود حیدرم بیرون ز حیدر کافرم ✤ حق را بحق در حرف از شاہ مردان یافتم ✤ سر نبی مصطفے دارد علی
مرتضے ✤ در دولت آل عبا ایمان و احسان یافتم ✤ **شاہ نعمت اللہ ولی گوید** دم بدم دم از ولاء مرتضے
باید زدن ✤ دست دل در دامن آل عبا باید زدن ✤ **حضرت بو علی شاہ قلندر گوید**۔ اے خدائے
من بحق مصطفے ✤ از طفیل حرمت آل عبا ✤ روز محشر دار با آل رسول ✤ از طفیل مقبلان کردن قبول ✤ محقق دہلوی
و قاضی بیضاوی عبد العزیز سے ساتہہ سند اوسکے لائے ہین **حدیث** قال النبی صلعم اہل بیتی کشجرۃ فی الجنۃ و
اغصانہا فی الدنیا فمن تمسک بہا اتخذ الی ربہ سبیلا **ترجمہ** یعنے اہلبیت میرے درخت ہین بیچ جنت کے
اور شاخین اوسکی دنیا مین ہین پس جس شخص نے اون شاخون کو پکڑا پایا اوس نے راہ خدا تعالے کو اور یہہ بھی حدیث
مین وارد ہے کہ جو کوئی ایمان لایا ساتہہ رسول اللہ کے اور نہ لایا ایمان ساتہہ اہلبیت رسول کے پس وہ شخص مومن
نہین ہے **حدیث** قال النبی صلعم اشتد غضب اللہ علی من اذانی فی عترتی **ترجمہ** یعنے فرمایا آنحضرت نے کہ سخت
عذاب اللہ تعالے اوس شخص پر ہوگا کہ جس نے رنجیدہ کیا مجھکو بیچ حق اولاد میری کے اور یہی حدیث متفق علیہ ہے
بیچ شان اہلبیت کے **حدیث** قال النبی صلعم مثل اہل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف ہلک
ترجمہ یعنے بتحقیق اہلبیت میری شان بیچ تمہارے اے اہل امت مانند کشتی نوح کے ہے پس جو کوئی سوار ہوا
اوس کشتی مین یعنے محبت اور تعظیم اور اطاعت کے اولاد میری کے پس پائے اوس نے نجات اور جس نے کہ خلاف کیا تو

محبت اور اطاعت کی اعلاوہ میری کی نہیں وہ ڈوبا ایسے ہی دریا میں کہ نکل نہ سکا۔ محقق دہلوی کو بیت
اے عزیز کشتی فوح طوفان ہم ترس * کشتی نوح عصمت آل محمد است ۔ و شاہ عبد العزیز دہلوی نے
فتح العزیز میں حدیث سفینہ نوح کی خصوصیت کی وجہ جو اہل بیت عظام کی یون بیان کی ہے کہ یہہ تشبیہ ہر فرد
اہلبیت کے ساتھ اس واسطے وفضیلت کی یہہ ہے کہ کشتی نوح علیہ السلام کی صورت گلی نوح کی تھی اسیطرح
اہلبیت کو صورت کمال گلی آنحضرت کا گردانا ہے کہ عبارت علم طریقت اور حقیقت سے ہی اسواسطے کہ کمال
علمی آنحضرت کا بدون مناسبت شخص کے ساتھہ اوس جناب کی بیچ تواتے روحیہ کے بیچ عظمت اور حفظ اور قوت
اور سماجت کے متصور نہین ہے کہ جلوہ گر ہو اور یہہ مناسبت بدون ولادت اور علاقہ اصلیت اور فرعیت کے
ممکن نہین ہے پس یہہ کار ساتھہ جمیع وسعت اوسکے کہ معدن ولایات مختلف کا ہے بیچ اس حجری کے جاری
کیا پس یہہ ہی معنے ہین امامت کے کہ ایک نے دوسرے کو اپنا وصی کیا اور یہہ ہی بھید ہے کہ یہہ بزرگوار
مرجع سلاسل اولیاء امت کے ہوئے اور جو کوئی تمسک ساتھہ جبل اللہ کے کرے چار ناچار سند استفاضہ اوسکی کے
ساتھہ ان بزرگواروں کے منتہی ہوتی ہے اور بیچ اس کشتی کے بیٹھتا ہے **ذخیرۃ العقبی در رد شیعہ**
مین لکھا ہے کہ امامت منصب ہے مناصبت قرب خدا تعالی سے کہ وہ نبوت سے نیچے اور ولایت سے بلند تر ہے
جسوقت کہ حق تعالے نے حضرت ابراہیم کو اس دولت سے مشرف کیا اور فرمایا انی جاعلک للناس اماما
اور حضرت ابراہیم نے اس سلسلہ کو جاری کیا اور درخواست کی ومن ذریتی اور ایسے مرتبہ کے واسطے حضرت خاتم الانبیا
نے دعا فرمائی چنانچہ حکم ساتھہ پڑھنے اوسکے کے ہر نماز مین صادر ہوا اور اللہم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علے
ابراہیم و علی آل ابراہیم کو حق تعالے نے قبول فرمایا اور آنحضرت صلعم کو جیسا کہ منصب نبوت اور ولایت مین
اختصاص ہے ویسا ہی منصب امامت آپکو دیا گیا پس نبوت اوپر ذات آنحضرت کے ختم کی گئی اور مرتبہ ولایت
و امامت کو حضرات ائمہ اہلبیت میں جاری کیا اور اوس اکملیت اور ابلغیت اور قوت نسبت امامت اور ولایت
بعد ہم کو ذوات ائمہ اثنا ائمہ اثنا عشر مین منحصر کیا اور فیضان ان دونون امور کو قیامت تک باقی چھوڑا اور
چونکہ فیض ولایت تو اہل امت کو بھی پہنچتا ہے لیکن فیض امامت مخصوص ساتھہ سادات بنی فاطمہ کے ہے چونکہ دعا
نبی علیہ السلام مین لفظ آل واقع ہے اور نیز تشبیہ بھی ساتھہ آل ابراہیم کے ہے اور چونکہ حدیث شریف مین تعیین
بارہ اشخاص کی واقع ہے اور مراد اس سے اکملیت اور ابلغیت نسبت کی ہے اور شک نہین ہے کہ یہہ
جمعہ حضرات ائمہ اثنا عشر کا ہے اور اوس درجہ کو نہ کوئی پہنچا ہے اور نہ پہنچیگا اور ایسے معنے مین آنحضرت
نے فرمایا یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسے ۔ پس جس زمانہ مین کسی سادات کو ساتھہ اس منصب کے سرفراز کیا
اور ساتھہ فیض ہو معلی کے مشرف کرین تو تمام مومنین کو مدد اور اطاعت اوسکی لازم ہے اور محبت اور نصرت

اور کلمہ اولی الامر سے کہ بعضے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کے یہہ ہی معنے ہیں اور اولیاء زمانہ کو بھی
حضرت مہدی علیہ السلام کی نسبت حکم ہوا ہے جو قطب وقت ہی کیوں نہو مانع نہوگا آنحضرت صلعم میں دو جہتیں تہیں ایک
جہت نبوت کہ یہہ جہت تعلق و رجوع ہے اوپر عالم ہی کے ساتہہ خلق خدا کے اور اس جہت کا تعلق ہے
ساتہہ امور ظاہریہ اور تبلیغ احکام و مسایل اور اسلام کہ عبارت اعتقادات اور عملیات سے ہے اور انتظام
مہمات و صلاح معاد و معاش بہی متعلق اسی جہت کے ہے اور اس جہت کو جہت خلق کہتے ہیں دوسری جہت
متعلق ولایت آنحضرت کہ مشعر حال نبی سے ہے ساتہہ خدا تعالے کے کہ انکشاف معارف الٰہی اور اسرار نامتناہی
اور حصول مقام قرب اور مشاہدہ علویات اور معائنہ روحانیات و حصول معرفت و معاد و سایر کمالات باطنیہ
حضوریہ و متعلقات اس جہت ثانی کی ہیں اور فضیلت جہت ثانی حق کی اوپر جہت اول کے بالبداہت اور اسیوجہ
سے کہا ہے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے یعنے ولایت نبی کہ تعلق خالق سے رکہتی ہے افضل ہے جہت نبوت
نبی سے کہ تعلق مخلوق سے رکہتی ہے اور اہلبیت نبوی ہمرنگ صحابہ کے تہے جہت اول میں لیکن فرق خصوصیات
اور کیفیات میں مابین صحابہ و اہل بیت اطہار کے تہا اور جہت ثانی یعنے حق مقتضی اس امر کی ہوئی کہ مظہر کامل اسکا
وہ ہوگی کہ جو مصاحبت ظاہری اور اتصال جسمانی اور مؤانست باطنی اور علاقہ معنوی بہی رکہتا ہو اور
یہہ امورات مذکورہ بدون علاقہ ولادت اور علاقہ اصلیت اور فرعیت کی ممکن نہیں لہذا اہل بیت نبوی
سبقت ان امور میں استعداد مظہریت کے لیگئی اور منبع طریقت اور حقیقت اور مرجع سلاسل اولیائے امت
کے ہوئی اور اسی وجہ سے بعض صحابہ نے شاہ ولایت آپ کو اور صحابہ سے افضل جانا ہے پس جہت ثانی میں
صحابہ بہی شریک اہلبیت اطہار کے تہے کہ مظہر کامل اس جہت کا اہلبیت اطہار ہی ہوئی ہیں۔ اور ایسے وجہ
سے ہے کہ خدا نے اہلبیت کو برابر قرآن مجید کے گردانا ہے چنانچہ حدیث متفق علیہ میں وارد ہے **حدیث**
قال النبی صلعم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود
من السماء الی الارض وعترتی اہل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما ترجمہ
فرمایا آنحضرت نے بتحقیق چہوڑتا ہوں میں دنیا اور عقبے میں واسطے تمہارے اے لوگو دو چیزیں بہت بڑی اگر
تم انکو مضبوط پکڑوگے تو ہرگز گمراہ نہوگے اور ہر ایک ان میں ایک دوسرے سے بہتر اور بزرگ ہے ایک کلام الٰہی
دوسرے اہلبیت عترت اولاد میری اور قرآن ایک رسی ہے دراز کی گئی آسمان سے زمین کی جانب کو اور عترت
اولاد میری ہے کہ ہرگز یہہ دونوں جدا نہونگے ایک دوسرے سے یہانتک کہ آویں پاس میرے حوض کوثر
پہ پس نظر کرتا ہوں میں اور دیکہوں کہ کسطرح خلیفہ ہوئے تم اونہیں کے میرے بعد یعنے انکی کیسی تعظیم اور تکریم
کی اور کیا سلوک کیا ساتہہ انکے اگر وہ شکر گذاری کریں تمہاری تو میں انکے عوض میں تمہارے ساتہہ

سلوک کرو نگا اور خدا تعالے سے گناہ تمہارے بخشواؤنگا خواجہ سنائی گوید مصطفے اندر میان آنگاہ جمع
صحابہ چون بنجوم منزل مصطفے ۔ جملہ اصحاب مرورا گفتند ۔ کہ چہ گنا شش برابر شتند ۔ گفت کہ شان مشکل
الانس ۔ غرقہ شما بکرکنید نگاہ ۔ آنکہ زا ابلیس جلد بوید مقدر ۔ او بجا ہمہ دین ماجہ ولہ قدر ۔
شیخ الاسلام علاؤ الدولہ رکن الدین قدس سرہ سمنانی در کتاب خود جہل مجلس
اپنے مریدون کو وصیت فرماتے ہیں کہ تم سب مسلمانون کو چاہئے کہ اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو معظم و مکرم جانو اور یہہ حق اہلبیت کے تابع اہل سنت و جماعت عوام کے نہونا چاہئے کہ سنت جماعت کو
جیسا کہ حق اہلبیت کا ہے ویسا ساتھہ عصمت اور بزرگی کے نہیں جانتے ہیں حضرت ابو حنیفہ امام اعظم اور امام
شافعیؒ اور بایزید بسطامی اور جنید بغدادی کہ بزرگ زیادہ ان لوگون سے تہی ۔ نہیں جانتے کہ امام اعظم
ساتھہ صحبت امام جعفر صادق علیہ السلام کے فخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر دو سال بیشتر امام علیہ السلام کی
صحبت مین نرہتا تو دنیا سے ہلاکت کی راہ پر چلا جاتا اور امام شافعیؒ در پے رضامندی اہلبیت رسول کے
اور شیخ جنید اور بایزید کا تو یہہ حال تہا کہ اگر خاک پائے اہلبیت رسولؐ کی کہین پاتے تو سرمہ آنکہون کا
تھے اور جانو تم کہ اہلبیت کے واسطے ایک مقام ہے عالی کہ قلم اور زبان تحریر اور تقریر اوسکی سے عاجز
ہے اور تمام اولیاء اللہ آپکو خدام اہلبیت جانتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ہم زمرہ خدام جناب اہلبیت مین
محشور ہوجاوین تو عجب نصیب اور سعادت ہماری ہے چنانچہ حضرت معروف کرخی کہ پیران طریقت مین تہے
حضرت امام علی رضا علیہ السلام کہتے تہے سہ بحق شیخ دین معروف کرخی ۔ کہ دربان علی موسے رضا بود ۔
مولوی سالم اللہ دہلوی گوید چنان حب آل عباد اشتند ۔ زنجم سعادت بدل کاشتند ۔
جنید و شبلی وہم بایزید ۔ و سید معین و قطب و فرید ۔ چو در عصر خود خاکپا یافتند ۔ ہمہ طوطیا چشمہا
ساختند ۔ دگر اولیارا ہمین نہج بین ۔ ببصیرت چو داری بدان بالیقین ۔ اور حضرت خواجہ اویس
قرنی کہ کبرائے اولیاء اللہ سے اور بہترین تابعیون کے ہین بسبب کمال محبت کے کہ جو اہلبیت علیہم السلام
سے رکہتے تہے جب انہون نے کنارہ آب فرات کے طبل کی آواز سنی تو پوچہا کہ کیا واقع ہے لوگون نے کہا
کہ درمیان مرتضے علی علیہ السلام اور معاویہ ابن ابوسفیان صخر کے جنگ ہے کتاب حبیب السیر مین ہے کہ
اویس نے فرمایا کوئی عبادت اسوقت میرے نزدیک اطاعت علی ابن ابی طالب سے بہتر اور عمدہ نہین ہے
پس اسلئے مددگاری حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے متوجہ بجنگ صفین ہوکر شہید ہوگئے مناجات
الٰہی تو باحق خیر الانام ۔ بشیر خدا شاہ عالی مقام ۔ بحق بتول و حسین و حسن ۔ بدار ایمرا با امان و امن
امیر شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد جام قدس سرہ گوید بذات تا عمر ہمہ دعا بردا شت

[illegible] دولت ، این زمرہ این نکات [illegible] ؂ احمد غلام [illegible]

[illegible] روایت حضرت سعد بن وقاص سے صحیح مسلم اور مشکوٰۃ اور مصابیح کے روایت ہے

[illegible] قولہ تعالیٰ فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا

[illegible] نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکٰذبین ترجمہ پھر جو کوئی جھگڑا

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے بعد حاصل ہونے اوسکے علم سے تو کہ [illegible] اور رسول ہے

[illegible] کہ بلاویں ہم اپنے فرزندوں کو اور تم اپنے فرزندوں کو اور ہم اپنی عورتون کو اور تم اپنی عورتون کو اور ہم

اپنے نفسوں کو اور تم اپنے نفسوں کو پھر ہم مباہلہ کریں اور گردانیں لعنت خدا تعالیٰ کی اوپر دروغ گو کے۔ پس بلایا آنحضرت

نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی اور حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو اور فرمایا آنحضرت نے اللہم ہؤلاء اہل بیتی

اور مسلم میں روایت ہے کہ یہ آیہ مباہلہ کی نازل ہوئی ہے اس ملک عرب میں دستور ہے کہ جب قوم میں اختلاف ہوتا ہے

تو جنگل میں جا کر ایک دوسرے پر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لعنت اللہ کی اوپر دروغ گو کے اور کاذب ظالم کے ہووے

جب آنحضرت کو اللہ تعالےٰ کا حکم ہوا کہ مباہلہ کرو ساتھ قوم نصارا کے پس نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ

آپکی گود میں حسن اور حسین اور پس پشت حضرت فاطمہ زہرا اور اونکی پس پشت حضرت علی علیہ السلام تھے اور آنحضرت

نے اونکو حکم دیا تھا کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا پس جب پیشوایان نصارا نے آنحضرت کو اس صورت سے

دیکھا تو اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم افسوس ہے اوپر تمہارے کیونکہ دیکھتے ہیں ہم ان شکلوں اور صورتوں کو کہ اگر خدائے

تعالےٰ سے یہ لوگ پہاڑ اوکھڑنے کی درخواست کریں تو پہاڑ اوکھڑ جاویں پس وہ لوگ صلح کر کے اپنے مقاموں پر چلے

گئے اور جزیہ دینا قبول کیا اور فرمایا آنحضرت نے اگر مباہلہ کرتے تو صورت انکی مسخ ہو کر بشکل بندر اور یا خنزیر کے

ہوجاتی پس اکثر علمار کہتے ہیں کہ اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ حضرت علی مرتضےٰ بھی مثل امام حسن اور امام حسین کے ابنا یعنی

اولاد میں حکماً داخل ہیں اور عرف میں بھی داماد کو فرزندوں میں شمار کرتے ہیں چونکہ علی مرتضےٰ کو اتصال نسبی اور

قرابتی اور اتحاد دین اور ملت اور کثرت محبت کہ حد سے زیادہ تھی پس بسبب اسکے فرمایا علی منی و انا منہ اس صورت

میں اگر آنحضرت نے حضرت مرتضےٰ علیہ السلام کو نفس اپنا فرمایا تو کیا بعید ہے اور تفسیر جامع البیان اور مسلم اور مشکوٰۃ

میں لکھا ہے کہ مراد بانفسنا سے حضرت مرتضےٰ علی علیہ السلام ہیں اسواسطے کہ عرب میں اپنی اولاد کو نفس اپنا

کہا کرتے ہیں اور ابناءنا سے مراد حسنین علیہما السلام ہیں اور نساءنا سے مراد حضرت فاطمہ علیہا السلام ہیں اور

اسجگہہ سے یہ مراد بھی بخوبی معلوم ہوئی کہ بی بی فاطمہ خاتون جنت کی اولاد اور ذریت اونکی فرزندان رسول اللہ

سے ہیں اور اونکو نسبت تمام ساتھ آنحضرت کے ہے کہ نافع ہے بہ نسبت دنیا و آخرت میں ؎ شیخ سعدی شیرازی نے

گویند الٰہی بحق بنی فاطمہ ؎ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ ؎ اگر دعوتم رد کنی ور قبول ؎ من و دست و دامان آل رسول ؎

اور حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نفس پیغمبر فرمایا چنانچہ اولیاء اللہ اونکو نفس رسول کہتے ہیں

خواجہ حافظ شیرازی کو یہ شعر نفس رسول نبیجے نص جنزول ہل اتیٰ • قائم مقام مصطفےٰ شاہ نجف علی ولی

مولانا جلال الدین رومی کو یہ شعر جان سخن ز جسم محراب و منبر • دمی مصطفےٰ نفس پیغمبر علیؑ

مندرجہ در کلیات شمس تبریز کو یہان نقل کیا تاکہ یہ معانی ہوں کہ اونکو نفس نبی بھی کہا گیا ہے

و بیان سورۂ ہل اتیٰ ۔ راویان معتبر اور مفسران ثقات تحریر فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ حسنین علیہما السلام بیمار ہوئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے دیکھنے کو تشریف لائے اور آپ کے ساتھ اصحاب کبار بھی تھے حضرت رسول خدا نے فرمایا یا علی صاحبزادون کے واسطے حق تعالیٰ کی نذر مقرر کرو تاکہ صحت ہووے حضرت علی نے عرض کیا کہ مین تین روزہ واسطے خدائے تعالیٰ کے مقرر کرتا ہون جبکہ حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے شفا عنایت فرمائی سب گھر کے آدمیون نے روزہ رکھے ایک حضرت علی دوم حضرت فاطمہ سیوم آپکی لونڈی حضرت فضہ اور اوس روز گھر مین کھانے کے واسطے کوئی چیز نہ تھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شمعون یہودی کہ جو خیبر کا رہنے والا تھا اور وہ غلہ بیچا کرتا تھا اوس سے کچھ قرض طلب کیا اوس نے بسبب عداوت اسلام کے قرض دینے مین کچھ تامل کیا آخر کو بہت تکرار اور فہمایش سے بارہ سیر جو دیے تھے آپ ان جو کو گھر مین لائے اور حضرت خاتون جنت نے چار سیر جو کو چکی مین ڈالکر پیسا اور آپ کی خادمہ حضرت فضہ نے گھر کے آدمیون کے شمار سے پانچ روٹیان تیار کین اور افطار روزہ کے وقت وہ پانچون روٹیان لیکر سب حضرات نے اپنی اپنے روبرو رکھین جب چاہا کہ لقمہ توڑ کر منہ مین رکھین اتنے مین ایک فقیر آیا اور سوال کیا کہ حق تعالیٰ کی سلامتی ہو تم پر اے اہلبیت پیغمبر ایک فقیر مسلمان تمہارے دروازہ پر آیا ہے اور اوسکے گھر مین پانچ آدمی ہین کچھ کھانا اونکے واسطے دو کہ حق تعالیٰ تمکو جنت کے کھانون مین سے خوانون مین کھانا کھلاویگا پس اون پانچون حضرات نے اوس فقیر کو پانچون روٹی حوالہ کردین اور آپ سب صاحب پانی سے روزہ افطار کر عبادت مین مشغول ہوئے اور پھر صبح کو روزہ رکھا پھر اوسی طرح دوسرے روز بھی چار سیر جو پیسکر پانچ روٹیان تیار کین اوس روز بھی اوسی طرح افطار کے وقت ایک یتیم نے آکر آواز دی وہ روٹیان اوسکو عنایت فرمائین تیسرے روز بھی ایک قیدی نے افطار کیوقت سوال کیا پس اوس روز وہ روٹیان حسب قاعدہ قیدی کو دیدین اور آپ اوسی طرح بھوکے رہے چوتھے روز صبح کو جو اٹھے تو بھوک کے مارے طاقت جنبش اور کھڑے ہونیکی نہ تھی پس اوس دن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین علیہما السلام کو دیکھنے کیواسطے تشریف لائے یہ حالت سبکی دیکھکر آپکو بہت بیتابی ہوئی اور پوچھا کہ میری بیٹی فاطمہ کہان ہین حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اپنے مصلے پر نماز مین مشغول ہین آنحضرت اونکے پاس

ہوگیا اور بھوک کے مارے پیٹ پیٹھ سے لگ گیا ہے اور آنکھیں اندر ہو گئی ہیں یہ حالات
دیکھ کر آنحضرت کے آنسو جاری ہوئے پس اوسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام درگاہ حق تعالے سے
سورہ ہل اتی لیکر نازل ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول خدا حق تعالے نے یہہ سورت کہ جسمین تہنیت
اہلبیت اور ہدایت میں صفت ہے جود و سخا کی واسطے تمہارے اور اہلبیت تمہارے کے بھیجی ہے کہ
مبارک ہو تمکو اور تمہاری اہلبیت کو اور یہہ آیات پڑھکر سنائی **قولہ** یوفون بالنذر ویخافون یوما
کان شرہ مستطیرا ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا **ترجمہ** یعنے پورا کرتے ہیں نذر کو
اور ڈرتے ہیں اوس دن سے کہ برائی اوسکی پھیل پڑیگی اور کھلاتے ہیں کھانا اوسکے یعنے اللہ کی محبت پر مسکین
اور محتاج اور یتیم اور قیدی کو چنانچہ اسکی خبر لیا اللہ اور مفسرین حق میں دیتے ہیں **شیخ فریدالدین
عطار قدس سرہ گوید** ؎ مسکین نان از بہر خدا داد ؎ خدا ہم خدا جانش ہل اتی داد ؎ **مولانا
جامی قدس سرہ گوید** نوح را عبد الشکور گفت در سر علی ؎ سعیکم مشکورا آمد ترا در ہل اتی ؎
گر بعمر گشت الناس سیجا در کلام ؎ ور یقیمون الصلوۃ آمد ترا اعزاز ہا ؎ یا الا کہ ہر ترا اندر یخافون یاد کرد ؎
باز در اطعام ذکر حب سگوید خدا ؎ **حضرت شاہ سلیمان قدس سرہ گوید** - اے برابر کرا یزد
با علیت در وفا ؎ آیت یوفون بالنذر ہست بر قولم گوا ؎ بود با ایوب ہمسر در گہہ صبر و شکیب ؎ گشت
با جبرئیل ہمرہ در رہ خوف و رجا ؎ نوح را در شکر گر عبد الشکورا گفت گفت ؎ از برایت سعیکم مشکورا آمد
ہل اتی ؎ گر بعزت مصطفی را در الہ برکشید ؎ گشت منزل بہر خیر از تو نص انما ؎ **حضرت قاسم
انوار قدس سرہ گوید** - بود یطعمون الطعام ؎ بمسکین و دیگر یتیم و اسیرا ؎ چو کردی ادا صوم
یوفون بالنذر ؎ شدی ایمن از شرہم مستطیرا ؎ ترا می توان گفت انسان کامل ؎ کہ ہستی بمعنے سمیعا بصیرا
خواجہ عبد اللہ انصاری گوید تا ندادو رسہ نان قرص جوین ؎ ہفتدہ آیتش خدا نفرستاد ؎

باب سیوم دربیان فضایل خاص جناب مرتضی علی علیہ السلام

بیچ رسالہ مولانا علی قاری اور بیچ نفایر عقبے کے بروایت انس رضی اللہ عنہ کے وارد ہے کہ ایکروز رسول اللہ
علیہ السلام اوپر منبر کے تشریف لائے اور بہت سے کلمات نصیحت کے ارشاد فرمائے اور پہر فرمایا کہ کہان ہے
علی حضرت علی نے فرمایا کہ حاضر ہون مین یا رسول اللہ پس لپٹا لیا رسول خدا نے حضرت علی کو اپنے سینہ سے اور
درمیان دونون آنکھون کے بوسہ دیا اور با آواز فرمایا کہ اے گروہ مسلمانون کے یہہ میرا بھائی اور بیٹا چچا میرے کا
ہے اور فرمایا وعنہ وحی ودلمی اور دستور الحقایق و دیگر کتب معتبرہ اہل سنت مین مسطور ہے کہ ایکروز جناب
رسالت مآب نے حضرت علی کو اپنے پیراہن مین لیا کہ جسم حضرت نبی اور حضرت علی ایک ہو گیا لیکن سر مبارک

حضرت نبی اور حضرت علی کے دو نظر آتے تھے لیکن اوسی حالت میں فرمایا آنحضرتؐ نے لحمک لحمی و دمک دمی و قلبک

قلبی و نفسک نفسی و روحک روحی ترجمہ یعنے خون میرا اور خون تیرا اور گوشت میرا اور گوشت تیرا

اور قلب میرا اور قلب تیرا اور نفس میرا اور نفس تیرا اور روح میری اور روح تیری ہے جیسا کہ اہل دل صوفیا

کرام نے بیان کیا ہے اکابر اولیاء کاملین نے **شیخ فریدالدین عطار گوید** مرتضیٰ را جان و دل

... لحمک لحمی از آن در کار شد مصطفیٰ و مرتضیٰ ہر دو یک است گر تو دانی اصل جسمانی ...

بیت دیگر یکے بد جان او با جان احمد و سرشتہ جان شان از نور سرمد **مولانا روم قدس سرہ**

قسمت تبریز گوید اے نور پاک مصطفیٰ با مصطفیٰ از یک عبا اے مرتضیٰ اے مجتبیٰ سلطان ...

بیکنند **و دیگر ایضاً** سید صدر کرم گفت ایا بو الحسن لحمک لحمی و دمی شاہ سلام علیک **و دیگر** ان ...

بگفتہ تا کہ بدانی آن یار کہ بالنفس نبی بد علی بود **دیگر** دو چراغند از ایشان یک شعلہ تو دانی

زیکدیگر جداست مصطفیٰ و مرتضیٰ ہر دو یک است تا نگوئی تو زیکدیگر جداست گر جدا دانی

علی از مصطفیٰ دشمن جانت خدائے کبریا است **حکیم خواجہ سنائی قدس سرہ العزیز گوید**

مرتضائے کرد یزدانش ہمرہ جان مصطفیٰ اجانش ہر دو یک در ز رنگ صدف بودند ہر دو پیرایہ

شرف بودند ہر دو یک قبلہ و خودشان دو ہر دو یک مغز و کالبدشان دو **شیخ الاسلام**

مولانا احمد جام زندہ پیل قدس سرہ گوید ہر آن کو علی و نبی یک شمارد فخوضہا حساب

حسابا یسیرا ہر آنکو بدل تخم مہرش نگارد فقد عوا ثبورا و یصلی سعیرا دوئی بود گر در علی و محمد

چو صبح دوتا بود روشن ضمیرا **مولانا جمال الدین رومی گوید** بجز ذات شریف آن غضنفر

نگرا شد لحمک لحمی میسر **ملا محمد صالح کشفی گوید** دانی حدیث لحمک لحمی برائے چیست این ہر دو

تن یک است یکے را بیین دوتا **مولوی سالم احمد دہلوی گوید** چہ عجب وصل آن جناب با وے

لحمک لحمی است خطاب باو پس چو فصل کند کسے ابہ بیان کرد برباد دین خود بعیان زعایۃ العقبےٰ میں

عمرو بن وشاس الاسلمی نے بیان کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جسنے دوست رکھا علی کو اوسنے دوست

رکھا مجھکو اور جو کوئی دشمنی رکھے علی سے بہ تحقیق اوس نے دشمنی کی ساتھ میرے اور جس نے رنجیدہ کیا علی کو

اوس نے رنجیدہ کیا مجھکو اور جس نے رنجیدہ کیا مجھکو اوس نے رنجیدہ کیا خدائے تعالےٰ کو اور دیلمی روایت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حدیث لایا ہے **حدیث** انہا قالت قال رسول اللہ حب علی عبادۃ

ترجمہ دوستی علی کی عبادت ہے **ابیات** حب حیدر عبادت حق است حب حیدر عنایت حق است

اگر امامت علی را بشمع ضیا بہ بہتری باشد ❖ **شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ**

گو ہزاران سال باشی در طلب ❖ ور ہزاران جام گیری تا بہ لب ❖ ور بہر روزے گذاری صد نماز ❖
... باش حیدر را نماز ❖ باقلندر علم دین اہل غوی ❖ ور مادم از شافعی عالم شوی ❖ یا چو حنبل مقتدائے
... شوی ❖ ور علوم مالکی در دین شوی ❖ بو حنیفہ گر نباشد در دلت ❖ کے توان گفتن سلیم مقبلت ❖
گر ندے علی نبود درست ❖ رافضی دانم مر او را از نخست ❖ اور طبرانی جابر سے لاتا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے
حدیث الناس من شجر شتے وانا وعلی من شجر واحدۃ **ترجمہ** یعنے اور آدمی درخت ہائے پراگندہ سے
ہیں مگر میں اور علی ایک درخت سے ہوں۔ اور ابن عساکر انس رضی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم
نے کہ جس وقت گیا میں عرش پر تو دیکھا میں نے کہ ساق عرش پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ایدہ اللہ بعلی ابن ابی طالب اور کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر اس آیت کے انما انت منذر کہ سنا میں نے
فرمایا رسول خدا نے انا المنذر وانا والہادی علی یعنے ڈرانے والا میں ہوں اور علی ہدایت کرنے والا ہے اور پھر
کہا ابن عساکر نے کہ کہا ابن عباس نے جس وقت نازل ہوئی یہ آیت انما انت منذر ولکل قوم ہاد تو فرمایا
رسول خدا نے ہاتھ اپنا اوپر سینہ اپنے کے رکھکر کہ میں ڈرانے والا ہوں اور اشارہ کیا ہاتھ اپنے سے طرف
علی مرتضے کے اور فرمایا الہادی لک یہتدی المہتدون من بعدی **ترجمہ** یعنے میں ڈرانے والا ہوں
اور تجھسے ہدایت پانے کی ہدایت پانے والے بعد میرے اے علی اور اسی طرح تفسیر دُر منثور میں لکھا ہوا ہے
اور اولیاء اللہ بھی اسکی تصدیق کرتے ہیں چنانچہ فرمایا شیخ الاسلام **مولانا احمد جام زندہ پیل**
قدس سرہ گوید ای امام الہدا ولی خدا ❖ او ہدایت دہ باہل ہدا ❖ او امام الیقین ست مرشد دین ❖
ہادی و مہدی است راہ خدا ❖ او بذات است واجب العصمت ❖ ذات آمد بری ز شرک و ریا ❖ او ست
گنج حقیقت اسرار ❖ ظاہر و باطنش شدہ یکتا ❖ گر تو مرشد نبودی احمد را ❖ کے رسیدی درین مقام رضا ❖
مولانا روم در کلیات حضرت شمس تبریز گوید آفتاب وجود اہل صفا ❖ وان امام مبین ولی
خدا ❖ ذات او ہست واجب العصمت ❖ او منزہ ز شرک کفر و ریا ❖ عالم وحدت است منزل او ❖ او برون
از صفات ما فیہا ❖ صادقان جملہ رو بہ درِ او نہند ❖ کو امیر است ہادی و مولا ❖ گر تو لا کنی بجید رکن ❖ تا بر ندت
بجنت الماوی ❖ شمس دین چون تو صادقی در عشق ❖ جان فدا کن ز بہر مولانا ❖ گفت احمد خود از سر تحقیق ❖
بوتراب است شاہ ہر دو سرا ❖ اور ابن عدی نے کہا بیچ کامل کے بروایت حذیفہ کہ فرمایا رسول اللہ نے **حدیث**
ان علیا اول من امن بی وہو اول من یصافحنی یوم القیامۃ **ترجمہ** یعنے بتحقیق علی اول وہ شخص ہے جو ایمان
لائے ساتھ میرے اور وہ اول وہ شخص ہے جو مصافحہ کریگا ساتھ میرے بروز قیامت اور امام اعظم ابو حنیفہ کوفی نے

بروایت سلمہ بن کہیل کے بیان کیا کہ کہا سلمہ نے کہ سنا مین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرماتے تھے کہ سب سے
اول مین اسلام لایا اور نماز پڑہی ساتہہ رسول خدا کے اور کہا ہے عبد البر نے کہ سنا ہین علما و محدثین
کہ سلمان فارسی و ابوذر و خباب و جابر و ابو سعید خدری و زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کہ جلیل القدر اصحاب
سے ہین کہتے ہین کہ سب سے اول حضرت علی اسلام لائے اور یہہ اصحاب حضرت علی علیہ السلام کو تفضیل دیتے ہین
اور پر غیر حضرت علی کے یعنے حضرت علی کو سب سے افضل جانتے ہین اور کہتے ہین اور خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ
اپنی نظم مین فرماتے ہین **بیت** سبقتکم الی الاسلام طرا ؛ غلاما ما بلغت اوان حلمی **ترجمہ بیت**
مسلمان مین ہوا ہون سب سے پہلے ؛ دران حالیکہ نابالغ تہا لڑکا۔ **بیان آیۃ انما** [illegible] اور
بہت سے تفسیرون مین وارد ہے کہ امیر المومنین حضرت اسد اللہ الغالب کے پاس ایک انگشتری تہی تین
شتر بار نقرہ اور چار سو شتر بار طلا کے تہی اور نگینہ اوسکا یاقوت احمر بوزن پانچ مثقال کے تہا بحالت
رکوع ایک سایل کو دی اوسیوقت اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی **قولہ تعالی** انما ولیکم اللہ و
رسولہ والذین امنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وہم راکعون **ترجمہ** متصرف نہین تمہارا کوئی
مگر خدا اور رسول اور وہ مومن کہ جس نے قایم کی نماز اور زکوۃ دی بیچ رکوع مین اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ
سوائے حضرت علی کے رکوع مین زکوۃ کسی نے نہین دی ہے **چنانچہ شیخ فرید الدین عطار در**
خسرو نامہ گوید چو دنیا را طلاقی داد جانش ؛ مگر انگشتری ماند از آنش ؛ خداوندش یکے سایل فرستاد
کہ آمد در نمازش پیش استاد ؛ کہ در دین تو دنیا بند جانست ؛ تو می دانی کہ آن خاتم زیانست ؛ چو زین
سر عالمی بہ سر فرازاد ؛ بسایل داد خاتم در نماز او ؛ نمازش را چو خاتم در نگنجد ؛ بجز حق ذرہ ہم در نگنجد ؛
نمازش چون حضوری پیشتر داشت ؛ نہ از پیکان برون کردن خبر داشت ؛ امام مطلق ارباب بینش ؛
بہ دانش آفتاب آفرینش ؛ چو شیر آمد ولی کہ داغ حق داشت ؛ بہ بردی و جوانمردی سبق داشت ؛ اسد
چون خانہ خورشید باشد ؛ علی کالشمس از آن جاوید باشد ؛ **در الہی نامہ شیخ عطار گوید** ؛
پس محمد گفت کے جان جہان ؛ اے عیان نور تو مارا ہم عیان ؛ اے ولی خالق بیچون شدہ ؛ از صفات
لامکان بیرون شدہ ؛ تو کنون این ولایت آمدی ؛ زان ہمہ نور ولایت آمدی ؛ در ولایت چون تو کس
نباید دگر ؛ قدر تو ہرگز کجا داند بشر ؛ **مولانا روم در کلیات شمس تبریز قدس سرہ گوید**
ہر چہ کنم کہ تو نہ پیروی حجت خدا ؛ باز روے تو در سفر را کہ کنی خلاف ما ؛ قلب تو گر [illegible] از علوم حق
تا [illegible] مالک ملک اتما ؛ مالک آتما علی منشی قل کفی علی ؛ عالم سر ما علی زانکہ علیست بادشاہ ؛ شاہ
ولایت است او جام شہادت است او ؛ علی ہدایت است او مونس جان انبیا ؛ نور حبیب کبریا [illegible]

مر سلیمان گفت بنده مصطفی ؛ خواجہ حافظ شیرازی گوید شعر دام کن تکان مطلوب اسم رحیم و
جان وشن رہ مسیح بجان سمی حرف آنا ؛ حضرت قاسم الانوار گوید بزیر نگین تو آمد دو گیتی ؛
جو داری بید بیش انگشتری ما ؛ حضرت مرتضٰے علیہ السلام خود فرمود دفی القرآن آت
لو هم ولاتی ؛ و ما وجب طاعتی فرضا ترجمہ اور قرآن مین لازم کی ہے تمپر دوستی میری اور واجب ہے
اطاعت میری تمپر مثل فرض کے ترجمہ نظم ابہر تو بر تمام عالم شده فرض ؛ در دست وہمت احسان تو قرض
بے مہر تو حق نیکند ہیچ قبول ؛ روزیکہ رسد کار نه اعمال بعرض ؛ چنانچہ حسان بن ثابت انصاری کہ مداح
رسول اللہ کے ہین وہ بہی چند اشعار اسی باب مین فرماتے ہین منجملہ اونکے ایک بیت یہ ہے۔ نظم
انت الذی اعطیت وکنت راکعا ؛ فذلك نفس القوم یا خیر راکع ترجمہ یعنے بس تو وہ ہے کہ
دیا تونے حالت رکوع مین پس یہ تیری ذاتی خوبی ہے اے بہتر رکوع کرنے والے۔ حضرت
بو علی شاہ قلندر قدس سرہ گوید بہر دین دل کند از دنیا علی ؛ ان علی والی ملک نبی آن وصی
مصطفے شیر خدا ؛ آن علی زوج بتول پارسا ؛ حکیم خاقانی شافعی در کلیات خود گوید صباح
عید ولایت علی ولی اللہ ؛ وکیل حضرت عزت علی ولی اللہ ؛ چراغ ہر دو جہان نور حق شناسی او ؛ مدار
کثرت وحدت علی ولی اللہ ؛ کدام عرش چہ کرسی چہ آسمان چہ زمین ؛ فزون زپایہ رفعت علی ولی اللہ ؛
سحاب گلشن کثرت محمد عربی ؛ شگفتے ز خلوت وحدت علی ولی اللہ ؛ چوبے لبضاعت وسرمایہ ہست خاقانی ؛
کند بحشر شفاعت علی ولی اللہ ؛ بیان حدیث ہارون من موسٰے اور حضرت اسد اللہ الغالب
تمامی غزوات مین ہمراہ رسول خدا کے رہے اور علم جنگ کا آپکی بدست مبارک مین رہا اور ہر کفار نامی کو
قتل کیا سوائے غزوہ تبوک کے کہ آنسرور عالم نے آپکو خلیفہ کرکے اپنے اہلبیت پر مدینہ منورہ مین چھوڑا
تہا جو کہ آنحضرت نے اس امر مین حضرت علی کو آزردہ دیکہا تو فرمایا ہارون من موسٰے اور شیخ نجم الدین
کبرٰے فرماتے ہین کہ آن حضرت نے حقایق اسرار نبوت اور ولایت کے بیچ خرقہ پوشیدہ کے رکہکر اس خرقہ
کو جناب شاہ ولایت مآب علی مرتضٰی کے سپرد کیا اور فرمایا آن حضرت نے حدیث انت منی بمنزلت
ہارون من موسٰے الا انہ لا نبی بعدی ترجمہ آیا نہین راضی ہے تو اے علی کہ تو ساتہ میرے ایسا ہے کہ
جیسے ہارون ساتہ موسٰے کے لیکن نہین ہے بعد میری نبوت اور سید علی ہمدانی مودات مین لکہتے ہین کہ پیغمبر
خدا نے اس حدیث کو دس مقام پر فرمایا ہے لہذا یہہ حدیث متواتر ہوئی اور خود حضرت علی مرتضٰے علیہ السلام
فرماتے ہین بیت کما ہارون من موسٰے اخوہ ؛ کذلک انا اخوہ و ذاک آخی یعنے جیسے کہ ہارون ساتہ
موسٰے کے بہائی تہے ایسا ہی مین بہائی نبی کا ہون اور یہہ ہی نام میرا خواجہ سنائی قدس سرہ گوید

اور جو مہر علی ہزار ہا رون ٭ ہمہ ہر یک تنگ از درون و بیرون ٭ در روضہ جو اخترگردون ٭ در روضہ جو بسیار زرون ٭

بیان من کنت مولاہ کتاب صحاح ستہ اور تواریخ اور مقاصد سیر اور شرح تفسیر نیشاپوری و تفسیر درمنثور سیوطی و تفسیر اسباب نزول و دیگر کتب ہائے مین وارد ہے کہ جب پیغمبر خدا حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مدینہ کو روانہ ہوئے تو راہ مین خم غدیر کے مقام پاجلو ایک لاکھ کئی ہزار صحابہ اون فرمایا اے لوگون مین تم مین دو چیزین چھوڑتا ہون اگر تم انکو مضبوط پکڑو گے تو ہرگز گمراہ نہوگے اور ہرایک ان مین ایک دوسرے سے بہتر ہے ایک تو قرآن مجید اور دوسرے اہلبیت عترت میری یہہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہون گے یہانتک کہ آوین پاس میرے اوپر حوض کوثر کے اور دیکھون مین کہ تم کیسی تعظیم اور تکریم اور اطاعت کی اونکی اور پہر فرمایا کہ مین بہتر ہون تمہارے نفسون سے پس اصحاب نے کہا البتہ آپ بہتر ہین ہم سب سے پس اوسوقت ہاتھہ پکڑا علی مرتضی علیہ السلام کا اور بلند کیا اور یہہ حدیث فرمائی **حدیث** من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ **ترجمہ** یعنے جسکا مین صاحب ہون اوسکا علی صاحب ہے اے بار خدا دوست رکہہ تو اوسکو جو دوست رکہے علی کو اور دشمن رکہہ تو اوسکو جو دشمن رکہے علی کو۔ پس اوسوقت مبارک بادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دی اور کہا کہ آج سے اے علی تم مولاہ ہوئے تمام مسلمان مرد اور عورت کے اور اوسکے بعد ایک خیمہ مین آپکو بٹہایا اور حکم آنحضرتؐ سب لوگون نے مع ازدواج آنحضرت کے مبارکبادی دینے کو اوس خیمہ مین آئے اور جب کوئی حضرت عمر سے کہتا کہ تم تقدیم اور تکریم حضرت علی کی اورون سے زیادہ کرتے ہو تو حضرت عمر کہتے کہ کیونکر تعظیم نکرون مین علی کی کہ صاحب اور سردار ہمارا ہے اور علمار محققین اہل سنت نے اسجگہہ مولاہ کے معنے مدد کے دوستی محبت اور دوستی کے گردانے ہین چنانچہ **عبد الحق محقق دہلوی گوید** حب علی ہرکہ ندارد بشر ٭ گرچہ بصلے ست مسلمان مگو ٭ بعد نبی عالم اسرار غیب ٭ غیر علی ہیچ یکے را مگو ٭ **مولوی سالم اللہ دہلوی گوید** چو واجب شدہ بر تو حب نبی ٭ چنان واجب است بر تو حب علی ٭ پیمبر کہ سرور در انبیا بد علی ہمچنان سرور اولیا ٭ **شارح دیوان حضرت مرتضی علیہ السلام گوید** ہر کس کہ بجان محب حیدر باشد ٭ در مہر علی دلش منور باشد ٭ روزیکہ ازین سرا ویران برود ٭ در جائے بہشت اہل کوثر باشد ٭ اور چونکہ علمار بنی امیہ و عوام سنت و جماعت نے آپکے درجہ عالی کو حد سے زیادہ گہٹا دیا ہر اور انکی محبت کہہ ساری درجہ سے بہی کم کر دیا ہے لہذا علمار شیعہ کو موقع لب کشائی کا ملا یہانتک کہ خلافت ظاہری کو بہی اسی حدیث سے مراد لیتے ہین اور خلافت بلافصل حضرت امیر علیہ السلام کے ثابت ہین لیکن اکثر اولیار کاملین نے مولا کے معنے کی تعریف عمدہ طور سے ظاہر کی ہے چنانچہ مولوی معنوی مثنوی دفتر ششم

مثنوی مین فرماتے ہین **ابیات** زین سبب پیغمبر با اجتہاد ٭ نام خود وان علی مولا نہاد ٭ گفت ہر کس را منم مولا و
دوست ٭ ابن عم من علی مولائے اوست ٭ کیست مولا آنکہ آزادت کند ٭ بند رقیت ز پایت برکند ٭
چون بآزادی نبوت ہادی است ٭ مومنان را ز انبیا آزادی است ٭ اے گروہ مومنان شادی کنید ٭
ہمچو سرو و سوسن آزادی کنید ٭ اور سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کتاب اقتباس مین تحریر فرماتے ہین
کہ خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قسم پر جاری ہوئے کبرٰے و صغرٰے یعنے خلافت ظاہری سو
ظاہری مین تو درمیان امت کے اختلاف ہے اور خلافت کبرٰے کہ بمعنی ولایت بقائے نبوت اور رسالت ہے
وہ خاص حضرت علی مرتضٰے علیہ السلام کو عنایت ہوئی چنانچہ حضرت مرتضٰے علیہ السلام خود فرماتے ہین ـــہ
وفی القرآن الزمہم ولائی ٭ واوجب طاعتی فرضا بعزہم ٭ لذاک اقامنی لہم امام ٭ واخبرہم بہ بغدیر خم
فمن منکم یعادلنی بسہمی ٭ واسلامی وسابقتی ورحمی ٭ ترجمہ اور قرآن مجید مین ولایت میری تمہارے
اوپر لازم ہوئی اور واجب اور فرض کی گئی اطاعت میری اوپر تمہارے اسیواسطے حکم کیا گیا ہے مسلمانون کو
امامت میری کا اور خبر دی گئی ہے اسکی بیچ غدیر خم کے پس کون تمہارے بیچ مین ہے کہ ہووے حصہ اوسکا
برابر حصے میرے کے اور اسلام میرے کے درحالیکہ سابق الاسلام ہون مین ترجمہ **نظم** اے مہر تو بر تمام
عالم شدہ فرض ٭ در ذمت ہمت است احسان تو فرض ٭ بے مہر تو حق نمیکند ہیچ قبول ٭ یکذرہ ز کردہ بعد
نامۂ اعمال بعرض ٭ اور پہر فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے بیچ فخر اپنے کے ۔ اللہ اکرمنا بنصر نبیہ ٭
وبنا اقام دعائم الاسلام ٭ وبنا اعز نبیہ وکتابہ ٭ واعزنا بالنصر والاقدام ٭ ویزورنا جبرئیل
فی ابیاتنا ٭ بفرائض الاسلام والاحکام ٭ فنکون اول مستحل حلہ ٭ ومحرم للہ کل حرام ترجمہ
یعنے خدائے تعالٰے نے برگزیدہ کیا مجھکو اسواسطے کہ مددگاری کی مین نے رسول اوسکے کی اور مین نے قائم
کیا ستون اسلام کو اور دوست اور عزیز کیا پیغمبر خدا نے مجھکو اور کتاب اپنی کو اور عزیز کیا مجھکو بسبب
مددگاری کے اور پیشقدمی کرنیکے جنگ مین ترجمہ **نظم** درعلم و عمل اہل حقائق مائیم ٭ دانندۂ اسرار
دقائق مائیم ٭ گاہے کہ سخن ز اہل ایمان گزرد ٭ انصاف مدہ خصم کہ سابق مائیم ٭ اور یہی اسی کلام فصیح
البیان کے مطابق تمام اولیاء اللہ نے اپنے اپنے کلام حق البیان مین فرمایا ہے **حضرت امام شافعی**
رحمۃ اللہ علیہ گوید علی حبہ جنۃ ٭ قسیم النار والجنۃ ٭ وصی المصطفٰے حقا ٭ امام
الانس والجنۃ ٭ **قطب الابرار و عارف اسرار شیخ فرید الدین عطار در الٰہی نامہ**
خود گوید ٭ ز مشرق تا بمغرب گر امام است ٭ امیر المومنین حیدر تمام است ٭ اگر علمش شدی بحری معدود ٭
در یک قطرہ بودی بحر اخضر ٭ اگر فضل علی گوئی بہ تفصیل ٭ بقول ناصبی اش کن تو تعطیل ٭ اور یہی فرمایا

حضرت مرتضےٰ علیہ السلام نے ابیات وانت الکتاب المبین الذی و باحرفہ یظہر المضمر
فما حاجۃ الی خارج * بحیاخلک بما تسطر * اور علی تو خود کتاب مبین ہے کہ جسکے حروف سے ظاہر
ہوتے ہیں بھید پوشیدہ ولیس نہیں حاجت اسکی کہ خبر دیجاوے تجھکو اس چیز کی کہ جو لکھی ہے ترجمہ
ترجمہ نظم مجموعۂ اسرار الٰہی ما ئیم * لوح و قلم و حرف و سیاہی ما ئیم * ہرچند کہ مقصود تو باشد اصول *
از خود بطلب ہر چہ خواہی ما ئیم * جبکہ لشکر معاویہ نے جنگ صفین میں قرآن نیزون پر بلند کیا تو حضرت
مرتضےٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ انا کلام اللہ الناطق ترجمہ یعنے مین ہون کلام اللہ بولتا ہوا حکیم خواجہ
سنائی رحمۃ اللہ علیہ گوید در حدیقہ مرنبی را وصی و ہم داماد * جان پیغمبر از جمالش شاد *
نائب مصطفےٰ بروز غدیر * کردہ بر شرع خود مرا ورا میر * قابل راز حق زبان او * مہبط وحی حق بیان او
بہر او گفتہ مصطفےٰ با بعد * کاے خداوند وال من والاہ * زار دار خدائے پیغمبر * زاد وا پیغمبرش حیدر *
مصطفےٰ از برائے جان و تنش * تر برائے کلاہ و پیرہنش * نام او کردی در ولایت علم * علی از علم بود ز امر
از علم * با کسے علم دین نگفت استاخ * زانکہ دل تنگ بود و علم فراخ * سائلان را باشکار و ہفت *
جز باندازہ علم شرع نگفت * با ناندر دل علی ہر سوئی * عرش و کرسی چو نیم دانگ و تسوی * تا نہ بکشاد
علم حیدر در * ندہد سنت پیمبر بر * او مدینہ علوم باب علی * او خدا را نبی علیش ولی * حضرت
شیخ الاسلام مولانا احمد جام زندہ پیل قدس سرہ گوید باندلش مدح علی ولی را
بخوان حسبی اللہ نعم النصیرا * چو فردا بپرسد خدائے کریم * بحب کہ بردے بسر زندگی را * کہ مولا
تو بودی کرا بندہ بودی * بگویم علی باز گویم علی را * علی ولی ساقی حوض کوثر * چو صہبا بود نشۂ احمدی را
شیخ سعدی شیرازی گوید منم کز جان شدم مولائے حیدر * امیر المومنین آن شاہ صفدر *
علی را خدا بیشک ولی خواندہ * کہ بعد از مصطفےٰ در جملہ عالم * نہ بر فاضل تر و بہتر ز حیدر * سلمہ سلونی
گفتن اورا * کہ علم مصطفےٰ را بود او در * یقین اندر شجاع و علم و عصمت * ز پیغمبر نہ بود او ہیچ کمتر *
اگر دانی نگوی جز علی کیست * کہ دُلدُل زیر رانش بود در خور * چہ گویم وصف آن شاہیکہ جبریل *
کہی بود مدح گویش گاہ چاکر * بدان گفتم کہ تا غلفان بدانند * کہ سعدی زین سعادت نیست بیبر *
ایا سعدی تو نیکو اعتقادی * ز دین و اعتقادی خویش برخور * مولانا جامی قدس سرہ گوید
علی شاہ عالم امام کبیرا * کہ بعد از نبی شد بشیر و نذیرا * ز تو ہست روشن مہ و ماہ و کوکب * تو ئی ہر دو عالم
سراج و منیرا * ز تو نیست پوشیدہ احوال جامی * تو ئی ہر دو عالم سمیعاً بصیرا * حضرت شاہ
قاسم انوار گوید الا اے شہنشاہ ملکا کبیرا * علی الحق توئی مومنان را امیرا * بنص قرآن و حدیث پیغمبر *

[illegible] اور صاحب تفسیر ثعلبی نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] من کنت مولاہ کہے یہہ آیت پڑہی قولہ تعالیٰ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ترجمہ یعنے اے رسول پہنچا دے تو لوگوں کو وہ چیز
[illegible] تیرے رب کی طرف سے اگر تو نہ پہنچاویگا تو گویا نہ پہنچائے الت اپنے رب کی اور اللہ بچاوے تجکو شر دشمنان
[illegible] تفسیر نیشاپوری اور تفسیر منثور سیوطی اور تفسیر اسباب نزول میں وارد ہے کہ آیت مذکور
[illegible] حدیث غدیر سے اول نازل ہوئی ارشاد فرمائی اور بعد کو حدیث من کنت مولاہ بیان فرمائی ہے۔ اور
مناقب خطیب خوارزمی میں بروایت حافظ ابو نعیم اور مناقب ابن مردویہ میں بروایت ابو سعید خدری کے
وارد ہے کہ بعد ملاحظ حدیث غدیر کے یہہ آیت نازل ہوئی قولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ترجمہ یعنے آجکے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمہارے
اوپر تمام کر دی اور تمہارے واسطے دین اسلام کو پسند کیا تب جبکہ نازل ہوئی یہہ آیت تو فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر علی ما یقتضے اکمال الدین اور اتمام نعمت ہے اور رضامندی پروردگار میری کی
ساتھہ رسالت میری کے اور ولایت علی ابن ابی طالب کے ہے مولانا نیاز احمد بریلوی گوید
زہے عز و جلال بوتراب فخر انسانی ❊ علی مرتضے مشکل کشا شیر یزدانی ❊ پیمبر بر سر منبر نشست و خواند اعلان
کرتا مولا کسیکہ را باشد اند علی برہانی ❊ بیان خلافت ربانی بحر المناقب اور مناقب خطیب
خوارزمی میں بروایت امیر المومنین اسد اللہ الغالب اور حلیۃ الاولیاء میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کے مسطور ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب شب معراج خدا تعالےٰ مجکو آسمان پر لیگیا
اور کہڑا ہوا میں سدرۃ المنتہے پر روبرو پروردگار اپنے کے فرمایا اللہ تعالےٰ نے یا محمد کہا میں نے لبیک و
سعدیک پس فرمایا بالتحقیق آزمایا میں نے تمام اپنی مخلوقات کو اور میں نے اونکو نعمتیں دین پس کون انمیں سے
تیرا زیادہ مطیع اور فرمانبردار ہے عرض کیا میں نے اے پروردگار میری علی ابن ابی طالب ہے فرمایا اے محمد
سچ کہتا ہے تو پہر فرمایا کہ کسواسطے تو اختیار نہیں کرتا اپنے واسطے خلیفہ کہ ادا کرے احکام تیرے کو اور تعلیم کرے
میرے بندونکو میری کتاب سے جو کہ وہ نہیں جانتے ہیں پس عرض کیا میں نے کہ اے پروردگار میرے تو ہے
اختیار کر کہ تحقیق برگزیدہ تیرا ہے برگزیدہ میرا ہے پس فرمایا حق تعالےٰ نے کہ اختیار کیا میں نے تیرے واسطے
علی کو پس تو بہی اختیار کر اوسکو اپنا خلیفہ اور وصی کہ وہ مخزن علم اور حکمت کا ہے اور امیر المومنین ہے اور آیا
نہیں پہنچا ہے اوسکے مرتبہ کو کوئی اوس سے اول یا بعد کو اے محمد علی علم ہدایت اور امام مطیعان اور نور میرے اولیاء کا ہے
اور لازم کیا ہے میں نے واسطے متقیوں کے کہ جو شخص اوسکو دوست رکہے تحقیق کہ اوس نے دوست

کہا مجکو اللہ جو شخص کہ دشمن رکھے لیس تحقیق دشمن رکھا اس نے مجکو پس بشارت دو علی کو اسکی ...
سے اسوقت عرض کیا مین نے کہ اے پروردگار بشارت دونگا مین علی کو مولانا روم کویند ع علی
یا علی خدا ❊ نہد در بہشت آدم پا ❊ قطب الابرار عارف اسرار شیخ فریدالدین عطار
قدس سرہ در الٰہی نامہ بیان شب معراج گوید پرتو نور تجلے شد پدید ❊ در زمان نور او
ناپدید ❊ تا نظر در احمد مرسل فگند ❊ برقع از نور حقیقی بر فگند ❊ قم وجہ اللہ ناگہہ شد عیان ❊ لال شد در شرح او زبان ❊ درمیان آن بقاصد گونہ نور ❊ شعلہ میزد در دلش اللہ حضور ❊ گفت با او سی ہزار و شصت
ہزار ❊ جملہ اسرار سرش بے شمار ❊ سی ہزار اسرار گفت این را مگو ❊ سی ہزار دیگرش گفت این را بگو ❊
بر علی سی دگر کن آشکار ❊ باز این اسرار را ما گوش دار ❊ سی ہزار اسرار از آن صد رکبار ❊ گفت با حیدر کرم
کردگار ❊ سی ہزار اسرار او با کس نگفت ❊ از خلایق داشت ان سر در نہفت ❊ سی ہزار اسرار از سر کلام ❊
گفت اندر شرع آن صاحب نظام ❊ درمیان آن خدا دید او بقا ❊ در عیان بد ابتدا و انتہا ❊ پس محمد چون جمال
دوست دید ❊ ہر کمال را کہ آن او دست دید ❊ گفت یا رب امتم از یاد کن ❊ جملہ را در حشر شان دلشاد کن ❊
گفت بخشیدم تمامی امت ❊ بلکہ جملہ از کمال حرمت ❊ چون محمد باز جائے خود رسید ❊ ہر دو عالم در درون
خویش دید ❊ اور مناقب خطیب و بحر المناقب و خلاصۃ المناقب مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا بالتحقیق گیا مین حق تعالے کے پاس شب معراج مین تو گفتگو کی اللہ نے مجھسے زبان و لہجہ علی ابن
ابی طالب مین لیس کہا مین نے خداوندا تو نے خطاب کیا مجھسے یا علی نے لیس فرمایا اللہ تعالے نے اے محمد مین
مثل اشیاء کے نہیں ہون کہ لوگ مجکو قیاس کرین یا مجکو تشبیہ [illegible] پیدا کیا مین نے مجکو اپنے نور سے اور علی
کو تیرے نور سے لیس مطلع ہوا مین تیرے دل کے بھید سے اور جانا مین نے کہ علی سے تجکو زیادہ محبت ہے لیس اسی
وجہ سے کہ تیرا دل مطمئن ہووے مین نے علی کی نعت اور زبان مین تجھسے گفتگو کی ہے چنانچہ مولانا روم
در کلیات گوید سر او دید سید الکونین ❊ در شب قرب در مقام دنیٰ ❊ از علی می شنید نطق علی ❊
بعلی جز علی نبود آنجا ❊ شیخ سعدی شیرازی گوید چہرہ ار مصطفے در صورت یار سعید ❊ در شب معراج
سبحان الذی سرّے علی در الٰہی نامہ عطار مصطفے گفتی علی را آن زمان ❊ کے ما نور دل و آرام جان ❊
اے علی دیدہ ازل را تا ابد ❊ مثل تو ہرگز نباشد تا ابد ❊ آنچہ من دیدم تو دیدی بے حساب ❊ آنچہ من دانم تو
دانی بے حجاب ❊ قدر تو از من بدید و من ز تو ❊ ہرچہ بود از کائنات در راہ حق ❊ من ز تو دیدم زمین
بہرہ سبق ❊ یا علی اسرار ربانی تو ئی ❊ یا علی انوار یزدانی تو ئی ❊ یا علی اسرار کل دریافتی ❊ بر حقیقت
آنچہ ما دریافتی ❊ یا علی اسرار کلی باز جوئی ❊ شرح راہ خویشتن با ما مگوئی ❊ گفت حیدر اے رسول کائنات

...رازدان با کل صفات ؞ اے گذشته تو از کون و مکان ؞ اے پدید و جملگی راز عیان ؞ اے
در کل قدم کل بوده ؞ کام خود را آفرینش بسته ؞ چون توئی مقصود اندر کائنات ؞ هم توئی نور صفا
کل ذات ؞ من ترا اندر یقین دانم کنون ؞ کاولین و آخرین انجا ره نمون ؞ من ترا دانم یقین پیغمبری ؞
در تمامت آفرینش بهتری ؞ من ترا حق دانم و حق دیده ام ؞ من ترا حق بینم و حق دیده ام ؞ من ترا حق
دانسته ام ؞ من ترا حق دانم از کردار تو ؞ اولین و آخرین را ره نمون ؞ هر تو خواهی بود کل ره نمون ؞ اولین
و آخرین تو بوده ؞ راه جانان جمله تو بنموده ؞ چون توئی هم وصف تو گویم ترا ؞ هم مراد خویشتن جویم ز تو ؞
راه تو دیدیم تمامی راه را ؞ انبیا را گشتی تو پیشوا ؞ ذات حق گرچه صورت آمدی ؞ از پئے ذات یقین کل آمدی
ذات پاکت پیش از آدم بدست ؞ نور پاکت رهبر آدم بدست ؞ اے دوار لامکان و هم مکان ؞ روشن
از نورت زمین و آسمان ؞ جبرئیل از دست تو شد خرقه پوش ؞ هم ملائک جمله ات حلقه بگوش ؞ کے ترا
بشناسد اینجا جز علی ؞ چه از تو اے مهتر و بهتری ؞ پس محمد گفت کاے جان جهان ؞ اے عیان نور تو ما را
هم عیان ؞ اے ولی خالق بیچون شده ؞ از صفات لامکان بیرون شده ؞ تو کنون این ولایت آمدی
زان همه بوده لایت آمدی ؞ در ولایت جز تو کس نباید دگر ؞ قدر تو هرگز کجا داند بشر ؞ در ولایت تو بدا
آمدی ؞ زان همه نور ولایت آمدی ؞ راز بنگر گفتی در ساز گار ؞ سر جانان کرده تو آشکار ؞ راز نیکو گفته
رهبر توئی ؞ از صحابه چونکه نیکوتر توئی ؞ من توام تو هم منی در راه حق ؞ تو مرا اے من ترا در ساز حق ؞
کل تو هستی در تمامی کائنات ؞ نیک داری شرح آیات صفات ؞ نیک گفتن نیک راے در یقین ؞
از یقین تست برتر هم چنین ؞ شرح راه ما تو داری پایدار ؞ این زمان باشی بکل تو پایدار ؞ شرح
اسرار مرا تو ما کیے ؞ زانکه نور چشم هر دو عالمے ؞ جز تو کس را من ندانم اختیار ؞ این زمان ذات تو
کردم اختیار ؞ من یکے ام با تو یکے بیشکے ؞ خود کجا گنجد میان ما شکے ؞ راه ما یکیست ما هر دو یکیم ؞ راه
برده پرده ها ابتکیم ؞ کے بداند هر که باشد جز که من ؞ در یکین خود احادیث سنن ؞ در این اسرار با تو
گفته ام ؞ بر رموز شرع هرچه گفته ام ؞ شرع را ترتیب دیگر سان نهیم ؞ تا رموز شرع این آسان کنیم ؞
در شب معراج گفتم کردگار ؞ سر ما را بر علی کن آشکار ؞ سر او با تو بگفتم در نهان ؞ تا کسے اسے نباید اندران
راه این آسان ترست اے مرتضے ؞ تا خدا باشد بدین از تو رضا ؞ معرفت بے راه ما ناید پدید ؞ آفرینش
قفل در راه ما کلید ؞ تا رموز عشق کل بکشاده ایم ؞ شرع را در شرع خود بنهاده ایم ؞ **سید اشرف**
جہانگیر قدس سرہ لطایف و شرح میں فرماتے ہیں کہ خرقہ خلافت ربانی جو گروہ صوفیہ کرام میں چلا
مریدوں کو پہناتے ہیں سنت رسول اللہ کی ہے کیونکہ علی مرتضے کے سر پر پیغمبر خدا نے عمامہ باندھا ہے

وہ ہے منصب عالی ہے جو غدیر خم مین شاہ ولایت کو عطا ہوا تہا اور اہلبیت رسالت اسی منصب کے
امام ہین جو تمام اولیاء اللہ کی گردہون اور عارفون کو گہیرے ہوئے ہین **خواجہ سنائی گوید**
نائب مصطفی بروز غدیر ✽ کردہ بر شرع خود اورا میر ✽ **مولانا احمد جام گوید** خیر او شد بہ
در عالم ✽ فقر فخر است فقر او پیدا ✽ شہر ملک دین علی ولی ✽ باب علم است شہر زہرا ✽ گر تو در شہ
نبودی احمدرا ✽ کے رسیدی دین تمام بما ✽ **امام فخر الدین رازی** تفسیر معالم التنزیل مین
اور **میر جمال الدین** محدث شافعی راحت القلوب مین لکہتے ہین کہ فرمایا آنحضرت نے حضرت علی کو کہ
علی خلیفہ میرا ہے حیات اور ممات مین دستور الحقایق اور گنج الاسرار خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس
سرہ مین مسطور ہے کہ حضرت علی کا خطاب اسد اللہ الغالب اوس روز سے ہوا کہ جب سید عالم معراج
کو تشریف لیگئے تو بارگاہ صمدیت مین ایک شیر کہڑا ہوا تہا کہ نور کی زنجیرون سے بندہا ہوا تہا جناب
پیغمبر خدا ہر چند آگے جانا چاہتے تہے لیکن وہ شیر حملہ کرتا تہا آنحضرت نے جبرئیل سے پوچہا کہ اے
اخی یہ شیر کیا چاہتا ہے جبرئیل نے کہا کہ آپ دیکہیے کہ متاع دنیا سے کوئی چیز آپ کے پاس تو نہین
ہے آنحضرت نے دیکہا تو ایک انگشتری دست مبارک مین تہی رسول خدا نے اوسکو نکالکر اوس شیر
کے جانب پہینکدی شیر ممدوح نے اوس انگشتری کو اپنے منہ مین لے لیا جب کہ حضرت سید عالم معراج
سے تشریف لائے تو حضرت علی نے بعد مبارکبادی کے وہ انگشتری خدمت مبارک مین پیش کی
اوسوقت فرمایا آنحضرت نے جزاک اللہ فی الدارین خیرا یا اسد اللہ الغالب۔ **شیخ
عطار در خسرو نامہ گوید** چو شیر آمد ولی کہ داغ حق داشت ✽ بمردی و جوان مردی
سبق داشت ✽ اسد چون خانۂ خورشید باشد ✽ علی کاشمس از ان جاوید باشد ✽ **شیخ
سعدی شیرازی گوید** کس را چہ زور و زہرہ کہ وصف علی کند ✽ جبار در مناقب او گفت ہل
اتی ✽ شیر خدا و صفدر میدان و بحر جود ✽ جان بخش در نماز و جہان سوز در وغا ✽ فردا کہ ہر کسے
بشفیع زنند دست ✽ مائیم و دست و دامن معصوم مرتضی ✽ **مولانا روم در کلیات
شمس تبریز گوید** شیر ولی خدا شاہ سلام علیک ✽ معدن جود و سخا شاہ سلام علیک ✽ ہمدم
خیر البشر باب شبیر و شبر ✽ راج شمس و قمر شاہ سلام علیک ✽ شاہ شریعت توئی پیر طریقت توئی ✽
حق بحقیقت توئی شاہ سلام علیک ✽ شافع محشر توئی صاحب منبر توئی ✽ ہادی و رہبر توئی شاہ
سلام علیک ✽ صفدر روز غزا صاحب حوض و لواء ✽ والی امر خدا شاہ سلام علیک ✽ قول رسول
بشیر صاحب ذو الفقار ✽ شاہ بیا امام و امیر شاہ سلام علیک ✽ **مولانا احمد جام زندہ پیل**

غرض مہرو گوید اوست کنج حقیقت اسرار ✽ ظاہر و باطنش شدہ یکتا ✽ او بحق قایم است ذات و صفات ✽ او بحق جاہ و داشت بے ہمتا ✽ مظہر نور اوست آدم ہم ✽ گوید الست ہر ہمہ اشیا ✽ از علی شد رضا ہمہ بوید ✽ از علی شد ظہور حق تعالیٰ ✽

بیان لواء الحمد یعنے نشان حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صاحب معارج النبوۃ نے لکہا ہے کہ تفسیر بحر العلوم مین اور روایات اولیاء اہل کشف نے اسطرح تحریر کیا ہے کہ جب آدم علیہ السلام کے جسم مبارک مین روح داخل ہوئی اوسوقت انکو چہینک آئی پس کہا آپ نے الحمد للہ اور جواب آیا اوسکا خداوند کریم کی جانب سے یرحمک اللہ ربک سبقت رحمتی علی غضبی اور لکہا ہے کہ اوسوقت حضرت آدم کی پیشانی مین نور محمدی جلوہ افروز اور متحرک ہوا اسوقت انکو چہینک آئی اور اوس مین سے ایک آواز حضرت آدم نے ایسی سنی کہ جیسے دو موتی کے باہم رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے پس حضرت آدم نے عرض کیا کہ خداوند ایہہ کیسی آواز ہے جواب آیا کہ یہہ آواز تیرے فرزند نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کی ہے پس یہہ سنکر حضرت آدم کو آپکے نور دیکہنے کا کمال شوق اور تمنا ہوئی اسوجہ سے وہ نور پاک آدم کی پیشانی سے دست رحمت کے انگوٹہون مین منتقل ہوا جب حضرت آدم نے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معائنہ کیا تو فوراً اوسکو بوسہ دیا اور آپکی محبت کو اپنے دل مین جگہہ دی اور اس سنت اپنی کو قیامت تک اولاد اپنی کیواسطے قایم کیا اور اوس نور شریف کی برکت سے جسقدر روحین آپ کی اولاد کی آپکے داہنی جانب تہین وہ مرتبہ اصحاب یمین سے مشرف ہوگئین اور جو بائین جانب تہین وہ اصحاب شمال کہلائی اور وہ اس نعمت سے محروم تہین القصہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے نور پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی ناخن مین معائنہ کیا تو خطاب ہوا کہ اے آدم جب کسی شخص کے غیب سے فرزند ظاہر ہوتا ہے تو وہ اوسکو کچہہ ہدیہ دیتا ہے پس تو اس فرزند ارجمند کے ہدیہ مین کیا دیویگا حضرت آدم نے عرض کیا کہ اے بار خدا جو کچہہ تو نے ابتک مجہکو اپنے خزانہ کرم سے عطا کیا ہے یہہی کلمہ الحمد ہے کہ جو میری زبان پر جاری ہوا پس جو کچہہ ثواب اس کلمہ کا تیری بارگاہ سے مجہکو عطا ہووے وہ مین نے اس فرزند ارجمند کو ہدیہ مین دیا اوسوقت اللہ تعالےٰ نے اوس کلمہ حمد کے ثواب سے ایک نشان یعنے جہنڈا پیدا کیا اور اوسکا نام لواء الحمد رکہا گیا اور اوسکو آنحضرت صلعم کی ذات پاک کے ساتہ مخصوص کیا **مناقب ابن مردویہ** مین جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا کے اصحاب جنت کو یاد کرتے تہے پس فرمایا رسول خدا نے بتحقیق اول اہل جنت کا از روئے

داخل ہوگے علی ابن ابی طالب ہے ابودجانہ انصاری نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے فرمایا ہے
جنت اوپر انبیا علیہم السلام کے حرام ہے جبتک کہ جنت مین مین نجاؤن اور جنت حرام ہے اوپر
بیچ امتون کے جبتک کہ میری امت داخل نہووے فرمایا پیغمبر خدا نے کہ سچ ہے مگر نجانا تو نے یا
حق سبحانہ تعالے کا ایک لوار الحمد ہے کہ جسکو جہنڈا کہتے ہین کہ عمود اوسکا یاقوت سے ہے اور اوسپر
اوسکے لکہا ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ وآل محمد خیر البریۃ وصاحب اللواء وامام
القیامۃ علی ابن ابی طالب حضرت جابر کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلعم نے علی مرتضے کو بدین منقبت
ارشاد فرمایا تو علی نے عرض کیا کہ تعریف کرتا ہون مین اوس خدا تعالی کی کہ جس نے بطفیل پیغمبر
علیہ السلام کے مجھکو مکرم گردانا ہے اور صاحب مواہب لدینہ نے طرانی سے ریاض النضرت مین یہہ
حدیث بیان کی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضے سے فرمایا کہ اے
علی تو نہین جانتا کہ مین وہ شخص ہون کہ اول روز قیامت کے بلایا جاؤنگا اور سیدہی طرف
عرش کے کہڑا ہونگا اور لباس سبز جنت کا مجھکو پہناوینگے اور بعد اوسکے سب پیغمبر بلائے جاوینگے
اور جنت کے دروازہ پر بائین جانب کو کہڑے رہین گے اور لباس سبز جنت انکو پہنایا جاویگا۔
اور آگاہ ہو کہ میری امت کا حساب وکتاب قیامت کے روز سب امتون سے اول ہوویگا
اور اے علی مین تجھکو بشارت یعنے خوشخبری دیتا ہون کہ تو اوس روز اول بولایا جاؤنگا اور تیرے
ہاتہہ مین جہنڈا قیامت کا کہ جسکو لوار الحمد کہتے ہین دیا جاویگا اور لباس سبز جنت کا تجکو پہناوینگے
اور تیرے برابر داہنی جانب کو حسنؑ اور بائین جانب کو حسینؑ کہڑے ہونگے یہان تک کہ میرے اور
ابراہیم علیہ السلام کے درمیان زیر عرش تو کہڑا ہوگا اور تمام مخلوق اللہ تعالے کی بروز حشر سایۂ
مین اوس لوار الحمد کے ہوگی کہ درازی اوس نشان کی ایکہزار چہہ سو برس کی مسافت ہے اور سنان
اوسکی یاقوت کی اور قبضہ اوسکا روپے کا ہے اور رجڑ اوسکی مروارید سبز کی ہے اور اوس کے تین
گیسو نور کے ہونگے ایک مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور تیسرا درمیان دنیا کے رہیگا اور اوپر
تین سطرین لکہی ہوئی ہونگی **اول سطر مین** بسم اللہ الرحمن الرحیم **دوسری سطر مین**
الحمد للہ رب العالمین **تیسری سطر مین** لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور درازی ہر
سطر کی ہزار برس کی مسافت ہے **معارج النبوۃ** مین مرقوم ہے کہ جب قیامت کے روز میدان
حشر مین اوس لوار الحمد کو لاوینگے تو ایک منادی یہہ آواز دیگا کہ کہان ہین نبی الامی العربی القریشی
المکی الحرمی التہامی محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین سید المرسلین رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پس حضرت تشریف لاوینگے اور اوس نشان حشر کو اپنے دست مبارک مین لیوینگے بعد اوسکے تمام
انبیا علیہم السلام حضرت آدم سے حضرت عیسے علیہ السلام تک مع جملہ صدیقون وشہیدون وصالحون
اہل عرفان کے اوس لوا الحمد کے گرد اگرد جمع ہونگے اوسوقت ہر فرقہ مذکور کے ہر آدمی کے واسطے
براق وحلہ بہشتی منگا لاوینگے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ایکتاج نور کا
لاوین اور لباس حریر سبز کا آپکو پہنا کر براق مبارک پر سوار کرین اور آپکے آگے ستر ہزار علم اور ستر ہزار
نشان کہڑے کئے جاوین گے اوسوقت حضرت خواجہ عالم اوس علم یعنے لوا الحمد کو اپنے دست مبارک
سے حضرت شاہ مردان شیر یزدان علی ابن ابی طالب کے دست مبارک مین عطا فرماوینگے اور تمام
انبیا علیہم السلام وصدیقین وصالحین اوس جہنڈے کے سایہ مین اپنے اپنے علم اور نشانون کو لیے ہوئے
ساتہہ ساتہہ جلوس مین چلین گے اور ساتہہ خوشی واطمینان کے جنتون عدن مین نزول فرماوین گے
روایت ہے کہ اوسوقت میدان حشر مین حق سبحانہ تعالے فرشتونکو حکم لوا الحمد کے اوٹہانے کا دیگا
مگر ملائیکہ اوسکے اوٹہانے سے عاجز ہونگے پس حق سبحانہ تعالے کی جانب سے ندا ہوگی کہ کہان ہے
علی اسد اللہ الغالب پس آپ تشریف لاوین گے اور اوس لوا الحمد کو مثل گلدستہ کے اپنے دست
مبارک سے اوٹہا کر پل صراط سے گذر جاوینگے اوسوقت حق تعالے ایک ہوا جنت کی بہیجیگا تاکہ وہ ہوا
حضرت علی اور لوا الحمد کو اوٹہا کر فضائے جنت مین لیجاویگی۔ حضرت جابر کہتے ہین کہ پہر فرمایا خواجہ
کائنات نے کہ بشارت ہو تجہکو اے علی کہ بندہ محبت تیری کماحقہ نہین کرتا ہے اور جو کوئی کرے
الفت ساتہہ تیرے تو حق سبحانہ تعالے اوسکو بروز قیامت ہمراہ میرے اوٹہاویگا اور پڑہی یہ
آیت ان المتقین فی جنات ونہر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر۔ ترجمہ بالتحقیق پرہیزگار
جنت مین ہین اور نہرین رواں ہین نشیمن صدق کی نزدیک بادشاہ بڑی قدرت والیکے **فقط**
تا چند عذاب ہیچ خاشاک وخسے ۔ وزفرط ہوس بہر طرف چون مگسے ۔ گر قرب خدا خواہی اے سالک
راہ ۔ از دوستی علی گزین تا برسے ۔ منقول ہے کہ اوس لوا الحمد مین جلاجل اویزان ہونگے اور
ہر ایک جلاجل مین ایک نور کا قبہ ہوگا اور ہر قبہ مین ایک حور نہایت جمیلہ بیٹہی ہوگی اور اونمین
سے ہر ایک کے ہاتہہ مین ایک چٹہی ہوگی جسمین اوس شخص کا نام کہ جس سے وہ حور منسوب کیگئی ہوگی
تحریر ہوگا پس ہر ایک حور اون لوگون مین سے جو لوا الحمد کے نیچے ہونگے اپنے اپنے نامزد کو ہاتہہ
بڑہا کر اوٹہالیگی اور نہایت ناز واکرام سے اپنے برابر تخت پر بٹہالے گی۔ روایت ہے کہ اوسدن روز
قیامت کے وہ علم حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کے سر مبارک پر مثل تاج کے ہوگا اور جملہ اولیا اللہ

مثل جواہرات کے اوس عالم مین ہونگے اور ثابت ہوا ہے یہہ امر کہ جبتک وہ نشان مقامات قیامت
مین ظاہر رہیگا تو اوسوقت تک اہل دوزخ پر عذاب کے تخفیف رہیگی اور جب اوس علم کو اوٹھا کر
جنت مین لیجاوینگے تب اہل دوزخ پر عذاب کے شدت ہوگی اور جنات دوزخ بند کردی جاوینگے
اوسوقت لوگون کو اس لواء الحمد کے قدر اور منزلت معلوم ہوگی **معارج النبوۃ** مین مذکور ہے
کہ ایکروز خواجہ عالم رسول کریم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے واسطے بہت سا
جہیز جمع کیا تہا اور اپنے داماد کے واسطے ایک تاج بنایا کہ جس مین ساتہہ سو موتی نہایت قیمتی آویزان
تہے جب حضرت علی علیہ السلام نے یہہ بات سنی تو حضرت فاطمہ علیہ السلام کے پاس تشریف لائے
اور یہہ سب حال بیان کیا اوسکے سننے سے حضرت فاطمہ نے یہہ خیال کیا کہ شاید علی کے دل مین یہہ
بات آئی ہوگی کہ ایک پیغمبر تو حضرت سلیمان علیہ السلام تہے اور ایک پیغمبر ہمارے آنحضرت ہین
حضرت سلیمان کے بیٹے کے واسطے تو یہہ سامان تہا اور آنحضرت صلعم کے بیٹے ایسے بے سروسامان ہیں
اور حضرت سلیمان کے داماد کی پاس ایسا تاج تہا اور آنحضرت صلعم کے داماد کو ایسے فقیری اور
مفلسی ہے یہہ امر خیال کرکے حضرت فاطمہ علیہ السلام خاموش ہوگئین اور اس بات کو اپنے دلمین
پوشیدہ رکہا جب آپکا انتقال اس جہان سے ہوا تو ایک شب حضرت علی علیہ السلام نے حضرت
خاتون جنت کو خواب مین دیکہا کہ آپ بہشت کے صدر مقام مین ایک تخت مکلف پر نہایت ناز
اور اعزاز کے ساتہہ رونق افروز ہین اور حوران بہشتی چارون طرف آپکے صف بستہ کہڑی ہین
اور آپکی سامنے ایک لڑکی نہایت حسینہ اور جمیلہ دو طبق پُر از گوہر و یاقوت بطور نوچہاور کے ہاتہہ
مین لئے ہوئے اس امر کے منتظر کہڑے ہے کہ آپ اوسکی طرف دیکہین پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
پوچہا کہ یہہ کس کی لڑکی ہے حضرت فاطمہ علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہہ حضرت سلیمان کی دختر ہے
حق تعالے نے بعوض اوس خطرہ کے کہ جو میری دل مین پیدا ہوا تہا اس لڑکی کو میری خدمت
مین متعین کیا ہے جب قیامت کے دن لواء الحمد آپکو دیوینگے تو وہ مثل تاج نور کے حضرت علی کے
سر مبارک پر ہوگا اوسوقت آواز دینگے کہ اے علی یہہ تاج بہتر ہے یا کہ تاج داماد سلیمان کہ جس کا
ذکر تو نے حضرت فاطمہ سے بطور استعجاب کے کیا تہا **حکیم خواجہ سنائی قدس سرہ** در
حدیقہ گوید آن ز فضل آفت سرائے فضول ؛ ان علمدار و علمدار رسول ؛ ان خدا کردہ در رہ
تسلیم ؛ ہمچو پدرم لیسہ چو ابراہیم ؛ ملکم تسلیم را خلیل بشرط ؛ در گہہ شرع را وکیل بشرط ؛ شنیدہ ز دست
تاویل ؛ گشتہ مکشوف بر دلش تنزیل ؛ آنکہ در شرع تاج دین او بود ؛ زانکہ در سد دین حق گزین او بود

شرف چون نبی گرد او بود	صد حدیث و صد رمز او بود	آل یاسین شرف بدو دیده
ابود او را بعلم بگذرد	فرش توحید جان ستش بود	سید اسلام تیغ دستش بود
اید آن سید ه جبرئیل امین	لافتا گرده مر ورا تلقین	ذو الفقار که از بهشت خدائے
بفرستاده بود و عرش شد ہے	تا نبی کردگار حیدر بود	صاحب ذو الفقار حیدر بود

مولانا روم در کلیات شمس تبریز گوید

ای لقا شاہان اولیاست	آنکه نورش مشتق از نور خداست	ای که مارس دیده روشن بدین
علم و جانش جسم و جان مصطفےٰ است	رہنماے اولین و آخرین	آنکه دائم با خدائے کبریاست
هر که بے مہرش بود مردود دین	بے تکلف از گروه اشقیاست	از ضیاے آفتاب روے او
آفتاب و ماه را نور ضیاست	تا بنوسد گردنعلین دلدلش	هفت چرخ نیلگون پیشش دو تاست
از صفاتش اولیا حیران شده	ذات پاکش فیض بخش انبیاست	قل تعالوا از حقش آمد خطاب
نور رسول الله علیؑ بابہاست	اوست سلطان حقیقت بے سبب	بر در قدرش ہمه شاہان گداست
در غریبت عالمانرا او دلیل	در طریقت عارفانرا پیشواست	محرم اسرار حی ذو الجلال
نام پاکش مرتضےٰ در ایلیاست	بعد او باشد حسنؑ میر و امام	آنکه در بحر علم بل آتے است
بعد از دیگر امام مومنان	افضل و اکمل شهید کربلاست	من مطیع عابد ثم از یقین
باقر در رہ امام و مقتداست	مقتدائے مومنان د متقی	جعفر صادق امام با صفاست
موسے کاظم شه عالی نسب	آنکه فرزندش علی موسے رضاست	چشم جانم روشن از مہر تقی ست
آنکه مہرش درد لہا را دواست	مر نقی را دان امام پاک دین	والئے حق رہنمائے اولیاست
روز و شب دارم ہوائے عسکری	در دلم مہر ولی با ولاست	آن محمد مہدی صاحب زمان
جنبذ جانے که با وے آشناست	التجا او رد بدل شان شمس دین	آنکه مولا را بمعنے رہنماست

باب چہارم در فضائل بتول حضرت فاطمه زہرا علیہا السلام

جان تو اے عزیز کہ حضرت فاطمه زہرا علیہا السلام سب عورتوں سے افضل اور بہترین خلایق ہین بعد پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امام مالک نے کہا ہے کہ فاطمه علیہ السلام جگر پارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین پس مین کسیکو برابر اونکے نکرونگا اور شیخ جلال الدین سیوطی نے بیچ کتاب خصایص کے امام علم الدین عراقی سے نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمه اور بہائی اونکے حضرت ابراہیم بالاتفاق افضل ہین خلفاء اربعہ سے ایسا ہی مذکور ہے تکمیل الایمان مین اور بہ تحقیق ثابت ہوا کہ حضرت فاطمه علیہ السلام سب سے زیادہ مشابہ

تہیں ساتھ رسول خدا کے صورت اور سیرت اور شکل اور شمایل مین بعضے علماء نے کہا ہے کہ کسی نے اطلاع
حقیقت محمدیہ کے نہین پائی مگر فاطمہ علیہا السلام نے حقیقت محمدی کو ایکبار دیکہا ہے اور روایت ہے
حضرت علی علیہ السلام سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بتحقیق حق تعالے نے دور کیا
ہے دختر میری فاطمہ علیہا السلام کو اور اوسکی اولاد کو اور دوستداران اولاد اونکی کو آتش دوزخ
سے اور اسیوجہ سے نام آپکا فاطمہ رکہا گیا۔ اور ذخایر عقبےٰ مین وارد ہے کہ جب حضرت فاطمہ علیہا السلام
آتی تہین رسول خدا کے پاس تو حضرت پیغمبر علیہ السلام واسطے تعظیم اونکی کے کہڑے ہوجاتے تہے اور دونو
ہاتہہ فاطمہ علیہا السلام کے پکڑکر بوسہ دیتے تہے درمیان دونون آنکہون کے اور اونکو اپنی جگہہ پر بٹہاتے تہے
اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ علیہا السلام کے گہر مین تشریف لاتے تو حضرت فاطمہ
کہڑی ہوتی تہین اور دونون ہاتہہ مبارک آنحضرت کے پکڑکے بوسہ دیتی تہین اور اپنی جگہہ پر بٹہاتی تہین
پس اسیطرح سے مشکوۃ اسماء الرجال شاہ عبد الحق دہلوی مین لکہا ہوا ہے اور کہا امام سبکی نے بتحقیق فاطمہ
افضل ہین مادر اپنی خدیجہ سے اور حضرت عائشہ سے اور کہا حافظ ابن حجر مکی نے کہ حضرت فاطمہ افضل
ہین حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ سے بالاجماع اور شیخ اکمل نے امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت
عائشہ بعد حضرت خدیجہ کے افضل ہین تمام نساء عالمین سے اور بعض احادیث دلالت کرتی ہین اس امر
پر کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام افضل ہین حضرت مریم سے چنانچہ طبرانی نے حضرت ایوب انصاری
رضی اللہ عنہ سے اور حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ ایک وقت ہوگا دن قیامت کا کہ ندا کئے جاوینگے اہل محشر کہ پوشیدہ کرو اپنی آنکہونکو کہ حضرت فاطمہ
بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیجاوین ساتہہ ستر ہزار حورونکے اور تشریف لیجاوینگی
مانند برق کے معارج النبوۃ مین مسطور ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے
فرمایا کہ مبارک ہو تجہکو اے علی اس بات کی کہ خدا تعالے نے آسمان پر تیرا عقد باندہا ہے ساتہہ فاطمہ کے
مجمع مین تمام فرشتونکے اور آج ایک فرشتہ کہ نام جسکا شیطائیل ہے آیا اور مبارکبادی دی عقد کی طرف
سے خدا تعالے کی اور مہر فاطمہ کا شفاعت گنہگاران امت میری قرار پایا ہے **خواجہ سنائی**
قدس سرہ گویند۔ عقد او با بتول در سلوی ٭ بود در زیر سایۂ طوبی ٭ نے کہ این عقد پیش از زمین
بودش ٭ و از ازل تا ابد قرین بودش ٭ پس یہہ ایک ہی فضیلت حضرت علی اور حضرت فاطمہ علیہا السلام
کی تمام افراد بشر پر سواے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثابت ہے کہ آجتک کسیکو مخلوقات مین سے
حاصل نہین ہوئی اور نہ ہووے اور یہہ بہی بخوبی روشن ہے کہ حضرت خاتون قیامت کا مہر آزادی

بخشش باب ہے لیں اللہ تعالیٰ فرمایا ہے سوال حضرت فاطمہ علیہا السلام کو فاطمہ کسواسطے کہتے ہیں۔
جواب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ فاطمہ نام اسواسطے رکھا ہے کہ وہ اور دوست اوسکے آتش دوزخ
سے جدا کئے گئے ہیں سوال بی بی فاطمہ کو زہرا کسواسطے کہتے ہیں جواب اسواسطے کہ حضرت خاتون جنت
جب محراب میں سے ظاہر ہوتی تھیں بیرہ ہیں سوال حضرت بی بی عالم کو بتول کسواسطے کہتے ہیں جواب
اسواسطے کہ آپ نے دنیا کو قطعی ترک کر دیا تھا اور انقطاع اپنا تمام اللہ تعالیٰ اور عقبےٰ کی طرف تھا سوال
کیا حکمت تھی کہ حضرت مصطفےٰ علیہ السلام نے سلطنت و خلافت فرزندان زہرا علیہا السلام کو تفویض نفرمائی
جواب اول یہہ کہ کام امارت کا جالب جنگ و عداوت کا ہے اور کوئی دانشمند نہیں چاہتا ہے کہ لوگ اسکی
اولاد کی دشمن ہوں دویم یہہ کہ دوستی سادات کی ایمان اور نجات آخرت کی ہے اور دشمنی سادات کی کفر
ہے اور دخول نار جہنم ہے اور طبیعت لوگونکی اس طرح پر ہے کہ بسبب طمع ملک و مال و دولت دنیا کے عداوت
اور بغض و کینہ و حسد سے پیش آتے ہیں پس سلطنت سے فقیری اولے ہے سویم یہہ کہ بادشاہی عقبےٰ کی کہ ہمیشہ
رہنے والی ہے وہ اونکے واسطے حکم ہے ساتھ دنیا ناپائدار کے مشغول نہوں اسواسطے آنحضرت نے حضرت
فاطمہ علیہا السلام کو کنیز تک نہیں دی اور لوگوں کو مال و دولت بخشتا ہے۔

باب پنجم در بیان فضیلت حضرت امام حسن و حسین علیہما السلام

جانو تم اے دوستان صادق اہلبیت رسول الثقلین کہ فضایل امام کرامین حضرت حسنین علیہما السلام احادیث
اور آیات قرآن مجید سے بکثرت ثابت اور وارد ہیں لیکن اس رسالہ مختصر میں بہت تھوڑے بیان کئے جاتے
ہیں۔ احمد ترمذی حاکم ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی حضرت عمر فاروق اور جابر اور حضرت علی
اور ابو ہریرہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم اور براء بن عدی بن حاتم طائی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم
اور ابن عساکر حضرت عایشہ صدیقہ اور ابن عباس اور ابن الاخضر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہم سے روایت
کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حسن و حسین بہشت کے جوانوں کے سردار
ہیں اور طبرانی کی روایت میں یہہ بھی ہے کہ بارخدایا میں اونکو دوست رکھتا ہوں تو بھی دوست رکھ
اور ابن عساکر ابن عباس سے سابق کی روایت میں یہہ مضمون زیادہ لایا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جو شخص
میرے جگر گوشہ حسن و حسین کو محبوب رکھے تو میں اوسکو دل و جان سے محبوب رکھتا ہوں اور اونکے دشمن
میرے دشمن ہیں اور طبرانی کبیر میں اور ابو نعیم فضایل صحابہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے فرمایا کہ سوائے عیسےٰ اور یحییٰ
علیہما السلام کے جتنے نبی دنیا میں ہوئے ہیں انکی اولاد میں کوئی نکوئی نبی ضرور ہوا ہے لیکن میری اولاد میں

کوئی نبی نہیں ہوگا ہان البتہ یہہ دونون میرے فرزند جوانان اہل جنت کے سردار ہین اس مطلب یہہ ہے کہ
سلسلہ نبوت انبیا کی اولاد سے قایم رہا مگر چونکہ میری اولاد مین نبوت نہوگی اسواسطے کہ خاتم نبوت و رسالت
مجھی پر ہوا ہے پس باوجود اس بات کے کہ میرے فرزند نبی نہین ہین لیکن وہ تو بھی جنت کے جوانون کی سردار ہین

فائدہ اس حدیث کے راوی بہت سے ہین اور یہہ جملہ خطبہ مین بھی پڑھا جاتا ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ
پیغمبر خدا نے اس حدیث کو انبیا علیہم السلام کے علاوہ سے بیچ حق امام حسنین علیہ السلام کے فرمایا کہ یہہ سردار ہین
اہل جنت جوانون کے ہین اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ جنت مین سب جوان ہونگے کوئی بوڑھا نہوگا اور کوئی شخص
اس مین مستثنیٰ ہے اور یہہ بھی معلوم ہے کہ خلفاء راشدین بیشتر اہل جنت ہین اور غالباً یہہ سرداری تمام اہل جنت
کو گھیرے ہوئے ہے تاہم اگر کوئی شخص اپنے اعتقاد مین خلفاء راشدین کو مستثنیٰ رکھے کچھہ حرج نہین ہے ترمذی
اور طبرانی حضرت اسامہ سے روایت کرتے ہین کہ مین ایک رات کو کسی کام کیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت حاضر ہوا تو دیکھا مین نے کہ آپ کپڑے پہنتے ہین اور اسکے بیچ مین کوئی چیز چھپا بھی رکھے ہین جسکو مجھکو
معلوم نہوا مگر جب آنحضرت اوس کام سے فارغ ہوئے تو مین نے عرض کیا کہ کپڑون مین آپ کے کیا چیز ہے جو چھپی تھی
اوسوقت سرور عالم علیہ السلام نے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ دونون زانون پر دونون صاحبزادے تشریف
رکھتے ہین پھر فرمایا حضرت رسول خدا صلعم نے کہ یہہ دونون میرے فرزند میری دختر کے فرزند ہین اے
بارخدا مین انکو دوست رکھتا ہون تو انکو دوست رکھہ اور اونکے دوستو نکو دوست رکھہ۔ ابی شیبہ اور
طبرانی اپنی کتابون مین ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا ابوہریرہ سے کہ مین
حسن وحسین کو دوست رکھتا ہون تجھکو بھی مناسب اور لایق ہے کہ انکی دوستی کو سب کے دوستی پر ترجیح
دے اور اونکے دشمنو نکو اپنا دشمن سمجھہ اور دشمنی رکھہ طبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص میری دوستی کا دم مارے وہ پہلے حسن وحسین کو دوست رکھے
احمد وابن ماجہ وحاکم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جسنے حسن وحسین کو دوست رکھا گویا اوس نے دوست رکھا مجھکو اور جسنے اون سے دشمنی کی گویا اوس نے
مجھسے دشمنی کی بخاری اور مسلم اور ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مین ایک روز
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ہو لیا مگر خلاف عادت راہ مین مجھسے کوئی بات نہ ہوئے اور نہ مین
آپ سے کچھہ بول سکا یہانتک کہ آپ بنی قینقاع کے بازار تک پہنچے اور واپس ہو کر حضرت فاطمہ علیہا السلام
کے گھر مین تشریف لیگئے اور فرمایا کہ بچہ کہان ہے ابوہریرہ کہتے ہین کہ مین دروازہ پر کھڑا ہوا یہہ سوچتا تھا
کہ انکو جو استقدر عرصہ ہوا شاید حسن علیہ السلام کی والدہ حسن کے غسل مین مصروف ہونگی اور کپڑے پہناتی ہونگی

ان کے ... ایسی ... ہوئی تھی کہ آپ حسن علیہ السلام کو اپنی گردن مبارک پر سوار کر کے باہر
نکلے اور فرمایا الٰہی خداوندا میں اس بچہ کو دل و جان سے محبوب رکھتا ہوں تو بھی محض اپنے فضل سے
اسکو دوست رکھ ... رضی اللہ دوسری روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ میں اسکے دوستدار کو
دوست رکھتا ہوں اور ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ اوس روز سے امام حسنؑ کے سوائے مجھے اور کوئی زیادہ محبوب نہ
معلوم ہوتا تھا۔ شرف النبوۃ ابو داؤدی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے امام حسنؑ و امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جس نے مجھکو اور ان دونوں کو کہ میرے بچے ہیں اور انکی
ماں اور باپ کو دوست رکھا وہ ضرور قیامت کو میرے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا اور اور یہی فرمایا کہ جس نے
ہماری اہلبیت کی محبت کا تعویذ جان کرکے اپنے بازو پر باندھا اور جو کوئی اونکی محبت میں مرا یا مار گیا اوسکے
بہشت میں داخل ہونیکا میں ضامن ہوں اور یہی ابو سعید رضی اللہ عنہ نے شرف النبوۃ میں حضرت علی مرتضےٰ
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اول بہشت میں اے علی تو اور
فاطمہ و حسن و حسین داخل ہونگے پس میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور ہمارے دوست اوسوقت فرمایا
کہ تمہارے دوست پیچھے تمہارے ہونگے پس یہاں سے معلوم ہوا کہ محبت رکھنے والے اہلبیت کے ہمراہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اہلبیت کے داخل بہشت ہونگے صلوٰۃ اللہ وسلام علیہم اے بار خدایا
ہمکو بھی شرف محبت نبی اور اہلبیت علیہم السلام سے مشرف فرما ۔ الٰہی تو بحق این پنجتن ۔
کنی زیر اقدام شان حشر من

خواجہ سنائی در حدیقہ گوید

ای خداوند فرد بی ہمتا	حرمت این رسول راہ نما	کہ مرا زین گروہ برہانے
تا گذارم جہان بآسانے	گرچہ دارم گناہ بسیارے	نیستم در خزانہ بازارے
دو سبب را امید میدارم	گرچہ آلودہ و گنہگارم	گر نجاتم دہی بدین دو سبب
این چنین جمع بے خبر یارب	آن یکے حب خاندان رسول	حب آن شیر مرد جفت بتول
وان دگر بغض آل بوسفیان	کہ از ایشان بدو رسید زیان	مر مرا زین سبب نجات دہی
وز جہنم مرا برات دہی	مایۂ من بروز حشر این ست	ظن چنان آیدم کہ این دین ست
[illegible] کہ بندہ چون گران	نیست اندر شمار بے خبران	خاصہ بغض رسول باز پسین
آن ز پیغمبران ہمین وگزین	گر تو بر ظالمان نبخشائے	ظالمان را چرا بہ فرمائے
خاصہ بر ظالمان آل رسولؐ	آنکہ ایمان نکردہ اند قبول	گر درست این عقیدہ و مذہب
ہم برینہا بداریم یارب	گوئی این اعتقاد مجد و دست	جملہ بر گفتمش انچہ مقصود است

[illegible] اشعار خواجہ شیخ فرید الدین عطار قدس [illegible]

شکر بیحد با جہان جان لطیف [illegible]
بر آل محمد آن [illegible]
ز بیہ ابلہ اگر باشد قبولت
کہ کار خویشتن دشوار کردند
مصاحب علی و آل اولیس

چنین باشد جزای برادرش
سر فرزند پیغمبر بریدن
حیائے از خدا و از رسولت
ترا گر حب ایشان است در دل
تو دانی ای برادر دو دان دیگر کس

[illegible]
[illegible]
[illegible] در حق آن اجماع کردند
بود حشر تو با ایشان [illegible]

ترمذی میں وارد ہے کہ ابن
الاحضرے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت پیغمبر خدا کی خدمت میں ہم
لوگ حاضر تھے کہ اتنے میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام باو دیدۂ پرنم تشریف لائیں حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کہ اے جان پدر تم کیونکر رنجیدہ ہوا اور کسنے تمکو رولایا ہے عرض کیا
کہ اے بابا جان آپ کے فرزند کہیں باہر چلے گئے ہیں نہیں معلوم کہ کہاں گئے پس فرمایا کہ اے میری بیٹی
مت رو اللہ خدا تعالے حسن و حسین کے حال پر مہربان ہے اسکے بعد حضور اقدس نے دعا فرمائی کہ اے
بار خدا اگر حسن و حسین جنگل میں ہوں تو بھی انکی حفاظت فرما اور اگر دریا میں ہوں تو بھی سلامتی کے ساتھ
انکو واپس لا پس اوسیوقت جبریل امین نے آنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ غمگین نہوں حسن و حسین
دین اور دنیا کے سرتاج ہیں اور انکے ماں باپ دین اور دنیا والوں سے بہتر اور افضل ہیں آپ کے یہ
دونوں صاحبزادے بنی نجار کے باغ میں ہیں خدا تعالے نے اول ہی انکی حفاظت کی واسطے ایک فرشتہ
بھیجا ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ یہہ بات سنکر حضور اقدس کھڑے ہوئے اور ہم لوگ بھی آپکے ساتھ ساتھ
اوس باغ میں کہ جہاں حسنؑ و حسینؑ کھیل رہے تھے پہنچے پس آپنے امام حسنؑ کو گلے سے لگایا اور امام حسینؑ
کو ایک فرشتہ نے گود میں اٹھا لیا اور سب صحابہ دیکھ رہے تھے حضرت ابوبکر اور ابو ایوب انصاری
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ تکلیف نہ فرماویں صاحبزادوں کو ہماری گود میں دیدیں پس حضور
اقدس نے فرمایا کہ تم سا بھی نہیں سنا ہے کہ حسن و حسین دین اور دنیا میں بزرگ ہیں اور انکے ماں باپ
اہل دنیا اور دین سے بہتر اور افضل ہیں اور پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو بزرگی خدا تعالے نے انکو
عطا فرمائی ہے آج میں اسکا اظہار تمہارے روبرو کرتا ہوں پس یہہ فرماکر یہہ خطبہ پڑھا کہ اے لوگو کیا
میں تمکو اوس شخص کی فضیلت سے آگاہ نکروں کہ جنکی نانا اور نانی تمام لوگوں سے بہتر اور افضل ہیں
اوسوقت سب حاضرین نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمائیے پس فرمایا کہ تمام آدمیوں سے بزرگ
حسن و حسین ہیں کہ انکے نانا رسول خدا اور انکی نانی خدیجہ کبریٰ بنت خویلد ہیں اور پھر فرمایا کیا میں تمکو

[illegible] سب سے برگزیدہ زیادہ ہین عرض کیا فرمائیے یا رسول اللہ پس
[illegible] حسن و حسین ہین کہ جنکے باپ علی مرتضیٰ علی ابن ابی طالب ہین اور اونکی ماں فاطمہ زہرا بنت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہین [illegible] پھر فرمایا کیا خبر دون مین تمکو اوس شخص کی کہ جنکے چچا اور پھوپھی بہتر عالم
ہین عرض کیا بتلائیے یا رسول اللہ فرمائیے پس فرمایا وہ حسن و حسین ہین کہ اونکے چچا جعفر طیار ابن ابی طالب
اور پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب ہین پھر فرمایا کہ مین تمکو ایسے شخص سے اطلاع دیتا ہون کہ جو افضل ترین
خلائق ہین باعتبار اپنے ماموں اور خالہ کے لوگون نے عرض کیا کہ فرمائیگا آپ نے فرمایا وہ حسن و حسین ہین کہ
ماموں اونکے قاسم ابراہیم ابن رسول اللہ اور اونکے خالہ زینب بنت رسول اللہ ہین اور آگاہ ہو کہ
اونکے ماں باپ اور نانا اور نانی اور چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ اور وہ خود بہشت کے سب اہل جنت
ہین اور وہ شخص کہ جو اونکو دوست رکھے وہ بھی جنتی ہے اور وہ شخص بھی جو اونکے دوستونکا دوست ہووے
جنتی ہے بیت سعدی اگر عاشقی کنی و جوانی ❊ عشق محمد بس است و آل محمد ❊ **حضرت سید**
محمد محی الدین عبد القادر جیلانی غوث الاعظم قدس سرہ گوید - غلام حلقہ
بگوش رسول ساداتم ❊ زہے نجات نمودن حبیب آباتم ❊ کفایت است ز روح رسول اولادش ❊
ہمیشہ در دو جہان جملہ مہماتم ❊ اور اکثر محدثین اور راویون نے عبد اللہ ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اہل اسلام کو فتوحات ہوئے
تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دستر خوان چمڑیکا بچھوا کر فتوحات کو رکھا تا کہ تقسیم کرین اتنے مین
حضرت امام حسن علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے مسلمانون کے خلیفہ اور رسول اللہ کے
نائب ہمارا حصہ ہمکو دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہایت شفقت اور دلجوئی کے ساتھ ایکہزار درہم
آپ کے ہمراہ کر دیئے اسکے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف لائے انکو بھی ایکہزار درہم عنایت
فرمائے اسکے بعد حضرت عمر کے فرزند عبد اللہ آئے اونکو پانسو درہم دیکر رخصت کیا عبد اللہ نے عرض
کیا کہ اے مسلمانون کے خلیفہ آپ مجھکو دیکھتے ہین کہ مین کیا جوانمرد ہون اور کیسے کیسے جہادون مین
شریک ہوا ہون اور حسنین تو اوسوقت مین مدینہ کی گلیون مین کھیلتے پھرتے تھے اونکو تو آپ نے ہزار ہزار
درہم عطا فرمائے اور مجھکو صرف پانسو درہم دیئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے افسوس اور حسرت سے فرمایا
کہ اے جان پدر تو اپنے باپ اور ماں اور نانا اور نانی اور چچا اور پھوپھی حسن اور حسین کے جیسے پیدا کر
تب تو بھی ہزار درہم کا مستحق ہوگا ورنہ چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے کیا فائدہ اونکے باپ حضرت علی
اونکی والدہ فاطمہ زہرا اونکے نانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی نانی خدیجہ کبریٰ اونکے چچا

پس آنحضرت صلعم نے حضرت علی کو روانہ کیا اور فرمایا کہ سورۂ برات کو ادن سے لیکر احکام رسالت
سے ادا کرو چنانچہ حضرت علی نے بموجب فرمانے کے عمل کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خدمت میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھسے کیا قصور صادر ہوا کہ یہ سورہ مجھسے
مجھسے لیلی گئی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ جبرئیل امین وحی لائے کہ یہ
کام تجھ کو یا مثل تمہارے کوئی کرے پس علی مرتضے کو حسب الحکم رب العزت کے مامور کیا اور نیز حضرت
علی علیہ السلام کو حق تعالے نے والی تمام امت کا بیان فرمایا **قولہ تعالے** اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ **ترجمہ** یعنے والی تمہارا خدا ہے اور رسول
اور وہ مومن کہ جنھنے قایم کی نماز اور زکوۃ ادا کی رکوع میں۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ زکاۃ حالت رکوع میں
سوائے حضرت علی کے کسی نے اصحاب سے ادا نہیں کی اور ولی کے معنے اولیاء اللہ نے والی کے بیان کئے ہیں۔

مولانا روم در کلیات شمس تبریز گوید۔ مرتضے را دان امام پاک دین ؛ والی حق رہنمائے
اولیا است ؛ التجا او رو بدیشان شمس دین ؛ آنکہ مولے را بمعنے رہنما ست ؛ اور دیگر بہت سی آیات
حق تعالے نے بیچ شان علی مرتضے علیہ السلام کی تصریح کے ساتھہ فرمائی ہین مثل يُوفُونَ بِالنَّذْرِ الخ وَمَنْ
كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ و رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ الخ و قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا الخ کہ جنکا بیان اوپر گذرا ہے

مولانا روم گوید آن رسول مصطفا کہ خداوند بقرآن ؛ بنواخت ہچند آیت بشنو علی بود ؛ راہی کہ
بیان کرد خداوند در الحمد ؛ آن رہبر وان راہ کہ بنمود علی بود ؛ آن فارس میدان ریاضت کہ ببردی ؛
گوی سبق از عالم بربود علی بود ؛ آن شہ کہ بشمشیر وے از آئینۂ دین ؛ زنگ ستم و بدعت بزدود علی بود ؛
اور بہی آنحضرت صلعم نے شرح ان آیات کے درمیان مسلمانون کے بیان فرمائی ہے اور نیز آنحضرت صلعم نے
دربارہ مرتضے علی علیہ السلام کے صدہا احادیث پاک بیان فرمائی ہین جیسا کہ فرمایا **حدیث** انا سيد
ولد آدم و علی سيد العرب اور مراد عرب سے اہل اسلام ہین نہ کفار بلکہ اکثر بار درختون اور پتھرونسے
یہہ آواز صادر ہوئی ہے اور بہی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ علی منی وانا منہ اور ایکروز آنحضرت صلعم نے
واسطے حضرت علی مرتضے کے درمیان مسلمانون کے فرمایا کہ مرحبا یا سید المسلمین و امام المتقین
چونکہ سیادت المسلمین و امامت المتقین خاصہ ذات آنحضرت کا ہے اور حق تعالے نے بہی حضرت علی کو
درمیان آیۂ مباہلہ نفس پیغمبر کا فرمایا پس اسیواسطے آنحضرت صلعم نے بہی وہی اوصاف جو آپکی ذات
مین تہے واسطے حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے بیان فرمائے اور حال سرور کائنات کا یہہ تہا کہ فرمانے
مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى اور یہہ روز غدیر کے فرمایا **حدیث** من كنت مولاه فعلى مولاه چنانچہ اس

...ت کے تفسیر ہو اور اگلی نحوی پر ہو وہ شریف مثنوی کے بیان فرمائی ہے اور حضرت شیخ محی الدین عربی قدس
سرہ نے بیچ ایسی اثبات کے کچھ جدا لکہا ہے غرضکہ صدہا حدیث پاک اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جیسے
فضائل و فضیلتا پر تمام اہل اسلام کے ظاہر ہو رہے ہیں جیسا کہ صحاح میں حافظ ابونعیم حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای ابوہریرہ درمیان
میری اور حقتعالی کی دربار علی مرتضی یہہ عہد او پیمان قرار پایا ہے کہ علی بندگان خداتعالی اور میری
امت کو راہ ہدایت کی دیکھانی والا ہے اور محل نور ایمان کا ہے اور وہ امام ہے اور ستون میری کلام
نور بخشنے والا ہے اون لوگون کا کہ جو فرمان برداری میری میں پس یہہ وجہ فضیلت امیرالمومنین علی
مرتضی علیہ السلام کی ہے وجہ سوم امام یا خلیفہ کرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر
پر وقت وفات واسطے نماز کے سوا ایسا ہی نہیں ہے بلکہ قبل از وفات کے فرمایا کہ مجکو کاغذ اور قلم اور دوات
دو تاکہ میں تمہاری واسطے وصیت لکہون کہ اوسکے سبب سے ضلالت میں نہ پڑو اسباب کو لشکر اصحاب
میں شور اور غل پڑا اوس سے آنحضرت متغیر ہوی اور سب کو مسجد سے باہر کیا بعد اوسکے وفات پای چنانچہ
یہ مشہور ہے پس تمام اصحاب سقیفہ بنی سعد کی طرف گئے اور شورہ خلافت کا کیا اور کسیکو خلافت
کا اجماع نہ کیا بلکہ یہہ کہتے تہے کہ ایک مہاجر اور ایک انصار میں سے امیر کرنا چاہیے غرضکہ دوپہر تک یہہ ہی
ہنگامہ گرم رہا آخر بہت رد و کد کے بعد خلافت حضرت ابوبکر پر قرار پائی اور اوس ہنگامہ گفتگو میں حضرت
عمر فاروق نے اول واسطے بیعت کے ہاتہہ بڑہایا اور بیعت کی اوسکے بعد دیگر سب اصحاب حاضر الوقت
نے بیعت کی اور بعد دفن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری روز صحابہ اور خلیفہ
نے حضرت علی کو واسطے بیعت کے طلب کیا پس گفتگو بہت ہوی اسکے بعد حضرت علی نے اپنی
عصمت اور بزرگی اور استحقاق جانشینی رسول اللہ اور حسب و نسب اور قربت ساتہہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر اور باطن کے پیش کی بجز خاموشی کی کسی اصحاب نے جواب
نہ دیا بلکہ اقرار فضیلت حضرت مرتضوی کا کیا اگر اوپر خلافت یا امامت واسطے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اشارہ پایا ہوتا تو ضرور تہا کہ وقت
مباحثہ کے پیش کرتے بلکہ فضیلت حضرت علی کو سب نے قبول کر کے کہا کہ یا علی ہم کو
گمان ہوا تہا کہ آپکی خواہش طرف ریاست اور عادت نکے نہیں ہے بسبب
خانہ نشینی کے بعد کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا علی فضیلت

اسکے پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ دشمنی ہوئی کہ وہ خیر البشر بعد الانبیاء کی حجت ہوئی جب کہ جنگ احد میں
جنگ خیبر وغیرہ سے ظاہر ہے جنگ احد میں جب لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنہا چھوڑا
تو حضرت علی مرتضی کی اور آنحضرت نے اوسوقت فرمایا یا علی کیون نہین گیا تو ساتھ یارون کے
تب عرض کیا یا رسول اللہ اکفر بعد الایمان یعنے کیا مین کافر ہو جاتا بعد ایمان لانے کے پس حضرت
علی مرتضی علیہ السلام نے ایسے جانفروشی دکھلائی کہ حق تعالی نے اونکے واسطے ذوالفقار اوتارا اور علی کو عنایت
فرمائی اور فرشتون کو حکم صادر ہوا کہ پکارین ندا اور ندا کی فرشتون نے لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار
چنانچہ ان مراتب کی تصدیق اولیاء اللہ کے کلام سے ظاہر ہوتی ہے حضرت خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ
آنکہ در شرع تاج دین او بود ٭ زانکہ در دین حق گزین او بود ٭ خواب آرام مرّہ و عنتر کردہ در سقر عقل
وزیر ٭ بود تیغ از زبان گوہر پاش ٭ کہ بدو کرد علم عالم فاش ٭ کری ذوالفقار بران بود ٭ کافت جان شیر مردان
بود ٭ سیر تیغ او بند ذوالفقار زبان ٭ کردہ یک تیغ ہمچو تیر جہان ٭ نور علمش کشیدہ گوش ٭ مار تیغش کشیدہ کافر
آنکہ ناز سیدہ جبریل امین ٭ لا فتا کردہ مرورا تلقین ٭ ذوالفقار یکہ از بہشت خدا ٭ بہر شاہ او بود شرک زدای ٭
شیخ فرید الدین عطار در خسرو نامہ گوید در جوانمردی چو او دیگر نبود ٭ ہمچو او در ملک یک صفدر نبود
گر نہ او بودی درین رہ پایدار ٭ کی شدی دین محمد آشکار ٭ مرتضی ہر مشکل از احمد بکند ٭ مرتضی بہر حق کردی
مولانا روم در کلیات شمس تبریز گوید خلعت لو کردگار داد ترا ذوالفقار ٭ صید تو شد ذوالفقار شاہ سلام علیک
عالم پاکیزہ رای کاتب سر خدای ٭ حیدر خیبرکشای شاہ سلام علیک **ایضا دیگر مولانا جلال الدین
رومی گوید** مخلص آن بودی جوہر پاک ٭ دلیل بارگاہ ما عرفناک ٭ امیر المومنین مقصود کونین
بساط آرای حرم قاب قوسین ٭ کہ در روز دغا انداخت شمشیر ٭ کہ یکدم چار دفتر تغیر ٭ کہ در جنگ احد
ثابت قدم بود ٭ کہ در پیش محمد محترم بود ٭ کرا با علی او در جبریل ٭ کرا انا فتحنا گشت تاویل ٭ کرا دو
می خوانند کرار ٭ کرا گویند پاکان صاحب دار ٭ ببالا کی کرامد لا فتا است ٭ کہ عذر عاصیان روز جزا
است ٭ کہ شد منصور در جنگ سلاسل ٭ کہ کرد از ضرب تیغ کفر زائل ٭ اگر ان شاہ مردان سبب دوست
الکس مرد باشد شاہ آن اوست ٭ بکجا رومی صفات او توان گفت ٭ صفات ذات پاک او توان گفت
ثنائی شاہ گفتن حد ما نیست ٭ سزای این ثنا غیر از خدا نیست ٭ پس جسوقت کہ جنگ احد مین جو
اوسوقت سب اصحاب نے اکثر معافی چاہی اور ایسا ہی جنگ خیبر مین اتفاق پیش آیا
تھا چنانچہ اوس معرکہ مین آنحضرت صلی اللہ والہ وسلم نے دربارہ حضرت علی مرتضی
کے فرمایا **حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا کرارا غیر فرار یحب اللہ و رسولہ**

... رسول الله ... اعطی ... علی ... ترجمہ بیشک البتہ عطا کرونگا مین علم کل کی
ایک شخص کو ... وہ بہاگنے والا نہین ہے اور وہ خدا اور رسول کو دوست
رکہتا ہے خدا اور رسول اوسکو دوست رکہتے ہین اور فتح کریگا اللہ تعالی شہر اونکو ہاتھ پر
بیشک فائدہ یہ حدیث بمقابلہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے ہے کیونکہ یہہ دونون
صاحب ... خیبر مین کفار کے مقابل سے بہاگ آئے تھے اور اس حدیث سے یہہ بھی معلوم
ہوا کہ خدا اور رسول حضرت علی کو تمام اصحاب سے زیادہ دوست رکہتے تھے اور دوسری بار آنحضرت صلعم نے
مرحمت فرمائی حدیث اعطی بالحب خلقک بالحق هذه الصبا ترجمہ اور جاؤ تم کہ جو کوئی
... اور رسول اللہ کے دوست علی کا ہوگا وہ البتہ خیر البشر بعد الانبیاء کی ہو و بیگانہ غیر اونکے
وجہ چہارم فضیلت مین جانب اللہ و رسول اوپر تمام امت کی ظاہر ہے کہ کسیکو اصحاب کو اوپر اہلبیت
کے افضل نہین فرمایا ہے بلکہ اطاعت اور محبت اہلبیت پاک کے فرض کیے ہے اور حقتعالی نے فرمایا ہے
قولہ تعالی قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی ترجمہ اوسکا اوپر ہو گیا ہے پس سب
اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہ قرابتی حضور کے کون سی ہین کہ اطاعت اور محبت اونکی ہمارے اوپر
فرض ہوئی آنحضرت نے فرمایا علی و فاطمہ و حسن و حسین ہین بار رحمت اپنی نازل کرونگا اور یہ آیت نازل
ہوئی قولہ تعالی ان الله وملائکته یصلون علی النبی یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا
تسلیما ترجمہ اوسکا اوپر ہوا ہے اوسوقت سب اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہ کس طرح سے درود بہیجین
ہم ہین ہم فرمایا حضور اقدس نے اللهم صل علی محمد و علی آل محمد اوسپر عرض کیا سب اصحاب نے کہ کون کون ہین
آل پاک آپکی کہ جنکے محبت اور اطاعت اوپر ہمارے فرض ہوئی پس فرمایا رسول اللہ نے کہ آل محمد مین علی
و فاطمہ و حسن و حسین اور اولاد اونکی اور یہہ سب ہمیشہ ہمراہ میری رہینگے تا لب حوض کوثر اور آگاہ ہو کہ
جب تم مشرف ہوئی ساتھ اسلام کے تو حقتعالی نے تاکید فرمائی واسطے پڑہنی درود و شریف کے از ظلم
کی خوشی ہی لینے کہ جو کوئی [illegible] میرے حبیب کے ایکبار درود پڑہی تین اوسپر دس بار رحمت نازل کرونگا پس
چاہیے کہ اوپر میرے اور آل میرے کے درود بہیجو شیخ فریدالدین عطار در خسروانہ گوید
اہلبیت فا حید بدشدہ اسلام فرع دین سر [illegible] امامی کو امامت را حسن بود [illegible] حسن آمد کہ جد حسن
حسن بود چو مربع زان سر آمد چہار او شلث دو شنی در برادر امامی آفتاب خافقین است امامی
تا امامی حسین است چو خورشید جہان را خسرو آمد کہ معصوم پاکش [illegible] آمد مولانا روم
در کلیات شمس تبریز قدس سرہ گوید

اے شاہ شاہان جہان اللہ مولانا علی ۔ اے نور چشم عاشقان اللہ مولانا علی ۔
محمد ست گفتن نام تو اے نور فرخ نام تو ۔ خورشید مہ بندۂ تو اللہ مولانا علی ۔ خورشید مشرق خاور دہد گل سینہ ہم
ماہست غلام بندگے اللہ مولانا علی ۔ خورشید ذرہ از خاکدان کوئی تو ۔ دریاے عمان شبنمی اللہ مولانا علی
موسی عمران در عشقت بندۂ بدہ در کوہ طور ۔ داود میخواندت بنور اللہ مولانا علی آدم کہ نور عالم ست علی ہم
دیگر نبی گفت درہم ست اللہ مولانا علی ۔ داود کہ آہن چون موم قدرت نمودہ گر دگارہ زاید الفقار کرد اللہ مولانا علی
آن نور چشم انبیا احمد کہ با بدر و حجابہ میگفت در قرب نبی اللہ مولانا علی ۔ قاضی و شیخ و محتسب رسول بغض علی
ہر سہ شدند از دین بری اللہ مولانا علی ۔ گر مقتدائے جاہلی کردست در دین جاہلی ۔ تو مقتدائے کاملی اللہ مولانا علی
شاہم علی مرتضی بعدش حسن نجم سما ۔ خوانم حسین کربلا اللہ مولانا علی ۔ ان آدم آل عبا دانم علی زین العباد
ہم باقر و صادق گو اللہ مولانا علی ۔ موسی کاظم ہفتمین باشد امام رہنما ۔ گوید علی موسی رضا اللہ مولانا علی
سوی تقی و نقی در مہر او عہدے بخوان ۔ یا عسکری رازی بگو اللہ مولانا علی ۔ مہدی سوار اخرین بر خصم بکشاید کمین
تا برج سعد زیر زمین اللہ مولانا علی ۔ نجم خوارج در جہان تا چیز نا پیدا شود ۔ آن شاہ چون پیدا شود اللہ مولانا علی
دیو و پری و اہرمن اولاد آدم مردو زن ۔ دارند این سیر در دین اللہ مولانا علی ۔ اقرار کن اظہار کن ہوے لا ادمی این سخن
ہر لحظہ سیرین لدن اللہ مولانا علی ۔ ای آتش تیز زہی بیاور باکمن جور و جفا ۔ رنج را مولانا تما اللہ مولانا علی
پس یہ وجہ مقبولیت خدا اور رسول کے نزدیک بہ نسبت آل پاک کے معلوم ہوتی ہے لہذا خیر البشر بعد النبی
آل رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے ۔ وجہ پنجم از روی علم شریعت یعنے امر و نہی مین یہ بات پوشیدہ نہین ہے
کہ حضرت علی مرتضی اعلم الصحابہ تہی حق تعالی نے آپکو بہت تمام علومونکی بہرہ کامل عنایت کیا تہا اور رد ہ اثر لعاب
دہن مبارک حضرت رسول اکرم کا تہا یعنے اول جو چیز کہ بعد عالم دنیا کی بعد پیدائش نوش فرمائی لعاب دہن مبارک
آنحضرت تہا اور اسیوقت سے بہ فرزندی آنحضرت کے مشرف ہوئی اور ایام جوانی مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو آپکی عقد مین دیا اور آپ صغر سن مین بہت ذکی الطبع تہی اور بہت قبول کرنے
علم اور قول و فعل حضرت رسالت پناہ مین مشتاق تہی اور سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اعلم الناس تہی بہت تعلیم
علم حضرت مرتضی مین بہت کچھ حریص تہے پس جو شخص کہ معلم اپنا اور ذکی الطبع ہووے تو وہ سر کون مین کہ اوسکو
تعلیم کیے سبب امورات باعث تکمیل انکی ہے ہین ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایام کہولیت مین ایمان لائے اور بہت اور دن مین
ایکبار یا دو بار زیادہ حاضر نہین ہوتی تہی اور رسول مقبول نے دربارہ حضرت علی کے فرمایا حدیث شریف ہو اقضی
اقضاکم علی اور یہ تجربی ظاہر ہے کہ بہت علم قضا کے احتیاج تمام علوم کے ہوتی ہین پس حضرت علی علیہ السلام
تمام علوم کے ہوتی ہین پس حضرت علی علیہ السلام تمام علوم مین اعلم تہے اور حافظ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

سعہ حق تعالیٰ اوسکی خبر دیتا ہے قولہ تعالیٰ وتعیہا اذن واعیہ اور نیز خود حضرت علی کرم
اللہ وجہہ فرماتے کہ مجھکو اگر مسند قضا کی بچھا یا جاوے تو البتہ فیصلہ کرون مین اہل توریت کو موافق توریت
کے اور اہل انجیل کو موافق انجیل کے اور اہل زبور کو موافق زبور کے اور اہل فرقان کو موافق قرآن کے اور نہ جدا آیے
قرآن مین کوئی آیت کہ نازل ہوئی دریا مین یا جنگل مین یا آسمان مین یا زمین مین یا رات مین یا دن مین
لیکن جانتا ہون مین بخوبی واقف ہون **حضرت حکیم خواجہ سنائی قدس سرہ در حدیقہ گوید**
آنکہ با دید خدا آمد بو بدل ؛ علم دو جہان درا حاصل ؛ خواندہ در دین ملک محمد ارش ؛ ہم در علم ہم عملہ ارش
شرف شرع و دایہ دین او ؛ صدف در آل یاسین او ؛ او مدینہ علوم باب علی ؛ او خدا را نبی علیش ولی ؛
شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ در جنیز ونامہ گوید ؛ چون شہر علم دین پیغمبر آمد ؛
گر باب ست آنرا حیدر آمد ؛ چنین گفت او کہ من حق تعالی ؛ مرا دادست آن علم کمالی ؛ کہ من گر بای بسم اللہ اسرار
کنم تصنیف بیش از صد شتر بار ؛ بہر حرفی از کلام صانع پاک ؛ کنم سی صد ہزاران معنی ادراک ؛ اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے اسرار توحید اور عدل اور نبوت اور قضا و قدر کے بیان مین ایک خطبہ بیان کیا ہے کہ کسی اصحاب
نے بیان نہین کیا اور سب فرقی اصول کلامیہ اور فروع فقیہہ ساتہہ اوس جناب کے منتہی ہوتی مین
اور علم نحو تو ان جناب ہی کا ہے اور حضرت ابن عباس کہ رئیس المفسرین مشہور ہین وہ آپ ہی کی
شاگرد ہین **شیخ سعدی شیرازی قدس سرہ** گوید کہ بعد از مصطفی در جملہ عالم نبد فاضل تر
و بہتر ز حیدر ؛ مسلم بد سلونی گفتن او را کہ علم مصطفی را بود او در **خواجہ حافظ شیرازی
قدس سرہ گوید** آن سفندرا ہاشمی آن رہنمای عالمی آن یاور شرع نبی آن ناصر دین خدا گنج سلونی
در دلش علم لدنی حاصلش ؛ جان تن و روح و دلش با علم حکمت شد علی عالم و ابن ہم شیر خدا امیر امم ؛
شاہ عرب ماہ عجم سلطان جملہ اولیا ؛ **وجہ ششم** از روی علم طریقت اور حقیقت اور معرفت پس
یہہ وجہ خاص بلکہ اخص ہین ساتہہ سید الاولیاء کی چنانچہ یہہ امر مذکور ہے کہ تمام اولیا اللہ
رجوع بجناب کے ہین اور تمام فرقی ساتہہ شاہ ولایت کے ہوتی ہین اور یہہ تحقیق خاصہ ولایت
تمام اولیا نے انجناب سے حاصل کیا ہین سید محمد گیسو دراز کتاب اقتباس مین کہتے ہین کہ حق
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلعت خلافت مین ایک پیراہن سپید اور ایک کملی سیاہ بعزت
سے مرحمت ہوئی تہی پس وہ کملی سیاہ بطریق وراثت کے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کو پہونچی اور اوسکو بخوشی خاطر آپ نے زیب بدن فرمایا بعد اوسکے بطریق وراثت پیغمبر خدا نے حضرت
علی کو عنایت فرمایا اور شاہ مردان نے بہ نیزہ دان بخشے اولاد باولاد تا بہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پہونچیگے اور میر جعفر

کلی بیچ کتاب بحر الغفے کے لکھتے ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حدیث ما
رآنی علی الحقیقة التی خلقنے اللہ تعالی علیہا غیر علی ابن ابیطالب ترجمہ یعنے نہیں دیکھا کسی نے
مجکو حقیقت میری کی جیسا کہ پیدا کیا حق تعالی نے مجکو اوپر اوسکے سوائے علی ابن ابیطالب کے اور میر
جمال الدین محدث شافعی بیچ کتاب راحت القلوب کے اور امام فخر الدین رازی تفسیر عالم التنزیل
میں لکھتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ حق مرتضی کرم اللہ وجہہ کے حدیث
انت یا علی خلیفتی علیکم فی حیاتی وبعد مماتی ترجمہ یعنے علی خلیفہ میرا ہے عالم حیات میں اور
بعد ممات کے اور میر سید محمد کرمانی اور صاحب سیر الاولیاء نقل کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ اوصاف بذل و رزم و وغا و فقر و صفا میں درمیان تمام اصحاب کے ممتاز تھے
اور قوت اور شوکت میں حضرت حیدر علاوہ سے خطاب اسد اللہ کا پایا اور علم آپ کا تمام اصحاب سے
زیادہ تھا جیسا کہ فرمایا رسول اللہ نے حدیث انا مدینة العلم وعلی بابها شیخ فرید الدین عطار
قدس سرہ گوید ؎ نبی در گوش او یک علم در داد ؎ ولی زان اندر دلش صد علم بگشاد
ز فرقت تا بقدم سر امام است ؎ امیر المومنین حیدر تمام است ؎ اگر علمش شدی بحری مصور
درو یک قطرہ بودی بحر اخضر ؎ اگر فضل علی گوئی بتفضیل ؎ بقول ناصبی اش کن تو تعطیل ؎
گر نہ او بودی نبودی دین حق ؎ گر نہ او بودی کجا بودی سبق ؎ گر نہ او بودی نبودی مہر و ماہ
راہ شرع مصطفی پشت پناہ ؎ گر نہ او بودی مصاف جنگ را ؎ بہر غیرت را و نام و ننگ را ؎
گر نہ او بودی بہ بخشش بہر جود ؎ خود نبودی بخشش دریای جود ؎ گر نہ او بودی نبودی واصلی ؎
کار ما بودی ہمہ بیحاصلی ؎ حضرت علاء الدین مخدوم علی احمد صابر قدس سرہ
پیران کلیری در دیوان خود گوید ای آفتاب چرخ دین مستان سلامت میکنند ؎ قبلہ صاحب دین مستان سلامت میکنند
ای مہر روی مکان و این نشان مستان ؎ نام تو ور زبان مستان سلامت میکنند ؎ ای قبلہ اہل دلان ای ہادی گمگشتگان
ای کارساز بیکسان مستان سلامت میکنند ؎ ای محرم راز خدا ای نور چشم مصطفی ؎ ای صاحب بر دو سرا مستان سلامت میکنند
ای مخزن علم الیقین ای کاشف عین الیقین ؎ ای صاحب حق الیقین مستان سلامت میکنند ؎ ای ساقی کوثر بما جامی بکن بہر خدا
مستی جلوہ کبریا مستان سلامت میکنند ؎ از روز اول ظاہری ہم حاضری با طالبی ؎ حکم تو حکم داوری مستان سلامت میکنند
ای بدر و مہر انور روشن تو شمس و قمر ؎ من آمدم سوی تو بر مستان سلامت میکنند ؎ ای مرجع شاہ و گدا ای مطلع نور ہدا
مستی با مو رضا مستان سلامت میکنند ؎ رو بر درت بنہادہ ام جان و دل و دین دادہ ام ؎ دستم بگیر افتادہ ام مستان سلامت میکنند
ای حسن عالی نسب دارم توقع اسد اللہ لقب ؎ عالم ز تو اندر طرب مستان سلامت میکنند ؎ بنام آن پاک [illegible]

حق کو دار و ہو بوستان سلامت میکنند ؛ ای بادشاہ مہربان تا ان مدار ی جہان ؛ لطف کمال خستگان مستان سلامت میکنند
صفا بر سلام خاص محبت از ان گفتگو ؛ رحمی بکن بر حال مستان سلامت میکنند ؛ اور اسیوجہ سے حضرت عمر
رضی اللہ تعالی نے کہا ہے قول عمر لولا علی لہلک عمر یعنے نہوتے علی تو ہلاک ہوتا عمر اور یہی خلعت
خرقہ فقر کا جو حضرت رب العزت سے شب معراج مین عنایت ہوا وہ خرقہ درمیان خلفاء کے شاہ ولایت
مآب عنایت ہوا اوراسیوجہ سے روز قیامت تک سینہ بسینہ گروہ مشایخ مین رہیگا اور صاحب فصوص
الآداب خلیفہ شیخ سیف الدین نے بہی لکہا ہے کہ اوسے کملی سیاہ کو کہ حضور رسول مقبول نے خاص حضرت
شاہ ولایت کو اوڑہائی تہی سند خرقہ اصل کے بکڑتی ہین کہ حضرت علی مرتضی علیہ السلام سے ہماری
پیرون ومشایخون تک پہونچا ہے اور شیخ نجم الدین کبری کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حقایق اسرار نبوت اور ولایت کے بیچ خرقہ کی پوشیدہ رکہکر اس خرقہ عالی کو جناب ولایت مآب علی
مرتضی علیہ السلام کے سپرد کیا اور فرمایا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث انت
منی بمنزلت ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی یعنے آیا نہین راضی ہے تو ای علی کہ تو
ساتہہ میری ہے جیساکہ ہارون ساتہہ موسی کے لیکن نہین ہے بعد میری نبوت اور سید علی ہمدانی مودت
مین لکہتے ہین کہ یہہ حدیث رسول خدا صلی اللہ وآلہ وسلم نے دس مقام مین ارشاد فرمائی ہے لہذا متواتر ہے
اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ خود اپنی کلام مین فرماتے ہین بیت کما ھارون من موسی اخوہ کذلک
انا اخوہ وذاک اسمے یعنے جیسے کہ ہارون موسی کے بہای تہی ایسا ہی مین بہائی ہون رسول کا اور
یہہ ہے نام میرا شیخ فرید الدین عطار در الہی نامہ گوید مرتضی بیشک خدا را آیتست
نہ چون ما در شوق دینا ناخیتست ؛ مرتضے اسرار حق بد در یقین ؛ سر خود خواندش خداوند
آفرین ؛ انچہ از اسرار دانسب او یقین ؛ مرتضی دانست و دیگر راہ مین اور رموز کل بگفت در راز
یا علی برگفت او اسرار کل ؛ گفت حیدر کاین رموز راز این ؛ در کمان او ورہ ہست آواز یقین ؛
راز پردہ من بدیدم جزو کل ؛ عین کل بود اندرونہ عین قل ؛ من شب معراج دیدم پردہ را ؛
در صنعت خو کردہ ام رہ کردہ را ؛ پردہ ہای بے صفت اندر صفت ؛ برتر از ادراک
عقل ومعرفت در شب معراج رفتم بسوی او ؛ دیدم اسرار نہان در کوئی او ؛ آسمان و
چرخ و ماہ وآفتاب ؛ جملہ گردان بودہ اندر تک وتاب ؛ شاہ این پردہ تمامت پردہ دار
از درون واز برون کل آشکار ؛ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی ؛
خلیفہ مرزا جان جانا نقشبندی کتاب سیف المسلول مین لکہتے ہین

که بعض اولیا امت کو ساتہ کشف مرحمت کے ایک علم سے یہی ظاہر ہوا ہے کہ فیض اور برکات جناب الہی اوپر
اولیا کے بوسیلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نہیں پہنچتا ہے اور کسیکو مردان خدا سے بغیر وسیلہ شاہ ولایت کے
درجہ ولایت کا نہیں ملتا ہے اور اقطاب غیبی اور اقطاب جزئی اور اوتاد اور ابدال اور نجبا و نقبا اور جمیع اقسام
اولیا کے ساتہ اوسکے محتاج ہیں اور صاحب اس منصب عالی کو امام کہتے ہیں اور قطب الارشاد بالاصالت بہی
کہتے ہیں اور یہہ منصب عالی وقت ظہور حضرت آدم سے ساتہ روح پاک حضرت علی کے مقرر ہے کہ پیش از ظہور
جسم عنصری حضرت علی کے بہی استون سابقہ سے جو جو کہ درجہ ولایت کو پہنچے پہنچے بواسطے روح پاک حضرت
امیر المومنین علی علیہ السلام کے پہنچے ہیں اور بعد وجود عنصری تا وقت رحلت جناب مرتضوی کے تمام اصحاب
اور تابعین کو یہہ دولت ولایت کے بوسیلہ حضرت علی علیہ السلام کے پہنچی ہے اور بعد رحلت اوس شاہ
ولایت کے ساتہ امام حسن مجتبے اور بعد اونکے امام حسین شہید کربلا اور بعد اونکے امام علی زین العابدین
اور بعد اونکے امام باقر اور بعد اون کے امام جعفر صادق اور بعد اون کے امام موسے کاظم اور بعد
اون کے ساتہ امام علی موسے رضا کے تا بحضرت امام مہدی علیہم السلام یہہ منصب عالی متعلق ہے

مولانا روم در کلیات شمس تبریز گوید مناقب

ای سرور مردان جہان ماستان سلامت میکنند
کرار بی فرار ماستان سلامت میکنند
ای وصف قل تعالوا تاج تو دوش نبی معراج تو
ای مرتضی ای مجتبی ماستان سلامت میکنند
ای از ہمہ صیاد ہی مردان عالم را سری
در علم دین تو کاملی ماستان سلامت میکنند
ای نور حیدر را بگو آن روی احمد را بگو
آن حوض سقا را بگو ماستان سلامت میکنند
با تیغ با زبان بگو با ہل اتی ورشان بگو
با دیدہ خواب گو ماستان سلامت میکنند
آن جمع ایمان را بگو آن بحر صفا را بگو
آن حجت [illegible] را بگو ماستان سلامت میکنند
با شمع و بلبل بگو با آن گل و بلبل بگو

ای صفدر میدان علی ماستان سلامت میکنند
ای شحنہ دشت نجف از نجف دیدہ شرف
تاج شہان تاراج تو ماستان سلامت میکنند
ای میر شاہ محتشم در دین و دنیا محترم
علم محمد را دری ماستان سلامت میکنند
ای باز صبح مشکبو سوی نجف او را تو رو
آن محی حیدر را بگو ماستان سلامت میکنند
با تیغ با زیتون بگو با قل کفی نون بگو
با لولو و مرجان بگو ماستان سلامت میکنند
آن شیر یزدان را بگو آن میر سیدان را بگو
آن جمع قرآن را بگو ماستان سلامت میکنند
معشوق عاشق را بگو آن نور صادق را بگو
با حل ہر مشکل بگو ماستان سلامت میکنند

ای مطلع پرکار ما دی واقف اسرار ما
تو در حرم و کعبہ صدف ماستان سلامت میکنند
ای نور پاک مصطفی با مصطفی در یک عبا
بہر سخا کان کرم ماستان سلامت میکنند
اندر سما نامت علی اندر زمین نامت ولی
با آن امام دین بگو ماستان سلامت میکنند
مفتاح دلہا را بگو مصباح جانہا را بگو
با لولوی مکنون بگو ماستان سلامت میکنند
با سرور اصحاب گو با پیر و با محراب گو
آن شاہ مردان را بگو ماستان سلامت میکنند
آن آیت احمد را بگو آن قدرت احمد را بگو
قرآن ناطق را بگو ماستان سلامت میکنند
با خواجہ قنبر بگو با صاحب منبر بگو

باساقی کوثر بگوستان سلامت میکنند
بادرج دو گوہر بگو بابحر جود افسر بگو
باصادق جعفر بگوستان سلامت میکنند
باتقی بگو بانقی باسیدان متقی
باآل مہدی بگوستان سلامت میکنند

باعارف تقدیر گو باآیت تطہیر گو
شبیر باشبر بگوستان سلامت میکنند
باموسی و کاظم بگو باموسے عالم بگو
کے شاہ ... رضی ستان سلامت میکنند
باشاہ شمس الدین بگو باقائم دین بگو

باشبر و شبیر گوستان سلامت میکنند
بازین دین عابد بگو بانور دین باقر بگو
باساجع دایم بگوستان سلامت میکنند
بامیر بن ہادی بگو باعسکری مہدی بگو
کاہو باتو ... بگوستان سلامت میکنند

اور ایسا ہی حضرت نجم الدین کبری اور حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء اور سلطان سید اشرف جہانگیر رحمت اللہ علیہما اپنی اپنی تصانیف مین لکھتے ہین کہ خرقہ خلافت کبری منصب ولایت کا حضرت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کے شب مین جو عنایت ہوا تہا اوسکے واسطے فرمان نازل ہوا کہ اے حبیب میرے یہہ خلعت کہ عرفان ذات میری کا ہے اور نعمت بزرگ تر ہے ہر چیز سے اور یہہ خاص حصہ تیرا ہے۔ پس حضرت رسول مقبول نے عرض کیا کہ اے بار خدایا امیدوار ہون کہ اس نعمت عالی سے آل و اصحاب اور امت میری بہرہ یاب ہو حکم صادر ہوا کہ بہتر ہے لیکن شرط پردہ پوشی مخلوق ہے اور بہ سبب اس صفت کے وجود بقائے نبوت و رسالت تمہاریکا قیامت باقی رہیگا پس صبح کو ہر ایک اصحاب کبار کو حکم ہوا لیکن کسی نے جواب باصواب ندیا اوسوقت حضرت علی مرتضٰے علیہ السلام نے عرضکیا یا رسول اللہ اگر یہہ نعمت مجہکو عطا ہووے تو مین پردہ پوشی خلق اختیار کرونگا۔ پس حضرت رسول اللہ نے فرمایا مبارک ہو تجہکو اے علی کہ تو منتخب ہوا اور واسطے اسکام کے اور یہہ منصب واسطے تیرے ہے اور مجہکو ایسا ہی حکم تہا کہ جو کوئی پردہ پوشی اختیار کرے اوسکو عطا کرو اوسوقت سب اصحاب نے سر نیچے کئے انحضرت اقدس نے واسطے ختم حجت کی اوس خرقہ کو چار ٹکڑے کئے اور ہر ایک اصحاب کو ایک ایک ٹکڑا عطا کیا اور فرمایا کہ صبح کو یہہ ٹکڑے خرقہ کے میرے پاس لاؤ الغرض دوسرے روز صبح کو اصحاب بلا پارچہ آئے اور حضرت مرتضٰے علیہ السلام مع چارون پارچہ کے تشریف لائے بلکہ وہ چارون ٹکڑے وصل ہوگئے تہے پس فرمایا رسول مقبول نے کہ اے مردمان علی مرتضٰے مخصوص ہے واسطے اسکام کے الحق کہ دوسرے کا حصہ نہین ہے بجز علی کے کہ وہ اوسکو ٹکڑے بہ تحقیق علی مرتضٰے مقصود ذات پاک ہے تمکو بجز اطاعت اور فرمان برداری کے چارا نہین ہے اور ایسا ہی حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہ لکھتے ہین کہ ولایت چار قسم پر ہے اور ہر ابنیار پر ایک ایک قسم منقسم ہوئی تہی اور حضرت ختم الانبیاء محمد پر چارون قسمین ختم ہوئین چنانچہ فرمایا حدیث الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی پس انحضرت صلعم نے اوس ولایت کو حضرت مرتضٰے علیہ السلام پر ختم کیا اور اسیواسطے یہہ حضرت علی کے فرمایا حدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابہا اور دوبارہ فرمایا حدیث انا دار الحکمۃ وعلی لسانہا یعنے جوکچھ کہ یہہ قلب انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

علوم طریقت اور حقیقت اور معرفت کے تہے ساتہہ زبان معجز بیان مجلاً بضمن شریعت ہر خاص و عوام کو ارشاد ہوئے
اور ساتہہ زبان گوہر بیان حضرت علی کے ارشاد مفصل ہوئے چونکہ حضرت علی بمنزلہ لسان رسول مقبول کے
تہے اسواسطے فرمایا **حدیث** من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے جو شخص کہ آزادی چاہے مجہسے ساتہہ قید بندگی
کے اور ہستی اور نفسانیت اپنی کے پس آزادی اوسکی ہاتہہ مین علی مرتضے کے ہے **بیت** پیمبر بسر منبر نشستہ
خواند مولائیش، پئی کہ تا مولا منش را باشد اندر خلق برہانے۔ **مخدوم علی احمد صابر قدس سرہ گوید**
دو کمان بعرشیان من، خواندہ ام ÷ نام پاکت از ازل مشکلکشا ÷ ذات تو از روز اول ہمچو حق ÷ دستگیری ہست
در ہر دو سرا ÷ اور بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جزویت اپنی ساتہہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ثابت کرکے
فرمایا **حدیث** لحمک لحمی ودمک دمی اور بہی فرمایا **حدیث** یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسے
اور بہی فرمایا **حدیث** یا علی انت تطہری فی الولایۃ التی ہی معاینۃ الحق اور بہی فرمایا **حدیث** قال النبی
اثنی عشر من اہلی اعطاہم اللہ علی وفہمی اولہم انت واخرہم القایم الذی یفتح اللہ علی یدیہ مشارق
الارض والمغارب **ترجمہ** یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بارہ[۱۲] شخص میری اہلبیت مین سے ہونگے
کہ عطا کریگا اللہ تعالٰے اونکو علم وفہم اور اول اونکا تو ہوگا یا علی اور آخر اونکا قایم ہے کہ فتح کردیگا اللہ تعالٰے
اوپر ہاتہہ اوسکے کے مشارق اور مغارب کو۔ چنانچہ ان احادیث کی شرح وترجمہ رسالہ آئین اول لکہی گئی ہے
دوبارہ کی حاجت نہین۔ اور قصاید خواجہ حافظ شیرازی پر لوگونکا گمان ہے کہ خواجہ حافظ کی نہین ہین بلکہ
کسی اہل شیعہ نے لکہے ہین لیکن ہم دیکہتے ہین کہ تمام اولیاء اللہ مثل شیخ عطار و خواجہ سنائی و سعدی و رومی کا
قول مانند اور مطابق قول خواجہ حافظ کے پایا گیا بدین وجہ لکہا جاتاہے **خواجہ حافظ شیرازی قدس سرہ گوید**

بدوستی نبی و ولی اساس نہاد
جہان بکتم عدم رفتی ہمچو اول بار
امام جنی والنسی علی بود کہ علی
ز ذات اوست مطلق زمین بدین منجار
علی علیم و علی عالم و علی اعلم
علی مظفر و غالب علی سر سردار
علی ست فتح فتوح و علی ست راحت روح
علی [illegible] قصور و علی ست قاسم نار

مقدریکہ ز آثار صنع کرد اظہار
جہان ہر چہ بدید دست خالق جبار
نوشتہ بر در فردوس کاتبان قضا
ز کل خلق فزون ست از صغار و کبار
علی امام علی امین و علی ایمان
علی حکیم و علی حاکم و علی گفتار
علی عزیز و علی عزت و علی فضل
علی ست فاضل فضل علی سر و سردار
علی صفی و علی صافی و علی صوفی

سپہر و دہر و مہ و سال و ماہ و لیل و نہار
اگر نہ ذات نبی و ولی بدی مقصود
نبی رسول و ولی حیدر کرار
ز نام اوست علی سما و کرسی و عرش
علی امین و علی سرور و علی سردار
علی نصیر و علی ناصر و علی منصور
علی لطیف و علی النور و علی انوار
علی سلیم و علی سالم و علی تسلیم
علی وفی و علی صفدر و علی سردار

علی نعیم و علی ناصم و علی منعم
[illegible] ز مومن پاکی منظر و سریع [illegible]
بحق دین محمد بخون پاک حسین
امام خیر علی بعد احمد مختار
[illegible] عین ما انطقا تولا کن
[illegible] شاہ جہان کے کجا کنند اقرار

علی بود اسد اللہ قاتل کفار
بحق نور محمد بآدم و بہ خلیل
بحق مریم نیک مهاجر و انصار
ز بعد حسن ہست و حسین محبت او
نجات خویش طلب کن بجان ہشت چہار

علی ز بعد محمد ز ہر چہ ہست بہ ہست
بحق شیث و شعیب بہ ہود کم آزار
کہ نیست دین ہمارا بقول پاک رسولؐ
مجوی جہل برین کا د مومن دیندار
حرامزادہ و بد فعل و شوم جیبے بنیاد

اور یہہ اقتباس الانوار سے حضرت عبد اللہ احراری اور یہہ لطائف اشرفی سے سید اشرف جہانگیر لکہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معمور تہے اسرار اور توحید یہہ مقام لی مع اللہ کے کہ یہہ مقام بلا واسطے جبرئیل امین کے اللہ تعالے سے حاصل ہوا اور ساتہہ صدق دل کے اور کسی سے نہ فرمایا اور احکام نبوت جبرئیل کی معرفت پاس رسولؐ اللہ کے پہونچے پس اون احکامون کو ساتہہ خاص و عام کے پہونچاتے تہے خواہ کوئی طلب کرے یا نکرے ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تنہائی کی حالت مین مغموم بیٹہے ہوئے تہے اور یہہ خیال تہا کہ ہر شخص احکام مال اور حال کے دریافت کرتا ہے لیکن اسرار باطن کو کوئی دریافت نہین کرتا شاید یہہ بہید ہمراہ میرے پوشیدہ جاویگا اوسیوقت حضرت علی اسد اللہ غالب کے دل مین گذرا کہ بموجب فرمان الٰہی احکام شریعت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حاصل کئے اور تابعداری ظاہری کی بجالایا لیکن احوال باطن سے آگاہی نہین ہوئی تاکہ تابعداری باطن بہی بجالاتا پس کمال صدق دل سے اور اخلاص سے بخدمت اقدس کے پہنچے اور سوال کیا کہ یارسولؐ اللہ قربت الٰہی کی راہ سکہائیے پس خواجہ عالم بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مجکو ایسا ہی فرمان ہوا تہا کہ بے طلب کے اسرار الٰہی کو کسی سے نکہنا الحمد للہ کہ تو مخصوص ہوا اس کام کے واسطے پس فرمایا یاعلی انت نظیری فی الآلاء اللتی ھی یعانیہ الحق ۔ اور نیز ایسا ہی امام طریقت حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری قدس سرہٗ فرماتے ہین کہ ایکروز حضرت شاہ ولایت علی مرتضےٰ علیہ السلام خدمت مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گئے اور سوال علم طریقت باطن کا کیا پس فرمایا حضرت اقدس نے خوش ہوکر کہ یاعلی خلوت اختیار کرو اوسوقت شاہ ولایت نے عرض کیا کہ کیونکر ذکر کرون فرمایا کہ آنکہون کو بند کرو اور مجہسے سنو پس آنحضرت نے تین بار فرمایا لا الٰہ الا اللہ اور پہر فرمایا کہ آنکہونکو کہولدو اور تم بہی اس کلمہ کو تین مرتبہ کہو پس تین بار حضرت علی علیہ السلام نے پڑہا اور عمل کیا فی الفور تعلیم آنحضرت نے یہہ دل حضرت علی کے اثر کیا اور جگہہ پکڑی اور جو کچہہ علم ولایت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قلب مبارک مین تہا ساتہہ قلب حضرت مرتضےٰ علیہ السلام کے نزول کیا اور پہر حکم ہوا کہ ایسے ہی جو کوئی تم سے طلب کرے اوسکو

تسلیم کرو کہ حق تعالے نے تمام مخلوقات مین سے تجکو مخص کیا ہے واسطے اسلام کے اور تجسے تمام اولیاء اصفیا تک فیضیاب ہونگے پس یہہ وجہ خاصکر حضرت امیر المومنین کو ثابت ہے - **مولانا روم قدس سرہ گوید**

هر اسم جان وهم جانان علی بود
ولی برحق ودل سلطان علی بود
اگر ایمان بحق داری بیان کن
بیان معنی فرقان علی بود
بیا گویم معنی راز میدان
دُر دین گوهر و مرجان علی بود

هر اسم درد وهم درمان علی بود
خبر داری ز معراج محمد
که سر صورت قرآن علی بود
شریعت بود بران طریقت
بدان کو صاحب گنجگان علی بود
چو مولاه شود رین دریا غواص

محمد بود قبله گاه عالم
که بهر هفتم کیوان علی بود
هم او بود اول و آخر هم او بود
حقیقت و اصل یزدان علی بود
اگر بود بحر عالم از محیط است
که دُر در قعر او پنهان علی بود

وجه هفتم از روے سخاوت تحقیق یہہ وصف خاص واسطے حضرت علی مرتضے کے پیدا ہوا کیونکہ حق تعالے نے قرآن مجید مین خبر دی ہے **قوله تعالے** یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شره مستطیرا ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاء ولا شکورا انا نخاف من ربنا یوما عبوسا قمطریرا فوقیهم الله شر ذالک الیوم ولقیهم نضرة وسرورا وجزاهم بما صبروا جنة وحریرا **ترجمه** یعنے وفا کرتا ہے نذر کو اور ڈرتا ہے اوس روز سے کہ سختی اوسکی جہانکو گھیر لیگی اور بخشش کرتا ہے طعام کو باوجود حاجت اپنی کے مسکین اور یتیم اور اسیر کو اور کہتے ہین کہ دیا کہانا ہمنے واسطے نذر خدا تعالے کے نہ واسطے عوض اوسکے کہ خوف کرون رب پاک اپنے کا اور دن سختی سے پس حق تعالے نے رہا کیا اوسکو سختی اوس دن کی سے اور عطا کی اوسکو تازگی اور عوض دیا حق تعالے نے واسطے اوسکے بہشت اور عمدہ لباس - **ترجمه منظوم مولانا جامی علیه الرحمة گوید**

گر معنز گشت انفاس مسیحا در کلام
باز در انا نخاف حمد میگوید خدا

تو جرا عبد الشکور گفت و سر علی
در یقیمون الصلوٰة آمد ترا اعزازها

سعیکم مشکور آمد بر ترا در مل الے
با ملائک مر ترا اندر یخافون یاد کرد

ترجمه منظوم شاه قاسم انوار علیه الرحمة

الا اے شهنشاه ملکا کبیرا
ولی و وصی و خدا و نبی را
چو کردی اداصوم یوفون بالنذر
بمسکین و دیگر یتیما اسیرا

علی الحق توی مومنان را امیرا
ترا میتوان گفت انسان کامل
شدی ایمن از شره مستطیرا
ز انا نخاف از خدا گشت ایمن

بنص قرآن و حدیث پیمبر
که هستی بعینه سمیا بصیرا
بود یطعمون الطعام آنکه دادی
ز یوم عبوسا و از قمطریرا
ای برابر کرد ایزد با فضیلت در وفا
گشت با جبریل همره در ره خوف و رجا

ترجمه منظوم حضرت شاه سلیمان رح گوید

آیت یوفون بالنذر هست بر قولم گوا
بود با ایوب همسر در که صبر و شکیب

ی عاد رشکر از عبد الشکور الکشف گفت ٭ از برآیت سعیکم مشکورا آمد ہل اتیٰ ٭ گر بعزت مصطفیٰ را لی مع ال
بنید ٭ گشت نازل بہر اعزاز تو نفس انما ٭ اور یہ بھی پوشیدہ نہیں ہے کہ باعدہ اوصاف جناب علی مرتضیٰ
اسلام میں کمال کے ایسے جمع ہوئے تھے کہ کسی افراد بشر میں سے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے میسر نہیں ہوئے وہ یہ ہیں ریاضت و زہد و سیاقت و امانت و تواضع و شجاعت و سخاوت و فتوت
و علم و قضا و علم عرفان و کرامت و متابعت رسول اور انکا مجاہدہ و ریاضت حد سے زیادہ تھی کہ بیان
میں نہیں ہو سکتا ہے کہ رات اور دن کی فاقہ کشی اور جو چیز کہ میسر ہوتی باوجود خواہش اپنی کے اور اولاد
اپنی کے وہ فی سبیل اللہ ایثار فرماتے تھے اور حال عبادت کا یہہ تہا کہ تمام شب عبادت میں گذارتے اور
مشغولیت بذات اسقدر تھی کہ ایک مرتبہ جنگ میں تیر آپکے پائے مبارک میں بہت اثر کر گیا تہا اور اسکا
باہر آنا بہت دشوار ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت علی نماز میں
مشغول ہووے جب تیر نکالا جاوے چنانچہ حسب الحکم تیر مذکور باہر کیا گیا جب بعد نماز خون پائے مبارک
میں دیکھا تو دریافت کیا کہ یہہ کیا حال ہے لوگوں نے عرض کیا کہ پائے مبارک سے تیر کا پیکان باہر کیا گیا ہے
بیت نمازش چون حضوری بشعور داشت ٭ نہ از پیکان برون کردن خبر داشت ٭ اور اکثر عبادت جناب
مرتضیٰ علیہ السلام کی ایسی تھی کہ جب نماز کیواسطے کہڑے ہوتے تو چہرہ مبارک زرد ہو جاتا اور فرماتے کہ یہ
وقت ادائے امانت ہے کہ بوجہ اٹہانا اوسکا زمین اور آسمان کو مشکل ہے اور اکثر ہر رات کو حجرہ آپ
کے میں سے آواز تکبیر ہزار اور دو ہزار کی آتی تھی اور نفس کشی حد سے زیادہ تھی باوجود خواہش
خوراک انسانی کے عمر بہر میں پندرہ انار جو نوش فرمائے ہیں اور یہہ سب اوصاف اقوال محدث
اور مفسر اور مورخ اور اولیاء اللہ تعالیٰ سے بخوبی ظاہر ایسا ہر ہیں۔ **ابیات مثنوی معنوی**
او خیو انداخت بر روئے علی ٭ افتخار ہر نبی و ہر ولی ٭ او خیو انداخت بر روئے کہ ماہ ٭ سجدہ آرد پیش
او در سجدگاہ ٭ **مولانا روم در کلیات شمس تبریز گوید** بیت باقی چو ذات خالق خلق
وان صفاتش علی عالی را ٭ ناصر الانبیا راست از الحق ٭ اولیا راست دیدہ بینا ٭ بود با جملہ انبیا در سر ٭ بود مصطفیٰ
معنی جہرا ٭ در شریعت در مدینہ علم ٭ در حقیقت امیر ہر دو سرا ٭ اور یہ بھی باوجود قدرت کاملہ
کے باعتبار ظاہر چند ارکان رکھتے تھے ایک یہہ کہ جس وقت اوپر دشمن کے ہمت غالب ہو جاتی
تو اوس کو رہا کر دیتے تھے۔ دوم ہر وقت غصہ اور غضب کے احکام امر و نہی کو ہاتھ
سے نہ جانے دیتے تھے۔ سوم وقت ظلم دشمن کے اوس کی بھلائی چاہتے تھے۔ چہارم
حالت احتیاج میں سخاوت از حد کرتے تھے۔ پس یہہ سب وصف ذات پاک

ذات مبارک میں تمام اوصاف کمال جمع تھے اور شجاعت آپکی اظہر ہے اور ادنے شجاعت جنگ خیبر العلم کی ہے اور دیگر جنگ مثل احد اور خیبر اور خندق وغیرہ کے بھی ظاہر ہے اور بھی رات اور دن بجز اطاعت خدائے تعالے اور رسول خدا کے دوسرا کام نتہا خواجہ سنائی قدس سرہ گوید مصطفے را مطیع و فرمانبر ✤ ہمہ بشنید امر دین یکسر ✤ در شطوم بادشاہ کالش ✤ روح محفوظ مصطفے امالش ✤ در رو خدمت رسول خدائے ✤ اندرین کارگاہ دیرنائے ✤ اور کبھی آپ نے کہانا شکم سیر ہوکر نہ کہایا اور فرماتے تھے حسبے من الطعام مالقیم بہ ظہری یعنے کہانا میرا اسقدر کافی ہے کہ شکم کو واسطے عبادت کے سیدہا رکہو نکے روایت ہے کہ ایکروز ایام خلافت صوری مین طرف بیت المال کے تشریف لیگئے اور سیم و زر کو ملاحظہ کرکے فرمایا یا صفراء یا بیضاء غری غیری یعنے اے چاندی و سونے مین نے تمکو طلاق دی ہے پس سوائے میرے اور بہائی کو فریب اپنے مین لا۔ اور بیچ عین خلافت کے بحد متواضع تھی باوجود شرافت اور علم اور فضل کے بازار سے خرید فرماتے اور بسبب کثرت آدمیونکے فرماتے کہ اے مسلمانون علی کو راستہ دو جب آدمی آواز ولنواز سنکر پائے مبارک اقدس پر گرتے اور بوسہ دیتے ایکروز ایام خلافت مین بازار سے گوشت لاتے تھے ہرچند لوگون نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین یہہ گوشت ہمکو دو کہ ہم آپکے مطیع اور فرمانبردار ہین آپکے مکان مبارک پر پہونچا دینگے آپنے فرمایا لا ینقص الرجل من کمالہ مایحمل شیئ الی عیالہ۔ اور بھی ایام خلافت مین آپ اوپر منبر کے تشریف لائے جامہ اقدس لیف خرمہ کا تھا اور ردائے مبارک نیز پیوند لگہائے کے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ لباس مناسب حال امیر کے نہین ہے فرمایا کہ علی کو زینت دنیا سے کیا کام ہے۔ اور بھی ایام خلافت مین نصف شکم کہانا کہاتے اور اوس سے بھی کم کہاتے تھے اور فرماتے کہ ایسا نہو کہ وقت خلافت علی کے کوئی بندہ بہوکا ہووے اور علی سیر ہو پس یہ وجہ بھی ثابت ہے۔

مولانا روم در کلیات شمس تبریز گوید

ای رہنمای مومنان اللہ مولانا علی

ای سرپرست عیشیان اللہ مولانا علی	دانندۂ راز ہمہ انجام و آغاز ہمہ	ای قدر و اعزاز ہمہ اللہ مولانا علی
ہم حی ہم باقی توئی ہم کوثر ساقی توئی	تمام و رزاقی توئی اللہ مولانا علی	ما جملہ سرگردان تو ہم والہ و حیران تو
گویندۂ برہان تو اللہ مولانا علی	وحش و طیور انس و جان جملہ بفرمانت روان	وہی تو فضل یکران اللہ مولانا علی
تو حاکم ہفت اختری ہم سالکان کا رہبری	ہم سوسنا نرا محوری اللہ مولانا علی	

وجہ ہشتم فضیلت از روئے

خلافت تمام فقہاء و محدث قایل ہین اس بات کے کہ خلافت و امامت باعث فضیلت کے نہین ہے چنانچہ مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی لکہتے ہین کہ نزدیک محققین کے فضل شیخین اوپر جناب مرتضوی کے من کل الوجوہ ثابت نہین ہے بلکہ فضل اونکا بیچ حفظ الامت اور مہام دین کا اکثر ہے اور فضل جناب مرتضوی کا اوپر

اور قرابت رسولؐ اور دامادی آنحضرت
اصحاب کے یہہ جہاد سیفی اور فن قضا اور کثرت حدیث اور ہاشمیت اور قرابت رسولؐ اور دامادی آنحضرت
صلعم اوپر تمام اصحاب کے قطعی ہے اور اسیطرح حضرت فاروق کے سبقت اسلام مین نیز قطعی ہے اور حفظ دین
اور سدباب فتنہ اور اشاعت اسلام فی البلدان کہ لازمہ خلافت کے ہے یہہ امور بیچ حضرت ابوبکر کے بیشتر
تہا لیکن ہماری مراد ان امور سے ہے نہ ان فضائل سے کہ جو جزئی اور ذاتی اونکے ہین اور بیچ تکمیل الایمان
کے محقق دہلوی لکہتے ہین کہ مذہب جمہور یہہ ہے کہ فضیلت مابین صحابہ بہ ترتیب خلافت کے ہے اور مراد
فضیلت سے کثرت ثواب ہے کہ لازمہ خلافت ہے نہ فضائل ذاتی کہ بیچ ذات اونکے کے اخص ہین اور
کسی اصحاب کو بیچ اونکی مشارکت نہین ہے پس اہلبیت خود ہی بیچ شرف اور نسب اور کرامت کے جوہر ذاتی
اونکے ہین اور کسیکو اس امر مین مجال توقف اور انکار کی نہین ہے اور یہہ گروہ صحابہ علیہ الصلٰوۃ مثل سلمان فارسی
و ابوذر و مقداد و خباب و جابر و ابو سعید خدری و زید بن ارقم رضی اللہ عنہم حضرت جناب مرتضویؐ
کو اوپر تمام صحابہ کے من کل الوجوہ افضل جانتے ہین اور خطابی نے بعض مشائخ سے نقل کیا ہے کہ ابوبکر
خیر من علی و علی افضل من ابوبکر اور بعض نے اس قول کی ایسی تعبیر کی ہے کہ خیریت ابوبکر کی باعتبار
کثرت ثواب کے ہے اور افضیلت حضرت مرتضوی کی باعتبار شرف ذات اور کرامت اور نسب اور
قوت ملکات نفسانیہ مثل شجاعت اور شہامت اور سخاوت وغیرہ کے ہے اور آخر کار کل علماء نے اس
تفضیل کثرت ثواب کو ظنی کہا ہے اور ظاہر ہے کہ مسئلہ تفضیل شیخین کا یقینی نہین ہے اور اوپر ثبوت افضیلت
باعتبار کثرت ثواب کے کوئی دلیل قایم نہین ہے سوائے اسکے کہ علماء سلف نے ایسا نقل کیا ہے اور اوپر
مجرد ظن کے اکتفا کیا گیا ہے اور نصوص اور وجوہ طرفین اوپر فضیلت کے متعارض وارد ہین پس یہہ
مسئلہ متعلق بعمل نہین ہے اور وہ کثرت ثواب جو بیچ شیخین کے جمع تہے وہ بہی یقینی نہین ہین کسواسطے
کہ یہہ امر موقوف بفضل خدا ہے اگر چاہے غیر مطیع کو ثواب بخشے کہ مطیع کو نہ بخشے پس امامت شیخین
سے فضیلت لازم نہین آتی ہے کسواسطے کہ امامت مفضول باوجود موجود ہونے افضل کے اہل سنت و
جماعت کے نزدیک جایز اور معمور ہے چونکہ مشائخ سلف سے ایسا ہی لکہا ہے کہ افضل ابوبکرؓ پہر عمرؓ پہر عثمانؓ
پہر علی رضی اللہ عنہم ہین پس بلحاظ حسن ظن الطبایع علماء سلف کے کیا ہمنے اور ہمکو کوئی وجہ فضیلت کی معلوم
نہین ہے پس اس امر کو حوالہ بخدا کیا اور علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقاید نسفی مین لکہتے ہین کہ
سلف سے ایسا ہی سنا ہے ہمنے اور یقین ہے کہ سلف کو بہی کوئی وجہ فضیلت شیخین کے میسر نہین ہوئی
واللہ اعلم کہ وہ کونسی مصلحت سے کہتے ہین اور نیز قاضی ابوبکر باقلانی اور امام الحرمین بہی ظنی کہتے ہین
اور صاحب مفہم شارح بخاری ظنی کے قایل ہین اور محقق دوانی شارح عقاید عضدیہ اور شارح مواقف نے

بھی ظنی کہاہے اور نزدیک ابو الحسن کے یقینی ہے اور عبد الرزاق کہتے ہین کہ اگر کوئی علی کو ابوبکر سے
افضل کہے جسکو قبول ہے اور اگر علی سے ابوبکر کو فاضل کہے تو مانع نہین ہے اور اکثر محدثان کہتے ہین کہ
اوپر تفضیل شیخین کے اجماع ہے اور اجماع دلیل قطعی ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اصول فقہ معتبرین شدہ
یعنے دلیل اجماع کی اوس قسم سے قطعی ہوئی ہے کہ خلاف شاذ اور نادر بھی نہووے ورنہ درجہ قطعیت
اور یقینی باہر ہو جاویگا حالانکہ اس مسئلہ مین اجماع کو بھی دعوے یقینی نہین ہے پس کیونکر یقینی اور
قطعی ہووے اور جاننا چاہئے کہ کثرت ثواب مین حضرت فاروق رضہ کو ترجیح ہے اوپر حضرت صدیق
اکبر کے معلوم ہوتی ہے کسواسطے کہ بیچ عہد حضرت عمر رضہ فاروق کے ہزار شہر بلکہ زیادہ فتح ہوئے ہین پس
اس سے وہ کلمہ خیر البشری کا کہان رہیگا اور باقی سب امور فضیلت مین حضرت مرتضوی کے قایل
ہین پس اب باقی رہی فقط پیروی سلف کی سوا اوسکی کیفیت یعنے علماء سلف کی حالت یہہ ہے کہ
خلافت بنی امیہ اور عباسیہ پانسو برس بعد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے باقی رہی اور
بیچ ہر عہد کے اہلبیت رسول صلعم پر سب و لعن کرتے تھے اور ہمیشہ اولاد رسول صلعم کو شہید کیا ہے
چنانچہ دوازدہ ائمہ مین سے اکثر شہید ہوئے ہین اور بعد اونکے اونکی اولاد بلکہ دوستداران
اولاد رسول صلعم کو کسی جگہہ راحت نصیب نہین ہوئی اور ہر عہد خلفاء بنی امیہ و عباسیہ کے کتب مبسوط
تصنیف ہوئے ہین اور بیچ اونکے سب وہین اوپر آل پاک رسول کے لکھا ہوا ہے **فائدہ** جلال سیوطی نے ابن جوزی
محدث سے کہا کہ اکثر حدیثین وضع ہوئین بپاس خاطر بادشاہونکے اور اوسی عہد مین یہ خطبہ کہ جسمین حضرت ابوبکر
کو خیر البشر بعد الانبیاء کہا ہے تصنیف کرکے ہر دیار و شہر مین جابجا جاری کیا گیا اور ترتیب فضیلت جسکو کہ سلف
نے اختیار کیا معاویہ کے خطبے سے ظاہر ہے آخر بیچ عہد ایک خلیفہ عباسیہ کے عین دربار مین کہ بیچ علمائے معتبرہ
حاضر تھے اور ایک ایلچی بھی قوم کفار سے دربار مین موجود تھا اوس روز بھی تمام لوگون نے سب لعن اوپر اہلبیت
رسول اور حضرت علی کے ذکر کرتے تھے پس ایلچی مذکور کھڑا ہوا اور سب آداب بجا لاکر عرض کیا اے خلیفہ مین ایک مشکل
رکھتا ہون سب لوگون نے کہا کہ عرض کر تا کہ یہ وقت اوپر تیرے آسان ہووے اوس نے کہا کہ فاطمہ دختر نبی تمہارے کی
تعظیم اور تکریم سب اولاد اونکی سے زیادہ نہین اور نیز پیغمبر تمہاری تعظیم اور تکریم اوسکی زیادہ فرماتے تھے اور کہا
کہ بضعۃ منی پس کیونکر اوسکو ایسے شخص کو دیا کہ وہ لایق سب اور لعن کے ہے پس کس واسطے تم لوگ کفار کو
برا کہتے ہو اوس وقت خلیفہ اور سب علماء اوس کے جواب سے عاجز ہوئے اور توبہ کی
پس اوسی وقت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ چہارم موسوم کیا اور معاویہ ابن
ابو سفیان ضنہ کو خاطی ٹھیرایا اور مولانا عبد الرحمن لکھنوی کہتے ہین . . . . .

اور جب سینہ مبارک امام حسین علیہ السلام کے وہ عطا فرما کر نکلے تہا تو چند کافرون سے
مقابلہ ہوا اور کہا کہ جبکہ رسول خدا نے شرم ... ان بدبختون نے ایک تلوار ماری جو اونکے عمامہ مین تہا کاکل
... جب وہ بیہوش ہوگیا تو اون ملعونون نے واسطے قتل امام علیہ السلام کے عذر اور سند تھہرائے
اہلبیت کی ... ہے کیونکہ وہ لوگ ... اہلبیت رسول خدا صلعم کے لئیے تہا اور تعظیم اہلبیت
حالانکہ تعظیم مرتضوی کے بموجب فرمانے رسول خدا کے اور خدا تعالے کے ظاہر ہے لہذا فاسئل یا ثقلین ...
حضرت مرتضوی کے فضل کا ظاہرہ ہے اور تاریخ صادق و روضۃ الصفا مین قول حضرت ابوبکر کا ہے کہ جب وقت
رحلت ہونیکے وصیتنامہ خلافت برائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تحریر کیا اور بعض روایت یہہ ہے کہ عمر کو خلیفہ
کیا چاہتے اور برکت ... کی ہے کہ ... اونکے ... جب حضرت علی علیہ السلام نے تو خوشی سے
پسند کیا اور فرمایا کہ عمر بہتر ہے واسطے خلافت کے پس یہہ بات جب حضرت ابوبکر نے سنی تو حضرت علی
کے حق مین دعا خیر فرمائی اور کہا کہ ہم لوگ سب کالبند و اور گنہگار ہین اور سوائے علی سردار اور پیشوا
ہے اور ہم سب نجوم بمنزلہ ہین اور ... منیر ہے پس یہہ وجہ بہی حضرت علی علیہ السلام پر ثابت ہے

وجہ ششم از روئے اجماع امت کہ اوسے خیر البشر بعد الانبیا کے ہو وین یہہ بہی بہ اصل
کیونکہ در ایام عالم حیات سرور کائنات کے حضرت ابوبکر کو خیر البشر کسی اصحاب نے نہین کہا اور نہ خدا اور
رسول نے فرمایا بلکہ مثل اور سب اصحاب کے تہے اور نہ بروقت خلافت کے سب صحابہ نے اوپر حضرت ابوبکر کے
اتفاق کیا بلکہ کہتے تہے منا امیر منکم امیر [illegible] پس مطلق اجماع بہ معنے نہین ہو سکتا
ہے بلکہ قطعی اجماع اوسکو کہتے ہین کہ خلاف اوسکا شاذ و نادر بہی نہو وے اور سب لوگون کا رجوع با اعتقاد
اور قلب کے ساتہہ ہو وے اور سب لوگ لایق و فایق اوسکو جانتے ہون حالانکہ یہہ نہ تہا بلکہ اکثر صحابہ
قلب حضرت علی کو لایق اور افضل جانتے تہے بسبب گوشہ نشینی آنجناب کے یہہ کام ہوا اور سب روایات کتب
سیر مین مندرج ہین پس یہہ وجہ بہی حضرت مرتضوی کو ثابت ہے۔ **وجہ ہفتم** یہہ کہ جان اور مال ایثار
کرنا خدا اور رسول پر اور ہمیشہ سپر ہونا۔ یہہ وجہ بہی حضرت مرتضوی کو ثابت ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ
خبر دیتا ہے قرآن مجید مین کہ بعد ہجرت رسول اکرم نے حضرت علی کو لباس اپنا پہنا کر اوپر بستر اپنے
سلا کر اور خود بدولت ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق کے مدینہ کو روانہ ہوئے پس حق تعالے نے واسطے
حضرت مرتضوی کے فرشتون مین بہائی چارا کیا اور حضرت جبرئیل اور میکائیل کو فرمایا کہ علی کو شر دشمنون
سے نگاہ رکہو کیا واسطے کہ اوس نے جان اپنی کو واسطے خوشنودی خدا تعالے کے فدا کیا ہے اوپر حبیب
خدا کے چنانچہ جبرئیل و میکائیل جانب سر اور پائے مبارک کے کہڑے ہوکر کہتے تہے بخ بخ لک ...

پیے خوشی ہو جکو اے علی کہ حق تعالیٰ نے فضل بڑا اوپر تیرا کیا کہ کہا ہے بیت ہزار گنہ پر خود فدا
نفس پیغمبر * ملک زرہش بغیران او کرنبود * اور ایضاً حکایت ہے کہ جب وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اوپر بستر اپنے کے سلایا اور حضرت علی نے جان اپنی نثار کی اوپر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس وقت اللہ تعالیٰ نے جبرئیل اور میکائیل کو فرمایا کہ درمیان تمہارے عقد
اخوت کا باندھا ہے اور عمر ایک کے دوسرے سے زیادہ گردانی ہے پس تم دونوں میں کون حیات بہائی
اپنے کی اختیار کرتا ہے اون فرشتوں نے کہا کہ ہم اپنی زندگی کو دوست رکھتے ہیں پس وحی کی حق تعالیٰ
نے کیوں واسطے نہیں مانند علی کے ہوئے کہ درمیان اوسکے اور حبیب اپنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد اخوت
کا باندھا ہے اور اوس نے جان اپنی فدا کی اوپر رسول میرے کے پس تم جاؤ اور اوسکو شرارت اعداسے
نگاہ رکھو پس دوسرے روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر ہجرت کر کے بیچ منزل مکہ گئے
اوس وقت حق تعالیٰ نے بشان حضرت علی یہ آیت نازل فرمائی **قولہ تعالیٰ** ومن الناس من یشری
نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد **ترجمہ** یعنے کون ہے آدمیوں میں سے کہ بیچے جان اپنی کو
یا فدا تعالیٰ نے میں واسطے رضامندی پروردگار اپنے کے **مولانا روم در کلیات گوید** ؎
نفس تو جز کردگار کس نتواند شمار * یک صفت از صد ہزار شاہ سلام علیک * حیدر لا فتی فاتح روز
شمار * تا اسم جنات ونار شاہ سلام علیک * گفتہ بغیران وقال وصف ترا قل تعال * مادح تو ذوالجلال
شاہ سلام علیک * اور بہی اسجگہ پر حضرت مرتضے علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔ وقیت بنفسی خیر من
وطی الحصا * ومن طاف بالبیت العتیق والحجر * رسول اللہ خاف اذ مکروا بہ * فنجاہ ذو الطول
الکریم من المکر * وبت اراعیہم متی ینشروننی * وقد وطنت نفسی علی القتل والاسر * **ترجمہ**
یعنے فدا کیا میں نے نفس اپنے کو بہتر وہ شخص ہے کہ جس نے سونا اپنے پاؤں کو بیچ سنگریزوں کے اور بہتر وہ
شخص ہے کہ جسنے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور حجر اسود کا وہ رسول اللہ کہ خلق نے اوسکے مارنے کی فکر کی
تہی پس نجات دی اللہ تعالیٰ نے مکر کفار سے اوسکو اور رات گذاری میں نے اور دیکہتا تہا میں کفار
کو کہ چاہتے تہے وہ میرا قتل کرنا اور درحقیقت میں نے آمادہ کیا تہا نفس اپنے پر قتل ہونے اور
قید ہونے کا **ترجمہ منظوم** غیر از تو ندید چشم من یار دگر * جز عشق رخت نیست مرا کار دگر * خواہم
ہر دم کہ جان خود تازہ کنم * تا پیش رخت فدا شود بار دگر * آید پہر فرمایا حضرت مرتضے علیہ السلام نے
ابیات وبات رسول اللہ فی الغار آمنا * موقی وفی حفظ الالہ وفی ستر * اقام ثلاثا ثم زمت
قلائص * قلائص یفرین الحصا اینما یفری * اردت بہ نصر الالہ تبتلا * واضمرتہ حتی اوسد فی قبری

ترجمہ رات گذاری پیغمبر خدا نے غار ثور مین ساتھ امن کے اور نگاہ رکہا اللہ تعالے نے اونکو بیچ
پردہ کے اور مقیم رہے تین رات اسکے بعد اور سوار ہوئے شتر مادہ پر کہ چالاک بہت تھی وہ اور جان اپنی
بیچ بندہ کے نثار راہ خدا مین یہان تک کہا دل سے کہ قتل ہو جاؤن مین اور در کہا اون مین بیچ قبر کے
ترجمہ نظم چون خم ز شراب شوق او بیہوشم ؛ وز جام فنائے بقا مینوشم ؛ جانم سپر بلا ست در راہ خدا
تا ہست رگے در تن من میکوشم ؛ روایت ہے کہ روز دیگر حضرت علی مرتضیٰ پا پیادہ مکہ سے بخدمت کو روانہ
اقدس کے گئے بسبب چلنے پیادہ پائی کے پائے مبارک پر آبلہ ہو گئے تھے حضرت خواجہ عالم نے جب علی
مرتضیٰ کو اس حال سے دیکہا بہت خوش ہوئے اور دست مبارک اپنا حضرت علی کے پاؤن پر پہیرا
فی الفور شفا حاصل ہوئی اور آبلے جاتے رہے۔ روایت ہے کہ تیسرے سال نبوت کے پیغمبر خدا صلعم
مامور ہوئے کہ دعوت اسلام ساتھ اعلان کے کرین پس آپ حضرت مع صحابہ کے کوہ صفا پر تشریف
لائے اور ندا کی کہ اے قوم قریش سب آؤ پس سب قوم کوہ پر جمع ہوئے اوسوقت رسول مقبول نے
فرمایا کہ تحقیق حق تعالے واحد حقیقی ہے اور سوا اسکے کوئی خالق دوسرا نہین ہے اور مجکو اللہ
تعالے نے ساتھ رسالت کے بہیجا ہے تمکو مناسب ہے کہ ایمان لاؤ پس ابولہب نے کہا کہ بہائی زادہ
میرا دیوانہ ہوا ہے حق تعالے نے اوسکے حق مین سورۂ تبت یدا نازل فرمائی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اپنی قوم سے فرمایا کہ قسم خدا کی مین رسول اللہ کا ہون میری تصدیق کرو پس برطبق
اعلان کے فوراً حضرت علی اوٹھے اور کہا کہ یا رسول اللہ مین بہت خورد سال ہون ان لوگون
سے اور ساتھ قبیلہ اور نسب کے برتر ہون سب سے اور آنکہین میری تیز تر ہین انسے پس آپکی
رسالت کو تصدیق کیا مین نے اور بیچ خدمت مبارک کے ساتھ جان کے حاضر ہون یہانتک کہ خاک
قدم پاک مبارک آنکی کو ساتھ کحل الجواہر کے نہ سمجہون مین پس حضرت صلعم نے بہت نوازش فرمائی
اور فرمایا کہ یہہ بہائی اور وصی میرا ہے تمکو مناسب ہے کہ بات اسکی کو سنو اور فرمان اسکا بجا لاؤ
اور اسکے فرمان سے باہر نہو جاؤ پس قوم ہنسکر اوٹھکہڑی ہوئی اور حضرت ابو طالب سے کہا کہ محمد نے
تیرے فرزند کو ہم سب سے بہتر کیا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین **ابیات مقدسہ**
صدقتہ وجمیع الناس فی ظلم من الضلالۃ والاشراک والنکد ؛ فالحمد للہ فرداً لاشریک لہ ؛
البر بالعبد والباقی بلا امد ؛ **ترجمہ** یعنے تصدیق کی مین نے اوسکی اوسوقت کہ سب لوگ تاریکی مین
ساتھ گمراہی اور شرک اور سختی کے تہے اور بے خبر تہے اوس سے پس حمد ہے اوس خدا کو کہ یگانہ ہے
اور کوئی شریک نہین اوسکا **ترجمہ منظوم** ای برده ز همرهان بهر وجه سبق ؛ وز شرم رخت گردد گل تا نه غرق

از شرق با غرب بہت رسانم • چہ بمن شدہ است کاسہ چشم شفق • پس یہہ وجوہ بہی حضرت علی کی
باطنی ہے۔ وجہ یازدہم اللہ سے سبقت اسلام واضح ہو کہ تمام کتب معتبرہ مین لکہا ہے کہ اول
شخص جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا حضرت بی بی خدیجہ کبرا ہین اور بعد اونکے حضرت علی
مرتضی نے بیعت کی چنانچہ بعثت آنحضرت کی دوشنبہ کے روز ہوئی اور سہ شنبہ کے روز حضرت علی مرتضی
نے تصدیق رسالت باعتبار ظاہر کے کی اور باعتبار باطن کے بطن اطہر والدہ شریفہ مین تصدیق کی اور
فرمایا حضرت [illegible] کہ عالم قدس مین علی علیہ السلام نے میری تصدیق کی بلکہ مین اور وہ ایک نور تہا
اور روایت ہے کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرماتے تہے اور ساتہہ مین حضرت
علی علیہ السلام کو کیا تہا پس حضرت ابو طالب آئے اور کہا کہ یہہ کیا ہے حضرت خواجہ عالم نے فرمایا کہ یہ
نماز ہے واسطے پروردگار کے کہ ادا کرتا ہون مین ابو طالب نے خوشی کے ساتہہ حضرت علی علیہ السلام
سے کہا کہ التزام ابن عم کی [illegible] قبول کی [illegible] اور فرزند دیگر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ
سے کہا کہ تو بہی پہلو شش علی کے مقتدی ہو اور تصدیق نبوت اوسکی کر کہ چنانچہ حضرت علی علیہ السلام نے
فرمایا صلیت مع النبی قبل الناس ستہ عمارة سبعا [illegible] اور یہی فرمایا سبقتکم الی الاسلام طرا • غلاما
بلغت اوان حلمی مسلمان مین ہوا ہون سب سے پہلے • درآنحالیکہ نابالغ تہا لڑکا • مناقب خطیب
مین مسطور ہے اور عبد اللہ ابن عباس روایت کرتے ہین کہ مین نے رسول خدا سے دریافت کیا اس
آیت کے کیا معنے ہین والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم پس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خبر پہنچائی جبرئیل امین نے مجہکو کہ مراد اس آیت سے علی علیہ السلام مع اولاد
محبت کرنیوالی اور پیروی کرنیوالی اون کی ہین اور ترمذی مین انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ بعثت
رسول خدا کی دوشنبہ کے روز اور مسلمان ہوئی حضرت علی ابن ابی طالب روز سہ شنبہ کے اور ابن
عباس کہتے ہین کہ فضایل حضرت علی مین ایسے جمع ہوگئے تہے کہ اگر اون مین سے ایک ہی کسی مین ہوتا
تو مین اوسکو سب سے بہتر اور افضل جانتا ایک یہہ کہ اوس نے اول نماز ادا کی ساتہہ رسول اللہ کے اور
تمام غزوات مین سوائے تبوک کے علم رسول اللہ کا اوسکے ہاتہہ مین رہا اور تمام غزوات مین
ثابت قدم رہے خصوص جنگ احد مین چنانچہ حق تعالے نے نادعلی اور لافتا کو اوپر فرشتوں کی جاری کیا
خواجہ جلال الدین رومی گوید کہ [illegible] ثابت قدم بود • کہ اینچنین معصوم بود •
لا نادعلی [illegible] لافتی گشت تا دلیل • [illegible] سر افگندہ کرد • [illegible]
نماز • اور [illegible] جنگ خندق مین بہیج حق حضرت علی علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

بارزة علی یوم الخندق افضل اعمال امتی الی یوم القیامہ یعنی جنگ میں کی روز خندق کے افضل ہے تمام اعمال است میری سے روز قیامت تک اوہی آنحضرت صلعم نے بروز جنگ خیبر حق مین حضرت علی علیہ السلام کے فرمایا حدیث لاعطین الرایت غدا رجلا کرار غیر فرار یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ الخ ترجمہ البتہ عطا کرونگا مین علم کل کے روز ایک مرد کرار غیر فرار کو کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکہتا ہے اور دوست رکہتے ہین خدا اور رسول اس شخص کو ششم بحکم خدا تعالی نے حضرت فاطمہ زہرا سیدہ النساء العالمین اہل الجنت کو اوسکے عقد مین دیا اور فرشتون نے عقد اوسکا آسمان پر باندہا اور نسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوسکی پشت سے تا روز قیامت قایم رہیگی - چہارم خواجہ عالم کی تجہیز اور تکفین اور غسل کرکے قبر مبارک مین اوتارا اور جیسی وارث رہے کل روز قیامت علم خواجہ عالم کا اوسکے ہاتہ مین ہوویگا پس یہہ سب اوصاف واسطے حضرت علی کے منجملہ اوہزارہا مضمون کے سونازل ہے معترہو کہ کسی فرد بشر کو میسر نہوئے - مناقب حافظیا میرج کہ قصیدہ حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی نقشبندی نے شان مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لکہا ہے چنانچہ تین بیت اوسکی یہہ ہین - **خواجہ باقی باللہ قدس سرہ گوید** سر حلقہ عاکیان علی بود ✤ سر سلسلہ جہان علی بود ✤ اوسر کمال مصطفے بود ✤ با این کرانیش کجا بود ✤ این سلسلہ از طلا ناب است این خانہ تمام آفتاب است ✤

حضرت مولانا روم در کلیات شمس تبریز قدس اللہ سرہ گوید

شاہی کہ ولی بود وصی بود علی بود
تا کامنہ شد در است آسود علی بود
آن قلعہ کشائی کہ در قلعۂ خیبر
از مہر دو جہان مقصد مقصود علی بود
آن نکتہ تحقیق حقایق بحقیقت
[illegible] شد علی بود
آن [illegible] کہ با او وجہہ حالت
آن [illegible] کہ بود بود علی بود
آن محک [illegible] تا کہ بد اسطفے
[illegible] کہ بود کہ مقصود علی بود

تا صورت پیوند جہان بود علی بود
سلطان سخا و کرم وجود علی بود
آن شیر دلاور کہ برا صطلح نفس
بر کند بیک حملہ بکشود علی بود
آن نقطہ توحید احد گردم واحد
گر در دی یقین مظہر حق بود علی بود
آن شہ کہ شبیہہ وی الا آمد دین
با موسی و با عیسی نبا بہہ علی بود
آن شاہ سر افراز کہ اندر شب معراج
آن یار کہ او نفس نبی بود علی بود
محمود نبود ند مرا ہا کہ مدینہ علم

تا نقش زمین بود زمان بود علی بود
آن مرد سر افراز کہ اندر رہ اسلام
بر خوان جہان پنجہ نبا بود علی بود
چندانکہ نظر کردم و دیدم کہ حقیقت
جز او نفس مع صمت نشنود علی بود
آن روشنے مصفا کہ خدا وند بقرآن
زنگ ستم و بدعت بزدود علی بود
خاتم کہ در انگشت سلیمان نبی کرد
با احمد مختار یکے بود علی بود
تنہا چو ہمی شرک بدو در دو جہ
[illegible] احمد محمود علی بود

ای دل ار ولایت طلبی ادحی عمران
کو روش ہشت محصیت بستو علی بود
این یکہ سبے ... گفتم بصفا
گر نقد دو جہان بود علی بود

باسکہ علی بود علی بود علی بود
این کفر نباشد سخن کفر نہ این ست
حاکم ... مقصود علی بود

آن معنی قرآن کہ خدا در ہمہ قرآن
تا ہست علی باشد و تا بود علی بود
این ... شمس الحق تبریز

وجہ دوازدہم کہ خود بیان کرنا فضیلت اپنی کا کرا ... ثابت ہوے اور یہہ بھی واضح رہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہر امور مشکل مین رجوع بجناب مرتضوی مین کرتے تھے اور اپنی فضیلت کو بیان کرتے تھے اور آپ حضرت کو وصی رسول اللہ جانتے تھے چنانچہ قیس ابن ابی حازم سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابو بکر نے مجھسے کہا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ جس شخص کو علی مرتضے سند ساتھ دستخط اپنے کے لکھے ہوئے دیوین تو وہ شخص البتہ پل صراط سے گذر جاوے گا اور حضرت عمر فاروق نے کہا ہے کہ مومن اور مسلمان وہ شخص ہے کہ جو علی مرتضے کا مطیع اور فرمانبردار ہووے کیونکہ بیشک نزدیک خدا تعالٰے اور رسول اللہ کے علی منزل عظیم رکہتا ہے۔ **حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ گوید** علی حبہ جنۃ ❊ قسیم النار والجنۃ ❊ وصی المصطفے حقا ❊ امام الانس والجنۃ ❊ **شیخ سعدی رح گوید** علی را اند ابیشک لی قرانند ❊ بامر حق وصی کردش پیغمبر ❊ **خواجہ سنائی قدس سرہ گوید** مرنبی را وصی وہم داماد ❊ جان پیغمبر از جمالش شاد ❊ آل یٰسین شرف بدو دیدہ ❊ ایزد اورا بعلم بگزیدہ ❊ بود علمش کشیدہ کوثر ❊ نار تیغش کشندہ کافر ❊ **بو علی شاہ قلندر قدس سرہ گوید** آن وصی مصطفے شیر خدا ❊ آن علی روح بتول پارسا ❊ **خواجہ حافظ شیرازی قدس سرہ گوید** نوشتہ بر در فردوس کاتبان قضا ❊ نبی رسول ولی حیدر کرار ❊ امام جن و انسی علی بود کہ علی ❊ ز کل خلق فزون ست از صغار و کبار ❊ علی زبعد محمد زہر چہ ہست بہ است ❊ اگر تو مومن پاکی نظر دریغ مدار ❊ کہ نیست دین ہدیٰ را بقول پاک رسول امام غیر علی بعد احمد مختار ❊ روایت ہے کہ ایک روز بیچ خلافت مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو آدمی ایسے کہ وہ باہم جھگڑا کرتے ہوئے دار الشرع مین آئے اور تصفیہ چاہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکی بابت بھی رجوع بطرف حضرت علی علیہ السلام کے کیا اوسوقت اون دونون مین سے ایک نے کہا کہ تک ہم نہین جانتے تھے کہ سوا تمہارے کوئی اور دوسرا بھی خلیفہ ہے کہ فیصلہ کرے اس بات کے کہنے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہت غصہ آیا فرمایا کہ اے شخص علی مرتضے امیر المومنین ہے اور جو انکو اپنا مولا نہ جانے وہ مومن نہین ہے اوسوقت حضرت عباس کھڑے ہوئے اور فرمایا بہ تحقیق مین نے رسول صلعم

ساہے کہ حق تعالےٰ نے علم کو دس حصہ پر تقسیم کیا ہے نہ حصہ اون مین سے علی مرتضےٰ کو
عطا کئے اور ایک حصہ تمام جہان کو دیا اور اوس حصہ مین بہی علی مرتضےٰ علیہ السلام شریک ہین -
صواعق محرقہ مین محدث امام شعبی سے منقول ہے کہ ایکروز مین طاقت مین حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ دار الشرع مین بیٹھے ہوئے تہے کہ حضرت علی تشریف لائے اور دیکہا فوراً حضرت ابوبکرؓ نے
اونکا استقبال کیا اور کہا کہ کوئی چاہتا ہے کہ دیکہے ایک ایسے شخص کو کہ وہ بعد پیغمبر خدا کے افضل تر ہے
سب وجوہ تمام عالم سے از روے علم کے اور از روے حالت کے اور از روے حلم کے اور از روے محبوبیت
کے نزدیک خدا اور رسول کے اور از روے کیفیت ذاتی اور صفاتی کے اور جو چاہے دیکہے وصی رسول خدا
کو پس دیکہو علی مرتضےٰ کے تئین **اور** صاحب کشاف امام جار اللہ علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہین کہ کہا حضرت
ابوبکرؓ نے حضرت علی کو کہ عترت رسول اللہ کی ہین وہ عترت کہ واجب ہے تمسک ساتہہ اونکے اور
روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما آور مسکرائے حضرت ابوبکرؓ
اونکو دیکہکر پس کہا حضرت علی نے کہ کیا سبب ہے تمہاری ہنسی کا پس کہا ابوبکرؓ نے کہ سنا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ نہین گذریگا پلصراط سے کوئی مگر وہ جسکو کہ لکہدے سند علی ابن ابی طالب
رسالہ ذخیرۃ العقبیٰ رد شیعہ مین ہے کہ ایکروز ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بہت سخت کلامی
سے باتین کرتا تہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت غضبناک ہوکر فرمایا کہ خرابی ہو اوپر تیرے تو نہین جانتا
ہے کہ ابوالحسن کون ہے بہ تحقیق وہ سردار مومنونکا اور وصی ہے رسول خدا کا اور اشارہ کیا طرف
مرقد مقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اور دار قطنی** مین وارد ہے کہ ایکبار حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے حال حضرت مرتضےٰ علیہ السلام دریافت کرکے کہا کہ وہ کس گاؤن مین کہ جہان آپ کی
زمین تہی گئے ہین پس ہمراہ چند اصحاب کے تشریف لیگئے اور دیکہا کہ آپ حضرت زمین کو صاف کرتے
ہین سب اصحاب اونکے نزدیک گئے اور زمین صاف کرنے مین مشغول ہوئے بعد فراغ اوسکے حضرت
علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے عمرؓ اگر تمہارے پاس قوم اسرائیل سے کوئی آوے تو تم اونکے تعظیم کرو حضرت
عمرؓ نے فرمایا کہ بہت اچہی پس فرمایا کہ مین بہ تحقیق بہائی رسول اللہ کا ہون فی الفور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے چادر اپنے سر سے اوتار کر فرش کیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اوسپر بٹہایا اور قسم کہائی کہ جبوقت
سے مین یہان ہون سوائے اسجگہ کے چادر اپنی کہین نہین بچہائی آور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ ایکروز رسول اللہ نے مجہسے فرمایا ادعونی سید العرب مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تم سید
عرب نہین ہو پس فرمایا **حدیث** انا سید ولد آدم و علی سید العرب یعنے مین سید بنی آدم کا ہون

اللہ علیہ وآلہ سب اقرب ہے اور حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ اے
عمار بن یاسر ہوگا۔ جو کوئی حق تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی صاحب علی کے کہ محمد وسب آدمیوں سے افضل ہیں اور علی
سید المومنین امام المتقین ہے اور **حضرت مرتضیٰ علیہ السلام خود اپنا فخر بیان**
فرماتے ہیں انا علی صاحب الصمصامہ ۔ وصاحب الحوض لدی القیامہ ۔ اخو نبی اللہ ذی العلامہ
قد قال اذ لقنی العمامہ ۔ انت اخی ومعدن الکرامہ ۔ ومن لہ من بعدی الامامہ ۔ یعنی میں علی
ہوں مالک ذوالفقار کا اور مالک ہوں حوض کوثر دن قیامت کے اور میں بھائی ہوں رسول خدا کا اور معدن
ہوں کرامت کا اور کہا عمامہ اپنا پیغمبر خدا نے میرے سر پر اور بنایا امام بعد اپنے مجھکو۔ **ترجمہ نظم**
اے گشتہ عیان سر قیامت از تو ۔ در صاحب منصب امامت از تو ۔ چون دیدہ نہ گشت بہرہ ور دشمن دین
بہرہ کرامت از تو ۔ **حضرت مولانا روم در کلیات شمس تبریز قدس سرہ گوید**

اے برتر از وہم و گمان اے مولانا علی
ای بخت بخت زندگی اے مولانا علی
پاک از منزہ از صفات معروف گشتہ در ذات
کرجان ہست جان شان اے مولانا علی
از منع نقد بندگان مطلوب طالبان
واسطہ نما پیر اے مولانا علی
حکم جہان نبی سیر رفت بمد نور پری
اللہ دل پیکر افلاک اے مولانا علی
ہم مرسلان سر سنا الحق ہم نبات
تسبیح گرینہ بندرا اے مولانا علی
گر عاشقی ور ما بین مرشد خود ما بین
ہم دم مہر ماہ بجان اے مولانا علی

تسبیح خود کن بر زبان اے مولانا علی
اے مونس ہم قلم ہست نظارہ زود ما کہ
رمد ۔ زکات اندر صلاۃ اندر صلاۃ مولانا علی
سبحان گویا بنام پیدا از در صبح و شام
نام اسرار کن کان اے مولانا علی
دعا مندہ لوح قلم پیدا کن خلق از عدم
پرورش ز تو انگشتری اے مولانا علی
مجموع قرآن عرش حمد ثنا در عرش
مقصود کل کائنات اے مولانا علی
در جنگ بند دیگر اند طلب سپر ز شیر
تو آنکہ جان دل گزین اے مولانا علی
اے شمس دین جنات بادر معانی برفشان

خواہی کہ بیابی زندگی ابشتاب اندر بندگی
مولا و حق آدم است اے مولانا علی
خواہی کہ یابی و نشان جان اندر قبر افشان
حج و نماز ہست صیام اے مولانا علی
سلطان بیکسان نظیر پروردگار ربے وزیر
سیر و ب فخر عجم اے مولانا علی
سر دفتر ہر انجمن علامہ عصر و زمین
نام بندگی خدمتش اے مولانا علی
اشجار ورکہ بحر و بر ہم آسمان اندر نظر
خورشید نادعی آسمان اے مولانا علی
اے بندہ شیرین زبان از دیگر خود چہ رانی
تا آید در گوش جان اے مولانا علی

پس یہ وجہ بھی حضرت شاہ مردان پیشوائے اہل عرفان کی ثابت ہے اور سوائے اسکے حضرت مرتضیٰ علیہ السلام
کے شان عرفان کو سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی فرد بشر نے نہیں پہچانا ہے **مولانا روم**
سر اندر یہ سبحا لکھیں ۔ و اندر طلب قرب و مقام رفتے ۔ **سوال** حضرت علی کو حیدر کیوں کہتے ہیں۔
جواب حیدر شیر کو کہتے ہیں بعد پیدا ہونے کے جب والدہ حضرت علی نے حیدر بلانا چاہا اور

تتمہ صفحہ ۷ سطر ۱۲ کتاب جوہر الایمان

از شواہد النبوۃ مولانا جامی مذکور است کہ پیغمبر علیہ السلام با فاطمہ گفت کہ اے فاطمہ بدرستیکہ زمین خداتعالیٰ
از تمامی مخلوقات دو شخص را برگزیدہ کرد یکے پدر تو دو دیگر شوہر تو۔ در مدارج النبوۃ شاہ عبدالحق دہلوی مذکور
است کہ فاطمہ از رسول خدا عرض کرد کہ عورات قریش مرا ملامت میکنند کہ شوہر تو فقیر است آنحضرت فرمود کہ سوگند
بخدا کہ نادرست میگویم کہ شوہر ترا قدم اصحاب است از روے سلم واکثر ایشان است از روے حلم واعظم ایشان
است از روے علم آے دختر من خداتعالیٰ از اہل عالم دو کس را اختیار کرد یکے پدر ترا دو دیگر شوہر ترا۔ حدیث
در تفسیر نیشاپوری و تفسیر امام فخرالدین رازی مذکور است قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ
والی نوح فی تقواہ والی ابراھیم فی حلمہ والی موسیٰ فی ھیبتہ والی عیسیٰ فی
عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب۔ یعنی جو شخص چاہے کہ دیکھے علم مثل آدم ؑ کے اور تقویٰ
مثل نوح ؑ کے اور حلم مثل ابراہیم ؑ کے اور ہیبت مثل موسیٰ ؑ کے اور عبادت مثل عیسیٰ ؑ کے پس چاہیے
کہ دیکھے علی بن ابی طالب کو۔ اور روایت کیا اس حدیث کو ابوالخیر وغیرہ نے ابی حمراء دشتی سے
اور ثابت کیا ہے اس حدیث کو محدث شام محمد بن یوسف الکنجی الشافعی نے بیچ کتاب اپنی وسیلۃ
المال نے اور شارح تجرید نے اس حدیث کی صحت کی صفحہ ۹۵ میں اور تسلیم کیا ہے اسکی صحت کو
اور شارح تجرید کہتا ہے کہ واجب کرد آنحضرت صلعم مساوات علی را در صفات انبیا علیہم السلام و انبیاء
علیہم السلام افضل اند از باقی صحابہ تو تفسیر کبیر کی جلد دویم مین جو عبارت لکھی ہے وہ یہ ہے کہ یہ حدیث
دلالت کرتی ہے اوپر اسبات کے کہ مجتمع تھے فضائل مذکورہ حضرت علی مین جو کہ متفرق تھے انبیاء علیہم السلام
مین پس یہ حدیث دال اوپر اس امر کے ہے کہ علی افضل ہین انبیاء علیہم السلام سے سوائے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے۔ چنانچہ اسی معنی مین مولوی روم فرماتے ہین **ابیات** آن نخیو انداخت بردوشے علی
افتخار ہر نبی و ہر ولی + آن خیو انداخت بر روشے کہ ماہ + سجدہ آرد پیش او در سجدہ گاہ + اور صاحب تفسیر نیشاپوری
جلد اول صفحہ ۲۲۵ مین بعبارت عربی بیان کرتے ہین (ترجمہ) واجب ہے کہ جزم و یقین کرے افضلیت حضرت
علی پر تمامی صحابہ سے اسواسطے کہ متواتر ہوئی بیچ حق علی کرم اللہ وجہہ کے وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے فضیلت علی
مرتضیٰ پر۔ فریدالدین عطار آہی رہ گوید **ابیات** مصطفیٰ گفتے علی آن ماہ ماں + کے مرا نور دل و آرام جان + ا
یکی را دیدہ انل را تا ابد + مثل تو ہرگز نباشد تا ابد + اے ولی خالق بیچون شدہ + از صفات لامکان بیرون شدہ
مالا نیکو گفتہ رہبر تولی + از صحابہ چونکہ نیکو تر تولی + شاہ عبدالحق و شاہ ولی اللہ دہلوی تو علامہ قوشجی نے مسئلہ
تفضیل شیخین کو ظنی اور اجتہادی کہا ہے۔ اور میر سید شریف شرح مواقف مین کہتے ہین کہ در مسئلہ تفضیل شیخین

بر علی مرتضی جزم و یقین نباید داشت ـ و ابن عبد البر که از مشاهیر علماء علم حدیث اهل سنت است در کتاب استیعاب
آورده میگوید که روایت است از گروه صحابه مثل سلمان فارسی و ابوذر غفاری و مقداد و خباب و جابر و ابوسعید خدری و
زید بن ثابت و عمار یاسر و زید بن حارثه و غیرهم رضی الله عنهم که علی مرتضی اول کسی است که ایمان آورده و گفت
ابن عبد البر جماعت اصحاب حضرت علی را بر غیر تفضیل میدهند و سه صد و نود و پنج کس از اصحاب رسالتمآب و
تابعین از یاران و دوستان و مخلصان و فرمانبرداران ایشان بودند مثل حضرت شهیم و جابر و ابوذر و عمار یاسر
و مقداد و سلمان و حذیفة الیمان و محمد بن ابوبکر و عبد الله بن عباس و کمیل ابن زیاد و خواجه اویس قرنی و اسامه
بن زید و براء بن عازب و ثابت بن ضحاک و حبیب بن مظاهر و سلمة بن اکوع و عثمان بن حنیف و مالک
بن اشتر بن حارث و صعصعه بن صوحان و طرماح بن عدی و غیره علیهم الرحمة و الرضوان و دیگر بنی هاشم و
بنی فاطمه هم تفضیلی اند ـ و شاه عبد العزیز دهلوی در رساله خود در ذکر حضرت زید بن امام زین العابدین علیه
السلام نوشته است که حضرت زید علیه التحیة و الثنا بعلم و فضل و شجاعت و عفت اتصاف داشت جماعه
صحابه را دیده بود و علم از پدر بزرگوار خود و برادر اکبر امام باقر علیه السلام آموخت و حدیث از پدر بزرگوار
عبید الله ابی رافع کاتب جد بزرگوارش علی کرم الله وجهه و ابان بن عثمان بن عفان و غیره که از کبار علما تابعین بود
روایت کرده و جمعی از اجله علما احادیث از وی نموده فرقه در اصول فروع مذهب او گرویده و ترویج آن سعی فرمودند
چنانچه این مذهب الی الیوم در یمن و حجاز رائج است اما آنها که از زید علیه التحیة و الثنا حدیث روایت کرده اند یکی پسران
حسین بن زید دوم عیسی بن زید سوم امام جعفر صادق علیه السلام برادرزاده او و عبد الله بن عمر خواهرزاده او و ابوبکر محمد بن
مسلم بن عبید الله که در علما تابعین بجلالت قدر و کثرت علم و حفظ علم تفرد می فرمانست و ابو محمد عبد الله و ابو مالک ابو علی
هاشم و ابو محمد سلیمان و ابو تمام و عبد الرحمان بن ابی الزناد المدنی و عبد الرحمان بن حارث و بسام بن عبد الله
الصیرفی و عبد الرحمان بن الحارث نالی و فضیل بن مرزوق و سعید بن خثیم الهلالی و دیگر اکثر این کسان از کبار ائمه
حدیث اند و در زمان خروج زید علیه التحیة و الثنا اکثر علما تابعین میل بانجناب داشتند و از انجمله امام اعظم ابوحنیفه کوفی
که بوجوب نصرت او فتوی میداد و بال غنیمت او و اصحاب او میکرد و نقل است که ابوحنیفه مردم را ترغیب می نمود برفاقت
حضرت زید علیه التحیة و الثنا شخصی گفت که تو چرا با او رفاقت نکنی جواب گفت ازانکه مردم کنند بس است مرا امانت بس
کرده است میترسم که اگر کشته شوم امانت و اموال مردم مجهول بمانند و ضائع شوند بعد ازان چهار صد از نقره غیر مضروبه
(یعنی ایک گون چاندی) بجهت حضرت زید علیه التحیة و الثنا فرستاد و پیغام داد که این زر در تجهیز لشکر صرف نمائی یکی از
بندگان اهلبیت رحمه حق بوے فرمود یرحم الله ابا حنیفة فانه معاین اصحاب زید ابن امام زین العابدین علیه
السلام علی الخروج و یقوی قلوبهم و ازینجهت است که صاحب ملل و نحل و بعضی دیگر علما امام ابوحنیفه را از زیدیه شمرده اند

حکایت مشہور است کہ مردم کوفہ از زید خواستند تبرا از شان ابوبکرؓ و عمرؓ نمود فرمودند کہ من درباره آن دو کس بجز نیکوئی
چیزے نمیگویم بعضے از قوم با بیش ازین نگفتند کہ سزاوار بودیم بخلافت از ایشان و آن ہر دو خلیفہ چون متصدی
آن امر شدند بجناب خدا سلوک و بسنت رسول عمل کردند و بر ہیچکس ظلم و ستم نکردند پس آن جماعت از زید علیہ السلام
بیعت شکستند و جمعی بجز جدائی گروه از خدمتش کہ موجب شکست کار در اصل ہمان شد بعنایت مصلحت و قربت
ہم بران اقدام ننمود و شعر بآنست کہ قدماء اہلبیت را با شیخین عداوت نبود بلکہ قائل بودند بفضل آنہا لیکن امیر
المومنین علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا را افضل و اولی میدانستند و ہمین است مذہب زیدیہ کہ میگویند حضرت سید عالم بعد
خود ہیچکس را بتعیین اسم بخلافت نص نفرمودند اما آنچہ از اوصاف در باب امام فرمودند با جمعہا غیر از علیؓ در دیگرے نبود
ولیکن صحابہ بعد از وفات آنحضرت نظر بہ بعضے مصلحتہا از بیعت آنجناب عدول نمودند و ابوبکرؓ را بخلافت اختیار
کردند بعد از آن خود و عمرؓ را خلیفہ کرد امام حقیقی نیز در آنوقت علیؓ بود چون آن ہر دو کس بہ سیرت نیک زندگانی کردند
و در تائید دین متین از خود تقصیر نکردند علیؓ ہم در آن باب مضائقہ نہ نمود و اطاعت آنہا کرد۔ راقم صحیفہ
عبد العزیز دہلوی میگوید کہ تفاوت در میان این مذہب و مذہب اہل سنت ہمین قدر است کہ سنیان ابوبکرؓ
و عمرؓ را از علیؓ افضل می شمارند و صاحبان این مذہب علیؓ را از ابوبکرؓ و عمرؓ افضل می انگارند با وصف آنکہ
سنی بکمال فضل علی معترف اند و فرقہ زیدیہ بقبول فضل ابوبکرؓ و عمرؓ متصف ۔ و شک نیست کہ این ہر دو طریق
از مسالک دیگر باحتیاط اقرب است و سلوک این جادہ اصوب +

اور دیگر جائے سوالات عشرہ میں شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ اصحاب رسول مثل سلمان فارسی و خباب وغیرہ انصار تفضیلی
ہوئے ہیں اور اکثر صوفیہ کرام و علماء محققین اہل سنت مثل احناف وغیرہم کا بھی یہی مذہب تھا۔ راقم الحروف
میان اولاد حسین بلرامی عفی عنہ عرض پرداز ہے کہ شاہ صاحب کی تحریر اور کلام سے یہ آٹھ باتیں تو بخوبی ثابت ہیں
ہمکو زیادہ ثبوت دینے کی ضرورت نہیں ہے اول یہ کہ مذہب تفضیلی عمدہ مذہب ہے دوئم یہ کہ یہ مذہب تفضیلی ملک
یمن و عرب میں آجتک جاری ہے سوئم یہ کہ اکثر اصحاب رسول اکرم کا مذہب تفضیلی تھا چہارم یہ کہ بزرگان آل
رسول اسی مذہب کے گزرے ہیں پنجم یہ کہ حضرت زید علیہ التحیۃ والثنا کا مذہب تفضیلی تھا ششم یہ کہ حضرت
زید شہید استاد تھے اکابر اماموں حدیث اور علماء تابعین کے ہفتم یہ کہ علماء تابعین کا مذہب حضرت زید کے
مذہب کے جانب تھا ہشتم یہ کہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی زیدیہ مذہب کے یعنی تفضیلی تھے اور امام اعظم شاگرد رشید حضرت
زید شہید علیہ التحیۃ والثنا کے تھے اور مرید خاص امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہ السلام کے اور علم طریقت و
معرفت کا امام عالیمقام سے پایا اور محبت آپکی ان بزرگواروں کے ایسی تھی کہ امام محمد حسن شیبانی لکھتے ہیں کہ
دیکھا میں نے بارہا امام اعظم کو کہ بہ نیت زیارت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک امام محمد باقر علیہ السلام

بہ پانے اور جہالت کے تعصب مالک کی جانب کشی کرتے تھے اور حضرت امام اعظم [illegible] عبادت [illegible]
شاگرد تھے آپ نے ایک درہم بھی فتویٰ العقد کثیر دیا فتویٰ حضرت زید شہید علیہ التحیۃ والثنا کے اور خروج [illegible]
محمد بن عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے دیا تھا۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
محبت علی و آل بیت نبی علیہ السلام کے متہم بہ رفض ہوئے تو ظاہر ہے کہ انکا مذہب بھی تفضیلی ہوگا جیسا مذہب
علماء محققین کا تھا اور اسی جرم میں آپ قید خانہ میں محبوس رہے۔ اور امام مالک علیہ الرحمہ تو بالاتفاق خاص [illegible]
جعفر صادق علیہ السلام کے تھے کہ مدت دراز تک خدمت امام معدوح میں رہے اور علم دین انہیں سے [illegible]
سیکھا۔ امام مالک کا ایک شاگرد وہ خلیفہ مامون رشید تھا اسکا ایک مناظرہ مشہور ہے کہ جس میں اسکا یہ دعویٰ تھا
کہ تمام اصحاب رسول میں حضرت علی افضل ترین ہیں اور دوسری جانب میں چالیس بڑے بڑے علماء نامور
مثل قاضی یحییٰ بن اکثم اسی دعوے کے مخالف تھے اور مامون تنہا سب کا طرف مقابل تھا صبح سے قریب دوپہر تک
دونوں فریق سے بحث و مباحثہ رہی مگر میدان مامون کے ہاتھ رہا پورا مناظرہ کتاب العقد میں مذکور ہے پس جس
صورت میں کہ جلیل القدر اصحاب رسول مثل رئیس المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ انصاری
و ابو سعید خدری و سلمان فارسی و ابوذر غفاری و عمار یاسر و مقداد و حذیفہ و خباب و زید بن ثابت و زید بن
حارثہ و اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کہ اسامہ کو پیغمبر علیہ السلام نے تمام صحابہ پر سوائے حضرت علی رض کے سردار بنایا تھا
اور بڑے بڑے علماء تابعین و محققین و اولیاء کاملین مثل سید التابعین حضرت خواجہ اویس قرنی و خواجہ کمیل [illegible]
پیران و مرشدان راہ طریقت کے ہیں و قدماء آل رسول و اولاد بتول معصومین و امام مثل امام حسن و امام حسین و امام محمد باقر
و امام جعفر صادق علیہم التحیۃ والثناء والسلام کہ جنکے مثل جہان میں نہیں ہے اور یہ بزرگوار خاصان خدا و محبوب حبیب
کبریا کے ہیں اور انکی شان میں سورہ ہل اتیٰ و آیۂ تطہیر و حدیث ثقلین و حدیث سفینۃ النوح بالاتفاق وارد ہیں
اور یہ حضرات وارث رسالت و نواب نبوت و حاکم ملک ولایت و حکیم حکمت کے ہیں اور والی و ساقی حوض کوثر
و لواء الحمد کے قیامت میں ہونگے اور یہ سردار اہل جنت کے ہیں اور یہ ہادی رہنما و وسیلۂ نجات و کشتی نوح و
بحر موسیٰ و شافع گنہگاران امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور یہ بزرگوار تمام علوم دینی و دنیوی و
شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت کے امام ہیں۔ پس جبکہ ان سب بزرگوار و کا مذہب تفضیلی ہو تو پھر اور
کونسا مذہب اس مذہب کے سوا حق اور عند اللہ مقبول ہو سکتا ہے۔ اگرچہ سنت الجماعت کا مذہب بھی بیگانہ اہل حق
و روافض و خوارج و نواصب وغیرہ میں جمعیت کرکے ایک عمدہ طریقہ پر قائم ہوا ہے لیکن اسمیں اسپرسیاہ الکفر الا [illegible]
کی بو آتی ہے۔ خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ گوید۔ سپر سیاہ اگرچہ خال من است ٭ دوستی ولائم نگار نیست در رو
از خطے زہر جملہ بر خلش نیز افتخار نیست ٭ در مقامیکہ شیر مردانند ٭ بر خط و خال اعتبار نیست ٭ [illegible]

چپاتی آپکی منہہ مین دی تو چپاتی کا نگہائے اور جب حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے منہہ دیکہنا چاہا تو
چہرہ اونکا اپنے ہاتہہ کے ناخونون سے زخمی کیا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور چاہا
کہ بوسہ دین لیس والدہ حضرت علی علیہ السلام نے رسول خدا سے کہا اے فرزند میرے منہہ اپنا اس
لڑکے کے پاس نہ لاؤ کہ اس نے میری چپاتی اور منہہ اپنے پدر کا زخمی کیا ہے اور یہہ حیدر یعنے شیر ببر ہے
پس رسول خدا نے زبان مبارک اپنی حضرت علی کے منہہ مین داخل کی اور بہت عرصہ تک لعاب دہن مبارک
اپنا چٹایا کہہ دنیا مین اول حضرت علی علیہ السلام نے لعاب دہن آنحضرت صلعم نوش فرمایا اور اول نظر
چہرہ مبارک رسول مقبول پر ڈالی پس بسبب برکت اوس لعاب دہن کے عالم دریائے شریعت اور معرفت
اور معدن حقیقت کے ہوئے اور آپ خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوے اور شکم مادر مین رسول خدا کی تعظیم
دیتے تہے اور اسفار سوے مین مذکور ہے کہ والدہ حضرت امیر المومنین کی خانہ کعبہ کا طواف کرتی تہین
اسی حالت مین درد زہ آپکو شروع ہوا اونہون نے حضرت مصطفے علیہ السلام کو اطلاع کی آنحضرت صلعم
نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کے اندر چلی جا جب وہ کعبہ کے اندر گئین پس وہان حضرت علی مرتضے علیہ السلام
پیدا ہوئے اور کنار رسول خدا مین پرورش پائی اور نام آپکا ساق عرش پر رسول کریم نے لکہا ہوا
دیکہا اور آپ خانہ کعبہ مین دوش رسول حبیب رب العالمین پر سوار ہوے نکتہ یہہ ہے کہ جب حضرت
عیسے علیہ السلام کی پیدایش کا وقت قریب ہوا اوسوقت حضرت مریم والدہ اپکی خانہ بیت المقدس مین
تہین پس اللہ تعالے کا حکم ہوا اے مریم یہہ جائے عبادت ہے نہ جائے پیدایش تم بیت المقدس سے باہر
چنانچہ وہ باہر گئین اور حضرت عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے پس جائے غور ہے اس فضل پر حضرت مرتضی
علیہ السلام کے **سوال** کیا سبب ہے کہ کل صحابہ رسول کو رضی اللہ عنہ کہتے ہین اور حضرت علی مرتضے
کو کرم اللہ وجہہ یا علیہ السلام کہتے ہین **جواب** حضرت مرتضے علیہ السلام جب سے کہ اپنی والدہ کے
شکم مین تشریف لائے اپنی والدہ کو بتونکے سجدہ سے باز رکہا اور سجدہ نکرنے دیا جب وہ ارادہ سجدہ
بتونکا کرتین تو پاؤن کو مان کے پیٹ مین ایسے اڑا دیتے تہے کہ جہک نہین سکتی تہین واسطے سجدہ
کے اور تعظیم کے رسول کریم کی شکم مادر مین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کرم اللہ وجہہ
بیت کرم اللہ وجہہ درشان اوست ٭ بیشک افزون از ہمہ ایمان اوست ٭ پس کچہہ کچہہ مراتب
شاہ ولایت کے اہل عرفان نے پہچانے ہین کہ اونکی کلام سے ظاہر ہوتا ہے اور بہنے جو بحث خیر البشر و
مین فضایل درحق آل عبا اہلبیت رسول خدا کے ان اوراق مین لکہے ہین اون سے کم فہم لوگ یہہ
نسمجہنے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مرتبہ کچہہ کم ہی نہین بلکہ وہ حضرت تمام اصحاب رسول مقبول کے

باب ششم در بیان مراتب اصحاب سید المرسلین وخلافت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

افضل اور بہتر ہونیکا بیان اسکے بعد اصحاب بعد خلافت مین ہے

جاننا ہو کہ اختلاف کیا ہے علمانے اس امر مین کہ کس شخص پر صحابیت کا اطلاق درست ہے چنانچہ سعید بن
مسیب کہتے ہین کہ جو شخص ایک برس یا دو برس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحبت مین رہا ہو اور
اور اوس نے ایک یا دو جنگ بھی رسول خدا کی رفاقت مین شامل ہوکر کئے ہون تو مین اوسکو صحابی کہتا ہون
ماسوا اوسکے میرے نزدیک صحابی نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جو شخص حد بلوغ کو پہنچا ہو بعد مسلمان ہو کر
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دیکھا ہو وہ صحابی ہے اگرچہ وہ ایک ساعت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہو۔ اور بعض کہتے ہین کہ جس شخص کو رسول خدا سے خصوصیت ہو اور رسول خدا
کے ہمراہ سفر و حضر مین رہا ہو وہ صحابی ہے ماسوائے اوسکے صحابی نہین ہے اور اکثر کا یہہ قول ہے کہ صحابی
وہ شخص ہے جو مسلمان ہوگیا اور اوس نے پیغمبر خدا کو دیکھا ہو اگرچہ تھوڑی ہی دیر دیکھا ہو صحابی ہے اور
مطابق قول آخر کے تعداد صحابیونکی یہہ ہے کہ جس سال مین مکہ فتح ہوا اوس وقت آپکے ہمراہ دس ہزار
مسلمان تھے اور جنگ حنین مین بارہ ہزار اور حج الوداع مین چالیس ہزار اور وقت وفات کے ایک
لاکہ چوبیس ہزار صحابی تھے اور علماء نے کہا ہے کہ مہاجرین افضل ہین انصار پر بطریق اجمال اور بطریق
تفصیل کے یون کہا ہے کہ جو انصار سب سے اول مین وہ متاخرین مہاجرین پر فضیلت رکھتے ہین اور
اہل سیر و تواریخ نے صحابہ کے کئی طبقے مقرر کئے ہین چنانچہ **اول طبقہ مین** وہ لوگ ہین جو سب سے
پہلے مسلمان ہوئے جیسے کہ حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی مرتضےٰ علیہ السلام اور حضرت زید
اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما اور جو اونکے قریب بعد تھوڑے عرصہ کے مسلمان ہوئے جیسے کہ
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ جراح رضی اللہ عنہ و حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ
عنہ و حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ و حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ لیکن دار الندوۃ کے لوگ
اس طبقہ مین نہین ہین **اور طبقہ دوم** مین وہ صحابی شمار کئے جاتے ہین کہ جو دار الندوہ مین مسلمان
ہوئے مانند حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے **اور طبقہ سوم** مین وہ اصحاب شمار کئے جاتے ہین
کہ جو ہجرت کرکے حبش مین جا رہے تھے مثل حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ و عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ
و عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ و حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ **اور طبقہ چہارم** مین وہ لوگ ہین
کہ جو مقام عقبہ اول مین مسلمان ہوئے تھے یہہ وہی لوگ ہین جو سباق الانصار کہلاتے ہین مثل سعد بن معاذ
رضی اللہ عنہ و عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ و سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ **اور طبقہ پنجم** اون اصحاب کا ہے

جو فتح ثانیہ مین مسلمان ہوئے **اور طبقہ ششم** مین اصحاب عقبی ثالثہ ہین جو ستر آدمی تہے **اور طبقہ ہفتم** مین وہ مہاجرین ہین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرت کے بعد شامل ہوئے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد قبا مین پہنچے اور وہ اوس وقت تک تیار نہین ہوئے تہے۔ **اور طبقہ ہشتم** مین اہل بدر کبری ہین **اور طبقہ نہم** مین وہ صحابہ ہین جنہون نے ہجرت اختیار کی درمیان جنگ بدر اور حدیبیہ کے **اور طبقہ دہم** مین وہ اصحاب ہین جنہون نے بعد بیعت رضوان سنہ ہجری مین مقام حدیبیہ نیچے ایک درخت کے کی تہی اور **اور طبقہ یازدہم** مین وہ لوگ ہین کہ جو بعد بیعت حدیبیہ اور قبل فتح مکہ کے ہجرت کرکے مہاجرین مین داخل ہوئے **اور طبقہ دوازدہم** مین وہ لوگ ہین جو بروز فتح مکہ بخوف شمشیر اسلام مسلمان ہوئے مثل ابو سفیان صخر وغیرہ کے **اور طبقہ سیزدہم** ان لڑکون کا ہے جنہون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا ہے اور اصحاب اہل صفہ بہی انہی طبقات مین داخل ہین یہہ لوگ فقرا تہے نہ گہر رکہتے تہے اور نہ کچہہ صرف مسجد مین ذکر کرتے تہے مانند حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وابوذر رضی اللہ عنہ اور بموجب آخر قول علما کے کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار صحابی تہے اون مین سے اکثر لوگ مرتد ہوئے مثل عبد اللہ ابن ابی سرح حاکم مصر کہ جسکے ظلم سے فتنہ برپا ہوا اور خلیفہ سوم شہید ہوئے اور مالک ابن نویرہ و دیگر ہمراہی اوسکے کہ جنہون نے زکاۃ بند کر دی تہی مرتد ہوئے اور آخر کو زمانہ خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قتل کئے گئے اور عمرو بن معدیکرب وغیرہ مرتد ہوئے خلفا سے جنگ کے اور آخر کو مسلمان ہوئے اور مسیلمہ بن یمامہ کذاب اور ایک عورت مسماۃ سجاح بنت تمیمی نے دعوی نبوت کیا آخر کو زمانہ خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مارا گیا

خلافت اول

واضح ہو کہ کتب سیر وتواریخ مین احوال خلفاء راشدین اور اصحاب اہل یقین کا مفصل درج ہے لہذا تبرکا وتیمنا اس جگہہ تحریر کیا جاتا ہے **بیت** یاران مصطفی یکسان بدند ٭ دوستدار خاندان از جان بدند ٭ اور وہ حضرت رکن دین سید المرسلین کے تہے اور جاری کرنیوالے امر شریعت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باوجود ایسی حکومت عام اور مرتبہ شاہنشاہی کے بوجہ برکت طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عدل وداد اور اندازہ فقر سے نگذرے اور اقالیم ہرچہار طرف کو مضبوط کرکے انصرام خلافت اور جہانداری کو رونق بخشی اور علم اسلام کو ہر چہار سمت بلند کیا اور احکام کو مخلوقات پر جاری کیا بلکہ آغاز آراستگی دین متین اور انتظام امورات جہانداری کا زمانہ خلافت حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہوا۔ **ابیات** دین چو شمع مصطفی جانش ٭ جان بو بکر بود پروانش ٭ معدود سال وماہ درہمہ کار ٭ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ٭ قدر او در صحابہ دانے ٭ درخت پیراہن مسلمانی ٭

چشم موسیٰ کجال ابنیہ ۞ کور کے چہرہ تکو بیند ۞ اور بہی سامان دین اسلام کو لشکر غازیان اسلام
نے بحکم حضرت صدیق خلیفہ برحق کے بزور شمشیر از شام تا عراق خراب اور تاراج کردیا اور دشمنان دین
کو ان مین کی جماعتون اور لشکر مین اونکے تباہ اور برباد کردیا اور اکثر جماعتون عرب کو پہیر کر دولت
اسلام پر لائی اور صدقہ اور زکاۃ اور جزیہ اور دوسرا حصہ سیکہنے والون دین اور تسلیم کرنیوالون اسلام
سے جیسا کہ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لیا جاتا تہا بدستور لینا شروع کردیا اور بعد استحکام
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین کبہی رسی زانو بند شتر کے بہی چوری نہ جاتی تہی اور دشمنان دین نے
جو آگ فتنہ اور فساد کی اپنے قلبون مین بہڑکائی تہی اوسکو آب شمشیر سے ایسا بجہایا کہ نام و نشان اون کا
صفحہ دنیا سے نیست و نابود ہوگیا اور عورات اور لڑکے اور مال اور اسباب اون سرتابان دین کا
مجاہدین اسلام کو لٹوادیا اور طریقہ اسلام اور سنت نبوی نے روز بروز رونق اور ترقی پکڑی اور
اسوجہ سے حشمت اور بزرگی اور صدق اور یقین اور مرتبہ بزرگیت امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ کا دلون مین صحابہ کبار کے زیادہ ہوا اور کسی کے دل مین کسیطرح کا فرق اور تفرقہ
ظاہر اور باطن پیدا نہوا بلکہ حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام نے بعد تقریر تفضیل فضیلت خود اور بعد جتانے
مرتبہ اور شرف آل عبا کے بیعت کی روز بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین روز یا تین
ماہ یا چہ ماہ پیچہے یہ واقعہ پیش آیا اور یہ توقف بسبب فراق خواجہ عالم کے تہا۔ **خواجہ سنائی**
قدس سرہ گوید مصلحت بود انچہ کرد علی ۞ تو چرا سال و ماہ بیحد لی ۞ بود بوبکر با علی ہمراہ ۞
تو زبان فضول کن کوتاہ ۞ آفرین خدائے بے ہتائے ۞ بر ابوبکر باد و بر خدائے ۞ روضۃ الصفا اور
صبح صادق مین مسطور ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وقت رحلت اپنی کے ایک وثیقہ خلافت بمشورہ
اصحاب مہاجرین اور انصار کے بنام امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا اور اسکو
حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے پسند کیا اور فرمایا کہ عمر بن خطاب لایق اسکے ہے مین سوائے
خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے اور سے ہرگز راضی نہین ہون پس یہہ کلمہ حضرت صدیق اکبر نے سنا تو
اونکے حق مین دعا فرمائی اور کہا کہ ہم کارگذار اور کارندے ہین اور اے علی تو سردار اور بادشاہ
ہے اور ستارہ سپہر دین اور تو بدر منیر ہے ۔ صدق او میزبان ایمان بود ۞ مصطفیٰ ہرچہ خواست
او ان بود ۞ ہیچ خود با رسول پیش نزیک ۞ صدق صدیق با رسالت یک۔ **خلافت دوم**
جبکہ دور خلافت اول ختم ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسند نشین خلافت ہوئے اونکے زمانہ مین
جلال شوکت اسلام بر وقتہ بہفتہ ترقی پاتا رہا اور بہت سے شہر تحت تصرف اسلام مین آئے اور آفتاب

حکم شریعت محمدی کا تمام گرد و نواح مین چمکا اور خوف دُرّہ عمرؓ نے ضلالت اور گمراہی اور شرک
اور کفر ان کے دلون سے نکالکر مشرف باسلام کیا **بیت** کز عمر تا درّہ دار شرع بود ❊ در ابا در نہ بہ
بوقمدر ورع بود ❊ اور تختگاہ کسریٰ اور قیصر روم اور دیگر بادشاہون کے دلون مین دبدبہ اسلام اور
عزت اور وقار مسلمانون کا پورا پورا جم گیا اور آتش کفر اور شرک اور بت پرستی کے آب کلمۂ محمدی
سے سرد کئے گئے اور مذہب مجوسیان اور مغان کا نام و نشان باقی نرہا اور کوفہ اور بصرہ کو شرف اسلام
سے معمور اور آباد کردیا اور فقراء صحابہ کہ مقرب بارگاہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے
امیر اور سردار اور حاکم بنائے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اوسی گُدڑی کہنہ چودہ پیوند والی
سے شہنشاہی اور سکندری جہانگیری فرماتے رہے اور جو سرکش اور کافر آپکی شمشیر جہاد کا زور اور شور
سنتا تھا خوشی دین اسلام اور طریقۂ محمدی کو صدق دل سے قبول کرلیتا تھا یہانتک کہ کفار نے
اطاعت اسلام کی منظور کی اور خراج اور جزیہ دینے کو نہایت عاجزی اور انکساری سے تسلیم کیا
اور خزانہ ہائے نوشیروان اور قیصران روم کے بفضلہ دست تصرف غازیان اسلام کے آئے
اور خزانہ ہائے غازیان اور مجاہدان اسلام اور مہاجرین اور انصار کو تقسیم ہوا کرتے تھے اور امیر
المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب مال کو تقسیم کرکے خود بدولت خالی ہاتھ جہاڑکر گھر کو تشریف
لاتے تھے اور خشت پزی کی مزدوری سے اپنا بسر کرتے تھے اور آپ کی خلافت مین ترقی بیت المال
سے ایسی ہوئی کہ بارہ ہزار گہوڑے پائیگاہ مین تھے المختصر یہہ کہ جسقدر آبرو اور دبدبہ حکومت آپکو
اس کہنہ لباس اور فقر پر حاصل تھا کسی بادشاہ اور شہنشاہ روئے زمین کو بھی میسر نہوا تھا اور آپکا
فیض انصاف اور بخشش عام اور عدل ایسا تھا کہ ہر شخص فیضیاب ہوتا اور دادرسی کو پہنچتا۔

حضرت خواجہ سنائی قدس سرہ گوید ۔ بود عدل عمر ز بے کمری ❊ اشبہ
روئے صدق بوبکری ❊ بود میر عمر شہنشہ دین ❊ جان فدا کرد و مال در رہ دین ❊ حبذا
عدل او و شوکت او ❊ فخر بارونق کار دولت او ❊ بر لب سرحد بر انداز پے دین ❊ شد روان
لیسر بہ علیین ❊ از عمر عالمے منور شد ❊ ہمہ آفاق پر ز منبر شد ❊ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے آپ کی شان مین فرمایا کہ عمر سد باب فتنہ کا ہے ۔ چنانچہ یہہ ظاہر ہے کہ آپ کی
موجودگی مین کوئی فتنہ اسلام مین برپا نہین ہوا اور آپکی خلافت کا دور دس برس چھہ ماہ
آٹھہ یوم رہا ۔ **خلافت سوم** حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے
مہاجرین اور انصار نے آپکی خلافت پر بیعت کی اور آپکے زمانہ خلافت مین خراسان اور ماوراء النہر

شیوعنہ بعد قبضہ تعرف اسلام مین آئے اور آپکی صفت بردباری اور حلم اور حیا اور سخاوت کتب
تواریخ مین لکھی ہے۔ **خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ گوید۔** چہ عجب داری ازنکو سیر
شرم عثمان شد عیب پیغمبر ٭ مین ایمان کہ بعد جز عثمان ٭ جمت این کالحیاء من الایمان ٭ شرم اورا حصہ
کرد قبول ٭ شد خوشنود از خدا و رسول ٭ اور قرآن مجید کو ایک صحیفہ مین جمع کیا یہ فیض عام ہر
خاص و عام ہو آپ ہی کی ذات بابرکات سے جاری ہوا اور غزوات رسول کریم مین مال اپنے نہایت
ذوق و شوق سے صرف کیا کرتے تھے اور آپ کاتب وحی اور حافظ قرآن تھے اور دو صاحبزادیان
اپنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپکے عقد مین دی تہین اسواسطے آپ ذوالنورین مشہور ہوئے
اور آپکی خلافت بارہ برس رہی چونکہ آپ بہولے اور سادہ دل نیک طینت مشہور تھے لوگون کے
فریب مین جلد آجاتے تھے اسوجہ سے اکثر حکام بدعتی اور ظالم بہرتی ہوگئے خصوص کر خاندان بنی امیہ
کو زیادہ فروغ شد معاویہ حاکم شام اور عبد اللہ بن عامر اور عبد اللہ بن ابی سرح حاکم مصر وغیرہ
کو ہوا بلکہ آپکا مشیر اور کاتب مروان بن الحکم جعلساز اور فریبی اور دغاباز تہا اور دیگر یہ کہ مہر نبوت
جو آپکے ہاتھ مین تہی اور اوسپر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا تہا جو بعد وفات رسول کریم کے حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے اپنے زمانہ خلافت مین پہونچی
تہی اور اوسکو مہر حکومت کی جانتے تھے ایک چشمہ مین آپکے ہاتھ سے گرگئی ہرچند تلاش کیا نہ ملی پس
اوسی وقت ملک مین آگ فتنہ اور فساد بہڑکنی شروع ہوگئی یہان تک کہ مصری لوگ بسبب ظلم
عبد اللہ بن ابی سرح کے فریادی مدینہ مین پہنچے اونکی درخواست کے موافق خلیفہ وقت نے محمد بن ابوبکر
کو حاکم مصر مقرر کرکے روانہ کیا تین روز کی راہ محمد بن ابوبکر نے اپنے ہمراہیون کے ساتھ طے کی تہی کہ
ایک غلام شتر سوار اونکو ملا اونہون نے پوچہا کہ اسقدر تیز کہان جاتا ہے اوس نے کہا کہ مصر کو جاتا ہون
اور خط کو چھپایا آخرش تلاشی سے خط ملا اوس مین لکہا تہا کہ محمد بن ابوبکر کو حاکم نجانو اور قتل کرو
یہ خط خلیفہ کی طرف سے تہا پس اوسکو دیکھکر محمد بن ابوبکر غضبناک مدینہ کو واپس آئے اور خط کو حضرت
علی اور طلحہ اور زبیر اور دیگر صحابہ رسول ساکن مدینہ کو دکہلایا اور خلیفہ وقت کے پاس لائے اس
خط کے علم سے خلیفہ نے انکار کیا پس سب نے جانا کہ یہ جعلسازی اور فریب مروان کا ہے اوسکو
طلب کیا لیکن خلیفہ نے نہ دیا پس صحابہ خاموش ہوئے اس عرصہ مین اور جگہہ کے لوگ بہی مصریونکے
پاس جمع ہوئے اور خلیفہ کے گہر کا محاصرہ کیا اور شہید کیا۔ **باب ہشتم دربیان خلافت**
صوری حضرت علی علیہ السلام۔ لاجرم نصرت شریعت را متکفل شدن معیت را

و سر کمال مصطفوی ✤ گشت ختم خلافت نبوی ✤ بود ختم رسل نبی و زپے ✤ شد علی خاتم خلافت
سے ✤ جملہ از نقش پاک دند ✤ زندران سرکشی جفا کردند ✤ سر کشیدن ز امر اہل کمال ✤ است
باغی ز سر نقص و وبال ✤ در جہان شاہ و سپہری چو علی ✤ گر کسے سر کشد ز بے دغلی ✤ این علی در کمال
علم و سیر ✤ مین بوبکر بود و عین عمر ✤ چونکہ ناقلان اخبار نے اس واقع کو بشرح طور پر کتب سیر
مین تحریر کیا ہے مگر مین اسکا صرف خلاصہ اصل مدعا بیان کرتا ہون کہ جب حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ
عنہ مدینہ مین شہید ہوئے اوسوقت حضرت عائشہ صدیقہ مکہ مین تہین لوگون نے انکے پاس جا کر شہادت
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خبر دی اور شاکی ہوئے حضرت مرتضے علیہ السلام کے یہان پر اہل مدینہ نے
خلافت کے بارہ مین حضرت علی مرتضے علیہ السلام سے کہا آپ نے انکار کیا لیکن اس انکار کو کسی نے قبول
نکیا اور کہا کہ تین روز سے مسند خلافت خالی ہے اور آپ ہی اسکے لایق ہین آخر الامر حضرت امیر المومنین
علی علیہ السلام مسند خلافت صوری پر متمکن ہوئے پس حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور مہاجرین اور انصار
اہل مدینہ نے اول بیعت کی اسکے بعد اور جماعتون نے شرف بیعت حاصل کیا اور حضرت امیر المومنین
نے اول بدعت کو اہل اسلام سے مٹانا چاہا اور حکام اہل بدعت کو شہرون سے بدر کرنے کا حکم دیا
چنانچہ معاویہ بن ابوسفیان صخر حاکم شام کو بہی معزولی کا حکم کیا گیا اسپر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا کہ جبتک معاویہ آپکا مطیع نہو دے اوسوقت تک برخاست نفرمایئے گا کیونکہ اسکے قبضہ
مین دولت اور فوج بہت ہے پس آنجناب نے فرمایا کہ اگر مین یہہ نکرونگا تو جسقدر ظلم اور بدعت اور
گناہ معاویہ کے حکام سے صادر ہونگے اون سبکا وبال میری گردن پر قیامت کے روز رکہا جاویگا
جب یہہ خبر اون عاملان برخاست شدہ کو پہونچی سب باغی ہو کر مکہ مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کے پاس جمع ہوے بعد اسکے حضرت زبیر اور طلحہ بہی بیعت توڑ کر مکہ مین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے جا ملے چونکہ وہان پر ہجوم مخالفت بسبب پہنچنے حکام قوم بنی امیہ کے ہو رہا تہا حضرت زبیر اور
طلحہ کے پہنچنے سے اور بہی بغاوت کی ترقی ہو گئی عبد اللہ بن عامر حاکم بصرہ اور عبد اللہ بن ابی سرح
حاکم مصر اور یعلی حاکم یمن اور ولید بن عقبہ اور مروان بن الحکم بہمراہی تیس ہزار فوج کے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کو سوار کرا کے برائے مقابلہ امیر المومنین علیہ السلام کے منزل آب حواب پر پہنچے تو وہان
کے کتون نے بہونکنا شروع کیا پس اس شور کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنکر دریافت کیا کہ یہہ کونسا مقام ہے
لوگون نے جواب دیا کہ یہہ آب حواب ہے حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ یہان سے واپس چلو واپس چلو
اور اس کلمہ کو مبالغہ سے فرمایا آپکے ہمراہیون نے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے جو واپسی کا حکم ہوتا ہے

آپ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے مین نے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت میری ازواج مین سے باغیون کے ہمراہ ہوکر آب حواب پر پہنچیگی
اور وہان کے کتے اوس پر شور کرینگے اے عائشہ تو اون عورتون مین سے ہرگز نہونا پس اب مین آنکہہ
سے اسکے خلاف کرون گی اوسیوقت مروان وغیرہ نے جو کہ دیکہا اسی دیہات کے اسی آدمیون سے جہوٹی
گواہی دلوائی کہ یہہ آب حواب نہین ہے۔ اور احمد بن اعثم کوفی کا قول ہے کہ یہہ کار گذاری جہوٹی
عبد اللہ ابن زبیر کی تہی کہتے ہین کہ اسلام مین اول جہوٹی گواہی یہہ ہی ہوئی آخرش حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کو زبیر کے ساتہہ بصرہ مین پہنچایا اور وہ بس نجانے دیا اور شہر کے جنگل مین قیام کیا جبکہ امیر المومنین
علیہ السلام کو انکی مخالفت اور بصرہ مین پہنچنے کی خبر معلوم ہوئی تو خود بدولت اسد اللہ غالب نے بہی
بہمراہی اصحاب مہاجرین والنصار و اہل مدینہ و اہل بدر کے بصرہ کو کوچ فرمایا آپکے ہمراہ بیس ہزار
سے زیادہ فوج جرار تہی اور زاویہ کے مقام مین لشکر نے قیام کیا حضرت امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام
نے وہان پر چار رکعت نماز ادا کرکے دعاء خیر فرمائی اور پیغام صلح پیش کیا اور طرفین سے گفتگو ہوتی
رہی حضرت عائشہ صدیقہ کو بہی یہہ بات پسند ہوئی لیکن اہل بغی اور سرداران قوم بنی امیہ نے صلح
نہونے دی آخر کو میدان کارزار مین صف بندی کی نوبت پہونچی اور دونون جانب سے لشکر مقابلے
مین کہڑے ہوئے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اونٹ پر سوار کراکے قریب سے
لائے کہ لشکر کو جرأت ہو اور اسی وجہ سے اس لڑائی کو جنگ جمل کہتے ہین اور جنگ خریبہ بہی کہتے ہین
اور بیچ مین لشکر کے کہڑا کیا اگرچہ تیرون کی بوچہاڑ اہل جمل کی جانب سے از حد ہو رہی تہی اور امیر المومنین
اسد اللہ الغالب کے لشکر کے پہلوان زخمی ہوتے جاتے تہے لیکن امیر المومنین خاموش کہڑے تہے اور جنگ کا
حکم نہ فرماتے تہے یہان تک نوبت پہنچی کہ آپکے لشکر مین سے کئی پہلوان شہید ہوگئے آخر کو آپ کے
سردارون نے فریاد کی کہ یا حضرت ہمارے لشکر کے لوگ مارے جاتے ہین اور آپ کچہہ حکم نہین
دیتے تب آپ نے بہی حکم جنگ کا دیا پس تہوڑے عرصہ مین مبارزان لشکر امیر علیہ السلام نے صف
مقابل کو پراگندہ کیا اور بہت سے لوگون کو قتل کیا جب حضرت امیر المومنین نے دیکہا کہ بہت سے لوگ
مارے جاتے ہین اوسوقت عین میدان مین سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا جب وہ تشریف
لائے تو حضرت علی مرتضی علیہ السلام نے فرمایا اے زبیر تمکو خدا کی قسم دلاکر یاد دلاتا ہون کہ ایک دفعہ
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمسے فرمایا تہا کہ کیا تم علی کو دوست رکہتے ہو اور تم نے
جواب دیا تہا کہ ہان یہہ میرا ماموں زاد بہائی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے زبیر

یقین ایسا ہوگا کہ تم علی مرتضے کے ساتھ بقصد جنگ آمادہ ہو جاؤگے اور انسے دشمنی کروگے اور یقین
جانو کہ اوسدن بمقابلہ علی کے تمہارا شمار ظالمون مین ہوگا پس اوسوقت حضرت زبیر نے سنکر جواب
دیا کہ سچ ہے یہہ بات اور بعد لڑنے کے پھر کہا حضرت امیر علیہ السلام نے کہ دوسری بار اور بہ یاد دلاتا ہون
کہ ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمران بن عوف کے مکان سے تشریف لاتے تھے اور تم بہی
ہمراہ تھے پس مین آگے آیا اوس جناب کے تو حضرت رسول کریم نے مجھکو سلام کیا اور مین ہنسا آنحضرت
نے کہا تہا کہ اے پسر ابوطالب تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے سلام کیون نکیا کیا تم غرور
سے باز نہ آؤگے پس یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے زبیر خاموش ہو اسلیے
کہ علی مغرور نہین ہے اور ایسا ہوگا ایکدن کہ تم علی پر بازار جنگ گرم کروگے اور لشکر کشی کروگے پس
اوس روز تمہارا شمار ظالمون سے ہوگا حضرت زبیر نے یہہ سنکر کہا استغفر اللہ اگر مجھکو یہہ بات پیشتر
سے یاد ہوتی تو تم سے لڑنے کو نہ نکلتا اب کس طرح پہرون کہ دونون طرف کی دلیرون کے حلقے اور
جماعتین ملگئی ہین واللہ یہہ بڑی شرم کی بات ہے کہ کبھی دہوئے سے بھی نجاویگی پس حضرت علی نے
کہا اے زبیر پہر جاؤ تم کہ ابہی تو صرف شرم دنیاوی ہی ہے آیندہ خدائے قیامت کو شرم اور جہنم دونو
ہونگے حضرت زبیر یہہ سنتے ہی پہر گئے اور کہا کہ مین نے شرم دنیا کو سہا اور آگ دوزخ کو چھوڑا اور
لشکر سے باہر ہوکر ایک جنگل مین گئے اور نماز مین مشغول ہوئے اسی حالت مین عمرو بن جرموز آیا اور اونکو
حالت نماز مین شہید کیا اور حضرت زبیر کے تلوار اور سر اور انگشتری اور گہوڑی لاکر حضرت امیر المومنین
علیہ السلام کے روبرو کی پس آپکو بہت رنج اور ملال ہوا اور فرمایا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ قاتل زبیر دوزخی ہے اوسوقت آپکی عمر چہتیر برس کی تہی۔

سرگذشت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تاریخ ابوالحسن مسعودی مروج الذہب کہ
جو سنہ … ہجری مین لکہی گئی مسطور ہے کہ جب حضرت زبیر لڑائی سے پہر گئے اوسوقت امیر المومنین علی مرتضے
علیہ السلام نے حضرت طلحہ کو آواز دیکر پکارا کہ اے ابو محمد جب وہ سامنے آئے تو فرمایا کہ تم کیونکر جنگ
پر آمادہ ہوئے وہ بولے کہ خون عثمان کے انتقام کو حضرت امیر المومنین نے جواب دیا کہ جو کوئی ہم تم
مین سے زیادہ تر خون عثمان رضی اللہ عنہ مین ملوث ہو حق تعالے اوسکو قتل کرا دیوے اور فرمایا کیا تم نے
نہین سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ خدائے تعالے تو دوست رکھ اوسکو جو دوست
رکہے علی کو اور دشمن ہو اوسکا جو دشمنی رکہے علی سے اور تمنے ہی تو اول مجھسے بیعت کی اور پہر توڑ دی
حالانکہ خدائے تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے کہ جو شخص عہد کو توڑتا ہے وہ اپنے نفس پر شکست لاتا

بیٹے ہمیشگی خود کشی ہے یہہ سنکر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پہر گئے اور کہا کہ مین اللہ تعالے سے پناہ مانگتا
ہون مروان الحکم نے دیکہا کہ زبیر بہی لشکر سے باہر ہوئے اور طلحہ بہی پہرا جاتا ہے پس یہہ لکہ تیر کمان مین
جوڑکر مارا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے شہ رگ پر لگا اور آپ گہوڑے سے گرے اور بیہوش ہوگئے جب
ہوش ہوا تو اپنے غلام سے کہا کہ جلد مجہکو بصرہ کو لیجا - ترجمہ ابو الفدا مین مسطور ہے کہ راستے مین ایک سوار
حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کے لشکر کا نمودار ہوا اوسکے ہاتہہ پر حضرت علی مرتضے علیہ السلام کی غائبانہ
بیعت کی اور وفات فرمائی جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سنا تو طلحہ کے لاشہ پر تشریف لیگئے اور
فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون پہر افسوس کرکے کہا خدا کی قسم مین مکروہ جانتا ہون اہل قریش کا آسمان کے
نیچے پڑا ہوا دیکہون اور بہت سی ثنا حضرت طلحہ کی کی آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بہتیجے تہے اور چونسٹہہ
برس کی عمر مین شہید ہوئے اور مقبرا ور مسجد وقت تصنیف تاریخ مروج الذہب تک موجود تہی غرضکہ شدت سے
جنگ گرم تہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو برابر باغی لوگ میدان جنگ مین ساتہہ لئے رہے طبری کا
بیان ہے کہ ستر آدمی جو یکے بعد دیگرے آپکے اونٹ کی مہار تہام کر مارے گئے تہے تب امیر المومنین نے فرمایا کہ
جب تک یہہ اونٹ کہڑا رہیگا ہرگز لڑائی بند نہوگی آخر کار مبارزان نے اونٹ کی کونچین کاٹین
اور عماری زمین پر آئی حسب الحکم امیر المومنین کے محمد بن ابوبکر نے عماری کو درست کیا حضرت عائشہ
نے فرمایا تو کون ہے محمد نے کہا مین بہائی آپکا محمد ہون پس حضرت ام المومنین کو بصرہ مین لیجا کر ایک
مکان مین اوتارا اور لڑائی بند ہوگئی کہتے ہین کہ اس جنگ مین اٹھارہ ہزار آدمی اصحاب جمل اور ایکہزار
سات سو جوانان حضرت امیر المومنین علی کے لشکر کے کام آئے پس بعد فراغ جنگ امیر المومنین علیہ السلام
نے حضرت ام المومنین کو اونکے بہائی عبد الرحمن کے ساتہہ معہ ہمراہی چالیس عورات دیندار کے کہ اونکے
سر پر عمامہ اور کمر مین تلوارین بند ہوا کر بشکل مردانہ بہت عزت اور توقیر سے مدینہ کو روانہ فرمایا بلکہ
امام حسین علیہ السلام ایک منزل ہمراہ گئے یہہ واقعہ ۳۶ھ ہجری مین ہوا - جاننا چاہئے کہ حضرت زبیر اور
حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما نے اطاعت اور ہدایت شاہ ولایت امیر المومنین کو قبول کیا ہے اور ساتہہ
توبہ خدا تعالے کے شہید ہوگئے اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بہی توبہ کی اور جنگ
جمل کو یاد کرکے بہت روتے تہین اور شرمندگی سے توبہ کرتی رہین یہانتک کہ وفات پائی آپکی
وفات کا سبب کتب تواریخ مثل حبیب السیر جلد اول اور ربیع الابرار زمخشری اور کامل السفینہ
اور مناقب مرتضوی اور تاریخ حافظ ابرو اور تاریخ صبح صادق وغیرہ مین اس طور سے لکہا ہے
کہ جب معاویہ حاکم شام نے یزید پلید کو اپنا جانشین اور ولی عہد بنایا تو تمام شہرون کے

لوگون نے اوسکو قبول اور منظور کر لیا لیکن اہل مکہ اور مدینہ نے منظور نکیا تہا اسواسطے معاویہ بن ابوسفیان
مدینہ مین ہزار سوار کے ہمراہ آیا اور مدینہ کے باہر خیمہ زن ہوا اور مسجد نبوی کے منبر پر جا کر اہل مدینہ کو یزید کی ولی
عہدی پر رغبت دلائی اتنے مین حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لائین معاویہ سے
گفتگو سخت پیش آئی حضرت صدیقہ نے ولی عہدی یزید کو نامنظور کیا اس سبب سے معاویہ از حد رنجیدہ ہوا پہر
معاویہ اپنے قیام گاہ مین آیا اور ایک چاہ کہدوا کر مونہہ اوسکا خس و خاشاک سے بند کیا اور اوسپر ایک کرسی
آبنوس کی بچھوائی اور حضرت ام المومنین کو دعوت کے حیلے سے بلوایا اور اوس کرسی پر بٹھلایا پس فوراً وہ
جناب عالیہ اوس چاہ مین گر گئین بر طبق کرنے آپکے اوس چاہ کا مونہہ بند کر کے مدینہ سے کوچ کر دیا چنانچہ
اس واقع کی خبر قدوۃ المحققان پیشوائے عارفان حکیم خواجہ سنائی قدس سرہ حدیقہ مین فرماتے ہین
ابیات۔ عاقبت ہم دست آن باغی ❊ شد شہید و بکشتش آن طاغی ❊ آنکہ با جفت مصطفےٰ زین سان
آنچہ مردود تو مرد مخوان ❊ چون از و قاسح آن بد مرد ❊ قصد جان امیر حیدر کرد ❊ پسر ہند اگر بد و بد کرد ❊
آن بدی دان کہ جملہ با خود کرد ❊ **باب نہم دربیان بغاوت معاویہ بن ابوسفیان و جنگ صفین** تاریخ مروج الذہب اور حبیب السیر مین مورخون نے لکہا ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام
بارہ رجب سنہ ۳۶ ہجری مین کوفے کے مقام پر پہونچے اور بیت المال کا ملاحظہ فرمایا اور ارشاد کہ اے سیم و زر
تو اور کسی بہائی کو فریب مین لا مین تیرے دہوکے مین نہ آونگا کیونکہ مین نے تجہکو طلاق دی ہے اور آپکے کلام
شریف کا ترجمہ یہ ہے **ابیات** اے دل ز سر عروس دنیا بگذر ❊ کین پیر زنیست با ہزاران شوہر ❊
اندم کہ شود مراد از طبعش حاصل ❊ صد حال کند جلوہ بشخص دیگر ❊ اور اوسیوقت اوس مال کو لوگون پر تقسیم
کیا یہانتک کہ ایک ایک کے حصہ مین پانچ پانسو روپیہ بارہ ہزار آدمیون مین تقسیم ہوئے اور بیت المال خالی
ہو گیا چونکہ معاویہ نے دمشق مین علم مخالفت کہڑا کیا اور تمام شامیونکو جمع کر کے خطبہ سنایا کہ خلیفہ عثمان
بسازش علی کے قتل ہوئے ہین اور پیراہن خون آلودہ دکہایا اور بہت مبالغہ کیا یہانتک کہ تمام لوگون
نے قسم کہائی کہ جب تک انتقام خون خلیفہ کا نہ لین گے چین سے نہ سو دینگے اور ایک جماعت
رئیس سرداران قوم بنی امیہ کہ جو حضرت اسد اللہ الغالب سے قدیم مین کینہ اور حسد رکہتے
تہے معاویہ کے پاس جمع ہوئے اور عمرو ابن عاص نے کہ فن تدبیر مین کامل تہا فلسطین
سے دمشق مین پہونچکر بہ طمع حکومت مصر معاویہ سے بیعت کی اور عبید اللہ ابن عمر
ابن الخطاب بہی کہ امیر المومنین علی مرتضےٰ علیہ السلام والصلوۃ سے خوف
بسبب قتل ہرمزان کہ عبید اللہ کے ہاتہہ سے ناحق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ہوا تھا اور امیر المومنین نے قصاص لینا چاہا مدینہ سے بہانگ کر معاویہ حاکم شام سے جا ملا اور بیعت
کی اسی جہت سے معاویہ کے کام میں بہت رونق ہوئی اور صحیح رسول اللہ کے ساتھ جنگ برکست
کرا مہی جب حضرت شاہ مردان نے سنا کہ معاویہ باغی ہوگیا تو آپ نے ایک خط اس مضمون کا لکھا
اما بعد بتحقیق بیعت میری اے معاویہ تجہپر لازم ہوئی اور اب تک تو شام میں تہا اسواسطے کہ بیعت کی
میری ساتھ اوس قوم نے کہ جنہے بیعت کی ابو بکر اور عمر اور عثمان کے ساتھ پس نہیں حاضر کو گنجایش
کہ پہنہ پہنا داخل کرے اور نہ غائب کو گنجایش اسکی کہ رد کرے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ کام
شورہ واسطے مہاجرین اور انصار کے ہے پس اگر جمع ہو وین یہہ لوگ کسی شخص پر اور نام کرین
اوسکا امام پس ہوگا آگے اللہ تعالے کے پسندیدہ اور اگر خروج کرے کوئی خروج کرنیوالا بسبب طعن
یا بدعت کے پس پہیر لاوین اوسکو طرف اوس چیز کے کہ خارج ہوا ہے اوس سے پس اگر قبول نکرے
تو قتال کرین ساتھہ اوسکے اوس بات پر کہ رجوع کی اوس نے غیر راہ مسلمانوں کی اور پہنچاوے
اوسکو خدا تعالے جدہر کہ متنبہ کیا اوس نے اور داخل کرے اوسکو دوزخ مین کہ بُری بازگشت
ہے فقط ۔ پس باوجود خط ہدایت اسلوب دیکہنے کے ہی اوس شیفتہ جاہ و مال کو کچھ اثر نہوا اور جواب
مین کلمات بیجا سے درشت کلمات تحریر کئے اور حضرت عثمان کی شہادت کو خدام اوس جناب پر
نسبت کرتا تہا حضرت امیر المؤمنین علی مرتضے علیہ السلام نے چند اشعار اسی مضمون مین فرمائے ہین ۔

ابیات مقدسہ

الا ابلغ معاویہ بن صخر
ہم الہام الذین لہم اصول
نبیا ما لہ الاصحاب عنہ
لا ورث شامک الصر ہلا
تسعین العاب امی رنا بلا
فقد لک بعام دوی رنی تا بلا

الا من ذا یبلغ ما اقول
لقد حاولت لک نفع الحویل
ہم نصروا النبی وہم اجابوا
وناب الحراب لیس لہ ملول
اصبحت انت یا ابن ہند بلعمو
یردعون الحدوث لسواہو

فان القول یبلغہ الرسول
وناصحت الاکارم من رجال
رسول اللہ اذ خذل الرجل
اصبحت ذا حمق تمنے الباطلا
لا رمین منکم الکواصلا
بالحق والحق یزیح الباطلا

ترجمہ یعنے کون ہے کہ پہنچاوے ارشاد میرا ساتہہ درستی بیان
کے ساتھہ ہین صخر کو کہ بتحقیق ڈہونڈہا تو نے راہ اپنی تا کہ نفع ہووے اور سرکشی کرتا ہے تو ساتہہ اون
لوگون کے کہ جو تمام آدمیون سے بہتر ہے اور یہہ لوگ سردار ہین صاحب نسب اور حسب کے اور
یہہ لوگ مددگار ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب دیا اونہون نے جبکہ بہاگے
لوگ رسول کو چھوڑ کر تیرے یارون نے اپنے پیغمبر پر تلوار ماری اور شکست کئے دندان مبارک

دین جناب ہے۔ **نظم** تا چند کسے راہ ضلالت گیرد * چند رستم زنگ جہالت گیرد * ہر کس بدین
مال باند آخر * از کردہ خود تاب خجالت گیرد * آے بوڑھے شخص احمق ہوا ہے تو کہ ارادہ کرتا ہے
حرب کا اور خلاف ہانکا اور البتہ ہم آوینگے ملک شام مین تیری جہالت کے توڑنے کو اسے پسر ہندہ کے
بلاشک ہم قتل کرینگے تیرے جوانون کو جن جنگ اور ہمارے ساتھہ نوّے ہزار مرد جرار تیر انداز او نیزہ
باز ہین کہ وہ سخت مصیبت کو جھیلتے ہین واسطے امر حق کے اور در حقیقت حق امر کہو دیتا ہے جھوٹی باتکو
نظم اے آنکہ ز روئے شرع باغی شدہٗ * در مذہب اہل عقل طاغی شدہٗ * چون راہ خدا و مصطفے
سیدانی * از بہر چہ سرگشتہ و باغی شدہٗ * مسعودی اور احمد ابن عاثم کوفی لکھتے ہین کہ شاہ مردان نے
معہ نوّے ہزار مرد جرار کے کوفہ سے جانب شام کوچ کیا اور آن مین جلیل القدر صحابی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے کہ آٹھہ سو اصحاب مہاجر اور انصار سے اور نوسو اصحاب بیعت رضوان کے اور اسی
اصحاب جنگ بدر کے کہ جنکی شان مین اللہ تعالے نے قرآن مجید مین آیات نازل فرمائی ہین ہمراہ رکاب
شاہ ولایت کے تھے راہ مین دریا کا پل باندھکر عبور کیا اور یہان پر ایک خط معاویہ کی جانب سے اس
مضمون کا آیا۔ **نامہ معاویہ** اما بعد ایزد تعالے نے خلقت سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو برگزیدہ کیا ہے اور آپکو ضبط اپنی وحی کا بنایا اور اوس نے رسالت کے امر کو اچھی طرح
ادا کیا اور اوسکو مہاجر اور انصار اور وزیران شایستہ عنایت کئے اور وہ خدمت اوسکی بجالائے
اور تمہید اساس شریعت مین بدل وجان ساعی رہے فاضلترین اصحاب اور کاملترین احباب ابوبکرؓ
صدیق تھے کہ بعد آپ کے خلیفہ ہوئے اور اونکے بعد عمرؓ بن الخطاب اور اونکے بعد عثمانؓ خلیفہ ہوئے
اور تو ہمیشہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے مخالفت کرتا رہا اور جبکہ وہ دونون بزرگوار اس دار ناپایدار سے دار القرار
کو تشریف لیگئے تو تو نے حضرت عثمانؓ کے ساتھہ کہ جو مجھسے قرابت قریبہ رکھتے تھے مخالفت کی اور اطراف
و جوانب سے بہت سوار و پیادہ حرم محترم سید الابرار مین طلب کئے یہان تک کہ وہ اونکو شہید کرین اور
وہ گھر مین بیٹھہ گیا اور تو نے اوس خلیفہ کی مدد نہ کی یہان تک کہ اوسکو شہید کیا اور مین عظمت اور
جلال ایزد تعالے کی قسم کہتا ہون کہ اگر تو اونکی مدد کرتا اور اہل شر کو نصیحت کرتا تو وہ کبھی شہید نکرتے
اور اسبات کی دلیل یہہ ہے کہ تو خلیفہ کے قتل پر راضی تھا آج کے دن تو اونکے تمام قاتلونکو عزیز
رکھتا ہے اور اونکے ساتھہ ہر طرح کے احسان کرتا ہے اگر تیری رضا قتل عثمان مین نہ تھی تو تجھکو لازم
ہے کہ آپ کے تمام قاتلون کو میرے پاس بھیجے تاکہ مین اون سے قصاص لون اور بعد اونکے تیرے
ساتھہ موافقت کرون اور نہین تو شمشیر ہے اور تو ہے فقط * مسعودی نے لکھا ہے کہ معاویہ نے اول ہی سلطان روم

عباسی سے صلح کی اور خراج دینا قبول کر لیا تہا کہ اور سکو وصی رسول خدا اور سوا کے اولیاء اللہ حضرت مرتضیٰ علیہ السلام سے جنگ کرنا منظور تہا حضرت ولی خدا علی مرتضیٰ علیہ السلام نے خط جا ویہ کا جواب اس مضمون کے ساتھ لکہا **جواب نامہ معاویہ** لا بعد تیرا مکتوب وصول ہوا جو کچھ تو نے دربارہ تبلیغ رسالت اور ہدایت پیغمبر علیہ السلام کے لکہا ہے واضح ہوا الحمد للہ والمنۃ کہ حضرت رب العزت نے انکو تمام پیغمبروں پر ممتاز کیا ہے اور جو کچھ کہ وعدہ آپکے ساتھ کئے تھے وہ سب وفا کئے اور اعدا دین پر ہمیشہ انکو نصرت دی اور آپکو مشرق و مغرب تمام عالم میں مشہور کیا لیکن مجھکو تیری اس بات پر تعجب آتا ہے کہ جو نعمتیں حق تعالیٰ نے ہمکو عطا کی ہیں وہ تو ہمسے ہی کہتا ہے تیری وہ مثل ہے کہ خرمہ ہجر وزیرہ بکرمان دیتا ہے یہ بات تو ہمکو کیوں لکہتا ہے اور اس بات سے تیرا کیا مطلب ہے مگر شاید تو یہ گمان کرتا ہے کہ یہ باتیں میں بہول گیا ہوں یا میں حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رتبہ کو نہیں جانتا ہوں بحوالہ اللہ اور یہ جو تو لکہتا ہے کہ افضل اصحاب بعد آپکے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ہیں تو تجھکو اوس سے کیا اگر وہ نیک کار تہے تو تجھکو کیا فائدہ اور اگر بد افعال تہے تو تجھکو کیا نقصان اگر وہ تہے تو ہمارے ساتھ تہے اے پسر ہندہ تجھکو یہ ہی چاہئے کہ تو کون ہے اور کیا ہے اور مناسب نہیں ہے کہ تو اپنی حد سے زیادہ قدم رکہے بفضلہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ترین تمام انبیاء کے ہیں اور ہمکو تمام مہاجر اور انصار پر فضیلت ہے آیا تو نہیں جانتا ہے کہ ہمکو کیا رتبہ ہے چچا میرے حمزہ سید الشہدا ہیں اور بہائی میرے جعفر طیار جنت میں ہیں اگر خدا تعالیٰ اہل ایمان کو تزکیہ نفس پر نہی نہ فرماتا تو میں تہوڑے سے اس مکتوب میں مناقب اور فضائل اہلبیت نبوت بہی تحریر کرتا اور اے پسر ہندہ ان باتوں سے باز آ کہ میں تجھے کلمہ حق کہتا ہوں اور ہمارے ساتھ دعویٰ مساوات کا نکر کہ بدائع اور صنائع آفریدگار ہیں اور تمام خلق سے ہمکو نسبت نہیں ہے مشکوۃ ہدایت ہمسے ہے اور شجرہ ملعونہ تمسے **فائدہ** تفسیر نیشاپوری اور تفسیر کبیر امام الحرمین فخر الدین رازی میں وارد ہے کہ شجرہ ملعونہ مراد قوم بنی امیہ ہے بروایت ابن عباسؓ اور ہاشم ابن عبد مناف ہمسے اور پیک بد اخلاق یعنے امیہ تمسے ہے اور رشتہ الحمد عبد المطلب ہمسے ہیں اور کذاب مکذب یعنے ابو لہب تمسے اور طیار بہشت ہمسے ہے اور مغیرہ یعنے مروان و حکم تمسے اور حمزہ سید الشہدا ہمسے ہیں اور دشمن سید الابرار تمسے اور سیدۃ النساء العالمین ہمسے ہیں اور ام جمیل حمالۃ الحطب تمسے اور جو تو نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی بابت لکہا ہے سو تجھکو دعوے خون عثمان رضی اللہ عنہ نہیں پہنچتا ہے اگر اولاد عثمان رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے قاتلوں کی طلب کریں تو وہ حق ہے اور اگر تو دعوے کرتا ہے تو جواب اکابر مہاجر اور انصار نے کی ہے تو بہی اوس میں متفق ہو اور پہر قاتلان عثمانؓ

کو پیروی اور پیرو لاوے جو تجکو اون سے حجت ہو بیان کرتا کہ وہ قضیہ بموجب حکم کتاب الٰہی اور سنت
رسالہ پناہی کے فیصل کیا جاوے اور جو یہہ تو نے آخر نامہ مین لکہا ہے کہ تو ہے اور شمشیر ہے سو مین
اس بات سے مجہکو بہت تعجب آتا ہے اے پسر اکلتہ الاکباد یعنے اے بچے کلیجہ کہانیوالی کے تو نے کس سے
سنا اور کب دیکہا ہے کہ اولاد عبد المطلب نے شمشیر سے خوف کیا ہے اور دشمن کے سامنے سے بہاگے
ہون سو تو اسقدر جلدی نکر اور تہوڑا سا صبر کر کہ مین تجہہ تک پہنچ جاؤن اور تجکو اپنی شمشیر
دکہاؤن کہ ابہی تک تیرے بہائی اور ماموں اور جد اور عم مادر کے خون سے اسکا دستہ تر ہے
فقط اور بہی حضرت شاہ ولایت پناہ نے معاویہ کی طرف خطاب کرکے ابیات فرمائی ہین **نظم**

قدنت له و دان ابوک کرها ٭ سبیل الغی عند کما سبیل ٭ مضی زجبستمالما تواری ٭ علی
الاعقاب غیلا طویل ٭ **ترجمہ** یعنے فرمان برداری کی تو نے اپنے باپ کی اور تیرے باپ نے فرمان
برداری کی ساتہہ کراہیت کے اور گمراہی کے راہ نزدیک تمہارے راہ سیدہی ہے جب گذرے پیغمبرؐ تو
پہر گئے تم اور جب پوشیدہ ہوئے پیغمبرؐ تو جیسے کہ تہے تم ہو گئے ویسے ہی **خلاصہ کلام** یعنے تو نے
اور تیرے باپ نے اسلام قبول کیا ساتہہ کراہیت کے جبکہ پہونچے پیغمبر تمہارے سر پر پس جبراً اسلام قبول
کیا تہے اور جب وفات پائی پیغمبرؐ نے تو ہو گئے تم مثل سابق کے بدراہ اور بڑی ہے بدراہی تمہاری ۔

المختصر بعد نامہ و پیغام کے حضرت امیر علیہ السلام نے مقام رقعہ سے کوچ کرکے ملک شام کی کنارہ پر پہونچے
اور معاویہ ابن ابو سفیان امیر شام بہی معہ پچاسی ہزار لشکر شام کے دمشق سے چلکر مقام صفین مین
پہنچا اور فوراً دریا رفرات پر قبضہ کر لیا اور سب راستے پانی کے بند کرا دیئے اور اپنی طرف سے ابوالاعور سلمی
چالیس ہزار لشکر سے دریا رفرات پر داروغہ اور محافظ مقرر کیا اور حکم دیا کہ اہل عراق کو پانی ہرگز ندویں پس تمام
ہرات شاہ مردان ساقی کوثر کا لشکر جنگل مین پیاسا پڑا رہا اور کسیطرح دریا پر جانے کا راستہ نملا اور پانی
نپایا عمرو عاص نے معاویہ سے کہا دیکہو علیؑ اور اوسکا نوے ہزار لشکر عراقی کہ جنکے کندہون پر
تلوارین رکہی ہوئی ہین ہرگز پیاسا نا قبول نکریگا راہ چہوڑ دے اور پانی کی بندش کہولدے
کہ وہ اور ہم سب پانی پئین معاویہ نے جواب دیا کہ ہرگز نہین قسم خدا کی پانی ندونگا یہانتک
کہ پیاسے مر جاوین جیسے کہ عثمانؓ مرا اس حالت مین لشکر عراق بہ سبب پیاس کے بیتاب ہو گیا
اسوقت مالک اشتر اور اشعث بن قیس نے حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کے خدمت مین
گئے اور عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ابہی ہم لوگ تیغ آبدار سے صحرائے صفین کو ان باغیونکے خون سے
نمونہ دریا رجیحون بنا دیوین جناب شاہ مردان نے اجازت فرمائی پس مالک اشتر اور اشعث زمغہ شہزادہ مبارزا

جانکے لشکر معاویہ پر حملہ کیا اور ابو الاعور داروغہ کو مار کر گہاٹ چہین لیا اور دریاے فرات پر
قبضہ کر لیا اور بہت سے آدمی اور گہوڑے لشکر شام کے دریا مین ڈبا دیئے مجہ اس حالت مین معاویہ بہا
اوس مقام سے ہٹگیا جب سردار مردان شاہ مردان نے فرات پر قبضہ کیا اوسوقت تو معاویہ کو فکر ہوا
اور عمرو عاص سے کہنے لگا کہ تیرا کیا گمان ہے آیا علی مرتضے ہمکو پانی دیگا یا نہین عمرو نے کہا کہ علی نے
یہہ جگہہ اپنے قبضے مین کر لی ہے اب وہ ہرگز راضی نہوگا کہ ہمکو وہ پانی دے جب تک کہ ہم لوگ اونکی
اطاعت قبول نکرین اور یا وہ ہماری حیات کی رسی کو نہ کاٹ دے لیکن معاویہ نے حضرت شاہ
ولایت کے پاس پیغام بہیجا اور پانی طلب کیا چونکہ سخاوت حد کے درجہ کی تہی پانی کی اجازت فرمائی
اور کہا کہ ہم کیسکا پانی بند نہین کرتے یکم ذی الحجہ کو صفین مین وارد ہونے سے دو روز بیشتر حضرت
امیر علیہ السلام نے معاویہ سے یہہ کہلا بہیجا تہا کہ اجتماع کلمہ کے ساتہہ اتفاق کرے اور مسلمانونکی
جماعت مین داخل ہو ان ہی پیغام وسلام مین آخر ماہ محرم تک جنگ بند رہی آخر کو شاہ ولایت
نے یہہ فرمایا کہ مین نے کلام اللہ کے ساتہہ تم پر اپنی حجت ختم کی اور تمہارے واسطے صاف اور اچہا راستہ
چہوڑ دیا تہا لیکن بہ تحقیق اللہ تعالے ستمگارون کو ہدایت نہین کرتا ہے اسپر بہی شامیون نے سوائے
جنگ اور جدال کے کوئی اور جواب نہ دیا پہلی تاریخ ماہ صفر کو دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی
اور روز بروز جنگ کا ہنگامہ گرم رہتا تہا اور بڑے بڑے سردار اور جوانمرد مارے جاتے تہے
آٹہوین صفر کو حضرت شیر خدا علی مرتضے علیہ السلام بنفس نفیس مع اصحاب رسولؐ اہل بدر و حنین
وانصار و مہاجرین رضی اللہ عنہم کے میدان مین تشریف لائے ۔ ابن عباس رض روایت کرتے ہین کہ
مین نے اوس روز شاہ ولایت کو دیکہا کہ سفید عمامہ سر پر باندہے ہوئے اور رسولؐ خدا کے سفید
گہوڑے ناگن پر سوار جنگ پر تیار آگے بڑہ کر میری جماعت مین کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ ای گروہ
مسلمانون کے تم اپنی آوازون کو بلند کرو اور نیزہ بازون پر تیر چلاؤ اور اپنی جانون کو لوگون سے
بچاؤ اور نبی کریم کے چچازاد بہائی سے حملہ دشمنون کو دور کرو اور بہاگنے کو برا جانو بہ تحقیق کہ وہ
شرم کی بات ہے اور آخر کو بروز قیامت جہنم ہے اور تمہارے سامنے ایک گروہ کثیر خیمہ دراز
کہڑا ہے پس اسکو مارو کہ شیطان اسی ٹیلہ پر سوار ہے اور تم بلند رہو کہ اللہ تعالے تمہارے ساتہہ
ہے اور وہ تمہارے اعمال کو ضائع نکریگا پس اس حال مین نوین تاریخ صفر کو عبید اللہ بن عمر بن
خطاب چار ہزار آدمی ہمراہ لیکر آگے بڑہا کہ جنکے ہاتہون مین سبز جہنڈیان تہین اور طالب خون عثمان
کے واسطے موت کے پہندے گلون مین ڈالے ہوئے سامنے آنکر اس رجز کو پڑہا کہ مین عبید اللہ بن عمر

اور شیخ بزرگ نے جبکو غیرت دلائی ہے اور مین عثمان رضی اللہ عنہ کے مدد کو آیا ہون پس حضرت علی مرتضیٰ
علیہ السلام نے فرمایا واسطے ہو تجہپر اے عمر کے پسر کس واسطے تو مجہسے لڑتا ہے قسم خدا تعالیٰ کی اگر تیرا باپ عمر رض
زندہ ہوتا تو وہ کبہی مجہسے مقابلہ نکرتا اور جسوقت عبید اللہ واسطے جنگ کے باہر آیا تو اسوقت اوس کی
تمام عورتون نے کپڑے پہنکر ہتیار بند ہو ا سے تہے سوائے مساۃ شیبانیہ دختر ہانی بن قبیصہ کے پس عبید اللہ
اوسوقت شیبانیہ اپنی بی بی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مین تیری قوم علی علیہ السلام کے ساتھ لڑنے کو
جاتا ہون اور خدا کی قسم مین امید رکہتا ہون کہ ہر ایک ڈیوڑہی اور دروازہ سے میری کمر بندی ہوگی
کیونکہ مین اونکا سردار ہون سوائے تیرے اوسوقت اوسکی بی بی نے جواب دیا کہ حضرت علی والون سے
جنگ کرنیکو مین نہایت ناپسند کرتی ہون عبید اللہ نے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے [illegible]لی اسوجہ سے کہ
ایام جاہلیت اور زمانہ اسلام مین کوئی پہلوان اور سردار اونکی طرف ایسا نہین گیا ہے کہ جسکا سر
قلم نہ کیا گیا ہو مبادا کہ تجکو بہی وہ قتل کرین اور گویا مین عنقریب یہہ دیکہتی ہون کہ تو مارا گیا ہے اور
مین تیری لاش اون سے طلب کرتی ہون اور اونہون نے کمانون پر اوٹہا کر تیرا مردہ میری طرف
پہینکدیا ہے پس یہہ سنکر عبید اللہ نے جواب دیا کہ عنقریب تو دیکہے گی کہ تیری قوم مین سے کون کون
میرے مقابلہ مین آتا ہے پس اسی حال مین حریث بن جابر جعفی نے اوسپر حملہ کیا اور ایک آن واحد
مین اوسکو قتل کر ڈالا بعض نے کہا کہ مالک اشتر نے قتل کیا تہا جبکہ عبید اللہ مارا گیا تو اوسکے عورتون
نے معاویہ سے اوسکی لاش کے لینے کی درخواست کی معاویہ نے کہا کہ قوم ربیعہ سے درخواست کرو اور
دوہزار درہم اوس لاش کے لانے مین دو ان عورتون نے اسی طرح کیا لیکن گروہ ربیعہ نے حضرت علی
علیہ السلام کو اطلاع دی اور اجازت چاہی حضرت شاہ ولایت نے فرمایا کہ یہہ مردہ کتے سے مردہ
کی برابر ہے اور لاشہ سگ کے خرید و فروخت حلال نہین لیکن خیر مین نے یہہ تمہارا کہنا قبول کیا پس
دختر ہانی زوجہ عبید اللہ کے واسطے یہہ کام کرو مردان ربیعہ نے عبید اللہ کی عورتون سے یہہ کہا کہ
اگر تم چاہو تو ہم اس لاش کو خچر کی دم سے باندہکر معاویہ کے لشکر کی طرف ہانک دین یہہ سنکر ان
عورتون نے بہت شور کیا اور غل مچایا اور کہا کہ یہہ ہمکو بہت ناگوار ہے تب معاویہ کو اس بات کی خبر ہوئی
معاویہ نے کہا کہ اگر تمکو لاش اوسکی لینی منظور ہے تو اوسکی بی بی مساۃ شیبانیہ کو لاؤ چنانچہ شیبانیہ آکر
کہڑی ہوئی اور اوس نے کہا کہ مین دختر ہانی ہون اور یہہ میرا خاوند سفاک اور ظالم تہا مین نے اوسکو
جنگ مین جانے سے بہت ڈرایا تہا پس اب تم اوسکی لاش کو مجہے دیدو اہل ربیعہ نے اوس کی بات قبول
کی اور اوس لاش کو ایک پارچہ خز دیبا مین لپیٹ کر بہجادی اور اوسکی ہر ایک زوجہ کی طرف سے آسکے

اور حضرت مرتضی علی علیہ السلام نے فرمایا ہے ویل ثم ویل ثم ویل لمن
یلقنی الا له عند ظلمہ ویل ثم ویل ثم ویل لمن جحد طاعتی ویل ثم ویل ثم ویل
للذی یشقی سفاھاہ یرید خلافی لمن عینهم بی ترجمہ یعنے افسوس اور افسوس ہے اور پہر
اوپر اوس شخص کے کہ ہووے مدد بہر و خدا تعالے کے قیامت کے دن ساتھہ ظلم میرے کی اور افسوس ہے اور
افسوس ہے اوپر اس شخص کے کہ انکار کیا اوسنے اطاعت میری کا اور چاہا نقصان میرا اور افسوس ہے اوپر
اوسکے کہ دشمنی کرے اور عداوت کرے مجھسے بغیر جرم اور خطا کی ترجمہ نظم ہر کس کہ گذشت و اتفاق زحال
نبی ٭ یک سنگ نشد بجل با آل نبی ٭ گر فضل علی خود نتوانی دانست باید کہ کنی فہم ز اقوال نبی حضرت
مرتضی علی علیہ السلام نے معاویہ کو اپنا فخر جتایا ہے محمد النبی اخی و صہری ٭ و حمزة
سید الشہداء عمی ٭ و جعفر الذی یضحی و یمسی ٭ یطیر مع الملئکة ابن امی ٭ و بنت محمد
سکنی و عرسی ٭ مشوب لحمہا بدمی و لحمی ٭ و سبطا احمد ولدای منہا ٭ فمن منکم له سہم کسہمی ٭
ترجمہ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے بہائی ہیں اور میری بی بی کے پدر ہیں اور امیر حمزہ سید
الشہداء میرے چچا ہیں اور جعفر طیار کہ جو فرشتوں کی ساتھہ صبح کو پرواز کرتے ہیں وہ میرے بہائی ہیں اور
دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دولہن میری ہے اور میرا اور رسول خدا کا گوشت اور خون
ایک ہے اور دو نبیرہ احمد نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے میرے فرزند ہیں پس کون ہے تم میں کہ ہووی
حصہ اوسکا میرے حصے کے برابر ترجمہ نظم در فضل و حسب کسی نباشد چون من ٭ از روی نسبت چشم گردون
دشمن ہر کہ من زفضل خود میگویم ٭ گر خواہد دگر نگوش باشد دشمن ٭ کتاب حبیب السیر میں لکہا ہے
کہ ایک روز حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ دریاء فرات پر وضو کرتی تہی کہ اتنے میں آواز طبل
کے اونکی کانوں میں پہونچی دریافت کیا آپنے کہ یہہ آواز کیسے ہے لوگوں نے عرض کیا کہ جناب علی مرتضی
علیہ السلام معاویہ سے لڑنے کو جاتے ہیں پس حضرت خواجہ اویس قرنی کہڑے ہوئی اور فرمایا کہ کوئی
عبادت میرے نزدیک متابعت علی مرتضی سے بہتر اور زیادہ نہیں ہے پس اوسیوقت آپ
لشکر شاہ مردان میں شامل ہوئی اور برابر جنگ کرتی رہی یہانتک کہ ہفتم شوال ۳۷ ہجری کو
شہید ہوگی کتاب مقصد الاقصی میں لکہا ہے کہ آپکی شہادت معاویہ کے ہاتہہ اور تلوار سے ہوئی اور
اونکی اوصاف از حد میں مولوی روم در مثنوی گوید گفت پیغمبر کہ در وقت صبا ٭ از یمن می آیدت بوی
خدا چون اویس قرنی از خویش فانی گشتہ بود ٭ آن زمین آسمانی گشتہ بود ٭

شہادت حضرت عمار یاسر رضی اللہ تعالی عنہ ابو صنیفہ

[illegible] نے کہا ہے کہ حضرت عمار یاسر صحابی جلیل القدر رسول اللہ کے بہی میدان مین واسطے جنگ
[illegible] لائے اور لشکر معاویہ سے عمرو ابن عاص مقابلہ مین آیا اسکے ہاتھہ مین ایک علم تہا لوگون نے
[illegible] کیا کہ یہہ علم تو وہی ہے کہ رسول خدا نے اسکو باندہا تہا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا
کہ مین تمکو اس علم کے حال سے خبر دیتا ہون جبکہ رسول خدا نے اس علم کے بندش کا ارادہ کیا تو
[illegible] اصحاب کیطرف مونہ کرکے فرمایا کہ کون لیتا ہے اس علم کو کہ حق اسکا ادا کرے عمرو نے دریافت
کیا کہ حق اس علم کا کیا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ صاحب اس علم کا کفار کے مقابلہ سے نہ بہاگی اور
مسلمانون سے جنگ نکرے حالانکہ عمرو عاص زمانہ آنحضرت مین کفار کے مقابلہ سے بہاگ یا اور آج
کی اور مسلمانون سے جنگ کرتا ہے لکہا ہے کہ اوس روز شام تک دونون مین جنگ رہی لیکن ایک دوسرے
سے مغلوب ہوا حالانکہ حضرت عمار یاسر کے عمر ایکسو پانچ سال کے تہی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے
اپنی یارون سے فرمایا کہ مین نے حضرت رسول خدا کی ہمراہ ہوکر ان علمونکی ساتہہ جو کہ معاویہ کے
لشکر مین موجود ہین وقت نزول قرآن کے مشرک لوگون سے جنگ کی ہے اور آجکی روز ان علمونکی
مالک سے تاویل قرآن پر جنگ کرتا ہون صحیح امام احمد بن حنبل اور مسند حاکم اور صواعق محرقہ وارد
ہے بروایت ابو سعید خضری رضی اللہ عنہ کے کہ ایک روز ہم سب اصحاب خدمت رسول خدا رسول
اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر تہے اور حضرت علی نعلین مبارک آنحضرت کو اصلاح کرتے تہے پس
آنحضرت نے فرمایا اے لوگون بالتحقیق تم مین کون ہے کہ اوپر تاویل قران کے قتال کرے جسطرح
کہ مین نے اوپر نزول قرآن کے قتال کیا ہے اوسوقت سب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون
ہے پس فرمایا وہ ہی جو نعلین میری کو اصلاح کرتا ہے مسعودی مین وارد ہے کہ روز شہادت حضرت
عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین آجکی روز دیکہتا ہون لوگون کی مونہ کو کہ ہرگز وہ لڑائی سے پہر نگے
یہان تک کہ ناحق جہوٹی لوگ شک مین پڑ جاوین اور قسم ہے خدا کی اگر وہ ہمکو شکست بہی دین
تو بہی ہم حق پر ہین اور وہ باطل پر اور خاطر جمع رکہو کہ پیشوا ہمارا علی ابن ابی طالب ہے کہ وہ روز
قیامت ہمارے دشمنون سے بدلا لے گا یہہ کہکر حملہ کیا اور خوب لڑائی مین مشغول رہے
پس ایسے حالت مین پیاس معلوم ہوئی اور پانی طلب کیا ایک عورت بنی شیبان مین
سے دودہ اور شہد ملا کر لائی پس دیکہتے ہی آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر
آج کے روز ہم شہید ہونگے کیونکہ مخبر صادق نے ہمسے فرمایا تہا کہ اے
عمار تو قتل کیا جاوے گا روبرو جبرئیل اور میکائیل علیہ السلام کے

جبرئیل اور میکائیل علیہم السلام کے اور قاتل تیرا باغی ہے اور وقت شہادت کے تجکو جائے پانی کے دودھ
پیا ہا ریاسر نے اوس وقت موجود ہے اور بات کی خبر دی تجکو گئی ہے اور پیچھا اوس دودھ کا پیا
پس پیہ گمان حیدر ایمان کو بڑھایا اور جنگ میں مشغول ہوئے یہان تک کہ شہید ہوگئے۔ **صاحب**
حدیقہ خواجہ سنائی قدس سرہ گوید کہ مروان بن الحکم کے ہاتھ سے تیر لگا اور زخمی
ہو کر گھوڑے سے گرے **ابیات** درمعاں آمد وگفت نسب * کرنم شیخ دین وپیر عرب * کرد جان
وگفت تکبیرے * سغلہ معان رسانبر تیرے * مسعودی نے کہا ہے کہ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ زمین
پر گرے تو ابو الغادیہ عاملی اور ابن جوین سکسکی نے سر مبارک قلم کیا اور آپکے اسباب کی لوٹ مار میں جھگڑا
ہوا یہان تک کہ یہہ مقدمہ عبد اللہ بن عمرو عاص تک پہنچا اوس نے کہا کہ میرے پاس سے نکل جاؤ کہ میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے بیچ حق عمار یاسر کے **حدیث** یا عمار تقتلک
الفئة الباغیة تدعوهم الی الجنة ویدعونه الی النار۔ روایت بخاری ومشکوۃ ومسلم وتکمیل الایمان
محقق دہلوی میں وارد ہے **ترجمہ** کہ اے عمار قتل کریگا تجکو گروہ باغی تو بلاویگا اونکو طرف جنت کے
اور وہ بلاوینگے تجکو طرف دوزخ کے۔ جب یہہ بات معاویہ نے سنی تو عبد اللہ سے رنجیدہ ہوا اور کہا
کہ قاتل عمار علی ہے کہ جسنے اوسکو واسطے جنگ کے بھیجا عبد اللہ نے کہا کہ اس صورت سے تو قاتل امیر حمزہ
رسول خدا ہوئے نہ وحشی۔ جب امیر المومنین علی علیہ السلام کو آپ کی شہادت کی خبر ہوئی تو آپکو کمال
رنج ہوا اور فرمایا جو شخص عمار کی شہادت پر ملول نہوویگا اوسکے واسطے اسلام دین میں سے کچھ حصہ نہیں
ہے اللہ تعالی نے عمار پر رحمت فرماوے آخر الامر نماز جنازہ ادا فرمائی اور دفن کیا **از حضرت مرتضے**
علیہ السلام خطاب بعمرو عاص در صفین۔ یا عجبا لقد رأیت منکرا * کذبا علی
الله یشیب الشعرا * یسترق السمع ویغشی البصرا * ماکان یرضی احمد لو خبرا * ان
یقرنوا وصیه والابتر * شانی النبی واللعین الاخزرا * کلاهما بجنده قد عسکرا * قد
باع هذا دینه اذ فجرا * بملک مصر ان اصاب الظفرا * من ذا بدنیا بیعه قد خسرا * **مراد**
وصی سے حضرت علی ہیں کہ پیغمبر خدا نے فرمایا **حدیث** انت اخی ووصی من بعدی وقاضی دینی **مراد**
ابتر شانی النبی سے معاویہ ہے چنانچہ یہہ ظاہر ہے۔ انّ شانئک هو الابتر * اور مطابق سخن کے جو
کہ ترمذی نے یوسف بن سعد سے اس آیت کو بیچ حق بنی امیہ کے روایت کیا اور لعین بعضے ملعون میں اور
اخزر بعضے تنگ چشم ہے اور یہہ اشارہ ہے طرف معاویہ کے مراد کلاهما یعنے دونوں گئے عمرو ومعاویہ ہیں کہ لشکر
جمع کیا ان دونوں نے **بیت ترجمہ کلام اقدس** اے عمرو بن عاص عجب کی بات ہے جو میں نے دیکھا

تجھکو ساتھہ مکر ہی کے اور جھوٹ اور بہتان باندھنے والا اوپر خداے تعالے کے یہان تک کہ سفید کیا تُنے اپنے بالون کو اسے چیا ملے ہے روشنی ہوئی اور زردی بھی ہوئی بالونکو یہان تک کہ برابر کیا تونے وصی پیغمبر کو اور برابر کیا دشمن نبی کو کہ وہ ملعون تنگ چشم ہے اور تم دونون کتون نے لشکر جمع کیا میرے مقابلہ کو بے تحقیق کہ بیچا تم دونون نے دین اپنے کو ساتھہ بے سامانی دنیا کے اور لالچ مین ملک مصر کے اگر یاد رکھو پس جب شخص نے بیچا دین کو سخت بود اکیا کام اوس نے۔ ابو الحسن مسعودی کا قول ہے کہ حضرت عمار اُن پچاس اصحاب سے تھے جنہون نے امیر المومنین علی علیہ السلام کی بیعت موت پر قسم کہا کر کئے تھے اور اونکے حق مین حجاج بن غزیت انصاری نے یہہ مرثیہ کہا ہے کہ نبیؐ نے اوسکو کہا کہ اسکو ایک گروہ قتل کریگا کہ وہ بغاوت اور فسق اور فجور مین ستارون سے بہی زیادہ تر ہوگا پس اہل شام معلوم کرین کہ وہ ایسے گروہ مین ہین کہ جنکے واسطے عار اور نار دونون موجود ہین جب حضرت عمار شہید ہوگئے توسعید بن قیس نے ہمدانیون کے ہمراہ ہوکر اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے جماعت انصار کے ساتھہ اور ربیعہ اور عدی بن حاتم قبیلہ بنی طے کو لیکر ایک حملہ سخت لشکر شام پر کیا لیکن سعید بن قیس ہمدانی سب سے آگے تھے اور سب جماعتین آپسمین ملگئی تہین اور بڑا گھمسان ہوگیا تھا اور ہمدانی نے اہل شام کو شکست فاحش دی تہی یہان تک کہ وہ معاویہ کے پاس بہاگ کر آئے اور بسبب خوف کے معاویہ نے بہی اپنی جگہہ چھوڑ کر پیچھے لشکر کے آکر قرار پکڑا اور حضرت شاہ مردان نے مالک اشتر کو حکم دیا کہ نیزہ لیکر اہل حمص اور اہل قنسرین کی طرف حملہ کرین چنانچہ مالک اشتر نے ہر دو قبیلہ مذکورہ پر حملہ کیا اور لاش پر لاش ڈالدی اور ہاشم بن عتبہ مرقال بہی قبیلہ ذو الکلاع کے روبرو آئے اور پہر علمدار معاویہ نے گروہ ذو الکلاع مین سے نکلکر حملہ کیا پس ہاشم مرقال علم بردار مین خوب نیزہ بازی ہوئی آخر کو ہاشم نے اوسکو قتل کیا اور بعد اسکے اونیس پہلوان اور قتل کئے پس اوسوقت قبیلہ ذو الکلاع نے مجمع کے ساتھہ حملہ کیا ہاشم کے ہمراہ ایک جماعت بنی اسلم کی تہی جنہون نے قسم کہائی تہی کہ نہ پہرینگے جبتک کہ فتح نکرین یا مارے جاوین وہ خوب دل کہولکر لڑے آخر کو ہاشم نے شہادت پائی اور قبیلہ ذو الکلاع بہی سب مارے گئے اوسوقت ہاشم کے بیٹے نے نیزہ اوٹہایا اور حملہ کیا اور یہہ رجز پڑہا اے ہاشم بن عتبہ بن مالک کیا ہے عزت داری کہ وہ شخص جو قتل ہوگیا ہے قریش کے گہوڑے اوسکو روندتے ہین اپنے سمون سے اور بشارت ہو تجھکو حور العین کے کہ جو تمہارے مرصع پر بیٹھے ہوئے ہین اور بشارت ہو تجھکو ساتھہ راحت کے اور خوشبو کے اوسوقت حضرت علی علیہ السلام لاشۂ ہاشم پر تشریف لائے اور تمام بنی اسلمہ کے لاشون کو ملاحظہ کیا اور خداے تعالے سے اونکی واسطے رحمت طلب فرمائی اور دعاء خیر کرکے چند اشعار پڑہے

اوسمین سے ایک شعر کا ترجمہ اوردو یہہ ہے بخت خدا قبیلہ اسلم کو دی جزائی خیر کہ کردو لا
ہاشم کی مددگاری مین جمین وہ اور اوسے دو حضرت حذیفہ بن الیمان صحابی رسول اللہ کے دو فرزند
اسمی صفوان وسعد بہی شہید ہوی اونکا قصہ یہہ ہے سنہ ۳۶ ہجری مین حضرت حذیفہ صحابی
رسول کریم کی شہر کوفی مین بیمار تہی اور اونہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے تمام حالات منافقین کے نام بنام بیان فرمائی تہی جبکہ اونہون نے حضرت عثمان رضی
اللہ عنہ کے شہادت کا اور بیعت حضرت علی علیہ السلام کا حال دریافت کیا تو اونہون نے اوسے
بیماری کی حالت کاہا کہ مجکو مسجد مین لیچلو اور منادی کردو کہ نماز ہونے والی ہے اور جبکہ آدمی
جمع ہوگی تو منبر پر گئی اور حمد خدای تعالی اور نعت رسول مقبول اللہ وعلی آلہ رسول اکرم پر
بیجا اور کہا اے لوگون علی ابن ابیطالب کے بیعت پر خدا کا خوف کرنا تمپر واجب ہے اور شاہ ولایت
کے مدد کرو اور اوسکو تقویت بخشو اور قسم ہے خدای تعالی کی کہ وہ اول اور آخر حق پر ہے اور
قسم ہے خدا کی بہ تحقیق وہ ہماری نبی علیہ السلام کے بعد تا روز قیامت گزشتہ اور آیندہ سب
لوگون سے بہتر ہے اور پہر اشارہ اپنا داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر رکہا اور کہا کہ الہی تو گواہ رہنا کہ مین نے
علی ابن ابیطالب کی بیعت کی ہے اور پہر کہا کہ خدا تعالی کا بڑا شکر ہے کہ اجتک مجکو حیات بخشی
اور یہہ دن دیکہایا اور پہر اپنی فرزندون صفوان وسعد سے کہا کہ مجکو لیچلو اور ہم تم سب علی
مرتضی کے ہمراہ ہووین کہ عنقریب اوس سے بہت لڑائیان ہوونگی اور اونمین بہت آدمی
مارے جاوینگے اور تم دونون کوشش کرو اور تیار رہو تا کہ حضرت علی علیہ السلام کے ساتہہ
ہوکر شہید ہوجاو کہ بہ تحقیق وہ خدا کی قسم حق پر ہے اور اوسے خلاف کرے وہ باطل پر ہے
پس حضرت حذیفہ نے اوسیات کے سات روز بعد وفات پائی اور اوسے روز عبد اللہ اور
عبد الرحمن فرزندان بدیل بن ورقہ خزاعی بہی قبیلہ بنی خزاعہ کی ساتہہ شہید ہوی فقط
اور حضرت مردان نے اپنی فرزند محمد حنیفہ رضی اللہ عنہ کو علم دیا اور فرمایا کہ قلب لشکر مین جاکر
جنگ کرو اور جبتک حکم ثانی ہونچی بجالاو اور ساتہہ ہی حضرت امام حسن اور امام حسین اور بڑی بڑی
اصحاب رسول خدا نے بلبار کے حملے کئی اور عثمان سردار کی ماتحت فوج کو جاتی ہے قتل کیا اور اونمین سے
بہت آدمی مارے گئی اور سطرف حضرت شیر خدا اپنے فوج کی آگے آگے یہہ کہتے جاتی تہی کہ ہم لوگ موت سے
نہین بہاگتے ہین پس کہک سب لاوین کے مثل تن واحد کے حملہ کیا اور تمام اہل شام کی فوج کی صفین توڑ
دین اور جو آدمی سامنے آیا اوسکو مار ڈالا تہی یہان تک کہ مقام معاویہ تک پہونچی اور حضرت شاہ مردان نے نیزہ دیکر

معاویہ کو اپنے مقابلہ کیواسطے بلند آواز سے طلب کیا اور یہ ابیات زبان مبارک پر لائے **ابیات**
اصبر بکم ولا اری معاویہ ❊ الاخزر العین العظیم الحاویہ ❊ ھوت بہ فی النار ام ھاویہ
جاورہ فیہا کلاب عاویہ ❊ **ترجمہ** یعنے مین ان لوگونکو مار رہا ہون مگر معاویہ تنگ چشم
بڑی شکم والا نہین دیکھائی دیتا ہے کہ دوزخ مین طبقہ ہاویہ بلاوے اوسکو اور طلب کرے
کتون اور بہیڑیونکو کہ وہ بہونکتی ہوئی ہین اور مین واسطے ہمسائگی اوسکے کی **ترجمہ نظم**
تا چند توان صبر تنزل کردن ❊ از مردم بد اصل تحمل کردن ❊ خواہم زدن بر صف دشمن امروز خوش
نیست دگر فکر و تامل کردن **چنانچہ** مطابق ایسے قول کے شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ گوید ❊
بیت بلی دوزخ سگ نفس بے طمعہ بوذند ❊ بر آں صخرہ دندان تاز بوذند ❊ اور اس صخرہ مراد معاویہ ابن ابوسفیان
سے ہے غرضکہ شب جمعہ لیلۃ الہریر مین حضرت شاہ مردان شیر یزدان نے اپنے ہاتہ اور ذوالفقار سے پانچسو
بتیس آدمیونکو قتل کی اور کہتے ہین اونکو اسے زیادہ قتل کی ہی اور معاویہ کا قول ہے کہ اوس شب کو علیؑ
مرتضی نے نوسو آدمی قتل کی ہتی اور یہہ شمار تکبیر کے گنتی سے معلوم ہوئی کہ آپ ہر وار قتل پر تکبیر کہتے
تہے جب معاویہ نے دیکہا کہ بہت نامداران اہل شام ماری گئی اور روز بروز حضرت اسد اللہ الغالب کے
فتح ہوتی جاتی ہے تو گہبرا کر اپنی مشیروں کے راے سے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی نام ایک نامہ لکہا
اوسکا مضمون یہہ ہے **نامہ معاویہ** اما بعد اگر ہم یہ جانتے کہ لڑائی یہان تک طول کو پہونچیگی تو آپسمین
نہ لڑتے اور اب بہی اگر ہمین عقل ہووے تو گذشتہ کو چہوڑ کر آیندہ باقی پر صلح کر لین مین نے
تجسے ملک شام ہے نوما نگا تہا کہ مجکو یہہ علیحدہ کر دو اور اپنے اطاعت سے بہی معاف رکہو اور
اب بہی مین وہی چاہتا ہون اور بہی جسطرح تم زندگی کے امید رکہتے ہو مین بہی وہی آرزو کرتا
ہون اور نیز یہہ بات بہی تجکو معلوم ہے کہ بہت سے صالحین اور نامی آدمی اس جنگ مین
مارے گئی اور اگر ایسے ہی لڑائی قایم رہی تو بقیۃ السیف بہی مارے جاوینگے آخر ہم تم دونون اولاد
عبدمناف مین ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہین ہے اور سب برابر ہین فقط **جواب نامہ**
معاویہ از جانب امیرالمومنین اما بعد تیرے نامہ کا مضمون معلوم ہوا پوشیدہ تر ہی کہ جو
تونے تحریر کیا ہے کہ اگر ہم جانتے کہ لڑائی اسقدر طول پکڑیگی تو ہم نہ لڑتی سو مین ابتک تجسے جنگ
کرنیکی واسطے بہت خواہشمند ہون اور روز بروز میری خواہش زیادہ ہوتی جاتی ہی اور جو یہہ لکہا ہے
کہ ہم اور تو خوف اور رجا مین برابر ہین سو یہ بات نہین ہے تم لوگ اہل شرک اور نفاق ہو اور ہم
ارباب ثبات اور یقین ہین اور التماس حکومت شام بغیر تابعت میرے کے

شامت میری کے قابل نہیں ہے اور تونے پہلے ہی یہہ سوال کیا تھا سو مقبول نہوا تھا پھر اب تونے
کرنا حق کا مجہر ثابت کیا ہے کہ حکومت شام کا مستحق ہوگیا اور یہہ جو تونے لکہا ہے کہ ہم دونون اولاد
عبد مناف مین اور ایک دوسرے پر فضیلت نہین ہے سو عبد الشمس ہاشم کے اور حرب عبد المطلب کے
اور ابوسفیان مثل ابو طالب کے برابر نہین ہے اور تجھکو مجہسے کیا نسبت ہے نہ تو تو سابق الاسلام
اور نہ مہاجر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور مین فرزند چچا رسول خدا کا اور بہائی اور معدن
علم اور خلیفہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور تو کیا مناسبت رکہتا ہے مجہسے اور مین وہ ہون
کہ فرمایا رسول خدا نے **حدیث** یا علی انت منی بمنزلة ہارون من موسیٰ اور بعد اگر باب نبوت
مہر نبوت خاتم الانبیاء سے بند نہوتا تو البتہ جیسا کہ ولایت مین مجھکو اختصاص ہے نبوت عامہ بہی مجھکو ملتی
الحمد للہ کہ رب العزت نے مجھکو اپنی آیات برکات سے مشرف کیا اور اپنی عنایات سے مجھکو سرفراز فرمایا
اور تیرے اولاد ذمیم کو میری اولاد کرام سے کیا نسبت ہے اگر اہل عرب میری پیروی نکرتے تو البتہ سخت
مشکل مین پڑجاتے کہ اوس سے زیادہ اور سخت مشکل نہین تہی و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون
ترجمہ یہہ اور قریب ہے کہ جانین وہ لوگ کہ انہون نے ظلم کیا کونسا اون مین سے انقلاب مین پڑنیوالا
ہے اور چند اشعار بہی آپ نے اس موقع پر فرمائے ہین۔ **ابیات** انا علی فاسألونی تخبروا ❊
ثم ابرزوا الی فی الوغا وابرزوا ❊ سیفی حسام وسنانی یزہر ❊ منا النبی الطاہر المطہر ❊
وحمزة الخیر ومنی جعفر ❊ له جناح فی الجنان اخضر ❊ وفاطم عرسی وفیہا مفخر ❊ ہذا
لہذا وابن ہند محجر ❊ ترجمہ مین علی ہون پس سوال کرو مجہسے تاخبر دون تمھکو اسکی کہ باہر آؤ
تم لوگ واسطے جنگ کے مجہسے اور بہاگ گئے اسواسطے کہ تلوار میری کاٹنے والی ہے اور نیزہ میرا
سرچمکتا ہوا ہے اور ہم ہی مین سے پیغمبر علیہ السلام اور حضرت حمزہ ہین کہ وہ بہتر ہین تمام آدمیونسے
ہے اور جعفر طیار بہائی میرے مین کہ بازو اوسکے سبز ہین بہشت مین اور فاطمہ دولہن میری ہے
اور یہہ ہی جگہہ یاد کرنے کی ہے اور یہہ مراتب میرے ہی واسطے ہین اور معاویہ پسر ہندہ سوداغدار
اور خارج کیا ہوا ہے۔ **نظم** اے کردہ پسر تاج خلافت نگرفت ❊ تا چند کشی برسرمن تیغ خلاف ❊
گویند کہ دعوئے شجاعت داری ❊ برخیز وبیا کہ روز حسب وصاف ❊ انا الغلام الیماد بغضی
النیما ❊ نفسھن سامت السبع بما قد حقبنا ❊ لن تری فی حومة الہیجاء لی شبیہا ❊ ولی بیعة
فی الوسلہ طلاد وحبیبھا ❊ ولی القربة ان قام شریف ینتمیہا ❊ فتی بالعلم قافیة صبرت تخبیہا
علی الفخر علی الناس جمیعی وشبہا ❊ ثم فخری برسول الله اذ تزوجنیہا ❊ ترجمہ مین جاتا ہون

طرف بزرگی کے اور کوشش کرتا ہون اوسکے حاصل کرنے مین اور نگاہ رکہتا ہون اوسکو ساتہہ نفس اپنے کے یہہ احسان خدا تعالے کا ہے کہ منتخب کیا مجھکو واسطے بزرگی کے اور نہ دیکہیگا تو لڑائی کے وقت کسیکو مانند میرے اور مجھکو سبقت ہے اسلام مین درحالیکہ مین لڑکا تمیز دار تہا اور مجھکو ایسی قرابت اور نسبت ہے کہ جو شریف لوگ چاہتے ہین اور پہر آیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ علم کے جیسکہ پہراتے ہین پرند اپنے بچون کو یعنے پیغمبر خدا نے چوسائی زبان اپنی مجھکو پس کہل گئے تمام باب علم کے ہزار در ہزار اور فخر ہے مجھکو لوگون پر بسبب زوجہ ہونے حضرت فاطمہ علیہا السلام کے اور فرزندان اونکے امام حسن و امام حسین کے اور پہر فخر ہے مجھکو لوگون پر کہ رسول خدا نے تزویج کیا اوسکو ساتہہ میرے ۔ **ترجمہ** **نظم** تا من زہوا نفس خود دور شدم ٭ در ہر دو جہان چو چشمہ نور شدم ٭ چون کرد نبی زبان خود در دہنم ٭ در روئے زمین بعلم مشہور شدم ٭ **دیگر فرمایا** لی مقامات ببدر حین حار الناس فیہا ٭ وباحد وحنین لی صولات تلیہا ٭ وانا الحامل للرایة حقا احتویہا ٭ وانا القاتل عمروا یوم حار الناس فیہا ٭ واذا صوم حربا احمد قدمسہا ٭ وادبادی رسول الله نحوی قلت ابہا ٭ وانا المستقی کاسا لذة الانفس فیہا ہبة الله فمن مثلی فی الدنیا شبہا ٭ **ترجمہ** یعنے تہے مجکو مقامات جنگ بدر مین اوسوقت کہ سب لوگ سرگردان اور پریشان تہے اور پہی جنگ احد اور حنین مین مجکو حملے تہے کفار پر پے در پے اور مین اوٹہانیوالا ہون علم جنگ کا ساتہہ حقے اور گرد بگرد پہرایا اوسکو مین نے اور قتل کیا مین نے عمرو بن عبدود کو جسروز کہ حیران اور پریشان تہے لوگ اوسکے ڈر سے اور جب روشن کرتے تہے احمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتش جنگ کو پس پیشوا اور مقدم کرتے تہے مجکو اوپر اوس کے اور جب پکارتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میری طرف آؤ پس کہتا مین کہ حاضر ہون اور مین ہون کہ دیا گیا ہے مجھکو پیالہ شراب محبت کا کہ پایا جاتا ہے مزہ اوسکا کہ وہ عطیۂ خدائے تعالے کا ہے پس کون ہے برابر میرے دنیا مین ۔ **نظم** از گوہر تیغ ما جہان دارد زین ٭ در ذمۂ دین حقوق ما باشد دین ٭ داوند بما نہفتۂ وحدت جامی ٭ آنروز کہ آمدیم از علم یقین ٭ القصہ جب جواب نامہ کا پہنچا تو معاویہ کو صلح سے مایوسی ہوئی اور ترتیب اسباب جنگ مین مصروف ہوا اور صبح کو پہر جنگ مین بڑے بڑے نامی شامی مارے گئے **بیت** بتر سید فرمان دہی ملک شام ٭ ز تیغ شہنشاہ عالیمقام ٭ اوسوقت لشکر شام مین ایک شور الامان کا ہوا معاویہ نے عمرو سے کہا کہ کیا تدبیر کرین کہ لڑائی بند ہو ہمارا لشکر تمام تمام ہوا جاتا ہے عمرو نے کہا کہ ایک حیلہ میرے پاس ہے

دو فتح کام آویگا وہ یہ ہے کہ سب لشکر کو حکم دو کہ جسکے پاس قرآن ہین سب نیزون پہ بلند کر لان
غلام عمر جناب بیبا ہی کیا گیا کہ پانسو پچاس قرآن نیزون پر لٹکائے اور لشکر عراق کے روبرو لائے
نیزے برون اوسیون نے الامان الامان پکارا اور کہا کہ ہمارے تمہارے درمیان کتاب اللہ ہے جب اہل
شام نے یہ مکر کیا تو اکثر اہل عراق اس فریب مین آگئے چنانچہ اشعث بن قیس سردار لشکر تھا آئے کہا کہ
یا امیر المومنین خونریزی سے ہاتھ بند کیجیئے اور میری عرض قبول کیجیئے کہ آپ ہمیشہ یہہ فرماتے تھے کہ جب
تک یہہ لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول پر عمل نکرینگے جنگ موقوف نکرونگا سو یہہ لوگ قرآن کا واسطہ
دیتے ہین اب آپ رحم فرمایئے اور اگر آپ میرا کہنا قبول نکرینگے تو خدا کی قسم اہل عراق مین سے ایک بھی آپکی
متابعت نکریگا پس فرمایا حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام نے انا کلام اللہ الناطق یعنے مین تو بولتا ہوا کلام اللہ
ہون۔ اور اے اشعث تو خوب جانتا ہے کہ میرا مطلب سوائے اسکے کچھہ اور نہین ہے کہ وہ لوگ جہالت
سے باز آوین اور اسوقت جو یہہ لوگ مغلوب ہوگئے ہین اور جانتے ہین کہ ہم سبکے سب قتل ہوجاوینگے
اسواسطے اس حیلہ اور فریب سے اپنی جان بچاتے ہین اور تو ہرگز انکے فریب مین نہ آ اور جبتک مجھے
ہر سکے جنگ کر تاکہ خدائے کریم ہمکو فتح دے اور مین خوب جانتا ہون کہ یہہ لوگ یعنے عمرو اور معاویہ اور ابن
ابی سعید اور عبداللہ ابی سرح اور ضحاک بن قیس اور حبیب بن مسلمہ اور نبی تابعہ وغیرہ دیندار نہین اور
نہ عامل قرآن ہین اور مین انکے چھوٹے اور بڑون کو خوب پہچانتا ہون کہ نہایت بدترین لوگ ہین۔

تاریخ ابوالفدا مین وارد ہے کہ اکثر مبارزان اور سرداران لشکر اہل عراق کو معاویہ کیطرف
سے رشوت زر پہنچگئی تھی اسی سبب سے قوم خوارج نے امیر المومنین علی علیہ السلام کا کہنا نہ مانا اور یہان
تک دھمکایا کہ اگر آپ صلح پر راضی نہونگے تو تمہارے ساتھہ وہ کام کیا جاویگا جو عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھہ
کیا تھا آخر اشعث کے کہنے سے جنگ بند کی گئی اور طرفین سے صلح بہ تعین حکمین قرار پائی تو معاویہ نے کہا کہ
میری جانب سے عمرو بن عاص مختار ہے اور حضرت امیر المومنین نے فرمایا مین عبداللہ بن عباس کو مختار
کرونگا اسبات کو معاویہ نے قبول نکیا اور کہا کہ ہم سوائے ابو موسےٰ اشعری کے اور کسیکو اس کام کے
واسطے قبول نکرینگے اور اسمین بہت قیل وقال ہوئی آخر ابو موسےٰ اشعری مقرر ہوئے اور چونکہ امر خلافت
موافق حکمین کے قرار پایا تھا حضرت امیر علی علیہ السلام نے اپنے لشکر کے امیرون کو اور معاویہ نے اپنے
سرداروں کو ایک جگہہ جمع کیا اور کہا کہ اس امر مین ایک وثیقہ تحریر کیا جاوے اسواسطے عبداللہ بن
ابی رافع نے وہ وثیقہ اسطرح پر لکھنا شروع کیا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہذا ما صالح علیہ امیر المومنین علی
ابن ابی طالب ٭ اوسوقت معاویہ نے کہا کہ ہم عجب برے آدمی ہین کہ علی کو امیر المومنین جانین اور اسکے

ساتھ جنگ کرین لفظ امیر المومنین محو کردو اور اوسکی جگہہ صرف اوسکا نام اور اوسکے باپ کا نام لکھو امیر
المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر صدق یا رسول اللہ یعنے سچ کہا تھا رسول خدا نے روز صلح حدیبیہ
کہ جسروز صلح نامہ بمقابلہ مشرکین قریش مکہ کے مین تحریر کرتا تہا اور مین نے اوس مین لکہا تہا کہ یہہ صلحنامہ
ہے محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ساتہہ سہیل ابن عمرو کے کہ وہ سردار گروہ ابو سفیان پدر
معاویہ کا تہا اسوقت سہیل نے کہا تہا کہ لفظ رسول اللہ کو محو کرو کیونکہ اگر ہم رسول اللہ جانتے تو ایمان
لاتے اوسوقت خواجہ عالم نے فرمایا کہ یا علی محو کر دو اور تجکو بہی اے علی ایکدن ایسا ہی موقع پیش آئیگا
اور اسے عبد اللہ اب تو لکہہ جسطرح کہ معاویہ کہتا ہے پس لکہا عبد اللہ نے ہذا ما صالح علیہ علی ابن ابی
طالب اور معاویہ ابن ابی سفیان اور باقی مضمون وثیقہ کا فریقین نے قبول کیا کہ خلاصہ اوس کا یہہ تہا
کہ موافق حکم الہی کے قیام کرین اور موافق قرآن کے حکم کے عمل کرین جب کہ یہہ وثیقہ تحریر ہو چکا تو فریقین
کے لوگون نے اوسپر گواہی اپنی اپنی تحریر کی لیکن مالک اشتر رضی اللہ عنہ نے گواہی نہ کی اوسوقت حضرت
امیر المومنین علی مرتضے علیہ السلام نے فرمایا اے مالک اشتر تقدیر ربانی مین اسی طرح گذرا ہے کہ یہہ
گروہ اہلبیت مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تکلیف دیوین اور اسکے سبب سے ابد الآباد جہنم مین
گرفتار رہین جب دستاویز تحریر ہو گئی تو امیر المومنین علیہ السلام کوفے کو تشریف لیگئے اور معاویہ
دمشق کو روانہ ہوا اور یہہ امر قرار پایا کہ ابو موسے اشعری اور عمرو عاص مع اپنے اپنے سرداروں کے
منزل دومۃ الجندل مین قیام کرین اور باتفاق ایک دوسرے کو امر خلافت پر حکم کرین پس جبکہ مقام
مذکور مین پہنچے اور اجماع طرفین کے لوگونکا ہوا اوسوقت عمرو سے ابو موسے نے کہا کہ تو منبر پر چڑہ جا
اور جو بات کہ قرار پائی ہے بیان کر عمرو نے کہا کہ آپکے روبرو مین پیشقدمی نکرونگا پس ابو موسے منبر
پر گئے اور بعد حمد و ثناء الہی و نعت حضرت مصطفائی کے اسطرح کہا کہ اے لوگون خیر اور بہتری
ہماری اور تمہاری اس امر مین ہے کہ علی ابن ابی طالب اور معاویہ کو خلافت سے علیحدہ کرین اور اس
کام کو شورہ پر منحصر کرین اور اہل اسلام جسکو چاہین اپنا خلیفہ بنا دین اور پہر انگشتری اپنی اوس انگلی سے
نکالی اور کہا کہ جسطرح مین نے انگشتری کو اپنے ہاتہہ سے نکالا ہے اسی طرح سے مین نے علی مرتضی اور
معاویہ کو خلافت سے علیحدہ کیا پس یہہ کہکر منبر سے نیچے اوترا بعد کو عمرو منبر پر گیا اور کہا کہ اے
لوگون ابو موسے نے تمہارے روبرو اپنے صاحب کو خلافت سے خارج کر دیا ہے اور اب مین نے اپنے
واسطے معاویہ کو خلیفہ بنایا کیونکہ وہ والی عثمان رضی اور طالب خون خلیفہ کا ہے یہہ کہکر منبر سے اوتر آیا
اوسوقت ابو موسے نے غل مچایا اور کہا کہ ہم مین اور عمرو مین یہہ بات قرار پائی نہین تہی بلکہ اس نے

مجکو فریب اسد دیو کہ دیا ہے یہہ کہکر عمرو کو لعنت کری اسد اوس نے بہی ابو موسے کو برا بہلا کہا یکی بیون
مین شور و غل عظیم پیدا ہوا اور صحابان جناب امیر المومنین علیہ السلام نے چاہا کہ ابو موسے اور عمرو کو
قتل کرین اور قریب تہا کہ لڑائی ہو جاوے اوسوقت عبد اسد ابن عباس اور عدی ابن حاتم طائی
نے منع کیا اور کہا کہ بغیر اجازت امام وقت کے جنگ کرنا جائز نہین ہے پس بعد اوسکے عمرو عاص ہمراہ
اپنے ہمراہیون کے دمشق کو گیا اور معاویہ کو خلیفہ اپنا بنایا اور عبد اسد ابن عباس کوفہ کو روانہ ہوئے
اور وہان پہنچکر سب حال امیر المومنین علیہ السلام سے بیان کیا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے
اوسوقت بہت افسوس کیا۔

باب دہم دربیان تعظیم وحرمت مدینہ طیبّہ

سید علیہ الرحمۃ نور الدین علی عالم مدینہ طیبہ فرماتے ہین کہ وہ امیر جس نے کہ جابر رضی اسد عنہ کو ڈرایا
وہ مدینہ سے بہاگے بشیر بن ارطاۃ سپہ سالار لشکر معاویہ کا تہا کیونکہ قرطبی نے بروایت ابن عیینہ
کے لکہا ہے کہ معاویہ نے بعد از قضیہ تحکیم حکمین بشیر بن ارطاۃ کو بہت سے لشکر کے ساتہہ مدینہ مین بہیجا
تاکہ اہل مدینہ سے میرے بیعت لیوے اوسوقت مین ابو ایوب انصاری صحابی رسولؐ خدا عامل مدینہ
طیبہ تہے وہ بخوف اوسکے بہاگ کر حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے پاس کوفے پہنچے۔ امام
احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ حدیث صحیح مین حضرت جابر انصاری سے روایت کرتے ہین کہ ایک امیر امرا فتنہ
سے مدینہ مین آیا حضرت جابر اوس زمانہ مین مدینہ مین تہے بسبب پیری کے بصارت چشم جاتی رہی تہی
لوگون نے اونسے کہا کہ مصلحت وقت یہہ ہے کہ واسطے چند روز کے یہان سے چلے جاؤ کہ اس ظلم
ظالم سے بچو کہتے ہین کہ اپنے ہاتہہ اوپر کندہے دو فرزند اپنے کے رکہکر مدینہ سے باہر گئے اور راہ مین
گر پڑے اوسوقت جابر نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص کہ جسنے رسول خدا صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کو ڈرایا پس
ایک فرزند اونکے نے پوچہا کہ اے باپ ڈرانا رسول خدا صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کا کیونکر ہوا کہ وہ جناب
اس دنیا فانی سے رحلت فرما ہوئے ہین جابرؓ نے کہا کہ اے فرزند مین نے پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وآلہ
وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائیگا گویا اوس نے مجھکو ڈرایا۔ اور صحیح نسائی مین حدیث
ہے **حدیث** من اخاف اهل المدينة ظالما اخافه الله وكانت عليه لعنة الله والملئكة والناس
اجمعين **ترجمہ** یعنے جس نے ڈرایا اہل مدینہ کو از روئے ظلم کے پس ڈراویگا اسد تعالے اوسکو اور اوپر
اوسکے لعنت خدا اور ملائکہ اور تمام انسانون کی ہے **حدیث** صحیح مسلم لا يريد احد اهل المدينة
بسوء الا اذابه الله في النار كذوب الرصاص او ذوب الملح في الماء **ترجمہ** یعنے جو کوئی

اہل مدینہ کے ساتھہ ارادہ بدی کا کرے تو ساتھہ عذاب ملک الجبار کے گرفتار ہووے اور مانند سنگ
کے جو آگ کے اور مانند نمک کے پانی مین پگلیگا۔ **شاہ عبدالحق محقق دہلوی** جذب القلوب مین
لکھتے ہین کہ بشیر بن ارطاۃ نے مدینہ مین داخل ہوکر معاویہ کی بیعت چاہی اور ایک قاصد بنی سلمہ مین
بھیجا اور پیام دیا کہ اگر جابرؓ کو میرے پاس حاضر نکروگے تو تم لوگون کو امن ندونگا اور جابرؓ حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور کہا بشیر بن ارطاۃ مجھکو طلب کرتا ہے حالانکہ بیعت معاویہ
ضلالت اور گمراہی ہے لیکن بغیر بیعت کے امان نہین حضرت ام سلمہؓ نے کرہا و جبراً بیعت کی اجازت فرمائی
اور اکثر اہل مدینہ بھاگ کر حرہ بنی سلیم مین جاکر پوشیدہ ہوگئے۔ علماء نے کہا ہے کہ یہہ لعنت جو اہل مدینہ
کے ساتھہ ظلم و فساد کرنے کے ارادہ پر وارد ہے اس حدیث مین مانند لعنت کفار اور اہل شرک کے نہین
ہے کہ جسکے سبب سے وہ رحمت الٰہی سے قطعاً ناامید ہوجاوین اور دخول جنت سے محروم ہون بلکہ نتیجہ
اس لعنت کا رحمت خاص حق تعالےٰ سے دور ہونا ہے اور جنت مین ساتھہ گروہ اہل قرب کے داخل نہونا
ہے فی الحقیقت مقصود اس سے تہدید و توبیخ ہے بوجہ بے ادبی اور بے حرمتی اوس مقام پاک کے۔
فائدہ اللہ اللہ کیا ہی حوصلہ اور دلیری ہمارے علما کی ہے کہ بپاس خاطر ہواداران تبرا و شیعہ ملعونہ
یعنے بادشاہان قوم بنی امیہ کے بعضے علماء نے صحیح حدیث رسول کریمؐ کو کہ جو بحق اہل مدینہ طیبہ وارد ہے
اوسکے معنے اور مطلب اور مراد اپنی رائے سے پلٹ دی معاذ اللہ کیا اے لوگون حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ والتسلیم ایسے ہی تہے کہ دل مین کچھ اور ظاہر کچھ فرماتے۔ پس مولوی روم علیہ الرحمۃ
نے ایسے ہی علماء ظواہر کے حق مین فرمایا ہے **نظم** چون قلم در دست غداری بود ✦ لاجرم منصور
بر داری بود ✦ ہمسری با انبیا برداشتند ✦ اولیا را ہمچو خود پنداشتند ✦ پر ہوا تاویل
قرآن میکنی ✦ پست و کژ شد از تو معنے سنی ✦ فکر تو تاویل کرده ذکر را ✦ ذکر را مان و بگردان
فکر را ✦ پس البتہ علماء ظواہر بعض نے امراء فتنہ گروہ بنی امیہ کو لعن کفری تہمت بچایا ہے
لیکن عذاب ملک الجبار اور نار جہنم حدیث صحیح مسلم کے بموجب جلتے اور پگلتے رہین گے چنانچہ شیخ الشیوخ
علاؤ الدولہ سمنانی قدس سرہ نے کتاب فلاح کے فرمایا ہے کہ جو شخص چلا مذہب اور ملت معاویہ اور
اوسکے سگ بچے پر اور چلا مذہب مروان اور اوسکے خر بچون پر پس کیا جاویگا حشر اوسکا ساتہہ
معاویہ اور مروان کے اور محروم رہیگا وہ شفاعت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
محرم اسرار الٰہی حضرت خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ گوید۔ پسر ہند اگرچہ
خال من است ✦ دوستے اوسے ام بکارے نیست ✦ در نوشت او بخطے زہر رسولؐ ✦ ✦

برخطش نیز افتخارے نیست ٭ در معاشیکہ شیر مرد انند ٭ بدخط و خال اعتبارے نیست ٭

علامہ شیخ سعد الدین تفتازانی شارح عقاید نسفی قدس سرہ گوید۔ دستان

پسر ہند بگرفتہ ببین ٭ کہ از دو دسہ تن او بہ پیغمبر چہ رسید ٭ پدر او در دندان پیغمبر بشکست ٭ مادر او جگر عم پیغمبر بمکید ٭ او بہ ناحق حق داماد پیغمبر بگرفت ٭ پسر او سر فرزند پیغمبر ببرید ٭ بچنین قوم تو لعنت نکنی شرمت باد ٭ لعنت اللہ یزیداً و لاد قوم یزید ٭ ہرگاہ حضرت مرتضے علیہ السلام خارجیون کے دفع کرنے مین مصروف تھے کہ معاویہ نے دوسرا فریب یہہ کیا کہ سعد بن قیس جو حاکم مصر حضرت امیر کیطرف سے بعد جنگ جمل مقرر ہوئے تھے ایک خط جعلی اونکی طرف سے اپنے نام لکھکر حضرت امیر کی نگاہ مین گذرانا آپ نے سعد کو اپنے پاس طلب کر لیا اور بجائے اونکے محمد بن ابو بکر کو حاکم مصر کیا تب معاویہ نے چھہ ہزار فوج سے عمرو عاص کو مصر پر بہیجا حضرت امیر علیہ السلام نے بغرض مدد محمد بن ابو بکر کے مالک اشتر صحابی کو روانہ فرمایا مالک اشتر ہنوز راہ مین تھے اور ایک جگہہ ٹہر گئے تھے کہ معاویہ نے اپنے لوگون کو خط بہیجکر مالک کو زہر دلوایا اور وہ شہید ہوئے اور محمد بن ابو بکر کو یہہ الزام دیکر کہ قاتل عثمانؓ ہین زندہ بوریہ مین لپیٹکر جلوا دیا حضرت عائشہ نے جب اپنے بہائی محمد کا حال سنا تو بہت روئین اور معاویہ اور عمرو کو بد دعا کی حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ قاتلان محمد اسکا جواب اللہ تعالے کو کیا دینگے اور معاویہ نے صرف دمشق اور مصر ہی پر قبضہ نہین کیا بلکہ حضرت علی علیہ السلام خلیفہ برحق کی زندگی مین ملک حجاز کو اپنے تصرف مین درلا یا کیلا آیت من نقل ہوئتا۔ ان لوگو نیپر حیا نہین ہوئی

باب یازدہم دربیان شہادت امیر المومنین حضرت امام الاتقیا علی مرتضے علیہ السلام

واضح ہو کہ علماء اہل تواریخ نے اکثر کتب اپنے سیر مین اسطرح لکہا ہے کہ بعد جنگ نہروان تین خارجیون نے مشورہ کیا کہ اسلام کی کامیابیون مین مزاحمت صرف تین شخصون کے باعث سے ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور معاویہ اور عمرو عاص سو ان تینون کو قتل کر ڈالین تاکہ سلطنت اسلام پہر بدستور ہو جاویگی اور یہہ تین شخص ایک ہی روز جمعہ کو دن سترہ رمضان کو قتل کئے جاوین ان خارجیون کا نام بارک ابن عبد اللہ اور عمرو ابن عاصی اور عبد الرحمن بن ملجم تہا۔ بارک دمشق مین پہنچا اور معاویہ کے مصاحبین مین داخل ہوا اور دمشق کی مسجد مین معاویہ نے امامت کی اسوقت بارک نے ایک تلوار ماری اور سمجہا کہ کام تمام ہوا لیکن بڑے علاج سے وہ زخم اچہا ہو گیا قاتل گرفتار ہو کر ایک عرصہ کے بعد قتل کیا گیا۔ اور عمرو مصر مین پہنچا اور امام خارجہ کو عمرو ابن عاص جانکر مسجد مصر مین قتل کیا جب قاتل عمرو ابن العاص کے روبرو آیا

اوس نے کہا میرا ارادہ عمرو عاص کے قتل کا تہا مگر دہوکہ سے خارجہ بیچارہ مارا گیا۔ اور عبدالرحمن ابن ملجم جب کوفے مین پہنچا تو ایک خارجی کی عورت کے مکان مین ٹہرا کہ اوسکا شوہر حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ سے جنگ نہروان مین مارا گیا تہا ابن ملجم اوس عورت پر عاشق اور فریفتہ ہو گیا لیکن اوس عورت نے کہا کہ ہم اوس شخص سے نکاح کرینگے جو تین ہزار درہم اور ایک غلام اور ایک لونڈی دیوے اور حضرت علی علیہ السلام کا سر لادے ابن ملجم نے شرائط منظور کی اور ہمسے وردان اور شبیب خارجیونکو ساتھ لیا اور مسجد کوفہ مین خلیفہ وقت کے آنے کا انتظار دیکہا جب حضرت امیرالمومنین اپنے مکان سے چلے تو گہر ہتوں نے دامن پکڑا جب آپ مسجد مین داخل ہوئے قاتلون نے ایک دوسرے پر سازش وار کیا وردان نے ایک وار حضرت امیر علیہ السلام پر کیا لیکن وہ مسجد کے دروازے پر لگا اور ابن ملجم ملعون نے جو وار کیا وہ کاری تہا اور آپ کے سر مبارک پر زخم لگا تب قاتلان وہان سے بہاگے ابن ملجم مسجد کے گوشہ مین پکڑا گیا اور اسکے ہاتھ مین ہنوز تلوار موجود تہی جب قاتل کو آپکے سامنے لایا گیا تو آپ نے امام حسن علیہ السلام کے حوالے کیا اور فرمایا جب ہماری وفات ہوجاوے تو اسکو بہی ایک ہی ضرب مین ہلاک کرنا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپکی وفات زخمی ہونے سے تین روز کے اندر اکیسوین تاریخ رمضان المبارک سنہ ۴۰ ہجری مین ہوئی۔ **فائدہ** ہمکو یہان پر صرف یہہ بات دریافت کرنی ہے کہ حضرت علی مرتضٰے علیہ السلام نے تو نہروان مین خارجیون سے جنگ کی اور بہت سے آدمی انکے قتل کئے تہے کہ مشہور ہے پس اوس دشمنی کے سبب سے خارجیون نے ہی آپکو شہید کیا لیکن معاویہ اور عمرو سے تو کوئی دشمنی نہین تہی اور نہ کبہی کوئی جنگ اونکے ساتھ ہوئی اور نہ کسی شخص کو اون مین سے قتل کیا بلکہ اکثر دوستی تہی پہر کیا وجہ ہوئی جو دشمن جانی ہوئے اور معاویہ اور عمرو بن عاص کو قتل کرنا چاہا۔ پس اس بات سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ روایات جو کتب سابقہ مین درج ہین بادشاہان بنی امیہ اور دشمنان اہلبیت نبوی نے بغرض پوشیدگی دہبہ خون حضرت امیر علیہ السلام کہ جو ذمہ معاویہ پیشوا اونکے کے تہا اوسکو مشہور دیا اور متاخرین مورخین و علماء خوردبین نے بہی کتب سابقہ کی پیروی کی اور خیال حق اور باطل کا نہ کیا اسیوجہ سے اکثر محققین حق بین نے اسکے خلاف تحقیق کیا ہے چنانچہ مولانا میر خورد خلیفہ حضرت نظام الدین اولیاء صاحب کتاب سیر الاولیا لکہتے ہین کہ ابن ملجم ملعون نے معاویہ کی اشتعالک اور خواہش سے حضرت علی مرتضٰے علیہ السلام کو شہید کیا اور صاحب مناقب مرتضوی کا قول ہے کہ اکثر کتابون مین مثل روایات مذکورہ بالا کے لکہا ہے لیکن قدوۃ المحققین عارف کاملین حضرت خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ کتاب حدیقہ مین فرماتے ہین کہ وہ عورت

قطامہ ملعونہ کہ جس پر ابن ملجم ملعون عاشق ہوا آل ابو سفیان سے تھی جب کہ عشق ابن ملجم کے معاویہ کو خبر معلوم ہوئی تو اوسکو بلوا کر یہ کہا کہ اگر تجھکو وصل معشوقہ اپنی کا منظور ہے تو حضرت امیر علی مرتضیٰ علیہ السلام کو قتل کر چونکہ ابن ملجم کو یقین کامل ہوا اسکا کہ یہ عورت معاویہ کے رشتہ داروں میں تھی یا بہن تھی ہے بغیر مرضی معاویہ کے معشوقہ قطامہ اوسکو نہ ملیگی پس مصمم ارادہ قتل حضرت علی علیہ السلام کا کیا حضرت خواجہ سنائی قدس سرہ گوید

آن سزاوار لعنت و نفرین
بود آن زن ز آل بوسفیان
کفر شد در میان عاشق او
گفت کار تو باکمال شود
ہست کابین حرہ خون علی
زن ترا با ہزار زینت و زیب
برسی در جوار من آسان
آن چنان اہل جہل و مبلیہ
آن جنان خاکسار بے مقدار
قائل ست مرد را او بکش
کس نکردست سعی او بود کہ پیشتر
شب آدینہ رفت در مسجد
میر حیدر چو شد بخفت فراز
سفلہ از خواب گشت چون بیدار
چونکہ اندر نماز شد مشغول
خلق از ہر طرف فراز رسید
کرد آنزو میر زخم خورد و سوال
کرد مرا این کار معاویہ فرمود
رفت او را سوئے جہنم جان

برزنی گشت عاشق آن بشوم
شوہرش دارد خوب جوان
گشت این سر معاویہ آگاہ
و این چنین زن ترا حلال شود
گر تو فارغ کنی دلم زین کار
نرساند ترا کسے آسیب
مرد بد بر نہ بہر عشق زنے
خیرہ بگزید قتل چون علیہ
این سخن جملہ با علی گفتند
داد و میر اجواب مرد بہش
مرد فرست نگاہ دہشت بکار
آن چنان بے حفاظی از سر حد
مرد را خفتہ دید گفت ای مرد
ستمرد نشست از پے کار
رفت و زخمی زدش بسک بر پشت
پردہ مرد بدگنش بدرید
بچہ فرمود مر ترا این کار
کار کردم کنون ندارد سود

ابن ملجم آن سگ بی دین
آن نگونسار ترز راسپاردم
مرد مفلس چو گشت عاشق او
مرد را کار گشت جملہ تباہ
گر تو در کار خویش شیر دلی
بفزودت بنزد من مقدار
اسپ و برگ دہم ترا پس از آن
اندر افگند در جہان محنے
رفت وی کوفہ از پے زین کار
و این چنین فتنہ ہیچ نہفتند
گفت دیگ بقتل قاتل خویش
کرد بر فعل زشت اصرار
رفت وقتے سحر ز بہر نماز
گاہ روز است بردار زین رہ گرد
آن سر افراز مرد جفت بتول
کہ بدان زخم صعب مرد نگشت
بگرفتند مرد را در حال
داد بر لفظ زشت مرد اقرار
مثلہ کردند مرد را پس از آن

روضۃ الصفا میں وارد ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے وقت وفات کے حضرت امام حسن علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے مدفن کی خبر

مخلوقات کو ہووے کس واسطے کہ مین نے دس ہزار مرد جرار کفار اور منافق اور مرتدین اسلام سے کہ جو واجب القتل تھے اونکو اپنے ہاتھ سے ہلاک کیا ہے پس مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اونکی اولاد اور وارثان میری قبر کو شگاف کرین بلکہ مخالف میری قوم بنی امیہ سے بہت ہین۔ اور زہر الریاض مین مسطور ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بحکم خدائے تعالے کے کشتی تیار کی اوس مین سے تین تختہ باقی رہے حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہ احدیت مین عرض کیا کہ باقیماندہ تختہ کا کیا کرون پس وحی نازل ہوئی کہ اے نوح آخر زمانہ مین میرا ایک دوست ہوگا کہ اوسکا نام علیؑ ہے یہہ تختے اوسکی قبر کے واسطے فلان دشت مین دفن کر دے پس آپ نے بموجب حکم وہ تختے نوحؑ نے دشت نجف مین دفن کئے تھے روایت مین آیا ہے کہ وقت وفات حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ جب مین عالم بقا کو کوچ کر جاؤن تو مکان کے گوشہ مین سے ایک لوح ملیگی اوسجگہہ مجھکو غسل دینا اور مکان کی چوکھٹ پر تمکو کفن ملیگا پس اوس سے مجھکو تکفین کرنا اور تابوت مین رکہنا بعد ازان تابوت کو صحن مکان مین رکھکر سب اہل وعیال کو بلانا تاکہ وہ سب آنکر مجھکو وداع کر جائین اور ایک مرتبہ مجھپر حسنؑ نماز پڑہے اور ایک مرتبہ حسینؑ پس جبکہ میرے تابوت کا اگلا سرا زمین سے اُٹھے پیچھے سے تم اوٹھا لینا پس جسجگہہ کہ تابوت رُک جاوے تو اوسجگہہ قبر کہودنا وہان پر ایک تابوت ساج کی لکڑی کا برآمد ہوگا اوس مین رکہہ کر مجھکو دفن کر دینا چنانچہ حسب الحکم آپکو دشت نجف اشرف مین کہ جو کوفہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے دفن کیا اور بموجب وصیت کے قبر کو زمین کے برابر کر دیا تاکہ معلوم نہووے لیکن جب کہ زمانہ خلافت ہارون رشید عباسی کا ہوا وہ شکار کو گیا اور اسجگہہ پہنچا جہان اب کا مزار مبارک تہا اور شکاری کتون کو ہرنون پر چھوڑا ہرنون نے آپ کے مزار پر پناہ لی ہرچند کتے دوڑے مگر ایک بہی اوسجگہ نجا سکتا تہا خلیفہ ہارون کو بہت تعجب ہوا تب پرانے لوگون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہان پر حضرت علی علیہ السلام کا مزار ہے چنانچہ اوس نے وہان پر روضہ بنوایا اور بعد کو فارس کے بادشاہون نے اوس روضہ مبارک کو مرصع کیا۔

باب دوازدہم دربیان شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام

بعد وفات حضرت علی علیہ السلام کے حضرت امام حسن علیہ السلام کے دست مبارک پر اصحاب رسول خدا اور نیک آدمیون نے بیعت کی اور آپ کو خلیفہ بنایا حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ جس رات کو قرآن مجید نازل ہوا اور جس رات کو حضرت عیسے علیہ السلام آسمان پر اوٹھائے گئے

اور جب یہ بات جو حضرت ابوشریح شہید ہوئے اوسی بات کو میرے جد بزرگوار نے کہا وہ باقی
تم بعد جنگ صفین کی کوئی مدت کے آدمیون مین اون سے بہتر تھا اور مدینہ کے لوگون مین تھا
پس جب حضرت امام حسن علیہ السلام کے ساتھ ساٹھ ہزار آدمی میدان جنگ کے واسطے شام کی
طرف جانے کو آمادہ ہی تھے لیکن لشکریون مین کچھ آپس مین اختلاف ہوا امام حسن علیہ السلام اسکے
سننے کر رنجیدہ ہوئے پس آپکو یقین ہوا کہ یہ لوگ جنگ نہ کرینگے میرا ساتھ نہ دینگے اتنے مین یہ خبر
مشہور ہوئی کہ معاویہ میدان جنگ مین ساٹھ ہزار شامیون کے ساتھ آگیا امام حسن علیہ السلام نے
بارہ ہزار مرد جرار سے قیس بن سعد بن عبادہ کو روانہ کیا کہ روکین اور خود امام اصل لشکر کے
ساتھ پیچھے چلے قیس رضی اللہ عنہ نے پہنچ کر ایک جنگ کی اور دشمن کو روکا اور اوسی جگہ قیام کیا جب
حضرت امام حسن لشکر معاویہ کے مقابل مین پہنچے معاویہ کی جانب سے پیغام صلح پہنچا چونکہ امام اپنے
لشکر کی کارروائیون سے بخوبی واقف ہو گئے تھے لہذا صلح کو مناسب جانا اور وقت ختم خلافت
بھی جب حدیث کے آگیا تھا یہ حدیث اَلْخِلَافَةُ مِنْ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً بَعْدَهٗ مُلْکًا عَضُوْضًا
یعنی بعد میرے خلافت تیس برس ہوگی اور بعد اوسکے ہوگا بادشاہ کٹکھنا جبروالا...
اس حدیث کو معتقدان اہل سنت مانتے ہین چنانچہ محقق دہلوی نے بھی قبول کیا ہے پس امام حسن
علیہ السلام نے فرمایا کہ تین شرط پر ہم خلافت کو چھوڑ دینگے ایک تو یہ کہ کوفہ کی آمدنی اہلبیت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے رہے دوسرے یہ کہ معاویہ اپنے بعد کسیکو جانشین
نامزد نکرے جسکو مسلمان عام پسند کرین وہی خلیفہ ہووے تیسرے یہ کہ حضرت علی علیہ السلام
کے شان مین تبرا نہ کیا جاوے معاویہ نے دو شرط کو قبول کیا اور تیسری سے انکار کیا اسپر لوگون
نے امام حسن علیہ السلام کو سمجھایا پس آپ نے انہین دو شرطون پر تصفیہ کر لیا اور خلافت کو
ترک کیا لیکن حضرت امام حسین علیہ السلام کی رائے نہ تھی۔ ایکروز علی ہمدانی نے امام حسن علیہ السلام
سے کہا کہ یا ابن رسول اللہ اہل شام سے صلح نہین چاہیے تھی پس امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ
ہمدانی مین خزاین خدا کا خزانچی نہین ہون نہ زر و سیم کا اور یہ پوشیدہ خدا کے تقاضے سے ہم خبر
دار نہین ہین نہ وہ لوگ اگر مینہ کو اور پہاڑ اور اشجار جنگ معاویہ کے واسطے لیجاتا تو بھی آخر انکا
صلح تھی چنانچہ خود میرے جد بزرگوار میرے رسول خدا نے اوپر اوسکے شاہد ہے فرمایا کہ خدا تعالی نے
ہلاک کیا بنی امیہ کو اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا انحضرت نے خواب مین
رسول خدا نے کہ اوپر منبر پر مت چڑہے یہ وہ بندے مثل بندرون کے تو تم نے ہی امیہ بانی اور آتی ہے

یہہ امر آنحضرت پہ شاق گذرا پس اوسیوقت اللہ تعالےٰ نے سورہ کوثر نازل فرماکر ارشاد فرمایا کہ
تمکو نہر بہشت عطا کی ہے جسکا نام کوثر ہے اور دوسری سورہ قدر نازل فرماکر ارشاد کیا کہ لیلۃ القدر
بہتر ہے ہزار مہینوں سے اور مراد ہزار ماہ سے سلطنت بنی امیہ ہے اسکے بعد انی اہل کوفہ جو میرے
لشکر میں تھے پدر بزرگوار میرےکو شہید کیا اور میری بارگاہ کو غارت کیا اور مجھکو خنجر سے مجروح
کیا پہر کیونکر میرا ساتھہ دیتے اکثر مورخون کا قول ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے چھوڑا
خلافت کو جبر معاویہ سے **خواجہ سنائی قدس سرہ گوید** - اندران کار پور بوسفیان ؛
یک زمان مرد را امداد امان ؛ جاننا چاہیئے کہ اکثر علماء اور مورخین سابق و حال نے حضرت امام
حسن علیہ السلام کی شہادت کے بارہ مین یزید لعین کی طرف نسبت اور گمان کیا ہے کہ اوس نے
مروان علیہ اللعن کی معرفت جعدہ بنت اشعث کو فریب سے قابو مین لاکر زہر دلوایا اوس کے
سبب سے آپ شہید ہوئے اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بہی ایسا ہی لکہا ہے لیکن محققان
اہل سنت اسکے خلاف لکہتے ہین چنانچہ ملا حسین واعظ نے روضۃ الشہدا مین لکہا ہے کہ شہر
موصل مین معاویہ نے ایک اپنے دوست کے پاس تین بار زہر قسم قسم کا بہیجا اور وہ زہر حضرت
امام حسن علیہ السلام کو دیا گیا مگر اوس نے کچہ اثر نکیا ایک بار کا زہر جو شیشہ مین آیا تہا حضرت
امام حسن علیہ السلام نے دیکہا اور چشم پوشی کی لیکن سعد موصلی جو حاکم شہر تہا اوس نے اوس شخص
کو جسکے پاس زہر کا شیشہ آیا تہا طلب کیا اور کہا کہ دیکہہ یہہ زہر کا شیشہ اور خط تیرے نام
معاویہ کا آیا ہے اور تو نے معاویہ کو لکہا تہا کہ مین نے تین مرتبہ زہر دیا اور کچہ کارگر نہوا اب
اوس نے چوتہی بار یہہ زہر ہلاہل کا شیشہ اور خط تیرے پاس بہیجا ہے اوس شخص نے انکار کیا تب
حاکم شہر کے ملازمون نے اوسکو مار ڈالا اور حضرت امام مدینہ طیبہ مین تشریف لائے مروان علیہ
اللعن نے جعدہ بنت اشعث کو کہ آپکی زوجہ تہی ایک کٹنی کے معرفت زہر الماس سودہ اور ایک
لڑی موتیون کی جو کہ ہندہ مادر اپنے کے معاویہ نے میراث مین پائی تہی اوسکو بہیجی اور کہلا بہیجا
کہ معاویہ حاکم شام اپنے پسر یزید کے ساتہہ تیرا نکاح کرا دیگا جعدہ نے ایک مرتبہ اور بہی امام
علیہ السلام کو چہوارون مین زہر دیا تہا ابکے بار زہر الماس دیا کہ جس سے امام علیہ السلام کے
جگر کے ٹکڑے ہوگئے اور آپ شہید ہوئے چنانچہ اسی روایت کے مطابق قول حضرت مولانا جامی
علیہ الرحمۃ کا شواہد النبوۃ مین ہے کہ مشہور تر یہہ بات ہے کہ معاویہ نے بمعرفت مروان بن حکم
کے امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا اور تصدیق اسی قول کی کتب ذیل سے ہوتی ہے روضۃ الصفا

مدرقتہ الاحباب وتاریخ طبری وتاریخ حافظ ابرو وتاریخ صبح صادق وتاریخ احمد ابن عاصم کوفی وتاریخ ابوالفدا ومناقب مرتضوی ودر روضۃ الشہدا وسیر الاولیا وخزینۃ الاصفیا سے بخوبی ظاہر ہے کہ معاویہ نے امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا بغرض اسکے کہ تا موجودگی امام علیہ السلام کے یزید پلید کو معاویہ اپنا جانشین نہین کرسکتا تہا اور کتاب حدیقۃ الحقایق مین بہی قدوۃ المحققین محرم اسرار الہی حضرت خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ کہ کامل اولیار کبار سے ہین امر حق کی خبر دیتے ہین ۔

مثنوی خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ

آنچہ گویم یقین شدہ پیشم
صد و ہفتاد و چند پارہ جگر
گر فرستاد مر ورا بر گوئے
او بود چند عقد مروارید
تو ببخشیدم و فرستادم
بہ پسر مر ترا درہم بزنے
چہ تبر در جہان ز خود کامی
جان بداد نہ زین غم و حسرت
بخشش یاد تا بروز جزا

جعدہ دخت اشعث آن بدزن
بدر انداخت زان لب چو شکر
زر و گوہر کہ نیست جائے وقوف
کز میراث ہائے ہندہ رسید
گر تو این شغل را تمام کنی
مر مرا دختری و جان دہنے
آنکہ دانی ہمین معاویہ اش
باد بر جان خصم او لعنت
اے سنائی بگوئے خوب سخن

حق بگویم من از کہ اندیشم
کہ ورا داد زہر صرف بفن
بد زمین زن لبوئے بر لب جوئے
کہ بذیرفت از درم مالوف
کین نکو عقد مر ترا دادم
خویشتن را تو نیک نام کنی
رفت باخود ببرد بدنامی
آنکہ درشاویہ ہست نژادیہ اش
صد ہزار آفرین بار خدا
در نثار گزیدہ و سید حسن

پس جب امیر المومنین امام حسن علیہ السلام نے شہادت پائی تو بعد جہگڑا مروان کے حضرت امام حسین علیہ السلام نے اور سب بہائیون نے اوپر تخت سپہر کرامت کے لیکر جنت البقیع مین لے گئے اور نزدیک دادی صاحبہ آپ کی کے یعنے پہلو مین فاطمہ بنت اسد کے دفن کیا اور عمر شریف آپکی صحیح قول سے سینتالیس برس کی تہی اور واقع ۴۹ھ ہجری کا ہے تاریخ ابوالفدا مین مسطور ہے کہ جب معاویہ کو شہادت امام حسن علیہ السلام کی خبر پہنچی تو اوس نے بہت خوشی کی ساتہہ سجدۂ شکر کا کیا اور تاریخ خمیس جلد دوم صفحہ ۲۹۰ مین مسطور ہے کہ جب معاویہ کو خبر شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام کی پہنچی تو اوس نے باواز بلند تکبیر کہی اور کہا کہ بنی فاطمہ کی موت سب سے اعلیٰ ہے اور میرے قلب کو راحت بخشتی ہے اور تاریخ ابو حنیفہ دینوری مین ہے کہ جب وفات امام حسن علیہ السلام کی خبر معاویہ کو پہنچی تو اوسوقت حضرت عبداللہ بن عباس دمشق مین تہے جب وہ مجلس مین گئے تو معاویہ نے کہا کہ سنا تمنے کہ حسن علیہ السلام بن علی علیہ السلام ہلاک ہوا

[امام حسن] رضی اللہ عنہ نے جانا کہ معاویہ نے اپنی خوشی ظاہر کی عبد اللہ نے کہا اے معاویہ تو جو وفات حسن علیہ السلام سے خوش ہوا کیا تو قیامت تک حکومت کرتا رہیگا اور ہم اہلبیت نبی علیہ السلام مصیبت اور ماتم مین گرفتار ہین اللہ تعالے ہمکو صبر عنایت فرمائے یہہ کہکر مجلس مین چلے گئے ۔

باب سیزدہم دربیان بعضے حالات و انتقال معاویہ بن ابو سفیان

کتب تواریخ مین وارد ہے کہ بعد شہادت امام حسن علیہ السلام کے معاویہ نے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے بزرگی کو دمشق مین لانی چاہی اس لئے اوس نے چاہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا عصاء مبارک اور منبر نبوی مدینہ سے اوٹھا لاوین اسنے یہہ ظاہر کیا کہ یہہ چیزین قاتلان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان نہ رہنی چاہئین بڑی تلاش سے عصاء مبارک ملا لیکن جب منبر کو اوٹھانے لگے تو ایک عجب واقعہ پیش آیا یعنے سورج گرہن لگا اور تمام تاریکی ہوگئی اور دن مین ستارے روشن اور نمایان ہوئے اس سبب سے لوگون نے منبر نبوی کا لیجانا خلاف مشیت الٰہی سمجھا اور معاویہ نے اپنے زمانہ مین ایک نہر اُحد کے مقام مین ہوکر جاری کی اور سے تمام شہداء اُحد کے مزار شریف کہودے گئے اور دوسری جگہہ دفن کئے جب حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار کہودا گیا تو آپکے پائے مبارک مین کدال کا زخم لگا اوس مین سے خون تازہ جاری ہوا کتاب اثنا رالبیت مین وارد ہے کہ لوگون کو معاویہ نے منع کیا کہ جو روایت موافق علیؑ کے ہووے اوسپر عمل نکرو اور نہ اوس روایت کو ظاہر کرو کتاب ازالۃ الخفہ شاہ ولی اللہ دہلوی مین وارد ہے کہ معاویہ نے اپنے ماتحت حکام کو بعد بیعت خلافت کے لکہا کہ جو کوئی فضائل علیؑ مرتضٰے کے بیان کرے تو تم تبرا کرو پس خطیبان نے حضرت علی علیہ السلام کو جمعہ کے روز معاذ اللہ لعنت کرنا شروع کیا بعدہ معاویہ نے اپنے عمال کو لکہا کہ محب علیؑ اور اہلبیت نبوی سے جو کوئی سررشتہ مین ملازم ہوا اوسکو موقوف کرکے صلح اور انعام اوسکو ندو اور جو کوئی دوست علی علیہ السلام پایا جاوے اوسکو سخت بلامین گرفتار کرو اور اوسکا گہر کہود ڈالو اور محدث جمال الدین و اصل شافعی امام حسن البصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت حسن بصریؓ بہت افسوس کے ساتہہ حضرت حجر بن عدی بن حاتم طائی کے قتل کا حال بیان کرتے ہین کہ جب کوفہ مین مغیرہ بن شعبہ حاکم ہوا معاویہ کی طرف سے تو وہ روز جمعہ کے خطبہ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ثنا اور دعا کرتا اور حضرت علی علیہ السلام کو معاذ اللہ گالیان اور تبرا کہتا تہا اور حضرت حجر مع اپنے اصحاب کے یہہ کہدیا کرتے تہے کہ یہہ لعنت تجہہ پر ہوگی مغیرہ مذکور اونکی برداشت کرتا تہا جب کہ زیاد بد نہاد کوفہ کا حاکم ہوا تو اوس نے بہی موافق

دستور اپنے کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دعا اور حضرت علی علیہ السلام کو تبرا کیا اور حجر بن
عدی نے اپنے دستور کے موافق کہڑے ہو کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ثنا اور منقبت بیان کی یہہ
بات زیاد ولد الحرام کو بہت ناگوار معلوم ہوئی فوراً اونکو گرفتار کرکے قید خانہ میں بہیجا اور بارہ
مہینے بعد ان شاہدین اور تیرہ اصحاب ہمراہی اونکے سبکو پا بزنجیر کرکے معاویہ کے پاس روانہ کیا جب
وہ معاویہ کے پاس پہنچے اون مین چہہ آدمی جنہون نے تبرا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیا بہ سفارش
اپنے رشتہ دارون کے رہا ہوئے باقی سبکو بحکم معاویہ قتل کیا گیا۔ مورخ کہتے ہین کہ حجر بن عدی نہ
بڑے دیندار اور عابد اور زاہد تہے ہرچند کہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
اونکی سفارش مین خط بہیجا لیکن وہ پہلے ہی شہید ہو گئے تہے اور ایسی ایسی حکایات معاویہ کے
ظلم کی بہت ہین اس مختصر مین گنجایش نہین معاویہ جب زندگی سے مایوس ہوا تو اوس نے وہ کام
کرنا چاہا کہ حکومت اوسکے خاندان مین موروثی ہو جاوے اس لئے پہلے اوس نے اپنے بیٹے یزید کو اپنا
جانشین کیا اور ہر شہر کے حاکم کو لکہا کہ وہان سے اوسکے بیعت کے واسطے نایب لوگ آوین معاویہ کی
غرض اس سے یہہ تہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت خلافت سے محروم رہین اگرچہ
یزید سے لوگ متنفر تہے لیکن تلوار اور زر و سیم کے زور سے معاویہ نے لوگون پر ایسا زور ڈالا
تہا کہ ہر ملک کے لوگ آئے اور یزید سے بیعت کی بنی امیہ کی سلطنت ہزار مہینے قایم رہی اور یہہ
لوگ فرعونی کہلائے سوائے عمر ابن عبدالعزیز کے آخر کو اونکی قبرین عباسیون نے اوکہڑوادین معاویہ
کی قبر مین صرف قدرے خاک ملی اور یزید پلید کی قبر مین سیاہ راکہہ کا لنبا تودہ تہا۔ شاہ عبدالحق
محقق دہلوی جذب القلوب مین لکہتے ہین کہ معاویہ نے بحالت مرض الموت یزید پلید کو اپنے پاس
طلب کیا اور کہا کہ مین خوب جانتا ہون کہ تجہکو اہل مدینہ سے ایکدن واقعہ پیش آویگا سو تجہکو مناسب
ہے کہ علاج اوسکا مسرف سے کرانا کہ مسرف سے زیادہ لایق کوئی اس کام کے واسطے نہین ہے چنانچہ
یزید نے حسب وصیت پدر مہم مدینہ طیبہ پر اوسکو بہیجا اور جو ظلم اور ستم اوس نے اہل مدینہ طیبہ کے
کیا ظاہر ہے۔ صاحب مناقب مرتضوی ان مقدمات کی بابت لکہتے ہین کہ آخر کار اثر دود داہ دل
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور اہل بیت مصطفے علیہ السلام اور مالک اشتر
و حجر بن عدی و عمر و حمق وغیرہم کا وقت مقررہ پر معاویہ تک پہنچا جیسا کہ تاریخ احمد عاصم کوفی
مین مسطور ہے کہ ایکروز رات کو معاویہ قضاء حاجت کے واسطے کسی مقام پر باہر آیا اور ایک چاہ
کو جہانکا اوس چاہ کے بخارات اوسکے منہہ پر لگے پس اوسیکے سبب سے تمام بال ڈاڑہی اور مونچہہ کے

اور بگئے اور علت لقوہ ہو گئی اور سخت بیمار ہو گیا یہان تک کہ مکان پر آنا دشوار ہو گیا بشکل تمام
بستر پر پہنچا اور جاتے ہی بیہوش ہو گیا دوسرے روز لوگ یہہ خبر سنکر فوج فوج اُسکی عیادت کو
گئے اور دعائین دیکر چلے گئے جب معاویہ تن تنہا رہا تو دل تنگ ہوکر رونے لگا لوگون نے کہا
کیون روتا ہے اوس نے کہا اسواسطے روتا ہون کہ بہت سے کام خیر تھے کہ اوسپر مین قادر تہا لیکن
شومی نفس سے مین نے اونکو نکیا اسواسطے اپنے حال بد انجام پر روتا ہون اور یہہ بیماری ایسے
ایک عضو پر ظاہر ہوئی ہے کہ وہ ہمیشہ کہلا رہتا ہے اور یہہ سب بلائین میرے اوپر بسبب حق
علی ابن ابی طالب کے پڑی ہین کہ دیدہ و دانستہ مین نے اونکے ساتہہ ظلم کیا اونکا حق غصب
کیا اور حجر بن عدی بن حاتم اور تمام اصحاب اونکے کو ناحق قتل کیا اور مین یہہ تمام بلائین
بسبب محبت فرزند دیدہ یزید کے دیکہتا ہون اگر اوسکی محبت نہوتی تو مین سیدہی اور سچی راہ
پر چلتا لیکن محبت یزید نے مجہکو ان حرکات اور شعار بات پر قایم رکہا اور آ چکے دن دشمن مجہے
ہنستے ہین ۔ لکہا ہے کہ وہ علت اوسپر قائم تہی اور ہر شب کو خوابہائے پریشان دیکہتا تہا اور
ہر خواب مین لحظہ لحظہ ڈرتا تہا اور اکثر ہذیان بکتا تہا اور بیقرار ہوکر پانی طلب کرتا تہا ہر چند پانی
بہت پیتا لیکن تشنگی کم نہوتی تہی اور ہر لحظہ غشی ہوتی جاتی تہی اور ایک ایک دو دو روز بیہوش
رہتا تہا اور جب ہوش مین آتا تو باواز بلند کہتا کہ آہ اے علی ابن ابی طالب مین نے تجہسے کیون
جنگ کیا اور اے حجر بن عدی مجہکو تجہسے کیا کام تہا اور اے عمرو بن حمق مین نے تجہکو ناحق کیون
قتل کیا غرض اسی حالت مین موت نے آ گہیرا اسی برس کی عمر اور سنہ ۶۰ ہجری تہی ۔ القصہ یہہ
حکایت اسواسطے لکہی گئی کہ یہہ بات کرامات امیر المومنین علی مرتضے علیہ السلام اور امام حسن
مجتبے اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے تہی کہ دشمن اونکے اسطرح اس جہان سے
گئے ہین اور اب ہم ساتہہ حکم آیۃ کریمہ اور دو حدیث نبوی صحیحہ کے لکہتے ہین ۔ **قولہ تعالی**
ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا
عظیما ۔ ترجمہ یعنی جو شخص قتل کرے مومن کو جانکر پس جزا اوسکی جہنم ہے ہمیشہ رہیگا اوس مین
اور غضب ہوگا اللہ تعالی کا اوسپر اور لعنت اور کیا جائیگا اوسپر عذاب عظیم ۔ **حدیث شریف**
اول کل ذنب عسی اللہ ان یغفرہ الا من مات مشرکا او قتل مؤمنا متعمدا ترجمہ یعنی
ہر گناہ اللہ تعالی بخشدیگا لیکن جو شخص مشرک مرا اور جو شخص کہ قتل کرے مومن کو جانکر یہہ حدیث
نقل ابو داؤد اور صحیح نسائی مین بروایت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ہے ۔ **حدیث شریف دوم**

من اعان علی قتل المؤمن شطر کلمۃ لقی اللہ مکتوبا علیہ بین عینیہ آیس من رحمۃ اللہ جمیع ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

سے روایت ہے کہ جس شخص نے اعانت اور مدد کی اوپر قتل مومن کے صرف ایک کلمہ کے پس محروم ہوگا وہ شخص رحمت خدائے تعالےٰ سے۔ پس چاہیے کہ کشندہ اہل بیت نبوی اور زوجہ طاہرہ رسول کریم کو دائرہ اسلام سے خارج جانیں اور بے شک وہ مشرک شمار ہو کا بیت آنکہ او رو سوئے پیمبر و عداوت داشت ☙ وین رو سوئے بی سود نداشت ☙ **فائدہ** اہل اسلام انصاف کرین کہ معاویہ نے ان حضرات کو مسلمان جانا یا نہین اور ہمارے مذہب کے علمار تو یہہ کہتے ہین کہ جو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا قائل نہین وہ کافر ہے کیا معاویہ بھی حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کا قائل تہا جسکو اکثر مسلمان اپنا مجتہد شمار کرتے ہین۔ بغداد مین حضرت خواجہ علی بغدادی کہ علمار معتبرین اہل سنت سے تھے وہ حضرت زیارت نقشہ مزار شریف سید الشہداء کیا کرتے اور یزید پلید پر اور ہمراہیان اوسکے پر لعنت کیا کرتے تھے لوگون نے اون سے دربارہ معاویہ کے کہا کہ کیا کہتے ہین آپ خواجہ نے فرمایا کہ پدر اوسکے نے دندان مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم شہید کئے اور مادر اوسکی نے جگر پاک عم رسول اللہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا اپنے دانتون سے چابایا اور وہ اوس نے حضرت علی علیہ السلام سے عمر بھر عداوت کی اور تبرا کہوایا اور امام حسن علیہ السلام کہ جگر گوشہ رسولؐ کا تہا زہر سے شہید کرایا اور پسر اوسکے یزید نے خاتمہ آل عبا کا کیا۔ اور امام شافعی علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہین اپنے اوستاد ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے کہ وہ فرماتے ہین چار شخصون کی گواہی صحابہ مین سے میرے نزدیک نامقبول ہے۔ معاویہ بن ابوسفیان اور عمرو بن عاص اور مغیرہ بن شعبہ اور زیاد بن سمیہ اور معتبر مورخ لکہتے ہین کہ یہہ لوگ تمام عمر اپنی زندگی کی حالت مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کے منکر رہے اور آل رسول علیہ السلام پر ہمیشہ تبرا کرتے رہے اور اکثر اہل تواریخ نے عمرو عاص اور زیاد بدنہاد کو ولد الحرام لکہا ہے۔ **نظم** چہ خطر دارد آل بوسفیان ☙ کہ برانند نام شان بزبان ☙ آل مروان و آل سعد و زیاد ☙ کہ برافتند جز براہ عناد ☙ در رہ دین زیک زیاد بدالد ☙ طاغیان ہمچو قوم عاد بدانند ☙ با علی کے بود مخنث دوست ☙ کہ یزید پلید نائب اوست ☙ آنکہ را عمرو عاص باشد پیر ☙ با یزید پلید باشد اسیر ☙۔

باب چہاردہم دربیان شہادت امام حسین علیہ السلام

جب معاویہ مرا تو یزید پلید اپنے باپ کا جانشین ہوا اسکی تاریخ جانشینی کی ماہ رجب سنہ ہجری مین ۶۰

اور دل یہی خواہش یہہ ہے کہ میری بیعت اہل مدینہ کرین اسواسطے ایک خط بنام ولید بن عتبہ حاکم مدینہ کو
لکھا کہ میری بیعت امام حسین علیہ السلام سے اور دیگر عمایدِ مدینہ سے لو اور اگر انکار کرین تو اونکا سر کاٹکر
اس خط میں روانہ کر لکہا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام نے بیعت سے انکار کیا تو مروان نے ولید کو مشورہ
دیا کہ اونکا سر کاٹ لے پس ولید نے کہا اے مروان تو مجھکو قتل ابن رسول اللہ کی ترغیب دیتا ہے اور نہین
جانتا کہ حق تعالے بروز حساب قاتل حسین علیہ السلام کو عذاب عظیم مین گرفتار کریگا ۔ **قطعہ** ۔
روز جزا کشندۂ فرزند مصطفے * بے شبہہ لایق درکات جہنم است * پس کور دل کسے کہ کند قصد سروری
کو نور چشم سید اولاد آدم است * جب مدینہ مین مروان الحکم ظالم نے امام حسین علیہ السلام کو تنگ کیا
تو آپ نے ارادہ روانگی مکہ کا کیا اور روضہ مقدس رسول کریم پر تشریف لائے اور سلام کرکے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ مین فرزند آپکی دختر فاطمہ زہرا کا ہون اور مین وہ ہون کہ آپ نے وقت رحلت اپنی کے
اپنی امت سے میری رعایت اور تعظیم اور تکریم کی وصیت فرمائی تہی اور شرف اولاد اپنی کا بہ نکتہ اذکر
کم الله فی اهلبیتی کے جتایا تہا یعنے قسم دیتا ہون تمکو اللہ تعالے کی بیچ تعظیم اہلبیت اپنی کے سو یارسول اللہ اون
امت نے فرمان آپکا اور بہلا دیا اپنے دل سے اوسکو اور مجھکو محروم اور مہجور چھوڑا پس یہہ مجمل بیوفائی
اُن جفاکارون کی ہے اور جب ملاقات کرون مین آپ سے یا رسول اللہ تو اوسوقت مفصل حال بیان
کرونگا پس یہہ کہکر بہت روئے اور نماز ادا کرکے سر اپنا مزار اقدس پر رکہا اور چشم بند کی یہانتک کہ دیکھا
خواب مین کہ رسول اللہ معہ ملایکہ کبار کے تشریف لائے اور امام حسین علیہ السلام کو اپنے سینہ مبارک سے
لگایا اور درمیان دونون چشم کے بوسہ دیا اور فرمایا اے حسین گویا مین دیکھتا ہون کہ عنقریب لوگ امت
میری کے کربلا مین تجھکو شہید کرین گے اور تو بیچ تشنگی کے ہوگا اور وہ پانی نہ دینگے اور باوجود اس حرکت
کے بہی میری شفاعت کی امید کرین گے لیکن وہ شفاعت میری سے محروم رہین گے اور اے حسین تیری مادر
اور پدر و برادر دنیا سے میرے پاس ملول آئے ہین اور تیرے دیدار کے مشتاق ہین اور تو بہی اندوہناک
اور غمگین میرے پاس آویگا اور تیرے واسطے بہشت مین درجات عالی ہین کہ وہ بدون شہادت کے
نہین پا سکتا ہے حضرت امام حسین نے عرض کیا خواب مین کہ یا جداہ مین اب دنیا مین واپس جانا نہین
چاہتا ہون مجھکو پکڑ لو اور قبر مین اپنے پاس لیلو آنحضرت صلعم نے فرمایا اے حسین تجھکو بغیر رجوع دنیا کے
چارہ نہین اسواسطے کہ شہادت پاکر ثواب عظیم کو پہنچیگا پس امام حسین علیہ السلام خواب سے بیدار ہوئے
اور خیال جمال مبارک جد بزرگوار نظر مین تہا اور سرور بشارت شہادت اور مژدہ پہنچنے درجات عالی
کا کانون مین بہرا ہوا تہا **بیت** خواب و بیداری شان ہر دو یکے * خواب بصورت مین ہمیشہ در نظرے *

دوسرے روز جنت البقیع میں واسطے زیارت امام حسن علیہ السلام کے تشریف لیگئے اور بھائی سے
رخصت طلب کرکے اوپر قبر شریف والدہ بزرگوار کے آئے اور عرض کیا السلام علیک یا اماں حسین
واسطے رخصت کے خدمت عالیہ میں حاضر ہوا ہے پس روضۂ اطہر فاطمہ علیہ السلام سے ایک آواز
آئی کہ وعلیک السلام اے مظلوم مادر اور اے شہید مادر پس امام حسین علیہ السلام اوس جگہ پر دیر تک روتے
رہے اور رخصت ہوکر پھر اوپر مزار شریف رسول اللہ صلعم پر آئے تاکہ آخر مرتبہ رخصت بجالاویں پس
سلام کیا اور رخصت چاہی اور نماز ادا کی اوسیوقت خواب نے غلبہ کیا حضرت رسول کریم کو پھر خواب میں
دیکھا کہ سر مبارک حسینؑ کو اپنی گودی میں لیا امام حسین علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جفائے
بیوفا سے لاچار ہوں اور بغیر دست آپکی زیارت سے محروم رہتا ہوں اور ایسا دیکھتا ہوں کہ پھر آپکی زیارت
مجھکو نصیب نہوگی پس فرمایا خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نزدیک ہے کہ میرے پاس پہنچے تو اور دیکھتا
ہوں میں تجھکو بھوکا اور پیاسا اوپر خاک کربلا کے پڑا ہوا اور تن نازنین تیرا زخموں سے چور چور ہوا اور
سر تیرا تن نازک سے جدا ہووے اور اے حسینؑ صبر کیجو اسوقت پر اور اپنے کام میں مردانہ رہیو
اور بہت مدت نگذریگی کہ تو بھی مانند اپنے باپ اور بھائی اور مادر کے مغموم اور مظلوم نزدیک میرے
آویگا لیکن جب میرے پاس آویگا تو اوپر خوان بہشت کے بیٹھے اور میوہ مراد درختان عنایت خالق
العباد سے چنیگا تو امام حسین علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ دیکھا میں نے کہ چہرۂ مبارک رسول خدا جو کہ
گلناری تھا وہ زعفرانی ہوگیا اور بال مبارک گرد اور غبار میں آلودہ تھے پس ڈرا میں اور عرض کیا
یا رسول اللہ کیا حالت ہے اسوقت آپکے اوپر پس فرمایا کہ اے نور دیدہ من واے فرزند پسندیدہ
من یہہ نشان ہے خاک کربلا کا جو کہ تو دیکھتا ہے پس امام حسین علیہ السلام خواب سے بیدار ہوئے اور
اپنی شہادت کو یقینی جانکر ترک وطن کا ارادہ کیا اور سب اہلبیت کو ہمراہ لیکر چوتھی شعبان سنہ ۶۰ ہجری
روز جمعہ کو مکہ معظمہ میں پہنچے اور ماہ شعبان اور رمضان وشوال تک مکہ میں قیام فرمایا اسی عرصہ میں
کوفیوں کے ڈیڑھ سو خط متواتر پہنچے تب آپنے مجبور ہوکر اپنے بھائی عم زادہ حضرت مسلم بن عقیل رضی
اللہ عنہ کو کوفہ کی طرف روانہ فرمایا جب حضرت مسلم کوفے میں پہنچے لوگوں نے بہت تعظیم کی اور
اٹھارہ ہزار آدمیوں نے بیعت کی اور روز بروز تعداد بڑھتی گئی یہاں تک ایک لاکھ چالیس ہزار آدمی
کی تعداد ہوگئی اور سب باتوں کی خبر متواتر حضرت مسلم نے امام حسین علیہ السلام کو پہنچائی لیکن نعمان بن
بشیر جو حاکم کوفی کا تھا اس امر میں چشم پوشی کی مگر یہہ سب خبر یزید بن معاویہ کو دمشق میں پہنچتی تھیں
اسواسطے اوس نے عبید اللہ بن زیاد بدنہاد حاکم بصرہ کو لکھا کہ کوفے کی حکومت اپنے تصرف میں لاوے

الغرض پوشیدہ طور سے وہان پہنچے اس نے اس نازک حالت کو دریافت کیا اور تہوڑسے آدمی سے عربی
لباس پہن کوفہ مین پہنچا اہل کوفہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے انتظار مین تہے کہ عبید اللہ ابن زیاد
رات کے وقت وہان پہنچا لوگون نے اوسکو نواسہ رسولؐ اللہ سمجھکر گہیر لیا لیکن سوارون نے کہا کہ تو
عبید اللہ ابن زیاد ہے پس لوگ افسردہ ہوکر پیچہے کو ہٹ گئے اور ابن زیاد قلعہ مین داخل ہوا اور طرف
داران امام علیہ السلام کے مجمع کو توڑ دیا یہان تک حضرت مسلمؓ اکیلے رہگئے چونکہ حضرت مسلم خوبی
سے بہت سے آدمیون سے جنگ کی مگر آخر کو لوگون نے گرفتار کیا اور ابن زیاد بدنہاد کے پاس
لیگئے اوس نے قلعہ کی دیوار پر سے گرواکے شہید کرا دیا اور دو صاحبزادے جو پوشیدہ ہو گئے تہے
پکڑوا کر اونکو بہی شہید کرایا اور سر مبارک حضرت مسلم کا یزید پلید کے پاس روانہ کیا شہادت حضرت
مسلم کی آٹہوین ذی الحجہ کو ہوئی اور حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے محمد اور ابراہیم کو
بہی ابن زیاد بدنہاد نے کوفہ مین سے ڈہونڈہوا کر شہید کروا دیا تہا۔ اور جس تاریخ حضرت مسلمؓ شہید ہوگئے
اوسی تاریخ حضرت امام حسین علیہ السلام نے مع اہلبیت اطہار کے کعبہ سے کوچ کیا حضرت امام کو عبد اللہ
ابن عباس نے بیوفائی کوفیونکی جتائی اسپر آپ نے فرمایا کہ ایک مینڈہا محرم شریف مین ذبح ہونے والا ہے
مین نہین چاہتا ہون کہ وہ مینڈہا یہان رہکر مین بنون اور حرم محترم کی حرمت میرے سبب سے جاتی رہے
پس امام نے کوچ کیا اور منزل بطن الرمہ مین پہنچے وہان سے ایک خط کوفے کو بدست قیس بن مسہر کے
روانہ کیا ابن زیاد نے اونکو گرفتار کیا اور کہا کہ حضرت علی اور حسنین علیہم السلام پر لعنت کر جب قیس نے
انکار کیا تو اونکو برج قلعہ پر سے گروا دیا اور وہ شہید ہوئے حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت مسلم
اور اپنے قاصد کا حال سنکر بہت گریہ کیا اور ایک آیت قرآن مجید کی پڑہی جسکا مضمون یہہ تہا۔ اے
اللہ تعالے اونکا مکان باغ جنت مین ہو اور ہمکو بہی اونہین کے ساتہہ اپنی رحمت مین بلا۔ دوسرے
روز منزل ثعلبہ مین پہنچے اور اپنی ہمشیر صاحبہ زینب کی گود مین آرام فرمایا ناگاہ خواب سے بیدار ہوئے
اور آنکہون سے آنسو جاری تہے حضرت ام کلثوم نے عرض کیا کہ اے جگر گوشہ رسولؐ اللہ واے نور دیدہ
مرتضےٰ واے سرور سینہ فاطمہ علیہم السلام کیون گریہ کرتے ہو خیر تو ہے امام مظلوم نے فرمایا کہ اسوقت
مین نے جد بزرگوار اپنے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا ہے روتے ہوئے اور
فرماتے ہین اے حسینؑ بہت جلد تو میرے پاس آویگا اور ایک سوار کو دیکہا کہ وہ میرے پاس کہڑا ہوا کہتا
ہے کہ جلدی کرو کہ موت بہی تمسے جلدی کرتی ہے پس بیدار ہوا مین اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے رونے سے مین بہی روتا ہون یہہ حال سنکر حضرت ام کلثوم اور تمام بیبیان حرم عصمت کی

بہت گریہ کیا اسی حالت مین آپکو ایک ہزار سوار کا رسالہ معہ سرداری حر قوم تمیمہ کے ملا اور حر نے کہا کہ ہم
ابن زیاد کے بھیجے ہوئے ہین اور آپکو گرفتار کرکے کوفے کو لیجاوینگے یہہ بات ظاہر مین بیان کی اور
حضرت امام علیہ السلام سے کچھہ حال بیان کیا پوشیدہ ہوکر اور یہہ بھی کہا کہ آپ شب کے وقت کسیطرف
کو تشریف لیجاوین اور ظلم ظالم سے نجات پاوین چنانچہ آپ تین شب متواتر چلے مگر اوسی کربلا کی زمین
مین ہر بار تشریف لائے آخر کو دریافت کیا کہ یہہ کونسی سرزمین ہے لوگون نے عرض کیا کہ یہہ مقام کربلا
ہے پس فرمایا امام مظلوم علیہ السلام نے - ترجمہ **نظم** - گر نام این زمین بیقین کربلا بود * اینجا نصیب
ہمہ کرب و بلا بود * اینجا بود کہ تیغ بر آل نبی کشند * وینجا بود کہ ماتم آل عبا بود * کار مخدرات من
اینجا تبہ شود * پشت مبارزان من اینجا دوتا بود * ریزند در مصیبت من آب چشم خویش * ہر مرغ و
ماہی کہ در آب و ہوا بود * پس حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا مین نہر فرات کے کنارے قیام
کیا۔ تاریخ طبری مین ہے کہ امام مظلوم نے خواب مین دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ
فرشتون کے تشریف لائے اور فرمایا اے حسین دشمن تیرے قتل کو تیار ہین لیکن یہہ لوگ قیامت
روز میری شفاعت نہ پاوینگے اور واسطے تیرے بہشت آراستہ اور مادر و پدر تیرے منتظر ہین پس
یہہ کہکر بہت روئے اور ہاتھہ اوپر سینہ مبارک امام حسین علیہ السلام کے مارکر فرمایا اللھم اعط حسین
صبرا واجرا ۔ اے خدا حسین کو صبر اور اجر دونون عطا فرما - جب عبید اللہ ابن زیاد کو خبر امام مظلوم
کی کربلا مین وارد ہونے کی پہنچی تو اوس بدنہاد نے چالیس ہزار سے زیادہ لشکر بسرداری عمر بن سعد و
شمر ذی الجوشن و یزید کلبی و حصین بن نمیرہ سکونی و عمرو بن قیس و نصر شامی و حجاج بن الحر وغیرہ لعینون
کے بھیجا ان ظالمون نے ساتوین محرم کو خیمہ ہائے اہلبیت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہر فرات سے
اوٹھا دیئے اور اہلبیت نبوی پہ پانی بند کیا اور تین روز تک اہلبیت اطہار اور طفلان شیر خوار مارے
پیاس کے العطش العطش کرتے تھے اور کوئی شقی ازلی فریاد نہ سنتا تہا ۔ **نور الائمہ** روایت کرتے ہین
کہ دسوین شب اوائل صبح مین بلبان آسمان سے یہہ آواز آئی کہ یا خیل اللہ ارکبی یعنے اے لشکر خدا
تعالے کے سوار ہو کہ ہنگام جنگ آپہنچا اور کہڑے ہو جاؤ کہ وقت رحلت منزل پر پہنچا پس یہہ آواز
ام کلثوم نے سنی اور مانند بیہوشون کے روتی چلاتی امام حسین علیہ السلام کے پاس پہونچین اور کہا کہ
اے بہائی یہہ آواز آپنے بہی سنی جو آسمان پر سے آئی حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بہن
اور اس سے زیادہ عجیب دیکہا مین نے کہ اسوقت سے ایک لحظہ پیشتر تو ذرا صرف چشم میری لگا آسمان کا
نظارہ گلشن ملکوت مین مشغول ہوا ساتہہ حکم ورثہ جدی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گر

قریب تہا کہ اونکا دنیا ہی طرف ہی چشم بہ خواب کے تہی اور دل بیدار تہا پس دیکہا مین نے خند کتون کو کہ مجہیر
حملہ کرتے ہین اور ایک کتا کہ مار شتی زیادہ ہو تکا ہے اور نزدیک میرے آلگا ہے پس مجہکو گمان ہے کہ قاتل
میرا ابرص ہوئیگا اور اسکے بدن پر سفید داغ برص اور ساتھہ اسی حالت خواب کے جد بزرگوار میرے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ آپ فرماتے ہین اے فرزند من و اے آل محمد و اے مظلوم ترین فرزندان
من اسوقت تمام انبیار علیہم السلام واسطے استقبال روح تیری کے آئے ہین اور ساتھہ مرتبہ بزرگ اور
درجات عالی کے بشارت دیتے ہین پس تو بہی کوشش اور سعی بلیغ کر اور آج کی رات ہمارے پاس روزہ
افطار کر اور توقف کو روا نکرنا اور بہی دیکہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ ایک
فرشتہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اے حسین اسکو جانتے ہو تم عرض کیا کہ نہین پس فرمایا یہہ فرشتہ ہے
اور زمین پر آیا ہے ساتھہ شیشہ سبز کے اسواسطے کہ خون تہارا اوس شیشہ مین بہرے اور نگہبانی کرے
حضرت ام کلثوم یہہ سنکر زار زار گریہ کرتی تہین پس امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے بہن صبر کر اور
سب اہلبیت میری کو لا کہ وقت الوداع کا قریب ہے۔ **بیت** الوداع اے دوستان کین دم
سفر خواہیم کرد ✤ مسکن اصلی خود جائے دگر خواہیم کرد ✤ پس تمام اہلبیت جمع ہوئے اور حضرت امام
مظلوم ہر ایک بچے کا منہہ پکڑ پکڑ کر چومتے اور سینہ سے لگاتے جاتے تہے اس حال کو اہل حرم نے دیکہکر
شور اور غل مچایا اور کشتی صبر و شکیب کی بیچ گرداب اضطراب کے پڑی **بیت** اشک کا دریا ہر ایک
کی چشم سے جاری ہوا ✤ کربلا مین آہ شور نالہ و زاری ہوا ✤ الغرض بعد رخصت اور وداع کے امام
مظلوم نے اپنے یاروں اور عزیزوں کے ساتھہ نماز صبح تیمم سے ادا فرمائی اور یاد الہی مین مشغول ہوئے
مگر ناگاہ آواز نقارہ حربی کی لشکر اعدا مین بلند ہوئی اور فوج نے میدان مین برا بانمہا اور ہل من
مبارز کی آواز بلند کی پس حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے خیمہ مین تشریف لائے اور عمامہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک پر رکہا اور شمشیر حمایل کی اور زرہ زیب بدن کر کر باہر آئے اور
گہوڑے رسول کریم پر سوار ہوکر مع لشکر خدائے تعالے کے میدان مین تشریف لائے اور آواز بلند فرمایا
کہ اے اہل عراق و شام تمکو قسم ہے خداتعالے کی تم یہہ جانتے ہو کہ مین نواسہ رسول اللہ کا اور جگر پارہ حضرت
فاطمہ زہرا اور فرزند علی مرتضے اور برادر امام حسن مجتبے کا ہون اور چچا میرا جعفر طیار طائر جنت عالی کا
اور پدر بزرگوار کا چچا امیر حمزہ سید الشہدا ہے جب یہہ آپ نے فرمایا تو اوس قوم بدانجام نے کہا کہ ہان
یہہ تیرا کہنا سب سچ ہے اوسوقت امام مظلوم نے فرمایا جبکہ تم مجہکو سچا جانتے ہو تو کیونکر میرا قتل کرنا تم نے
درست جانا ہے اور وہ پانی کہ جو یہود اور نصارا اور جانور اور سگ اور خوک پیتے ہین اوس کو تم نے

اہلبیت رسالت اور جگر پارہ نبی کریم پر بند کیا ہے کہ جسکے سبب اہلبیت میرے کی جان ہلاکت کو پہنچی
اور جھوٹا مجھکو طالب کیا اور آج میرے قتل پر تیار ہو کل کے روز خدائے تعالے اور رسول کریم کو
کیا جواب دوگے بیت لرزت العرش روز قیامت کو جبکہ آہ و کہونگے وائے وائے شہیدان کربلا
جب انکو امام [illegible] نے فرمایا الحمد للہ میری حجت تم پر تمام ہوئی یہہ فرماکر اپنے لشکر میں تشریف لائے جب
امام مظلوم کی آواز حر بن یزید ریاحی تمیمہ کے کان میں پہونچی اوس نے اپنا گہوڑا جانب داری امام برحق
دوڑایا معہ اپنے بہائی اور پسر اور غلام کے حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ میں نے اول آپکو
روکا تہا اور اب میں ہی آپ کے اوپر اپنی جان فدا کرونگا اور ان اعداء دین سے جنگ کرونگا تاکہ شفاعت
جد بزرگوار تمہارے کی روز قیامت مجھکو نصیب ہو پس جنگ کی اجازت فرمائیے چونکہ ہر غازی کی جنگ
کا تحریر کرنا اس رسالہ میں طول ہے اسواسطے شہداء کربلا کے نام حسب ترتیب تحریر ہیں ۔

حر بن ریاحی تمیمی و مصعب برادر حر علی بن حر عمرو غلام حر زہیر بن اسد عبد اللہ بن کلب بریر بن خضیر
[illegible] وہب بن عبد اللہ کلبی عمرو بن خالد ازدی خالد بن عمرو سعد بن حنظلہ تمیمی عمر بن عبد اللہ مذحجی
قاص بن مالک شریح بن عبد اللہ مسلم بن عوسجہ اسدی حبیب بن عوسجہ ہلال بن نافع بجلی جدید نوشہ
ہاشم بن عتبہ بن وقاص برادرزادہ سعد بن وقاص حبیب ابن مظاہر حافظ صحابی رسول اللہ حرہ غلام
ابوذر صحابی یزید بن مہاجر جعفی انیس بن معقل اصحی عبد اللہ بن یزنی یحیی بن سلیم المازنی عبد اللہ بن
عروہ غفاری عبد الرحمن بن عروہ غفاری مالک بن انس بن مالک عمرو بن مطالع الجعفی عابس بن
شبیث شاکری غلام عابس حجاج بن مسروق موذن امام حسین علیہ السلام سیف بن حارث بن سریع
مالک بن عبد بن سریع غلام ترک امام زین العابدین علیہ السلام حنظلہ بن سعد عجلی یزید زیاد الشعبا سعد
بن الحنفی جنادہ بن حارث عمرو بن جنادہ مرہ بن ابی مرہ غفاری محمد بن مقداد رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن
ابو جانہ رضی اللہ عنہ قیس بن منبہ قیس بن ربیع اشعث بن سعد عمرو بن قرظہ حنظلہ عماد بن انس
محمد بن انس اسد بن ابی دجانہ پیروان غلام امام حسین علیہ السلام قاسط بن زہیر تغلبی کردوس
بن زہیر تغلبی سلمان غلام امام حسین علیہ السلام فضل بن علی علیہ السلام عبد اللہ بن مسلم رضی اللہ عنہ
جعفر بن عقیل عبد الرحمن بن عقیل محمد بن عبد اللہ عون بن عبد اللہ یہ فرزندان حضرت زینب علیہا السلام
کے ہیں عبد اللہ بن امام حسین علیہ السلام حضرت قاسم بن امام حسین علیہ السلام نوشہ ابو بکر بن علی علیہ السلام
حضرت عمر بن علی علیہ السلام حضرت عثمان بن علی علیہ السلام حضرت جعفر بن علی علیہ السلام حضرت
عون بن علی علیہ السلام حضرت عباس بن علی علیہ السلام حضرت علی اکبر بن امام حسین علیہ السلام

حضرت علی اصغر معصوم بن امام حسین علیہ السلام اجمعین۔ یہہ سب کربلا مین تین پہر کے عرصہ مین شہید ہوگئے اور حضرت امام حسین علیہ السلام تن تنہا مع مخدرات اہلبیت نبوت کے باقی رہگئے پس آہ و سوزناک جگر سے کھینچکر فرمایا **ترجمہ کلام** اے دریغا دیدہ انصاف گر بینا بدی ✚ سبط پیغمبر چرا در کربلا تنہا بدی ✚ بر غریبی حسینؑ و درد او بگریستی ✚ حضرت ختم النبیین گر دران صحرا بدی ✚ بیکسے تو انستی کشیدن تیغ در رویش کسے ✚ گر علی مرتضےٰ با ذوالفقار آنجا بدی ✚ فاطمہ از حسرت اندوہ لب تشنگان ✚ جامہ بر تن چاک کردی گر دران غوغا بدی ✚ گر حسنؑ بودی دران صحرائے پر کرب بلا ✚ از غم و شور برادر والہ و شیدا بدی ✚ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کہ بشدت بیمار تہے اور طاقت نشست و برخاست کی نہ تہی لیکن جب دیکہا پدر بزرگوار اپنے کو تنہا پس بستر سے کہڑے ہوئے اور نیزہ ہاتہہ مین لیکر میدان جنگ کی جانب کو چلے جب دیکہا امام برحق نے کہ فرزند بیمار میدان کو جاتا ہے پس بہ تعجیل تمام دوڑے اور فرمایا اللہ اللہ اے فرزند لوٹ پیچہے کو کہ نسل میری دنیا مین تجہسے باقی رہے گی اور تو باپ اماموں اہلبیت نبوی کا ہے اور تیری نسل قیامت تک منقطع نہوگی اور مین تجہکو وصی اپنا گردانتا ہے اور جو امانت جد بزرگوار اور پدر عالی وقار سے پائی ہے وہ تیرے سپرد کرتا ہون ایک قرآن کہ کلام الٰہی ہے و دیگر مصحف فاطمہ و جفر ابیض و جامع و جفر احمر و علم قیافہ و مزبور اور باقی علوم کہ سوائے ائمہ اہلبیت نبوت کے اور کسیکو ان علوم کی اطلاع نہین دی گئی ہے القصہ امام حسین علیہ السلام بعد وصیت فرمانے کے حضرت زین العابدین کو خیمہ مین لائے اور تمام اہلبیت اپنے کو رخصت فرماکر گہوڑہ رسول اللہ پر سوار ہوئے اور ارادہ میدان کا کیا پردہ نشینان عصمت حضرت حسینؑ کی پیچہے دوڑین اور عرض کیا کہ اے شاہ و اویلا ہمکو اکیلا چہوڑا امامؑ نے فرمایا کہ تمکو خدا تعالےٰ کے سپرد کیا کہ وہ وکیل میرا ہے اور ہر مشکل مین تمہاری کافی ہے پس جب امام حسین علیہ السلام میدان مین پہنچے تو یہہ رجز باواز بلند آغاز کیا **نظم** جد من خیر الوریٰ افضل ترین انبیا است ✚ آفتاب اوج عزت شمع جمع اصفیا است ✚ منتہا پدر گر ابر شمارم در نیست ✚ درّ درج لافتا و بدر برج ہل اتیٰ است ✚ تشنہ لب رفتند یاران و من از پے میروم ✚ در قیامت حضرت حق حاکم باد شما است ✚ اور پہر فرمایا اے ظالمون میرے جد و پدر روبادر تمکو بروز قیامت حوض کوثر کا پانی نہ دینگے۔ **نور الائمہ** امام جار اللہ العلامہ علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہین کہ جب امام حسین علیہ السلام میدان کربلا تنہا کہڑے تہے کہ ناگاہ گرد اور غبار نظر آیا اور اوس مین ایک شخص مہیب صورت عجیب شکل گہوڑے پر سوار دیکہا کہ سر اوسکا مانند اسپ کے اور پاؤن اوسکے مانند شتر کے تہے روبرو امام دوجہاں کے

آیا اور سلام کیا حضرت مظلوم نے فرمایا اے نیک بخت تو کون ہے اوس نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ
مین سردار جون جنات کا اور نام زعفر شاہ ہے اور لشکر میرا اسی جنگل مین پڑا ہے جب حضرت علی
علی علیہ السلام چاہ بیر العلم مین تشریف لیگئے اور دیو نکو جنگ کر کے مسلمان کیا تہا تو میرے باپ کو انہین
سردار بنایا تہا اوسکے بعد وفات کی دیو لوگ میری فرمانبرداری کرتے ہین اگر حکم فرمایئے تو سات
بے ایمانون ۰۰ مردودون سے جنگ کرون مین امام مظلوم نے منظور نہ فرمایا اور زعفر جنی کو رخصت کیا
اور خود میدان مین جاکر ایک حملہ مین نہر فرات تک چار ہزار اعدار دین کو جہنم واصل کیا اور دوسرے
بار آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ طرف ایک صف کے کیا اون سبکے سر ایکبارگی اوتر گئے لیکن فوراً ہی اللہ
تعالے کی جانب سے آپکو الہام ہوا کہ اے حسینؑ غصہ نکرو تمہاری قسمت مین شہادت عظمٰے ہے صبر کرو
پس آپ نے جنگ سے ہاتھ روک لیا کہ اسی حال مین ملعون طرف خیمہ اہلبیت کے گئے امام مظلوم نے
آواز دی کہ اے آل ابوسفیان اگرچہ دین اپنا تمنے برباد کیا ہے لیکن خیمہ اہلبیت نبوت کی طرف نجاؤ
کہ وہ اہل عصمت ہین اور غرض تمہاری مجہسے ہے سو مین موجود ہون پس لوگ خیمہ کو چھوڑ کر امام مظلوم
کی طرف گئے اور آپکو اسقدر زخمی کیا کہ جسم اطہر مین کہین جگہہ باقی نہ تہی آپ زخمون سے چور ہو نے
اور نشہ شراب عشق الٰہی مین مخمور ہوئے تو گہوڑے سے جدا ہو کر زمین پر پہنچے اور رو بقبلہ کر کے
مناجات حق تعالے مین مشغول تہے کہ ایک ایک دو دو ملعون سر مبارک جدا کرنیکو آتے تہے اور شرم
کہا کر یہہ کہتے تہے بیت خون کرنا آل احمد کا نہین ہے سہل کام ٭ خاک غم جو اونپہ ڈالے اوسکا
ہے دوزخ مقام ٭ کتب معتبرہ مین وارد ہے کہ شمر ملعون .... بہت جلد حضرت کے سینہ
مبارک پر چڑہا امام مظلوم نے آنکہہ کہولکر دیکہا اور کہا تو کون ہے اپنا سینہ اور منہہ دکہا چونکہ سینہ
ملعون پر سفید داغ برص کے تہے اور دانت مثل خوک کے باہر تہے پس فرمایا امام حسین علیہ السلام نے
صدق جدی رسول اللہ اور فرمایا کہ اے شمر میرے سینہ سے اوتر تاکہ مین نماز خالق العباد ادا کرون کہ
ورثہ میرا پدری ہے کہ اندر نماز کے زخم کہاؤن پس شمر ملعون سینہ سے اوٹہا اور امام مظلوم نماز مین
مشغول ہوئے لیکن ظالم ملعون کو صبر نہوا اور سجدہ حق تعالے مین سر مبارک جدا کیا انا للہ وانا الیہ راجعون
رباعی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ۔ شاہ ہست حسینؑ بادشاہ ہست حسینؑ ٭ دین ہست
حسین دین پناہ ہست حسین ٭ سر داد نداد دست در دست یزید ٭ واللہ کہ بنائے لا الہ ہست حسینؑ ٭
اور تمام کتب معتبرہ مین وارد ہے کہ جسوقت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے اوسوقت شور اور غلغلہ
شہرون اور ملکون مین بلند ہوا اور آفتاب سیاہ ہو گیا اور زمین لرز گئی اور پریان اور فرشتہ اور انسان

اور جنگل کے جانور اور دریائی جانور سبکے سب نے نوحہ و آواز بلند کیا اور تین روز تک دنیا اندھیرا رہا
اور تین روز کے سرخی آسمان پر ظاہر ہوئی اور خون آسمان سے بقدر برسا کہ دیوار و دیوار تک
خراسان و شام و عراق کے سرخ تھے اور خون پتھروں کے نیچے جما ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ پہلے قتل
امام حسین علیہ السلام سے سرخی شفق آسمان پر نہ تھی **ابن جوزی** نے کہا ہے کہ یہہ سرخی شفق کی غضب
اور غضب ہے اللہ تعالے کا **روایت** ہے کہ گھوڑا امام کا خون پیشانی میں ملکر خیمہ حرم امام پر گیا
اہلبیت نے خالی گھوڑا دیکھکر نوحہ اور فریاد بلند کی اور کہا **بیت** اے چہ کردی [illegible]
کردی شہنشاہ امام را ۔ چہ خاک است اے اسپ بر روئے تو باز خون کہ سرخ است این سو [illegible]
پس گھوڑے نے دم کیا اور سر اپنا زمین پر مارا اور منہہ اپنے کو حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
کے پاؤں پر ملتا تھا **ابو المؤید** خوارزمی نے روایت کی ہے کہ گھوڑے نے اس قدر سر اپنا زمین پر
پٹکا کہ جان تن سے روان ہوئی **ابو المفاخر** کہتے ہیں کہ جنگل کو چلا گیا اور [illegible]
بعد قتل امام مظلوم کے ملعونوں نے خیمہ اہلبیت پیغمبر علیہ السلام کو لوٹ لیا اور امام زین العابدین کو
کرنا چاہا لیکن حمید بن مسلم نے ظالموں کو روکا۔ تاریخ ابو حنیفہ دینوری میں وارد ہے کہ عمر [illegible]
سر مبارک آپکا خولی کو دیکر نزدیک ابن زیاد بدنہاد کے بھیجا اور خود کربلا میں [illegible] قیام
لشکر اپنے کو جمع کیا اور نماز جنازہ پڑھکر دفن کیا اور تن مقدس امام دو جہان و دیگر شہدا [illegible]
اسیطرح خاک و خون میں غلطان چھوڑا جب حضرت زینب نے تن پاک [illegible] اپنے بھائی کا
دیکھا پس چلا کر فریاد کی واجداہ وا محمداہ یا رسول اللہ یہہ جسم تیرے حسین کا ہے کہ بوسہ [illegible]
منہہ اسکے کے دیتے تھے اور منہہ او پر سینہ او سکے کے رکھتے تھے اور یہہ اہلبیت آپکے اس غربت [illegible]
ساتھہ اس خواری کے گرفتار ہیں پس اس بیان حضرت زینب سے تمام لوگ لرزان تھے۔

حضرت خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ فرماتے ہیں فاطمہ [illegible]
بابا دیدہ بیحد از دیدہ ۔ مصطفےٰ روئے ناخراشیدہ ۔ علی از دیدہ خون بپاشیدہ ۔ حسن [illegible]
کبود ۔ زینب از دیدہ ہا براندہ دود ۔ شہربانوئے پیر گشت حزین ۔ علی اوسط [illegible] پر چین ۔ [illegible]
نہایت صحیح اور معتبر کتب سے معلوم ہوا ہے کہ ابن سعد نے سرہائے شہدا کو ہر گروہ لشکر پر تقسیم کیا اور بارہ
محرم کو کربلا سے کوفہ کی طرف روانہ ہوا اور عورات عصمت اہلبیت نبوت کو سر و پا برہنہ بے پالان اونٹوں
سوار کرکے لیگیا **خواجہ سنائی قدس سرہ نے فرمایا**۔ شہربانو و زینب گریان ۔ ماندہ در جنگل
ناکسان حیران ۔ سر برہنہ بر اشتر بالان ۔ پیش ایشان [illegible] دل نالان ۔

باب پانزدہم در بیان لعن یزید پلید۔ سوال۔ نزدیک اہل سنت وجماعت کے قتل حسین

ذی نے قتل امام حسین علیہ السلام کیونکر کفر ہوا۔ جواب کتاب تشریح اور خلاصہ مین [illegible]
ایذا واہانت حسین علیہ السلام کی حضرت مصطفےٰ علیہ السلام تک پہنچتی ہے اور ایذا اور اہانت رسول خدا
بالاتفاق کفر اور موجب لعن کا ہے جیسا کہ تفسیر حضرت ابوبکر رازی و حضرت عائشہ و حضرت عمر و حضرت حسنین
علیہ السلام اور انکی اولاد کا کفر ہے چنانچہ قولہ تعالےٰ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا۔ ترجمہ جو کہ لوگ کہ خدا اور رسول کو ایذا دیتے ہیں بسبب ایذا
دینے اہل بیت رسول خدا کے لعنت کرتا ہے خدا تعالےٰ اونپر دنیا اور آخرت مین اور تیار ہے واسطے اونکے
عذاب سخت۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ ایذا اہل بیت رسول خدا کفر ہے اور کفار پر لعنت ہے۔ صاحب تفسیر
کشاف کہتے ہین کہ یہ آیت بیچ حق اون لوگون کے نازل ہوئی ہے کہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایذا دیتے تھے
ترجمہ حدیث شرف النبوۃ اور کشاف مین وارد ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ حرام ہے جنت اوپر اوس
شخص کے کہ جسنے میرے اہلبیت پر ظلم کیا اور رنج پہنچایا مجھکو بسبب رنج پہنچانے اولاد میری کے۔ **ترجمہ حدیث**
مصابیح مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فاطمہؓ ٹکڑا ہے گوشت میرے کا جسنے اوسکو ایذا دی
اوسنے مجھکو ایذا دی۔ پس ایذا اور اہانت حسین علیہ السلام ایذا رسول اور فاطمہؓ صلوۃ اللہ علیہا السلام
کی ہے اسواسطے کہ درد فرزند کا مادر اور پدر پر پہنچتا ہے۔ پس اس بات سے معلوم ہوا کہ ایذا اور اہانت
حسین علیہ السلام ایذا ہے حضرت مصطفےٰ و مرتضیٰ و زہرا صلوۃ اللہ علیہ السلام کی اور انکی ایذا موجب
لعن اور کفر ہے۔ دیکھئے تو باب حق الجار کو۔ پس ایذا اولاد کی والدین پر کسطرح نہ پہونچیگی اور اس
معنے کو اندر مسئے حسن وعقل وطبیعت کے ہر صغیر اور کبیر پر ظاہر اور روشن ہے اور نہین دیکھتا ہے تو کہ جانور کو
بھی اپنے بچے کے آزار سے ایسا رنج پہنچتا ہے کہ اپنی جان سے بھی نہین ڈرتا ہے۔ بالخصوص افضل الانبیاء کو کیا
جفا اور اہانت اور قتل حسین علیہ السلام سے ایذا نہ پہنچی ہوگی اور کیا حضرت صلعم کو رنج نہوا ہوگا یہ بات از روئے
شرع و حسن و نقل صریح کے ثابت ہے اور نہین سنا تو نے کہ جبسے حضرت جبرئیل علیہ السلام خبر شہادت امام
حسین علیہ السلام کے پہنچائی تہی اوس وقت سے آنحضرت ہمیشہ گریان اور ملول رہتے تھے اور آنحضرت صلعم کو
محبت حسنین علیہ السلام اس درجہ کی تہی کہ موت ابراہیم اپنے فرزند کے بعوض حسنین کے اختیار کی تا کہ لوگ
جانین اس بات کو کہ حضرت رسول کریم حسنین علیہ السلام کو بدرجہ غایت محبوب رکھتے تھے اور اہل اسلام
اونکے اوپر جور اور ظلم کرنے سے پرہیز کرین تا کہ کفر اور لعن لوگون پر عاید نہو۔ اور اس قصہ مین کسی انسان
کو شک نہین ہے لہٰذا علمائے محققین کہتے ہین کہ اہانت اور حقارت اور جور اور ستم اولاد رسول علیہ السلام کفر ہے

اسی واسطے اتفاق ہے اہل سنت و جماعت کا اسپر کہ قاتل اور حکم کرنیوالا قتل امام حسین علیہ السلام کا اور
راضی ہونیوالا قتل حسین پر کافر ہے اور ایسا ہی کتاب شرح مسلم اور سفینہ میں لکھا ہوا ہے اور دیکھو بیچ حق پڑوسی
کے کتاب ... میں لکھا ہے کہ اگر کوئی گھر کے ہمسایہ کو ایذا پہنچائے تو ہمسایہ کو ایذا پہنچتی ہے اور عقیدہ اہل
سنت و جماعت کا یہ ہے کہ مردہ کو بھی بعد مرنے کے آزار پہنچتا ہے اور اعلام الہدیٰ میں لکھا ہے کہ اگر میت
کو غسل دینگے ساتھ سختی کے تو اوسکو ایذا پہنچیگی اور یہی اعلام الہدیٰ میں ہے کہ صدقہ اور نماز سے مردہ کو سرور
ہوتا ہے اور برا اور بد کہنے سے مردہ کو ایذا اور غم پہنچتا ہے چنانچہ شرح اسلام میں ہے کہ قبر میت کی نیک
آدمی کے پڑوس میں بناویں اسواسطے کہ پڑوسی بد اور بُرے سے میت کو ایذا پہنچتی ہے پس اس صورت
میں ایذا اولاد کی والدین کے ایذا کیونکر نہ تصور کی جاوے اسواسطے صاحب عقل اور حس پر یہ بات ظاہر
ہے کہ حضرت مصطفےٰ و علی و فاطمہ علیہ الصلوۃ و السلام کو امام حسینؑ کی ایذا سے ایذا پہنچے اور آنکی ایذا موجب
لعن و کفر و دخول نار جہنم ہے **سوال** یزید قاتل امام حسین علیہ السلام ہے یا نہیں **جواب** شرف النبوۃ
میں ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام حکم سے یزید کے شہید ہوگئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یزید کو ایک
نامہ باین مضمون تحریر کیا کہ تو نے فرزندان رسول علیہ السلام کو قتل کیا مجھکو امید نہیں ہے کہ خدا تعالے
تیرا ملک قایم رکھے اللہ تعالے تجھکو دنیا سے کافر اٹھا دیگا اور عذاب سخت میں تجھکو پکڑیگا اور قتل امام
حسینؑ کے اوسکی طرف اسواسطے نسبت کی ہے کہ یزید نے نامہ ابن زیاد کو باین مضمون لکھا تہا کہ امام حسینؑ
کو قتل کر لعنت اللہ علیہ و علی اعوانہ۔ اور دستور الحقایق میں لکھا ہے کہ معتمد لوگ کہتے ہیں کہ یزید قتل امام
پر راضی تہا اور اوس نے حکم قتل کا دیا اور سر مبارک امام اور اونکی اہل بیت کے انواع انواع طرح اہانت
کی پس نہیں منع اوپر یزید لعین کے بلکہ واجب ہے لعنت اوپر اوسکے اور اوسکی مددگاروں پر اور امت
رسول مجتمع ہوئی اور ائمہ نے اتفاق کیا اوپر کفر یزید کے اور لعنت کی اونہوں نے اوپر حکم کرنیوالے اور راضی
ہونے قتل امام علیہ السلام پر۔ اور فتاوے کبیری اور روضۃ العلماء اور روضۃ الاحمد و سیر میں مذکور ہے
کہ یزید پلید بروز عاشورہ آنکہوں میں سرمہ لگاکر امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کو دیکھتا تہا اور رسالہ
عبری میں مذکور ہے کہ یزید لعین نے امام مظلوم کے سر مبارک کو اتنے روز ون نیزہ پر لٹکایا تہا کہ چڑیا نے
گلو مبارک میں انڈے دیئے تہے اور قصص میں بخاری لکھتا ہے کہ جسوقت سر مبارک امام کا آگے یزید کے
لیگئے تو وہ ملعون شراب پی رہا تہا اور سر مبارک کی اہانت کرتا تہا اس خبر کو سنکر سات صحابی رسول خدا کے
گئے اور کہا کہ اے ملعون یہہ کیا کرتا ہے پس یزید ملعون نے ساتوں صحابیوں کو قتل کروا دیا اور روضۃ السیر
میں بروایت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے مذکور ہے کہ بعد قتل امام حسین علیہ السلام کے یزید نے اہلبیت کی لوگوں کو

دمشق مین بہئیت قیدیون کے پہرایا اور انواع انواع طرح کی اہانت کی اور تہذیب الکمال مین مذکور ہے
کہ یزید لعین نے لشکر بہیجا مدینہ طیبہ مین اور چند روز جنگ ہوئی پانچ ہزار یانسو فرزندان صحابہ
ہوئے اور تین روز گہر رسول خدا کا لوٹا اور امہات المومنین ام سلمہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے باغ وغیرہ
کو غارت کرکے قتل قید کیے اور ازواج مطہرہ رسول کریم کو گرفتار کیا اور اہانت میرہا کی [illegible]
تہذیب مین بجہت اختصار کے ذکر نہین کیا۔ حاصل کلام یہہ ہے کہ یزید لعین حکم دینے والا اور راضی ہونے
والا اوپر قتل امام حسین علیہ السلام کے تہا پس اوپر اوسکے لعنت بالاتفاق تحقیق اہل سنت صاحب انصاف [illegible]
خاندان رسول علیہ السلام کو جائز ہے اور اسی پر فتوے ہے اور امام احمد حنبل اور ابن جوزی اور امثال انکے
نے مطلقاً لعن یزید پر جائز کی ہے اسواسطے کہ اوس نے کفر کیا ساتہہ اللہ تعالے کے جو وقت کہ حکم کیا قتل
امام مظلوم پر اور علامہ سعد الدین تفتازانی صاحب شرح عقاید نسفی کہتے ہین کہ متفق ہین اسبات پر علماء
کہ جو راضی ہوا قتل امام پر یا کہ حکم دیا قتل کا پس اوسپر لعنت جائز ہے اور حق یہہ ہے کہ یزید قتل امام حسین
علیہ السلام سے خوش ہوا اور وہ قتل پر راضی تہا اور حکم قتل بہی دیا تہا اور اوس نے اہلبیت نبوی کی اہانت
بہی کی اور یہہ خبر متواتر ہے لہذا ہمکو لعن یزید اور اوسکے اعوان اور انصار کے لعنت مین کچہہ توقف نہین ہے
کفایت مین امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ایکروز مجہسے وزیر عبد الملک نے پوچہا کہ یزیدیون نے ایسا
حادثہ کیا لیکن وہ حج اور زکوۃ اور روزہ اور نماز بجالاتے ہین امام شعبی نے کہا کہ یہہ وہ مثل ہے کہ کوئی
شخص قرآن مجید تو اپنے پاؤن کے نیچے رکہے اور کفش پیغمبر سر پر دہرے امام شعبی کہتے ہین کہ ایکبار مین
بقصد زیارت اصحاب رسول خدا کے گیا تہا پس دیکہا مین نے کہ بعض نے تو جماع اور سخن اپنی اہل وعیال
سے ترک کر دیا تہا اور بعضے جنگل اور پہاڑون مین پڑے ہوئے تہے مینے اون اصحاب سے پوچہا کہ آپ
لوگون نے یہہ بات کیون اختیار کی ہے اونہون نے جواب دیا کہ امیر عبد الملک ظاہر مین تو دعوے
ایمان اور اسلام کا کرتا ہے اور جگر گوشون رسول خدا کو آزار پہنچاتا ہے اسواسطے ہمنے یہہ بات اختیار کی
ہے تاکہ اوسکا منہہ ہم نہ دیکہین پس وزیر عبد الملک نے توبہ کی اور وزارت کو چہوڑ دیا المقصود یزید پلید
بسبب حکم کرنے کے اوپر قتل امام کے بالاتفاق کافر ہے اور مستوجب لعن کا ہے چنانچہ قطب العالم سید جلال الدین
بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ کا تقوی اور عدالت اور دیانت اور زہد ظاہر ہے
اور یہ اپنے وقت کے پیر مرشد اور شیخ کامل تہے جبکہ ان حضرات نے اوپر یزید کے لعنت کی ہے لہذا
فتوی اوپر لعن یزید پلید کے بدرجہ اولی ہے ملک العلماء دولت آبادی کہتے ہین کہ ہمنے جو ملاحظہ کتب کا
کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی روایت صریح چارون امامون مذاہب اور اونکے شاگردونکے ایسے نہین پائے کہ

یزید پر لعن منع ہوئی بلکہ جواز لعن یزید مین کبرائے سلف کے قول بہت پہنچے ہین۔ **سوال** صاحب لامیہ
وغیرہ اوسکے لعن یزید کو منع کرتے ہین **جواب** قول لامیہ وغیرہ کا حجت منع لعن پر نہین ہو سکتا اول
یہ کہ مذہب اور عدالت صاحب لامیہ اور امثال اوسکے کا تحقیق اور معلوم نہین اور وہ اعوان اور انصار
یزیدیون سے تہا اور وہ متہم ہے اسبات پر پس قول متہم مردود ہے کل مذاہب مین اور نیز صاحب لامیہ نے
بغیر دلیل کے منع لعن کیا اور قول مجتہد بلا دلیل کے فتوے نہین ہو سکتا ہے اسواسطے اہل سنت و جماعت کا اتفاق
ہے اسبات پر کہ جو راضی ہوا قتل حسین علیہ السلام پر یا جسنے حکم دیا قتل کا اور یا جسنے لعنت کی اہلبیت رسول
پر چنانچہ یزیدیون نے خطبے مین اوپر اہل رسول کے دوام لعنت کی ہے پس ہر مومن سُنی کو واجب ہے لعنت
کرنا یزید پلید پر اور نہین توقف اوس مین اسواسطے کہ رسول مقبول اور ابن عباسؓ اور تمام بڑے بڑے علماء
اہل سنت نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کو یزید کی طرف منسوب کیا ہے اور یزید راضی بہی قتل امام سے ہوا
خلاصہ مین مذکور ہے کہ یزید اور حجاج پر لعن جایز نہین ہے کہ وہ اہل قبلہ ہین اور آنحضرتؐ نے اہل قبلہ پر
لعن کو منع فرمایا ہے۔ جواب اسکا یہہ ہے کہ آنحضرتؐ کو جیسا کچہہ آدمیونکے کفر اور اسلام کا حال معلوم تہا
دوسرے کو معلوم نہین اور اہل قبلہ پر اوسوقت لعن منع ہے کہ جب کفر اوسکا معلوم نہووے اور کفر یزید بحکم
ظاہر ہمکو معلوم ہوا پس لعنت اوپر اوسکے واجب ہے **سوال** شرح ہمزیہ مین ہے کہ مبالغہ کیا ابوبکر ابن
العربی المالکی نے اور کہا کہ نہ مارا یزید نے حسینؓ کو مگر ساتہہ تلوار جد اوسکے کے یعنے بیعت واسطے یزید کے مقرر
ہوئی تہی پس حسینؓ اوپر اوسکے باغی ہوا اسواسطے کہ بہت سے آدمیون نے یزید سے بیعت کی اور خلافت اوسکو
اوسکے باپ نے دی تہی اور لوگون نے اوسکو مان لیا تہا باوجود اسکے کہ خلیفہ کرنا پسر یعنی کا شرط نہین ہے اور
شک نہین ہے کہ پدر اوسکا معاویہ خلیفہ تہا۔ **جواب** سبب یہہ ہے کہ اہل سنت والجماعت مین ایسے ایسے
گروہ بہی شامل ہین کہ جنکے سبب سے تمام اہل سنت پر الزام اور اتہام دشمنی اہل بیت رسول کریم کا عاید ہوتا
ہے اور اہل شیعہ کو طعن اور لب کشائی کا موقع ملتا ہے ہمارے نزدیک یہہ قول کہ امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام
معاذ اللہ باغی ہوئے نواصب اور خوارج کا ہے کیونکہ اہل سنت اپنے پیشوا اور ہادی ابن رسول امام حسینؓ کے
حق مین ہرگز نہین کہہ سکتے ہین بلکہ اہل سنت پابند قول خواجہ حافظ اور مولانا رومؒ قدس سرہما کے ہین۔
خواجہ حافظ آنرا کہ دوستی علی نیست کافر است + گو مرشد زمانہ و گو شیخ راہ باش + از خارجی ہزار
بیک جو نمی خرند + گو کوہ تا بکوہ منافق پناہ باش + **مولانا روم در کلیات شمس تبریز گوید**
مہدی سوار آخرین بر خصم بکشاید کمین + خارج رود زیر زمین الله مولانا علی + تخم خوارج در جہان ناچیز و
ناپیدا شوند + آن شاہ چون پیدا شود الله مولانا علی + قاضی تو و تیغ محتسب دجال تیغ علی + ہر شند اندین بری الله مولانا علی

بہ ہوش آل احمد جاوران در دوزخ ست ♦ کاز فنون یزید زد گوش حسد سیہ ♦ دنگی فنا مسیحا دو
خارجی از رہ نے فرح ♦ لائق ہر سہ باشنے نار وقف بوریہ ♦ آب کوثر کے فرزند اما کہ وائے از غیر
دین خود از دست دادہ بر امید در غوا ♦ پس جبکہ بتواتر معلوم ہوگیا کہ یزید نے خاندان رسول علیہ السلام
کو ایذا پہنچائی اور ایذاء اہل بیت سے ایذا حضرت رسول خدا کو پہنچی لہذا یزید پلید کی رعایت کرنے میں بجز
برائی اور نقصان کے اور کیا تصور کیا جاوے اے شخص آنکھ کھول کر دیکھ اور غور کرے کہ جو کوئی فرزند
بادشاہ سے عداوت اور دشمنی کرے اور یاروں سے باغی ہو جاوے تو کسی کے مصاحبوں بادشاہ میں سے
یہ طاقت ہوگی کہ رعایت اور اعانت دشمن فرزندان اوسکے کی کرے اور تقاضاء محبت تو یہ ہے کہ دوست
کے دشمن کو دشمن اپنا جانے بلکہ دوست کے کتے کا دشمن بھی اپنا دشمن ہو جاتا ہے اور یہہ بخوبی ظاہر ہے کہ جو
ظلم اور جور بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے اہلبیت رسول علیہ السلام پر گذرے ہیں وہ ایسے کھلے
ہوئے ہیں کہ کسیکی طاقت اونکے چھپانے کی نہیں ہے اور وہ ایسی برائیاں ہیں کہ دانشمندوں کو اون میں ذرا
بھی محل اشتباہ نہیں ہے اسواسطے کہ قریب ہے یہہ بات کہ گواہی دیں اون ظلموں کی جمادات اور نباتات
اور گریہ کرے زمین اور آسمان منہدم ہو جاویں پہاڑ اور شق ہو جاویں سینے پتھروں کے اور باقی رہیگی
برائی اونکی ہمیشہ ہمیشہ کو پس لعنت خدا تعالے کی اوسپر جو باعث شر ہوا اون ظلموں کا اور جو راضی ہوا اونپر
اور سعی ہو سے شاہ عبد الحق محقق دہلوی نے کہا ہے تکمیل الایمان میں کہ بغض اور اہانت حضرت فاطمہ
علیہ السلام اور اونکی اولاد کا موجب اہانت اور بغض حضرت مصطفےٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہے اور وہ
سبب کفر ہے اور بلاشک موجب لعن اور دخول نار جہنم ہے بموجب اس آیت قرآن مجید کے ہے یوذون
اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مھینا پس اتفاق کیا تمام علماء محققان
اہل سنت وجماعت نے مثل امام احمد حنبل و ابن جوزی و علامہ سعد الدین و مخدوم جہانیان و مخدوم
علی احمد صابر و سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہم و دیگر محبان خاندان رسول دوجہان نے اس بات پر
کہ واجب ہے لعنت کرنا یزید پلید پر اہل سنت کو۔ **سوال** معاویہ نے حضرت علی اور اہل بیت
رسول علیہ السلام پر تبرا اور لعن کرایا ہے یا نہیں اور ایذا علی اور اہلبیت کو پہنچی یا نہیں۔ **جواب**
بعض کتب مثل صحیح مسلم و رسالہ مناقب امام نسائی و ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلوی وکتاب [illegible]
و تاریخ الخلفاء و روضۃ الصفا و کتاب مروج الذہب مسعودی و دیگر کتب وغیرہ میں لکھا ہے کہ معاویہ
اور اوسکے ماتحت حکام نے منبروں پر چڑھ چڑھ کر لعن اور تبرا اوپر اہلبیت رسول اور حضرت علی پر کیا

سوال جبکہ تبرا و لعن و ایذاء اہلبیت رسول خدا کفر ہے تو معاویہ کافر ہوا یا نہین۔ **جواب** اہل اسلام مین معاویہ باغی ہوا اور خلافت کو اپنا حق جانا اسواسطے علمار نے بسبب خطائی اجتہادی کے بہت سی تاویلون کے ساتھ اوسکو باغی اور فاسق کہا ہے لہذا فاسق اور باغی پر طعن جایز نہین ہے البتہ مرتکب گناہ کبیرہ کا ہے۔ **سوال** یہہ جواب تاویلی صرف جنگ و جدل کے بارے مین ہوسکتا ہے ہمارا سوال سب و لعن و ایذار مین ہے۔ **جواب** محققان اہل سنت مثل قطب الزمان حضرت خواجہ سنائی و شیخ الشیوخ رکن الدین علاؤ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہم کہ پیران و مرشدان اپنے اپنے وقت کے تھے اور اولیار کاملین مشہور مین بموجب ان احادیث کے کافر کہتے ہین۔ **حدیث** من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ۔ یعنے جسنے گالی دی علی کو اوس نے گالی دی مجھکو اور جس نے گالی دی مجھکو اوس نے گالی دی خدا کو **حدیث** وحرمت الجنۃ علی من ظلم فی تعظیم اھل بیتی۔ یعنے اور حرام ہے جنت اوس شخص پر جسنے ظلم کیا اور تعظیم نکی اولاد میری کی **حدیث** انا حرب لمن حاربہم۔ **سوال** حضرت عائشہ صدیقہ وزبیر و طلحہ نے بہی حضرت علی سے جنگ کی ہے کیا یہہ بہی مدیث بالا کے سزاوار ہین۔ **جواب** نہین ہین کیونکہ ان حضرات کے حق مین اللہ تعالے نے قرآن مجید مین بشارت دی ہے اور احادیث رسول اللہ سے بہی انکے حق مین خوشخبری وارد ہے اور نیز اون بزرگوان نے عین جنگ کے ہنگامہ مین حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت قبول کی حضرت زبیر نے جنگ سے پہلے تایب ہوکر شہادت پائی اور حضرت طلحہ نے بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہ کی نیا بتا کی اور تایب ہوکر شہید ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمیشہ اس جنگ کو یاد کرکے رویا کرتی تہین اور کہتی تہین کہ کاش اس جنگ سے پہلے مین مرجاتی۔ کتاب مسعودی مین وارد ہے کہ حضرت عائشہ کہا کرتی تہین کہ مجھکو لوگ اس جنگ مین فریب دیکر لیگئے اور یہہ کہا کہ تم چلکر مسلمانون مین صلح کرادو غرضکہ ہمیشہ خائف رہین اور تایب ہوکر شہادت پائی۔

باب شانزدہم در بیان شرف سادات بنی فاطمہ علیہ السلام

محقق دہلوی اخبار الاخیار مین نقل کرتے ہین کہ قاضی شہاب الدین دولت آبادی کے اوصاف نے ایسی شہرت پائی ہے کہ شرح اوسکی بہت ہے اگرچہ زمانہ قاضی شہاب الدین مین بڑے بڑے اوستاد اور دانشمند ہوئے ہین لیکن جو شہرت اور قبولیت خدا نیتعالے نے اونکو عطا فرمائی تہی اور کسیکو اونکے زمانہ مین نہتی اور اونکی تصنیفات سے ایک حاشیہ کافیہ کا ہے اور یہہ لطافت اور متانت کے حاشیہ ہے مشل ہے دوسرے ارشاد در نحو اس مین ترتیب جدید اختیار فرمائی کہ نہایت لطیف اور متین واقع ہوا ہے

تیسرے کتاب بدیع البیان جو علم بلاغت کے تصنیف زبانی ہے۔ چوتھے تفسیر قرآن بحر المواج [illegible]
فارسی مین لکہی ہے اور علاوہ اسکے اور رسالہ فارسی و عربی مین بہت لکہے ہین وفات اونکی [illegible]
مین واقع ہے اور قبر اونکی شہر جونپور مین ہے اور قاضی صاحب کا خطاب ملک العلماء تہا اور آپ نے
ایک رسالہ مسمی بہ مناقب السادات لکہا ہے اوس مین داد عقیدت اور محبت اہل بیت نبوت سلام
اللہ علیہم اجمعین کے دی ہے اور سرمایہ سعادت اور موجب نجات اوسکی کا آخرت مین یہہ رسالہ
ہوویگا انشاء اللہ تعالے اور سبب تصنیف رسالہ کا یون بیان کرتے ہین کہ قاضی موصوف کے زمانہ
مین ایک سید اجل تہے اور وہ اکابر وقت تہے لیکن صاحب علم نہ تہے اکثر اوقات قاضی موصوف کا
ساتہہ اون سید اجل کے بعضی محفلون مین ملوک اور امراء کے ہوتا تہا تو بیچ تقدیم اور تاخیر مجلس کے نزاع
ہو جایا کرتا تہا اولاً تو قاضی اسبات کے قایل ہوئے کہ عالم افضل اور مقدم ہے اور پہر سید جاہل ناخواندہ
کے اور بعد اوسکے۔ قایل اسبات کے ہوئے کہ عالم غیر سید برابر ہے ساتہہ سید ناخواندہ کے اور اس
باب مین ایک رسالہ لکہا اور کہا کہ عالمیت ہماری ظاہر اور باہر ہے اور سادات ہونا تمہارا مشکوک ہے
پس ہماری تقدیم اور ترجیح اوپر تمہارے ثابت ہے لیکن اوستاد صاحب قاضی موصوف کو یہہ بات
بہت ناپسند ہوئی اسواسطے قاضی اس عقیدہ سے پہرگئے اور بیچ مناقب اور افضلیت سادات مین
یہہ رسالہ لکہا اور جو کچہہ کہ اون سے گذرا تہا اوس سے عذر کیا اور بعض نے کہا ہے کہ قاضی نے حضرت
مصطفے علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہ قاضی کو اس معنے سے تنبیہ فرماتے ہین اور تحریض رضاء سید کا
دلاتے ہین۔ یعنے فرماتے ہین کہ سید اجل کو راضی کر پس قاضی نے سید اجل کے پاس جاکر توبہ کی فقط
چنانچہ مین نے اس رسالہ کا خلاصہ مختصر اس باب مین لکہا ہے کہ قاضی ملک العلماء دولت آبادی
تحریر فرماتے ہین کہ تفسیر مدارک اور تفسیر کشاف وغیرہ مین وارد ہے کہ جب آیت ذالک الذی
یبشر اللہ عبادہ الذین امنوا وعملوا الصلحت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی ومن
یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا ان اللہ غفور شکور نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ وہ کونسی آپکے قرابتی ہین کہ جنکی دوستی ہم لوگون پر
واجب ہو گئی پس فرمایا آنحضرت نے کہ وہ مین ہون اور علی اور فاطمہ اور دو انکے فرزند مین نکتہ اس مین
یہہ ہے کہ مصطفے علیہ السلام محبوب خدا تعالے کے ہین۔ اور حسن وحسین علیہم السلام محبوب رسول کے
ہین اور یہہ خبر متواتر اور مشہور ہے اور محبوبان رسول علیہ السلام اشراف زیادہ تمام اشرافون سے
ہین اسیواسطے اشرف چیز [illegible] انکو دی گئی تاکہ صرف عمدہ شے کا اپنے عمدہ محل پر ہووے پس دوستی

اقربا رسول اللہ کے اوپر ہر مومن سنی کے ساتھ نص صریح کے ثابت اور واجب ہوئی پس جو کوئی قبول کرے
اور مطیع اولاد رسول کا ہووے تو البتہ وہ مومن موحد ہے اور ماسوا اسکے کافر ملعون یا ملحد یا مرتد ہے
اور معنے مودت مودت اوسکو کہتے ہین کہ ظلم اور جفا محبوب کو دوا اور شفا جانے اور جرم اور خطا محبوب کو
وفا اور عطا جانے اور برائی محبوب پر خیال نکرے اور مقابلہ مین نہ آوے اور جملہ چیز کو محبوب کی خدمت
مین حاضر کرے اوسوقت مودت کامل ہوتی ہے اور غرض مودت سے نہایت محبت ہے بلکہ عشق مراد
ہے اور تفسیر بیضاوی مین ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا ابن عباس نے کہ مین چاہتا ہون کہ معرفت
اور خاطرداری اولاد رسول مقبول کی مین بہت اچھی طرح سے کوشش کرو اور آپکے دوستون سے
دوستی رکھو اور اون کے دشمنون سے دشمنی رکھو بیت با دوستان دوست ترا دوستی رواست
با دشمنان دوست ترا دوستی خطاست * تفسیر کشاف اور مدارک مین وارد ہے کہ آنحضرت نے
فرمایا کہ دوست رکھتا ہے تو دشمن میرے کو اور گمان تیرا یہہ ہے کہ مین دوست تیرا ہون پس یہہ
دعوے تیرا احمق ہے اسیواسطے کہتے ہین کہ عناد اور تکبر اولاد اور اجزا رسول علیہ السلام سے کرنا
خاصکر عناد اور تکبر مصطفے علیہ السلام ہے نہ کہ اولاد اونکی اسواسطے ہے کہ اگر کوئی شخص تمام
عمر مین شرایع نبی علیہ السلام کا معمول رکہے اور اہانت سے سید کو چھوٹا سید کہے یا موئے مبارک
رسول خدا کو چھوٹا بال کہے اور یا محبوب خدا کو ازروئے اہانت کے چھوٹا محبوب کہے یا محبوب خدا
سے دشمنی رکہے وہ شخص کافر ہے بحدیکہ اگر کوئی کہے کہ مصطفے علیہ السلام گربہ کو دوست رکھتے
تھے اور مین دوست نہیں رکہتا ہون تو وہ بہی کافر ہوجاویگا اور اوپر اسی معنے کے ہے کہ تکبر
کرنیوالا رسول اللہ یا اولاد اور اجزار مصطفے علیہ السلام کے ملعون ہے پس جان تو العزیز کہ
اہانت اور حقارت اور جور و جفا فرزند کا عقلاً و حساً و دیناً و شرعاً باپ پر پہنچتا ہے اور اوپر
ہر آدمی کے یہہ بات روشن ہے بلکہ اہانت غلام کی بہی اہانت مالک کی ہوتی ہے اور اس معنے کو
لڑکے کافیہ پڑہنے والے بہی خوب جانتے ہین ترکیب زیداً ضربت غلامہ اے اہنتہ یعنے اسے زید
مارا مین نے غلام اوسکے کو یعنے اہانت کی مین نے زید کی۔ اور آیا نہین دیکہتا تو کہ دشمن اولاد بادشاہ
کا دشمن بادشاہ کا ہے اور دوست اولاد بادشاہ کا دوست بادشاہ کا ہوتا ہے اور کیا گمان
تیرا اس مسئلہ مین کہ اہانت پاپوش عالم کی کفر بتاتے ہین حالانکہ وہ صرف چرم گاؤ خرکی بہرتی ہے
فقط عالم کے پانونکا اوس جوتی نے مس کیا ہے اور مس کی جہت سے اہانت اوسکی کفر ٹہرتی ہے
بالخصوص فرزند کہ جزو اصلی رسول علیہ السلام کا ہے اوسکا عناد اور اوسکی عداوت اور اہانت

کسطرح مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت اور عداوت نہوگی اور صاحب تذکرۃ الاولیاء نے
کہاہے کہ جسکسیکو اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان ہے اور اوپر اولاد انکی کے ایمان نہین
رکہتا اپنے عناد اور تکبر سے ساتہ اولاد رسول کے باز نہین آتا ہے تو گویا عناد رسول علیہ السلام سے
باز نہ آیا اور اسی طرح زاہدی نے بہی کہاہے کہ محبت اولاد رسول علیہ السلام شرط ایمان ہے لیکن
حاصل معنے آیت مذکور کے یہہ ہین کہ کہو اے محمد اپنی امت سے نہین چاہتا ہون مین تمسے اس تبلیغ
دین کا کچہہ اجر مگر یہہ دوستی اولاد میری کی کہ جو برا اور بہلا اولاد میری سے ہے انکے ساتہہ نیکیون اور احسانات
سے باز نہ آنا اور مومن بحکم نص کے وہ شخص ہے کہ جو محب اولاد رسول علیہ السلام ہو۔ شیخ سعدی
گوید۔ سعدی اگر عاشقی کنی وجوانی ✦ عشق محمد بس ہست وآل محمد است ✦ پس حاصل کلام کا
یہہ ہے کہ مودت اولاد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلحاظ فرزندی آنحضرت کے ہے قطع نظر
فسق وفجور وعبادت انکی سے اور فرزندی اتباع اور اصلاح پر موقوف نہین ہے جیساکہ بنی اسرائیل
ہرچند کافر ہوئے لیکن خطاب بنی اسرائیل سے خارج نہین ہوئے ایسے ہی مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہرچند کہ اشرف الانبیاء اور افضل الانبیاء ہین لیکن خطاب بنی ہاشم سے خارج نہین ہوئے المقصود
مودت اولاد مصطفے علیہ السلام بفرمان حق تعالے واجب ہے اوپر تمام مسلمانون کے بلکہ نزدیک
اصحاب اصول کے اطاعت اور عبادت ہے دوستی اور رعایت انکی اطاعت اور فرمان برداری
رب العزت کی ہے۔ اگر بسبب جور وعصیان خطا وغیرہ اولاد رسول علیہ السلام کے تو اون کی
رعایت ومحبت سے باز رہے تو یہہ تیرا حمق ہے جیسے کہ روزہ رکہے اور نماز ادا کرے تو اوسبب
ناسزا کہنے کسی شخص کے غصہ مین اگر روزہ اور نماز توڑ ڈالے پس بسبب ظلم دوسرے کے اپنا ضرر کیا نہ
دوسرے کا اور دوستی اولاد رسول خدا کی عین دوستی رسول اکرم کی ہے چنانچہ مشکوۃ وروضہ
مین وارد ہے **حدیث** ترجمہ فرمایا رسول اللہ نے کہ دوست رکہو خدا کو واسطے شکر نعمت کے کہ صبح کو دیتا
ہے تمکو ابدہ دوست رکہو مجکو واسطے خدائے تعالے کے اور دوست رکہو فرزندون میریکو واسطے
میرے **اعلام الہدی** مین عقیدہ شیخ قدس سرہ مین ہے کہ جب کسی کے دل مین محبت محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو چارہ نہین اوسکو کہ نکرے دوستی اولاد رسول سے اور شیخ احمد غفاری
کہتے ہین کہ جسکسیکو اولاد رسول علیہ السلام سے محبت طبعی ہے وہ عین عنایت اور مہربانی پروردگار
عالم کی ہے اگرچہ گناہون مین تمام عالم کے ڈوبا ہوا ہو اور اگر محبت طبعی نہو تو محبت اختیاری حاصل
کرے اور جو بکوشش اور سعی کے اختیاری بہی میسر نہ آوے تو بتحقیق یہہ جانے کہ وہ رحمت الہی سے

دور کیا ہوا ہے اگرچہ صبح سے تا شام پیشانی اپنی زمین پر ملے اور علم اولین و آخرین کا پڑھے کچھ فائدہ
نہو گا پس علامت ثبوت ایمان کی یہ ہے کہ اولاد رسول مقبول کو دوست رکھے اور طریقہ دوستی
کا یہ ہے کہ اولاد رسول علیہ السلام کو دیکھکر خوش ہووے اور کہڑا ہو جاوے جیسا کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے دیکھا میری اولاد کو اور وہ کہڑا نہوا ہو مانند کہڑے ہونیکے تمام تر
پس مبتلا کریگا اوسکو اللہ تعالے ایسی بلا مین کہ نہین ہے دوا واسطے اوسکے پس چاہئے کہ سادات اونکو
اونچا بٹہاوین اور باتین ساتہہ ادب کے کرین اور عجب ترین عجائب اون لوگون سے ہے کہ آپ کو
محب اور عاشق رسول خدا کا جانتے ہین اور دوستان خاندان آنحضرتؐ تصور کرتے ہین۔ اور
العلماء وارث الانبیاء والشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ تصور اپنے آپکو کرتے ہین باوجود اس کے اگر
دعوت کرینگے تو جو اولاد رسول کہ محتاج اور مسکین ہین اونکو نہ بلاوینگے اور اگر کوئی اولاد رسول خدا
علیہ السلام سے ناخواندہ ہون تو اونکو گہر سے باہر کردینگے اور لکہتے ہین کہ جو کوئی حضرت شیخ فریدالدین
قدس سرہ کی دعوت کرتا تو شیخ اوس سے فرماتے کہ اس شرط پر تیری دعوت قبول کرتا ہون کہ سادات
کو آگے دروازے کے نہ روکنا اور اونکو اندر نے آنا اور اونکو اونچا بٹہانا پس شیخ موصوف بسبب
اسی عادت اپنی کے قطب زمانہ مشہور ہوئے۔ **حکایت** شرف النبوۃ مین عبارت ہے کہ شہر
بغداد مین ایک علوی سید تہا اوسکو سید عالم کہتے تھے اور سبب اس نام کا یہہ تہا کہ ایک شخص کے پاس
ایک انگشتری تہی اور وہ اوس سید نے اوسنے طلب کی اوس نے نہ دی اوس شخص نے اوسی شب کو
آنحضرتؐ کو خواب مین دیکہا کہ اوس سے آنحضرتؐ نے منہہ پہیر لیا اور فرمایا کہ تو وہی شخص ہے کہ تجہسے
میرے فرزند نے انگشتری طلب کی اور تو نے نہ دی بعدہ اوس شخص نے بہت عذر کیا اور صبح کو اوس
مرد نے وہ انگشتری گلاب سے غسل دیکر اوس شاہزادہ کی خدمت مین لایا اور نذر کی **واضح ہو** کہ
ایسے خواب اوس شخص کو دیکہلاتے ہین کہ جسکو اپنا کرنا چاہتے ہین اور جسکو بیگانہ جانتے ہین اوسکو اور
دلیر کرتے ہین مانند ابوجہل اور یزید لعنۃ اللہ علیہما ابداً **قولہ تعالے** ومن یقترف حسنۃ نزدلہ
فیہا حسنا ان اللہ غفور شکور۔ اے ترجمہ زاہدی نے اس آیت کے ترجمہ تفسیر مین لکہا ہے کہ جو کوئی
اہلبیت رسول اللہ کے ساتہہ نیکی کرتا ہے اللہ تعالے اوسکو انواع انواع قسم کی نیکیان عطا فرماتا
ہے چاہئے کہ بقدر امکان اور وسعت کے بیچ سادات داد و دہش کرے اور اگر جان نثاری کا
موقع ہو تو جان فدا کرے اور اس نعمت سے محروم نرہے اسواسطے کہ غیر سادات کے ساتہہ اگر نیکی
کریگا تو اوسکی قبول ہونے پر تجہکو جزا ملیگی بخلاف سادات کے کہ اونکی حق مین بمجرد احسان کے موجب

موجب بشارت کی امید ہے کہ اختتام اوسکا بایمان ہوگا اور کنز العباد مین بمقام سجدہ شکر
ایسا ہی ذکر کیا ہے سید الامام ابو القاسم رحمت اللہ علیہ نے بسند قوی کے کہا ہے کہ ایکروز رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ سجدے بلا رکوع کے ادا کئے صحابہ نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ آج آپ نے
پانچ سجدے بلا رکوع کے کئے ہین پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ہان آئے جبرئیل علیہ السلام میرے پاس
اور کہا کہ اسے محمد اللہ تعالے دوست رکہتا ہے علی کو پس سجدہ کیا مین نے اور سر اوٹہایا پس کہا جبرئیل
نے اللہ دوست رکہتا ہے حسن اور حسین کو پس سجدہ کیا مین نے اور سر اوٹہایا مین نے اور پہر کہا جبرئیل
نے کہ اللہ تعالے دوست رکہتا ہے اوس شخص کو کہ جو دوست رکہتا ہے اونکو پس سجدہ کیا مین نے
اور سر اوٹہایا مین نے اور اسی طرح تمامی فقہا اور صلحا اور صحابہ اہلبیت نبی اللہ کو دوست رکہا
ہے پس محبت اولاد رسول اللہ کی ساتہہ نص قرآن مجید اور قول اور فعل مصطفے علیہ السلام
اور صحابہ و سلف و خلف رضوان اللہ علیہم سے بخوبی ثابت ہے پس اس صورت مین جو کوئی محبت
اولاد رسول اللہ صلعم کی قبول کرے تو وہ منکر شریعت اور مرتد طریقت اور ملحد حقیقت کا ہے

حدیث قال النبی علیہ السلام یا علی ما علمت من احبنا واتبع محبنا اسکنہ اللہ تعالی معنا
عند ملیک مقتدر **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نے کہ اے علی تو نہین جانتا ہے کہ جو کوئی دوست رکہے
ہمکو ساتہہ لفظ جمع کے اور ذکر کرے تاکہ سب اہل بیت اس مین شامل ہو جاوین اور تعظیم کرے دوستون
ہمارے کی تو بروز قیامت اللہ تعالے اوسکو جگہہ دیگا نزدیک فرشتہ مقتدر کے۔ پس جو کوئی نزدیک
مصطفے علیہ السلام کے جگہہ پاویگا وہ ہوگا درجہ رسول اللہ مین **حدیث ثانی در شرف النبوة**
والدرر روی علی کرم اللہ وجہہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید الحسن والحسین وقال من
احبنی واحب ہذین الصبین واباہما وامہما واولادہما کان معنی فی درجتی یوم القیامة فی الجنة
ترجمہ روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑا ہاتہہ
اپنے مین دونون ہاتہہ حسن وحسین علیہ السلام کو اور فرمایا کہ جو کوئی دوست رکہے مجہکو اور ان
دونون فرزندون میرے کو اور باپ اور مان ان دونون کو اور اولاد ان دونون کو تو ہوگا
وہ شخص روز قیامت کو بیچ جنت کے میرے درجہ مین۔ پس کون احمق اور جاہل ہوگا کہ جو کوشش
اس نعمت کی نکریگا اور اس نعمت سے محروم رہیگا یا الہی امت نبی علیہ السلام کو اس نعمت عظمے سے
محروم نکیجو۔ **حدیث** قال النبی علیہ السلام طوبے لمن مات فی حبنا وحب اہل بیتنا وقتل
ملہ الجنة **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نے کہ خوشی اور مبارکی ہووے اون لوگون کو کہ جو دوستی میری

اور غیرے فرزندوں پر مریں اور کشتہ ہوویں مارے جاویں پس اونکے ہی واسطے بہشت ہے
اور دستور الحقایق میں مذکور ہے کہ محب رسول اور اولاد رسول جنتی ہے بموجب بشارت رسول
اللہ کے اسواسطے کہ قول نبی کا سچا اور برحق ہے۔ اور بیچ تفسیر کشاف میں مذکور ہے کہ مقدم رکھنا
چاہئے اولاد رسول اللہ کو تمام آدمیوں پر ہر امر میں بلحاظ قرابت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اسوجہ سے کہ شرف فرزندی اور قرابت مصطفےٰ علیہ السلام بسبب شرف رسول خدا کی ہے اور
یہ شرف علم اور تقوی سے بڑھکر ہے۔ شرع الاسلام کے باب سفر میں مذکور ہے کہ چلنے اور بیٹھنے میں
اولاد رسول اللہ کو مقدم رکھیں اور کوشش کریں اونکی حاجتوں کے برلانے میں اور دوست
رکھیں اونکو دل سے اور زبان سے ہر امر میں اور اپنی ذات پر اونکو مقدم رکھیں اور تشریح میں
امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے عالم متقی کو۔ بالا ہو کر سید ناخواندہ
کی بیٹھی اسواسطے کہ سید اسوہ یعنی پیشوا ہیں بیچ دین کے اور روایت کرتے ہیں ابن قاسم محمد رحمۃ اللہ
علیہ سے کہ جمیع امور میں اولاد مصطفےٰ علیہ السلام کو اپنے اوپر مقدم رکھو اور صدر اور بلند جگہہ پر
سادات کو بٹھاؤ اگرچہ سید جاہل ہو جان لو تم کہ صدر نشینی سے ذلیل کی عزت نہیں ہو جاتی ہے اور
صاحب عزت ذلیل نہیں ہوتا ہے نیچے بیٹھنے سے اگر تو اولاد رسول اللہ کو سبب حقارت یا عداوت
کے اوپر نہ بٹھاوے اور یا سلام نکرے تو عزت سادات میں کمی نہوجاوےگی اگرچہ یزیدوں اور
مروانیوں نے ہزار راہ تک لعنت اولاد رسول علیہ السلام پر کرائی لیکن خداوند کریم نے اپنے
قول حق مطلع الفجر میں اونکی ثنا فرمائی ہے کہ اسکی تفسیر روضہ میں ہے۔ کہ اسے ثنا ہی اوپر محمد
اور آل محمد کے اور ایسا ہے **قولہ تعالےٰ** سلام علی آل یٰسین کہ اسے سلام ہے اوپر آل محمد کے
حدیث قال النبی اربعۃ نفرًا نالہم شفیع یوم القیامۃ ولو اتو بذنوب اہل الارض المکرم
لذراتی والقاضی لہم الحوائج والساعی عند اضطرارہم والمحب لہم بقلبہ ولسانہ **ترجمہ**
اخبار الاثمار اور شرف النبوۃ میں وارد ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ چار آدمی ہیں کہ شفاعت
اونکی قیامت کے دن میں کرونگا اگرچہ تمام زمین کے رہنے والوں کے گناہ اوپر سر اپنے کے لاویں
ایک وہ شخص جو میری اولاد کی بزرگی کرے دوسرا وہ شخص جو اونکو حاجات پوری کرے تیسرا
وہ شخص جو وقت اضطرار کے اونکے کاموں میں کوشش کرے چوتھا وہ شخص جو اونکو دل اور
زبان سے دوست رکھے پس سادات ایسے گروہ ہیں کہ دوستی انکی دین ہے اور دشمنی اونکی
کفر ہے اور قرب اونکا جائے نجات اور پاکی ہے جس شخص کو نیک بخت پیدا کیا ہے اللہ نے دوستی

شناخوان اور پہچان نے والا مراتب سادات کا ہے ورنہ بدبخت ہے اور صاحب تفسیر کشاف نے کہا ہے کہ آیت لا یستوی منکم شان مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نازل ہوئی ہے اسواسطے کہ حضرت صدیق کو دوستی اولاد رسول علیہ السلام بدرجہ غایت تھی اور اسی دوستی کی وجہ سے آپ عتیق نار اور افضل اخیار وابرار ہوئے حدیث فوایدجلالیہ اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی ترجمہ فرمایا حضرت نے بزرگ رکھو میری اولاد صالحین کو واسطے اللہ کے اور فاسقون کو واسطے میرے ۔ پس فقہا متفق ہین اسبات پر کہ شرف سید کا بہ سبب تکرار فسق وفجور کے زایل نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ شرف اوسکا بسبب شرف ہمارے نبی کے ہے برخلاف غیر کے کہ شرف اوسکا ارتکاب منہیات سے زایل ہوجاتا ہے نظم شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ سادات نور دیدۂ اعیان عالم اند ✤ از عزت محمد واز حرمت علی ✤ فردا طعام بعدہ دوزخ بود کسے ✤ کا مروز از محبت شان نیست ممتلی ✤ گر خردۂ از ایشان صادر شود چہ باک ✤ نتوان بزید حرمت ایشان ز جاہلی ✤ از بہر آنکہ خواجہ کونین گفتہ است ✤ الصالحون للہ والطالحون لی ✤ حضرت نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ گوید ۔ سادات افضل اند گر وصف شان جلی ✤ اولاد مصطفےٰ و جگر گوشہ علی ✤ بر فعل شان نظر مکن اے مرز جاہلی ✤ الصالحون للہ والطالحون لی ✤ امام سلمی کہتے ہین کہ جسکو اشتیاق زیارت رسول ہو اور وہ بہ سبب کسی عذر کی زیارت حضرت سے معذور رہو تو وہ شخص باعتقاد درست کسی سید سندی کے زیارت کرلے اوس کو ثواب زیارت رسول حاصل ہوجائیگی ۔ امام محمد حسن شیبانی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ بارہا دیکھا مین نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو کہ تمام شب بیداری کرتے اور دن مین روزہ رکھتے اور بہ نیت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت امام باقر علیہ السلام جاتے اور مجاورون کو کچھ دیتے اور مقبرہ حضرت امام علیہ السلام مین جاکر جاروب کشی کرتے پس بہ سبب ایسی رعایت کے امام اعظم اور سراج عالم ہوئے لیکن زیادہ تر تعجب اون لوگون پر ہے کہ اپنے شہر مین زیارات سادات چھوڑکر اور جگہہ زیارت عمرو زید کو جاوین ۔ بیت آفتاب اندرون خانہ ماست ✤ در بدر میرویم ذرہ مثال ✤ پس عجب غفلت اور ناامیدی سعادت سے ہے حکایت ایکروز سلطان ابو اللیث نے اپنا لشکر کثیر ویکبار ہائے ملاحظہ کرکے روکر اور کہا افسوس کہ مین جنگ حضرت امیر المومنین امام حسین علیہ السلام مین شریک ہوتا اور سعادت کر اپنے جان اپنی کو اوس امام مظلوم پر فدا کرتا پس اسے ایک بزرگ اس شہر کے نے آنحضرت

دیکہا کہ آپ فرماتے ہین کہ عمرو ابن اللیث سے ہماری طرف سے بعد سلام کے کہنا کہ ہمکو تیری نیت پر اطلاع ہوئی اور تو اوسکے ثواب سے فایز ہوا کفایہ مین امام شعبی کہتے ہین کہ بعد وفات عمرو ابن اللیث کو خواب مین دیکہا اور پوچہا کہ خداوند تعالے نے تیرے ساتہہ کیا کیا سلطان نے کہا کہ بسبب اوسی نیت کے میری بخشش ہوگئی اللہ تعالے جملہ مسلمانون کو توفیق محبت خاندان نبوت کی عطا فرمائے - اور امام ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بڑے تعجب کی بات ہے اون لوگون سے کہ نماز مین تو کہتے ہین کہ بار خدایا اولاد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور باہر نماز کے اولاد رسول اللہ سے بسبب حشمت و مال وغیرہ کے تکبر اور غرور سادات سے کرتے ہین اور جو کوئی سادات مین سے اونکے پاس واسطے حاجت کے جاوے تو اوسکو جواب نہین دیتے یہہ صین خاصہ فرعون کا ہے - حکایت لکہا ہے کہ امام ابوحنیفہ سادات کے بہت توقیر کرتے تہے ایکبار ایک نے سادات مین سے خروج کیا خلیفہ عباسی پر اوسکی بیعت مین امام اعظم شامل تہے اور فتوے دیا خروج کا اور بہیجا اپنے بیٹے کو معہ ایکہزار درہم کے خفیہ اور اپنے یارون کو سادات کی تعظیم اور توقیر مین تاکید فرماتے ایکبار مجلس واعظ مین بار بار کہڑے ہوتے اور بیٹہتے تہے بعد واعظ کے لوگون نے دریافت کیا کہ آج کیا سبب تہا جو بار بار کہڑے ہوتے تہے امام ابوحنیفہ رح نے فرمایا کہ ایک لڑکا سید کا کہیلتا ہوا میرے روبرو آتا تہا جب اونکو دیکہتا تہا مین تعظیم کو کہڑا ہو جاتا تہا غرضکہ جملہ امور آداب کے سادات سے بجالاتے اور کبہی آپکو اونپر فوق نہ دیتے تہے - حکایت محقق دہلوی شیخ عبدالحق اپنے پدر بزرگوار شیخ سیف الدین علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہین کہ شیخ امان اللہ قدس سرہ پانی پتی فرماتے ہین کہ مین طالب علمون کو بیٹہکر پڑہایا کرتا تہا اور جب سادات کے بچے میرے پاس کہیلتے ہوئے آتے تو مین اٹہہ کہڑا ہوتا اور جبتک وہ کہیلتے رہتے مین کہڑا رہتا تہا لوگون نے جب اسکا سبب دریافت کیا تو کہا مین نے کہ امان کو کیا یہہ مجال اور طاقت ہے کہ اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑی رہے اور امان بیٹہا رہے - اور خود شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ بیچ خطبہ ہائے جمعہ کے ساتہہ نام سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے بیان کرتے اوس جگہہ مین کہ جہان درود شریف اوپر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل عظام اور اصحاب کرام کے ٹہیرتے ہین اسطرح پر کہ وعلی سیدنا عبدالقادر المکین الامین اسواسطے کہ موجب رضا اللہ تعالی وخوشنودی روح پر فتوح سید السادات کے ہو کتاب اربعین مین وارد ہے کہ فرمایا خواجہ عالم سید الانبیاء علیہ السلام نے کہ جو کوئی دشمن رکہے اولاد میری کو پس بہ تحقیق اوس نے دشمن رکہا مجہکو اور جو کوئی دشمن رکہے مجہکو پس بہ تحقیق اوسنے دشمن رکہا خدا تعالے کو اور دشمن خدا کی جگہہ آتش دوزخ ہے

پس جان تو اے عزیز کہ دشمن سادات بہ تحقیق دشمن رسول خدا ہے اور دشمن رسول کریم دشمن خدا ہے
تعالیٰ کا ہے اور سادات محبوب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور جو کوئی کہے کہ میں محبوب
رسول خدا کو دوست نہیں رکہتا ہون تو وہ کافر ہو جائیگا یہانتک کہ اگر کوئی کہے کہ رسول خدا
کدو کو دوست رکہتے تہے اور مین کدو کو دوست نہیں رکہتا ہون توبہی وہ کافر ہو جاوے گا۔
فتاوے ظہیری مین مذکور ہے کہ ایکروز امام ابی یوسف خلیفہ ہارون رشید کے ساتہہ کہانا
کہارہے تہے اس حالت مین ذکر کدو کا ہوا امام صاحب نے فرمایا کہ **حضرت مصطفےٰ علیہ السلام** کدو کو
دوست رکہتے تہے پس حاجب ہارون رشید نے کہا کہ مین کدو کو دوست نہیں رکہتا ہون اوسیوقت
امام صاحب نے کہا کہ اے امیر المومنین فرمائو تم کہ یہہ حاجب مذکور یا تو توبہ کرے یا کہو تو اسکی گردن
مارنے کا فتویٰ دیتا ہون مین پس حاجب مذکور فوراً تائب ہوا۔ اے عزیز ہہ توجب کہ کدو کے دوست
نرکہنے پر کفر عاید ہو جاوے تو نہ دوست رکہنے سادات سے کہ محبوب اور اولاد رسول کریم مین
بسبب اوسکے کفر ہو ویگا۔ اے عزیز جان تو کہ جو کوئی رعایت اولاد رسول علیہ السلام کی کریگا وہ یقیناً
گمراہی سے ہدایت پاویگا اور شقاوت سے سعادت کی جانب رجوع ہو گا اور جو کوئی مخالف اولاد
رسول کا ہو گا نہ کوئی نبی اوسکی رہائی کرا دے نہ ولی اگرچہ ہزار ہزار پیر اور شیخ ہو جاوین لیکن معاندان
اولاد رسول کے واسطے رہائی نہین ہے بلکہ جس پیر کا مرید معاند اولاد رسول مقبول ہو ابروز قیامت
پیر مرشد اوسکا شرمندہ ہو گا آیا نہین دیکہتا ہے تو اور ظاہر ہے یہہ بات کہ جو کوئی خاصان شاہ
سے ہو اور وہ دشمنان شاہ کی رعایت کرے یا اپنے پاس دشمن شاہ کو جگہہ دیوے تو وہ گرفتار بلا مین
ہو جاتا ہے **حدیث** حرمت الجنۃ علی من ظلم اھل بیتی واذانی عترتی۔ کشاف وشرف النبوۃ
مین حدیث ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ حرام کی گئی جنت اوپر اوس شخص کے کہ جس نے ظلم کیا اوپر اہل
بیت میری کے اور آزردہ کرنا میرے ساتہہ آزردہ کرنے قرابتون میری سے ہے یعنے جسنے میری اولاد کو رنج
دیا اوس نے مجہکو رنج دیا **سوال** معنے ایذا کے کیا ہین **جواب** ایذا عبارت ہے آزردہ کرنے
کیلئے اور رنج دینا اور ناخوش کرنا اور ایذا عام ہے برابر ہے کہ اوسکو مارے یا برا کہے یہانتک
کہ اگر مجلس سے اوٹہے اور خاک اسطرح جہاڑے کہ اہل مجلس پر پڑے یہہ بہی ایذا مین داخل ہے یا کسی
کی بیٹی یا غلام یا زوجہ کو ایذا دی تو وہ بہی ایذا پدر و مالک و شوہر مین داخل ہے یہانتک کہ اگر
پیاز کہا کر مجلس مین جا دے اور اہل مجلس اوسکی بو سے پریشان ہون یہہ بہی ایذا ہے پس ساتہہ
تعریف اسکے یہہ بات ثابت ہے کہ ایذاء اہل بیت ایذاء رسول خدا ہے پس ایذاء امام حسین علیہ السلام

اولاد رسول کریم و علیؓ و فاطمہؓ علیہم السلام ہے اور ایذا اونکی کفر ہے اور ایذا دہندہ اون کا مستوجب عن[illegible] ہے اسبابین بہت حدیثین وارد ہین **حکایت** ملک العلماء دولت آبادی کہتے ہین سلطان شمس الدین کے پاس ایک جوگی کیہسال آیا کرتا تہا اور سلطان اوسکو ترغیب اسلام کی دیا کرتے تہے ایک روز جوگی نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر تہے یا ملک سلطان نے کہا کہ بشر تہے جوگی نے کہا کہ اونکی اولاد ہوگی تو لائق سجدہ اور ایمان کے ہوگی سلطان نے کہا کہ آنحضرت علیہ السلام کے دو فرزند اصحاب دو گیسو اون کے مشہور ہین کہ اونکو سید کہتے ہین پس جوگی نے نعرہ مارا اور کہا کہ بادشاہ ہمکو ایسے شخص کے دین مین آنے سے شرم اور عار آتی ہے معلوم ہوا کہ بعد انہون کے حقیر تہے کہ جس کی اولاد ایسی ذلیل ہو کہ آدمی اون سے تکبر کرین اور وہ ہماری رکاب مین جاوین ای بادشاہ جبکہ تمہارے پیغمبر کی اولاد ایسی خوار اور ذلیل ہو تو تجہکو دعوے خلافت انہون کے حرام ہے اسے بادشاہ قیاس کر اس بات پر کہ اگر کوئی اولاد بادشاہ کو ایسا خوار اور ذلیل کرے تو بادشاہ اوسے جنگ پر مستعد ہو جائیگا اسے بادشاہ ہماری قوم مین زناردار برہمن لوگ ہین حالانکہ ہمکو اون کی خلافت اور نیابت بہی نہین ہے مگر تاہم اگر کوئی اونکو مارے یا رنج دیوے تو ہم اوسکا مغز سر سے اوسکے نکال لیوین اور اوسکو اسقدر ماریں کہ شہرت ہو اسے بادشاہ تو میری چار باتونکو اختیار کرے تو ایمان میرا اور خلافت تیری درست اور راست ہے وگرنہ ایسے اسلام سے کفر اونکا فرض بہتر ہے۔ اول یہہ کہ انعام اور اکرام سادات کے حق مین اختیار کر کہ احتیاج سے فارغ البال ہون تاکہ کوئی اونکو اہانت سے نہ دیکہے تو گویا تو نے بہی حق خلافت جد اونکے کا ادا کیا دوم یہہ کہ جاگیر اونکو عطا کر کہ اوسکی وجہ سے حاجت اونکی پوری ہو سویم یہہ کہ علماء بدخصلت فتوے اس امر کا نہ دیوین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند نہین تہا ایسا نکرین چہارم یہہ کہ علماء دین سے تاکید کر کہ جہوٹا فتوے نہ دیا کرین اور حق تلفی نکرین۔ اور اگر تجہکو یہہ چار باتین میسر نہین ہین تو دین جد اون کے کا چہوڑ دے اور کفر اختیار کر تاکہ تو اونکے حق مین گرفتار رنج ہے اور لوگ تجہکو طعن و تشنیع نکرین پس بعد اوسکے وہ ہندو جوگی کلمہ پڑہکر مسلمان ہوا اور بسبب برکت در رعایت اولاد رسول علیہ السلام کے اولیا اللہ سے ہوا اور بعد اسکے سلطان شمس الدین التمش انار اللہ برہانہ نے سادات کو معظم اور مکرم جانا اور سید السادات سید بار[illegible] غزنوی کو دربار عام و خاص مین اپنے بٹہاتا اور سید قطب الدین کو داہنی جانب اپنے بٹہاتا تہا اور بارہا سید غزنوی سے کہتا تہا کہ مین ایک ترک عجمی ہون بہ طفیل جد تمہارے [illegible] یہہ بادشاہت ملی ہے اور تم فرزند رسول مقبول ہو مجہکو بروز قیامت

اپنے ہاتھ سے چھوڑنا اور اسے بار خدایا ہدایت کر اور توفیق دے تو مسلمانوں کو کہ اولاد رسول
کریم کی توقیر اور بزرگی کرین **حکایت** سلطان عمرو ابن اللیث بادشاہ عجم مجلس اپنے مین سادات
کو سیدہی جانب اور فقہا کو بائین جانب بٹھایا کرتا تھا ایک روز سلطان کے پاس ایک دانشمند شخص
پیس آیا اور سلطان سے معانقہ کرکے سادات کے برابر جا کر بیٹھا سلطان نے اوس سے کہا کہ اسوقت
اشرف الناس کون ہین اوس نے کہا کہ سادات اور فقہا ہین سلطان نے کہا کہ لڑکا ہے میرا اوسکو
اختیار کرتا ہون کہ وہ فقیہہ ہو جاوے اوس شخص نے کہا کہ مین اوسکو بعد چند سال کے فقیہہ بنا دونگا
پھر سلطان نے کہا کہ دوسرے بیٹے اپنے کو مین یہہ چاہتا ہون کہ وہ سید ہو جاوے تاکہ دونون
شرف میرے خاندان مین آجاوین اوسوقت اوس دانشمند نے کہا کہ اے بادشاہ یہہ شرف سادات
اصلی اور نسبی ہے یہہ حاصل نہین ہو سکتا ہے کسب سے اور سادات لوگ حیات اور ممات اور حشر اور قبر مین
افضل ہین بسبب فضل نبی علیہ السلام کے اور شرف علم اور زہد کسبی اور عملی ہے ہر وقت حاصل ہو سکتا
ہے اور جب ترک کر دیوے تو ہو جاوے جیسا کہ تھا پس سلطان نے اوسکو اپنی مجلس سے نکلوا دیا
اسوجہ سے کہ اوس نے اپنا مرتبہ نہ پہچانا اور بالائے سید کے بیٹھا تھا **تفسیر کشاف** مین ہے کہ ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آل ابراہیم سے ہین اور حضرت امام حسن وحسین علیہما السلام اولاد پیغمبر
ہمارے سے ہین تو بس حسنین علیہما السلام بھی آل ابراہیم ہوئے **حدیث** مشارق مین ہے کہ فرمایا
آنحضرت نے کہ خدا تعالے نے بزرگ کیا کنانہ پسر اسمعیل علیہ السلام کو اونکی سب اولاد سے اور بزرگ
کیا قریش کو دیگر پسران کنانہ سے اور ہاشم کو قریش سے اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو بنی ہاشم سے پس اولاد فاطمہ علیہا السلام بھی بنی ہاشم سے افضل ہین بسبب فضل رسول ہمارے کے
حدیث قال النبیؐ الحسنؑ والحسینؑ فاضلان فی الدنیا والآخرۃ ثم ابوہما خیر منہما ترجمہ
شرف النبوۃ مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ حسنؑ اور حسینؑ بہتر ہین سب سے دنیا مین اور آخرت مین اور
ماں باپ اون کے آنسے افضل ہین۔ اور نہین روا ہے سوائے اولاد مصطفے علیہ السلام کے کسی شخص کو
کہ آنحضرت کو کہ اب اور یا جد کہے جیسا کہ اولاد اپنے باپ کو کہتے ہے پس یہہ بھی دلیل ظاہر ہے
اوپر فضیلت اولاد رسول اللہ کے تمامی مردمان پر جبکہ یہہ آیت **قولہ تعالے** لا تجعلوا دعاء
الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا نازل ہوئی تو حضرت فاطمہ علیہا السلام نے عرض کیا کہ مین آپکو
کیا کہکر پکارون پس فرمایا آنحضرت نے کہ تو مجھکو یا ابی اور یا ابت کہکر پکارا کر چنانچہ حسنین علیہما
السلام آنحضرت کو ہمیشہ یا ابی اور یا ابت کہتے تھے اور تمام صحابہ حضرت حسنؑ وحسینؑ کو ابن رسول اللہ

نقشبندیؒ نے اور کہا ہے کہ علما اور صلحا کے حق مین اگرچہ آیات اور حدیثات فضل مین نازل ہوئی ہین
لیکن نص صریح شمائی اسکے نہین اگلے حق مین نازل ہین بخلاف سادات کے کہ انکے فضل مین نصوص کثیرہ
نازل ہین لیکن یہہ برائی اور ترجیحات سادات کے کوئی نص صریح اور حدیث صحیح مذکور نہین ہے اور
آنحضرت نے سادات کو برابر قرآن مجید کے فرمایا تاکہ جانا جاوے شرف انکا جیسا کہ آیات قرآنی
کو فضل تمام کتب پر ہے ایسے ہی سادات کا فضل بسبب فضل رسول اللہ کے تمامی مخلوق پر ہے سوائے
خلفاء اربعہ کے۔ **فائدہ** خلفاء کے فضیلت آل رسول پر علماء سلف نے عقیدہ اہل سنت وجماعت
مین بلا دلیل مقرر کی ہے اور سلف کی کیفیت بحث افضل البشری مین درج ہے دیکھو۔ جیسے کہ دیگر
کتب کو قرآن پر فضیلت نہین ہے ایسے ہی سید پر کسیکو تفضل نہین ہے۔ عالم اپنے قبیلہ پر فاضل
ہوتا ہے اور انس بیچ انس کے اور جن بیچ جن کے اور حجام بیچ حجام اور سید اوپر جمیع قبایل کے
بسبب شرف نبی علیہ السلام کے افضل ہے **حدیث** شارق اور مصابیح اور شرف النبوة مین
محدثان سلف اور خلف نے بالاتفاق کہا ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ مین تم مین دو چیزین
نفیس اور عزیز چھوڑتا ہون ایک کتاب اللہ اور دوسرے اپنی اولاد محفوظ رکھو انکو اگر تمسک
کروگے ساتھ انکے تو گمراہ نہوگے بعد میرے۔ اور یہی مشکوة اور ترمذی مین مذکور ہے **حدیث**
کہ ستارہ امان ہے واسطے اہل آسمان کے اور اہل بیت میری امان ہے واسطے اہل زمین کے اور جب
ستارہ نہ رہینگے تو قیامت قایم ہوگی اور جب اہل بیت نہ رہینگے تو قیامت قایم ہوگی **حدیث**
قال النبی علیہ السلام یا ابا رافع ان اللہ حرم الصدقة بمحمد وآل محمد فانما ہی اوساخ الناس وعوضہم
منہا خمس الخمس من الغنیمة فی المحیط وشرح الہدایہ **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نے کہ حرام کیا اللہ
تعالے نے محمد پر اور آل محمد پر کہ صدقہ میل ہے آدمیونکا اور عوض صدقہ مین خمس اہلبیت مقرر
کیا مال غنیمت سے چونکہ صدقہ مال زکوة کا ہے اور مال زکوة بمنزلہ پانی مستعمل اور ریم کے ہے
پس یہہ حق سادات پاک لوگونکے ریم ناپاک آدمیونکا کیونکر درست ہوتا پس لفظ آل سے کل
اہل مذہب اسلام مراد ہوتے تو صدقہ کل امت پر حرام ہوتا اسلیے ہی کہا گیا ہے کہ آل دو قسم
پر ہے مجازی اور حقیقی پس حقیقی پر صدقہ حرام ہے اور مجازی پر نہین۔ حضرت شیخ اجل شیخ الاسلام
لکھتے ہین کہ سوائے سادات کے کسیکو نہین پہنچتا ہے کہ آپکو اشرف کہلاوے اس واسطے کہ اولاد رسول علیہ
السلام اعرف اور اشرف ترین انسانونکی ہین **بیت** ز فرزندان چو فرزندان زہرا درین
ایام دیگر نیست والا ۔ **نظم ملک العلماء دولت آبادی گوید** ۔

در صفت فضیلت اولاد مصطفیٰ و بہر صفت شادیہ محشر زرشتہ اند؛ منشور محبت زہرا و آل احمد برما
کو اکب انور برافروختہ اند؛ در حضرتے کہ بر سعادت بے طوار کبریاست؛ بر نام اہلبیت پیمبر نوشتہ
اند؛ و بیت کسے زیب بنایت کرد ده دلش و بہ محبت اولاد مصطفیٰ است؛
سوال سادات کو اہلبیت کہاں سے کہتے ہیں **جواب** بحدیث صریح اور بہ آیہ اہل البیت [illegible]
تفسیر کشاف میں بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی ندع
ابناءنا تو نکلے آنحضرت صلوٰۃ اللہ علیہم ایک چادر سیاہ پہنے ہوئے پس آئے حضرت حسن و حسین اور
فاطمہ و علی علیہم السلام پس داخل کیا انکو اوسی چادر میں اور فرمایا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس
اہل البیت اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ فرمایا آنحضرت واسطے علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام
کے ھؤلاء اھل بیتی کہ یہہ ہیں اہلبیت میری اور شرف النبوۃ میں وارد ہے کہ حضرت لبیح
خادم رسول اللہ کہتے ہیں کہ ہر صبح کو رسول خدا صلعم بعد نماز فجر کے اوپر دروازے حضرت فاطمہ
کے تشریف لاتے اور یہہ فرماتے الصلوٰۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس
اہل البیت اور شیخ الشیوخ کہتے ہیں کہ یہہ آیت ازواج نبی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی
لیکن سب صحابہ رضی اللہ عنہم سوائے ابن عباس رضہ کے یہہ کہتے ہیں کہ یہہ آیت نازل ہوئی خاص
حضرت رسول اللہ و علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کے حق میں اور قول اکثر کا راجح
ہوتا ہے پس حاصل یہہ ہے کہ لفظ اہل بیت عیال اور اطفال اور ازواج وغیرہ سب کو شامل ہے لیکن
جبکہ پیغمبر علیہ السلام نے تصریح کر دی ہے تو اور لوگ اس آیت کی رو سے اہلبیت ہونے سے ساقط
ہوگئے اور نہیں ہے گنجایش غیر کو کلام رسول پاک میں پس یہہ آیت خاص بیچ حق مصطفیٰ اور
علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہے **قولہ** طٰہٰ ما انزلنا کتاب دُرر معین
وارد ہے کہ اسکے طہارت اولاد رسول علیہ السلام مراد ہے اور وکونوا مع الصادقین
یعنے اے محمد و اولاد محمد پس اولاد رسول اللہ بحکم نص صادق ہیں اور صادق کاذب نہیں ہوتے
ہیں پس قیاس اولاد مصطفیٰ علیہ السلام کا اولاد غیر پر نہیں ہوسکتا ہے اسواسطے کہ کفش
رسول اللہ سے عرش کو فخر ہوا ہے پس انکی اولاد کا کیا مرتبہ ہوگا۔ **سوال**۔ سادات
انکو کیوں کہتے ہیں۔ **جواب** بسبب نص صریح اور حدیث صحیح کے کہ حضرت ابو القاسم
بن محمد بن صدیق نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اس حدیث کو حدیث قال النبی علیہ السلام
یا علی ابناء حسن فاطمۃ سادات لانہا بضعۃ منی و انا سید فہم سادات ونزاد فی غیرہ

انا سید ولد آدم و فاطمہ سیدۃ النساء و الحسن و الحسین سید اشباب اهل الجنۃ
ترجمہ فرمایا آنحضرت نے اسے علی دونون فرزند تیرے جو کہ فاطمہ سے ہین سردار امت میرکے
ہین اسواسطے کہ فاطمہ جگر گوشہ میرا یکہ ہے اور مین سردار کل اولاد آدم کا ہون اور حسن اور
حسین سردار ہین جوانان اہل جنت کے **سوال** سادات کو خونداہ کیون کہتے ہین ۔ **جواب**
امیر المومنین حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ علیہ السلام امیر کلاہ اور امیر خرقہ اور استاد تمام علوم
کے ہین اور مرید اور شاگرد موالی ہوتے ہین اور حضرت فاطمہؓ علیہ السلام خاتون جنت کے
گہر مین آزادی امت اور بخشش امت کی مقرر ہے اور امت موالاۃ سے ہین پس سادات لوگ
خونداوہ امت ہین **حدیث** شرف النبوۃ قال النبی علیہ السلام یا علی اول من یدخل الجنۃ انا و
انت و فاطمہ و الحسن و الحسین قال یا رسول اللہ محبونا قال من ورائکم **ترجمہ** فرمایا آنحضرت
نے کہ اسے علی اول بہشت مین مین اور تو اور فاطمہؓ اور حسنؑ اور حسینؑ داخل ہوئینگے پہر حضرت
علی نے کہا کہ یا رسول اللہ عورات اور فرزندان ہمارے پس فرمایا پیچہے تمہارے ہوئینگے
سوال تاویل حدیث یہہ ہے کہ جو کوئی اولاد رسول سے ساتھہ ایمان کے ہو وہ داخل جنت
ہوگا ۔ **جواب** مقلد کو تاویل حدیث حرام ہے بلکہ مجتہد کو بہی تاویل روا نہین ہے
اسواسطے کہ قول مصطفے علیہ السلام مین تردد ہو جائیگا اور بشارت نرہیگی اسواسطے کہ
بشارت احتمال سے مبرا ہے اور قول نبی علیہ السلام سچا ہے جیسا کہ فرمایا ہے وہ ہی ہوویگا
سوال حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو فرمایا کہ عمل صالح کرو اور بچا
اپنے کو آگ دوزخ سے **جواب** یہہ حدیث ابتدای اسلام کی ہے اور منسوخ ہے بحکم آیت شفاعت
اور بحکم تطہیرا ۔ اور چند احادیث رسول خدا سے **بیان منشور سادات فاطمہ**
علیہ السلام تفسیر بخاری مین وارد ہے کہ جب آیت مباہلہ ندع ابناءنا الخ نازل ہوئی تو حضرت
مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک کملی خطط سر پر ڈال کر نیچے اوسکے بیٹھے اور شاہ مردان
مرتضے علی اور فاطمہؓ زہرا اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام کو پاس اپنے بٹھایا اور جب آپ مباہلہ
سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام نے آنکر کہا کہ اے محمد جو لوگ کہ مباہلہ مین ساتھہ تمہارے
تھے خدا تعالے کا حکم اونکی نسبت یون ہے کہ اونکے سر پر منشور کرون مین تاکہ لوگ انکو عزیز اور
مکرم رکہین پس جبرئیل علیہ السلام نے دو جعد رسول خدا کے سر پر بنائے اور قینچی اوس مین
دیئے اور تین انگشت بال چہوڑ کر مہر کی اسکے بعد مصطفےٰ علیہ السلام نے اوپر سر شاہ مردان علیؑ

مرتضےٰ اور فاطمہ زہرا و حسن و حسین علیہم السلام کے دو دو وجد بنائے اور فرمایا بہشت بہی
واسطے تمہارے اور اولاد فاطمہؓ کے پس حضرت جبرئیل آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں
نے بہی سابقہ میں آپکی موافقت کی ہے اور خادم تمہارے گہر کا ہون اسطرح کہ لڑائی مین حضرت
علیؓ کی مدد کی ہے مین نے اور بیبی فاطمہؓ کے ساتھ چکی پیسی مین نے اور گہوارہ مین حسنؑ اور حسینؑ
علیہ السلام کو مین نے جہلایا ہی پس مجکو بہی اہل خاندان اپنے سے قبول فرمایئے اور میرے سر پر
بہی وجد کیجیئے تاکہ ملائک اعلیٰ مجکو بہی اہل تمہاری سے جانین پس اسی جگہ سے دعا الہی بموجب
خمسۃ النبی سادسہم پس رسول خدا نے وجد ہا بنائے **ابیات** مرا شفیع تنم پنجتن بسندہ بود
کہ روز حشر بدان پنجتن رسانم تن ✤ نبی و دختر و داماد برگزیدہ پسر ✤ محمد و علی و فاطمہ حسین و
حسن ✤ روایت ہے کہ جہالی بیت ابوطالب نے کہاکہ اے رسول خدا علیہ السلام ہے مکہ
ہمارے پاس تو دیکہا مین نے کہ اوسکے سر پر چار گیسو یافتہ تہی اور ابوالقاسم محمد بن صدیق اپنے
تاریخ مین لکہتے مین اور متواتر یہہ حدیث کہ فرمایا رسول اللہ نے علیؓ سے کہ کرے کوئی منشور بغیر نسب
میری کے اور فرزندان تیرے جوکہ اولاد فاطمہؓ سے ہین تو گویا اوس نے گواہی دی اوپر زنا مادر
اپنی کے اور آخرت مین مستوجب آتش دوزخ اور دنیا مین مستوجب لعن ہوگا پس حاصل
اوسکا یہہ ہے کہ جو کوئی منشور کرے بغیر سادات کے تو وہ منافق اور ملعون ہے اور نہوگی شفاعت
قیامت مین بیچ حق اوسکے **سوال** سادات کو اولاد رسول علیہ السلام کسواسطے کہتے ہین
جواب اسواسطے کہ بحکم حدیث اور اجماع سلف اور خلف کے نسب سادات رجوع کرتا ہے
ساتہہ مصطفےٰ علیہ السلام کے **سوال** سادات کو آل رسول علیہ السلام کسواسطے کہتے ہین۔
جواب آل حقیقی وہ ہے کہ جو رجوع کیا جائے طرف اوسکے نسب اوسکا اور امت صالحین
پر اطلاق لفظ آل کا مجازی ہے اور اولاد حضرت فاطمہ علیہ السلام بموجب حدیث کے آل حقیقی
رسول خدا کے ہے اور اوپر اسکے اتفاق اجماع و علمار کا ہے جیساکہ سید کو آل نبی کہتے ہین اور
بعض نے کہا ہے کہ سید کو اسواسطے آل رسول مقبول کہتے ہین کہ حضرت علیؓ مرتضےٰ اور حضرت
محمد مصطفےٰ علیہ السلام ایک قبیلہ اور نسب سے تہے **بیت** ز فرزندان چو فرزندان زہرا
درین ایام دیگر نیست والا ✤ **سوال** کیا سبب ہے کہ باوجود حکم قرآن اور احادیث رسول
علیہ السلام تاکیدی کے مسلمانون مین رواج محبت اور تعظیم اولاد رسول علیہ السلام جیساکہ
چاہیے نہین ہے بلکہ بعض ما اہل سادات کو حقارت کی نگاہ سے دیکہتے ہین **جواب** اول یہہ ہے

کتب قدیم اور تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر احادیث اس بارے مین وارد ہوئی تھین
اونکو بادشاہان قوم بنی امیہ اور عباسیون نے کہ وہ دشمن اولاد رسول خدا کے تھے پوشیدہ کیا اور اختلاف
مین ڈالدیا اور اگر کسی محقق علما و منصف طبع نے اونکو ظاہر بھی کیا تو لوگون نے کثرت کے طرف عمل کیا
نہ ایک دو کے قول پر۔ دوم یہہ کہ بعد واقعہ حادثہ کربلا کے اولاد رسول علیہ السلام مین سے دو چار شخص
باقی تھے سو اونپر بھی بجائے تعظیم اور محبت کے ظلم اور جور ہوتا تہا۔ سوم سلطنت بنی امیہ مروانی اور
عباسیونکی پانسو برس تک باقی رہی اس عرصہ مین جسقدر سادات کی نسل مین کثرت ہوئی تہی وہ بسبب
دشمنی قدیم بادشاہونکے بعضے سادات پوشیدہ رہے اور بعضون نے غیر ملکون کے راہ لی اور وہان جاکر
لقب شیخ سے مشہور ہوئے مانند حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ و دیگر حضرات کہ شیخ کے لقب کو مشہور
تھے اور بعضے سادات جو ظاہر مین باقی رہے اونکو بادشاہون نے کوئی نکوئی جرم لگاکر قتل کروادیا اور
اگر کوئی شخص اونکی سفارش کرتا اور تعظیم اور محبت سے نام لیتا تو وہ بھی مروادیا جاتا تہا لیکن دو چار
بادشاہ کہ محب اہلبیت رسول علیہ السلام تھے مانند عمر بن عبد العزیز و مامون رشید و واثق باللہ و امیر
تیمور وغیرہم ایسے بھی ہوئے ہین کہ جنہون نے سادات کی رعایت کی اور محبت اور تعظیم سے پیش آتے تھے
یہہ اونہین کا طفیل ہے کہ آج ہم سادات کو اولاد رسول علیہ جانتے ہین اللہ تعالے ہمکو اور سب مسلمانون
کو محبت اور تعظیم اولاد رسول کو ہمیں سرگرم رکھے تاکہ بروز حشر رسول خدا صلعم سے شرمندہ نہون۔

باب ہفدہم در بیان اولاد امام حسن مجتبےٰ علیہ السلام

حضرت امام حسن علیہ السلام نے یکے بعد دیگرے نو نکاح کئے تھے اور اولاد مین بھی مورخان نے اختلاف
کیا ہے کوئی بیس[۲۰] اور کوئی پندرہ[۱۵] اور کوئی گیارہ[۱۱] کا قایل ہے اور گیارہ یہہ ہین۔ زید[۱] و حسن[۲] و عمر[۳]
و عبد اللہ[۴] و قاسم[۵] و حسین[۶] و عبد الرحمن[۷] و طلحہ[۸] و اسمٰعیل[۹] و حمزہ[۱۰] و یعقوب[۱۱] اور جو پندرہ کہتے ہین وہ چار
یہہ ہین۔ محمد[۱۲] و ابو بکر[۱۳] و جعفر[۱۴] و عبد اللہ[۱۵] ثانی ہین اور اسیطرح لڑکیون مین اختلاف کیا ہے کوئی سات
اور کوئی پانچ اور کوئی ایک کا قایل ہے لیکن ایک لڑکی کی سند یہہ ہے کہ وہ حضرت فاطمہ ہین والدہ امام
محمد باقر علیہ السلام کی لیکن یہہ بات مشہور ہے کہ آپکے بعد صرف دو صاحبزادون سے نسل جاری ہے —
حضرت زید و حسن مثنی چنانچہ کثرت سادات حسنی اور بزرگی اور عزت انکی تمام روئے زمین پر مشہور ہے۔
اور حضرت زید کا نام ابو الحسن تہا اونکے فرزند حسن بن زید ہین اور کنیت ابو محمد ہے اور امامت مدینہ
طیبہ کی آپکے تعلق تہی ان کے سات فرزند تھے ایک ابو محمد قاسم دوسرے ابو الحسن علی تیسرے ابو طاہر
زید چوتھے ابو اسحاق ابراہیم پانچوین ابو زید عبد اللہ چھٹے ابو الحسن اسحاق ساتوین ابو محمد اسمٰعیل منجملہ انکی

چار کے اولاد تھوڑی ہوئی وہ ایک اسحاق ہیں انکی نسل میں قبیلہ خطیبان ہے دوسرے زید انکی نسل
مین نہر طاہر میں قیسیہ ہے تیسرے عبداللہ انکی بھی اولاد کم ہے چوتھے ابراہیم انکی اولاد بلاد دمشق میں بہت ہے
لیکن جنکی اولاد بہت ہے وہ پانچ ہیں ایک اسمٰعیل انکو داعی الکبیر اور داعی الاول کہتے ہیں یہ حضرت ایک
مدت تک طبرستان کے بادشاہ رہے اور نسل انکی بہت ہے اور دوسرے علی کہ جنکی اولاد میں امام حسن
ہیں اور تیسرے قاسم ہیں کہ انکے فرزند عبدالرحمن شجری اور محمد بطحانی ہیں اور بطحانی کی نسل بہت ہے
سید مرتضیٰ ابوالحسن احمد و سید ناطق اور [illegible] بن بطحانی کے نسل میں ہیں اور شجریون کا بھی بہت بڑا گروہ ہے
محمد [illegible] اور حسین [illegible] بن محمد شجری کی نسل سے ہیں۔ اور دوسرے حسن مثنیٰ بن امام حسن
بہت جمیل اور شکیل تھے حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی ایک دختر فاطمہ نامی سے نکاح کردیا تھا اس
سبب سے انکی اولاد حسنی و حسینی کہلاتی ہے اور آپ کے تین فرزند پیدا ہوئے ایک عبداللہ محض دوسرے
ابراہیم غمر تیسرے حسن مثلث حضرت حسن مثلث کی کنیت ابوعلی ہے آپ اپنے زمانہ کے اکابر میں سے
تھے اور ابوالحسن علی عابد آپکے فرزند ہیں اور علی عابد کے بیٹے حسین شہید صاحب فخ ہیں۔ اور حسین نے
زمانہ خلیفہ ہادی عباسی میں ١٦٩ ہجری ہادی پر خروج کیا اور بہت جماعت سادات اور مکہ کے لوگوں نے
حسین کا ساتھ دیا اور مدینہ میں عامل ہادی سے جنگ ہوئی اسکے بعد مقام فخ میں جنگ ہوئی اور بہت اکابر شہید
ہوئے اور سو سے زیادہ سر حسینیوں کے اور اہل مدینہ طیبہ کے ہادی کے روبرو گئے ہیں واقعہ فخ میں
طائف کے قریب ہوا اور حسین اور سادات انکی ہمراہی سب شہید ہوئے امام محمد تقی علیہ السلام نے کہا ہے
بعد قتلیہ کربلا کے کوئی واقعہ اس جنگ سے زیادہ بھاری اہلبیت پر نہیں گذرا۔ **بیان ابراہیم**
غمر بن حسن مثنیٰ علیہ السلام انکی کنیت ابواسمٰعیل ہے اور بہ کثرت سخاوت اور شجاعت
کے غمر نام رکھا گیا یہ حضرت [illegible] اپنے جد بزرگوار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے آپ نے
١٤٥ ہجری میں خلیفہ منصور عباسی پر خروج اور حملہ کیا آپکے ساتھ انبوہ خلائق جم غفیر اور بڑا کابر لوگ تھے
لیکن آپ گرفتار ہوئے اور قیدخانہ منصور میں وفات پائی اسوقت عمر انکی نناوے برس کی تھی اور اولاد
انکی حسن سے جاری ہوئی اور بڑی بڑی انکی نسل میں ہوئے چنانچہ سید تاج الدین جعفر اور سید
ابراہیم طباطبا اور اونکی اولاد ہیں اور لقب طباطبا جاری رہا اور مدینہ طیبہ اور مصر وغیرہ
میں انکی نسل ہے۔ **بیان عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ علیہ السلام** محض یعنی خالص
یعنی خلاصہ و نسل کہ آپ امام حسن اور امام حسین کی اولاد سے ہوئے اور آپ بہت خوبصورت تھے اور
توم [illegible] شیخ وقت تھے انکی نسل چھ صاحبزادوں سے جاری ہوئی محمد و ابراہیم و موسیٰ و [illegible]

و سلیمان و ادریس لیکن ادریس کی اولاد ادریس بن ادریس سے جاری ہے اور سلیمان کے فرزند محمد کی اولاد مغرب میں تھے اور یحیٰی کو صاحب دیلم کہتے تھے اونھوں نے گیلان کو تروج کیا اون کی اولاد بہت ہے۔ اور موسیٰ جون ان کی کنیت ابو الحسن تھی اور والدہ تے اس وجہ سے کہ آپکا رنگ سیاہی مائل تھا آپکا لقب جون مرکہا تہا اور آپ کی نسل آپکے دو فرزند وں سے جاری ہا ہوئی اول عبداللہ کہ جد شیخ عبد القادر کے تھے اور ہارون رشید خلیفہ نے چا ہا تہا کہ اونکو ان ولی عہد بناوے لیکن آپ نے انکار کیا اور آپ بہاگ کر جنگل میں جا رہے اور اسی جگہ آپ نے وفات پائی چونکہ آپکی نسل مین بڑے بڑے اکابر سادات سے ہوئے جیسے حضرت سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ جیلانی میں اے۷۱ہجری مین پیدا ہوئے اور وفات آپکی ۵۶۱ ہجری میں ہوئی آپکا نسب یون ملتا ہے حضرت سید عبد القادر ابن ابی صالح ابن عبد اللہ ثانی ابن موسے جون ابن عبد اللہ محض ابن حسن مثنےٰ ابن امام حسن ابن علی علیہم السلام اور آپ کے بارہ فرزند ہوئے اور سب عالم اور کامل تھے سب سے بڑے بیٹے سید عبد الوہاب معروف بہ عبد الرزاق تھے۔ دویم ابراہیم کہ جنکی نسل ابراہیم یوسف اغی نمر سے جاری ہوئی اور امیر یوسف اور ابو جعفر حاکم یمامہ اور بنو حمیدان اون کی نسل میں ہے۔ لیکن ابراہیم قتیل بن عبد اللہ محض اون کی کنیت ابو الحسن تہی اور قوت اون کی اسقدر بیان کی ہے کہ وہ بھاگتے ہوئے شتر کی دم پکڑ لیتے تھے اور اسکو آگے نجانے دیتے تھے اور آپ اکابر علماء سادات میں سے تھے اور آپ نے شب دوشنبہ غرہ رمضان ۱۴۵ ہجری میں بمقام بصرہ خروج کیا اوپر منصور خلیفہ عباسی کے اور بہت سے اکابر علماء نے مانند امام اعمش اور امام عباد بن منصور وغیرہ نے آپ کے ہاتھہ پر بیعت کی اور صحیح طور سے یہہ بات معلوم ہوئی ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بیعت میں شامل تھے اور اوس کی معاونت اور نصرت پر فتوے دیا تہا اور فرزند اپنے حماد کو بھی معہ چار ہزار درم کے آپکے پاس روانہ فرمایا اور خط بھی لکھا کہ مین بوجہ سنبھالنے مستورات اور امانات مردمان کی کہ جو میرے پاس امانت ہے حاضری سے معذور ہون ورنہ مین بھی آپکے پاس پہنچتا اور شریک ہوکر مدد کرتا۔ مگر اتفاق سے وہ خط خلیفہ منصور کے ہاتھہ لگا اور اوس نے اسبات پر ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے غصہ ہوکر اونکو ایذا دی کہ جسکے وجہ سے قید خانہ مین آپ نے وفات پائی اور یہہ بھی لکھا ہے کہ جب ابراہیم شہید ہوگئے تو اون کی والدہ امام اعظم کے پاس گئیں اور فرمایا کہ تونے میرے فرزند ابراہیم کو خروج کا فتوے دیا اور وہ گیا وہان اور مارا گیا امام اعظم نے کہا کہ کاش مین تمہارے فرزند کی جگہہ ہوتا تو بہتر تہا القصہ خلیفہ منصور دوانیقی کے

لشکر سے مقاتلہ ابراہیم کے لشکر کو شکست ہوئی اور لوگ بہاگ گئے ایسی حالت میں حضرت
ابراہیم کی پیشانی مین ایک تیر لگا اور اوس کے صدمے سے آپ شہید ہوئے مقام باخمرے مین
کہ قریب کوفے کے ہے۔ اور نسل آپ کی اونکے فرزند حسن سے جاری ہوئی اور بنو الارزق اور
صاحب خاتم اور بنو رزق اللہ ملقب بخندقیین اون ہی کی نسل سے ہین۔
یعنی محمد بن عبد اللہ محض صاحب نفس زکیہ اونکی تہے اور اونکو ابو القاسم بہی کہتے تہے اوس وقت کے اکابر
لوگون نے انکا لقب مہدی دیا تہا اسواسطے کہ نام اونکا محمد اور کنیت ابو القاسم اور والد اون کے
بزرگوار کا نام عبد اللہ تہا کیونکہ ایک حدیث جو مشہور ہے کہ مہدی میری اولاد مین سے ہوگا
اور نام اوسکا نام میرا اور نام اوس کے باپ کا میرے باپ کا نام ہوگا اور دوسری روایت مین ہے
کہ کنیت اوسکی کنیت میری ہوگی اور بڑے بڑے لوگ بنی ہاشم اون سے منتظر ہوتے تہے۔ اور
شاہ صاحب اپنی جد بزرگوار سے نقل کی ہے کہ وہ یعنے محمد چہار سال اپنی مان کے شکم مین رہے۔ اور
جب پیدا ہوئے تو دونون مونڈہون کے درمیان ایک سیاہ تل برابر بیضہ مرغ کے تہا غرضکہ آپنے
خروج کیا مدینہ طیبہ مین خلیفہ منصور عباسی پر ۱۴۵ہجری مین اور اہل مدینہ اون کے ہمراہ ہوئے
اور خندق کہودی اوس جگہ کہ جہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہودی تہی واسطے جنگ کے
اور امام مالک رحمۃ اللہ عنہ نے فتوے دیا واسطے جنگ خلیفہ منصور عباسی پر اور آدمیون کو
حکم دیا کہ مددگاری اور یاری دین اور ہمراہی نہ چہوڑین محمد کے غرضکہ نوبت پہونچی جنگ کی
یہانتک کہ محمد بن عبد اللہ اور سادات اور یاران اونکے شہید ہوئے۔ اور منصور نے اہلبیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جماعت کو قتل کیا اور ایک جماعت اہل علم کو کہ اونکے
ہمراہ تہے اونکی بہی بہت ایذا پہنچائی کسیکو مارا اور کسیکو قتل کیا منجملہ اونکے حضرت امام ابو حنیفہؒ اور
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بہی تہے اور یہہ لڑائی واقع ہوئی تہی مقام احجار الزیت مین کہ جسکی نسبت
حدیث وارد ہوئی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری اولاد مین سے نفس
زکی احجار الزیت مین مارا جاویگا پس اسیوجہ سے انکو نفس ذکیہ کا لقب دیا گیا اور آپ کی نسل
آپکے فرزند ابی محمد عبد اللہ اشتر الکابلی سے جاری ہوئی کہ وہ بعد شہادت اپنے پدر بزرگوار
کے بہاگ کر ولایت سندہ مین گئے اور کابل مین شہید ہوئے اور ابو جعفر نقیب کوفی اور ابو
الحسن احمد ابو البرکات محمد اور ابو طالب محدث ہمدانی بہی اور یہ قبیلہ بنی اشتر سے ہین۔

باب شش صدہم در بیان اولاد امام حسین علیہ السلام و اولاد ائمہ اثنا عشر علیہم السلام

واضح ہو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے تین فرزند اور تین دختر تھین علی اکبر و علی اوسط و علی اصغر و فاطمہ کبریٰ و فاطمہ صغریٰ و سکینہ کہ حضرت علی اکبر نوجوان و علی اصغر خورد سال معرکۂ کربلا مین شہید ہو گئے اور حضرت امام زین العابدین علی اوسط کو وراثت و منصب امامت و علم ولایت و نبوت کے عطا ہوئے اور آپ کی نسل مین آٹھ امام علم ولایت کے ہوئے لہذا آپ کو آدم آل عبا کا خطاب ہوا ۳۸ ہجری ماہ شعبان نوین تاریخ کو آپ پیدا ہوئے آپکے علم اور فضایل مین کسیکو انکار نہین ہے اور سبب شہادت انکا یہہ ہوا کہ ایک سال خلیفہ عبد الملک بن مروان واسطے حج کے مکہ مین گیا اور کعبہ کے واسطے بہت کوشش کی لیکن بسبب کثرت خلق کے باریاب نہوا اور ایک بلند جگہہ پر جا بیٹھا پہر دیکہا کہ ایک شخص سادے لباس مین سبز عمامہ باندہے ہوئے تھے اور ایک خادم انکے آگے علی ابن رسول اللہ کہتا جاتا تہا لوگ اونکے واسطے راہ دیتے تھے یہانتک کہ آپکو داخلی ہوئی عبد الملک کو تعجب ہوا کہ باوجود اس شان اور شوکت کے ہمکو یہہ بات نصیب نہوئی اور یہہ کون شخص ہے کہ لوگ اسکو اسقدر تعظیم و تکریم سے جگہہ دیتے ہین اوس نے اپنے مصاحبین سے دریافت کیا اوسوقت وہان ہم فرزدق شاعر بہی موجود تہا پس جوش محبت اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جواب دیا کہ یہہ وہ شخص ہے کہ جسکو خانہ کعبہ اور آب زمزم خوب پہچانتا ہے اور ایک قصیدہ بہی آپکی مدح مین پڑہا اوسپر عبد الملک غضبناک ہوا اور فرزدق شاعر کو اور حضرت امام علیہ السلام کو قید خانہ مین قید کیا پس اوسی قید خانہ مین بزمانہ ولید بن عبد الملک حضرت امام زہر سے ۹۵ ہجری مین شہید ہوئے اور آپکی نسل چہہ صاحبزادون سے جاری ہوئی۔ امام محمد باقر و حضرت زید شہید عبد اللہ باہر حسین اصغر عمر اشرف علی اصغر چنانچہ علی اصغر کے فرزند حسن افطس ہوئے اور حسن افطس کے پانچ فرزند ہین ایک علی غزائی کہ جنکے فرزند حسین مانکدیم ہین دویم عمر کہ جنکے فرزند حسن قاضی امین الدولہ ہین۔ سویم حسین کہ جنکی اولاد بنی شکران اعہد علی قنوری ہین۔ اللہ چہارم حسن مکفوف کہ انکے فرزند حمزہ اور قاسم ہین۔ پنجم عبد اللہ شہید انکی اولاد بہت ہے۔ اللہ ذوم عمر اشرف بن امام زین العابدین انکے فرزند علی اصغر محدث اور سید ذکریا مین

چنانچہ سید ذکریا کے اولاد ہندوستان میں ہے سید بدر الدین اسحاق خلیفہ مخدوم حضرت بابا فرید
گنجشکر قدس سرہ کے ایک ... رضی اللہ عنہما اور شجرہ نسب آپکا یہ ہے کہ سید بدر الدین
اسحاق بن سید علی بن سید اسحاق بن سید معین الدین عرف منہاج الدین بن سید ...
بن سید محمد بن سید فتح اللہ بن سید جلال الدین بن سید قطب الدین بن سید ذکریا بن سید ...
اور سوم حسین اصغر بن امام زین العابدین اسکے پانچ فرزند ہوں سے نسل جاری ہوئی۔ ایک عبید اللہ
اعرج ان کی اولاد بہت ہے۔ دوم عمرو انکے فرزند حسین بن عمرو ہیں۔ سوم محمد جانی انکی اولاد
محمد محدث سے جاری ہوئی۔ چہارم علی صالح یہ حضرت بہت بزرگ تھے اور عراق کی ریاست انکی
اولاد میں رہی۔ پنجم جعفر الحجہ انکے دو فرزند ہوئے حسین و حسن کہ یہ امراء مدینہ و ترمذ کے تھے
چنانچہ حسن کے تین فرزند تھے محمد عقیقی و اسمٰعیل منقذی و علی اور انکی اولاد بہت ہے۔ دویم
حسین کہ سادات ترمذ و بلخ کے جد بزرگوار ہیں اور بادشاہت بلخ کی آپکی اولاد میں رہی۔ بلکہ
آپکے فرزند ابو الحسن ہوئے ان سے بہت نسل جاری ہوئی اور ... علم و دینی علوم و دینی فوائد سادات
ترمذ آپ کی اولاد میں ہیں چنانچہ حسین کی اولاد میں سے ایک بزرگ ہندوستان میں مخدوم خواجہ
محمد سنائی ترمذی قدس سرہ تشریف لائے اور **قصبہ کنکیری** ضلع علی گڈھ کو پسند کرکے
سکونت اختیار کی۔ آپکا سلسلہ نسب یہ ہے کہ مخدوم خواجہ محمد سنائی ترمذی چشتی ابن خواجہ سید
رمضان بن سید ضیاء الدین بن سید احمد بن سید محمد بن سید خواجہ کبیر بن سید شہاب الدین بن
سید عباس بن سید خواجہ مسعود بن خواجہ علی محدث بن حسین ترمذی بن جعفر الحجہ بن حسین اصغر
بن امام زین العابدین علیہ السلام۔ اور حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کی شادی ساتھ دختر نیک اختر
حضرت مخدوم عزیز الدین متوکل شاہ ولایت قصبہ کڑا مانکپور سے ہوئے اور ساون بی بی صاحبہ
کا نام فاطمہ قتال تھا اور وجہ لقب قتال کی یہ ہے کہ آپ حالت سفر میں تہیں کہ برقع چہرہ مبارک
سے اڑ گیا او گروہ نے بد نظری سے دیکھا پس مائی صاحبہ نے انکی جانب غضب سے نگاہ کی وہ
لوگ فوراً زمین پر گر کر مر گئے جبسے آپکا نام قتال ہو گیا اور ان مائی صاحبہ کا مزار شریف قصبہ
مارہرہ میں ہے آپکے بطن اطہر سے ایک فرزند مسافرت میں پیدا ہوئے لہذا انکا نام سید مسافر
رکھا گیا اور جد آپنے ایک رسالہ سنہ ۱۲۱۵ ہجری میں سادات ترمذ کے حال میں تصنیف کیا اوسکا نام
بھی مسافر نامہ ہے اور حضرت بندگی سید مسافر کے آٹھ فرزند تھے ایک سید سعد الدین کہ انکا مزار
قصبہ خطیرہ میں ہے اور اولاد انکی کا سلسلہ دختر سے جاری ہوا چنانچہ سید جناب علی و سید نیاز علی

حضرت سید محمد دوم سید شاہ ڈھن انکا مزار احاطہ بندگی سید مسافر مین ہے اور سنگو کلان
میں میان ہے انکے فرزند سید یار محمد ہے کہ جنکا مزار قصبہ دہنیاری مین ہے اور
ان کے بھتیجے سید قاسم اور ان کے بھتیجے سید سلیمان تھے ششم سید سلطان الدین اور چہارم سید شاہ گدا
سید دین خضر نامے قصبہ ریری چھٹ دار اور پہلی بہت مشہور ہے کہ مزار ان کے مشہور ہین
محمد جہانگیر انکا مزار موضع خانپتی مین ہے اور اولاد ان کی ہے ششم سید محمد شاہ ان کی
مزار خانقاہ حضرت مخدوم مین بسمت غربی واقع ہے انکی اولاد نہین ہے ہفتم سید برہان الدین
عرف بڈہن انکا مزار حضرت مخدوم کی مسجد کی پشت پر ہے اور انکے فرزند سید نصرت الله سے اولاد
جاری ہوئی قصبہ سہاورا اور قصبہ سکیٹ اور قصبہ گنگیری مین موجود ہے چنانچہ میان سید احمد
ابن سید محمد احمد گنگیری کا واسطے نسب چودہوین پشت مین حضرت مخدوم سے ملتا ہے ہشتم سید شاہ
ماہن انکا مزار پائین مزار سید بندگی مسافر پدر بزرگوار اپنے کے ہے اور انکے دو فرزند تھے ایک
سید جمال الدین عرف جمال ہوئے انکا مزار محلہ جمال ہوئے قصبہ گنگیری مین ہے اور اولاد ان کی
قصبہ مذکور مین موجود ہے دوسرے سید جلال الدین ان کی اولاد قصبہ ہذا مین بہت ہے لیکن شجرہ
نسب کی صرف دو شاخون کا بیان یہہ ہے کہ ایک سید قلندر علی تھے کہ جنکے پوتے سید رمضان علی
ابن سید شبیر علی و سید خواجہ علی ابن سید مظفر علی ہین اور دوسرے مولوی سید نیاز علی و مولوی
سید عصمت علی تھے کہ جنکا سلسلہ نسب حضرت مخدوم تک دسوین پشت مین ملتا ہے اور مولوی
سید نیاز علی کے پوتے سید آل احمد و سید علی احمد ولد بی بی شفیع النسا ابن مولوی تفضل علی ہوئے
اور سید احمد حسین و سید گوہر علی ابن مولوی سید امداد علی ہین اور سید گوہر علی کے فرزند سید
عبد الاحد تھے اور سید احمد حسین کے فرزند محمد اسحاق و محمد مبین ہین اور میران اولاد حسین مولف
رسالہ ہذا و سید اکمل حسین برادر حقیقی مولف کا سلسلہ نسب مادری حضرت مخدوم خواجہ محمد ثانی
قدس سرہ سے یون ملتا ہے کہ والدہ صاحبہ مولف مذکور کی بی بی شفیع النسا ہمشیرہ حقیقی سید آل احمد
کی ہین اور اسیطرح مولف کے فرزند شبیر حسین و ریاض الحسن عرف میان ممن و میان ستن کا
سلسلہ مادری حضرت مخدوم سے یون ملتا ہے کہ والدہ انکی ہمشیرہ حقیقی سید محمد مبین کی ہین اور
جب حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ ولایت ترمذ سے ہندوستان مین تشریف لائے تو آپکے ہمراہ چند
اشخاص افغان مرید خوش عقیدہ وہی تھے ان لوگون نے حضرت مخدوم کے قرب مین سکونت اختیار
کی چنانچہ چند دیہات انکی اولاد سے اسوقت تک ضلع علیگڈہ مین آباد ہین اور اکثر لوگ انہین سے

رئیس عظیم سرکار انگریزی مین ممتاز ہین چنانچہ بیگم پور مین محمد عبد الشکور خان اور دواون مین یار محمد
یار خان اور دتاولی مین اسمٰعیل خان اور بدرہ گانون مین مصطفےٰ خان اور حسن پور مین اختر علی
و نصیر اللہ خان بہت لوگ سادات کے ماننے والے ہین لیکن محمد خان کے حال اولکی آل صغری سی ہے

نظر تا دو بنگاہ سوے غلمین نگیرن کی یہی ہیں اہل مذہب کی نہی کلمہ ہے انہی کے حقیقین زمان نہو تا ہے جہنم مین گرفتار	غضب سے نکرا او قرآن بظلمین کی سادات کی اور سچ مروت کہ ہو اولاد پیری مثل قرآن عدو تیرے نہین ہوا ہے حکم جاری	زبان مانند کی آرا اس غضب کی کہتی وعظ مین پیغمبر کی حرمت برابر کرو تعظیم انکی اسے یار عدو اولاد پیغمبر ہے ناری

چہارم عبد اللہ باہر ابن امام زین العابدین علیہ السلام ہین انکو باہر اسواسطے کہتے تھے کہ رخسار مبارک آپکے بہت روشن اور نورانی تھے آپکی اولاد محمد ارقط سے جاری ہوئی اور بنی فریق شام اور مصر کے ملک مین آپ کی اولاد ہین اور بادشاہان ملک رے بہی آپ ہی کی اولاد مین ہوئے ہین ۔ پنجم حضرت زید شہید آپ کے فضایل حد سے زیادہ ہین سنہ ۱۲۱ ہجری مین چالیس ہزار کوفیون نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی اور ہشام بن عبد الملک مروانی سے جب آپ نے خروج کیا تو سب لوگون نے آپ کو چھوڑ دیا صرف پانسو آدمی باقی رہے انکو اپنے ہمراہ لیکر جہاد کیا اور شہید ہوئے آپ کی لاش مبارک کو برہنہ کرکے دار پر چڑہا دیا لیکن بحکم الٰہی مکڑی نے لاش پر جالا پورا اور آپکی زوجہ صاحبہ لوگون کی نظر سے غائب ہوگئین ۔ طبرانی نے موسےٰ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ مجکو ایک عورت عابدہ زاہدہ نے خبر دی کہ بعد شہادت حضرت زید کے دیکہا مین نے خواب مین ایک گروہ کو ساتہہ پوشاک عمدہ کے کہ آسمان سے زمین پر آیا اور چارون طرف اوس لاش کے کہڑے ہوکر اور ہاتہہ اپنے منہہ پر مارکر روتا اور نوحہ کرتا تہا اور ایک بی بی صاحبہ اوس گروہ مین کہ سبز پوشاک پہنے ہوئے تہین پس فرمایا اون بی بی صاحبہ نے کہ اے زید جن لوگون نے تجکو قتل کیا اور دار پر کہینچا ضرور ہے کہ انکو شفاعت جد بزرگوار تیری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نصیب نہوگی جب مین نے اوس گروہ مین سے ایک سے دریافت کیا کہ یہہ بی بی صاحبہ کون ہین اوس نے کہا کہ حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہین ۔ حضرت زید کے چار فرزند تہے یحییٰ ۔ حسین ۔ و عیسےٰ ۔ و محمد تہے منجملہ انکے تین شخصون سے اولاد بہت ہوئی اور یحییٰ اپنے باپ کی شہادت کے بعد ملک خراسان مین بہاگ کر چلے گئے تہے لیکن دشمن آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصر سیار نے فوج بہیجکر انکو بہی شہید کرایا اور انکے اولاد نہین ہے ۔

بیان امام باقر علیہ السلام

یہہ حضرت پنجم امام اہلبیت نبوت سے ہین۔ آپکی پیدائش بروز جمعہ غرہ رجب ۵۷ ہجری مین ہوئی آپکے کمالات اور فضایل بہت ہین آپکے نام باقر کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول ہی دیدی تہی اور توریت مین بہی نام آپکا باقر لکہا ہوا ہے حضرت جابر انصاری روایت کرتے ہین کہ ایک روز مین پیغمبر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر تہا آنحضرت نے فرمایا اے جابر شاید تو ایک کو میرے فرزندون مین سے دیکہیگا کہ نام اوسکا محمد باقر بن علی بن حسین ہوگا اور اللہ تعالیٰ اوسکو نور اور حکمت عطا فرما دیگا تو میرا سلام اوسکو پہنچانا چنانچہ مین نے سلام آنحضرت کا امام علیہ السلام کو پہنچایا اور امام ممدوح نے وعلیکم السلام فرمایا۔ اور آپکے چہہ فرزند اور دو دختر پیدا ہوئے۔ امام جعفر صادق و ابراہیم۔ ورضا و علی و زید و زینب و ام سلمہ لیکن نسل آپ کی امام جعفر علیہ السلام سے جاری ہوئی اور وفات آپکی ۱۱۴ ہجری ششم ذی الحجہ کو زہر سے باشارہ خلیفہ ہشام بن عبد الملک مروانی کے ہوئی۔

بیان امام جعفر صادق علیہ السلام

یہہ حضرت امام ششم اہلبیت نبوت کے ہین اور والدہ صاحبہ آپکی دختر قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہین اور آپکی پیدائش ہفتم ماہ ربیع الاول ۸۳ ہجری مین ہوئی اور آپکا علم ظاہری اور باطنی اور کشف اور کرامات از حد تہا چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی اور امام مالک اور بایزید بسطامی آپ کے شاگردون مین سے تہے اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ علم ہمارا غابر ہے اور مزبور اور نکت قلوب اور نقر اسماع یہہ سب ہمارے علوم ہین۔ اور مصحف فاطمہ اور جامع یہہ کتب ہماری ہین اور جفر احمر اور جفر ابیض یہہ ظروف ہمارے ہین اور جس چیز کے کہ تمام لوگ محتاج ہین اوسکے ہم مختار ہین اور کتاب جفر جامعہ تو خاص حضرت امام علیہ السلام کی تصنیفات سے ہے اور تذکرۃ الاولیاء مین نقل ہے کہ ایک روز منصور خلیفہ عباسی نے حضرت امام کو دربار مین طلب کیا اور جلاد کو حکم دیا کہ جب صادق یہان آوے اور مین اپنی کلاہ سر سے اوتار دون تو اوسکو قتل کر ڈالنا چنانچہ جب حضرت امام جعفر تشریف لائے اور دروازہ دربار مین داخل ہوئے تو اوسیوقت خلیفہ منصور اپنے تخت پر سے اوٹھکر بے اختیار ننگے پاؤن دوڑا اور دروازہ تک گیا

اور حضرت امام کو بڑی تعظیم سے تخت پر لاکر بٹھایا اور آپ سے عذر [illegible]
کہ جو حکم ہوا مجکو مجال نہین بجالاؤن حضرت امام نے فرمایا کہ اپنے ہمراہ مجکو بلانا [illegible]
تشریف لائے تو اعزاز و اکرام سے رخصت کیا اور بعد تین روز تک لرزے مین [illegible]
اور جب ہارون نے دریافت کیا ذکر کہا کہ جب حضرت امام صادق تشریف لائے تو [illegible]
اژدہا تہا کہ اسکا ایک لب زمین پر تہا اور دوسرا لب چہت مکان پر تہا اور اوس نے بہت [illegible]
بیان کیا کہ اگر تو نے امام علیہ السلام کو ذرا بہی تکلیف پہنچائی تو مین تجکو اور تخت کو نگل جاونگا
پس اس وجہ سے اور خوف سے مین نے امام کی تعظیم کی اور تعجب دیکہا اور وفات امام نے چہارم رجب
۱۴۸ ہجری مین پائی۔ اور آپ کے ساتھ فرزند پیدا ہوئے لیکن پانچ سے اولاد جاری ہوئی۔ امام
موسی کاظم و اسمٰعیل و اسحاق و محمد و علی لیکن علی عریض کے چار فرزند ہوئے محمد و احمد و حسن و جعفر
اور ان سب کے اولاد عریضی کہلاتی ہے چنانچہ ہندوستان مین حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد
صابر کہ بہانجے و داماد و خلیفہ حضرت بابا فرید الدین گنجشکر علیہ الرحمۃ کے پیران کلیر مین مدفون ہین آپ کا
سلسلہ نسب علی عریضی سے ملتا ہے شجرہ علی احمد صابر بن سید عبد اللہ بن سید فتح اللہ بن سید محمد
بن سید احمد بن سید غیاث الدین بن سید بہاؤ الدین بن سید داؤد بن سید تاج الدین بن سید
ضیاء الدین بن سید محمد بن علی عریض رحمۃ اللہ علیہ بن امام جعفر صادق علیہ السلام لیکن محمد کہ جنکو
محمد دیباج کہتے ہین انکے تین فرزند ہین حسین و قاسم و علی انکی اولاد بہت ہے لیکن اسحاق بہی حضرت
بڑے فاضل اور محدث تہے انکے تین فرزند ہوئے محمد و حسین و حسن اور رضوا وارث جو ملک روم مین
رہتے ہین انکی نسل سے ہین لیکن اسمٰعیل کہ لقب انکا اعرج اکبر ہے اور علم باطن انکو بہت حاصل تہا
اور انکی نسل دو فرزندون سے جاری ہوئی محمد و علی انکی اولاد دمشق و عراق و عرب مین و ہندوستان مین ہے

بیان امام موسے کاظم علیہ السلام

یہہ حضرت امام ہفتم اہلبیت نبوت کے ہین آپکی پیدایش یکشنبہ ہفتم ماہ صفر ۱۲۸ ہجری مین ہوئی آپکے
مناقب اور فضائل اور کرامات بہت ہین اور عابد ترین اہل زمانہ تہے اور شہادت آپکی زہر سے
قید خانہ ہارون رشید مین ۱۸۳ ہجری مین ہوئی اور نہایت معتبرہ کتاب کی روایت سے معلوم
ہوا کہ ہارون رشید خلیفہ عباسی نے زہر دلوایا اور آپکی تینتیس ۳۳ فرزند اور سینتیس دختر پیدا ہوئے
لیکن نسل تیرہ ۱۳ فرزندون سے جاری ہوئی۔ امام موسے رضا و ہارون و عباس و اسحاق و اسمٰعیل

حسن و دیباالنار و عبداللہ و عبیداللہ و حمزہ و ابراہیم مرتضٰے و محمد عابد و جعفر لیکن بیان اس جماعت کا زیادہ تفصیل کا محتاج ہے مگر اس مختصر رسالہ مین گنجایش نہین ہے لہذا صرف امام رضا و ہارون کا حال بیان ہوتا ہے پس ہارون کے ایک فرزند احمد نام پیدا ہوئے اور اون سے نسل جاری ہوئی امیر کا بیوس احمد بن ہارون کی اولاد مین تہو۔

بیان حضرت مخدوم صاحبؒ

اور حضرت مخدوم سید صلاح الدین چشتی قدس سرہ جو قصبہ بلام مین آسودہ ہین احمد بن ہارون کے اولاد مین ہین چنانچہ شجرہ پشت نامہ آپکا یون ہے مخدوم سید صلاح الدین چشتی جرجانی بن سید یونس بن سید ابراہیم بن سید مودود بن باقر قطب الزمان بن سید حبیب بن سید انس بن سید نشین بن سید طٰہٰ بن سید محمد بن سید علی محدث بن سید احمد جرجانی سرخ گور بن سید ہارون بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیر المومنین امام علی مرتضٰے علیہم السلام شجرہ پیران طریقت آپکا یہ ہے کہ مخدوم سید صلاح الدین چشتی مرید حضرت نصیر الدین محمود روشن چراغ دہلی کے اور وہ حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین اولیاء کے اور وہ حضرت بابا فریدالدین گنجشکر کے اور وہ حضرت سید خواجہ قطب الدین اوشی کاکی دہلی کے اور وہ حضرت ہندالولی سید خواجہ معین الدین حسن سجزی چشتی اجمیری کے اور وہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے اور وہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی کے اور وہ حضرت خواجہ مودود چشتی کے اور وہ حضرت خواجہ یوسف چشتی کے اور وہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی کے اور وہ حضرت خواجہ احمد ابدال چشتی کے اور وہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی کے اور وہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری کے اور وہ حضرت خواجہ ہبیرہ البصری کے اور وہ حضرت خواجہ حذیفہ عرشی کے اور وہ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم سلطان بلخی کے اور وہ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض کے اور وہ حضرت خواجہ حسن البصری رضی اللہ عنہ کے اور وہ حضرت امام العارفین جناب علی مرتضٰی علیہ السلام کے اور وہ حضرت رسول خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۔ جب حضرت مخدوم شاہ ولایت جرجان سے تشریف لاور دہلی مین پیر مرشد کے پاس قیام فرماکر تکمیل ریاضت و عبادات مین مشغول رہے اور خرقہ خلافت فقر کا پیر مرشد سے حاصل کیا اس اثنا مین حضرت سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کو ملک گجرات کے ولایت سپرد ہوئی تو حضرت مخدوم بہی پیر مرشد سے اجازت لیکر ہمراہ برادر معظم

وارد گجرات ہوئے اور شہر گلبرگہ مین قیام کیا اور وہان کے گرد و نواح اور قصبہ [illegible] شہرہ
کے اکثر لوگ حضرت کے مرید ہوئے چنانچہ اوس نواح مین سلسلہ خلافت حضرت کا ابتک جاری ہے
اور سیاحت بہی مشہور ہے آپ نے ایکمرتبہ شہر تھرا مین کہ پرستش گاہ اہل ہنود ہے اوسمین
کے چلہ کیا تہا چنانچہ مسجد و خانقاہ بکنارہ جمن حضرت مخدوم کے نام سے مشہور ہے اور اسکے
لوگون نے چلہ کی جگہ مزار اپکا بنا دیا ہے اور وہان ہر پنجشنبہ کو فاتحہ و درود ہوتی ہے اور عرس شریف
ہیگانہ شوال کو ہر سال ہوتا ہے اور خدام وہان کے شیخ لوگ ہین پس جب حضرت مخدوم شہر بدایون
مین تشریف لائے اور زیارت حضرت سید عرب جد بزرگوار حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ مین قیام
کرکے گوشہ نشین ہوئے جبکہ آپکی کرامات و تصرفات کا شہر مین چرچا مشہور ہوا اور مخلوق خدا کو ہر طرح کا
فیض پہنچا تو اکثر عمایدِ شہر کے بہی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور ساتہہ ارادت صدق کے بیعت حاصل
کی چنانچہ اونمین کے ایک رئیس الامرا شیخ محمد مہتاب علی عرف شیخ محمد چاند کہ جنکا مزار گورستان مخدوم
زادگان مین کہ جسکو چندنا کہتے ہین اور وہان پر نبیرہ زادگان مخدوم ممدوح کے سید علاؤ الدین
اللہ پوش و سید نور محمد چرم پوش قدس سرہ کہ جنکی فاتحہ شریف کا چودہرہی لوگون مین رواج ہے آسے
مقام پر آسودہ ہین اور وہ جگہ متصل مزار شریف سید حاجی جمال الدین قدس سرہ ملتانی کے ہین ۔

حکایت شیخ موصوف رئیس اعظم قصبہ تیراہ متعلقہ کابل کے تہے اور ہمراہی سلطان علاؤ الدین
دوم بعہدہ سپہ سالاری بدایون مین آئے اور متصل دروازہ بہرتول قیام پذیر ہوئے چونکہ درگاہ
سید عرب صاحب کی شارع راہ دربار بادشاہی کے تہی اسواسطے ہمیشہ وقت مراجعت کے قدمبوسی
حضرت مخدوم سے شیخ صاحب مشرف ہوتے ایک روز وقت حاضری شیخ ایک بنجارہ کہ جسکے گونین
شکر بہری تہی قریب زیارت کے ہو کر نکلا حضرت مخدوم نے دریافت کیا کہ اسمین کیا بہرا ہے بنجارہ نے
تمسخر سے کہا کہ کہاری ہے چونکہ آپ روشن ضمیر تہے اوسکا جہوٹ بولنا گراں معلوم ہوا پس فرمایا
وا کہاری ہی ہوگی جب کہ بنجارے نے واسطے فروخت کے گونین کہولین تو ہر گون مین کہاری پائی تب
تو وہ بہت گہبرایا اور جہوٹ بولنے پر پشیمان ہو کر خدمت شریف مین حاضر ہو کر عفو تقصیر کی درخواست
کی پس حضرت نے فرمایا کہ جا شکر ہے ہوگی چنانچہ سب شکر ہوگی پس اس کرامات کے دیکہنے سے حسن عقیدت
شیخ زیادہ ہوگیا چونکہ حضرت مخدوم صاحب ہر وقت مشاہدہ تجلیات انوار جمال الٰہی مین محو اور مستغرق
رہتے تہے اس حالت مین کوئی شخص روبرو حضرت کے نجاتا تہا حسب اتفاق ایکروز شیخ محمد چاند روبرو
آپکے پہنچے پس دیکہتے ہی جذبہ کی حالت مین فرمایا کہ اے شیخ تو اور تیری اولاد پشت در پشت بہاری

اراوت اوسے بیعت مین رہے گی چونکہ اوسوقت تک شیخ کے گہری اولاد نہین ہوئی تہی عرض کیا کہ اے
حضرت میری تو اولاد نہین ہے پہر یہہ سلسلہ کیونکر جاری رہیگا اوسوقت حضرت نے مراقبہ کیا اور
بعد ملاحظہ لوح محفوظ درگاہ قاضی الحاجات مین دعا فرمائی پس فوراً تیر اجابت دعا کا نشانہ پر پہنچا اور
بعض لوگون کا یہہ قول بہی ہے کہ حضرت نے پشت اپنی شیخ کی پشت سے ملائی غرض بموجب مصرع
اجابت از درحق بہر استقبال می آید ✤ اور تہوڑی عرصہ مین شیخ کے گہر مین امید ظاہر ہوئی اور ایام مقررہ
پر فرزند تولد ہوا اور نام اوسکا عبدالرحمن رکہا گیا اور یہہ بات بہی بہت مشہور ہے کہ حضرت مخدوم
صاحب نے شیخ چاند کی اولاد کے واسطے دعا شروت فرمائی چنانچہ جاگیر از دروازہ بہر تول تا بہرتانہ اور
خطاب چودہرات بعد انتقال شیخ اور حضرت مخدوم قدس سرہ کے شیخ عبدالرحمن کو دربار شاہی سے
۱۳۶۰ ہجری مین عطا ہوا اور شیخ عبدالرحمن کے پانچ فرزند باسمی عارف و اویس و یٰسین و قاسم و مجید
پیدا ہوئے لیکن اولاد شیخ کے صرف محمد عارف عرف بہائی صاحب اور محمد اویس عرف خواجم صاحب
سے جاری ہوئی اور موضعات گہیرہ بزرگ و عارف پور نرادہ و تالگاؤن و بگندہ و نبی وودگریا
ولائی وپری و مسعود حسین پور و خاصپور و نظام پور و رگور پوری چندن و محمد نگر وغیرہ مین آباد ہے
سوال شیخ چاند کی اولاد پشت در پشت کیونکر مرید ہے حالانکہ اوسوقت تک وہ پیدا ابہی نہین ہوئے
تہے پس غائب کی بیعت کیونکر درست ہے **جواب** اسبات کا پانچ طرح پر جواب دیا جاتا ہے اول یہہ کہ
اولیاء اللہ بحکم حدیث صحیح بخاری و مسلم شریف کے ہر وقت زندہ ہین **حدیث** الاولیاء اللہ لا یموتو
اور اونکو کشف حاضر و غائب کا بذریعہ علم ولایت کے حاصل ہوتا ہے اور اونکے رموز و نکات سے عوام
انسان کی عقل و فہم حیران اور عاجز و پریشان ہوجاتی ہے لہذا کرامات اولیاء اللہ عجائب و غرائب
سے بے ادب لوگ انکار کرجاتے ہین چنانچہ **مولانا روم گوید** از خدا خواہیم توفیق ادب ✤ بے
ادب محروم شد از فضل رب ✤ حکمت خاصان کجا داند عالم ✤ تو چہ دانی رمز موسےٰ والسلام ✤
حال پاکان را قیاس از خود مگیر ✤ گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر ✤ اولیا اطفال حق اند اے پسر ✤
ظاہری و غائبی و باخبر ✤ اولیاء اللہ اللہ اولیاء ✤ ہیچ فرقے درمیان نبود روا ✤ اولیا
راہست قدرت از الہ ✤ تیر جستہ باز گرداند ز راہ ✤ چنانچہ اخبار مین وارد ہے کہ الصوفی
مجموع الہیت اور گلزار فریدی مین مذکور ہے کہ مولوی سردار شاہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ
مین دور سے آتا ہون شاید حضرت بابا فرید گنجشکر قدس سرہ کو میرا آنا منظور ہے یا نہین پس مراقبہ
مین الہام ہوا **بیت** مرا زندہ پندار چون خویشتن ✤ من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ✤ دیدم حضرت مخدوم

علیہ الرحمۃ نے چشم باطن سے لوح محفوظ پر تمام ارواح نسل شیخ کو ملاحظہ فرما کر اپنے سلسلۂ بیعت میں
داخل کیا تو کیا عجب ہے کیونکہ تصرف باطن اولیاء اللہ کا ہمیشہ جاری ہے اور کسیکو کرامات اولیاء سے
انکار نہیں ہے چنانچہ بابا فرید قدس سرہ نے ایک عورت کے حق میں سات فرزند پیدا ہونے کی دعا
فرمائی اور یہہ بھی فرمایا کہ یہہ فرزند تیری تقدیر میں لوح محفوظ پر نہیں تھے بلکہ ہماری زبان پر حکم
ہوئے تھے چنانچہ مولانا روم قدس سرہ گوید - کان دعا شیخ نے چون ہر دعاست ٭
فانی ہست او گفت او گفت خداست ٭ گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ٭ گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود ٭
گرچہ قرآن از لب پیغمبر است ٭ ہر کہ گوید حق نگفت او کافر است ٭ اور بھی بہت سی نشانیان
کرامات اولیاء سے ہندوستان میں موجود ہیں چنانچہ حضرت بابا فرید و نظام الدین اولیاء قدس
سرہما کے تصرف سے دروازہ بہشتی قصبہ پاک پٹن میں واقع ہے اور جو کوئی اوس میں سے گذرتا
ہے آتش دوزخ سے امان پاتا ہے اور بعض اولیاء اللہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہمارے سلسلہ میں
داخل ہوگا تو عاقبت اوسکی درست ہوگی بلکہ حضرت بابا صاحب نے حضرت محبوب الٰہی سے فرمایا
کہ جب تک تیرے مرید جنت میں داخل نہونگے اوسوقت تک میں بھی نجاؤنگا اور حضرت خواجہ
معین الدین اجمیری قدس سرہ نے جےپال جوگی کو مسلمان کرکے بحکم خداتعالےٰ تاقیام زندگی بخشی
اور نام اوسکا عبد اللہ صحرائی رکھا چنانچہ وہ جنگل اجمیر میں بھولے مسافر کو راہ بتاتا ہے اور گلزار
فریدی میں مذکور ہے کہ حضرت بابا صاحب نے مشکل میں رانجھا اپنے مرید سے فرمایا کہ جو کوئی تیری
اولاد میں سے ہمارے پاس آویگا اوسکو امداد باطنی عطا ہوگی حالانکہ اوسوقت تک رانجھا کی اولاد
نہیں تھی پس حضرت مخدوم بھی تو اولیاء کاملین اور اولاد صالح سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ہیں اگر آپ نے زبان حق بیان سے فرمایا کہ نسل شیخ ہماری مرید ہے تو کیا عجب ہے
چونکہ حاصل اس بیعت سے یہہ بات ہے کہ عاقبت انکی درست ہو سو یہہ بات تمام اہل
ایمان پر روشن اور ظاہر ہے کہ اولیاء اللہ و سادات اولاد امجاد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بروز قیامت گنہگاران امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفاعت کرینگے پس ایسے
پیران طریقت اور اولاد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اللہ تعالےٰ نے واجب کی ہے

لطیفہ ابیات مثل حدیث رسول انام ہے ٭ آل نبی کے دوست کا جنت مقام ہے ٭ اولیاء و پیر
سے انکی پیروی کو ضرور اطاعت ہر خاص و عام مسلمان پر لازم اور منکران ایمان اور سعادت سے
دونوں جہان میں گردانی ہے چنانچہ مولانا روم گوید - پیر باشد نردبان آسمان ٭

بس زبان انکہ گردد در کمان ٭ خاک شو در پیش شیخ با صفا ٭ دستش از دامان مکن یکدم رہا
یا شب مسایہ پیر اے فضول ٭ پس ترا سر گشتہ دارد بانگ غول ٭ سیم اکثر کتب مین مرقوم ہے
کہ ہندوستان مین اسلام اولیاء اللہ کے کشف و کرامات سے ظاہر ہوا ہے اور جس قوم کو جن
اولیاء نے اپنے کمال سے مسلمان کرکے مرید کیا ہے وہ قوم اوسی اولیاء کی مرید کہلاتی چلی آئی
ہے اور اوسکی اولاد کی خدمت گذاری اور اطاعت کرتی ہے چنانچہ ملک پنجاب مین قوم اہیر
اور قوم رانجھا و قوم ہراج و قوم کہیرہ و گوجر وغیرہ حضرت بابا فرید گنجشکر کی مرید خاص ہین اور
آپ ہی کے نام سے پکاری جاتی ہین پنجم ضرور ہے کہ پیر کامل سے بد اعتقاد ہوجانا خالی از گمراہی کے نہین ہے
نقل ہے کہ شیخ صنعان کو حضرت غوث الاعظم پیران پیر سے بد اعتقادی ہوئی تہی لہذا شیخ موصوف
ایک عورت گبر پر عاشق ہوگئے اور اوسکے خوک کے بچون کو اپنے دوش پر سوار کرکے جنگل مین لیجایا
کرتے تہے **مولانا روم گویند** ۔ ہر کہ گستاخی کند اندر طریق ٭ گردد اندر وادی حیرت غریق
نقض عہد و توبہ اصحاب الست ٭ موجب سنخ آمد اہلاک گشت ٭ اندرین امت نہ بد سنخ بدن
لیک سنخ دل بود اے ذو الفطن ٭ بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ٭ بلکہ آتش از ہمہ آفاق زد
چہارم بیعت غائبانہ درست ہے کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مقام حدیبیہ
مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت عدم موجودگی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین اپنے دست مبارک پر دوسرے
ہاتھ سے فرمائی ہے اور نیز حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ظاہری
آنکھون سے نہین دیکھا ہے صرف چشم باطن سے فیض پایا اور ارادت اور عشق اونکا ساتھ
رسول اللہ صلعم کے سب پر روشن ہے اور جواہر فریدی مین حضرت سید محمد کرمانی قدس سرہ
فرماتے ہین کہ جب کوئی شخص حضرت علاؤ الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے پاس واسطے مرید
ہونے کے آتا تو وہ حضرت اوسکو حوالہ قبر شریف حضرت بابا صاحب کے کرتے تہے اور خود حضرت
بابا فرید نے قبر شریف حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر جاکر ارادت حاصل کی
اور حضرت اقدس نے تبرکات جو بہ ہدایت رسول مقبول صلعم واسطے بابا صاحب کے تہے عطا
فرمائے اور نیز حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار نے قبر شریف حضرت خواجہ معین الدین
چشتی اجمیری قدس سرہ سے ارادت حاصل کی اور فیض و برکات قبر شریف سے پایا اور
نیز حضرت مولانا نظامی گنجوری رحمۃ اللہ علیہ مصنف سکندر نامہ حضرت خضر علیہ السلام کے مرید
ہوئے چنانچہ خود فرماتے ہین ۔ **بیت** مرا خضر تعلیم گر بود دوش ٭ برازی کہ آمد پذیرای گوش

اور اکثر بزرگان طریقت سے بیعت غائبانہ ثابت ہے اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ اعتقاد آدمی کا
غائب چیز پر ہونا فرض ہے جیسے کہ رسل و فرشتہ و جنت و دوزخ - نجم جانتا چاہئے کہ بعض
و بعض لوگ مشائخ و اولیاء نے اس جماعت کو مرید نہیں کیا ہے چنانچہ غلام مصطفے چودہری و
دیگر اشخاص نے چاہا کہ ہم لوگ میان اچہی صاحب مارہروی کی مرید ہو جاوین بلکہ اونکی خدمت
مین حاضر ہوکر درخواست مرید ہونے کی پیش کی مگر میان اچہے صاحب نے فرمایا کہ تم لوگ چشتی
وده ایین مرید خاص حضرت مخدوم سید صلاح الدین چشتی قدس سرہ کے کہلاتے ہو عہد شکنی
پیر کامل کی سبب نقصان عظیم کا ہے اور چونکہ یہہ درویش بہی فیض یافتہ اوسی آستانہ کا
ہے اسواسطے مین حضرت کے مریدون کو مرید نہ کرونگا غرضکہ بعد ہدایت و فہمایش کے سبکو حضرت
مخدوم ممدوح کے آستانہ پر واپس کیا چونکہ اسوقت مین بہی بازار بد اعتقادی گرم ہے اسواسطے
اکثر لوگ اس جماعت کے مولوی محمد فضل رسول صاحب و نیز مولوی محمد عبد القادر صاحب کہ
مشاہیر اہل علم شہر بدایون کے ہین درخواست مرید ہونے کی پیش کی لیکن ان حضرات نے بہی حضرت
مخدوم علیہ الرحمۃ کا ادب کرکے مرید کرنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ تمکو بغیر رجوع آستانہ حضرت
کے چارہ نہین ہے ہر چند کہ اس جماعت کے لوگ سلسلہ بیعت حضرت مخدوم سے خارج ہوا چاہتے
ہین لیکن مشیت ایزدی غالباً مانع اسکے ہے **بیت** اگر گیتی سراسر باد گیرد * چراغ مقبلان
ہرگز نمیرد * **بیت دیگر** نیست در آخر زمان فریاد رس * جز صلاح الدین صلاح الدین بس
قول شیخ سعدی قدس سرہ بیت سگ اصحاب کہف روزی چند * پی نیکان گرفت
مردم شد * - اے عزیز غور کا مقام ہے کہ کتے اصحاب کہف نے پیچہا نیکون کا پکڑا اللہ تعالے
نے اوسکو بشارت بہشت کی عطا فرمائی پس کیا معنے کہ محبوب خدا ختم الانبیاء کی امت کے لوگ
اپنے پیر کامل کا پیچہا پکڑین اور بشارت سے محروم رہین محال ہے بلاشک اگر کوئی اپنے پیر کامل
کی اطاعت کرے اور اوسکے محبت کامل پکڑے تو اوسکو بشارت عظمی دارین عطا ہوگی -
مولانا روم گوید گر ہمین خواہی کہ باشی با خدا * ہمنشینے با حضور اولیا * یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بیریا *

بیان قصبہ بلرام متعلقہ کاسگنج ولیٹہ

چونکہ اس قصبہ مین مزار شریف حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کا ہے لہذا اسکی آبادی کا مختصر یہہ بیان ہے کہ
زمانہ سابق مین راجہ بنرام سنگہ یہان پر سکونت پذیر تہا سنہ ۳۹۲ ہجری مین سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان

سلطان مذکور کے ہمراہ نصیر الدین محمد فرزند کلان اوسکا تہا اور اوسکے ہمراہ امیر زادہ
... الدین ابوبکر دمشقی اور شاہ مسعود و دیگر سردار نامدار تھے اوس نے دوسرے جانب سے
درمیان دریا گنگ و جمن کے حملہ کیا اور بعض مقامات کو فتح کرکے قصبہ بلرام پر پہنچا راجہ مذکور
سے مقابلہ ہوا اور جنگ ہونی شروع ہوئی اور عرصہ دراز تک لڑائی ہوتی رہی جبکہ ماہ محرم
نظر آیا تو لشکر اسلام نے مراسم تعزیت امام حسین علیہ السلام کے واسطے مہلت حاصل کی اور جنگ
کو موقوف کرکے عبادت و مراسم تعزیت امام مین مشغول ہوئے کہ ناگاہ راجہ کی فوج نے موقع پا کر گیارہ
محرم [illegible] ہجری روز شنبہ کو شب خون مارا ہرچند کہ غازیان اسلام نے شب خون کو رد کیا لیکن
فخر الاسرار ابو خالد دمشقی شہید ہو گئے اور جنگ قائم رہی اور کشت خون دونون جانب سے ہوتا
رہا غرضکہ سترہ محرم کو محمد ملک بخشی فوج اسلام اور بیس محرم روز پنجشنبہ کو شاہزادہ نصر الدین
محمد ابن سلطان محمود غزنوی شہید ہوئے اگرچہ لشکر اسلام نے بہت جوانمردی سے جنگ کی اور راجہ
کو قلعہ مین بند کر دیا اور اوسے محاصرہ مین کئی مہینے تک لڑائی ہوتی رہی اور ماہ صفر مین سترہ تاریخ سنہ
مذکور امیر زادہ مسعود شاہ اور کرسے خان رسالدار بھی شہید ہوئے آخر الامر غازیان اسلام نے
قصبہ کو فتح کیا اور راجہ بلرام سنگہہ مارا گیا فوج باقیماندہ اوسکی پریشان ہو کر فرار ہو گئی اور باشندگان
قصبہ بھی بھاگ گئے لشکر اسلام مین فتح کا نقارہ بجا افسران لشکر نے شہیدونکے مزار پختہ تیار کرائے
اور کتبہ ہر مزار پر کندہ کیا جو کہ آجتک زیارتگاہ خاص و عام ہے بعد کو دو سو برس تک یہ قصبہ
ویران رہا جبکہ بحکم خدا تعالے کو مزار ہائے شہدا کے روشن چراغی اور قصبہ مذکور کی آبادی منظور
ہوئی تو اوسوقت حضرت قدوۃ السالکین مخدوم سید صلاح الدین چشتی قدس سرہ نے بدایون سے
مراجعت فرما کر قصبہ ہذا کو اپنی قدم مبارک سے رونق بخشی اور ہر قوم آباد ہو گئی اور حضرت مخدوم
کی وفات گیارہ ماہ شوال [illegible] ہجری مین ہوئی اور مزار پر انوار حضرت کا قصبہ بلرام مین ہے
اس قصبہ مین اگرچہ اہل ہنود و اہل اسلام ہر قوم کے آباد ہین لیکن قوم پٹھان مسلمان کہ جو قصبہ سنبل
سے آئے تھے بہت ہین اور ان لوگونمین ہمیشہ ایک شخص سربرآوردہ ہوا ہے اسوقت مین بھی حاجی منور خان
کے دو فرزند رئیس ہین ایک چودہری صحیح الدین خان کہ دانشمند و مدبر و دانا ہین اور اخلاق پسندیدہ
اونکا مشہور ہے انکی بود و باش اور جاگیر اونکی قصبہ سکندرہ راؤ مین ہے دوسرے چودہری امین الدین خان
رئیس اعظم قصبہ بلرام کے ہین انکی مروت اور بلند ہمتی کا ہر شخص کے دل مین اثر ہے اور جماعت حکیمون کی
پیشتر بہت تہی مگر اب صرف حکیم محمد احسان اللہ صاحب طبیب ہین اور قاضیون کے یہان دو گھر ہین

قاضی عطا حسین و قاضی عنایت حسین انکی قضات ہو رہی ہے یہ لوگ آپکو علوی الحسینی لکھتے
زمانہ بادشاہی میں عہدہ قضات علوی کو نہیں ملتا تھا اور اس قصبہ میں نسل حضرت [illegible]
یہاں آباد ہے آپ کے دو فرزند سید معین الدین و سید وجیہ الدین تھے لیکن وجیہ الدین لاولد
ہوئے سید معین الدین فرزند کلان سے اولاد جاری ہوئی اور انکا شجرہ نسب یہ ہے

سید [illegible] الدین چشتی جہان [illegible]
سید معین الدین چشتی بدائی
سید صدر الدین چشتی بدائی
علاؤ الدین بدایونی لال پوش
[illegible]
سید جلال الدین
[illegible]
[illegible]
سید نور محمد جرم پوش بدایونی
سید عبدالرحیم
[illegible]
محمد افضل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سید عبدالکریم
سید [illegible]
[illegible]
[illegible]
برکت اللہ
سید عصمت اللہ
[illegible]
سید [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سید برکت اللہ
سید تاج محمد
غوث محمد
حافظ نصیر اللہ
سید غلام [illegible]
سید [illegible]
سید [illegible]
سماۃ حبیب النساء
سید علی احمد
سید [illegible]
سید [illegible]

[illegible] ہوکے چارکس کا مال کر جنکے نام پر دو جدول مین بیان کیا جاتا ہے۔ اول سماۃ
[illegible] اُنکے ایک دختر نیاز النسا پیدا ہوئی اور اُنکے فرزند سید علی و عبد العلی عرف چھٹو پیدا
[illegible] ان کی سکونت قصبہ گنگیری مین ہے۔ دوم میر واجد علی اُنکے فرزند میر خورشید علی پیدا ہوئی
اُنکے دو فرزند سید افسر علی و سید وارث علی ہین اور سکونت اُنکی قصبہ سہاور مین ہے لیکن

سوئم سید علی احمد

اُنکی شادی ناظم ارشاد علی رامپوری ساکن چھتاری کے دختر سے ہوئے ان کی تین دختر اور ایک
پسر عزیز احمد ہین۔ دو دخترون کی شادی ناظم جی نے کیے ہین بمقام چھتاری ہوئی اور ایک دختر
کی شادی حکیم احسان احمد جنیدی کے ساتھ ہوئی اور عزیز احمد کی شادی سید خواجہ علی مخدوم
شادی گنگیری کی دختر سے ہوئے۔ چہارم سید سعید الدین حسین مرحوم و مغفور کہ جنکا مزار زیر دیوار
پائین حضرت مخدوم کے ہے یہ صاحب بہت خوش الحان اور پیش امام نماز کے تھے جب یہ صاحب
جمعہ کے نماز مین خطبہ پڑھتے تو سعتدی لوگون کو رقت ہوتی تھی انکے دو عقد ہوئے ایک تو سادات
مین اور دوئیم قوم مجہول مین اور زوجہ ثانی نان پز کی دختر تھی اسکے بطن سے تین فرزند اور
پانچ دختر پیدا ہوئین اور تین کی شادی قصبہ نانوں مین ہوئی اور ان مین سے ایک زندہ ہے
اور چوتھے کا عقد میر بدن عرف ہدایت حسین ساکن قصبہ گنگیری کے ساتھ ہوا۔ اور پنجم کا
نکاح شیخ الٰہی بخش ساکن حسن پور سے ہوا اور ان کی اولاد بھی ہے لیکن تین فرزند اکرم حسین
و ولایت حسین و جھنڈی حسین قصبہ بدرام مین سکونت رکھتے ہین اور میر صاحب مذکور کی شادی
اول جو قصبہ گنگیری ہین دختر مولوی سید تفضل حسین نبیرہ مخدوم خواجہ سنائی رحمۃ اللہ علیہ
کے ساتھ ہوئی یہ بی بی نہایت نیک سیرت اور نماز گذار تھین ان کے بطن سے دو فرزند
میران اولاد حسین و سید اکمل حسین امین پیدا ہوئے سید اکمل حسین نے ہمیشہ روزگار
عمدہ سرکار قیصر ہند کا کیا ان کی دو شادی دختران سید امانت علی عاکن قصبہ سہاور
کے ساتھ یکے بعد دیگرے ہوئین اور اسوقت تک ان کے تین فرزند سید ابو المحسن
و سید علی حسن و سید آل حسن اور ایک دختر معراج فاطمہ پیدا ہوئے ہین سید ابو المحسن

اول شادی میران [illegible] کی دختر ساۃ اکرام فاطمہ سے ہوئی انکے بطن سے ایک فرزند [illegible]
آٹھویں رمضان [illegible] ہجری میں پیدا ہوا بعد انکے ایک دختر نیک سیرت کا انتقال ہوا [illegible]
حضرت فاطمہ سے [illegible] میران امداد حسین ان کی تین شادیاں ہوئیں۔ اول شادی
قصبہ نانوتہ میں شیخ حبیب اللہ کی دختر سے ہوئی کہ یہ لوگ شیخ مخدوم جلال قدس سرہ کی
اولاد میں ہیں انکے بطن سے ایک دختر ساۃ اکرام فاطمہ پیدا ہوئی یہ لڑکی بہت عقیل اور نیک
سیرت تھی اور قرآن مجید کو بہت شوق سے تلاوت کرتی تھی اسکی قبر درگاہ حضرت مخدوم صاحب
میں ہے۔ اور دوسری شادی مشہور عالم مسٹر بیل صاحب کمشنر دہلی کی دختر ساۃ فاطمہ بیگم
سے ہوئی جب کہ مسٹر بیل صاحب ریزیڈنٹ ملک سندھ کے ہوکر چلے گئے تھے۔ ان کی زوجہ ساۃ
شاہجہاں بیگم کہ مسلمان کشمیرن تھیں اور اپنی اولاد کو بھی دین محمدی میں رکھا اور ساۃ فاطمہ بیگم
نہایت جمیل الصورت اور پابند شریعت تھیں مسلمان رہیں ان کے بطن سے ایک فرزند
محی الدین پیدا ہوا اور تین برس کی عمر میں اسکا انتقال ہوا اور ایک اولاد
[illegible] ہجری میں پیدا ہوئی یہ لڑکی جب ڈیڑھ برس کی ہوئی [illegible]
جہان سے انتقال کیا اللہ تعالے اس پر رحم فرماوے [illegible] اور سید
سید حسن رسول نما علیہ الرحمۃ دہلوی کے واقع ہے [illegible]
جنت کے رسول سے اور خدا سے اور عائشہ بیگم کے پرورش اور اس کی
نورجہان بیگم بنت نواب جان محمد نے بہت کوشش اور محنت اور [illegible]
مجید اور اردو پڑھا اللہ تعالے اسکو جزائے خیر عطا فرماوے اب
دہلی میں ہے۔
اور تیسری شادی سادات قصبہ گنگیری میں سید احمد حسین کی دختر سے
فرزند سید شبیر حسن عرف میاں قمرن ماہ ذیقعدہ تاریخ ۲۶ [illegible]
عرف میاں ستن ماہ صفر [illegible] ہجری میں پیدا ہوئے چونکہ اس بی بی
[illegible] ہجری میں نجات پائی اس کی قبر متصل دروازہ خانقاہ حضرت مخدوم صاحب
سرہ کے بلرام میں واقع ہے۔

بیان امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام

...سہ اہلبیت نبوی کے تھے ان کی کنیت ابو الحسن ہے اور پیدائش آپ کی
...ربیع الآخر روز پنجشنبہ ١٥٣ہجری مین ہوئی اور شہادت آپ کی زہر سے
...رمضان ٢٠٣ہجری مین ہوئی اور قبر شریف آپ کی طوس مین ہے اہل
...ہارون رشید خلیفہ کے زہر دلوانے سے ہوئی لیکن اہل سنت و جماعت کا یہہ قول ہے
...امام علیہ السلام پہ عاشق تھا اور عقیدہ اوسکا امام کے جانب اعتقاد تھا کہ
...مرحمت کر اپنی خلافت کا ولیعہد بنایا تھا اور اپنی دختر لخت جگر کو حضرت
...یعنی یہہ بات صحیح ہے کہ قوم عباسیہ نے جب یہہ دیکھا کہ مامون نے
...حضرت امام کے سپرد کر دین تو رشک ہوا اور جانا کہ خلافت خاندان رسول
...و سلم مین جاتے ہین اسواسطے اون مین سے کسی امرا نے حضرت امام
...دیا چونکہ آپکے مناقب اور فضیلت اور کرامت اوپر زبان خلق خدا کے
...معتبرہ مین از حد مسطور ہین کہ بیان اونکا احاطہ تحریر احد تقریر سے باہر
...معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کہ پیران طریقت ہین آپ کی ڈیوڑھی کے دربان
...بندہ ابن یمین گفت دوستی کہ توئی ✦ کہ شعر تست کہ بر آسمان رسیدہ
...رضا ہمی نشوی ✦ کہ در جہان نبود کس بپائی گوہر ش ✦ بگنجشش کہ
...کہ جبرئیل امین بودہ خادم پدرش ✦

...پانچ فرزند پیدا ہوئے - محمد تقی و حسن و جعفر و ابراہیم و حسین - لیکن
...فرزند بزرگوار امام محمد تقی علیہ السلام سے جاری ہے -

بیان امام محمد تقی علیہ السلام

...سہ اہلبیت رسالت سے ہین آپ کے کنیت ابو جعفر و جواد و قانع ہے
...جمعہ گیارہ رجب ١٩٥ہجری مین ہوئی اور شہادت آپ کی خلیفہ معتصم
...کے زمانہ مین زہر سے ٢٢٥ہجری مین ہوئی اور قبر شریف آپکی بغداد
...اور بزرگی آپکی حد سے زیادہ مشہور ہے -

خلیفہ مامون نے دختر اپنی ام الفضل کا امام تقی علیہ السلام سے کیا [illegible]
امام رضا علیہ السلام کا دشمن ہو تا تو دوسری دختر اپنی امام تقی علیہ السلام کو [illegible]
اس امام کے دو فرزند تھے علی نقی ہادی اور موسٰے لیکن موسٰے قسم میں وفات پائی اور [illegible]
ان کی محمد ابن موسٰے سے جاری ہوئی اور محمد اعرج احمد بن موسٰے کے بیٹے مین آپ کی اولاد
کو رضوی کہتے ہین۔

بیان امام علی نقی علیہ السلام

یہہ حضرت دہم امام ائمہ اہلبیت رسالت کے ہین اور کنیت آپ کی ہادی اور ابوالحسن ہے [illegible]
اور پیدائش آپ کی مدینہ طیبہ مین تیرہ رجب ۲۱۴ہ ہجری مین ہوئی اور وفات آپ کی
چبیس جمادی الآخر روز دوشنبہ ۲۵۴ہ ہجری مین ہوئی ایک بار متوکل خلیفہ نے آپ کو بلا کر
بری جگہہ اوتارا اور ایک شخص صالح نامی نے کہ آپ کے ساتھ تھے اسکی شکایت کی حضرت
امام علیہ السلام نے یہہ سنکر اوسکو ایک طرف دیکھنے کی واسطے اشارہ کیا اوس نے دیکھا تو
نہایت عمدہ باغ ہے اور اس مین نہرین جاری ہین اور عالیشان عمارت ہے حضرت امام
علیہ السلام نے فرمایا جہان ہم لوگ جاوینگے یہہ سب چیزین ہمارے ساتھ ہونگی ایک مرتبہ
متوکل خلیفہ کو درد ہوا تمام اطبا علاج سے عاجز ہوگئے اور وہ قریب مرنے کے تہا اسکی
مان نے نذر مانی کہ اگر اچھا ہوجاوے تو کچھہ ہدیہ حضرت امام علیہ السلام کی خدمت مین ادا
کرونگی اور کسی سے کہلا بھی بہیجا حضرت امام نے سنا اور کوئی چیز مالش کے واسطے دی
اور اوسی سے صحت ہوئی پس اس قسم کے بہت سے کرامات آپ سے صادر ہوتے تھے لیکن
متوکل خلیفہ اہلبیت رسالت کا ازحد دشمن تہا ۲۳۶ہ ہجری مین حکم دیا کہ قبر مبارک کو امام
حسین علیہ السلام کے معہ دیگر قبرون شہدا کے ڈہا کر یکسان کر دین تاکہ کوئی زیارت کو نہ
آوے چنانچہ کربلا ویران اور جنگل ہو گئے تھے اور یہہ خلیفہ حضرت مرتضٰے علی کرم اللہ وجہہ
اور حسین علیہ السلام کو گالیان دیتا اور لوگون سے دلواتا تہا اور نقلین شاہ مردان کی [illegible]
کرتا تہا ۲۴۴ہ ہجری مین متوکل نے امام ابو یوسف یعقوب کو اس سبب سے قتل کیا کہ اوس نے
پوچھا کہ میرے بیٹون معتز اور مؤید کو دوست رکہتا ہے کہ حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام
کو ابو یوسف یعقوب نے اوس کے بیٹون سے چشم پوشی کر کے امام حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام [illegible]

اور یہہ بہی کہا کہ قسم خدا تعالیٰ کی کہ قنبر جو غلام حضرت علی علیہ السلام
رتیری اولاد سے بہتر اور افضل تہا اسواسطے متوکل عباسی نے انہو بلا زبانکو
پٹ چاک کرو اور زبان کہینچلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی عمل کیا۔ المقصود حضرت
یہ السلام کی اولاد دو فرزندون سے جاری ہوئی امام حسن عسکری۔ اور
انچہ جعفر کے ایکیس فرزند پیدا ہوئے لیکن نسل صرف ساتہہ فرزندون سے
عیل و ابو طاہر - و یحییٰ صوفی - و ہارون - و علی - و ادریس - و سید احمد
کے اولاد مین حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی بن سید احمد
علی دانیال بن سید عبد اللہ بن سید حسن بن سید علی اصغر بن سید عبد اللہ
سید جعفر بن امام علی نقی ہادی علیہ السلام ہین۔

بیان امام حسن عسکری علیہ السلام

زدہم ائمہ اہلبیت رسالت کے ہین اور کنیت آپ کی عسکری و ابو محمد و زکی ہے
ش مدینہ طیبہ مین ربیع الثانی ۲۳۲ ہجری مین ہوئی اور آپ کی کرامات و اوصاف
نکے ایک یہہ ہے کہ علی بن ابراہیم بن موسیٰ بن امام جعفر علیہ السلام روایت
نوبت فاقہ و فقر کی تہی تب میرے پدر بزرگوار نے کہا کہ چل تجہکو امام عسکری
چنانچہ ہم لوگ چلے راہ مین اونہون نے کہا کہ ایسا ہو کہ امام تجہکو پانسو درہم
نکے پاس پہونچے تو امام نے کہا کہ اے علی تو میرے پاس کیون نہین آتا ہے
تو امام کے غلام نے بغیر طلب کے پانسو درہم کے تہیلی مجکو دی کہ اسکو خرچ کرو اور
کی تہیلی اور دی کہ اسکو بہی خرچ کرو اور فرمایا کہ فلان راہ سے جانا جبکہ ہم اوس
مساۃ جمیلہ نے نکاح کا پیغام دیا کہ اوس کی وجہ سے دو ہزار دینار ملنے کا موقع
امام نے ایک شخص کو جانماز دی تہی اور فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو وصیت کر
حسنی کو کہ جسکا نام شیخ عبد القادر جیلانی ہوگا اور وہ میرے بعد دو سو
اوسکو یہہ جانماز دینا چنانچہ حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی
دمین تشریف لائے تو ایک شخص وہ جانماز لیکر آیا پس حضرت غوث الاعظم
سے جانماز طلب فرمائی۔ لکہا ہے کہ امام ممدوح نے شہادت و

سنہ ۲۶۰ ہجری میں ہوئی اور سامرا سر من راٰے میں دفن ہوئے لیکن آپ کے ایک فرزند پیدا ہوا کہ جسکا نام م ح م د ہے۔

بیان امام محمد مہدی علیہ السلام

یہہ حضرت دوازدہم امام ائمہ اہلبیت نبوت کے ہیں اور کنیت ابو القاسم اور لقب مہدی
اور اہل تشیع کا قول ہے کہ آپ قایم اور منتظر اور مہدی صاحب الزمان ہیں اور کتاب
مستقصی میں وارد ہے کہ پیدایش آپ کی نصف شعبان سنہ ۲۵۵ ہجری میں ہوئی اور وقت
وفات پدر بزرگوار اپنے کے آپ پانچ سال کے تھے اور آپ کو اللہ تعالے نے خورد سالی
میں علم حکمت عطا فرمایا تھا کتاب روضۃ الصفا میں وارد ہے کہ حکیمہ پھوپی صاحب امام حسن عسکری
علیہ السلام کے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک روز امام حسن عسکری اپنے برادر زادہ کے
گھر میں گئی تھی امام نے فرمایا کہ اے پھوپی صاحبہ آج کی شب میرے گھر میں آپ قیام کریں
کیونکہ حق سبحانہ تعالے مجھکو ایک فرزند عطا فرمائیگا میں نے کہا کہ کیونکر ہوگا کہ نرجس خاتون
تمہاری کو حمل کا کوئی اثر نہیں ہے فرمایا کہ اے پھوپی نرجس کی مثال والدہ حضرت عیسی
علیہ السلام کے سے ہے کہ حمل اونکا وقت پیدایش عیسے علیہ السلام تک معلوم نہیں ہوتا تھا
حضرت حکیمہ فرماتی ہیں کہ میں اوس شب کو رہ گئی جب نصف شب گذری تو میں اپنے نماز تہجد کو
میں نے قیام کیا اور نرجس نے بھی نماز تہجد ادا فرمائی چونکہ وقت فجر قریب تھا میرے دل میں
خیال گذرا کہ جو امام نے فرمایا تھا اوسکا ابھی تک کچھہ ظہور نہیں ہوا پس امام حسن عسکری
نے آواز دی کہ اے پھوپی جلدی نکرو بعد اسکے جو میں نرجس کے پاس گئی تو دیکھا کہ اونکا
بدن لرزتا تھا میں نے اونکو اپنے سینہ سے لگایا اور سورۂ اخلاص و انا انزلنا و آیۃ الکرسی
پڑھکر دم کی پس تھوڑے عرصہ کے بعد گھر میں روشنی ہوگئی اور دیکھا کہ فرزند زمین پر ہے اور
انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھاکر زبان سے کہا الحمد للہ رب العالمین پس میں اوسکو
گودی میں لیکر امام کے پاس لائے اور ابو محمد حسن عسکری نے گودی میں لیکر زبان اپنی اسکے
منہ میں دی اور فرمایا اے بابا فرزند بحکم اللہ تعالے کے باتیں کرو پس کہا اوس نے
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم
الوارثین ۔ بعد اسکے دیکھا میں نے کہ مرغان سبز اطراف و جوانب میں پھرتے ہیں ۔ امام

قطعۂ تاریخ کتاب ہذا

ہوئی ہے یہ کتاب ...	مدت ... ہے ...
... ہے اسکی تاریخ	ہے نام اسکی کا جوہر ...

اشتہار - اس کتاب کا حق تالیف بموجب قانون کے محفوظ ہے کوئی صاحب ... طبع ... کے ... ورنہ ... نقصان ... گے -

المشتہر
میراں اولاد حسین



... محلہ ... اس مطبع ... ہر قسم کی کتاب ہندی و ناگری ... فارسی ... بہت عمدہ اور صاف چھپ سکتی ہے - فقط

بقلم محمد مظہر الحق عفی اللہ عنہ

